

الحسن والحسين سيد الشاهدين

بعون خلاق نشأتين من تائب جناب سول الشقلين
سبتين راز الحسين ممتي وانا من الحسين

جلال

كتاب مستطاب جل اسرار و كاشف استار المستعمر

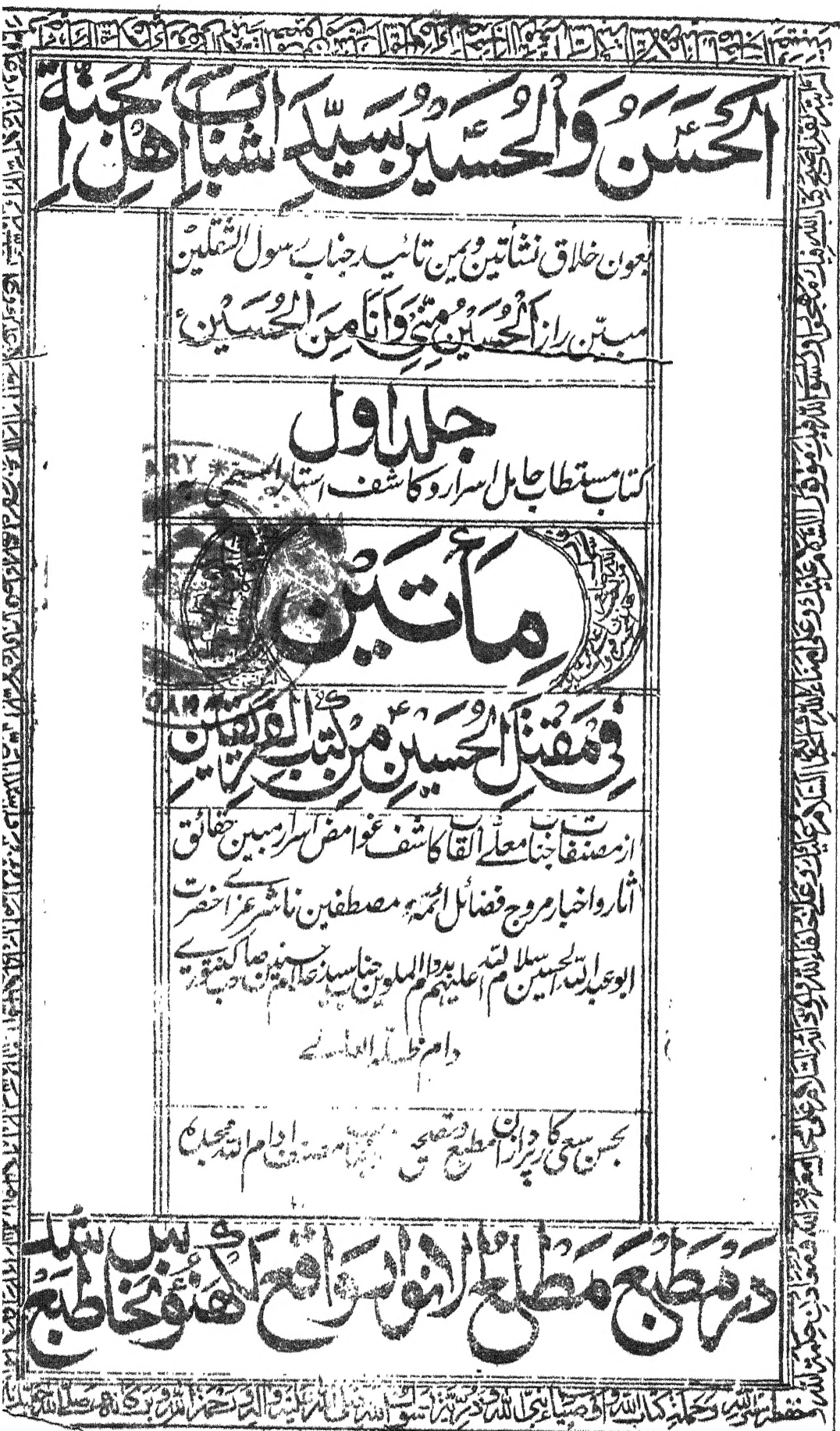
ماتين

في مقتل الحسين من كتاب الفتيان

از مصنف جناب معالي القاكاشف غوامض اسرار مبين حقائق
اثر و اخبار مروج فضائل ائمة مصطفين ناشر عز اخضر
ابو عبد الله الحسين م عليهم السلام يدو الديو جناب سيد صاحب الكتب
وامر خستار العباسي

بحسن سعي و اذن مطبع في

درم طبع مطبع الانوار مع الكتب و مخاطب



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى مَا أَنْعَمَ فَوَعَلَمَنِي مِنْ تَأْوِيلِ لَحَادِيثِ مَا لَمْ أُنْ أَعْلَمْ وَبِجَانِي مِنَ
الشُّكُوكِ وَالشُّبُهَاتِ وَأَبْعَدُنِي مِنَ الْوَهَامِ أَلَمْ يَكُنْ بَصُورَتِي بِالْمَلِكِ يُصَوِّرُ وَهَمَّتْ مَا لَمْ يَهْمُ
وَلَمْ يَدُلُّكَ وَالصَّلَوةُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَالْأَلَمِ صَلَوةٌ لَا مُنْتَهَى لِحَدِّهَا وَلَا حِسَابٌ لِعَدِّهَا وَلَا مَبْلَغٌ لِعَاقِبَتِهَا
بعد حمد اور صلوٰۃ کے خاکسار پیر محمد ان سید غلام حسین ہجویری کنٹوری نیشاپوری بخند مست
برادران اسلامی کے یہ ظاہر کرتا ہے کہ چونکہ میرا نام بنظر طالع وقت ولادت کے ذاکر حسین
رکھا گیا ہے اور ہفتہ ہم ربیع الاول روز عید ولادت با سعادت سرور اشیان جان حبیب الملک
المنان میری بھی ولادت ہو طالع وقت جو برج حوت ہوا اسکے خواص مجریہ علم نجوم کو تو
میں بنظر حرمت شرعیہ ہرگز اعتقاد نہیں کرتا مگر ہر وقت یاد آوری مظلوم کر بلا علیہ التختہ
والثنا جو مراد میرے نام کی ہے ضرور مثل ماہی بے آب کے تڑپ جاتا ہوں یہ مناسبت
برج حوت کی ہے جو طالع وقت ولادت ہے۔ اور سعادت پوم اور تاریخ ولادت پر البتہ
مجھے نا اور فخر ہے جسکا ضروری اثر یہ ہونا چاہیے کہ جس طرح جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ
والآلہ وسلم ہمیشہ اپنے چھوٹے فرزند حسین ابن علی علیہما السلام خاں صاحب الکسا کی ناز برداری
بنظر فہم اپنی امت محبوبہ مرحومہ کے فرمایا کرتے تھے تاکہ وہ پارہ جگر اوس جناب کا سہ
اپنے اہل بیت اور اصحاب کے اوسے امت پر فدا ہو جائے اور جو مواعید صحیحہ بخشش
امت کے خدائے پاک نے اوسکے شہادت پر اپنے محبوب سے فرمائیں ہیں اون کے پورے
ہونیکا پورا موقع ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو از روز شہادت تا روز شفاعت لمجائے اور حدیث
مردی کتب فریقین کا دوسرا فقرہ اَنَا مِنَ الْحُسَيْنِ کے پورے معنی سمجھ میں ہم سب کے آجائیں

اور یہ وہی معنی ہیں جنکے بیان میں ایک باب جداگانہ معنی اسی کتاب میں لکھا ہے۔ اوسیطرح
 بالانشیہ یہ ذرہ بمقدار اُسے روز متبرک کی برکت سے ایسا شفیقتہ اور دل وادہ اپنے آقا
 اور امام ہمام خامس آل عباس علیہ السلام کے ہاں ہے کہ جب سے مجھے کسی قدر شعور ہوا تب
 اوس پارہ جگر رسول کے میرے دل اور دماغ میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی پائی گئی
 مجھے یاد نہیں آتا ہے کہ جب کبھی ازخود یا کسی دوسرے کے ذکر سے یاد اوس جناب کی
 مجھے ہوتی ہو اور میرا دل پھر دوسرے کام کی طرف متوجہ ہوا ہو میں نے اوقات
 مختلفہ میں اپنے عمر کے جتنا جتنا مجھے علم اور ادراک بڑھتا رہا طر ح طر ح کی باتیں متعلق بشر
 فضائل اور افسار معجزات اوس جناب کے ہمیشہ کرتا رہا اور رہونگا انشاء اللہ تعالیٰ
 اٹھارہ برس کے عمر سے جب سے مجھے دو مرتبہ زیارت جمال مقدس حسین بن علی علیہ السلام کے
 خواب میں ہوئی مجھے اسل مرکز ایوہ خیال رہتا تھا کہ جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو
 اس قدر ناز برداری اپنے اس فرزند دلبند کی فرمائی تھی کہ اُنکے ساتھ کھیلنے والے حبیب بن خطاب
 کو بھی اسی فرزند کے شہید سے دل ہونے سے پیار کیا جیسا کہ حدیث میں وارد ہوئی ہے
 حکیم دامائے مخیبات امور کا اس قدر فریفتہ ہونا تا انکہ اسکی سواری کا اونٹ بنا اور عفت عفت
 زبان مبارک سے ارشاد فرمانا اخرا اسکی کیا ضرورت داعی تھی۔ جب بخوبی کتب فریقین کو
 دیکھا اور کتب سیر اور تواریخ اور متون احادیث کو پڑھا اب تو بخوبی ثابت ہو گیا کہ یہ خاطر داری
 اور ناز برداری بنظر قرابت اور یگانگت کے نہ تھی اسلئے بنی اللہ کو قرابت کا پاس اس قدر کیا تھی
 بلکہ محض فرح و رفاہ امت محبوبہ یہ لاڈ پیار فرماتے تھے اور ہمت سے زیادہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کو کون سی چیز پیاری ہو سکتی ہو اسی طرح سیرت ہمارے امام ہمام حسین بن علی علیہ السلام کی جب
 معلوم ہوئی اور آپ کے اقوال افعال پر جب معتبر کتب فریقین سے اطلاع ہوئی اور تعصب و
 جنہداری سے قطع نظر کر لی تب بخوبی معلوم ہو گیا کہ یہ راز و نیاز درمیان تو اسے اور نانا کے
 جو کچھ تنہا غزل و رباعیت اسکی ہی تھی کہ بہت محمدی کا بیڑا بار ہو دگر بیچ اس کتاب میں اکثر مقامات پر
 اس دعویٰ کی پوری تصدیق منقولات معتبرہ سے بضم ضمیمہ دلائل عقلیہ بطور حدیثیات کے
 پہنچ کر دی ہو چنانچہ ملاحظہ ناظرین میں آئے گا۔ مسلمانانِ پندار کو پہلے اسل مرکا اعتقاد کرنا واجب ہے

کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کوئی فعل و قول متعلق با موروہیت خواہ عموماً بدو نہی الہی کے نہ ہوتا تھا اور وحی خدا میں بجز منافع ہندگان خدا کے کسی طرح کا ضرر مخلوقات ناممکن ہو جب عقیدہ درست ہو جائے پہر جو اقوال و افعال جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کتب و تفسیر میں سند برج ہیں و فکر و ملاحظہ کرنا چاہیے اور ان میں امت کے مصالح پر نظر کرنے سے یہ صاف ظاہر ہو گا کہ ضرور وہ ناز برداری قربت اور بیگانگی کے راہ سے دینی تعصب کو چھوڑ کر ہمارے کلام کو دیکھنا چاہیئے۔ اب رہے جناب امام حسین علیہ السلام اگرچہ اونکاسن شریف بر وقت وفات اپنے نانا کے چھ سات برس کا تھا مگر علمائے محدثین اور صحابہ اور تابعین نے اس جناب کی روایت حدیث کو مثل روایت بانان کامل العقل مقبول فرمایا جس طرح بیعت اسلامی امیر المؤمنین علی علیہ السلام کو بجات صغیر سن کامل بیعت سمجھ کر ایک بڑی فضیلت اس جناب کی سبب پر ثابت کی ہو کہ کتب رجال و تفسیر کو دیکھو اور احادیث مرویہ امام حسین علیہ السلام کی تصدیق اور تحقیق کر اور ان کے علم و فضل کو علمائے مصنفین کتب مناقب اہل بیت سے یقین کرو تو یہی بات مستحضر برآمد ہوگی۔ اب اس سے بڑھ کر کیجیے۔ ہم نے اب عمر بن سعد بن جو اس کتاب کا باب شہادت و چارم منظر فرست مطبوعہ اشترار ہے ایک حدیث معتبرہ سے یہ بیان خلاصہ نقل کی ہے کہ امام حسین علیہ السلام نے بزمانہ حیات اپنے جد نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خبر دی تھی کہ میرے قتل کیواسطے طغاة اور ناہنجاران امت جمع ہو گئے جو کافر اور افسوسناک ہیں۔ اب حدیث کے مطابق شاید براہ تعجب ہو چکا کہ اسے صاحبزادہ یہ بات آپ کو آپ کے نانا نے بتلائی ہو۔ امام حسین علیہ السلام نے فرمایا کہ نہیں۔ اب حدیث کو شاید اور بھی تعجب و انگیزہ ہو کہ شش سالہ پسر کمین براہ لہو اور لعب کے یہ بات نہ کہہ رہا ہو۔ لہذا بخدشت جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاضر ہوئے اور اپنے رفع تردد و کینرض سے یہ سارا ماجرا بیان کیا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علیہ السلام و علیہ السلام یعنی جو کچھ میرا پارہ جگر حسین جانتا ہے وہ میرا علم ہے اور جو میں جانتا ہوں وہی اسے معلوم ہے۔ اس حدیث سے بھی تصدیق حدیث الحسنین معنی و انما من الحسنین کی پوری ہوتی ہے اور کیون نہوے خدا نے نور سبیلہ کیے ہیں پانچون تن و محمد است و علی فاطمہ حسین و حسن و بہر حال جناب امام حسین علیہ السلام کی یہ حالت ہے

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اونکو اپنا جبر متحد فرما چکے اب ہکلو اور جملہ مسلمانوں کو لازم ہو کہ جس طرح جناب
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اقوال و افعال کو صحیح جانتے ہیں اور جو فعل بنیاد پر کچھ پیچیدگی
 رکھتا ہو اسکے تاویل واجب سمجھتے ہیں اور سیطرح اس نور دیدہ مصطفیٰ کے افعال و اقوال کو بھی صحیح جانیں
 اور ضلالت ظاہر جو روایات ہوں اونکی تاویل اور تصحیح کریں۔ اس کتاب میں بڑا اہتمام ہی کر رہا
 ہوں کہ جسقدر ارشادات امام حسین علیہ السلام متعلق بہ جبرائے شہادت ہیں ان میں جو مفصول و
 کھلے ہوئے امور ہیں وہ تو خیر اور جن اقوال اور افعال سے فوائد پوشیدہ ہیں خواہ بظاہر
 کسی قسم کا شبہ نہ ہو تاہو اونکی تاویل اور تصحیح کروں جس علم کے ذریعے سے ہو سکے
 شیعہ اور اہل علم کے جنکو قطرہ از دریا میں جانتا ہوں سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا بِكَ مَا عَلَّمْنَا اِنَّكَ
 اَنْتَ الْعَزِيزُ الْكَاشِفُ پہلی غرض میری اس کتاب کے تصنیف سے ہو۔ دوسری غرض
 یہ ہے کہ اس کتاب میں تمامی اصحاب فطرت آب جو رفیق بالتحقیق مظلوم کر بلا کے تھے
 اور غمخوار و ملامت کباب رجال فریقین سے درج کروں اور ان کے علم و فضل
 اور اسوۂ حسنہ کا پورا بیان کروں اسلیئے کہ امام حسین علیہ السلام نے فرمایا اِنِّیْ لَا اَسْأَلُیْ اَصْحَابَہٗ
 مِنْ اَعْتَابِیْ مِّنْ لِیْسَہٗ اَصْحَابَہٗ سے بہتر کسی کے اصحاب کو نہیں سمجھتا ہوں اسی طرح
 جملہ افسران لشکر بن سعد کے نامی فراعنہ اور افسران فوج کے خسران دین اور دنیا کا پورا
 حال اور ان کے نسب و حسب کی تحقیق بھی کروں جسقدر ممکن ہو۔ اگر خدا نے میری عمر کی
 وراثت سے استفادہ فرمائی کہ یہ ہم عظیم طے ہونے تک زندہ رہا تو اسکے رحمت ہو ورنہ مجھے
 امید ہو کہ میرے دین کے اساطین علما سے کرام بھی اس کتاب کے ابواب کو پورا فرما سکیں
 اور یہ نہ سمجھیں گے کہ یہ کتاب خاص میری تصنیف سے ہو بلکہ ہر ایک عالم دین اسکو اپنی
 ذاتی تصنیف تصور فرما کر میرے زمانہ حیات میں بھی جو کچھ امداد کتب اور مطالب کی جس سے
 ہو سکے قَرَبْتُ لَوْحِہٖ اَللّٰہُ کریں اب میں ابواب جلد اول کے شروع کرنے سے پہلے ایک خطبہ
 آمد آمد محرم الحرام کا جسکو میں ہمیشہ پہلی تاریخ محرم کے مجالس غرامین تبرکاً پڑھتا ہوں جس طرح
 چاند رات کو دماغ سے ہلال صحیفہ کا لہ سجاوید کاورد ہو اور یہ خطبہ جلد ذکرین کے پڑھنے کی
 غرض سے میں نے تصنیف کیا ہو اسکو مع ترجمہ اردو و بنظر برکت کے لکھوں کہ نہایت

مناسب ہی اور مضامین عالیہ پر شامل ہو اور آغاز سال میں ایسا امتحان سخت جو اہل بیت رسالت سے لیا گیا ہو اور ان کے پیروان کو یقین دلاتا ہو کہ ان کو کیا کرنا چاہیے۔ یہ بھی اسی خطبہ سے معلوم ہو گا کہ مجھے دخول ماہ محرم سے کس قدر بخود ہی اور اضطراب قلب ہوتا ہو اور تنا تو نہیں جتنا جناب صادق علیہ السلام اور جناب امام رضا علیہ السلام کو ہوتا تھا۔ مگر میری معرفت مراتب امام مظلوم میں جس قدر کم ہے بہ نسبت ائمہ علیہم السلام کے اور بقدر میری بے تالی بھی کم ہو گا اِنَّ الْمَعْرُوفَ بِقَدْرِ الْمَعْرِفَةِ خداوند ہمارے آنکھوں میں وہ روشنی عطا کر کہ ہم اون بزرگان معصومین جو شریک مجلس عزا ہوتے ہیں بروقت ذکر مصائب اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کریں اور ہماری نابینائی دور کر دے مُحَمَّدٌ وَاللّٰهُ الطَّيِّبُ الطَّاهِرُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَرِّمَ الْاَلْبَابِ جَعَلَنَا مِنَ الْمُنْتَعِزِیْنَ بِعَزَائِهِ الْخَامِسِ مِنْ اَصْحَابِ الْکِسَاءِ حمد کرتا ہوں اوس خدا کی جس نے ہمارے عزا دار بنایا اوس پارہ جگر محمد مصطفیٰ کا جو پانچواں بزرگ پنجتن پاک میں جن پر چادر تطہیر نازل ہوئی وَشَرَّفَنَا نَا عَطَانَا الْعِیُونَ الْبَاکِیَّةَ وَالْقُلُوبَ الْخَاشِعَةَ وَالصُّدُورَ الْمُنْتَثِقَةَ وَلَا کِبَادَ الْحُرَّاعِ فِی مَصَائِبِ اِنَا مَنَا شَهِدَ الشَّہَادَۃَ بِزُکْرِ اَور شرف و زہد پانچواں اسی خدا نے اس طرح کہ ہمارے چشمہا کے گریبان عطا کیں اور دل ہمارے نرم اور پاشوے پیدا فرمائی سبب ہمارے اس مصیبت میں چاک چاک ہونے والے جگر ہمارے تپان اور موزان پیدا کیے مصیبت میں ہمارے امام مظلوم کے جن کا قلب شبیہ الشہداء (شہداء) زیارت ناحیہ میں یہی لقب امام حسینؑ کا وارد ہو اور اس کے معنی شرح زیارت مذکورہ میں معنی بیان کر دی ہیں فَطَالَ مَا کُنَّا قَدْ سَمِعْنَا اَحَادِیْثَ مَصَابِیْہِ اَوْ قَرَأْنَا النُّحُوْثَ یَا قَدْ مَنَّا نَوَائِبُہِمْ جَزَعًا وَبَکِیْنَا حَتّٰی بَلَکَتْ حُدُودُ نَادَتِ سَے ہمارے یہ حال چلا آتا ہو کہ جس وقت آپ کے مصائب کو ہم پڑھتے ہوئے سنتے ہیں یا خود ہم کو روایات مصائب یا ذاتی ہیں اس قدر ہم بیتاب ہو جاتے ہیں اور روتے ہیں کہ ہمارے دونوں خسارہ آنسوؤں کی تر ہو جاتے ہیں اَدُمْتِ ذَکْرَہَا عِنْدَ نَا اَوْ ذَکْرَہَا نَا نَحْنُ مِمَّا جَرٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰہْلِ بَیْتِہِمْ وَاَصْحَابِہِمْ تَضَطَّرُّبُ قُلُوبُنَا وَتَرْتَعِدُ فَمَا تَصْنَعُنَا یا جِسْمَ قَدْ نَادٰی سَے سامنے فکر اور مصائب کا ہوتا ہو خواہ ہم خود ان کو دیکھ لیتے ہیں

دل ہمارے مضطرب ہو جاتے ہیں اور جوڑ بند ہمارے کاپٹنے لگتے ہیں ظننا منا
 اِنَّ اَفْضَلَ الْاَعْمَالِ بَعْدَ مَا اَوْجَبَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ عَلَيْنَا هُوَ الْبُكَاءُ اَوْ تَبَاكُّعُ اِمْتَا
 مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ اَوْ عَلٰى مُصَابِ سَيِّدِنَا الْحُسَيْنِ ؑ یہ بیقراری اور گریہ وزاری
 ہم اس خیال سے کرتے ہیں کہ افضل ترین عبادت بعد اس طاعت کے جسکو خدا نے
 ہم پر واجب کیا ہے یہی رونا ہے خواہ شبیہ رونے کی بنیادے خون خدا سے اور
 اور مصیبت پر جناب امام حسین علیہ السلام کے فَقَدْ قَالَ سَيِّدُنَا وَاَمَّا عَلٰى اَهْلِ الْبَيْتِ
 عَلَيْهِ السَّلَامُ كُلِّ عَيْنٍ بِاَكْبَرِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا عَيْنٌ بَكَتْ عَلَى الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَانْهَارَتْ جَدَّةٌ مُّسْتَبْرَقَةٌ
 يَنْجِيهِ الْجَنَّةِ اسلئے کہ فرمایا ہے حکما ہمارے سردار اور امام عالم الملبیت جناب صادق
 علیہ السلام نے کہ سبکی آنکھیں بروز قیامت گریان ہوئیں ہوا سے اُس آنکھ کے جو روئی ہوگی
 مصیبت پر امام حسین علیہ السلام کی کہ وہ آنکھ جسکے سر میں ہے وہ شخص خدا ان ہوگا اور ہوتا
 بہشت سے خوشحال کیا جائیگا و فی بعض الروایات قَدْ اخْبَرْنَا بِوُجُوبِ دُخُولِ الْجَنَّةِ
 الْبَاكِيْنَ عَلَيْهِ و بعض روایات سے ہمکو معلوم ہوا ہے کہ اُس مظلوم کی مصیبت پر
 جو روئے بہشت میں داخل ہونا اُس پر واجب ہے و فی بعض الروایات قَدْ اخْبَرْنَا بِوُجُوبِ دُخُولِ الْجَنَّةِ
 الْبَاكِيْنَ عَلَيْهِ و بعض روایتوں سے یہ بھی پیدا ہے کہ جو مرتبہ رونے والے کا ہے وہ ہے
 اُسکا مرتبہ ہے جو رونے والے کی صورت بنائے و کَیْفَ لَا يَبْلُغُ اَجْرَ الْبَاكِيِّ عَلَى مُصَابِهِ
 اِلَى تِلْكَ الْغَايَةِ و اِنَّ مُصَابَةَ اعْظَمِ الْمَصَائِبِ وَالْمَعْطَى لِثَوَابِ اَجْوَدُ لَا اَجْوَدُ مِنْ
 اَوْ رَکِیون نہ اس درجہ تک اب گریہ پونچے یعنی ضرر پہنچتا ہی چاہئے اسلئے کہ مصیبت
 بھی تو اُس مظلوم کی بالاتر جملہ مصائب سے ہے اور ثواب کا وہ بڑا ہے والا خدا ہے جو بڑا سخا
 اور جواد ہے اور سب سے اُسکی سخاوت بڑھی ہوئی ہے اَللّٰهُمَّ فَاَنْتَ اَشْرَفُ قَسَادٍ وَّنَ لَامٍ
 السَّالِفَةِ بِتِلْكَ التَّشْرِیْفَاتِ فَاجْعَلْ قُلُوْبَنَا فِيْ كُلِّ حِيْنٍ مُّسْبِلٌ اِلَى مَا عِنْدَ دَتِ لَسْنَا
 مِنْ الثَّوَابِ الْجَزِيْلِ خَدَا و نَدَا جَسَطِجِ تُوْنِے ہمکو یعنی امت محمدی کو بہ نسبت اور انبیا کی امتوں کے
 ان بزرگیوں سے خاص کر شرف کیا ہے اب ہمارے دلون کو ہر وقت ہر دم رغب
 کردی اُسے ثواب کے حاصل کرنے میں جو تو نے ہمارے واسطے مہیا فرمایا ہے

سَارِعَةً إِلَى قَصْدِ السَّبِيلِ وَكَانَ زَوْجًا عَنِ الْيَدِ عَاتٍ وَلَا بَا حِيلَ لِمَكُودِي رَغْبَتٍ بِيَدَا
ہو جائے اس عزا داری میں اوس میانہ رومی کے جو افراط اور قفریط کی طرف
نہ لیجاتی ہو اور ہمارے دلون کو نفرت رہی اون بدعت اور حرام امور سے جو اس
عزا داری میں لوگ بڑھا گھٹا دیتے ہیں اور اون جھوٹی باتوں سے جو لوگ
بناوٹ کر کے اسی عزا داری میں شریک کر دیتے ہیں اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ فِي
كِتَابِكَ الْمُتَكَلِّرِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُدْهِبُنَ السَّيِّئَاتِ خُذْ اِنْدَا تُوْنِي قُرْآنَ مجید میں
ارشاد فرمایا ہو کہ بہت سے عمل خیر ایسے ہیں کہ اونکے کرنے سے بہت سے گناہ
معاف ہو جاتے ہیں وَلَیْسَ عِنْدَنَا حَسَنَةٌ خَالِصَةٌ نُّفِذُهَا لَا ذِھَابٍ
سَيِّئَاتِنَا الْمُحْلَقَةِ اَفْضَلُ مِنَ التَّغْرِیْیِ بَعْزًا سَيِّدَنَا وَامَّا هُنَا اور ہمارے
پاس کوئی نیک عمل خالص ایسا نہیں ہو جسکو ہم ذخیرہ کریں اپنی بد اعمالی کے
دور کرنے کی غرض سے اس گریہ و بکا سے بڑھ کر جو ہم اپنے امام مظلوم کی مصیبت میں
کر رہے ہیں اَللّٰهُمَّ فَادْهَبْ لِسَيِّئَاتِنَا الْمُحْلَقَةِ النَّبِیِّ اِقْتَرَفْنَا مَا فِي تِلْكَ السَّنَةِ
الْمَا ضَمَّتْ تِلْكَ الْحَسَنَةُ الْحَاضِرَةَ وَالْمُتَعَلِّقَةَ خُذْ اِنْدَا تُوْنِي گناہان
عظیم کو (جسکے ایک ہی مرتبہ کرنے سے اس سال ہم پورا کرنے بدکاروں میں داخل
ہو گئے ہیں) رخصت و باقیہ منها دور کر دے برکت سے اسی عبادت گریہ و بکا کی جہ
آجکی تاریخ جسے ادا ہو رہی ہے اور تمام سال ہم اسکو ادا کریں گے اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ
تَعَلَّمَ مَا نَالِ النَّاسِ فِي اِقْبَالِ السَّنَةِ الْحَدِیْدَةِ اَكْثَرُهُمْ يَسْتَغْلِقُونَ بِأُمُورٍ مَعَاشِرِهِمْ
خُذْ اِنْدَا تُوْنِي خوب معلوم ہو کہ اکثر آدمی شروع سال میں برکت سمجھ کر اپنے امور معاشرتہ
مشتغول ہو جاتے ہیں فَيَسْتَعْوَنَ فِي الْاَمْرِ مِنْ قَسَادٍ بِالْاَحْزَامِ وَلَیْسَ عِنْدَهُمْ
مَآیْرُ حَیْثُكَ عَمَّیْمْ مِنْ ذِكْرِ الْمَعَادِ پس زمین پر دوڑتے پھرتے ہیں بارود فاسد شل
چرری اور غصب وغیرہ دیگر امور حرام کے اونکے پاس کوئی ایسی بات نہیں ہوتی ہر
جو تیری خوشنودی کا باعث ہو کہ انجام کار میں اونکی بازگشت تیری ہی طرف ہونے
والی سے بے محبت حرام نے اونکو یا قیامت بھلا ہی سہے کُفِّرْنَا عَنْكَ تِلْكَ

اِسْتَقْبَلْنَا سَنَتَاهُنِ بِبَيْتِكَ التَّغْرِيَةِ مگر ہمارا یہ حال ہے کہ ہم نے شروع سال یعنی
 پہلی تاریخ محرم کو اس جدید سال کا استقبال کیا ہے اس طرح پر کہ امام مظلوم کی عزاداری میں
 گریبان چاک سر بر بندہ رونے والے پیٹنے والے اور تمام رسوم تعزیت کے ادا کرنے
 والے معاش و نیوی سے بالکل جدا ہو کر رہے رہے بعضے دیندار و نکو سنہا ہے
 کہ گہر بار تک لٹا دیتے ہیں۔ خاص میرا طریقہ یہ ہے کہ نماز میں دعا بھی کرتا ہوں تو فقط
 صلوٰۃ محمد اور آل محمد پر اسلئے کہ اس مصیبت کو یاد کر کے ہر کوئی خواہش و نیوی سے
 نہیں رہتی ہے لَا تَأْتِ قَدْ أَجْرِيَتْ فِي أَوَائِلِ السَّنَةِ مِنْ مُصَابٍ أَصِيبَ
 بِهِ أَهْلُ بَيْتِ نَبِيِّكَ اسلئے یہ طریقہ ہلکو کرنا لازم ہے اور بدشگونی کا عقیدہ
 دور کر دیا ہے کہ خدا یا تو نے آغا رسال ہی میں اپنے نبی کے برگزیدہ اہلبیت کو بڑے
 بڑے مصائب میں مبتلا فرمایا ہے وَ أَمَرْنَا بِالتَّغْرِیْ فِي تِلْكَ الْمَصَآئِبِ اور
 ہلکو حکم دیا ہے کہ شروع ہی سال میں عزاداری میں فَقَدْ عَلِمْنَا أَنَّهُمْ صَلَّوْا تِلْكَ
 وَسَلَامَاتٍ عَلَيْهِمْ لَمَّا كَانُوا مِنْ أَشْرَفِ عِبَادِكَ نَصِيبًا فَأَصَابُوا مِنْ لُجُومِ
 مَا هُوَ أَكْبَرُ عَظَمِ الْأَجُورِ لَكُنَّا فِي مَبْنَى السَّنَةِ بِسْ ہلکو معلوم ہو گیا کہ یہ اہلبیت علیہم
 السلام چونکہ تیرے بندوں میں اشرف ہیں اور ہر ایک اجر میں اور انکا حصہ زیادہ تھا
 لہذا شروع سال میں انکو درجہ شہادت ملا جس سے بڑھ کر اور کونسا درجہ ثواب
 ہوگا وَ شَرَّ قُنْتَابِ الْجُورِ التَّغْرِیَةِ تَشْرِیْفًا لَنَا بِأَسْوَفِهِمْ اور ہلکو تو نے شرف اور بزرگی
 عطا فرمائی اسی عزاداری کی بدولت اسلئے کہ ہلکو پوری پوری ہو جائے اور خضر کے
 حزن اور ملال اور اندوہ میں ہلا شتہ تَحْنُ مَوْعُودُونَ عَلَى لِسَانِ حُجَّاتٍ اَيْضًا اِنَّا اِذَا
 اَقَمْنَا ذَٰلِكَ الْعَزَاءَ كَمَا هُوَ حَقُّ الْاِقَامَةِ پھر علاوہ فضیلت اور ثواب عزاداری کی
 ہم تک یہ بھی وعدہ الہی زبانی ائمہ علیہم السلام کے پہنچا ہے کہ اگر ہم اس عزاداری میں پورا پورا
 اور سچا حق ادا کریں اور سطح سے مطلوب الہی ہے اور سطح بجا لائیں افراد اور تفریط سے
 اسکو ناجائز نہ کریں شَعْنُ نَقُولُ حَتَّىٰ مَا جَوَتْ غُبُونَنَا بِالْمَوْعِ بِاللَّيْلِ كُنْتُمْ مَعَهُمْ فَاَوْفُوا
 وَفَرَّغْتُمْ اَعْظَمَ اَکْبَرِ جِسْمِ بَقْتِ ہمارے انکو ملنے آنسو جاری ہوں صدق دل سے یہ کہیں کاش اگر

میں بھی ہمراہ ان شہیدوں کے دشتِ کربلا میں حاضر ہوتا بڑے ابر عظیم شہادت کو پہنچ
 جاتا تھا قَدْ قَتَلْنَا بَيْنَ يَدَيْ إِمَامِنَا فِي طَهْتِ كَرْبَلَا اس کہنے سے ہمارا یہ مرتبہ
 ہو جائیگا کہ جیسے ہم بھی شہید ہو چکے ہیں ہمراہ امام مظلوم کے دشتِ کربلا میں اللہ کے
 حکم پرورش ہے کیا بندہ نوازی ہے وَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَكُونَ فِي زُمْرَةِ الْخَازِنِينَ بِشَارِهِ مَعَ
 إِمَامٍ مَهْدِيٍّ مِنْ آلِ تَحَمُّنٍ صَلَّيْمْ اور اگر تو چاہے بار اٹھا تو ہو داخل کر دے
 گروہ میں اون مجاہدوں کے جو عوضِ خون ناحق لین گے امام مظلوم کا جہاد کر کے ہمراہ جانا
 امام مہدی علیہ السلام کے اَللّٰهُمَّ اِنَّهُ لَا يَهْلُ هَذَا لُ مِنْ اَهْلَةِ شَهْرِنَا هَذَا الْاَوْفَلِ لَيْسَ
 سِرْجَانَا وَنِسَانَا لِيَاكُلِ الْخَمْرَ وَالْعَرَاءُ خُذَا وَذَا كُوْنِيْ جَانِدٌ مَّحْرَمٌ كَا اِيْسَا نَهْنِ اَنَا هِيَ كِه
 ہلوگ زن و مرد لباسِ مہمی نہ پہنتے ہوں و لَيْسَ يَنْزِلُ مَلَكٌ مِنْ مَلَائِكَتِكَ الْمَقْرَبَاتِ
 فِي مَجْلِسِ مُجْتَمَعِيْ فِيْهِ اَمْرٌ بِبَيِّنَاتٍ اَلَا وَقَدْ يَرٰنَا مَعَ اَشْرَ الشَّيْعَةِ بَاكِيْنَ تَاْعِيْجِيْنَ
 اور کوئی فرشتہ تیرے مقربانِ بارگاہ سے اس مجلس میں نازل نہیں ہوتا ہے
 جس میں تیرے نبی کی نبوت اور ان کے اوصیا کی امامت کا ذکر ان مصائب کے بیاں ہو
 تازہ کیا جاتا ہوا اور ہلوگوں کو وہ فرشتہ روتا ہوا اور فوجہ کمان نہ کیٹتا ہو فَلَشْهَدُ لَكَ
 وَلَشْهَدُ حُجَّتَكَ وَاللَّامِلَةَ الَّذِيْنَ يَشْرِكُوْنَكَ فِيْ تِلْكَ الْعَرَاءِ اِنَّ نِسَانًا
 وَ سِرْجَانًا لَّهُمُ الَّذِيْنَ وَصَفَهُمْ بَيِّنَاتٍ اَنَّ الرِّجَالَ مِنْ اُفْتِيْ يَتَّقُوْنَ حُوْلًا عَلٰى رِجَالِنَا
 وَ نِسَانُهُمْ يَتَخَنُّ عَلٰى نِسَانِنَا پس تم کو خدا اپنا گواہ گردانتی ہیں اور تیرے برگزیدہ نبی
 اور اماموں کو اور ان فرشتگانِ مقرب کو گواہ کرتے ہیں کہ ہمارے مرد اور ہماری عورتیں
 وہی ہیں جنکے وصف میں تیرے نبی نے فرمایا ہے کہ میری امت کے کچھ مرد ہماری امت کے
 مردوں کی مصیبت پر روئیں گے اور ان کی عورت ہماری عورت کے مصائب پر روئیں گے
 اَفَلَيْسَ يَبْلُغُكَ يَا اَلْهٰمِ اَنَّ بِلَادَنَا فِيْ تِلْكَ الْاَيَّامِ وَاللِّيَا لِيْ قَدْ خَجَّتْ
 الْاَصْوَاتُ بِهَا كِيَا تَحْتِ خُذَا يَہْزُبْنِ پونجی ہوگی کہ ہماری بستیاں اور شہر اور
 گاؤں اندون رات دن روئیں گی آواز سے گونج رہی ہیں اور شورِ محشر برپا ہو رہا ہے
 فَمِنْ سِرْجَالٍ بَاكِيْنَ وَمِنْ نِسْوَةٍ نَاخِيَّاتٍ کسی جگہ مردوں نے مجلسِ عزائم پر کھڑے ہوئے

اور ڈھاڑیں مار مار کر رو رہے ہیں کسی جگہ زمانائی مجلس ہو رہی ہے اور عورتیں لمبلا
 رہی ہیں صبا صبا خات صراخ الشکلی ایسی بتابی سے یہ عورتیں چلا رہی جیسے
 عورت کچھ مر گیا ہے لاطمات الخدود وناشرات الشعویر رخساروں پر طماخیر
 مار رہے ہیں بال سروں کے کھول دیتے ہیں ٹھکین ماکت فیہ نرینب و أم کلثوم صلوات اللہ
 علیہما انکے سوجی ہوئے رخسار سے اور کھلے ہوئے بالوں کو دیکھ کر ہماری خوراک
 زینب اور ام کلثوم کی صورت آنکھوں تلے پرجاتی اور دیگر محرم محترم کی تصویر یا تم نظیر
 آجاتی ہے کلمات علیہن من ماسرہ یظن انہ قد قتل اعترافا سر بھت مروجی
 الفدا جب کسی کا گذر انکی مجلس عزامین ہوتا ہے اسے یہی گمان ہوتا ہے انکی بتابی
 اور تڑپنے کو دیکھ کر شاید کہ انکا کوئی عزیز قریب مر گیا ہے جسکا سوگ برپا کر رکھا ہے میری
 جان ان رونے والی عورتوں پر فدا ہو جائے کیسی خلوص سے عزا داری کرتی ہیں اللہم فلیف
 الفیت فی قلب القلوب مودۃ القربی خداوند مجھے تعجب اسی کا ہے کہ ہمارے زین و مرد کے
 دلون میں محبت الہیت کی کیونکر توڑ دال دی ہے ام کیف خستہا لذلک المبلغ اور
 کیونکر توڑے اس درجہ تک ہمارے دلوں کو نرم کر دیا ہے ثم کیف اھمت اصاغردنا
 فھم یرون کیا رہم فیكون انکھن کیا ہنم ہر زیادہ تر تعجب یہ ہے کہ ہمارے چھوٹے
 چھوٹے بچے جب ہلکے رہتے ہیں ہم سے زیادہ وہ بلکنی لگتے ہیں اور پھوٹ پھوٹ کر
 رونے لگتے ہیں حتیٰ یؤیدون فی کتابنا فذلک من البکاء انکے رونے
 تو اور بھی ہماری حالت تباہ ہو جاتی ہے کہ ہکو تاب گریہ باقی نہیں رہتے
 و یستقین بکوننا من الصاير ذلک الشہید المظلوم اور سکھو یقین ہو جاتا ہے
 کہ ضرور ہم ہی لوگ ہیں جو زمانہ غیبت میں انصار امام مظلوم ہو رہے ہیں اللہم فبالہ
 لنا فی قلات العذراء خداوند اب برکت دے دنیا اور آخرت کی ہکو اس عزا داری میں
 و اجعل عاکفنا خیرا من الاولیٰ اور ہمارے انجام کو آغاز سے بہتر کر دے یعنی
 روز افسرین توفیق ہماری بڑھتی رہے اس عزا داری کے برپا کرنے میں وحی اللہ
 علی سیدنا محمد و آلہ الطیبین و ود خدا کا ہو ہمارا آقا اور سرانجام ہمارا اولاد پاک پر فقط

باب اول نزول ملائکہ جناب رسالتاؐ پر خاک شفا لیکر جسکو جناب
ام سلمہؓ کی سپرد فرمایا تھا اور بیان چند معجزات جناب رسالتاؐ کے
اور ہر عاشوراکو خاک شفا کا خون ہو جانا اور جواب اس شبہہ کا
اور ایک حکایت چشم دید خاک شفا کے سرخ ہوئی

إِنَّ الْمُرَّةَ الْمُسْلِمَ إِذَا تَصَفَّحَ كُتُبَ الْأَحَادِيثِ حَقَّ التَّصَفُّحِ وَنَظَرَ فِيمَا سُورِيَ
مِنْ أَخْبَارِ اللَّهِ تَعَالَى وَخَبَرَ النَّبِيَّ أَصْحَابَهُ مُسْلِمَانِ أَوْ مِثْلَ ذَلِكَ حَيْثُ كُنَا بُلُو
دیکھے اور جو خبر وہی خدائی اپنے نبی کو کی ہے اور جو خبر وہی جناب رسالتاؐ نے اپنے
اصحاب سے کی ہے اور میں غور کرے وَ أَخْبَارِ الصَّحَابَةِ عَوَامِ الْأُمَّةِ بِمَا يَحْكُمُ
عَلَى ذُرِّيَّةِ الرَّسُولِ مِنْ سَفَلَاتِ الدِّمَاءِ وَالْهَتَاتِ وَالْأَسْرِ وَغَيْرِهِ مِنَ الْمَصَائِرِ
اور یہ بھی دیکھئے کہ اصحاب نے عوام امت کو کیسی کیسی خبریں سنائی ہیں کہ ذریت رسول
پر کس قسم کی مصیبتیں گزریں گی خون ناحق ادا کیا جائیگا بظاہر تنگ حرمت بھی ہوگی قید ہوگی
اور مصائب عظیمہ میں بھی مبتلا ہوگی لَمْ يَشْكُ فِي ذَلِكَ مِنْ مُعْجَزَاتِ سَيِّدِنَا
رَسُولِ اللَّهِ أَخْبَارُهَا بِالْغَيْبِ پھر اسکو یعنی دیکھنے والے اور سننے والے کو
کیسے طرح شک نہیں ہو سکتا کہ یہ بات ہمارے نبی کے معجزات میں سے ہے
جو انہوں نے خبر وہی غیب کی فرمائی تُوْا إِذَا نَدَبْتُمْ فِي تِلْكَ الْأَخْبَارِ حَقَّ التَّنْذِيرِ
وَكَانَ مِنْ ذَوِي الْأَيْحَانِ وَالْعَقْلِ السَّلِيمِ يُخْبِرُكُمْ بِأَنَّ ذَلِكَ الْأَهْتَامَ لَهُ وَجْهٌ وَجِيهٌ
سَيَّمَا عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ بِحُسْنِ بَرَقَاتِهِ رَوَايَتُونَ مِنْ خَوْضٍ أَوْ فِكْرٍ بَخْوَلٍ كَرِهَ أَوْرِيَانِ
اس شخص کا درست ہو اور عقل ہی سلیم ہو ضرور اسکے دل کو یقین ہو جائیگا کہ یہ اہتمام خدا کا
کہ جسکی ہر تنگ حرمت ہونے والی ہے اسی نبی نے اپنی زبان سے اسکو بیان کیا اور
پیشین گوئی فرمائی ضرور اسکے واسطے کوئی سبب عظیم درکار ہے لِأَنَّ ذَلِكَ عَلَى الظَّاهِرِ
يُوجِبُ حُبَّكَ لِرَسُولِ اللَّهِ وَعِزَّتِهِ عِنْدَ الْجَاهِلِ الْأَسْمَاءِ الْأَهْلِيَّةِ وَالنَّكَلِ

عَنِ الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيمِ اسلئے کہ اپنی منہ سے اپنی ذلت بیان کرنے میں بظاہر ایک سبکی پر
 جاہل کی نظر میں جسکو اسرار خدا پر اطلاع نہو اور صراط مستقیم سے وہ شخص جدا ہو
 فَلَا يَتَصَوَّرُ السَّبَبَ فِيهِ إِلَّا عِلَالًا لِيُنِيهِ وَمَنْ يَدَّ التَّصَدِيقَ لِيُتَقَبَّلَ اور یہ سبب
 جس نے جناب رسالتاً کو اس پیشین گوئی پر مضطر کیا تھا یہی ہے کہ ان واقعات کی
 واقع ہونے میں آپ کے دین کی ترقی تھی اور آپ کے نبی برحق ہونے کی تصدیق زیادہ
 ہوتی تھی بَيَانُ ذَلِكَ أَنَّ أَسْرَابَ الْخَدِثِ وَالرِّوَايَاتِ مِنَ الْعَامَّةِ وَالْخَاصَّةِ
 مُطَبِّقُونَ عَلَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ فِي حَلِيقَتِهِ أَحْبَبَ مِمَّا رَأَوْا عَنْ شَهَادَةِ الْأَحْسَنِ
 وَكَأَيُّ حَرَجٍ عَلَى أَهْلِيهِ بَيَانِ اسکا یہ ہے کہ راویان حدیث دونوں مذہب کے
 اس بات پر متفق ہیں کہ جناب رسالتاً نے اپنے زمانہ حیات میں چند مرتبہ خبر دہی
 شہادت جناب امام حسین کی اور بیان کر دیا تھا جو مصائب اوکے اہمیت پر گزرنے
 والے ہیں وَلَا يَكُونُ إِجْمَاعُهُ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَمَا يَنْطِقُ
 عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ اور یہ خبر وہی جناب رسالتاً کی بدون حکم خدا
 نہیں ہو سکتی نہ رایا خداوند عالم نے کہ اپنی خواہش سے ہمارے نبی کچھ نہیں کہتی ہیں
 جو کہتے ہیں وہ محض وحی ہونیکے بعد کہتے ہیں وَالْيَصْنَاعُ قَدْ أَوْحَى اللَّهُ سُبْحَانَهُ إِلَى نَبِيِّهِ
 مِنْ حَيْثُ وَكَادَ الْأَحْسَنِ عَلَى الْحَيْنِ وَفَاتِ النَّبِيِّ مَرَّاراً اور یہ بھی بالاتفاق روایات
 ثابت ہے کہ خداوند عالم نے وحی نازل فرمائی جناب رسالتاً پر روز ولادت
 امام حسین سے تا روز وفات جناب رسالتاً کے چند مرتبہ بہ نسبت شہادت
 امام حسین علیہ السلام کے لکھا ہوا ہے فِي كُتُبِ السِّيَرِ كُلِّ حَاصِلٍ ذَلِكَ الْقِصَّةُ كَأَنَّ
 مُتَوَاتِرَةً أَوْ مُسْتَفِيزَةً چنانچہ تاریخی کتابوں میں اسکی روایت کی گئی ہے بلکہ اس قصہ کا
 حاصل گویا متواتر ہے اور عام لوگوں میں پھیلا ہوا ہے فِي تَرْجُمَةِ تَارِيخِ أَعْنَمٍ الْكُوفِيِّ فِيهِ
 وَهُوَ مِنْ مَنَاصِبِ عُلَمَاءِ أَهْلِ الْكُوفَةِ وَإِيَادُ عَدِيدَةٍ تَدُلُّ عَلَى ذَلِكَ چنانچہ
 ترجمہ فارسی تاریخ اعظم کوفی میں جو ایک مشہور عالم اہلسنت کو بہت سے روایتیں
 اسی قسم کی لکھی ہیں جنہیں خبر وہی جناب رسالتاً کی اس شہادت پر مذکور ہے

وَأَتَتْهُمْ كَذَابًا عَلَىٰ أَهْتَامٍ اللَّهُ تَعَالَىٰ مَا سُرِّيَ عَنِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ مَسَّالَ
 اور نہایت پوری دلالت کرنے والی اس بات پر کہ خداوند عالم کو اس شہادت کا بڑا اہتمام
 تھا وہ روایت ہے جسکو اسی تاریخ میں ابن عباس سے نقل کیا ہے ابن عباس کہتے ہیں
 سَأَلْتُ جِبْرَائِيلَ وَمَعَهُ أَفْرَاجُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَهُمْ نَاشِرُونَ أَجْنَاحَهُمْ عِنْدَ سُؤْلِ اللَّهِ
 وَهُوَ يَكْفِي وَيَكُنُّ عَلَىٰ مُصَابٍ وَلَدِي الْحُسَيْنِ حَضْرَتِ جِبْرِئیل کو میں نے دیکھا کہ ان کے
 ساتھ فوج فوج ملائکہ اپنے بال دھیر کھولے ہوئے خدمت میں جناب رسالت اب کو آئے
 اور جبرئیل روز ہے تھی اور باؤ از دردناک زاری کرتے تھے مصیبت پر فرزند اوس جناب کو
 جنکا نام حسین ہے وَبِغَيْرِ سُلُوكِ اللَّهِ وَالنَّبِيِّ يَا مَرْءَا بِالصَّبْرِ وَتَمَالُكَ الْجَبَّارِ
 اور پر سہ دیتے تھے جناب رسول خدا کو اور وہ جناب حضرت جبرئیل کو صبر کی تاکید
 فرماتے تھے اور کہتے تھے کہ رَوْنًا مَوْقُوفٌ كَرُوْهُمُ إِنَّ جِبْرَائِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَدْ أَعْطَى النَّبِيَّ
 ثُرِيَّةً مِّنْ ثَرَايِ مَقْتَلِ الْحُسَيْنِ بعد اوسکے حضرت جبرئیل نے ایک مٹی مقل امام حسین کی جناب
 سرور کائنات کو دی قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَقَدْ شَمَمْتُ أَنَا الْيَضَاءَ مِنْ تِلْكَ الثُّرَيَّةِ وَكَانَتْ تَفُوْخُ
 كَالْمِسْكِ الْأَذْفَرِ ابْنِ عَبَّاسٍ کہتے ہیں کہ میں نے بھی اوس مٹی کو سونگھا تھا وہ مٹی
 مثل مشک تندبو کی بودی تھی ثُمَّ بَعْدَ ذَلِكَ كُلِّ الْمَلَائِكَةِ مِنَ الْوَاقِدِينَ عَلَى النَّبِيِّ قَدْ
 لَطَفُوا أَجْنَحَهُمْ بِتِلْكَ الثُّرَيَّةِ وَرَفَوْا إِلَى السَّمَاءِ بعد اوسکے وہ فرشتے جو ہمراہ حضرت جبرئیل کی
 آئے تھے سبھوں نے اپنی بال دھیر اوس مٹی سے بہرائے اور آسمان کی طرف روانہ ہوئے
 وَلَمْ يَبْقَ فِي الْمَلَائِكَةِ إِلَّا عَلَى مَلِكٍ إِلَّا وَقَدْ شَمَمَهَا وَمَسَّحَ بِهَا جَبِينَهُ وَعَيْنَيْهِ
 پھر کوئی فرشتہ آسمان پر باقی نہ رہا جس نے یہ مٹی نہ سونگھی ہو اور اپنی پیشانی پر اسکو نہ ملا
 اور آنکھوں سے نہ لگایا ہو ثُمَّ شَمَمَهَا رَسُولُ اللَّهِ وَبَكَى بَكَاءً شَدِيدًا بعد ب فرشتوں کے
 چلے جانیکے جناب رسول خدا نے اوس مٹی کو سونگھا اور بہت روتے وقالَ اللَّهُمَّ لَا
 تُبَارِكْ فِي قَائِلٍ وَلَكِنَّهُ اور فرمایا کہ خداوند بركت دینا اور آخرت کی دنیا میرے فرزند کے
 قتل کرنے والے کو ثُمَّ تَاوَلَ رَسُولُ اللَّهِ تِلْكَ الثُّرَيَّةَ أَمَّ سَلَمَةَ وَحَكِي لَهَا مَا يَجْرِي
 عَلَى الْحَبِيبِ بعد اوسکے حضرت نے وہ مٹی جناب ام سلمہ کو دی اور جو کچھ جناب امام حسین پر

گزرنے والا تھا سب ام سلمہ سے بیان فرمایا ائمہ قال احفظی تلک التربة فاذا رايت
 انها صارت دما عبيطا فاعلمی انہ قد حان الوقت الذی یقتل فیہ وکد حے
 بعد اوسکے فرمایا کہ بحفاظت رکھے چوڑو اس مٹی کو جسوقت دیکھنا کہ یہ مٹی خون تازہ ہو گئی ہو
 جان لینا کہ اب وہ وقت قریب آگیا ہو کہ میرا فرزند حسین قتل کیا جاتا ہے وفي سیر الشہداء
 عن البیهقی والی تعلیم وفی البحار عن انس ان تلک التربة جاء فقام ملک المطرہ
 اور سر الشہادین میں مولوی شاہ عبدالعزیز صاحب نے یہی اور ابو نعیم سے روایت
 کی ہو اور بجا میں علامہ مجلسی نے انس سے کہ یہ مٹی فرشتہ باران خدمت میں جناب
 سرور کائنات کی لایا تھا فاخذ تمام سلمہ قصیر تھا و طرف خجراھا جناب ام سلمہ نے
 وہ مٹی لیلی اور اپنی اور مٹنی یا ڈوپٹہ کے کنارے میں اوسکو باندھ لیا اور بعض روایتوں میں
 حضرت عزرائیل کا اس مٹی کو لانا دیکھا گیا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہی مرتبہ یہ مٹی خدا
 جناب رسالت کو بھیجی ہے وعن جماعة عن الصادق علیہ السلام فلم تزل عند
 ام سلمة حتى ماتت رحمہما اللہ تعالیٰ اور بجا میں سماعہ سے روایت کی ہو کہ جناب
 صادق نے فرمایا کہ وہ مٹی جناب ام سلمہ کے پاس اُس وقت تک رہی کہ وہ دنیا سے
 گئیں خدا کی رحمت ان پر ہو قلت وھذی الروایۃ مشہورۃ قل من لک ینعمہما من
 المسلمین وقد روت فی کل مان کل جن میں کہتا ہوں کہ یہ مٹی کی روایت ایسی مشہور ہے کہ
 کوئی مسلمان ایسا ہوگا جن نے اسکو نہ سنا ہو اور ہر زمانہ میں اور ہر وقت اسکی روایت
 برابر ہوتی چلی آئی ہے وقد اشھت الروایۃ المرویۃ فی تاریخ اعمم الکوفی علی ستر کرامات
 النبیینا وعلی کرامۃ ولیدہ الحسین علیہ السلام وعلی جلالة قد رایت سلمہ
 اور یہ روایت اعمم کوئی کی چہ معجون پر جناب رسالت کی شامل ہے اور کرامت پر انکی
 فرزند امام حسین کی اور جلالت قدر جناب ام سلمہ پر بھی دلالت کرتی ہے انما الکرامۃ العالی
 لیسیدنا رسول اللہ فانبارۃ بما ینکون وهو لا ینبار بالغبی المخصوص باللہ
 لیکن عام کرامت جناب رسالت کی جو کرامت شگنہ کو شامل ہو وہ تو یہی ہے
 کہ یہ غیب کی خبر وہی اپنے کی اور غیب کی خبر وہی مخصوص خداوند عالم سے ہے

وَلَا يَظْهَرُ عَلَى غَيْبِهِ أَحَدٌ إِلَّا مَنِ ارْتَضَى مِنْ رَسُولٍ اور اپنے غیب پر خدا کی کوئی
 نگاہ نہیں کرتا ہے سوائے اس شخص کے جو رسول مقبول خدا کا ہوا اور غیب منحصر
 پانچ چیزوں میں ہے اور میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وَلَا تَدْرِي نَهْنُ يَأْتِي بِمَوْتٍ
 کوئی آدمی نہیں جانتا ہے کہ موت اوسکی کس زمین پر واقع ہوگی فَأَخْبَارُهُ بِشَيْءٍ كَذِبٍ
 اِنْبِيَا كُوَامَةً لِلنَّبِيِّ وَذَلِيلٌ عَلَى كَوْنِهِ نَبِيًّا مُرْسَلًا بس خبر دہی شہادت کی اور اوسے بتی
 اور کا واقع ہونا یہی کرامت ہے جناب رسالت کی اور آپ کے رسول مقبول ہونے پر دلیل حتمی ہے
 وَأَمَّا لَقَائُهَا عَلَى سِتَّةٍ كَرَامَاتٍ فَالْأُولَى وَفُورُ الشَّهَادَةِ كَمَا أَخْبَرَ النَّبِيُّ صِبْهَا
 اب رہی تفصیل اون چھ معجزوں کی پس پہلی کرامت تو یہ ہے کہ بسطرح آپ نے خبر دی تھی
 شہادت کی اوسی طرح واقع ہوئی وَالثَّانِيَةُ إِخْبَارُهُ بِصَبْرٍ وَدَرَةِ التُّرْبَةِ ذِمَّاعِيطًا يَوْمَ قُلُوبِ
 الْمُحْسِنِينَ دوسری کرامت یہ تھی کہ آپ نے خبر دی تھی کہ مٹی بروز شہادت خون تازہ ہو جائیگی
 وَقَدْ وَقَعَ كَمَا أَخْبَرَ كَمَا هُوَ مَرُوضَةٌ عَنْ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَسَيَاتِي
 اور جیسا آپ نے فرمایا تھا ویسا ہے واقع ہوا چنانچہ یہ روایت بھی جناب ام سلمہ سے
 مشہور ہے اور قرینہ کہ ہم اسکو بیان کریں وَهَذِهِ أَمْعُ كَوْنِهِ إِخْبَارُ الْغَيْبِ بِشَيْءٍ عَلَى
 كَرَامَةٍ وَاعْجَازٍ لَا يَتَصَوَّرُ مَوْفُوقَهُ أَمْرٌ مُعْجَزٌ اور یہ بات بالانکہ خبر دہی غیب کی تھی
 خاص مٹی کا خون ہو جانا یہ بھی اتنا بڑا معجزہ ہے کہ اس سے بڑھ کر کونسا معجزہ خیال میں آسکتا
 وَلَعَلَّهُ مِنْ أَحْصَى الْمُعْجَازِ لِسَيِّدِنَا رَسُولِ اللَّهِ اور شاید کہ یہ معجزہ خاص معجزوں میں ہمارے
 نبی کے داخل ہے فَإِنَّ شَهَادَةَ الْمُحْسِنِينَ كَمَا نَحْنُ عَيْنُ شَهَادَتِهِ اسلئے کہ شہادت جناب اکرم
 گویا عین شہادت جناب رسالت کی ہے وَلَمْ يُعْطَ أَحَدٌ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْأَوْصِيَاءِ تِلْكَ
 الْمَنْزِلَةَ أَعْنَى صَبْرٍ وَدَرَةِ تُرْبَةِ قَبْرِهِ يَوْمَ وَقَاتِهِ ذِمَّاعِيطًا اور کسی نبی کو نہ کسی
 وصی نبی کو یہ منزلت خدا نے عطا کی کہ اوسکی قبر کی مٹی بروز وفات خون تازہ ہو جائے
 كَمَا لَمْ يُخَصِّصِ النَّبِيُّ أَنْ كَوْنَهَا كَمَا مَحْضُوصٌ بِذَلِكَ الْيَوْمِ فَخَبْرٌ فَلَا يُصِيرُ مَا فَيَأْتِي
 إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ پھر یہ بھی سمجھنا چاہئے کہ چونکہ جناب رسالت نے یہ نہیں فرمایا کہ مٹی فقط
 ایک ہی دن خون ہو جائیگی اور قیامت تک ہر سال جو دن غنوکا ہوگا اوسمیں نہوگی

المعجزة

المعجزة

وَقَدْ وَعَدَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ أَكْرَامًا لِنَبِيِّهِ إِتْقَانَهُ مَعْجَزَاتِهِ وَدَلِيلَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ اور خدا نے
 وعدہ کیا ہے بنظر عزت افزائی ہمارے نبی کی کہ اُنکے معجزے اور اُنکا دین قیامت تک
 باقی رہیگا وَاِتْقَانُكَ الْعِزَّةَ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهِ مِنَ الْعِجَائِبِ وَالْعَرَائِبِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ
 اور یہ بھی خدا نے وعدہ کیا ہے کہ یہ عزاداری اور اسکے متعلق جو معجزات ہیں اُنکو بھی
 خدا قیامت تک باقی رکھیگا فَلَا يَجْعُدُ أَنْ يَكُونَ مِنَ الْخَوَاصِّ الدَّلَازِمَةِ لِنَبِيِّكَ اللَّهُ
 أَنْ تَصِيرَ دِمَائِي كُلِّ يَوْمٍ عَاشِرٍ مِنَ الْحَوَرِ بَعْدَ وَتَوْجِ تِلْكَ الشَّهَادَةِ پس کچھ دور
 نہیں ہے کہ اس مٹی کی خاصیت خدا نے ہی رکھی ہو کہ ہمیشہ بروز عاشورا بعد شہادت
 اوس جناب کے خون ہو جایا کرے وَلَيْسَ فِي ذَلِكَ إِمْتِنَاعٌ عَقْلِيٌّ وَلَا شَرَحٌ عِزِّيٌّ اور اس
 مٹی کے خون ہونے میں نہ عقلی محال ہے نہ شرعی اَمَّا الْعَقْلِيُّ فُكُلُ مَا يَأْكُلُهُ الْحَيَوَانُ وَيَسْتَحِيلُ
 دِمَا عَقْلِيٍّ تَوِيهِ بَاتَ هُوَ كَبُحْرٍ حَيَوَانٍ كِي غِذَا هُوَ كَمَا نَعْنِي كَيْفَ لِيْكَ خُونٌ يَجَا تَابَ هُوَ كَمَا
 اور تہی اور مٹی وغیرہ دَامَا الشَّرْعِيُّ فَلَيْسَ فِيْهِ مَنَعُهُ نَصٌّ مِنَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ اور شرعی
 دلیل پس قرآن اور حدیث سے یہ نہیں ثابت ہوا کہ مٹی سو اسے ایک دن کے اور کبھی
 خون نہیں ہو سکتی ہے وَإِنْ مَنْ يُنْكِرُهُ فَإِنَّمَا يُنْكِرُ أَمْرًا مُعْجَزًا اور جو مسلمان اسکا انکار
 کرتا ہے پس وہ ایک معجزہ نبوت کا منکر ہے وَمَا يُنْكِرُهُ إِلَّا مَنْ كَانَ مُبْغِضًا لِلرَّسُولِ وَاللَّهِ
 وَمُعَادًا لِأَهْلِ بَيْتِهِ اسکا انکار وہی شخص کرے گا جسکو بغض اور عناد جناب رسالتا ب
 اور اُنکے اہلبیت سے ہوگا عَادَا ذَا اللّٰهُ مِنْ أَنْ نَكُونَ مِنْهُمْ بِأَهْمٍ نَاهِ الْكَتَمِ مِنْ خَدَا
 کہ اوس جناب اور اُنکے اہلبیت کے دشمنوں میں ہوں عَلَيَّ أَنْ كُونَ تِلْكَ الدَّرَجَةِ دِمَا
 يَوْمَ عَاشُورَا فِي كُلِّ عَامٍ مِمَّا قَدْ اسْتَهَرَّ شَهْرُهُ مُتَاخِمَةً لِلْيَقِيْنِ علاوہ یہ ہے کہ
 خاک شفا کا بروز عاشورا خون ہو جانا ہر سال ایسی مشہور بات ہے کہ درجہ یقین کو پہنچ
 گئی ہے وَرَأَيْتُ عَلَى رُؤْيَا ذِيكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ اور میں نے چونکہ بچپن خود اس
 معجزہ کو دیکھا ہے اسلئے میں اپنے دین و دیانت سے اسکی گواہی بھی دیتا ہوں فَقَدْ
 رَأَيْتُ بَعِيْنِيَّ وَرَأَيْتُ كَثِيرًا مِنْ أَهْلِ بَايَتِي وَأَهْلِي بَلَدِي مِنَ الْخَاصَّةِ وَالْعَامَّةِ لَيْلَةَ
 عَاشِرِ الْمُحَرَّمِ سَمِعْتُ إِلَى بَعْضِ يَوْمِهِ مِنْ ابْنِي دُولُونَ اُنکو نئے دیکھا ہے اور بہت سے میرے

ذَلِكْ اَيْضًا اِگرچہ بعض دہریہ بیدین نے اس روایت پر احمد بن حنبل وغیرہ کی عمر لکھا
 کیا ہے کہ یہ ایک امر قدرتی ہے اور شفق کا وجود ہمیشہ سے چلا آتا ہے نایمی کتابین
 موجود ہیں وَاجِبٌ بِانْهَآ وَاِنْ كَانَتْ مَوْجُودَةً قَبْلَ تِلْكَ الْوَاقِعَةِ لَكِنَّهَا
 كَانَتْ قَلِيلَةً اور اس شبہ کا جواب فریقین نے یہ دیا ہے کہ سرخی شفق اگرچہ
 ہمیشہ سے تھی مگر کم ہوتی تھی وَازْدَادَتْ بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمَ بَكْثِيرٍ لیکن جبکہ
 حضرت کی شہادت ہوئی ہے اوس دن سے بہت زیادہ ہو گئی ہے وَاِذَا كَانَ
 احْمَرًا اَفْلَاكٌ وَارْحَابُہِ فِی كُلِّ اَرْضٍ جَارٌ اَکْثَرُ اَحْمَرًا اَلْثَّرْبَةُ
 الَّتِی فِیْہَا مَدْفُنٌ پھر اگر آسمان کا سرخ ہو جانا اور اطراف آسمان کا سرخ ہونا
 ہر صبح و شام کو جائز ہے پھر بروز عاشورا ہمیشہ اوس مٹی کا سرخ ہو جانا حسین
 قرآپ کی نبی ہے کیونکر محال ہو سکتا ہے جَعَلَنِی اللّٰهُ جُزْءًا مِّنْ ثَرَابِ تِلْكَ الْبُقْعَةِ
 الشَّرِیْفَةِ خدا مجھ کو بھی اسی مکان متبرک کی مٹی میں ملجانا نصیب کرے اَلْکَرَامَةُ
 الثَّلَاثَةُ اَخْبَارُ النَّبِیِّ اِمَامٍ سَلَمَةٍ وَاِعْطَاءُ تِلْكَ الثَّرْبَةِ اِیَّآہَا ذُوْنَ عَیْنِہَا
 مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَفِیْہِ سِرٌّ جَلِیلٌ وَحِکْمَةٌ بِالْعَظَمَةِ تَسْرِی کرامت یہ ہے کہ
 جناب رسالتاب نے اس خبر کو فقط حضرت ام سلمہ سے بیان کیا اور خالص و نہیر کو
 یہ مٹی سپرد کی اور کسکو مرد اور عورت میں سے اسکا امانت دار نفرمایا امین بھی
 ایک بڑا راز ہے اور پوری حکمت ہے وَهُوَ اَنَّ عَلَیْہِ یَعْوَفُ الْاُمُورِ کَانَ
 قَطْعِیًّا اور وہ راز یہ ہے کہ آپ کا علم یقینی تھا انجام کار میں ان امور ات کے
 وَذَلِکْ لَا یَكُوْنُ اِلَّا مَن كَانَ وَجِہًا عِنْدَ اللّٰهِ کَاَنَّ سَیِّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور یہ علم
 اویسکو ہوتا ہے جسکی عزت او منزلت خدا کے نزدیک ایسی ہو جیسے ہمارے جناب
 رسالتاب کی تھی فَاِنْ هُوَ جِبْرِیْلُ سَلَّمَ تِلْكَ الثَّرْبَةُ وَاِعْطَاءُہِ لِلنَّبِیِّ اِنَّمَا کَانَ بِاَمْرِ اللّٰهِ
 اسلئے کہ حضرت جبریل کا اس مٹی کو لانا اور جناب سرور کائنات کو دنیا یہ خدا ہی کے حکم سے
 تھا وَكَانَ مِنْ اِرَادَتِہِ سُبْحَانِہُ اَنَّ یَبْقِیَ تِلْكَ الثَّرْبَةُ مَصْنُوْعَةً اِلَیَّ یَوْمَ قَسْبِہِ لِتَصِیْرُہَا
 حِیْطًا مِّنْظُورًا اسی یہ تھا کہ یہ مٹی بحفاظت باقی رہے تا روز قتل امام حسین خون تازہ ہو جا

وَيَرَاهَا النَّاسُ أَنَّهُمَا صَادَقَتْ كَمَا أَخْبَرَنِيهِ النَّبِيُّ وَأَوْرَاهِلَ مَدِينَهُ وَكَيْفَ مَنِيَّ أَوْ سِطْرَ
 خُونِ هُوَ كَيْفَ سِطْرَ كَبَرِيَّ اللَّهِ فِي أَسْكَ خَبَرِيَّ مَنِيَّ وَيَسْتَفِيضُ خَبَرَهَا فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ
 فَصَدَّقُوا بِالنَّبِيِّ أَوْ زَجَرِ اسْمِي كِي خُونِ هُوَ كَيْفَ مَنِيَّ أَوْ سِطْرَ خُونِ هُوَ كَيْفَ سِطْرَ
 رَسَالَتَابِ كِي سَبْ لُوكِ كَرِينِ وَيَعْلَمُوا أَنَّ تِلْكَ الشَّهَادَةَ الْعَظِيمَةَ الَّتِي شَرَفَ اللَّهُ
 بِهَا الْحُسَيْنَ عَمَّنْ أَعْظَمَ الْمَوَاضِيءِ أَلَا لِهَيْئَةِ أَوْ رِيهِ سَبْ جَانِ لِينِ كِي يَهْ بَرْ
 شَهَادَتِ حَسَنِ خَدَانِ إِمَامِ حَسَنِ كُو شَرَفَ كِيَا هِيْ أَيْكِ بَرْ خَشَنِشْ أَوْ عَطَا سَلْ
 مِينِ سِيْ وَيَدْعُوْنَ بِكُلِّ مَا أَخْبَرَنِيهِ النَّبِيُّ فِي تِلْكَ الشَّهَادَةِ قِيْفِي ذِكْرَهَا إِلَى يَوْمِ
 الْقِيَامَةِ أَوْ رِيهِ سَبْ لُوكِ كَرِينِ هُوَ جَا سَلْ كِي هُوَ فَضَائِلُ وَرَتَا كِي اسْمِ شَهَادَتِ كِي وَنَا
 أَخْرَتِ مِينِ جَنَابِ رَسَالَتَابِ فَرَا كَيْ مَنِ وَهِيْ سَبْ دَرَسْتِ مِينِ سَلْ وَنَا ذِكْرُ أَوْ بَا
 مِيَا سَتِ تَكِ بَاقِي رِيْ وَلَا يَحْصُلُ بَقَاءُ تِلْكَ الدُّرَّةِ مَصُونَةٍ إِلَّا أَنْ تَصَانَ حَقُّ
 الصِّيَانَةِ أَوْ اسْمِي كِي مَحْفُوظَ بَاقِي رِيْ سِطْرَ خُونِ هُوَ كَيْفَ مَنِيَّ أَوْ سِطْرَ
 جَا سَلْ حَتَّى يَصِلَ مَصُونَةُ إِلَى الْأَيْمَةِ مَنْ وَلَدَ دَسُوْلَهُ اللَّهُ فَتَكُونُ بَاقِيَةً إِلَى مَا سَأَلَ اللَّهُ
 تَا كِي مَنِيَّ بِحِفَاظَتِ هُوَ بُوْجِ جَا سَلْ أَمَّةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ تَكِ جَوَاوِلَادِ جَنَابِ رَسَالَتَابِ مِينِ هُوَ
 أَوْ رِيْهِ سَبْ لُوكِ كَرِينِ اسْمِ بَاقِي رِيْ سِطْرَ خُونِ هُوَ كَيْفَ مَنِيَّ أَوْ سِطْرَ
 إِنِّي جَعَلْتُهُ عَلَيْكَ السَّكْرَةَ قَالَ تِلْكَ الدُّرَّةُ عِنْدَنَا عَلَى مَا فِي الْبَحَارِ جَانِ سِيْ رِيْ خَصْرِ
 إِمَامِ بَاقِرٍ سِيْ رُوَايَتِ كِي هِيْ كِي فَرَا يَا حَضْرَتِ نِيْ وَهِيْ جَوَامِ سَلَمَةِ كِي بَاسِ تِيْ أَيْ
 هِيْ أَلْبَسِيَّتِ كِي بَاسِ هُوَ جَا سَلْ يِيْ رُوَايَتِ بَجَارِ كِي هِيْ وَيُظْهِرُ مِنْهُ أَنَّ مَصُونَةَ إِلَى يَوْمِ
 الْقِيَامَةِ وَهِيْ أَلَا أَنْ عِنْدَ إِمَامِنَا الْحُجَّةِ الْقَائِمِ أَوْ اسْمِ حَدِيثِ سِيْ ظَاهِرِ هُوَ تَا
 كِي وَهِيْ قِيَا سَتِ تَكِ مَحْفُوظَ رِيْ سِيْ أَوْ رَاجِ تَكِ وَهِيْ سَبْ لُوكِ كَرِينِ إِمَامِ قَائِمِ آلِ مُحَمَّدٍ
 بَاسِ هِيْ وَكَيْفَ بَكْنُ عِنْدَ اللَّهِ وَدَسُوْلَهُ آخَرِيْ بِذَلِكَ لِحَفِظِ أَحَدٍ مِّنْ أَمَّةٍ كُوْجُوْ
 لَا يَزِيدُ ذِكْرَهَا عَلَى التَّقْصِيْلِ أَوْ رِضَا أَوْ رَسُوْلِ كِي تَزْوِيْكَ أَمِ سَلَمَةِ سِيْ زِيَادَةُ كُوْجُوْ
 تَرَا سِيْ كِي مَحْفُوظَ رِيْ سِيْ كَانَهُ تَا أَوْ رَاسِيْ كِي وَجَمِينِ مِينِ جَنَابِ بَا نِ هِيْ تَقْصِيْلِ سِيْ كِتَابِ مِينِ
 مَنَابِيْ سَجْمَتِيْ مِينِ بَلْ نَقُوْلُ مُحَمَّدًا إِنَّهُ كَانَ قَدْ جَرَى فِي عِلْوِ اللَّهِ تَعَالَى أَنَّهُ سَلَمَةُ

سید بن طاووس
 سید ابی جعفر
 امام مهدی
 ع

اَلْحَسَنِ فِي حَيَاةٍ جَدَّةٍ كَذَلِكَ نَحْبُهُ بَعْدَ وَفَاتِهِ اَيْضًا بَلْغَةً مَجْلَاهُ اَسْمَاءُ قَدَرِ
 کہتے ہیں کہ علم الہی میں یہ بات گزری تھی کہ جناب ام سلمہ بطرح حضرت امام حسین کو حیات
 حیات میں اونکے انار رسول اللہ کی دوست کہتی تھیں اسی طرح بعد وفات اوں جناب کی
 بھی دوست رکھیں گے بَلْ تَتَكْفَلُ اُمُّوْرَ فَاطِمَةَ وَوَلَدِهَا مِثْلَ اُمِّهَا خَدِيجَةَ الْكَلْبِ اے
 اِن کا نَت مَوْجُوْدَةٌ بَلْکہ جناب ام سلمہ تکفل رہیں گے جناب فاطمہ اور اونکی اولاد کی پرورش
 اور پر داخت میں مثل جناب خدیجہ کبر کی اگر وہ زندہ ہوئیں و کَمَا كَانَ فِي بَقَاءِ تِلْكَ
 الدُّرَّةِ اِظْهَارُ كَرَامَةِ الْحُسَيْنِ اَيْضًا فَلَا اَخَصَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَيَانَةً اِيَّاهَا اَوْ رِجُوْلًا
 مِثْلِي كے باقی رہنے میں اظہار کرامت جناب امام حسین کا بھی منظور تھا لہذا جناب رسول خدا
 نے اوس مٹی کی حفاظت کرنی ام سلمہ کو سپرد کی اَلْكَرَامَةُ الرَّابِعَةُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ
 لَا اُمَّ سَلَمَةَ فَاِذَا رَاَيْتَهَا صَادَتْ دَمَاعِيْطًا فَاَعْلَمِيْ اَنَّ وَلَدِي الْحُسَيْنَ قَدْ قُتِلَ
 چوتھی کرامت اس حدیث میں یہ ہے کہ جناب سرور کائنات نے ام سلمہ سے فرمایا کہ جب
 تم دیکھنا کہ یہ مٹی خون تازہ ہو گئی جان لینا کہ میرا فرزند حسین قتل کیا گیا و هُوَ نَصٌّ صَرِيحٌ عَلٰی
 اَنَّ تِلْكَ الشَّهَادَةَ تَقَعُ فِي حَيَاةِ اُمِّ سَلَمَةَ فَهِيَ اَحْبَابُ رُطُوْلِ عُمَرُهَا اَيْضًا اَوْ رِيہ ارشاد
 حضرت کا صاف دلالت کرتا ہے کہ جناب امام حسین کے شہادت زمانہ حیات ام سلمہ
 واقع ہوگی ورنہ کیونکر مٹی کا خون ہوتا ویکہ سکتی تھیں پس یہ ارشاد حضرت کا جناب ام سلمہ کے
 طول عمر کی ہی خبر دیتا ہے وَلَقَدْ صَدَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَاِذَا شَهِدَاتُ يَعْنِيْهَا كَا اَحْبَبَ اَهَا
 رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَمْ تَنَمَّتْ اِلٰی ذٰلِكَ الْيَوْمِ اَوْ رِجُوْلًا اَيْضًا اَوْ رِيہ ارشاد
 جناب ام سلمہ نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ مٹی کا خون ہو گئی اور اوس دن تک زندہ ہی ہیں
 وَكَانَ تِلْكَ الرَّوَايَةُ دَالَّةً عَلٰی حَيَاةِ اُمِّ سَلَمَةَ اِلٰی يَوْمِ شَهَادَةِ الْحُسَيْنِ كَذٰلِكَ
 الرَّوَايَاتُ الْاُخْرٰى مَصْرُوحَةً بِهٖ بَلْ بَعْضُهَا تَدُلُّ عَلٰی بَقَائِهَا بَعْدَ ذٰلِكَ اَيْضًا اَوْ رِجُوْلًا
 یہ روایت مشہور دلالت کرتی ہے کہ جناب ام سلمہ تا فرزند شہادت امام حسین زندہ رہیں او
 مٹی کا خون ہو جانا اپنی آنکھوں سے دیکھا اور اسی طرح اور بہت سی روایتیں تبصرح انکے زندہ
 رہنے پر تا فرزند شہادت امام حسین دلالت کرتی ہیں بلکہ بعض روایات سے یہ ظاہر ہوتا ہے

کہ بعد شہادت ہی ام سلمہ باقی رہیں فقہنا سر دایہ سماعھا نوح ائین یوم قتل الحسین کا
 فی سیر الشہادۃین عن ابی نعیم از انجملہ جنوں کی گریہ وزاری سنا ام سلمہ کا بروز شہادت امام
 حسین جسکو سر الشہادۃین میں ابو نعیم سے روایت کی ہے ومہار دایہ دوتہا النبی ص
 فی المنکاف فی ذلک لکلیو از انجملہ ام سلمہ کا جناب سالتاب کو با حال پریشان خواب میں دیکھنا اسی
 دن کی یہی روایت مشہور ہے ومہار دایہ حرر جہا الی رسول اللہ یوم دحو ل اہل البیت
 الحسین فی المدینۃ وفی یدھا القارقرہ الئی فیہا ثوبۃ الحسین وقد صادف دقا
 یوثر قتله کافی روضۃ الشہداء از انجملہ یہی روایت روضۃ الشہداء کی ہے کہ جناب ام سلمہ
 بروز داخلہ الحرم مدینہ میں دمشق سے واپس ہو کر قبر جناب سالتاب پر تشریف لائیں اور
 اوسکے ہاتھ میں وہی شیشی تھی جس میں بروز شہادۃ را خون ہو گئی تھی ومہار ما فی فتحہ مسیلہ
 من ان الحارث بن عبد اللہ بن ابی ریحۃ وعبد اللہ بن صفوان سئلَا ام سلمۃ عن الحکیث
 الذی یخسف بہ الارض وكان ذلک حین جہنم ینزل جلیسا الی المدینۃ فکانت دفعۃ
 الحکرۃ فی سنۃ ثلث و سبتین از انجملہ یہی روایت صحیح مسلم کی ہے کہ حارث بن عبد اللہ اور عبد
 ابن صفوان نے جناب ام سلمہ سے اوس لشکر کی نسبت پوچھا جسکے زمین میں دس جانیسکے خبر
 جناب سالتاب صلعم نے دی تھی اور یہ سوال ام سلمہ سے اوسوقت کیا گیا تھا جبکہ زید ملعون نے
 سلمہ ہجری میں ایک لشکر بطرف مدینہ کے بھیجا تھا اور اوسکے مدینہ میں پہنچنے سے وہ واقعہ ہو چو
 بنام واقعہ حرہ مشہور ہے اور چونکہ ظلم و ستم اہل مدینہ پر گدرا اوسکو سر الشہادۃین اور سر الشہادۃین میں
 وہی وہی و نزل علیہ اوسلۃ بعد شہادۃ الحسین علیہ السلام احوال المورخین ایضا
 قصہ ہما نقل فی الاصابۃ عن ابن حبان ان وفاتہا کانت فی سنۃ احدى و سبتین بعد
 ما کما کان فی الحسین اور حضرت ام سلمہ کے بعد شہادت تک زندہ باقی رہنے پر احوال مورخین ہی
 دلالت کرتے ہیں از انجملہ ابن حجر نے اصحابہ میں خود ابن حبان سے نقل کیا ہے کہ وفات جناب ام سلمہ
 سلمہ ہجری کے آخر میں ہوئی بعد آسے خبر شہادت امام حسین کے وفیہ عن ابی نعیم انہا ماتت سنۃ
 اثین و سبتین اور یہی اصحابہ میں ابو نعیم سے منقول ہے کہ وفات جناب ام سلمہ کی سلمہ ہجری میں
 ہوئی وفی تقریباً القہذیب ترجمہ کا کان سنۃ ثلث اذ اربع وعشاشت بعد ذلک

بن روایت سے موجود
 باب ام سلمہ کی روضہ شہادت
 میں عنایت ہوئی ہے
 بہت سی ہیں

سِتِّينَ سَنَةً أَوْ تَقْرِبَ التَّمْذِيبِ مِنْ ابْنِ حَجْرٍ لَمْ يَكُنْ جَنَابُ امِّ سَلَمَةَ كَجَنَابِ
 رَسَالَتِ ابْنِ سَلَمَةَ بَحْرِيٍّ مِنْ يَأْتِيهِ بَحْرِيٍّ مِنْ هَوَاتِنِ أَوْ رَسَالَتِهِ بَرَسِ اسْمِ نِكَاحِ كَيْفَ
 بِمِنْ وَهَذَا أَيْضًا كَيْفَ لَمْ يَكُنْ يَكُنْ يَكُنْ يَكُنْ يَكُنْ يَكُنْ يَكُنْ يَكُنْ يَكُنْ يَكُنْ يَكُنْ
 دَلَالَتِ كَرَاهِيَةٍ كَجَنَابِ امِّ سَلَمَةَ بَحْرِيٍّ تَكُنْ مَوْجُودَتَيْنِ وَبِالْجُمْلَةِ فَالْآيَاتُ الدَّالَّةُ
 عَلَى حَيَاتِهِ يَوْمَ شَهَادَةِ الْحُسَيْنِ مُسْتَفِيضَةٌ خَلَّاصَةٌ بِهِيَ كَيْفَ زَنْدَهُ هُوَ جَنَابِ امِّ سَلَمَةَ
 بِرُؤُوسِ شَهَادَاتِ امِّ حُسَيْنٍ وَآيَاتِ فَرِيقَيْنِ سَعْدِ بْنِ جَعْفَرٍ نَابِتِ هِيَ فَمَا اشْتَبَهَ عَلَى الْوَاقِدِ
 وَعَبْدُ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ قَتِيلَةٍ أَكْثَرُ تَوَفِّيَتْ سَنَةً تَسْعَ وَخَمْسِينَ فَسَعْدُ هُوَ ظَاهِرٌ
 يَقْضَى إِلَى انْتِكَارِ آيَاتِ الْمُسْتَفِيضَةِ بَلْ إِلَى انْتِكَارِ الْمُعْجِزَةِ بِسُجُودِ وَاقِدِي أَوْ عَبْدِ اللَّهِ
 بِنِ سَلَمَةَ كَوَاشِفَتِهِ هُوَ كَامِ سَلَمَةَ فِي سَنَةِ بَحْرِيٍّ مِنْ انْتِقَالِ كَيْفَ سَوَاوَرِ غُلَطِيٍّ أَسْمَيْنِ هِيَ أَوْ
 مَشْهُورِ آيَاتِ بَلْ مَعْجَرِيٍّ هُوَ نَعْمَ لَزَامُ آتِ الْكِرَامَةِ الْخَامِسَةِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ أَخْبَرَ
 أَمَّ سَلَمَةَ بِأَنَّهَا لَا تَكُونُ مَعَ الْحُسَيْنِ فِي سَفَرٍ ذَلِكَ بَلْ تَكُونُ بَعِيدَةً عَنْهُ بِأَنْجُو مِنْ
 كَرَامَتِ يَهِيَ كَجَنَابِ رَسَالَتِ ابْنِ سَلَمَةَ فِي خَبَرِ امِّ سَلَمَةَ كَوَاشِفَتِهِ هُوَ كَامِ سَلَمَةَ فِي سَفَرِ مَيْنِ
 بَلْ أَوْسَعُ دَوْرٍ هُوَ كَرَامَتِ كَرَامَتِ ابْنِ سَلَمَةَ فِي سَفَرِ مَيْنِ كَرَامَتِ كَرَامَتِ ابْنِ سَلَمَةَ فِي سَفَرِ مَيْنِ
 الثَّرْبَةُ دَمًا عَيْطًا وَتَقَرُّنَ أَهْلُ الدِّيْنَةِ بِهِ وَكَانَ كَأَخْبَرِ النَّبِيِّ ۴ أَوْ امِّ سَلَمَةَ وَرُشْدًا
 شَنَاخَتِ اسْمِ طُورٍ بِكَرِيمَتِ كَرَامَتِ ابْنِ سَلَمَةَ فِي سَفَرِ مَيْنِ كَرَامَتِ كَرَامَتِ ابْنِ سَلَمَةَ فِي سَفَرِ مَيْنِ
 هِيَ بِخَبَرِ دِيْنِ كَرَامَتِ ابْنِ سَلَمَةَ فِي سَفَرِ مَيْنِ كَرَامَتِ كَرَامَتِ ابْنِ سَلَمَةَ فِي سَفَرِ مَيْنِ
 دِيْنِ كَرَامَتِ ابْنِ سَلَمَةَ فِي سَفَرِ مَيْنِ كَرَامَتِ كَرَامَتِ ابْنِ سَلَمَةَ فِي سَفَرِ مَيْنِ
 إِنَّ كَانَ عَلَى الطَّاهِرِ حُجَابًا مَحْضًا لِكَيْفَ فِي الْمَعْنَى كَأَنَّهَا نَهَى عَنْ الْحَرْجِ عَنْ بَيْنَتِهَا
 چُشْتِ كَرَامَتِ يَهِيَ كَرَامَتِ ابْنِ سَلَمَةَ فِي سَفَرِ مَيْنِ كَرَامَتِ كَرَامَتِ ابْنِ سَلَمَةَ فِي سَفَرِ مَيْنِ
 كَرَامَتِ ابْنِ سَلَمَةَ فِي سَفَرِ مَيْنِ كَرَامَتِ كَرَامَتِ ابْنِ سَلَمَةَ فِي سَفَرِ مَيْنِ
 نَهَى كَرَامَتِ ابْنِ سَلَمَةَ فِي سَفَرِ مَيْنِ كَرَامَتِ كَرَامَتِ ابْنِ سَلَمَةَ فِي سَفَرِ مَيْنِ
 كَرَامَتِ ابْنِ سَلَمَةَ فِي سَفَرِ مَيْنِ كَرَامَتِ كَرَامَتِ ابْنِ سَلَمَةَ فِي سَفَرِ مَيْنِ
 اس آیه کے لئے ہوں حسین خداوند عالم نے ازواج نبی کو گھر سے نکلنے کو حرام فرمایا ہے اور

مَعْبُودِ

مَعْبُودِ

فرمایا کہ تم اپنے اپنے گروہ میں رہو اور حسب طرح قبل یغیہ زمانہ جاہلیت میں گھر سے باہر نکلتی تھیں اب
نہ نکلو و ان کان محیی جبرئیل بالذریۃ بعد نزول الایۃ فانما احتاج رسول اللہ ﷺ
منعہا عن المسیر مع الحسین لانهما کانت محبۃ حباً شدیداً و قل ما کانت تقاربتہ
اور اگر اس مٹی کا لانا حضرت جبرئیل کا بعد نازل ہونے اس آیت کے واقع ہوا تھا پر جناب سالتما
احتیاج منع کر نیکی ام سلمہ کو سفر عراق سے یہ تھی کہ ام سلمہ جناب امام حسین کو بہت دوست رکھتی
تھیں اور کتر اون سے جدا ہوتی تھیں و کان من علیہا مات حیاً لکل ما کانت تدعو الحسین
تقول یا ولدی یا بنی کا یقولہ رسول اللہ ﷺ ولا تقول یا بنی فاطمۃ اور منجملہ علامات محبت
ام سلمہ کے ایک یہ بھی بات ہے کہ جب ام سلمہ حضرت امام حسین کو پکارتی تھیں اپنا بیٹا اور فرزند کہہ کر
پکارتی تھیں حسب طرح جناب سالتما ابھی ہی کہہ کر حضرت کو پکارتے تھے والحسین ایضاً
لما کان یدعوہا یقول یا امّاء ولا یقول یا جدّتی اور جناب امام حسین بھی حضرت
ام سلمہ کو اپنی ماں کہتے تھے نانی نہیں کہتے تھے اور بقیہ احوال محبت کا آئندہ بیان ہو گا
باب دوم تزویج ام سلمہ جناب سالتما ابھی اور اہتمام حضرت کا اور شہ نکاح کر فرمین
اور مصلحت اس نکاح کی اور بعض فوائد جو اس نکاح سے اہلیت کو
پہنچنے کے اور نہیں کی وجہ سے شاید حضرت نے ان سے نکاح کیا تھا
قال ابن الاثیر فی اسد الغابۃ ان رسول اللہ ﷺ تزوج ام سلمۃ سنۃ ثلاث بعد
وقعة بدر ابن اثیر حذری نے جو عالم مورخ اہل سنت کے ہیں انہوں نے کتاب
اسد الغابہ میں یہ لکھا ہے کہ ام سلمہ کا نکاح سرور کائنات سے ستمین ہجری میں بعد جنگ
بدر کے واقع ہوا و قال الامام کثر و کما فی رؤیۃ الاحباب و تاریخ سبط
ابن الجوزی و تاریخ الخمیس و المواہب اللدنیۃ و تحصیل الکمال و
کتاب الاعلام بسیرۃ النبی ﷺ ان تزویجھا وقع فی شوال سنۃ أربع من
الھجرۃ اور بہت سے کتب سیر اور تاریخ مثل روضۃ الاحباب و
تاریخ سبط ابن جوزی اور تاریخ خمیس اور مواہب لدنیۃ تحصیل الکمال
اور کتاب اعلام میں لکھا ہے کہ نکاح جناب ام سلمہ ستم ہجری میں

جناب رسالتؐ سے ہوا ہوا اب ہم روایت ابن شریک نقل کرتے ہیں عن اُمّ سلمۃ قالت لما
انقضت عدۃ ثمان من ابی سلمۃ بعث الیہا ابو بکر یطعمہا علیہ فکلمہ تزوجہ
ام سلمہ سے روایت ہو کہ جب وہ نکاح کا وعدہ وفات شوہر والی ہو گیا ختم ہو گیا ابو بکر نے درخواست
کی کہ مجھے نکاح کرو ام سلمہ نے اسکو منظور نہیں فرمایا فبعث الیہا رسول اللہ ص عمر بن الخطاب
یطعمہا علیہ پس جناب رسول خداؐ نے عمر بن خطاب کو بھیجا کہ میری طرف سے نکاح کی درخواست کریں
فقلت اخذ رسول اللہ اثنی عشر امۃ غیر اثنی عشر امۃ مضمینۃ جناب ام سلمہ نے تین عذر کیے
اور کہا کہ تم جا کر رسول خداؐ سے عرض کرو کہ ایک تو مجھے یہ عذر ہو کہ میری طبیعت میں
غیرت اور رشک دوسری عورتوں پر زیادہ ہو اور آپ کے ازواج متعدد ہیں اور دوسرا
عذر یہ ہے کہ میں لڑکے والے عورت ہوں اور نہین کی پرورش نہ ہو کیا کم ہے
واکس احد من اولیائی شاہدا اور تیسرا عذر یہ ہو کہ اسوقت کوئی میرا ولی اور قریب
رشتہ دار موجود نہیں ہو جو مستمیر یا رضا مند خواہ گواہ اس نکاح کا ہو کے فاتی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ فذکر ذلک لک عمر بن خطاب یہ جواب لیکر خدمت میں حضرت کے آئے
اور لفظ بلفظ بیان کیا فقال اس جعفر الیمامی انا قولک اثنی عشر امۃ تیری فادعوا للہ
فیدھب غیر ذلک حضرت نے فرمایا کہ تم ٹپٹ جاؤ او ام سلمہ سے کہو کہ یہ عذر تمہارا رشک اور
غیرت کا اسکے واسطے میں خدا سے دعا کروں گا اور اسکو تم سے دور کر دوں گا فاما قولک انا امۃ
مضمینۃ فتکلفین حبسنا نک اور یہ عذر تمہارا کہ میرے لڑکے والے ہیں اونکی پرورش
کرنے میں کچھ میرے گھر میں رہنے سے ہرج منوگا یہ میں رہ کر نہاؤ فاما قولک لیس احد
من اولیائی شاہدا فلیس احد من اولیائی شاہدا وکانت سبب فیکر ذلک اور
یہ قول تمہارا کہ کوئی میرا ولی اور عزیز قریب حاضر نہیں ہو اسکا جواب یہ ہو کہ کوئی تمہارا
عزیز پرہان ہو یا نہ ہو میرے ساتھ عقد کرنے میں ناراض نہ ہوگا فقلت وقال ابو القحطیب
س اید العاد وقد فیل ان الذی س وجہا من رسول اللہ ابن عمہ محمد بن النضر ابی ہریرۃ
اپنی کتاب زاد المعاد میں یہ لکھا ہو لوگ کہتے ہیں کہ نکاح جناب ام سلمہ کا نماز بن خطا اب اس نے
پڑھا تھا جو برا اور عم ام سلمہ کہ تھے وکسب ام سلمہ وکسب ابی ہریرۃ

بہشت دعا ہوئے تھے رشک اور کم ہوا تھا

10

مجلس

جناب رسالت کے ولند کما الان ما نحن بصددہ من فضیلتہ ام سلمہ ایومئذ الجلیل
 اب ہم اپنے اصلی طالب کو بیان کرتے ہیں کہ جناب ام سلمہ کا کیا حال تھا بعد اسکے نکاح میں
 جناب رسول خدا کے آئین تار و زشادت امام حسینؑ کے ذریعہ و اصحاب الحدیث والفقیر
 انہ لما نزلت آیتہ التطہیرہ دونوں مذہب کے محمدین اور غیرین نے اس
 روایت کو بالاتفاق ذکر کیا ہے کہ جب آیہ تطہیر نازل ہوئی تو لے لے کر آئے اور اللہ لکھنا
 عنکم الرجس اهل البیت تطہروا یہ وہی آیت ہے کہ حسین خدا فرماتا ہے ارادہ خدا کا
 پس یہ ہے کہ پلیدی اور ناپاکی سے لے الہیت رسول اللہ دور کر دیے اور کامل طہارت
 تکویدی فجعل النبی مع نفسه اربعۃ من اہلبیتہ وہم فاطمہ وعلی و الحسن والحسین
 الکساء جناب رسالت نے اپنے ساتھ چار شخص کو اپنے الہیت میں سے اس چادر مخصوص کی
 نیچے بٹھایا یعنی فاطمہ اور علی اور حسن اور حسین کو ثم دعی اللہ فقال اللہم ہولاء اہلبیتی
 فاذهب عنکم الرجس وطمہوہم تطہروا یہ دعا مانگی اس جناب نے کہ خداوند اسی لوگ میرے
 الہیت میں ان سے تو پلیدی اور ناپاکی کو دور کر دے اور انکو پاک اور پاکیزہ کر دے
 وکما ام سلمہ حافض فی ذلک المقام قارادت ان یدخل خلیا النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم تحت الکساء
 جناب ام سلمہ اسی مقام پر موجود تھیں انکا یہ ارادہ ہوا کہ نبی اللہ تجکو بھی اس چادر کے
 نیچے داخل کر لیں لکن انہما نہ تھیں ان کو نہ مانی اہل البیت اس لئے کہ جناب ام سلمہ کو یہ خیال ہوا
 کہ الہیت میں میں بھی داخل ہو سکتی ہوں لکن ہذا الفعل من النبی ہو سر من الکساء الی لا یطلم
 علیہ الا الوقت اور یہ فعل حضرت کا ایک راز الہی ہے جس پر سوائے راز دار اسرار الہی کے اور
 کوئی واقف نہیں ہو سکتا فلما امتنع النبی ام سلمہ ان تدخل تحت الکساء
 اسی واسطے جناب رسالت نے ام سلمہ کو منع فرمایا کہ تم اس چادر کے نیچے نہ داخل ہو
 یعنی تم الہیت میں نہیں داخل ہو وقال انت علی خیر اور تم اسے ام سلمہ نیک انجام
 خاتمہ تمہارا بخیر ہو گا کما ہو مری ما ثور چنانچہ یہی مضمون فریقین کی کتابوں میں مذکور ہے
 فقوله انت علی خیر بدل علی حسن تمہارا پس فرمایا جناب رسالت کا ام سلمہ سے کہ تم نیک ہی رہو
 اوسکے انجام بخیر ہونے پر دلالت کرتا ہے وھکذا وقع اور یہی واقع ہوا جو حضرت نے

فرمایا تھا اور یہ آٹھوان معجزہ ہی بہ نسبت ام سلمہ رحمہ کے جو اس باب میں لکھا گیا ہو و است
 اَلْحَقُّ اَنَّ وَاَقْعَةَ الْكِسَاءِ كَانَتْ قَبْلَ فَحْشِ حَبْرٍ عَمِلَ بِالنُّزْبَةِ اَوْ بَعْدَهَا
 اس وقت مجھے اس بات کی تحقیق منظور نہیں ہو کہ نزول آیہ تطہیر حضرت جبرئیل علیہ السلام کی
 خاک تربت امام حسین علیہ السلام سے پہلے ہو یا پیچھے ہوا بل نقول آگیا ماکان فام سلمہ
 کانت مطہرۃ لہن وجہا بلکہ میں اس مقام پر یہ کہتا ہوں کہ سپردگی اس مٹی کی
 ام سلمہ رحمہ کو کسی وقت کیون نہ ہوئی ہو مگر جناب ام سلمہ رحمہ بجان و دل مطہر تھیں اپنی شوہر
 جناب رسول اللہ کے طالبۃ لمرضاتہ تابعۃ لافراد اللہ و رضوۃ خوشنودی جناب رسالت کی
 طالب تھیں حکم خدا اور رسول کے پیرو تھیں موالیۃ لمن کان قد اوجب اللہ
 محبتہم علی کافة الناس و دستدار تھیں و اہل بیت رسول کی جکی محبت خدا نے
 تمام آدمیوں پر واجب کی ہو ان حفظت ما اوصاها النبی فی اہل بیۃ و حفظت لامانۃ
 جس بات کی وصیت جناب رسالت مآب نے ام سلمہ رحمہ کو اپنے اہل بیت کے حق میں
 فرمائی تھی او سکویا درکھا اور جو امانت یعنی خاک تربت امام حسین جناب رسول خدا نے
 اونکو سپرد کی تھی تاہم رکھا او سکو محفوظ رکھا چنانچہ بجا میں جناب صادق سے یہ روایت
 مذکور ہے و من البین الواضح انھا کما صانت النُّزْبَةَ الْمَسْنُونَةَ اِلَى الْحُسَيْنِ حَتّٰی
 کانت فَمَا ظَنُّکَ بِصِيَانَتِهَا لِحُبَّةِ الْحُسَيْنِ وَاَخَوَاتِہِ وَغَیْرِ ذٰلِکَ مِنْ وَصَايَا النَّبِیِّ
 پینہم اور بہت کمال ہوئی بات ہو کہ جس پارسا اور فرمانبردار بنی کا یہ حال ہو
 کہ جو مٹی جناب امام حسین کی طرف منسوب ہوئی تھی او سکوتا بہرگ اپنی جان سے
 زیادہ تر عزیز رکھا پس قیاس کرنا چاہیے کہ حضرت امام علیہ السلام اور اون کی
 بہنوں اور اولاد وغیرہ کے ساتھ کس حسن سلوک سے پیش آتی ہونگی اور کیسی
 محبت کرتی ہونگی اور دیگر وصیتوں کو اون کے بارہ میں کس طرح بجالاتی ہونگی
 باب سوم معرکہ کربلا با عجز چلتے وقت مدینہ سے حضرت امام حسین کا
 ہم سلمہ کو درکھا لینا اور خواب میں جناب رسول خدا کی خبر دہی

ام سلمہؓ کو بروز شنب عاشور اور جواب تناقض کا جواب

خواب میں بظاہر ہوا ہی اور تائید اس خواب کی اور چہ معجزوں سے

فِي الْمَحَارِمِ مَا عَزَمَ الْحَسَيْنَ عَلَى الْخُرُوجِ مِنَ الْمَدِينَةِ إِنَّهُ أُمُّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ يَا بَنِي لَاحِظُوا
بِخُرُوجِكُمُ إِلَى الْعِرَاقِ بَحَارِ مِينِ رَوَايَتِ كِي هُوَ كِه جِل مَام حَسِينِ بِنِ مَدِينَةِ سَنَ پُشَنَ كَا قَصْدِ كِيَا جَنَابِ
ام سلمہؓ آپ کے پاس تشریف لائیں فرمائے لکھیں کہ اسی فرزند عراق کی طرف جائیں گے مگر نہ وہاں
سَمِعْتُ جَدَّكَ يَقُولُ يَقْتُلُ وَلَدِي الْحَسَيْنَ بِأَرْضِ الْعِرَاقِ فِي أَرْضٍ يُقَالُ لَهَا كَرْبَلَا سَلِمَ كِه
میں نے تمہارے ماننا سے سنا ہوا وہ فرماتے تھے کہ میرا فرزند حسینؑ عراق میں اوس زمین پر شہید ہوگا
جس کا نام کربلا ہو فقال لَهَا يَا أُمَّةَ اللَّهِ أَعْلَمُ ذَلِكَ وَإِنِّي أَعْرِفُ مَنْ يَقْتُلُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي فَإِنِّي
مَقْتُولٌ لَا فَحَالَةَ وَلَيْسَ لِي مِنْ هَذَا أَبَدٌ ترجمہ امام حسینؑ نے کہا کہ اسی ماورگرامی میں بھی
اس بات اچھی طرح جانتا ہوں اور میں پہچانتا ہوں جو شخص میرے اہل بیت کو قتل کریگا اور میں بھی
ضرور قتل کیا جاؤنگا کوئی چارامکھو نہیں ہو جو قتل سے بچ جاؤن وَإِنِّي أَعْرِفُ اللَّهُ لَا غَيْبَ الْيَوْمِ
الَّذِي أَقْتُلُ فِيهِ وَأَعْرِفُ مَنْ يَقْتُلُنِي وَأَعْرِفُ الْبُقْعَةَ الَّتِي أَدْفَنُ فِيهَا مِنْ قَسَمِ خَدَاوَسَدَن
کو بھی جانتا ہوں جس دن میرے شہادت ہوگی اور اپنے قاتل کو بھی پہچانتا ہوں اور اپنی جگہ
تبر کو بھی پہچانتا ہوں جس میں دفن کیا جاؤنگا وَإِنِّي أَعْرِفُ مَنْ يَقْتُلُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي وَفَرَأَيْتُ
وَشِيعَتِيْ اور میں پہچانتا ہوں اون لوگوں کو جو میرے اہل بیت اور اہل قربت اور میرے
دوستوں میں سے قتل کئے جائیں گے وَإِنْ أَرَدْتُ يَا أُمَّةَ أَسْرِيْكَ حُفْرَتِيْ وَمَصْرِعِيْ ثُمَّ أَشَارَ إِلَيْهَا كَرْبَلَا
اور اگر آپ دیکھیں تو میں اپنی قبر اور اپنی خواب گاہ آپ کو دکھلا دوں بعد اسکے امام علیہ السلام نے
کربلا کی طرف اشارہ کیا فَانْخَفَصَتْ لَارْحُضِيْ حَتَّى أَرَاهَا مَصْرِعَهُ وَمَدْفَنَهُ وَمَوْضِعَ عَسْكَرِهِ
وَمَوْضِعَ مَشْيِهِ زَمِينِ مَدِينَةِ كِي پست ہو گئی اور کربلا کی زمین اونچی ہوئی یہاں تک کہ ام سلمہؓ
کو اپنی خواب گاہ اور اپنی جگہ دفن حضرت نے دکھلا دی اور اپنی لشکر گاہ اور فروگاہ اور خاص
وہ مقام جس میں آپ شہید ہوئے ہیں سب کو سامنے ام سلمہؓ کے کر دیا اور صورت مثالی میں وہ
موقع دکھلا دیا جس سے روز عاشور کی صورت ام سلمہؓ کی آنکھوں کے سامنے چھبر گئی

وَفِي بَعْضِ الرِّوَايَاتِ أَنَّ الْحُسَيْنَ قَوَّضَ الْكُتُبَ وَالْوَدَائِعَ مِنَ الْبَنِيَاءِ وَالْأَوْصِيَاءِ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ
اور بعض روایت میں یہ ہے کہ چلتے وقت جناب امام حسین نے کچھ کتابیں اور دیگر
اشیاء جو انبیا اور اوصیا علیہم السلام کے آپکو پہنچی تھیں جناب ام سلمہ کو سپرد فرمائیں
وَأَمْرُهَا أَنْ تَقْوِّضَهَا إِلَى ابْنِ الْحُسَيْنِ إِذَا رَجَعَ عَنِ الْعِدَارِ وَأَمْرُ جَنَابِ امِّ سَلَمَةَ
حکم دیا کہ یہ امانت جناب سید الساجدین کو سپرد کر لی گئی جب وہ عراق سے واپس آئیں
وَلَا يَلْجُدُ ذَلِكَ فَإِنَّ أُمَّ سَلَمَةَ كَانَتْ مُؤْتَمِنَةً وَقَدْ رَوَى فِي الْعَجَارِ عَنْ أَعْلَامِ الْوَدَى أَنَّ
أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ سَلَّمَ أَسَارَ الْكُوفَةِ اسْتَوْدَعَ أُمَّ سَلَمَةَ كُتُبَهُ فَلَمَّا رَجَعَ الْحُسَيْنُ دَفَعَهَا إِلَيْهِ
کچھ بعید نہیں ہے اس لئے کہ جناب ام سلمہ امانت دار اہلیت کی تھیں اسی وجہ سے
سجاریں کتاب اعلام الودعی سے روایت کی ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے جب آخری
سفر کوفہ کی طرف کیا یہی چند کتابیں جناب ام سلمہ کو سپرد فرمائیں جب حضرت امام حسنؑ
بعد شہادت جناب امیرؑ کے واپس آئے وہ امانت جناب ام سلمہ نے آپکو سپرد کی
قُلْتُ فَهَذَا مَا كَانَ مِنْ أَمْرِهَا يَوْمَ خُرُوجِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى الْعِرَاقِ يَهْدِيهِ كَيْفِيَّةَ جَنَابِ امِّ سَلَمَةَ
جو بیان ہوئی اوس دن کی تھی جس دن جناب امام حسینؑ نے مدینہ سے عراق کا سفر کیا
ثُمَّ إِنَّمَا بَقِيَتْ فِي حَارِهَا لَعَالِجُ أَمْرُهَا لَمْ يَنْبَغِ لِلْحُسَيْنِ الَّتِي قَدْ اِسْتَهْرَتْ الرِّوَايَاتُ بِأَنَّهَا
كَانَتْ مَرْبُوضَةً بِرِجْلِ رَوَانِجِي جَنَابِ امِّ حُسَيْنِ كَے اور گہرا جارا اور نساں ہو جانے کے جناب
ام سلمہؑ اپنے گہرین رہیں اور دل بستی اونکی اسی میں تھی کہ فاطمہ صغرا دختر امام حسینؑ کی
خبر گیری کرتی تھیں اور اونکو تسلی اور دلاسا دیا کرتی تھیں وَتَوَكَّلْ الْحُسَيْنِ يَا هَا فِي الْمَدِينَةِ مَعَ
كُونِهِ أَمْلَأَ قَلْبًا مِنْ حُبِّهِ الْبَيْلَاءُ بِالْفِرَاقِ وَصَبْرُهُ عَلَيْهِ فَاطِمَةُ صَغْرَا كَے چھوڑ جانے کا سبب
مدینہ میں باوجودیکہ جناب امام حسینؑ ان سے بہت مانوس تھے یہی تھا کہ آپ کی صبر کا
امتحان خدا کو منظور تھا کہ جسکو بہت دوست رکھتے ہیں اور وہ بیمار کہان بلب بھی ہوئی
اور کوئی اور کا پرسان حال سوائے خدا کے باقی نہواو سکے فراق پر بے صبر کریں اور
موت واقع ہونے فاطمہ صغرا کے باوجود اس علالت اور مصائب فراق کی کل عیوض
جسمین مان اور بھین بھی داخل ہیں اسمین صبر فاطمہ صغرا کا امتحان تھا

فَمَنْ وَامُّ النَّبِيِّينَ أَغْنَىٰ عَنْهُمَا عَمَّا فِي رُءُوسِهِمْ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ كُنَّا هُمَا كَانَتْ فِي الْمَدِينَةِ
 جناب ام سلمہ رحمہ اور حضرت ام البنین رحمہ اور جناب عباسؓ اور ان کے بھائیوں کی یہ دونوں
 مدینہ میں تشریف رکھتی رہیں وَالْحُسَيْنُ سَاسِرًا إِلَى الْعِرَاقِ حَتَّى حَضَرَتْ اللَّيْلَةَ الْعَاشِرَةَ مِنَ الْمُحَرَّمِ
 جناب امام حسینؑ عراق کی طرف تشریف لے گئے یہاں تک کہ نوین تاسع محرم کی گزر کر
 دسویں شب آئی فَقَدْ رَوَىٰ فِي الْبَحَارِ عَنْ الْبَاقِرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ أَصْبَحْتُ أُمُّ سَلَمَةَ
 بَحْثِي فَقِيلَ لَهَا مِمَّ بَكَتُ فَقَالَتْ لَقَدْ قُتِلَ ابْنِي الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اللَّيْلَةَ
 چنانچہ مجار میں جناب امام باقرؑ سے روایت کی ہے کہ صبح عاشوراکو جناب ام سلمہ رحمہ
 خواب سے روتی ہوئی اوتھیں بوجھا گیا کہ آپ کے رونیکا کیا سبب ہو کہنی لگیں ایسا
 معلوم ہوتا ہو کہ آج شب کو میرے فرزند امام حسینؑ کی شہادت ہوگی وَذَلِكَ أَنِّي
 قَامَرُ آيَتِ رَسُولِ اللَّهِ مِنْذُ مَغْضَى اللَّيْلَةِ قَرَأْتُ آيَةً شَاحِبًا كَيْتَبًا دَلِيلَ اسْمِي يَهُدِي
 جس دن سے جناب رسول خداؐ نے وفات پائی ہو میں نے کبھی آپ کو خواب میں نہیں
 دیکھا سوائے آجکی شب کے اور آج دیکھا بھی تو اس طرح دیکھا کہ آپ کی صورت بدلی ہوئی تھی
 اور بہت رنجیدہ اور ملول دروناک آپ ہو رہے تھے فَقَالَتْ قُلْتُ مَا لِي أَسَافُ يَا
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ شَاحِبًا ام سلمہ کتنی ہین میں نے عرض کی کیا بات ہو لے
 رسول خداؐ کہ میں آپ کو متغیر پاتی ہوں فَقَالَ لَمْ أَسْرَلْ مِنْذُ اللَّيْلَةِ أَحْفَافُ الْقُبُورِ الْحُسَيْنُ وَآلُهَا جَاءَ
 رسالت تابی نے فرمایا کہ میں آج تمام شب حسینؑ اور ان کے اصحاب کے واسطے قبرین کہو تارہا
 ترجمہ حدیث کا تمام ہوا قُلْتُ وَلَكِنَّا كَانَتْ أُمُّ سَلَمَةَ مُوَصَّاةً بِإِخْبَارِ تِلْكَ الشَّهَادَةِ مُفَوَّضَةً
 عِنْدَ هَذِهِ النَّبِيَّةِ أَيَا هَآ بِإِخْبَارِ بِمَقْدَدِ قَاتِ الشَّهَادَةِ أَيْضًا
 میں کہتا ہوں کہ چونکہ جناب ام سلمہ رحمہ کو وصیت ہو چکی تھی کہ اس شہادت کی خبر اہل مدینہ کو
 دینے اور مٹی بھی انکو سپرد کی گئی تھی اسی واسطے جناب سرور کائنات نے حاصل ام سلمہؑ کو
 اون چیزوں کی خبر دی جو شہادت سے پہلے ہوئے والی تھیں اَنَّا حَفَرُ الْقُبُورِ فَلَعَلَّ عِبَادَةَ
 عَنْ تَرْكِتِهِمَا وَتَصْفِيَتِهِمَا وَتَعْطِيرِهَا بِالزَّوْجِ الطَّيِّبَةِ قُبُورِ كَا كُودُنَا جَوَاسِ خَوَابِ مِیْنِ رِشَادِ فَرَا بِشَايِدِ مَرَادِ
 اوس سے انکا صاف کرنا بخار وغیرہ سے اور پاکیزگی اونکی بڑھانے اور خوشبو پانے سے جنسے انکو معطر کرنا مراد ہو

اپنے گھر میں سو رہا تھا اذِ سَمِعْتُ صَرَخًا عَالِيًا مِنْ بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ
 یکایک مینے سنا کہ جناب ام سلمہ کے گھر سے چیخنے کی آواز بلند ہو رہی ہے فجرِ جُتِ
 یَتَوَجَّهْتُ إِلَى قَائِدِي إِلَى مَنَظَرِي مِینِ گہر کے اپنے گھر سے نکلا اور ایک آدمی نے میرا ہاتھ
 پکڑے ہوئے لے کر ام سلمہ کے گھر تک پہنچا دیا وَاقْبَلْ أَهْلَ الْمَدِينَةِ إِلَيْكَ
 الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ مِینِ بھی پہنچا اور بہت سے زن و مرد مدینہ کے اور نکا بھی هجوم
 دروازہ پر جناب ام سلمہ کے ہو گیا تھا فَلَمَّا انْتَهَيْتُ إِلَيْهَا قُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ
 مَا لَكَ تَصْرَحِينَ وَلَوْ نَدِينُ فَكَمْ مَحْجُزٍ بَیْنِ قَرِيبِ امِّ سَلَمَةَ کے پہنچا مِینِ نے کہا
 اے ام المؤمنین یہ کیا بات ہے کہ تم جلا کر روتی ہو اور فریاد کرتی ہو میرے کلام کا
 اُس جناب نے کچھ جواب نہیں دیا وَاقْبَلْتُ عَلَى السُّوقِ الْهَاشِمِيَّاتِ وَقَالَ لَكَ يَا ابْنَتَا
 عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اسْعِدْنِي وَابْكَيْنِ مَعِيَ ہاشمی عورتوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ اے
 دختران عبدالمطلب تم میری اعانت کرو اور میرے ساتھ بیٹھ کر روؤ فَقَدْ فَتَحَ لَنَا
 وَاللَّهِ سَيِّدُ كُنَّ وَسَيِّدُ شَبَابِ أَهْلِ الْحِجَّةِ قسم خدا کی آج تمہاری سردار اور سردار
 جوانان بہشت کی شہادت ہو گئی قَدْ وَاللَّهِ قُتِلَ سَيِّدُ رَسُولِ اللَّهِ وَرِجَالُ اللَّهِ
 قسم ہے خدا کی فرزند رسول اور سیوہ باغ رسالت امام حسین قتل ہو گئی فَقُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ
 وَمِنْ أَيْنَ عَلِمْتَ ذَلِكَ ابْنِ عَبَّاسٍ کہتے ہیں مِینِ پوچھا کہ اے ام المؤمنین تم کو یہ کیونکر معلوم
 ہوا قُلْتُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ فِي الْمَنَامِ السَّاعَةَ شَعْنًا مَدْعُومًا اُس وقت ام سلمہ نے مجھے
 کہا کہ ابھی ابھی میں نے خواب میں جناب رسالت کو دیکھا ہے کہ پریشان حال تھے اور دل
 گرفتہ بخود تھے وَفِي بَعْضِ الرِّوَايَاتِ فَجَعَلْتُ الْفَقْصُ الثَّرَابَ مِنْ دَاسِهِ وَلِحْيَتِهِمِ اور بعض
 روایات میں ام سلمہ سے یہ بھی وارد ہے کہ میں اٹھ کر آپ کی سر مبارک اور ریش مبارک کی خاک
 جبار نیکی فَنَسَأَلْتُهُ عَنْ شَأْنِ أُمِّ سَلَمَةَ کہتی ہیں مِینِ حضرت سے پوچھا کہ یہ آپ کی بقیہ کیسی ہے
 اور کیسی حالت آپ پر اس وقت طاری ہے فَقَالَ قُتِلَ ابْنِي الْحُسَيْنُ وَأَهْلُ بَيْتِهِ الْيَوْمَ حضرت نے
 فرمایا کہ آج میری فرزند حسین اور ان کی اہلیت کی شہادت ہو گئی قَدْ فَتَحَتْ لَنَا السَّاعَةَ وَفَتْحَتْ مِنْ قَدَمِمْ
 ابھی میں انکو دفن کرایا ہوں اور انکی اس دفن سے جو محلو کرنا چاہیے تھا فراغت کر چکا

مراد اس دفن سے دفن روحانی ہے قالت فَعُمْتُ حَتَّى دَخَلْتُ الْبَيْتَ وَأَنَا لَا أَكَادُ
 أَنْ أَقْعَلَ امَّ سَلَمَةَ فَرَمَاتِي هُنَّ كَمَا وَهَّابٌ دِيكَرِ بَيْنَ دُكْهُ كُثْرِي هُوَ لِي أَوْ كُثْرِي لَمْ يَمُرْ بِمِرْ حَوَائِ
 دَرَسْتِ نَتْنِے اور نہ کچھ میری سچے میں آتا تھا فَظَرَكْتُ فَإِذَا بُرَيْدَةُ الْحُسَيْنِ الَّتِي أَنَّى يَهْتَسِ
 جَبْرِائِيلُ مِنْ كَرِيْلًا فَقَالَ إِذَا صَارَتْ دَمَاعِيْطًا فَقَدْ قُتِلَ ابْنُكَ امَّ سَلَمَةَ فَرَمَاتِي هُنَّ كَمَا
 ناگاہ مینو دیکھا وہ مٹی حسین کی جسکو حضرت جبرائیل کر بلا سولا سٹے تھے اور کہہ گئی تھی کہ جبر
 یہ مٹی خون تازہ ہو جائیگی معلوم کر لینا کہ تمہارے فرزند کی شہادت ہو گئی وَأَعْطَانِيهَا النَّبِيُّ
 فَقَالَ اجْعَلِيْ هَذِهِ الثَّرِيْبَةَ فِيْ رُجَا حَاجَةٍ أَوْ قَالَ فِيْ دُورَةٍ وَلَتَكُنْ عِنْدَكَ اُسْ مِثْلِي
 کو خواب بالتمائب مجھے دیا تھا اور فرمایا تھا کہ کسی الگینہ میں یا شیشی میں رکبہ چورو اور ہمیشہ
 تمہارے پاس رہے وَإِذَا صَارَتْ دَمَاعِيْطًا فَقَدْ قُتِلَ الْحُسَيْنُ اور جب یہ
 خون تازہ ہو جائے گی اسوقت جاننا کہ حسین شہید ہو گئے فَرَأَيْتُ الْفَارُورَةَ الْآنَ
 وَقَدْ صَارَتْ دَمَاعِيْطًا لَقَوْرِيْے اُس شیشہ کو اسوقت جا کر دیکھا مٹی خون تازہ ہو گئی
 سٹی اور خون جوش مار رہا تھا قَالَ فَأَخَذَتْ اُمُّ سَلَمَةَ مِنْ ذَلِكَ الدَّمِ فَلَخِطَتْ
 بِهِ وَيَخْصَمَانِ ابْنِ عَبَّاسٍ کہتے ہیں کہ جناب ام سلمہ نے تھوڑا سا خون اُس شیشہ سے لیکر
 اپنے چہرہ پر ملا وَجَعَلَتْ ذَلِكَ الْيَوْمَ مَا نَمَّا وَمُنَاحَةً عَلَى الْحُسَيْنِ اور اسی خون
 آلودہ چہرہ سے مجلس ناظمین امام حسین کے بیٹھیں اور نوحہ و فریاد کرنے لگیں فَجَاءَتْ
 الزُّكَبَانُ مَجْبِرَةً وَأَنَّهُ قُتِلَ فِيْ ذَلِكَ الْيَوْمِ پھر اس روز کو بعد جب سواروں کا قافلہ خبر آگیا
 کی لیکر آیا یہی اُن لوگوں نے بیان کیا کہ اسی دن آپ شہید ہوئے جہن جناب ام سلمہ نے
 یہ سب کچھ دیکھا تھا وَقَالَتْ سَلَّمِيْ رَاكِبَتِ الْفَارُورَةَ مَوْصُوْعَةً بَيْنَ يَدَيْهَا اور سلمیٰ بنیہ
 نے روایت کی ہے کہ مینو اُس شیشی کو بچشم خود دیکھا کہ سامنے جناب ام سلمہ کو وہی دن
 رکھی ہوئی تھی وَأَكْضَاعُنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فَلَمَّا كَانَتْ اللَّيْلَةُ الْقَابِلَةَ پھر ابن عباس سے
 روایت ہے کہ جب عاشور کا دن گزر گیا اور گیارہویں شب آئی رَاكِبَتِ رَسُوْلُ اللّٰهِ
 فِيْ مَنْحَايْ اَعْلَبْ اَشْعَثَ میں نے شب کو خواب میں جناب رسالت مآب
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا اس صورت سے کہ تمام بدن افس

خبر جناب ام سلمہ
 نے روایت کی ہے کہ مینو اُس شیشی کو بچشم خود دیکھا کہ سامنے جناب ام سلمہ کو وہی دن رکھی ہوئی تھی وَأَكْضَاعُنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فَلَمَّا كَانَتْ اللَّيْلَةُ الْقَابِلَةَ پھر ابن عباس سے روایت ہے کہ جب عاشور کا دن گزر گیا اور گیارہویں شب آئی رَاكِبَتِ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِيْ مَنْحَايْ اَعْلَبْ اَشْعَثَ میں نے شب کو خواب میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا اس صورت سے کہ تمام بدن افس

آپ کا گرو سے اٹا ہوا ہوا اور بہت پریشان حال ہیں فَاذْكُرْتُ لَهُ ذَلِكَ پس
ام سلمہ رحمہ اللہ کے خواب کو مین نے حضرت سے بیان کیا مطلب یہ ہو کہ چونکہ ابن عباس کو
شک تھا ام سلمہ رحمہ اللہ کے خواب کی حضرت سے تصدیق چاہی وَ سَأَلْتُهُ عَنْ
شَاكِنِهِ اور آپ کی پریشانی اور غمناک ہونے کا سبب بھی پوچھا فَقَالَ لَمْ تَعْلَمِي اَنِّي
فَرَعْتُ مِنْ دَفْنِ الْحُسَيْنِ وَ احْتَجَّ بِهِ حضرت نے فرمایا کہ تجھ کو ابھی تک نہیں معلوم ہے
یا شجبو یقین نہیں ہوا بیان ام سلمہ رحمہ اللہ پر کہ مین دفن حسین اور اصحاب حسین سے فراق ہو چکا

باب چہارم تصدیق خواب ام سلمہ رحمہ اللہ کی غرض سے ایک نزاع کا دیوار
فاطمہ صغریٰ پر خبر دی کہ اسے انا سیطرح ایک و طائر کا واسطے
خبر دی اہل مدینہ کے آنا اور تین سو بیویوں کا مسلمان ہونا اور جواب
اُن شبہات کا جو درویشان طائروں پر کیا جاتا ہوا اور بدشگونوں کا جواب

لَحْرَانِ اللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى وَ سَأَلُوهُ قَدْ بَاكَرْتَنِي تَصْدِيقِ سَلَامِ أُمِّ سَلَمَةَ وَ تَصْدِيقِ
مَهْمُورَةِ التَّرَابِ دَمَا أَكُنْتُ لَيْسَ مِنْ صُنْعِ النَّاسِ وَ إِنَّمَا هُوَ مِنْ مَجْزَاتِ بَيْتِكَ
بعد اسکے یہ بھی جاننا چاہیے کہ خدا تعالیٰ نے برکت دعا و رسول خدا سے خواب ام سلمہ رحمہ اللہ کے
سچ کر نہیں بڑا مبالغہ فرمایا ہوا اور اس طرح اس مٹی کے خون ہو جانے مین اس بات کا
اتہام خدا نے فرمایا کہ یہ معجزہ ہو اور انسانی طاقت سے باہر ہے کسی آدمی نے کوئی
ایسا فعل نہیں کیا ہی جس سے عوام امت کو دھوکہ دے سَجَّلَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ كَاتِبَاتِ الْبَيِّنَاتِ
أَوْ صَحَفَهُمْ مِمَّا كَتَبَتْ أَنْ بَعَثَ اللَّهُ غُرَابًا نَذِيرًا إِلَى كَسَائِدِ نَيْتِهِ وَ رُبْعِ عِلَامَتِينَ مِنْ وَنُونِ بَاتُونِ
زیادہ تر واضح اور روشن خبر وہی شہادت مین اسے دن ظاہر فرمائی چنانچہ ایک نزاع کو خدا نے
مجھے دیو اور فاطمہ صغریٰ پر جو سنائی اہل مدینہ کو دینے آیا تھا گستاخی و الجبار عن مؤکلا نا
سَرَاتِنِ الْعَاكِدِينَ قَالَ لَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ جَاءَهُ غُرَابٌ فَوَقَّعَ فِي دُمِهِ وَ رَجَعَ مِنْ جَنَابِ
سیدنا سید پرش سے روایت کی ہو آپ فرماتے ہیں جسوقت جناب امام حسین شہید ہوئے ایک

زاع آیا اور آپ کے خون پر گرا اُنہم تَمَسُّعٌ وَطَاسٌ فَوَقَعَ بِالْمَدِينَةِ عَلَى جِدَارِهَا فَاطِمَةُ بِنْتُ الْحُسَيْنِ
 بِنْتُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَوْنُ خُونِ بْنِ مَخْرَمَةَ كَلُوثٌ كَرَاوِثًا أَوْ رَدِيئَةً مِّنْ بَهِيمٍ وَنَجَسٍ وَبَارِ فَاطِمَةُ صَغُرَا فَمَرَّ بِهَا مَخْرَمَةُ
 أَمَّا بَيْتُهَا فَفَعَتْ رَأْسَهَا فَتَطَرَّتْ إِلَيْهِ فَبَكَتْ بِكَاءٍ أَشَدِّ دَأْوًا وَأَنْشَأَتْ تَقُولُ
 فَاطِمَةُ صَغُرَا نِي سَرَاوِثًا كَرَدِيئَةً كَمَا كَرَدِيئَةً زَاعٌ جَسَكِي بِرَدْنِ مِثْلِ خُونِ بَهْرَاوِثٍ وَبَارِ بَيْتُهَا هُوَ
 بَيْتَابٌ هُوَ كَرَفَاطِمَةُ صَغُرَا رَوْنِي لَكِنِ أَوْرِيهِ شَعْرَ زَبَانٍ بِرَلَاثِينَ جَوْشَامِلٍ مِّنْ أَوْنِ سَوَالٍ وَرَجَابٍ
 بِرَجْوِ فَاطِمَةَ صَغُرَا سَے اور اوس زاع سے باتیں ہونیں ۷ كَعِيبَ الْعُرَابِ فَقُلْتُ مَنْ
 تَعْبَاهُ وَيْلَكَ يَا عُرَابُ كَوَاوَرْدٍ آمِيزِ آوَارِ سَے بُولَا مِیْنِ نَے كَمَا وَاسَے ہُوَ تَجْہِیرِ كَسْكَی سَنَانِ
 لَا یَا ہُوَ اور مجھے دسواس مین ڈالتا ہُوَ اس مقام پر اتنا سمجھ لینا چاہیے کہ گریہ وزاری جناب امام سلمہ
 اور زنان نبی ہاشم کی پہلے سے ہو رہی تھی وہی قرینہ ہو گیا کہ یہ زاع سنانی لایا ہُوَ
 قَالَ لَا مَامَ فَقُلْتُ مَنْ ۚ قَالَ مَوْثِقٌ لِلصَّوَابِ ۚ إِنَّ الْحُسَيْنَ بِكَرْبَلَا ۚ بَيْنَ الْأَسْنَدَةِ وَالضَّرَابِ
 زاع نے کہا کہ میں امام برحق کی سنانی لایا ہوں میں نے پوچھا کون امام زاع نے کہا وہی
 امام جنکو خدا نے راہ صواب کی توفیق دی حسین ابن علی جنہوں نے کربلا میں اپنے تمکین
 نیزہ اور شمشیر میں محصور کر لیا اور زخم ہارے کاری نیزہ و شمشیر کے اون کے بدن پر لگے
 فَأَمَّا كَيْفَ الْحُسَيْنِ بِعَبْرَةٍ ۚ تَرْجَى إِلَهِ مَعَ التَّوَابِ ۚ آوِ فَاطِمَةَ صَغُرَا بڑے بڑے آنسوؤں سے حسین
 کی شہادت پر رو و اور اس رونے میں نیت خالص اسکی رکھو کہ خدا تمکو ثواب اخروی
 عطا کرے یعنی بہ نیت ثواب رونا چاہیے نہ بنظر درد و قرابت پدری کے کہ وہ تمہارے باپچے
 قُلْتُ الْحُسَيْنُ فَقَالَ لِي بِحَقِّكَ لَقَدْ سَكَنَ التُّرَابَ مِیْنِ نَے کہا کہ وہ حسین جو میرے باپ ہیں
 زاع نے کہا میں سچ کہتا ہوں وہی امام حسین آج پیوند زمین ہو گئے تَمَّ اسْتَقْلَالُ بَدَنِ الْجَاهِلِ
 فَلَمْ يُطِيقْ سَرَادَ الْجَوَابِ بعد اوسکے وہ ٹھیکھڑا یا اور بیخود ہو گیا یا مر گیا پھر اوسمیں طاقت جواب
 دینے کی باقی نہ رہی فَبَكَتْ مُتَمَلِّحًا لِّي ۚ جَعَدَ اللَّهُ عَاءِ الْمُسْتَجَابِ مِیْنِ کیا کہوں کسی حالت
 مجھ پر طاری ہوئی اسکی یہ بیتابی دیکھ کر پھر میں بھی رونے لگی مگر پہلے دعا و مغفرت میں نے
 کر لی تب روئی اس شعر کے دو معنی سمجھ میں آتے ہیں ایک تو یہ کہ جناب فاطمہ صغرا کو
 یہ خیال ہوا کہ محبت اس زاع کی ایسی پوری تھی کہ بیان حال کرتے کرتے مر گیا اور

میں زندہ ہوں پس اُسکی واسطے فاطمہ صغرائے پچھلے دعاء مغفرت کر لی تب اسے والد بزرگوار پر
 روئیں اور دوسرے معنی یہ ہیں کہ دعاء مغفرت چونکہ مستحب ہے کہ پہلی آدمی
 جب کسی کی خبر مرگ سے اسے دعاء مغفرت دیکر تب گریہ وزاری کرے
 قَالَ مُحَمَّدٌ بْنُ عَلِيٍّ فَفَعَلَتْهُ لَكَاهِلُ الْمَدِينَةِ فَقَالُوا قَدْ جَاءَتْكَ لِسَجْرِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
 محمد بن علی کہتے ہیں کہ یہ خبر فاطمہ صغرائے اہل مدینہ کے پاس کہلائی بھی ان لوگوں نے
 کہا کہ جادوگری خاندان عبدالمطلب کی ظاہر کرتے ہیں کچھ اس بات کا یقین نہ کرنا چاہئے فَمَا
 كَانَ بِأَسْرَعَ أَنْ جَاءَتْهُمْ أَخْبَرُ يَقْتُلُ الْحُسَيْنِ ۳ بہت ہی تھوڑا زمانہ گزرا تھا کہ مدینہ میں
 خبر شہادت امام حسین کی پہنچ گئی قُلْتُ وَلَكِنَّ هَذَا الْجَبْرُ مِنْ بَابِ التَّطْيِيرِ الْمَنْهِيِّ عَنْ إِيْتِقَادِ
 صحیحہ میں کہنا ہوں کہ یہ خبر زور کے آئنی اُس بدشگون نے داخل نہیں ہے جسکی صحت کا
 اعتقاد کرنا شرعاً جائز نہیں ہے فَإِنَّ التَّطْيِيرَ هُوَ الْإِعْتِقَادُ بِوُقُوعِ نَحْوِ الْأُمُورِ
 الْمُسْتَنَكِرَةِ وَالشَّامُ بِهَا عِنْدَ رُؤْيَا بَعْضِ الطَّيْرِ أَوْ الْوُحُوشِ كَمَا هُوَ سَجِيَّةُ
 الْكُفَّارِ أَوْ الْجَهْلِ اسلمی کہ طیر کے معنی یہ ہیں کہ جانور پرند اور چرند کو آگے پیچھے آتی
 ہوئی دیکھ کر بعض آئندہ امور کی بدحالی پر شکون لیا جاتا ہے جیسا کہ طریقہ کفار اور جہال کا
 ہے وَقَدْ رَوَى أَبُو زُرْعَةَ فِي شَرْحِ الْأَحْكَامِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ وَلَكِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ۴
 كَانَ يَقُولُ كَانَ أَهْلُ الْحَبَاہِلِيَّةِ يَقُولُونَ الطَّيْرُ كَفَى الْمَرْءَ وَالْكَارَ وَالْآيَةَ أَوْ أَبُو زُرْ
 عالم اہل سنت نے اپنی کتاب شرح احکام میں عائشہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسالتاً فرمائی ہے
 کہ اہل جاہلیت کو یہ اعتقاد تھا کہ بدشگون عورت اور گہرا چوہا یاہ میں جانوروں کی لپٹی تھے
 یعنی اُن امور کے واقع ہونے عورت وغیرہ کو منحوس کہتے تھے وَكَأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى فَإِنْ
 أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ طَائِرٌ أَوْ أُمُوسَى وَمَنْ مَعَهُ أَوْ خَدَّائِعًا إِلَى نِيَّ الْقُرْآنِ مِنْ فُرَايَا كَمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ۵
 کوئی مصیبت پہنچتی تھی حضرت موسیٰ اور اکی ہمارا ہوں کو سب سے کہتے تھے اور نیز تھمت کرتے
 تھے کہ انہیں کے تخت سے ہمیر مصیبت نازل ہوتی اس سے معلوم ہوتا ہے
 کہ انسان سے بھی بدشگون کفار لیتے تھے أَمَّا قَصِيَّةُ نَعْبِ
 الْعُرَابِ فِي الْمَدِينَةِ أَوْ مَحْجُوعُ عُرَابِ الْخَدْرِ فِي مَحَلِّسِ

جو کچھ
 کتاب میں
 ہے

یزید کو دم و مرد اہل بیت نبینا گما فی نور العین لیکن سنانی لانا مدینہ میں اس
 زاع کی یاد بار یزید میں ایک زاع کا اس دن آنا جس دن اہل بیت رسالت داخل
 دمشق ہوئے ہیں جب کوملا ابواسحق اسفرائینی نے اپنی کتاب نور العین میں ذکر کیا ہے
 فَهُوَ تَصْدِيقٌ لِصَاحَاتِ تِلْكَ الْقَضِيَّةِ لِقَضِيَّةِ هَابِيلَ وَقَابِيلَ حَيْثُ رُوِيَ
 أَنَّ الْعَذَابَ عَلَى قَاتِلِ الْحُسَيْنِ أَشَدُّ مِنَ الْعَذَابِ الَّذِي يُعَذِّبُ بِهِ قَاتِلُ
 هَابِيلَ ان دونوں زاعوں کا حکم خدا آنا یہ تصدیق اس بات کی ہے کہ قصہ شہادت
 امام حسین شاہ قصہ ہابیل وقابیل کے ہے چنانچہ کتب سماوی میں وارد ہوا ہے
 کہ جو عذاب قاتل حسین پر کیا جائے گا بہت زیادہ ہوگا اس عذاب سے جو قاتل
 ہابیل پر کیا جائیگا کہما ان الله سبحانه بعث العذاب في قضية هابيل حيث
 قال فبعث الله عزرا ابائحت پس جس طرح کہ خدا نے ایک زاع کو قضیہ
 ہابیل میں بھیجا تھا چنانچہ قرآن میں فرمایا ہے کہ خدا نے ایک گوی کو بھیجا جو
 اپنی منقار سے زمین کو کبود کر رہا تھا کذا لك بعث عزرا ابائحت في قتل الحسين
 فاحد هما يتبع في دمشق واطهار كونه من اعظم الامور ایک
 تو وہ زاع تھا جو دمشق میں یزید کے تنبیہ کیواسطے خدا نے بھیجا تھا کہ ظاہر کر دے
 کہ قتل جناب امام حسین کا نہایت امر عظیم ہے وثانی یہ سنانی المکینہ اور دوسرا
 زاع مدینہ میں خبر شہادت لیکر آیا جو میرے نزدیک تصدیق خواب
 ام سلمہ اور سئی کے خون ہو جانے کی کرتا تھا وصلاهما یصل قاتل
 وحقیر این مما وقع لا ان محیی احد هما كان تطیراً یہ دونوں زاع
 تصدیق کرنے آئے تھے اور خبر دیتے تھے اس بات کی جو واقع ہو چکی یہ بات
 نہیں ہے کہ انکے آنے سے کوئی بدشگونی لیگی فیبعثہما الله لیخبر المکرر بذلك
 ان دونوں کو خدا نے اسواسطے بھیجا تھا کہ جو لوگ منکر وقوع شہادت یا عظمت شہادت
 کی ہیں انکو تصدیق اسکی ہو جائے ویدل علی ذلک ما قال اور دلالت کرنا ہے اسی بیان پر
 وہ کلام جو زاع نے جناب فاطمہ صغریٰ کیا وفیہ من حفظ الحدود الشرعیۃ ما هو

رونے کے بارہ میں جوزاغ نے فاطمہ صغرا سے کہا اوسمیں شریعت کی پابندی کس قدر ہو
 یہی کلام دلالت کرتا ہے کہ یہ زراغ خدا کا بھیجا ہوا تھا وَلَکَیْتَ شِغْرَیْ کَیْفَ یَکُونُ ذَٰلِکَ مِنْ
 بَابِ التَّطْطِیْرِ فَإِنَّ الْعَرَابَ قَدْ تَمَرَّعَ بِدَمِ الْحُسَیْنِ وَآتَى بِالْخَبَرِ مُجِیْبًا تَعْجِبُ هُوَ اس روایت سے
 بدشگون کی کیونکہ ظاہر ہو سکتی ہے حالانکہ زراغ خون میں لو ٹکر اس علامت کو لیے ہوئے خبر دینے آیا تھا
 وَلَمَّا آتَى بِهَا أُمِّهِ مِنْ اللَّهِ مَاتَ مِنْ شِدَّةِ الْكَابَةِ وَالْحُرْنِ عَلَى سَبْطِ الرَّسُولِ اور جب
 اوس حکم کی سجا آوری کر چکا جو خدا نے اوسکو دیا تھا مگر کیا شدت رنج اور قلق سے اوپر فرزند رسول
 کے تھمکا قال أَهْلُ الْمَدِیْنَةِ مَا قَالُوا وَنَسَبُوا فَاطِمَةَ إِلَى السَّحْرِ فَظَنُّوا أَنَّ اللَّهَ سُبْحَانَهُ وَ
 تَعَالَى أَظْهَرَ أَمْوًا وَخَفَرَهُ مِنْ ذَٰلِکَ پھر جبکہ اہل مدینہ اس زراغ کی خبر دہی کو جو ایک معجزہ
 تھا سمجھنے لگے مجھ کو یہ گمان ہو کہ خداوند تعالیٰ اوکے منہ توڑنے کے واسطے ایک معجزہ ظاہر
 فرمایا وَهُوَ حَقٌّ طَائِرٌ مِنَ الطُّيُورِ فَإِنَّهُ جَاءَ یُرْفِئُ وَالْدَّمُ یَبْقَا طَرْمًا مِنْ أَجْلِ خَبَرِهِ وَذَٰلِکَ
 حَوْلَ قَبْرِ سَیِّدِنَا رَسُولِ اللَّهِ وَہ معجزہ یہ ہو کہ ایک اور پرند آیا اور ایسا معلوم ہوتا تھا
 کہ وہ گرا چاہتا ہو اور خون اوسکے پروں سے ٹپکتا تھا اسی حالت سے گرد قبر جناب رسالت مآب
 کے پھر اُبْعِلْنَ بِالْبِدَاعِ لَا قِتْلَ الْحُسَیْنِ بَکْرًا بَلَا مَہْت بِلَمْدَا وَاز سے اوس نے پکارا آگاہ
 ہو جاؤ کہ حسین ابن علی میدان کربلا میں شہید ہو گئے وَمَعَ ذَٰلِکَ أَهْلُ الْمَدِیْنَةِ لَمْ
 یَتَقَطَّطُوا اس پرندہ کی آواز دہی کے بعد بھی اہل مدینہ کو پورا یقین نہیں ہوا قَلَمَا جَاءَ
 خَبَرُ مَیْمَنِهِ عَلِمُوا أَنَّ ذَٰلِکَ الطَّائِرُ كَانَ یَنْبَغِیْ رَسُولَ اللَّهِ بِقَتْلِ وَلَدِ الْحُسَیْنِ پھر
 جب خبر شہادت حضرت امام حسینؑ کی آئی تب یقین ہوا اہل مدینہ کو کہ وہ پرندہ جناب
 رسالت مآب کو اون کے فرزند کی شہادت کی خبر دینے آیا تھا ھَلَا مَا كَانَ أَحْبَابًا مِنَ النَّبِیِّ
 لَا أَهْلَ الْمَدِیْنَةِ بِقَتْلِ وَلَدِہِ یہ سب جو اوپر گزرا یعنی دو خواب جناب ام سلمہؓ کی اور نبی
 کا خون ہو جانا اور حکایت زراغ اور اس طائر کی یہ پانچوں باتیں فقط اس واسطے تھیں کہ
 اہل مدینہ کو خبر شہادت کی پہونچی اور یقین کریں وَلَمْ یَکْتَفِ رَسُولُ اللَّهِ بِذَٰلِکَ الْقَدَرِ
 بَلْ أَظْهَرَ مَعْجَزَةً أُخْرَى اسکو یہاں تِلْکَ مَآخِذَ مِنْ یُؤَدِّ الْمَدِیْنَةَ اور
 ان پانچ باتوں پر جناب رسالت مآب نے اکتفا نہیں فرمایا بلکہ ایک ایسا معجزہ ظاہر فرمایا

جس کے برکت سے مین سو یودی گیا رھون تا پنج محرم کی مسلمان ہوئے قال النبی
 رَقِدْتُ فِي ذَٰلِكَ الْيَوْمِ الَّذِي مَنَعَنِيهِ الطَّيْرُ إِلَى الْمَدِينَةِ تَرَكَانِ فِي الْمَدِينَةِ يُنْسَبُ
 رَجُلٌ يَهُودِيٌّ جَنَابَ مَجْلِسِي فَرَأَيْتُهُ مِنْ مَقُولٍ هِيَ كَمَا أَوْسَدَ مِنْ يَمِينِهِ بَرْدٌ عَاشُورَ كَطَارِ
 خَبَرِي شَهَادَتِ كَيْدِ اسطے مدینہ میں آیا تھا یہ بھی ایک اور امر عجیب کا واقعہ ہوا کہ مدینہ میں
 ایک یہودی رہتا تھا اولاً یُنْتُ عَمِيَاءُ ذَمِيْنَاءُ طَرِشَاءُ عَمَلِي كُ وَالْجَدُّ لَمْ يَكُنْ حَاطِبِيْنَا
 اس یہودی کی ایک لڑکی زمین گیر بہری اور مشلول تھی کہ ہاتھ پاؤں اوسکے رہ گئی تھے
 اور جذام کی بیماری اوسکے تمام بدن میں پھیل گئی تھی فَبَاءَ ذَٰلِكَ الْطَائِرُ فِي الدَّمِ بِتَقَاطُرٍ
 مِنْهُ وَوَقَعَ عَلَى ثَجْرِ يَمِينِي طَوْلُ الْبَيْتِ هِيَ طَارِئُ الْمَدِينَةِ كَوْنِ شَهَادَتِ وَكِرَاحِ الْبَيْتِ
 آیا اور خان اوسکے پر سے چمک رہا تھا ایک درخت پر جا بیٹھا اور تمام شب روتا رہا
 وَكَانَ الْيَهُودِيُّ قَدْ أَخْرَجَ ابْنَتَهُ تِلْكَ الْمَرْبُوعَةَ خَارِجَ الْمَدِينَةِ الْمُسْتَانِ وَوَقَعَ
 فِي الْمُسْتَانِ الَّذِي جَاءَ الطَّيْرُ وَوَقَعَ فِيهِ اَوْسُ يَهُودِيٍّ لَمْ يَكُنْ لِيْهِ لُزْكِي جَسَدِي
 اوسکو مدینہ کے باہر پہونچایا تھا اور اوسے باغ میں اوسکو چھوڑا تھا جس میں وہ طائر جا بیٹھا
 تَرَبَّتِ الْقَضَاءُ الْمَقْدُورَانِ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ عَرَضَ لِيْهِمْ دِيٌّ عَارِضٌ قَدْ خَلَّ
 الْمَدِينَةَ لِقَضَاءِ حَاجَتِهِ وَلَمْ يَقْدِرْ اَنْ يَخْرُجْ تِلْكَ اللَّيْلَةَ إِلَى الْمُسْتَانِ
 الَّذِي فِيهَا ابْنَتُهُ الْمُعْلُوكَةُ قَضَاءُ النِّسَاءِ اَوْسُ يَهُودِيٍّ اَلَيْسَ ضَرُورَتِ
 واپس ہوئی کہ اوس شب کو مدینہ سے باہر نکلنا نہوسکا اور اوس باغ تک نہ پہونچا
 جس میں اوسکی بیٹی بیمار تھی وَالْبَيْتُ لَمْ يَكُنْ يَمْنًا اَبُو هَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ لَمْ يَنْتُمْ طَوْلُ الْبَيْتِ
 وہ لڑکی اپنے باپ کے آئینے کی نظر سے جب قست آئینا گذر گیا اور طہیم ہوا کہ اب آئینا
 تمام شب نہیں سوئی لَا يَكُنْ لَهَا سَلَامَةٌ اَسْتَأْذِنُ اسٹے کہ اوسکا باپ شب کو اوسکو
 تسلی دلا ساوید کر سلاتا تھا قُلْتُ فِيهِ اَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ هَجْرِ ابْنَتَا ذَٰلِكَ الْيَوْمِ اَوَّلُ
 لَيْلَةٍ قَضَاءِ الْحُسَيْنِ ابْنَتُهُ الْعَصِيْرَةُ اَلَيْسَ مَا تَتَّ فِي السَّحَابِ
 میں گستاہوں کہ یہ پہلی شب تھی اس دختر کو جو اپنے باپ سے چھوٹ کر تنہا رہی تھی
 اس طرح یہ پہلی شب تھی فراق امام حسین کی اوس چھوٹی صاحبزادی کو جس کو قید خانوں

یہودی کے گھر میں
 اوس کی بیٹی بیمار تھی
 اوس کو مدینہ سے باہر
 پہونچایا گیا تھا

انتقال کیا ہو اور وہ جناب سلیمہ کے علاوہ اور لڑکی ہو وکان الحسین علیہ السلام
 ستریداً ولا تمام لیکلہ الا وکی قد غننہا اور جناب امام حسین کو اس صاحبزادی سے
 محبت زیادہ تھی شاید یہ صاحبزادی بھی رات کو حضرت کے پاس سوئی ہو جو مذہب
 چھوٹی تھی سبالغہ ہو سکتا ہو کہ حضرت کے سینہ پر سوتی ہو فانیہا انیضا انیضا یوم طولہا لیکلہ
 اگر یہ روایت صحیح ہو تو یہ صاحبزادی بھی تمام شب نہ سوئی ہوگی اور روئے میں بسیر کی
 ہوگی اب تمہ روایت یہودی کو ہم بیان کرتے ہیں فسمعت بنت الیہودیہ
 عند السحر لکاء الطیر وحینئذہ دختر یہودی نے قریب صبح کے اوس طائر کی آواز دیکھ
 روئی سنی فقہیت تغلب علی اوجہا اذ صلی الی ان صادت تحت الشجرۃ الی
 علیہا الطیر یہ لڑکی زمین پر ہاتھ پاؤں مارنے لگی اور اوتی پٹی جسطرح ممکن ہوا
 اوسی درخت کے نیچے تک پہنچی جس پر وہ پرندہ بیٹھا رو رہا تھا وصادت کلماً حق
 ذلک الطیر محنتاً فیما من قلب جریذ اب اسکی یہ کیفیت ہو گئی کہ درخت پر تو طائر رہا تھا
 اوس نیچے درخت کے یہ لڑکی بھی روئی تھی اور فریاد کرتی تھی اور دلی بتائی ظاہر کرتی تھی
 صیما ہی کذلک اذ جرى قطرة من الدم فوقع علی عینہا ففتحت ثم قطرت
 اخری علی عینہا الاخری فبرئت ابی یہ لڑکی رو رہی تھی کہ ایک قطرہ خون کا اوس
 حائر کے پر سے ٹپک کر اسکی ایک آنکھ پر گرا فوراً اسکی آنکھ کھل گئی اور روشن ہو گئی
 پھر دوسرا قطرہ اسکی دوسری آنکھ پر گرا وہ بھی آنکھ کھل گئی ثم قطرت علی یدہا ففتحت
 ثم علی رجلہا فبرئت اس کے ہاتھوں پر گرے ہاتھ سیدھی ہو گئی پھر
 پاؤں پر گرے پاؤں کا شل جاتا رہا وصادت کلماً قطرت قطرة من الدم ثم قطرت علی
 اب اس لڑکی کا یہ حال ہو گیا کہ جو قطرہ خون کا اس کے پروں سے ٹپکتا تھا یہ لیکر اپنے بدن
 پر ملتی تھی فتحو فبیت عن جمیع مراضہا من بکات دیم الحسین سب یہاں بیان کیا
 برکت خون نافع امام حسین سے دور ہو گئیں اور بالکل صحیح و تندرست ہو گئی فلما
 اصبحت واقبل ابوہا الی البستان فرأی ثنائذ وروء لم یعلم أنها ابنتہ جب صبح ہوئی اور
 باپ اسکا باغ میں آیا کیا دیکھتا ہے کہ ایک لڑکی صحیح و سالم اس بارش میں چلتی پہنچی ہے

اسے سلطان نے پناہ دی کہ میری بیٹی سے جسکے ہمارا اندک کان فی البستان ابنہ علیک لکھو کہ
 انا نکاح کرتا تھا فقالت والله انا ابدتک اوس مروی ہودی سے تبت
 اوس لڑکی سے پوچھا کہ میں کیا اپنی لڑکی بیارہماں چوڑ گیا تھا جسکے لڑکی بھی طاعت نہ تھی
 اوس لڑکی کو سنا کہ تم نے ہم پر ایمین تیری وہی بیٹی ہوں جو بیارہماں تھا مگر ہم نے کلاہنا
 وقع مغناہا سننا کہ انا کہ وقتا م علی قد متیہ فانت بہ الی ذلک الطیر
 سننے ہی اس بات سے کہ وہی چوڑ گیا نہ مسرت کی خبر سنئی تھی یہودی کو عیش آبا جب وہی چوڑ گیا
 اور کہ یہودی لڑکی اپنے باپ کا اوسی مقام پر لائی جہاں پر وہ ظاہر ہو رہا تھا
 فراه و اعراب علی النجفی یان من قلب یحییٰ یحرق ما دای فما فعل بائسہ یمن
 دیکھا کہ اوس درخت پر بیٹھا ہوا رو رہا ہے اور درول کو ظاہر کر رہا ہے سوز و گداز
 طبیعت میں اور کہے آگیا ہے اوس مصیبت کو دیکھ کر جو کچھ جناب امام حسین پر دشمنوں نے
 ہاتھ سے پہنچی ہے فقال کہ الیہودی اقسمت علیک بالذی خلقت ائمتنا
 الطیر ان اکل منی یقتل ذر اللہ بغا لے یہودی نے کہا تمہیں
 ہوں تجھ کو اوس نے کہا کہ جس نے تجھ کو پیدا کیا ہے تو گویا ہو جا قدرت خدا سے اور
 بیان کر دے کہ یہ کس پر گزیدہ بارگاہ کا خون ہے جو تیرے پر خون سے شیک لیا ہی
 فظن الکفر یستحق اور ظاہر گویا ہوا اور گریہ لگو گریں مبتلا تھانہ قال انا کنت واکون فی البص
 الانجاب مع جملہ اہل بیت علیہم السلام پر کہنے لگا کہ میں بعض دشمنوں پر آشیانہ میں بیٹھا ہوا
 اور جہت میں تھا کہ وہی بھی اُس درخت پر میرے ساتھ بروقت زوال آفتاب کے
 پٹھر تھے واذ ابلیس ساقط علینا وہو یقول ناگاہ ایک پرندہ اڑتا ہوا ہمارے غول میں آ بیٹھا
 اور یہ کہنے لگا ائمتنا الطیور تا کلون ویتعمون فی الحب فی ارض کریمہ فی ہذا الحری علی الارض
 طیر یحاطا میا ای پرند جانور تم کہا ہو ہوا اور عیش کر رہے ہو اور حسین زمین کر بلا میں ایسے
 گرم وقت میں زمین گرم پر چڑے ہوے ہیں اور پیاسے ہیں واللہ دایم ودا
 مقطوع علی الریح وقوع اور گردن سے اونکی خون جاری ہے سر اونکا کاٹ کر زیر ہوا
 چڑایا گیا وناڈہ سبایا حفا عرایا اہل حرم انکے قیدی بنائے گئے ہیں اور رہنما ہو چاہا

حَتَّى مَرَّ سَاعَةً إِلَى سَاعَتَيْنِ اسلے کہ دونوں جگہوں کا فاصلہ دور دراز کا ہے اتنا فاصلہ
 گنٹھ دو گنٹھ کی پرواز میں طی نہیں ہو سکتا ہے مَن یُؤْمَرُ بِآيَاتِ اللَّهِ دُورًا مَجْرَاتِ
 الرَّسُولِ وَأَهْلِي بَيْتِهِ فَلَا يَكَادُ أَنْ يَشْكَّ فِي ذَلِكَ پس جو شخص آیات خدا پر ایمان لا چکا
 ہے اور خدا کی قدرت کا بھی قائل ہے اور یقین کرتا ہے کہ جناب رسالت صاحب اعجاز رکھے
 اور ان کے اہل بیت ائمہ طاہرین بھی انھیں کے برکت سے معجز نمای کر سکتے تھے پس ایسا شخص
 با ایمان اور صاحب یقین تو کہہ ہی اس معجزہ میں شک نہیں کر سکتا اَمَّا السُّكْرُ الْمُرْتَابُ وَ
 النَّاصِبُ لِعَدَاوَتِهِمْ فَلَيْسَ بِكَيْفِيَّةٍ حُجَّجَ أَخْرَافُ مَنْ كُوِّرَتْ فِي الْكُتُبِ الْكَلَامُ بَلْ لَكِنْ جَوْشَخُ
 سکر معجزات ہے اور جب کو ہمارے بنی کی معجز نما ہونے میں شک ہے یا جو شخص دشمنی اہل بیت
 کو ظاہر کرتا ہے اور محض براہ عداوت انکار جو کرتا ہے اس کے چپ کر نیکی واسطے وہ دلیلین رکھ
 ہیں جو ہمارے علم کلام کی کتابوں میں لکھی گئی ہیں کہ کَيْفَ تَشْكُّ فِي تِلْكَ الْمُعْجَزَةِ وَ
 اَمَّا مَا وَقَدْ عَلِمْنَا أَنَّ تِلْكَ الشَّهَادَةَ كَانَ الْغَرَضُ مِنْهَا ظُهُورُ الْمُعْجَزَاتِ فَحَسْبُ -
 اور پھر کہو نہ کہ تم شک کر سکتے ہیں ایسی ایسی معجزوں کے ظاہر ہونے میں حالانکہ محکم بخوبی معلوم
 ہو چکا اس شہادت کے واقع ہونے سے غرض یہی تھی کہ معجزات ظاہر ہوں اور پس اَلْعَمَلُ
 كَلِمَةُ اللَّهِ وَدِينُ الْإِسْلَامِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ تَاكِيهِمْ خُدا اور دین اسلام قیامت تک بلند رہے
 وَكَأَنِّي أُخْبِرُ أَنَّ بَعْدَ شَهَادَةِ الْحُسَيْنِ ظَهَرَ الْفَتْحُ عَجِيزَةٌ مِنْ يَوْمِ عَاشُورَ إِلَى يَوْمِ نَجْوِ
 أَهْلِ لَيْلٍ بِالْمَدِينَةِ اور مجھ پوری خبر ملی ہے کہ بعد شہادت امام حسین کے ہزار معجزہ ظاہر ہوئے
 از روز عاشورا تا روز واپس اہل بیت علیہم السلام مدینہ میں دَلَالَةُ انْشَاءِ اللَّهِ تَذَكُّرُهَا وَاحِدًا بَعْدَ
 وَاحِدٍ فِي أَبْوَابِ كِتَابِي هَذَا اور میں انشاء اللہ ایک ایک معجزہ اسی اپنی کتاب کے ابواب مناسب میں بیان
 کروں گا بَعْدَ أَنْ ظَفَرْتُ بِأَسَانِيدِهَا فِي الْكُتُبِ الْمُعْتَبَرَةِ مِنَ الْفَرِيقَيْنِ انتظار اتنا ہی کہ معجزوں
 کے اسناد صحیحہ معتبرہ فریقین سے مل جائیں اور جب تک تصحیح روایت نہیں ہوتی عقل یا نقل دلیل
 سے تب تک اس کتاب میں یہی روایت کا ذکر کرنا میرے ارادہ کے خلاف ہے الحمد للہ
 کہ باب ام سلمہ رضی اللہ عنہا جیسا کہ میں چاہتا تھا ویسا ہی پورا پورا تمام ہو گیا

باب پنجم امام حسینؑ مجبور کسی بات میں تھے اور نہ کبھی ایسی بات آپؑ نے بتائی وغیرہ کی فرمائی بلکہ اپنے اختیار اور رغبت سے بغرض شفاعت امت اور اہل دین اسلام یہ مصداق گوارا فرمائے اور ثبوت ورود افواج ملائکہ اور جنات آپؑ کی مدد کے لیے کتب فریقین سے اور جواب بعض شبہات کا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّؤُوفِ الرَّحِيمِ فِي سِيَرَةِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنَ الَّذِينَ شَهِدُوا الطُّفْثَ وَلَمْ يَكُنْ نَوَافِلُ مِنْهُمْ وَلَا مِنْهُمْ بَلْ مِنْ حَرْبِ آلِ أَبِي سَلَمَةَ حَبِيبِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
کہ اکثر روایتیں جو حالات جناب امام حسینؑ میں متعلق ہیں کی شہادت کی کتابوں میں پائے جاتے ہیں انہیں لوگوں سے منقول ہیں جو کہ ان میں حاضر تھے اور آپ کے پیرو اور دوست تھے بلکہ گروہ برہنہ میں داخل تھے اَوْ مِنْ الَّذِينَ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَلَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَا يَكُونُ مَتَرًا دُونَ شَاكُونَ فِي أَدْيَانِهِمْ يَا اُولَئِكَ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ
ہیں جو نہ ادھر تھے نہ او دھر تھے پس یہ لوگ اپنی دین میں خود ممدود تھے اور شک میں گرفتار تھے وَمَنْ يَنْدُبْ بَنِي كَوْثَرِ الْحُسَيْنِ عَلَى الْحَقِّ وَأَمَامِ الْخَلْقِ وَيَنْدُبْ كَوْثَرُ لَعَنَهُ اللَّهُ كَذَلِكَ يَهْدِيهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
امام برحق ہیں یا کہ زید خلیفہ ہے وَبَعْضُهُمْ وَإِنْ كَانُوا قَدْ عَرَفُوا الْحَقَّ وَلَكِنْ كَانُوا لَا يَكُونُونَ عَلَى مَا أَوْصَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ فِي أَهْلِ بَيْتِهِمْ
بھی تھے کہ اگرچہ حقیقت امام حسینؑ کی ان پر ظاہر تھی مگر دیدہ و دانستہ انہوں نے خلاف اس نصیحت جناب رسالتاب کے عمل کیا جو حضرت نے اپنے اہلبیت کے حق میں فرمائی تھی وَامَّا الْكَفَّارُ كَالْمَجْنُونِ وَغَيْرُهُمْ فَهُمْ يُفَكَّرُونَ أَصْلَ الَّذِينَ يَهْتَمُّونَ بِهِمْ
راوی مسلمان تھے رہے کفار مثل مجوس وغیرہ کے ان سے بھی اکثر روایتیں منقول ہوئی ہیں وہ تو اصل دین اسلام ہی سے منکر ہیں وَلَا يَعْتَقِدُونَ أَنَّ ذَلِكَ الْحَرْبَ مِنَ الْأُمُورِ الدِّينِيَّةِ جَمَادٍ أَمْ دِفَاعٍ كَفَرُوا تَوَاصَلُ مَعَهُ تَعْقِدُ بِهِمْ هِيَ كَيْفَ يَنْدُبْ بَنِي كَوْثَرِ الْحُسَيْنِ عَلَى الْحَقِّ وَأَمَامِ الْخَلْقِ وَيَنْدُبْ كَوْثَرُ لَعَنَهُ اللَّهُ كَذَلِكَ يَهْدِيهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
کی لڑائی تھی جہاد تھا یا دفاع تھا وَأِنْ كَانَ يَنْدُبْ بَنِي كَوْثَرِ الْحُسَيْنِ عَلَى الْحَقِّ وَأَمَامِ الْخَلْقِ وَيَنْدُبْ كَوْثَرُ لَعَنَهُ اللَّهُ كَذَلِكَ يَهْدِيهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

وَأَفْعَالِهِ بَعْدَ ذَلِكَ الْوَاقِعَةِ أَلَا تَرَى أَنَّهُ يَزِيدُ فِي الْإِيمَانِ وَالْإِسْلَامِ وَالْإِسْلَامِ
 بِمَا نَجَحَ إِلَيْكَ قَوْلُ أَوْ فَعْلُ أَوْ حُرَكَاتُ دَسْكَاتٍ وَجَوَابُ شَهَادَاتِ أَمَامِ سَيِّدِ الْوَسْطِيِّ
 أَوْ بِرَدِّ لَاتِ كَرْتِهِ مِنْ مَعْدَمِ الْوَعْدِ وَالْوَعْدِ الْفَعْلُ الْمُسْتَكْمِلُ فِي بَيْتِ ذَلِكَ وَحَرَمِ
 الْمَدِينَةِ عَلَى مُشْرِئِهَا الْأَلْفِ الْعَشِيرَةِ وَالسَّلَامُ كَمَا وَدَّ أَنْ يَكُونَ أَوْ جَلَانَا أَوْ لَوْثُنَا أَوْ غَانَا كَمَا وَدَّ أَنْ يَكُونَ
 لَيْفَ وَالْوَلَدُ كَوْنُهُ حَرَمِ مَدِينَةِ مَنُورِهِ مِنْ بِنَاهُ كَرْتِهِ لَوْ كُنْ كَوَقْلُ كَرْنَا تَحْيِيهِ أَوْ سَلَامُ خَدَاكَ هُوَ
 جَنَابُ بِرْجَنُونِ حَرَمِ مَدِينَةِ كَوْنِ بَرَكِي هُوَ الْغَرَضُ بِسَبِّ بَاتِنِ أَنْ لَوْ كُنْ كَرْتِهِ
 بِرْجُونِ دَلِيلِ بِرْجُونِ الشَّهَادَتَيْنِ أَوْ تَحْيِيهِ الشَّهَادَتَيْنِ مِنْ كَيْسَا كَرْتِهِ بِرْجُونِ دَلِيلِ بِرْجُونِ
 فَالْإِسْلَامُ وَالْإِيمَانُ الْإِسْلَامُ الْإِيمَانُ الْإِسْلَامُ الْإِيمَانُ الْإِسْلَامُ الْإِيمَانُ الْإِسْلَامُ الْإِيمَانُ
 مَرَادُكَ عَنْ هَذَا الْقَوْلِ كَيْفَ يُعْقَلُ لِحَاكِمِ الْإِسْلَامِ بِسَبِّ كَرْتِهِ وَبَاتِنِ كَرْتِهِ
 مِنْ أَسْمِ كِي نَقْلُ كِي كَرْتِهِ بِرْجُونِ دَلِيلِ بِرْجُونِ الشَّهَادَتَيْنِ بِرْجُونِ دَلِيلِ بِرْجُونِ
 الْإِسْلَامِ وَشَمْنِ دِينَ جَمَا حَالِ أَوْ بِرْجُونِ هُوَ كَرْتِهِ كَرْتِهِ أَسْمِ كَرْتِهِ أَسْمِ كَرْتِهِ
 الَّتِي دَالَةٌ عَلَى إِسْطِطَاعِ الْإِنْسَانِ لَوْ كَانُوا سَيِّدُ الْأَحْسَانِ وَاهْلِي بَيْتِ الْبَيْتِ
 مَرَادُ بِبَاتِنِ رَوَايَتُونَ هُوَ بِرْجُونِ دَلِيلِ بِرْجُونِ الشَّهَادَتَيْنِ بِرْجُونِ دَلِيلِ بِرْجُونِ
 قَوْلُهُمَا مِنْ مَوْصُوعَاتِهِمْ الْفَضَائِلُ فَلَا يَنْبَغِي لِمُسْلِمٍ أَنْ يُعْقِلَ هَذَا حَيْثُ
 الْإِسْلَامُ يَجِبُ عِنْدَهُ مَوْدَّةُ الْقُرْبَى بِرْجُونِ دَلِيلِ بِرْجُونِ الشَّهَادَتَيْنِ بِرْجُونِ دَلِيلِ بِرْجُونِ
 الْإِيمَانِ وَشَمْنِ كِي كَرْتِهِ كَرْتِهِ كَرْتِهِ كَرْتِهِ كَرْتِهِ كَرْتِهِ كَرْتِهِ كَرْتِهِ
 دُوسْتِ اِبْلِ بَيْتِ كِي كَرْتِهِ كَرْتِهِ كَرْتِهِ كَرْتِهِ كَرْتِهِ كَرْتِهِ كَرْتِهِ كَرْتِهِ
 لَا هِلَ الْبَيْتِ وَالْقَائِلِينَ بِأَنَّهُ لَمْ يَنْتَظِمِ الْحُسَيْنُ أَمْسُ بَلْ قُتِلَ بِسَيْفِ حَلَّةٍ
 فَضَّلَ اللَّهُ أَهْلَهُمْ لِمَا قَالُوا الْكَلِمَةُ الْكُفْرُ أَوْ شَمْنِ اِبْلِ بَيْتِ مِنْ دَاخِلِ هُوَ جَوْدِ شَمْنِ
 خَدَايَه كَرْتِهِ بِرْجُونِ دَلِيلِ بِرْجُونِ الشَّهَادَتَيْنِ بِرْجُونِ دَلِيلِ بِرْجُونِ
 كَرْتِهِ كَرْتِهِ كَرْتِهِ كَرْتِهِ كَرْتِهِ كَرْتِهِ كَرْتِهِ كَرْتِهِ كَرْتِهِ
 وَلَكِنْ كَرْتِهِ كَرْتِهِ كَرْتِهِ كَرْتِهِ كَرْتِهِ كَرْتِهِ كَرْتِهِ كَرْتِهِ كَرْتِهِ
 سَيَرَوْكَ فِي ذَلِكَ الْبَيْتِ وَآيَاتِ كَرْتِهِ كَرْتِهِ كَرْتِهِ كَرْتِهِ كَرْتِهِ كَرْتِهِ
 أَوْ جَوْدِ شَمْنِ اِبْلِ بَيْتِ مِنْ دَاخِلِ هُوَ جَوْدِ شَمْنِ

بلکہ آج تک کو علماء کی یہی وجہ مصائب کا ذکر اور ان کی توجہ کرنے کہ وہ کاست بیان کرتے ہیں جس طرح صحیح
 روایتیں وارد ہوئی ہیں وَقَدْ تَابِرْدَىٰ فِيهَا عَنِ الْأَثَمَةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اور کتبہ امانہ
 مصائب ائمہ علیہم السلام سے مروی ہیں فَحَفِظَ مَا قَوْمٌ مِنَ الْمَوَالِئِ لَا هَذَا النَّبِيُّ كَمَا
 سَمِعُوا هَا وَوَعَوْ هَا ج طرح یہ روایتیں انہیں راویوں سے پای گئیں یہاں تک کہ وہ جھٹلایا
 سیروان اہل بیت نے بھی یاد کر لیا ہے وَكَمْ تَعَرَّضَ أَحَدٌ مِنَ الْعُلَمَاءِ لِيُتَقَبَّحَ مَا يَنْبَغِي
 أَنْ يُنْفَعِ أَوْ كَسَىٰ عَالِمٌ نَفْسَهُ مَنَاسِبَ هَذِهِ الرِّوَايَاتِ كِي سَنِيهِ فَرَا إِلَىٰ نَفَقَاتِهَا
 فِي أَذْهَانِنَا يَلَاكَ الرِّوَايَاتِ بَلَا تَأْوِيلَ بِسَ بھاری طبعیتوں میں یہی روایات جمع نہیں اور
 تاویل انکی معلوم نہ ہوئی اِمَّا لَا تَقْتَضِي الْمَقَاسِدَ الَّتِي قَدْ كَانَ آدَمُ الْكَلِمَةَ
 یا تو علمائے ان مفسد کی طرف سے خیال نہ فرمایا جو ان روایتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ انہیں
 اس زمانہ میں جب دہریت کا زور شور ہوتا تھا اسے اَوَّلًا قَضَمَ كَمِجَّةٍ وَالشَّامِعُونَ اَنَّهُ
 يَسْتَكْرُوا مَا قَدْ سَمِعُوا مِنْ تِلْكَ الرِّوَايَاتِ یا یہ سبب تھا کہ علماء سامعین سے یہ روایتیں
 ذکر کرنے ان روایات کے سامعین میں کسی ایسی کو نہ پایا جو ان روایات سے انکار کرتے اور کہتے
 اَنَا فَقَدْ اخْتَرْتُ فِي نَفْسِي اَنْ لَا اَذْكُرَ فِي كِتَابِنَا هَذِهِ الرِّوَايَةَ اَلَا اَنْ تَبَيَّنَ مَا لَنَا
 عَلَيْنَا لَكِنْ مَنِي اِنِّي دَلِيلِي خَيْرٌ اَرَادَهُ كَر لیا ہے کہ اس کتاب میں جو روایت اس قسم کی
 لکھوں اسکی تاویل بھی کروں اور جو اعتراض اس روایت پر وارد ہوتا ہے اسکو دفع کر دوں
 اور جو نتیجہ اس روایت سے نکلتا ہے اوسی ہی بیان کر دوں وَالْاَنْ فَتَدْرِكُ اَنَّ الْحُسَيْنَ
 كَمَا يَكُنْ مَحْبُوبًا فَيُحِبُّ اَصَابَهُ اب هَم کہتے ہیں کہ جناب امام حسینؑ پر جو مصیبتیں گزریں ان میں
 محبوب نہیں تھے بَلْ كَانَ اللهُ تَعَالَىٰ قَدْ جَعَلَهُ قَادِرًا مُّخْتَارًا وَلِيَّ عَلَىٰ تِلْكَ الدَّعْوَىٰ مِنْ
 اَللَّهِ لَا قِيلَ مَا اَلْحَدِثُ لَكَ مِنْهَا ذِكْرًا بَلْ خَدَا نِي اَلْكُو قَادِرٌ وَخَمَارٌ كَيْتَا اَوْ رَسِيْدٌ
 واسطے اس دعویٰ پر بہت سی دلیلیں ہیں جنکو اب میں ذکر کروں گا اِمَّا الْاَوَّلُ فَاِنَّ الْهَبَدَ
 لَيْسَ بِمَحْبُوبٍ فِيْ اَفْعَالِهِ كَمَا هُوَ مَذْهَبُ اَهْلِ الْحَقِّ بھلی دلیل یہ ہے کہ بندہ اپنے افعال
 میں محبوب نہیں ہے چنانچہ مذہب حق ہی ہے وَلَا لَكَ اَلْنَقَابُ اب وَالْعُقَابُ ظُلْمًا قَيْنَا
 تَعَالَىٰ اللهُ عَنْ ذَلِكَ عَلُوًّا كَبِيْرًا ورنہ ثواب اور عقاب دونوں سے ظلم صیح لازم

لازم آتا ہے خدا میرا ہے اور برتر ہے ظلم کرنے سے قذا کا ان الحسنین قادر المختار و المختار
 تِلْكَ التَّهَادُّةُ يَحْسُنُ رَأْيَهُ لِمَصْلَاحٍ قَدْ ظَهَرَتْ مِنْهَا وَتُظْهِرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ بِصِرِّ
 جب حضرت امام حسین قادر و مختار تھے اور اس شہادت کو اپنی عمدہ راہی سے گوارا فرمایا تھا
 بغرض ان صلحون کو جو شہادت سنی تھی ہر موئن اور قیامت کا ہوتی جانگی بلی زدا دظہور ہا الی
 مَا شَاءَ اللَّهُ بَلْكَ ان کرامات کا ظہور رہتا جائیگا جب تک مشیت خدا کی جاری ہے فَكَيْفَ
 يَجُوزُ أَنْ يَشْكُو وَيَقُولَ مَا هُوَ شَأْنُ الْمُضْطَرِّينَ الْمُرْعُوبِينَ وَكَيْفَ يَجْعَلُ وَيَفْرَعُ
 پہر کیونکر جائز ہے کہ آپ شکایت کے کلمات کہتے اور ایسی باتیں کرتے جو شان مضطر اور
 خوف زدہ لوگوں کی ہے اور کیونکر نالہ و فریاد بدون کسی ضرورت شرعی کے آپ کر سکتی تھے
 فَكُلَّمَا رُكِبُوهُ مِنْ جَرْحِهِ وَاضْطَرَّ إِلَيْهِ فَهُوَ لَيْسَ عَلَى مَا يَنْبَغِي عَدَا مَا اسْتَشْنِيهِ
 پس جتنی باتیں نے صبری اور خوف زدہ ہونے کی آپ کی نسبت یہ لوگ بیان کرتے ہیں ہرگز
 مناسبان امام حسین کے نہیں ہیں سوای اُن باتوں کے جنکو ہم بے صبری سے حد ثابت
 کر دینگے جن کو اور انبیائے بھی کہا ہے وَالَّذِينَ أَنْ الْحُسَيْنِ كَانَ اشْجَعَ النَّاسِ فِي زَمَانِهِ
 وَأَرْبَطَ أَهْلِهِمْ جَانِئًا وَأَمَلَهُمْ قَلْبًا مِنَ الشُّجَاعَةِ اور دوسری دلیل یہ ہے کہ جناب امام حسین اپنے زمانہ
 میں فردیگانہ شجاعت میں تھے شیر دل اور شجاعت سے انکا دل بہر اہل ہوا تھا حتیٰ اَنَّهُ كَذَّ دُونًا
 الْأَذْيَةِ لِمَا تَوَدَّ أَنْ الشُّجَاعَةِ مِنْ حَوَاصِدِ الْخِصَامَةِ بِمَا تَكُ جُودَعَيْنِ مَنَقُولِ أُمَّةٍ
 سے ہیں اُن سے ہی ثابت ہوتا ہے کہ شجاعت ایک خاصہ ہے امام حسین کا تھا فَكَيْفَ يَجُوزُ وَيَجْنَى
 مَنْ كَانَ فِي الشُّجَاعَةِ قَدْ بَلَغَ اقْتَضَى الْمَدَارِجِ پہر کیونکر وہ شخص خائف و ترسان ہو سکتا ہے
 جو شخص شجاعت میں اعلیٰ درجہ کو پہنچا ہو لہٰذا كَيْفَ يُدْعَى الْعَارِفُ بِسِيرَةِ الْحُسَيْنِ اَنَّهُ كَانَ
 مَرْعُوبًا مُضْطَرًّا بِمَا أَصَابَهُ پہر کیونکر اعتقاد کر سکتا ہے جو شخص حضرت کی سیرت سے آگاہ ہو
 کہ آپ خوف زدہ اور مضطرب تھے كَلَّا فَلَيْسَ هَذَا ظَنُّ الْمُؤْمِنِ فِي الْحُسَيْنِ یہ کہی ایسا
 گمان مرد دیندار کو بہ نسبت امام حسین کے نہیں ہو سکتا بَلِ الْعَارِفُ بِسِيرَتِهِ وَإِنْ كَانَ
 غَيْرَ مُؤْمِنٍ أَيْضًا فَإِنَّهُ لَا يَفْقِدُ اَنَّهُ كَانَ وَجَلًا خَائِفًا كَمَا يَدُلُّ عَلَيْهِ لَوَارِغُ الْيُودِ وَالنَّصَارَى
 بلکہ جو شخص آپ کے حال کو جانتا ہے اگرچہ مسلمان نہ ہی ہو وہ بھی اسکا اعتقاد نہیں کر سکتا کہ آپ ڈرتے

تھے اور خوف کرتے تھے دیکھو کتب تواریخ یہود و نصاریٰ کو کہ وہ کیا کہتے ہیں الثالث ان
 الحسين من بدو شعوره الى ان قُضِيَ حُجْبُهُ مَتَى مَا سَمِعَ مِنْ جَدِّهِ وَآبِيهِ وَآخِيهِ
 أَنَّهُ هُوَ مُثَلِّ وَنُصْبُهُ مِنَ الْمَصَائِبِ فَرَحَ وَسُرَّ وَزَادَ غَرَامُهُ فِيهَا سِرِّي دَلِيلٌ بِهِ بِرُكْحَتُهُ
 امام حسین نے ابتدائی سن شہور سے تا روز شہادت جب کبھی اپنی نانا اور باپ اور بہائی سے
 خواہ اور کسی سے اپنے شہید ہونیکے خبر سنی اور محبت میں آپ پر گزرنی والی تھیں وہ آپ کی گوشہ
 ہونین خوش ہو جاتے تھے اور دل آپ کا شاد ہو جاتا تھا وَكُنْتُ السَّيِّرَ وَالْأَحَادِيثَ مُتَحَوِّتَةً
 بہ اور کتابیں سیر اور احادیث کی اسمفون بہری ہوتی ہیں فَتَنِي كَأَن سِيرَتُهُ هُكُنًا
 وَكَوْنُ مَنَظَرِ الْمَا يُصِيبُهُ مَدَّةَ عَيْنٍ ثُمَّ إِذَا أُصِيبَ بِهِ فَوَيْبَكِي وَخِجَانُ نَعْوِي اللَّهِ
 مِنْ ذَلِكَ بَسْ جو شخص سیرت اسکی ایسی ہو اور شہانہ روز منظر اپنی شہادت کا رہتا ہو
 جب ہ زمانہ آئے اور شہادت کے آثار نمایاں ہوں روى اور فریاد کرے اور روى نعوذ باللہ
 اسی نہیں ہو سکتا ہے وَإِنَّمَا ذَلِكَ قَوْلُ الْمُعَانِدِ لِلدِّينِ الْإِسْلَامِ اور یہ قول کہ آپ نے
 اور مضطرب ہو جاتے تھے اُوسی بدین کا ہے جو نہیں دین اسلام کا ہے قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ
 الْأَسْفَرَايْنِيُّ لَمَّا خَرَجَ الْحُسَيْنُ مِنَ الْمَدِينَةِ يَتَحَبَّأُ هَلْهُ وَعَشِيرَتُهُ قَاصِدًا إِلَى الْكُوْفَةِ
 وَالْعِرَاقِ أَمَّا أَجْرُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مَلَأَ إِسْحَاقَ اسْفَرَانِي جَوَابُكَ عَالَمٌ عُلَمَاءُ اہل سنت میں سے
 ہیں نور العین ہیں کہتے ہیں کہ جب حضرت امام حسین اپنی اہل و عیال کو لیکر اقصہ کوفہ و عراق
 پر نہ بے سبب سے نکلے فوج ملا کہ حضرت کی خدمت میں آئی و یا بید یوم الحراب وَهُمْ رُكُوبٌ عَلَى
 نُجَبِ الْجَنَّةِ بانوں میں فرشتوں کے تیار اور آلات حرب تھی اور ناقہای ہشتی پر سوار
 تھے فَسَلِّمُوا عَلَيْهِ وَقَالُوا يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَيْدَكَ جَدَّكَ رَسُولُ اللَّهِ فِي
 أُمُورٍ كَثِيرَةٍ سب فرشتوں نے عرض کی اور کہنے لگے کہ اسی حسین آپ کی نانا رسول اللہ ص
 کی خدایتاے نے بہت سی اوقات میں بہت سی باتوں میں فرمائی تھی وَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ أَمَرَ
 أَنْ نَطِيعَكَ فِي جَمِيعِ مَا نَأْمُرُ تَابِعْهُ اور اب خدا تعالیٰ نے ہم کو حکم دیا ہے کہ ہم آپ کی
 اطاعت کریں اور جو کچھ آپ ہم کو حکم دیں اسکو بجالائیں وَنَحْنُ بِأَمْرِكَ بِكَ أَنْ كُنْتَ
 تَأْمُرُ نَأْنِ نَسِيرَ مَعَكَ إِلَى الْكُوْفَةِ وَالْعِرَاقِ فَأَتَى مَحَلَّ تَرْيَدِهِ نَصْرُكَ

عَلٰی كُلِّ مَنْ تَعَدَّصَ لَكَ يَسُوعُ بِمِائَةِ اَلْفٍ حُرَّتٍ مِّنْ حَاضِرٍ رَّهْبَنٍ اِذَا رَأَىٰ اَبَاكَ كَمَا حَكَمَ بِرَأْيِكَ
 بِمَرَّهٍ كَوْفَهُ اَوْ عِرَاقٍ كَوْجَلِينَ يَاجِبَانِ اَبَاكَ جَانَةً كَافِضَةً كَرِيْنَ بِمَلِكٍ حَكَمَ بِهٖ كَهَمَّ اَبَاكَ كِيْ نَصْرَتِ
 كَرِيْنَ جَوْشَخُضْ اَبَاكَ سِيْ بُرِيْ طَرَحَ سَهْ بِشِ اَتَا اُسْكَ بِنَا اُوْر دُوْر كَرِيْمِيْنَ بِهَمَّ كَوْشَشِ كَرِيْنَ
 وَكُنَّا اِلٰهَ مَعَكَ جَمِيْعَ مَرَاتِلِكَ اُوْر بِهَمَّ اَبَاكَ جَوْشَخُضْ اَبَاكَ سِيْ لُزْبِيْكَ اَرَادَهُ كَرِيْ فَقَالَ كَعْمُ الْحَبِيْبِ
 لَا حَاجَةَ لِيْ بِكُمْ فَاللّٰهُ تَعَالٰی يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ حَفَرُ اَمَامِ حَسِيْنٍ لَّهٗ فَرِيَا بِمَجْهُوْمَتَا رِيْ نَصْرَتِ
 كِيْ كَچَ حَاجَتِ نَهْنِيْنَ بِهٖ اُوْر خُذْ اُوْهِيْ كَرَا سَهْ جُوْ اُسْكَ شَسِيْتِ مِيْنَ جَابَرِيْ سُوْ مَا بِهٖ فَقَالَ اِنَّ
 اللّٰهَ تَعَالٰی قَدْ اَمَرَنَا اَنْ نَطْلُبَكَ وَنَزِدَ عَنْكَ كُلَّ مَا كُنَّا نَحْشَاهُ اُوْنِ فَرَشْتُوْنَ لَهٗ عَرْضِ كِيْ
 كَهْ بِمَلِكٍ خُذْ اَنَّهُ حَكَمَ دِيَا بِهٖ كَهْ اَبَاكَ كِيْ اطَاعَتِ كَرِيْنَ اُوْر حَسِيْنَ خِيْرِيْ اَبَاكَ دُرْتِيْ مِيْنَ اَبَاكَ اَبَاكَ سِيْ بِهٖ اَدِيْنَ
 اُوْر دُوْر كَرِيْنَ فَقَالَ لَهْمُ لَا سَبِيْلَ لِرَاحِدٍ عَلَيَّ وَلَا عَلٰی قِتَالِيْ خُفَرْتِيْ فَرَشْتُوْنَ سِيْ فَرِيَا
 كَسِيْ شَخْصٍ كُوْ جَمِيْعٍ غَالِبِ اُنْكِ مَجَالِ نَهْنِيْنَ بِهٖ اُوْر نَهْ كُوِيْ سَبَبِ اِيْ سَابِيْ كَهْ مَجْهُوْمَتَا سِيْ كُوِيْ شَخْصٍ كَرِيْ
 لَا نَهْ كَهْ يَكُنْ شَيْءٌ عِنْدِيْ يُوْجِبُ الْقِتَالَ اَسَلْتِيْ كَهْ مَجْهُوْمَتَا كُوِيْ اِيْسِيْ بَاتِ بِهٖ نَهْنِيْنَ بِهٖ
 جَسَكِيْ سَبَبِ سِيْ كُوِيْ شَخْصٍ مِيْرِيْ دُفْمَنُوْنَ مِيْنَ سِيْ مَجْهُوْمَتَا لُزْبِيْكَ وَاجِبِ سَحْجِيْ وَانْمَا اَنَا عَامِدٌ
 اِلٰی بُشْعَتِيْ وَحُفَّتِيْ مِيْنَ تَوَعْدِ اُوْر اَخْتِيَارِ اُسْ كَبَرُ كُوْ جَابَا مَوْنِ جَوَازِلِ سَهْ خُذْ اُوْهِيْ مِيْرِيْ
 جُوْ بِرِيْ كِيَا بِهٖ اُوْر وَهِيْ جَلْبِيْ مِيْرِيْ قَبْرِ كِيْ سَهْ يَهْ سَكْرُوْهْ سَبَبِ شَرِيْلِيْ كَهْ قُلْتُ وَفَلَاكِ الْقَوَائِدِ
 رَوَاهُ كَشِيْحُنَا الْمُفِيدُ عَرِ الصَّادِقِ بِاِخْلَافِ عَنِ الْفَاطِمَةِ اسْقَطَهَا اَبُوْ اسْمَعِيْلَ السَّقِيْمِ
 اَوْ قُلْتُ نَقْلُ الْيَتِيْمَا مِيْنَ كَتَا مَوْنِ اُسْ وَاَيْتِ كُوْ جَابَا شَيْخِ مَهْدِيْ اَمَامِ حَفَرِ صَادِقِ سِيْ بِهٖ نَقْلُ كِيَا بِهٖ
 بِاِخْلَافِ حَسْبِ الْفَاطِمَةِ كَهْ جَبُوْ مَلَا اَبُوْ اَسْحٰقِيْ لَهٗ سَاقَطُ كَرُوْ دِيَا اُوْ كَسِيْ غَرَضِ خَاصِ سِيْ يَا بِهٖ كَهْ اَلْمَوْنِ
 بِرَوَايَتِ پُوْرِيْ نَهْنِيْنَ بِهٖ وَهِيْ هَذِيْ اُوْر وَهْ الْفَاطِمَةُ اَمَامِ حَفَرِ صَادِقِ لَهٗ فَرِيَا بِهٖ مِيْنَ وَهْ يَهْنِيْنَ
 فَقَالَ لَهْمُ الْمَوْعِدُ حُفَرْتِيْ وَبُشْعَتِيْ اَلَّتِيْ اُسْتَشْهِدُ مِنْهَا وَهِيْ كَرَبْلَا وَادِ اُوْر دُرْتِيْ كَانُوْنَ
 حَفَرُ اَمَامِ حَسِيْنٍ لِيْ اُنْ فَرَشْتُوْنَ سَهْ فَرِيَا كَهْ مِيْرِيْ وَعْدَهُ كَاهْ وَهْ جَلْبِيْ جَابَا مِيْرِيْ قَبْرِ بِهٖ اُوْر
 وَهْ مَكَانِ بِهٖ جَمِيْعِيْنَ كَهْ مِيْنَ شَهِيْدِ كِيَا جَاوْنِ كَاهْ وَهْ زَمِيْنَ كَرَبْلَا بِهٖ وَهِيْ مَقَامِ نَصْرَتِ كَاهْ بِهٖ
 مِيْنَ وَهْ اُوْجُوْنِ تَمْلِكُوْ جَابَا بِهٖ كَهْ وَهْ اُوْجُوْنِ بِهٖ حَاضِرِ سُوْ اُوْر اُسْ وَاَيْتِ كِيْ تَصْدِيْقِ رَوَايَتِ كَافِيْ كَلِيْنِيْ
 سَهْ اُسْ كَهْ ذَكَرُ كَرِيْنِيْ كَهْ فَرَشْتِيْ اُسْ لَهٗ مَرْدِيْرِيْنَ اُسْ فَقَالَ اُوْ اَيُّ حُجَّةٍ اللّٰهُ مَرَّ نَا سَمْعُ

وَلَطِيعُ فَهْلٍ تَحْتِي مِنْ عَدُوِّهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا فَكُونُوا مَعَكُمْ فَرَشْتُونَ لَمْ يَرْضَ عَنْكُمْ خُذُوا
 آپ بہکو حکم دیجئے جسکو ہم بر دشمن بجالائیں کیا کسی دشمن سے آپ کو خوف ہو کہ راہ میں آپ
 ملیگا اگر ایسا ہو تو ہمارا لشکر آپ کے ہمراہ چلی فقال لا سبیل لکم علی ولا یلقو ذنکریعہ
 او اصل الی یقع فی حضرت نے فرمایا کہ ان دشمنوں کا خوف مجھ پر نہیں ہو اور اگر راہ میں وہ
 ملیں گے بھی تو کچھ گزند نہیں پہنچا سکتے جب تک میں اپنی وعدہ گاہ پر پہنچوں ترجمہ حدیث کا م
 ہوا اقول وقد ظهر منہ ان الحسین لم یکن مجبوراً ولکہ لیک خلیفاً ولا جلاً
 حتی یلقاہ ان دونوں روایتوں سے دونوں باتیں ثابت ہو گئیں کہ حضرت امام حسین نہ مجبور
 تھے اور نہ خائف و ترسان تھے اوس مصیبت و بلا سے جو انکو پہنچنے والی تھی و اما ما یقال
 فی تلك الروایۃ من انہا دالۃ علی قریۃ شجاعت الحسین علی جدہ رسول اللہ
 فانہ طلب النصرة من اللہ حتی انزل اللہ تعالیٰ افواج الملائکۃ لیسوۃ لہ اور
 یہ اعتراض جو اس روایت پر کیا جاتا ہے کہ حضرت امام حسین کی فضیلت لازم آتی ہے جناب سالتماب
 پر اسلئے کہ اس جناب نے بارہا طلب نصرت کی اور خدا نے انکی نصرت کی اوسطی فوج ملائکہ بھیجی ورحمہم
 افواج الملائکۃ الذین قد ارسل اللہ تعالیٰ ایاہم لنصرۃ اور جناب امام حسین نے
 افواج ملائکہ کو جنکو خدا نے آپ کی نصرت کی اوسطی بھیجا تھا واپس کر دی پس انکی شجاعت جناب
 رسالتاب کی شجاعت سے زیادہ معلوم ہوتی ہے و هذا اما استحقاق عند العقل وایا ہ الشرح
 ایضاً اور یہ بات بنظر عقل کی بھی محال ہے اور شریعت بھی اسکو ناجائز کرتی ہے کسی بنی براسکو
 وصی اور نائب کو فضیلت نہیں ہو سکتی فنقول و لکن فی هذا امریۃ فضل للحسین
 علی جدہ میں کہتا ہوں کہ اس بارہ میں کچھ زیادہ فضیلت حضرت امام حسین کو اپنے نانا پر نہیں
 تھی لان جدہ رسول اللہ قد اشار الی الحسین وامرہ بکذل ما یفعلہ اس لئے
 کہ خود جناب سالتماب فی حضرت امام حسین کو وصیت فرمائی تھی اور جو کچھ آپ کرتے تھے اپنی نانا کی
 حکم کی اطاعت سے کرتے تھے و المطیع کیف یخالف المطاع اور جو شخص کسی کا مطیع اور فرمانبردار
 ہو اپنی مالک اور حاکم مخالفت کیونکر کر سکتا ہو فان شہادتہ من المواعید الی قد
 استوفیہا رسول اللہ وولید الحسین اسلئے کہ شہادت آپ کی ان وعدہ و عہد میں سے تھی۔

پہنچی جس عہد و پیمان کو جناب رسول خداؐ نے مستحکم اور مضبوط خدا سے کر لیا تھا اسی
 دن سے جب سے حضرت امام حسینؑ پیدا ہوئے بلکہ بعض روایتوں میں دیکھا گیا ہے
 کہ ولادت سے پہلے یہ عہد و پیمان ہو چکا تھا قُلْ كَانَ الْحُسَيْنُ يُسْتَعِينُ بِأَفْوَاجِ
 الْمَلَائِكَةِ فَكَيْفَ كَانَ يُسْتَشِيرُ وَكَيْفَ يُؤْتَى بِعَهْدٍ عَمْدَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اب
 اگر جناب امام حسینؑ فوج ملائکہ سے نفرت لیتی تو نہ شہید ہوتے اور کیونکر وہ عہد پورا ہوتا جو عہد
 جناب رسالتؐ نے خدا سے کیا تھا ائمہ قال أبو اسحاق في نور العين ثم ائمة طائفة من
 مؤمنی المجتہد بعد ذکر روایت نزول ملائکہ کے پہر ملا الوہابی نے نور العین میں لکھا ہے کہ پھر
 اسکے بعد خدمت امام حسینؑ میں ایک گروہ جنات کا جو مومنین تھے حاضر ہوئے و ساق
 الرواية كما وردت عن الصادقؑ ملا ابواسحاق نے درود جن کی روایت اسی طور سے نقل
 کی حسب طرح پر بخاری میں جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے وَنَحْنُ نَذْكُرُ الْفَاطِمَةَ
 عَلَ مَا رَوَى عَنِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَيْمًا أَلْبَغُ وَأَنْتُمْ مُرَادُكُنَا هُمْ اس مقام پر وہ الفاظ
 اس روایت کے لکھے ہیں جو بخاری میں شیخ مفید رحم سے منقول ہیں انہوں نے جناب صادقؑ سے
 روایت کی ہے اسلیٰ کہ وہ الفاظ پورے ہیں اور ہماری تمام اغراض ادا ہوتی ہیں
 قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَنْتُمْ أَفْوَاجٌ مُسْلِمِي الْحِجْرِ فَقَالُوا يَا سَيِّدَنَا سَمِعْنَا شَيْئًا مِنْكَ وَ
 أَنْفُسُكَ جَنَابِ صَادِقٍ نَعْنِي فَرَمَا يَكُ فَوْجِ مُسْلِمَانِ جَوْنِ كِي خَدَمِينَ جَنَابِ إِمَامِ حُسَيْنٍ
 كَيْ حَاضِرِ مَوْتِي أَوْ عَرْضِ كِي جَنَاتِ لَعْنَةِ أَيْ سَرْدَارِ هَمَارِ سَبَّ لَوْ كِي كِي پُرِ وِہِنِ أَوْ
 اِبْ كِي انْفَارِ مِہِنِ دَاخِلِ ہونے کو حاضر ہوئے ہین فَمَنْ نَا يَا مَوْلَاكَ وَمَا تَشَاءُ اِبْ حَكَمِ
 دِیجے اِبْ ہم کو اور جو کچھ اِبْ کی خواہش ہو اوس کو ظاہر فرما فَمَنْ نَا فَمَنْ نَا فَمَنْ نَا قَتْلُ كُلِّ عَدُوِّ
 لَكَ وَأَنْتَ بِمَكَانِكَ لَكُنْ نِيْلَكَ ذَلِكَ اِگر اِبْ ہم کو حکم دین کہ اِبْ کی تمام دشمنوں کو ہم
 قتل کر دیں اور اِبْ اسی جگہ شریف رہتو ہون ہم ہی فقط اس حکم کی تعمیل میں کافی ہین
 فَجَزَاهُمْ اَلْحُسَيْنُ خَيْرًا اَحْضَرَتْ اِمَامِ حُسَيْنٍ نے فرمایا کہ خدا تمکو اس حسن عقیدت کی جزای
 خیر عطا فرمائے اَوْ مَا قَرَأْتُمْ كِتَابَ اللَّهِ الْمُنَزَّلَ عَلَى جَدِّي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ اَنِ مَا
 تَكُونُوا يَذْكُرْكُمْ اَلْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِي بُرُوجٍ مُّشْتَبِكَةٍ كَيْتَمِ لَعْنَةِ قُرْآنِ ہین

پڑنا ہے جو میری نانا رسول اللہ پر اور اسے اُس میں خدا فرماتا ہے جہاں کہیں تم ہو گے موت
 ضرور تمکو آئیگی اگرچہ تم بلند اور مضبوط برجوں میں کیوں نہ جا چھو و قَالَ سُبْحَانَهُ كَبْرَ الدِّينِ
 كَتَبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلَ إِلَى مَضَاجِعِهِمْ اور پھر یہی خدا نے فرمایا ہے کہ ضرور نکلیں گی انہی
 آگہوں سے وہ لوگ جن پر قتل یعنی شہید ہو جانا واجب کر دیا گیا ہے اور اپنی خوابگاہ کے مقام
 میں ضرور پہنچ جائیں گے وَاِذَا اَفْتُنْتَ بِمَكَانٍ فَمَا ذَا يُبْتَلٰی هَذَا الْخَلْقُ الْمَتَعُوْسُ
 وِیْمَا ذَا يُخْتَبَرُوْنَ اگر میں اس مقام پر بٹھرا رہوں اور تم میری سب دشمنوں کو قتل کر ڈالو
 پس امتحان اس خلقت خدا کا جو ہلاکت میں گرفتار ہو رہی ہے کس بات سے کیا جائیگا اور
 کس چیز سے ان لوگوں کا امتحان لیا جائیگا یعنی میری شہادت خدا نے ذریعہ امتحان
 خلایق گردانا ہے وَمَنْ ذَا یُکُوْنُ سَاکِنَ حُفَّتِیْ بِکَرۡبَلَا اور میں یہاں رہوں پھر کون
 شخص میری قبر میں رہیگا جو کر بلا میں بنی ہوئی ہے وَقَدْ اخْتَارَهَا اللّٰهُ یَوْمَ دَحٰی اَلْدُّخْرِ
 وَجَعَلَهَا مَعْقَلًا لِشَیْعِنَا وہ کر بلا جس کو خدا نے تمام زمینوں میں اسی دن پسند کیا بھی
 جہاں زمین کو پیدا کیا تھا اور اُس کر بلا کو ہمارے شیعوں کیلئے جائی پناہ مقرر فرمائی
 وَیُکُوْنُ لَکُمۡ اَمَانًا فِی الدُّنْیَا وَآلَاخِرَةِ وہ کر بلا جو ہمارے شیعوں کی واسطے امان
 آفات دنیا اور آخرت کی ہے وَلٰکِنْ مَّخْصَرُوْنَ یَوْمَ السَّبْتِ عَاشُورَ الَّذِیْ اُقْتُلَ
 فِیْ اٰخِرِهِ وَلَا یَبْقٰی بَعْدَیْ مَطْلُوْبٌ مِّنْ اَهْلِهِ وَکَسْبِیْ وَاِخْوَانِیْ وَاهْلِبِیْنِیْ
 لیکن تمکو چاہئے کہ بروز شنبہ جو عاشورا کا دن ہے اس دن حاضر ہو یا مرد یوم السبت سے
 یہ ہے کہ یوم اسائش آرام کرو تا دینا سے ہمارا واسطی ہے اس دن حاضر ہو جس کے آخر روز میں
 شہید ہو گیا اور بعد میری شہادت کو پھر کوئی شخص جسکی طلب درگاہ الہی میں ہو باقی نہ رہیگا
 میری اہل سے اور میری ہم سب اور میری بہائی اور میری اہلبیت میں سو جنکی جنکی شہاد
 مطلوب ہو کوئی باقی نہ رہیگا و یَسَارِیْ اَسٰی اِلٰی یَزِیْدَ لَعْنَةُ اللّٰهِ اور میرا سر یزید کے
 پاس پہنچا جائیگا فَقَالَ لَیْ اَلْحٰی حُجْرٌ وَاللّٰهِ یَا حَبِیْبَ اللّٰهِ وَاَبْنُ حَبِیْبِهِمۡ کَوْلَا اَنْ اَمْرُکَ
 طَاعَةٌ پس جنات نے عرض کی کہ تمکو قسم بخدا اسی حبیب خدا اور فرزند حبیب خدا اتنا ہی
 خیال ہے کہ اگر آپ کا حکم بجالانا طاعت الہی ہو تا وَاَنَّهُ لَا یُجُوْزُ لَنَا حُجْرًا لَفَنَّاکَ فَتَلْنَا جَمِیْعًا

اَحَدًا لَكَ قَبْلَ اَنْ يَصِلُوْا اِلَيْكَ اور آپ کے خلاف حکم کرنا ہلکا حرام نہوتا تو ہم تمام دشمنوں کو آپ کے قتل کر ڈالتے قبل اسکے کہ وہ آپ تک پہنچتی اور آپ سے بی ادبی کر لی فقال لَهُمْ نَحْنُ وَاللّٰهُ اَقْدَرُ عَلَيْهِمْ مِنْكُمْ حضرت نے فرمایا کہ قسم بخدا ہر کس سے زیادہ اپنے دشمنوں کے ہلاک کرنے پر قدرت ہے وَلٰكِنْ لِّيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ وَيَحْيِيَ مَنْ خَلَا عَنْ بَيِّنَةٍ مگر ہم صبر اس واسطے کرتے ہیں تاکہ جو شخص ملائکت دنیا اور آخرت میں گرفتار ہو جائے یا مر جائے محبت خدا اُس پر بھی تمام ہو جالی اور جو زندہ رہے او سپر ہی محبت پوری پوری ظاہر ہو جائے حدیث تمام ہو لی اَقُولُ اَمَّا قَوْلُهُ عَلَيْكَ السَّلَامُ اِنِّ اِذَا اُلْحِقْتُكَ اِلَى اٰخِرَةِ امین کہتا ہوں کہ یہ جو حضرت نے فرمایا کہ اگر میری شہادت نہو گی تو یہ خلافت جو تباہ کا رہے اسکا امتحان کیونکر ہو گا فالمراد بِالْاِخْتِبَارِ كَثِيْرٌ اِخْتِبَارٌ حَرْبٍ اِلِىْ مَرْوَانَ وَكَوْلِيَاءِ الشَّيْطَانِ الَّذِيْنَ قَتَلُوْهُ وَسَكَنُوْهُ فَقَطُّ پس مراد اس امتحان سے فقط امتحان نبی امیہ اور پیروان شیطان کا جنہوں نے آپ کو قتل کیا اور لوٹنے وغیرہ کی بدعت کی انہیں کا امتحان فقط منظور نہیں بلکہ الْاِخْتِبَارُ الْعَامُّ لِجَمِيْعِ الْأُمَّةِ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامِ بلکہ مراد حضرت کی امتحان عام تمامی امت سو قیامت تک ہے بِدَلِيلِ قَوْلِهِ جَعَلَهَا اللّٰهُ مُعْقَلًا لِّشَيْعَتَيْنَا وَيَكُوْنُ لَهُمْ اَمَانًا فِى الدُّنْيَا وَاِلَاٰخِرَةِ اس پر دلیل یہی جواب نے فرمایا کہ ہماری کر بلا کو خدا نے جای پناہ ہمارے دوستوں کے کر دیا ہے اور امان دنیا اور آخرت اُنکو واسطے اسی میں ہے اَلَا تَرٰۤی اِنَّ الْمُبْعَضِیْنَ اِلَیْهِ وَلَا وِلٰیَۃَ لَا یَنْبَغِ مِنَ کَاۡفِرٍ اَنْ یَّکُوْنَ فِیْ كُلِّ عَصْرِ وَاَوَّانٍ کَیْفَ یَسْتَغْفِرُوْنَ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ وَاَزَالَتْ عَنْهُمْ ذُنُوْبَهُمْ مَّصَابِيْهُهُمْ وَتَعْتَذِیْ بِعِزِّ رَبِّهِمْ کیا نہیں دیکھتے ہو کہ دشمن اُس جناب کے اور دشمن آپ کی دوستوں کو کوئی کیون نہ ہو ہر زمانہ میں اور ہر وقت کسی خندہ زنی کرتے ہیں ہم پر جب ہم زیارت کر بلا کو جا بین یا مصائب خواب سید الشہداء کو بیان کریں اور غرا دارى اس جناب کی عمل میں لا بین بل بعضہم بِمِثْلِ مَا مَرَّ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَفَیْقُلُوْنَ اَنْفُسَنَا بَلْکَ بعضوں کو تو اس درجہ کا تعصب ہے

جیسا قصہ یہ ہوتا ہے کہ ہم سے لڑیں اور زیارت کو جانے پر باغداد اسی کرنے پر ہکو قتل
 کریں وَلَیْنِ لَمْ یَسْتَطِیْعُوْا ذٰلِکَ لَمْ یَدْعُوْا اِذْکَہٗ وَلَا هُوَ اِلَّا اَصَابُوْنَہٗ بِہٖ لَیْسَ وَیْنَا
 مَوَالِیْنِ کہ اور اگر ہمارے قتل پر قادر نہ ہوں پھر اون کا یہ ارادہ ہوتا ہے کوئی ذلت اور رسوائی
 باقی نہ رہ جائے جو ہم دوستداران اہل بیت کو نہ پہونچائیں فَالِی اللّٰہِ الْمُسْتَعِیْزُ صَبْرًا یَا
 اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ بِسِ خدائے ہم شکایت کرتے ہیں صبر کیجئے ای ابا عبد اللہ حسین فَالِکَ
 وَلَوْ قَاتَلْتِ الْاَحْزَانَ وَصَبَرْتَ عَلٰی مُصَابِکَ حَتّٰی الْاَوْصَابُ دَاسِلَہٗ کہ اگرچہ
 نے بڑی بڑے رنج اٹھائے اور بڑی بڑی ایذائیں آپ کو چھو کچھیں اور اپنی مصیبتوں پر
 تنہا ہی صبر کیا جو حق صبر کر نیکا تھا وَلَیْسَ لَکُمْ لَمْ تَخْرُجْ ضَعْفًا فُلُوْا بِاَعْدَاکَ
 اِلَّا اَنْ لَّیْسَ لَکُمْ لَیْکِنْ حُوْکِیْہٖ اَب کے دشمنوں کے دلوں میں بڑھ گئے ہیں باوجود اس قدر
 ایذا دہی کے ابھی تک اُن کے دلوں سے نہیں نکلی فَخَرَجْ اَيْضًا صَابِرًا
 عَلٰی مَا یَا تُوْنِ بِہٖ لَیْسَ اَبِہٖسِ ہم لوگ ہی آپ ہی آپ ہیں صبر کر اہل بیت جو کچھ دشمنان دین کے
 ہاتھ سے ہو گا وہ پھر پھر یَا لَوْ کُنْ عَلٰی مُصَابِکُمْ لَا عَلٰی مُصَابِکُمْ ہمیشہ آپ کی سبب پر شکر اور ہر جو صحت گنہگار
 کی پرستش میں آپ پر گزرتا رہے وَلَیْکُمْ خُشُوْا اَللّٰہُمَّ اَجَلْ لَنَا وَاَمِنْ بَرَضِیْ یَا اَللّٰہُ اَذٰلِکَ الْعِزَّ اَمْرًا عَظِیْمًا
 تَجَعَّدَ صَافِیْرَہٗ مَعَ اَوْلِیَائِکَ الْمُعْضُوْمِیْنَ خدائے ہمارے واسطے اور جو شخص ہماری
 اس عزاداری پر راضی ہو اور ہمارا ساتھ دے اُسکے واسطے یہ ایسا بزرگ مقام
 اپنی جوار رحمت میں تجویز کر دے جہاں ہم کیجا ہو جائیں ہمراہ سیر اور نیا معنوں کے صَلَوَاتُ اللّٰہِ
 عَلَیْہِمْ جَمِیْنِ **باب ششم توجیہ کلام حضرت علی جواب نے**
جنوں سے فرمایا کہ ہم اپنے دشمنوں کے ہلاک کرنے
پر تم سے زیادہ فساد میں
 اَتَمَّ قَالَ الْحُسَیْنِ عِنْ اَوْدَیْہِمْ مِنْکُمْ تَشِیْہُہَا لَہُمْ مَآوَدَہٗ فِی
 الْقُرْآنِ الْحَیْدِ فِی سُوْرَةِ سَبَا حضرت امام حسین نے یہ جو لشکر جن سے ارشاد
 فرمایا کہ ہم کو اپنے دشمنوں کے قتل کرنے پر تم سے زیادہ قدرت ہے اس میں
 شجاعت پیدا ہوتی ہے اس قصہ سے جو خدا نے قرآن مجید کی سورہ سبا میں

ارشاد فرمایا ہے لَمَّا ذَكَرَ سُبْحَانَهُ مِنْ أَمْرِ يَلْقِئِينَ وَأَجَارَ الْهَلْدَ هَدِ يَقُولِهِ
 وَلِهَذَا نَسَّ عَظِيمُهُ جِبْ خدائے ذکر کیا قصہ جناب بلقیس کا اور ہر ہدیٰ خیر ہی کہ
 بلقیس کے پاس ایک تخت بہت بڑا ہے ثُمَّ ذَكَرَ قَوْلَ سُلَيْمَانَ أَلَيْكُمْ يَا بَنِي
 بَعْرُ شَوْهَا قَبْلَ أَنْ يَأْتُوْنِي مُسْلِمِينَ بعد اسکے قول حضرت سلیمان کا نفل فرمایا کہ اپنی
 حاضرین دربار سے ارشاد کیا کہ تم میں کوئی ایسا ہے جو اس تخت کو اوٹھا لائے قبل
 اسکے کہ وہ لوگ میرے مطیع ہو کر حاضر ہوں قَالَ عِفْرِيتُ مِنَ الْجِنِّ أَنَا أُنْثِيكَ قَبْلَ
 أَنْ تَقُومَ مِنْ مَقَامِكَ ایک جنیت جن نے کہا کہ میں اس تخت کو اتنا جلد لاؤں گا کہ آپ
 بھی دربار کو برخاست کر کے اپنی سند خلافت سے اُسے ہونگے فَلَمَّا كَانَ قَوْلُ
 الْعِفْرِيتِ مُشْعَلًا عَلَى دَعْوَاهِ عَظِيمَةٍ يَفْتَحُهَا عَلَى بَنِي آدَمَ چونکہ دعویٰ اس
 کا بہت بڑا تھا جس سے بنی آدم پر اس کو فخر کرنا منظور تھا وَكَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سُبْحَانَهُ أَنْ يُوقِرَ
 بَنِي الْجَانِّ عَلَى اسْتَوْفٍ مَخْلُوقَةٍ أَعْنَى بَنِي آدَمَ اور خدا کو یہ بات پسند نہیں تھی کہ کچھ لوگ
 تو قیر اور منزلت اتنا کرے کہ انسان سے انکی عزت بڑھ جائے فَلِهَذَا لَمْ
 يَمْلِكْ أَصْفُ بْنُ بَرْخِيَاءَ عَلَى مَا حَكَاهُ سُبْحَانَهُ اُنسی سبب سے جناب اصف
 بن برخیا کو ضبط نہ باقی رہا بُولُ اُسے جیسا قرآن میں خدا ارشاد فرماتا ہے وَقَالَ
 الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ اور کہا اس
 شخص نے جس کو ہوڑا سا علم کتاب کا حاصل تھا یعنی ایک اسم اعظم معلوم تھا میں اس
 تخت کو اتنا جلد لاؤں گا کہ آپ کی تلک نہ جھکنے پائگی فَلَمَّا كَثُرَ ظَنُّ أَصْفُ بْنُ بَرْخِيَاءَ
 مِنْ تَقْوَقِ الْجِنِّ عَلَى نَفْسِهِ فَكَيْفَ يَرْضَى بِهِ الْحُسَيْنُ اُجسوت حضرت
 اصف بن برخیا و صی سلیمان علیہ السلام اس جن کی اسنے اور فائق ہونے سے راضی ہو
 پس جناب امام حسین جنوں کی فضیلت سے اسنے اور پر کیونکر راضی ہو سکتی ہے اِذْ هُوَ
 فَتْرُحُ رَسُولِ اللَّهِ الَّذِي هُوَ أَفْضَلُ الْبَرِيَّةِ اسوا سبطیکہ وہ جناب مرند اس
 رسول کے تھے جو تمامی مخلوقات سے افضل ہیں وَابْنُ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ الَّذِي
 قَالَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ فِيهِ قَوْلُ كُنْ بِاللَّهِ شَهِيدًا ابْنِی وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ

علم الکتاب اور بیٹے اس علی بن ابیطالب کے ہیں جن کی شان میں خدا نے قرآن میں
 فرمایا کہ یہ وہاں سے محمد کا فرد ہے کہ ہمارے اور تمہارے درمیان میں
 گواہی دینے کو خدا کافی ہے اور وہ دوست خدا کا جسکو تمام علم کتاب معنی علم
 لوح محفوظ کا حاصل ہے کما هو مروي في التفسير جيا نخبه تفسير فریقین میں
 اس آیت کا شان نزول جناب امیر کی شان میں ہے اگرچہ بعض مفسرین اہل سنت
 نے اس آیت سے حضرت جبریل کو بھی مراد لیا ہے فان اصف بن برخیا کا عند
 علم من بعض الکتاب وهو الاشم الاعظم الذی به يتصرف العالم به في
 طی الارض یعنی وہ اسم اعظم کہو دیا تھا اس کے جناب اصف بن برخیا کو بعض علم کتاب بتایا گیا تاویلا سے
 الارض کا معجزہ کر سکتا ہے وعلی علیہ السلام قد جمع الله له كل علم وكل
 فضل فكيف يرثي الخلق بشي عني وفيه وھن لیسئی ادم اور علی ابن ابی طالب
 میں خدا نے ہر ایک چیز کا علم اور ہر قسم کی فضیلت جمع کر دی تھی یہ کہو نہ کر راضی ہوتے
 اس کلام کو سنکر حضرت امام حسین علیہ السلام جہین شہبلی بنی آدم کو پیدا
 پیا ہوتی تھی ولا یضائیہ وھن کہ ولا ینہ اور نیز خود جناب امام حسین اور انکی پیرزوار کی
 بھی اس میں کسر شان لازم آتی تھی فکانہ اراکما کمیرض وصی سلیمان ان یفتخر علیہ
 احد من الجن فكيف يرثي وصی محمد بن المصطفی الذی هو افضل
 الانبیاء ووصیہ افضل الاوصیاء پس گویا جناب امام حسین نے اسے زیادہ
 قادر ہوئی یہ مراد لی کہ ہر گاہ وصی سلیمان راضی نہوئے اس بات پر کہ وہ جن آپ کو سامنے
 اپنا خضر ظاہر کرے یہ کہو نہ کر راضی ہو سکتے ہیں وصی محمد مصطفی جو تمامی انبیاء پر افضل ہیں
 پس ان کے وصی تمام اوصیاء پر فضیلت رکھتے ہیں اما قولہ علیہ السلام لا فاج
 الجن ولكن تحضر وایوم التبت وهو یوم عاشوراء فیصدق ذلك مادوا
 انوا یسبحون انهم حضروا الطف کما امرهم الحسین علیہ السلام
 نسین قول اس جناب کا گروہ جن سے کہ یوم سبت بروز عاشورا
 تک حاضر ہونا چاہیے اسکی تعمید بنی ملا ہوا حق کی ترغیب ہوتی ہے

ہوئی ہے کہ وہ لوگ بموجب حکم آپ کے کربلا میں حاضر ہوئے نہ چنانچہ ہم اس کو باب
 آئندہ میں لکھینگے اب ہم اُن اسباب کو بیان کریں جنکی وجہ سے جناب امام حسینؑ نے
 افواج ملائکہ اور جن کو آخر وقت عصر عاشورا میں طلب فرمایا تھا یہ ہیں
 باب ہفتم اُن اسباب کا بیان جنکی وجہ سے نصرت ملائکہ اور
 جن حضرت کے منظور نہیں فرمائی اور کو آخر روز عاشورا میں طلب فرمایا
 اَمَّا تَحْقِيقُ اخْطَارِ الْحِجْنِ وَالْمَلِكَةِ فِي اخِرِ يَوْمٍ عَاشُورَا كَمَا اَمَرَ اَللّٰهُ
 فَعِنْدِي لَهُ دُجُوَّةٌ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ رَہی یہ بات کہ جناب امام حسینؑ نے فوج ملائکہ اور
 جن کو آخر روز عاشورا میں جو وقت آپ کی شہادت کا تھا طلب فرمایا اس طلب کرنے
 کے میرے نزدیک چند سبب تھے اور خدا بہتر جانتا ہے میں اپنے گمان میں یہی
 اسباب سمجھتا ہوں اَمَّا اَوْلَاکَ اَلْهَمُّ اِنْ حَقُّ وَاِنِ اَوَّلِ الْیَوْمِ اَوْ وَسْطِیْهِمْ
 کَانُوْا اَمْرٌ یُّدْرِیْ لِنَفْسِیْ تَمَّ پہلا سبب یہ تھا کہ فوج ملائکہ اور جن اگر اولی روز عاشورا یا
 وسط روز میں حاضر ہوتی اور اُدھانکا نصرت کی نصرت کا تھا وَاَنْ یُّنْبِذُوْا اَسْجَدًا
 بَعْدَ وَاَحَدٍ مِّنْ اَصْحَابِہٖ وَاَهْلِ بَیْتِہٖ وَیُقْتَلَ وَیُسْتَشْہَدُ اور کیفیت روز عاشورا
 کی صبح سے دوپہر تک یہ تھی کہ ایک ایک شخص آپ کی اصحاب اور اہل بیت سے
 میدان جنگ میں لڑنے جاتا تھا اور شہید ہوتا تھا وَاَنْتَ الْاَطْفَالُ یَتَکُوْنَ وَا
 یُوْلُوْنَ وَیَبْلُغُ اَصْوَابُہُمْ وَاَسْتَغَاثُہُمْ اِلٰی دُرُوْةِ السَّمَاءِ اطفال خور وصال
 کی یہ کیفیت تھی کہ رور سے تھے اور خروش اُنکے رونیکا خیمہ گاہ میں برپا تھا اور
 فریاد العطش آسمان تک جاتی تھی وَیَنْ اَبْدِیْہِمُ الْقَرْبُ وَالْاَوَاکِیْ وَکَ کُنَّا
 اَکْثَرُ لَوْ نَ لَکُلِّ مِّنْ یُّنْبِذُ اِنِّیْ بِشَرِّہٖ مِنَ الْمَاءِ وَهُوَ یَسْکُنِ وَیَقُوْلُ اَنَا اَنْتُمْ
 بِیْہِ اِنْشَاء اللّٰہ تعالیٰ ہاتھوں میں چھوٹی مشکیں سوکھی ہوئی اور خالی برتن
 لئے ہوئے کھڑی تھے اور جو شخص میدان جنگ کی طرف جاتا تھا اس کو کشت
 اور عاجزی سے درخواست کرتے تھے کہ ہمارے واسطے تھوڑا سا پانی لیتے آنا وہ مجاہد
 سعادتمند یہ سنکر ٹپ جاتا اور رو دیتا تھا اور کہتا تھا کہ انشاء اللہ اگر میں زندہ یہر تو ضرور

کتبہ
 احوال
 طلب فرمایا
 دار کتبہ

منزور پانی لیکر آؤنگا وَاَلْحَسَنُ يُنْظَرُ اِلَى مَا يَجْرُى عَنْكَ وَيَقُولُ اِنَّ اَقْلَهُ نَاصِرَاهُ
اور حضرت امام حسین دیکھ رہے تھے جو کچھ اپنی گزرتی رہی اور فرماتے تھے افسوس ہے
کہ ہمارے انصار کم ہیں وَمَرَّةً يَقُولُ وَاعْتَوْنَا هَٰ هَلْ مِنْ نَاصِرٍ يَنْصُرُنَا هَٰ هَلْ
مِنْ ذَا اِيْتٍ يَنْبُتُ عَنْهَا هَلْ مِنْ نَاجِمٍ يَرْحَمُ عَلَى اَهْلِ بَيْتِ الرَّسُولِ اور کبھی فرماتی
تھے کہ افسوس ہے کہ اسوقت کوئی فریادیں نہیں ہو کوئی ایسا بھی ہے جو اسوقت ہماری
ضرورت کرے کوئی ایسا بھی ہے کہ ان اذیتوں کو ہم سے دفع کرے کوئی ایسا بھی ہے
جسکو اہل بیت رسول پر رحم آئے ہَلْ مِنْ مَسْلُومٍ يَسْتَوْفِيْنَا شَرَّ بَدَنٍ مِنَ الْمَاءِ فَقَدْ
تَشَرَّفْتَ اَلْكَافُورُ تَارِيْنٌ يَشِدُّ فِي الظُّلُمَاءِ کوئی مسلمان بھی اب باقی ہے جو ہکو تھوڑا سا
پانی پلاؤ کہ اب تو شدت تشنگی سے ہماری ہیکر تشنگ ہو گئے ہیں وَكُلُّ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ
اِلَّا حَسَادًا وَكَأَنَّكَ بَابًا اَوْ رِيْبًا سَبَّابِيْنَ جَوَابٍ فَرَمَاتے تھے بنظر الحاح و حستیا ج اور
کہ اگر نبی کے انوزد بالقدہ نہیں قدرت بختی کہ اگر زمین پر پانون مار دیتے اُسی جگہ چشمہ
سایہ ہو جاتا لیکن اِنَّهَا مَالُ الْعِجَّةِ وَاِنَّهَا دَا اِلَٰهٍ تَعَالٰی وَوَصِيَّةٌ عَنِ جَدِّ لَكِنْ بِنُظَرِ
امام حجت یہ کلام آپ پر مستشاد فرماتے تھے اور خدا کو مظالم امت پر گواہ کرتے تھے اور
وصیت اپنے نانا کی بجالاتے تھے کیا خوب ایک ملاح اہلبیت نے نظم کیا ہو رحمت خدا کی
اُس پر جو یہ حسین اور طلب اب ای معاذ اللہ یہ تمام کرتی تھے حجت سوال اب نہتاہ فَانْ حَضَرَ
اَنْتَ اِلَٰهٌ اَلْمَلَائِكَةُ وَالْحَسَنُ فِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ كَيْفَ يَسُوْغُ لَكَ بَلَاً اَلَا يَسْتَغَاثُ
اگر اسوقت فوج ملائکہ اور جن حاضر ہوتی یہ استغاثہ کرنا حضرت کا کیونکر صحیح و درست ہوتا
وَكَيْفَ يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا جَبَّارُ يَا مُنْتَقِمُ اِنَّ عَبْدَكَ الْحَسَنَ قَدْ اسْتَغَاثَ
فَلَمْ يَسْتَجِبْ لِيَّوْا وَاسْتَرْحَمْتُ فَلَمْ يَرْحَمُوْهُ فَلَا تَتِمُّ الْحُجَّةُ عِنْدَ اَللّٰهِ تَعَالٰی يَوْمَ الْاَحْزَانِ
اور کیونکر بروز قیامت آپ شکایت بحضور پروردگار کر سکتے کہ ای جبار ای منتقم حقیقی میرے
سندہ فرمانبردار حسین نے اسے فریاد کی پس فریاد کو نہیں ہو پنچے اور ان سے نرم ملی
اپنے حال پر طلب کی پس ان اشقیاء کو رحم نہ آیا اور جب آپ یہ شکایت کر سکتے تو امام
حجت بروز حشر نہوتا اَلْاٰخِرَ الْاَوَّلُ وَالْاَوَّلُ الْاٰخِرُ اَلَّذِيْنَ اسْتَشْهِدُوْا اَمْعٰ

إِنَّ كَافُرًا أَحْيَاءَ وَيَا أَيُّهَا النَّصِيُّ مِنْ أَفْوَاجِ الْمَلَائِكَةِ وَالْجِنِّ دُورًا سَبَّحُ بِهٖ هُوَ
 اصحابِ اہلبیتِ جناب کے ہمراہ شہید ہونے اگر زندہ ہوتے اور انکی حالت حیات میں فرج
 ملا کہ اور جن کی آمد ہوئی فَاثَمُّوا أَنَّ كَانُوا أَمْوَنَ مِنْ مُطِيعِينَ لِأَمْرِهِ فَلَا كِتْمَ لَكُمْ
 يَكُونُوا أَعْصُو مِنْ وَلَا تُجِجِ اللَّهُ عَلَى خَلْقِهِ پس وہ شہد اگرچہ وہ مومن کامل
 تھے اور حکم امام کے بدل جان فرمانبردار تھے مگر معصوم نہ ہو اور رحمت خدا میں داخل تھے
 بشریت اور غیر غالب تھی فَعَصَى أَنْ يَسْأَلُوا الْحُسَيْنَ إِنَّكَ قَدْ طَلَبْتَ النَّصِيَّةَ مِنْ بِلَاكِهِ
 خُفِيفَةً كَالْبَصُرَةِ وَالْمِنْ وَالْعَاظِرَةِ وَغَيْرِهَا شَايِدَ بِقَضَائِ بَشَرِيَّتِ وہ لوگ حضرت سے
 کہہ بیٹھے کہ آپ نے نفرت مختلف مقامات سے طلب فرمائی تھی مثل بصرہ اور مین اور غاصرہ وغیرہ
 کے وَتَدَّ مِنْ اللَّهِ عَلَيْكَ الْآنَ وَإِلَيْكَ بِالنَّصِيِّ فَأَرْسَلَ إِلَيْكَ سَكْرًا الْجَنِّ فَلَمَّا
 قُذِبُوا أَنْصَارَكَ وَقَاتِلِ الْكُفَّارِ وَأَهْرَ مِنْهُمْ عَنْ آخِرِهِمْ خَدَا لَيْتَ لَوْ كُنْتَ بِشَرِّ
 کر کے اب اس وقت آپ کی تائید فرمائی ہے کہ لشکر ملائکہ اور جن کو آپ کی نفرت کیلئے
 بھیجا ہے اب آپ انکو ایسے انصار میں داخل کر کے کفار بدکاروں میں اور ان سب
 کو شکست فاش دین فانْ أَحْبَابَ الْحُسَيْنِ مَسْئَلَتُهُمْ فَلَا يَقْنُ زِينَتِكَ الشَّمْسُ آدِه
 الْعُظْمَى الَّتِي أَشَارَ إِلَيْهَا بِقَوْلِهِ لَا فَوَاجِ الْجَنِّ لَكِنَّ الَّذِينَ كَتَبَ الْخَبِيرُ أَرْكَر
 جناب امام حسین بموجب درخواست اپنے اصحاب و اہلبیت کے نفرت ملائکہ اور
 جن کو منظور کر لیتے اس درجہ شہادت عظمیٰ کو نہ پہونچتے جسکی طرف آپ نے لشکر جن کی
 طرف خطاب کر کے آیہ قرآنی کی تلاوت فرمائے تھے کہ ہمیشہ شہید ہونا خدا نے خواہ
 کر دیا ہے وَمَعَ ذَلِكَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ فِي صُحْبَةِ ذَلِكَ الْيَوْمِ لَقَدْ كَتَبَ الْحُسَيْنِ مِنْ
 الْمَسَامِ وَقَالَ يَا بَنِيَّ إِنَّكَ تَأْتِيَنِي الْيَوْمَ بَعْدَ الْعَصْرِ اور اسکی علاوہ صبح
 عاشورا کو جناب رسول خدا نے خواب میں حضرت امام حسین کو خبر دی تھی کہ الفریزہ
 آج بعد عصر کے تم ہمارے پاس پہونچ جاؤ گے وَكَانَ حَاضِرًا فِي الطُّفِّ بِرَا الشَّامِ
 حِينَ احْتِصَارِهِمْ وَيَقُولُونَ لِلْحُسَيْنِ هَذَا جَدُّكَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصْطَفَى اور جناب سرور
 کائنات میدان کر بلا میں موجود تھے کہ شہداء انکو بوقت احتضار کو دیکھتے تھے اور کہتے تھے کہ

کہ اسے حسین یہ آپ کے نانا رسول خدا محمد مصطفیٰ تشریف بہت ہی پیچھے ہیں
 مِنْ كَارِسُو الْأَفْقِ وَيَقُولُ لَكَ الْعَجَلُ الْعَجَلُ فَإِنَّا مُشْتَاقُونَ إِلَيْكَ أَوْ رَأَيْتَ كَيْسَ
 جام پر آب لئی ہوئے فرما رہے ہیں کہ اسی حسین جلدی آؤ ہم تمہارے مشتاق ہیں ہذا
 وَإِنْ لَمْ يَقْبَلِ الْحَدَنُ مُسْئَلَةً أَصْحَابِيهِ فِي ذَلِكَ كَهَيِّ جَعَلْنَاهُمْ أَنْ يَكْرَهُوا
 شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَّهُمْ يَهَاتُ تَوَاسُوتٍ تَبَى حَبِيبُ كَرَأَيْتَ أَصْحَابَ كَاكِنَا مَانِ لِيْتِي أَوْ لِي
 آپ کا کہنا اور انکی درخواست منظور نہ کرنے سے شاید کہ وہ بات ناگوار ہوئی جو انکو حق میں بہتر
 اور سیدل ہو جائے اِنَّمَا الْأَمْرُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِلَهُمَا مَا الْمُفْرَجُ بِالطَّلَاحَةِ حَكَمَ
 وہی ہے جو خدا اور رسول اور امام واجب الطاعة صادر فرمائیں اور عقل بشری انکی مصالحتوں
 کو نہیں پہنچ سکتے الثَّالِثُ أَنَّ الْأَحْسَيْنِ كَانَ مُجَاهِدًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَافْوَاجَ
 الْمَلَائِكَةِ وَالْجِنِّ أَيْضًا مِنْ جُحَاكَةِ الْمُسْلِمِينَ أَوْ تَبَى سَبَبُ يَهَبُ كَيْسَ جَنَابِ إِمَامِ حُسَيْنِ
 مجاہد فی سبیل اللہ تباری جو مسلمانوں کے جماعت سے پورا ہوتا ہے اور جن اور ملائکہ ان پر
 بھی حکم مسلمانوں کا جاری تھا فَإِنْ حَضَرَ فَاوَقَدْ تَكَمَّتِ الْحَرْبُ بِأَوْرَادِهَا مَجِيبُ
 عَلَى الْإِمَامِ الْحَكْمَ عَلَيْهِمُ بِالْمُجَاهِدَةِ بَعْدَ الدِّينِ لِنُصْرَةِ الْإِسْلَامِ بَيْسِ الْغَرَبِ أَوْ
 ملائکہ اسوقت آتے جب لڑائی کا بازار گرم تھا واجب ہو جانا امام پر کہ ان کو اعداء دین
 لڑنے کا حکم دین واسطے نصرت اسلام کے هَذَا أَمَّا كَانَ عَلَى ظَاهِرِ الشَّرِيعَةِ يَهَبُ
 حکم ہی بنظر ظاہر شریعت کے تھا وَأَمَّا حَكْمُ الْبَاطِنِ فِي تِلْكَ الْوَاقِعَةِ فَهُوَ غَيْرُ هَذَا الْحَكْمِ
 کما كَانَ لِبَعْضٍ مَنْ تَقَدَّمَ مِنَ الْأَمَمِ السَّابِقَةِ لِيَكُنْ حَكْمُ بَاطِنِ حَضَرِ كَانْهَلِ
 اس حکم ظاہری کے تھا جس طرح اور بعض انتہائی سابقہ پر بھی ہو چکا ہے فَالْحَدِيثُ
 عَلَيْهِ السَّلَامُ مَعَ أَصْحَابِهِ كَانَ مَأْمُورًا بِتِلْكَ الْعِبَادَةِ وَبِهِ أَنْ يُعْرِضَ نَفْسَهُ لِلْقَتْلِ
 میں جناب امام حسین مع اصحاب کے محکوم اس عبادت پر تھے کہ اپنے نفس کو فدا کریں اور
 شہادت حاصل کریں فَلِهَذَا أَمَرَ أَفْوَاجَ الْمَلَائِكَةِ وَالْجِنِّ أَنْ يُحْضِرُوا فِي
 الطُّفِّ بَعْدَ الْعَصْرِ وَهُوَ زَمَانٌ قَرِيبٌ مِنْ زَمَانِ شَهَادَتِهِ وَظُهُورِ الْإِفْخَارِ
 اَعْلَى الظَّاهِرِ اسواسطے حضرت نے فوج ملائکہ اور جن کو حکم دیا کہ وہ لوگ کہ بلا میں بعد عصر

کے آئین جو زمانہ قریب زمانہ شہادت حضرت کے تھا اور تکت ظاہری آپ کو
 ہو چکی تھی وَ يُؤَيِّدُ ذَلِكَ مَا رَوَاهُ أَبُو اسْحَقَ فِي نُورِ الْعَيْنِ حَيْثُ قَالَ اور اسی کی تائید
 وہ روایت کرنی سے جسکو ملا ابواسحاق نے کتاب نور العین میں لکھا ہے چنانچہ
 کہتے ہیں وَ رُوِيَ عَنِ الصَّادِقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ
 لَمَّا الشَّيْخُ الْحُسَيْنُ وَعَسْكَرُ بَنِي سَعْدٍ رَوَايَتُ كِي سَبَّ جَنَابَ صَادِقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 سے وہ فرماتے تھے کہ میں نے اپنے پدر بزرگوار سے سنا ہے کہ جب جناب
 امام حسینؑ اور لشکر ابن سعد کا مقابلہ ہوا قَامَ الْحَرْبُ بَيْنَهُمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ النَّصْرَ حَتَّى
 دَفَرَتْ عَلَى رَأْسِ الْحُسَيْنِ ۲ اور لڑائی دونوں شکروں میں شروع ہوئی تو خدا کی
 تعالیٰ نے نصرت کو مجسم کر کے نازل فرمایا تا اینکه سراقہس جناب امام حسینؑ پر سایہ
 افگن ہوئی جیسے کوئی پرندہ بروقت زمین پر اترنے کے اپنے بال و پر اس طرح سے وسیلہ
 کر کے بلاتا ہو گیا اب گرجا جاتا ہے وہی صورت نصرت کی اسوقت تھی تَوَدَّ خَلِيفَةُ
 بَيْنَ النَّصْرَةِ عَلَى أَعْدَائِهِمْ وَيَبْنِي لِقَاءَ رَبِّهِمْ عِبَادُ اللَّهِ حَتَّى اس جناب کو اختیار
 دیا تھا کہ تم مختار ہو چاہو اپنے دشمنوں پر فتح پالی اختیار کرو اور چاہو ملاقات اپنے
 پروردگار کی اختیار کرو فَاخْتَارَ لِقَاءَ رَبِّهِمْ عَلَى النَّصْرَةِ عَلَى أَعْدَائِهِمْ حضرت نے
 ملاقات پروردگار کو ترجیح دیا اپنے دشمنوں کے مغلوب ہونے پر وَ رَوَاهُ
 الشَّيْخُ مُحَمَّدُ بْنُ الشَّيْخِ عَنِ كِتَابِهِ الْمُسْتَشْفَى بِمَعَالِمِ الدِّينِ اسی روایت کو جناب
 سید ابن طاووس نے ترمسی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے اپنی کتاب معالم الدین میں
 روایت کی ہے وَالرَّابِعُ لَمَّا أَرَادَ اللَّهُ مُبْجَانَهُ إِظْهَارَ فَضِيلَةِ الْحُسَيْنِ وَالشَّهِيدِ
 الَّذِينَ مَعَهُ عَلَى سَلَاةِ الشُّهَدَاءِ كَمَا تَعْلَمُونَ فَإِنَّ شَهَادَتَهُ كَانَتْ عَيْنَ شَهَادَةِ
 النَّبِيِّ ۳ چوتھا سبب یہ ہے چونکہ خداوند عالم کو منظور تھا کہ فضیلت حضرت امام حسینؑ کی مع
 شہداء و کربلا شہیدوں پر باقی رہے اس لئے کہ شہادت اس جناب کی عین شہادت
 جناب رسالتؐ کی تھی کَمَا أَثْبَتَ ذَلِكَ بَعْضُ عُلَمَاءِ أَهْلِ الشَّيْخَةِ وَبَيْتِهِ فِي سِرِّ
 الشَّهَادَتَيْنِ جِنَاخِ اس بات کو بعض علماء اہل سنت نے ثابت کیا ہے اور شاہ عبدالعزیز

کتاب سر شہادتین میں اسکو تفصیل بیان کیا ہے وکان من مصلح اللہ تعالیٰ ان بھی
 ذلک العزاء الی یوم القیامۃ اور بخلمہ مصلحتیائے الہی کے یہ بھی تھا کہ عذائے
 شہداء کر بلا کو قیامت تک خدا باقی رکھے وینکی علیہم کُل من خلقہ اللہ
 سبحانہ من الشجر والحجر والارض والسماء والانس والجن والملائکۃ مخلصین
 فی ذلک العزاء اور تمامی مخلوقات خدا اوکی مصیبت پر روتے درخت اور پتھر اور زمین
 و آسمان اور آدمی اور جن اور فرشتی اور ان سب کا رونا خالص و نہیں بزرگواروں کی مصیبت
 پر ہو جن کو خدا نے اور شہداء پر فضیلت دی ہے ولہذا اقد کان المحسن محکوما
 من اللہ تعالیٰ ان یشرک فی تلک الفضیلۃ الجن والملائکۃ اسو اسطے جناب امام حسین
 کو حکم خدا یہ تھا کہ اس فضیلت میں جن اور ملائکہ کو شریک نہ کریں فاقہم اذ اقلوا و
 جاهدوا معہ فلا یخلوا الا ممران یکنوا اما غلبین او مغلوبین اس
 کہ جن اور فرشتے اگر آپ کے ہمراہ کفار سے لڑتے اور جہاد کرتے دو حال سے خالی نہ تھا
 یا اوں پر غالب آتے یا مغلوب ہو جاتے فان غلبوا وقتلوا اعداء اللہ عن لہم
 کما تم امر اللہ ولما اوفیٰ بعهده کما ذکرکے سابقا اگر فرشتے اور جن دشمنان
 خدا پر غالب آتے اور ان سب کو قتل کر دیتے وہ حکم خدا
 کا جو حضرت امام حسین کو تھا اسکی پوری بجا آوری نہوتی اور ایفاء وعدہ جناب سالتاب
 نہوتا جیسا اسکو مینے اوپر ذکر کیا ہے وان قتلوا واستشهدوا مع الحسین فالباقر
 من بعدہم منہما اذ ابوک وتغزو ایدلک العزاء وکم یکن بکائهم خالصہ
 علی اقرب السؤل واهل بیتہ واصحابہم اور اگر ملائکہ اور جن جو نصرت کو آتے وہ
 دشمنوں کے ہاتھ سے مار جاتے اور شہادت پا لیتے تو ملائکہ اور جن باقی رہ جاتے جب
 وہ اس مصیبت پر روتے اور اس غمزداری کو برپا کرتے انکار ونا اور غمزداری کرنا خالص
 مصیبت پر فرزند رسول اور ان کے اہلبیت اور اصحاب پر نہوتا بل الجن والملائکۃ
 المستشهدون انیضا کا کو اشرکاء فی ذلک بلکہ ملائکہ اور جن جو شہید ہو جاتی
 وہ بھی اس فضیلت میں شریک ہوتے اور رونا والے جن اور ملائکہ ان پر بھی روتے

روئے فلا یحصل الغرض المطلوب من اللہ تعالیٰ وهو تفصیل ہولاء الشہداء
 علی الجین والملائکہ پس جو غرض مطلوب خدا کی تھی وہ نہ حاصل ہوتی وہ غرض بھی تھی کہ
 فضیلت ان شہداء کو خبات اور ملائکہ پر حاصل رہے فافہم فائدہ مع وضوح حید
 حقیق و حقیق بآن یکتب بالذہب ولا تقصصنا فی منہ العجب اس بات کو جو
 سمجھ لینا چاہیے کہ باوجودیکہ ہم نے بہت واضح بیان کیا ہے پھر بھی دقیق ہے اور لائق
 ہو کہ آپ سر لکھی جا اور کچھ تعجب نہ کرنا چاہیے فان نبینا خیر الخلائق لجمعین وامتہ خیر
 الامم کما نطوہ القرآن المبین اسلئے کہ ہمارے نبی تمامی مخلوقات خدا پر افضل ہیں
 اور انکی امت بھی کل امتوں پر فضیلت دی گئی ہے اور خیر الامم اس امت کیواسطی قرآن میں
 وارد ہوا ہے اما ما روی عن الامتہ علیہم السلام انہ من تدکر مصائبنا
 واستعبر او تنفس الصعداء قائلاً یا لیتنی کنت معہم یوجر اجرہم ہولاء الشہداء
 فہو مرید فضل و رحمۃ من اللہ علی عبادہ رہی یہ روایت کہ ائمہ علیہم السلام نے فرمایا
 کہ جو شخص ہمارے مصیبت یاد کر کے آپ دیدہ ہو جائے اور آہ سرد بھر کرے یا لیتنی کنت
 زبان پر لائے اسکو اجر شہداء و کربلا کا ملیگا اور آدمی اور جن اور ملک سب اسمیں
 داخل ہیں پس وہ زیادہ رحمت خدا کی ہے اپنے بندوں پر ولکن فیہ نوع من التشبیہ
 ولا یكون المشبہ حین التشبیہ یہ پس ان احادیث میں ایک قسم کی تشبیہ ہے لیکن
 جس چیز سے کسی چیز کی تشبیہ دی جاتی ہے وہ دونوں سب باتوں میں یکساں
 نہیں ہو جاتیں بلکہ اصل اور فرع کا جو فرق ہے وہ باقی رہ جاتا ہے ورنہ تشبیہ میں
 بڑی وقت واقع ہو اس لئے کہ اگر دو چیزیں ہر طرح سے
 یکساں ہو جائیں پھر وہ دو باقی نہیں بلکہ ایک ہو جائیں گی :



باب ششم کر بلا میں بروز عاشورا جن اور ملائکہ کا آنا بروایت
فوقین اور انکا غرار مونا اس مصیبت پر اور ثبوت روایت حضرت

قَدْ كُنْتُ بِرُحْمَةٍ مِنَ النَّبِيِّ اَسْمَعُ فِي الْمَرَاتِي الْقَدِيمَةِ وَالْحَجْدِ لَدَوَاتِ
مَلِكِ الْحِجْرِ الْمُسْتَعْبِدِ بِرُحْمَةٍ مَعَ خَلِيلِهِ وَعَسْكَرِهِ قَدْ خَفِيَ فِي الطَّفِّ قَبْلَ اَنْ
يُسْتَشْمَكُ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِسَاعَةِ يَمِينٍ بِهَيْشَةٍ مَدَّتْ سَيْ قَدِيمٍ اَوْ جَدِيدٍ مَرْتُونٍ
مِنْ يَحْيَى رَوَايَتِ سَنَّا كَرَامَتِهَا كَهَادِشَاهِ جَبُونِ كَا جَسَاكَ زَعْفَرَانِمْ هَبْ كَرِ بِلَا مِیْنِ اِبْنِ اَشْكِرِ
لِکِرِ بَرُوزِ عَاشُورَا سَوْقَتِ حَاضِرِ سَوَا كَهْ جَبِ تَهَوْرِي دِيرِ خَبَابِ اِمَامِ حُسَيْنِ كِي شَهَادَتِ مِنْ بَا
نَهْتِي وَلَكِنْ مَا كُنْتُ قَدْ عَشَرْتُ عَلَى تِلْكَ الْقَضِيَّةِ فِي الْكِتَابِ الَّتِي اُتِيَ عَلَيْهَا الْمُرْسَلُ
رَوَايَتِ كُو مِثْلِ اِلٰهِي كِتَابِ مِیْنِ نَهْمِیْنِ دِيكِهَاتِهَاجَا مَجْهَ اَعْتَادِ بَعْدَ اَلَا اِنْ فَهَدَّ وَجَدْتُ
فِي الْكِتَابِ رَوَايَاتٍ نَدُلُّ عَلَى اَحْضُورِ بَعْدِ فِي الطَّفِّ يَوْمَ عَاشُورَا اَمَّا كَبْكُو كُنْتُ فَوْقِیْنِ
مِیْنِ اِلٰهِي جَبْ رَوَايَتِ مِیْنِ جَبْ سَبْ نَجْوٰی ثَابِتِ اِلٰهِي كَهْ فَوْجِ جَبُونِ كِي بَرُوزِ عَاشُورَا كَرِ بِلَا
مِیْنِ اَلٰی تَحِي مِنْهَا مَا رَوَاهَا فِي نُورِ الْعَيْنِ تَا اَلْحَفُوظُ مِنْ مُنْذَرِ حَدَّثِي شَيْخِ مِیْنِ
بَنِي تَيْمِیْمٍ كَا نَ يَسْكُنُ اَلْمَكِّيَّةَ اَزَا بَجْمَلِ اَلِكِ يَهْ رَوَايَتِ جَبْكُو مَلَا اَبُو اَسْحَقِ سَبْ كِتَابِ
نُورِ الْعَيْنِ مِیْنِ ذَكَرِ كِبَا سَبْ مَحْفُوظِ اَبْنِ مَنْذَرِ كِهْتَا سَبْ مَجْهِي اَلِكِ مَرْدِ بَرِزْ كِ جَوْنِي تَيْمِیْمِ سَبْ
اُسَبْ رَوَايَتِ كِي بَرُوزِ شَخْصِ اَلِكِ وَخِي شِكْرَهْ بِرِ بَتَا تَهَا قَالِ سَمِعْتُ اَبِي يَقُولُ وَاللّٰهِ
مَا شَعَرْنَا بِاَقْتِلِ الْحُسَيْنِ حَتَّى كَانَ سَابِعُ يَوْمِ عَاشُورَا وَهُوَ مَرْدِ بَرِزْ كِ شَيْخِي كِهْتَا سَبْ كِهْتَا
اِسَبْ بَابِ سَبْ سَاوَهْ كِهْتِي تَبْ شَمِ خَبْرَا كِهْتَا شَهَادَتِ اِمَامِ حُسَيْنِ بِرَا كَا بِي نَهْتِي مِیْنِ تَكْ كِهْتَا
مَحْرَمِ كَهْ رَكْعَتِ سَاوَانِ اَنْ اَيَّابُنِي مَا اَنَا اَلْمُسْكِنُ فِي الرَّايَةِ فَسَمِعْتُ صَوْتَ مُسْكِنٍ فَقُلْتُ
اَلَمْ يَنْ اَنْتَ يَوْحَنَّا اَللّٰهُ مِیْنِ اَلِكِدْنِ اِسَبْ شِكْرَهْ بِرِ بَتَا تَهَا كَا كَا اَلِكِ شَخْصِ كِي مِیْنِ
اَوَا زَسْنِي كَهْ كِهْ كِهْ بَاتِیْنِ كَرِ رَا تَهَا اَمَّا اِسْكَاسْ كِهْتَا اَلِي نَدِیَا تَهَا مِیْنِ سَبْ اَوَسْ سَبْ كِهْتَا لَوْ كُونِ
خَدَا كِي رَحْمَتِ مَجْهِي بِرِ جَوَالِ اَنَا وَاَبِي فَخْرَانِ مِنْ الْحِجْرِ نَصِيبُ اَرْدُنَا مَوْاسَاةُ الْحُسَيْنِ
بِاَنْفُسِنَا فَبَقْنَا لِقَدُورِ فَوْجِ نَاهِ قَتِيلَا اُسَبْ جَوَابِ اَلِكِ مِیْنِ اَوَسْ رَا بَقِي مِیْنِ جَانِ سَبْ
نَصِيبِ اَلْنَصِیْبِیْنِ كَهْ رَهْ رَوَالِي هَمْ لَوْ كُونِ كَا اَرَادَهْ اَلِكِ اَبِي جَانُونِ كُو فَا كَرِ كَهْ حَسْبُ لَوْ كُونِ جَانِ اَلَّذِیْنِ

امام حسینؑ مگر قدرت الہی ہمارے پہلو جاری ہو چکی تھی جب ہم دشت کربلا میں پہنچے تو آپؑ شہید
 ہو چکے تھے وَمِنْهُمْ كَارُوهٌ فِي أَنْتَارِ الشَّهَادَةِ مِنْ جَالَتِ الشَّيْءِ الطَّاهِرَاتِ فِي مَجْلِسِ
 زِيَادِ اور ازین قبیل وہ بھی روایت ہے جسکو اسرار الشہادت میں منجماۓ اُن حالات
 اہل بیت کے ذکر کیا ہے جو دربار ابن زیاد میں گزرے قَالَتْ أُمُّ كَلثُومٌ فَبَيْنَمَا
 نَحْنُ كَذَلِكَ إِذْ تَرَى شَخْصٌ وَهُوَ يَقُولُ خَبَابٌ أُمُّ كَلثُومٌ فَمَا تَعْنِي أَجَبِي
 ہم لوگ دربار ابن زیاد میں موجود تھے کہ ایک شخص نظر آیا اور وہ کہتا تھا
 وَاللَّهِ مَا جِئْتُكُمْ حَتَّى بَصُرْتُ بِهِ بِالطَّقِ مُنْغَفِرًا لِّخِذِّينِ مَسْخُورًا وَمَسْمُومًا
 خدا کی ای اہل بیت رسولؐ میں تمہاری خدمت میں یوحنا نہیں حاضر ہوا ہوں بلکہ میں
 نے دیکھ لیا ہے میدان کربلا میں جناب امام حسینؑ کو اُنکے دونوں خسارے
 خاک الود ہو گئے تھے اور پس گردن سے سر مبارک جدا کر دیا گیا تھا اسکے بعد
 اور بھی چند اشعار میں قَالَتْ أُمُّ كَلثُومٌ مَنْ أَنْتَ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْحِجْرِ جَنَابِ
 ام کلثوم علیہا السلام نے اُس سے فرمایا تو کون ہے اسنے کہا کہ میں ایک جن ہو
 أَسْلَمْتُ عَلَى يَدِ ابْنِكَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي بَيْتِ دَلَّتِ الْعُلُوكُ وَقَدْ وَصَلَتْ
 عَلَيَّ نَصْرُكُمْ أَبِی کے والد بزرگوار امیر المؤمنینؑ کے ہاتھ پر میں بیرواۃ العلم میں
 مسلمان ہوا تھا مجھے پر البیت کی نصرت واجب تھی فَجِئْتُ وَالْأَمْرُ قَدْ قَاتَ
 فَمِئْتُ عَلَيَّ يَا آلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَا أَصَابَكُمْ أَلَكُ حَا
 پس میں بارگاہ نصرت دشت کربلا میں معلیٰ میں حاضر ہوا مگر وقت نصرت کا گزر چکا تھا یعنی
 حضرت امام حسینؑ علیہ السلام شہید ہو چکے تھے مجھے سخت ناگوار ہے ای آل رسولؐ
 یہ مصیبت اور یہ ایذا جواب کو پہنچی ہے یعنی مجھے نہیں دیکھا جاتا ہوا یہی امیری
 شاہزادی اور صاحب جزاوی آپ کو کچھ حاجت ہے تو مجھ سے ارشاد فرمائے
 فَقَالَتْ أَمُضْ لِيْثَانُكَ بَارَكَ اللَّهُ فِيكَ فَلِلَّهِ الْمَشِيَّةُ فَبَيْنَا خَبَابٌ أُمُّ كَلثُومٌ
 فرمایا کہ تو اپنا کام کر اور چلا جا خدا تیرے ارادہ میں برکت دے ہم اہل بیت کے
 حرمین مشیت خدا پر نہیں جاری ہوئی ہے لَا تَقْدِرُ أَنْ تُرْفَعَ قَبْرَانَا بِذَا الْإِثْ

اَخْبَرَ نَارِ سُورِ اللَّهِ بِهَكَوْنِهِنْ قَدَرَتْ بِهِيَ قَضَاءُ اِلٰهِي كُوَيْلُثْ دِيْنِ اَوْ رَجَبِ مَصِيْبَتُوْنَ مِيْنِ تَوْجُوْكَوْ دِيْكَهَمْ
 رَا بِهِيَ اَنْكُوْهُبُوْ دِيْنِ اِنْ سَبَّ اَتُوْنَكِيْ بِهَكَوْنِهِمْ اَرْبَابُ نَارِ سُورِ اللَّهِ نَعَزْدِيْ بِهِيَ وَهَاتَانِ الرَّوَايَاتِيْنَ
 نَدَّ اِلٰهِيْ عَلٰى اَتَمِّمْ قَدْ حَضَرُوْا فِي الطَّقِثِ كَمَا كَانَ اَمْرُهُمْ اَلْحُسَيْنِ عَلَيْهِ دَوْلُوْنِ رَوَايَتِيْنِ وَتَلَا
 كَرْتِيْ مِيْنِ كِتَابِ حَاضِرِ هِيْ مِيْدَانِ كَرِيْمِيْنِ جَبْرِ حَقِيقَتِ اَمَامِ حُسَيْنِ اَلْكُوْكُمْ دِيَا تَبَاوَدَا سَقُوْا عَلٰى طَفَاتِهِمْ
 مَرَالُوْا اَسَاةً وَكَذٰلِكَ الْمَلَايِكَةُ الَّذِيْنَ قَدْ اَمَّ هُمْ اَلْحُسَيْنِ وَوَسِيْدُوْا اَيْدِيْ حَبِيْبِهِمْ اَنْشَاءُ اللَّهِ
 اَوْ رَجَبًا كُوْا مَسُوْمِيْنَ اِسْتَبَاكَ اَمَامِ حُسَيْنِ كِيْ اَشْفُوْتِ بِهِيَ اَوْ رَجَبِيْ اِنْ اَمْلَا اَلَكَا هُوَ جَبْرِ كَرِيْمِيْنِ حَاضِرِ هِيْ
 حَكْمِ دِيَا تَبَاوَدَا بِهِيَ اَلْحُسَيْنِ كِيْ هَمْ اَسْكُوْ بِهِيَ اِنْ كَرِيْمُوْا اَتَمِّمْ مَفَاتِ حَبَلُوْ اَسْعَارَهُمْ اَلْبُكَاءُ
 عَلٰى مُصَابِيْهِ وَقَدْ رُوِيْنَا مِيْنِ الْعَامَّةِ وَالْخَاصَّةِ رَوَايَاتٍ كَاثِمَاتُ اَتَرِ اَلْهَيْفِ
 لِهَوَاقِفِ وَتُوْجِ اَلْحَقِ اَوْ رَجَبِيْ كِيْ اَوْ رَجَبِيْ كِيْ اَوْ رَجَبِيْ كِيْ اَوْ رَجَبِيْ كِيْ اَوْ رَجَبِيْ كِيْ اَوْ رَجَبِيْ كِيْ
 يَمْقَرُ كِيَا بِهِيَ كِيْ حَضَرَتْ كِيْ مَصِيْبَتِ بِهِيَ قِيَامَتِ تَكْ رَوَايَاتِيْنِ اَوْ رَجَبِيْ كِيْ اَوْ رَجَبِيْ كِيْ اَوْ رَجَبِيْ كِيْ
 اَسْقَدُ رَوَايَتِيْنِ بِهِيَ بِهِيَ بِهِيَ بِهِيَ بِهِيَ بِهِيَ بِهِيَ بِهِيَ بِهِيَ بِهِيَ بِهِيَ بِهِيَ بِهِيَ بِهِيَ بِهِيَ بِهِيَ بِهِيَ بِهِيَ
 اَوْ رَجَبِيْ كِيْ اَوْ رَجَبِيْ كِيْ اَوْ رَجَبِيْ كِيْ اَوْ رَجَبِيْ كِيْ اَوْ رَجَبِيْ كِيْ اَوْ رَجَبِيْ كِيْ اَوْ رَجَبِيْ كِيْ
 نُوْحِ كَرْتِيْ پَحْرْتِيْ تَحْتِيْ وَكَمَا اَنَّ سَمِيْعَ قَوْمٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَغَيْرِهِمْ بَكَاءُ اَلْحَقِ قَا
 بِيَا حَقُّهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اَللّٰهُ مَا اِنَّ كَذٰلِكَ لِيَسْمَعُوْنَ بَكَاءَهُمْ اَلْحَقِ اَوْ رَجَبِيْ كِيْ
 كِيْ زَمَانِهِ وَقُوْعُ شَهَادَتِيْنِ مِيْنِ بِيْتِ سَيِّدِ اَمَلُوْنَ نِيْ بَلَكِيْ اَوْ رَجَبِيْ كِيْ اَوْ رَجَبِيْ كِيْ
 بِهِيَ كِيْ وَرَجَبِيْ اَوْ رَجَبِيْ كِيْ اَوْ رَجَبِيْ كِيْ اَوْ رَجَبِيْ كِيْ اَوْ رَجَبِيْ كِيْ اَوْ رَجَبِيْ كِيْ
 اَلْبَعْضُ يَرٰى اَلْحَقِ مُسْتَعْلِمًا بِاَقَامَةِ الْقِرَاءَةِ كَمَا مَخَّنَ مَقْبِيْمُهُ بَلَكِيْ بَعْضُ اَدِيْ جِنِّ كُوْا
 عَزَابِ اَكِيْ بِهِيَ دِيْ كِيْ بِهِيَ بِهِيَ بِهِيَ بِهِيَ بِهِيَ بِهِيَ بِهِيَ بِهِيَ بِهِيَ بِهِيَ بِهِيَ بِهِيَ بِهِيَ بِهِيَ بِهِيَ
 وَرَوَايَاتِيْ فِيْ كُلِّ عَصِيْ قَاوِيْنِ وَقَدْ لَمْ يَسْمَعْ وَلَمْ يَرِ ذٰلِكَ اَوْ رَجَبِيْ كِيْ اَوْ رَجَبِيْ كِيْ
 حَكَايَتِيْنِ اَوْ رَجَبِيْ كِيْ اَوْ رَجَبِيْ كِيْ اَوْ رَجَبِيْ كِيْ اَوْ رَجَبِيْ كِيْ اَوْ رَجَبِيْ كِيْ
 نِيْ سَنِيْ سُوْنِ اَوْ رَجَبِيْ كِيْ اَوْ رَجَبِيْ كِيْ اَوْ رَجَبِيْ كِيْ اَوْ رَجَبِيْ كِيْ اَوْ رَجَبِيْ كِيْ
 ذٰلِكَ فَاتَّهَكَ اَرَادَ اللَّهُ مُسَبِّحًا اَنَّهُ مِيْنِ اَبْقَايِ ذٰلِكَ الْعَزَاوِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ
 بِهِيَ كِيْ اَوْ رَجَبِيْ كِيْ اَوْ رَجَبِيْ كِيْ اَوْ رَجَبِيْ كِيْ اَوْ رَجَبِيْ كِيْ اَوْ رَجَبِيْ كِيْ

اس بات کا گویا انکا اس چہرہ کا ہے جسکو خدا نے ارادہ کیا ہے کہ اس غر اوری کو قیامت تک باقی رکھے قال فی سرائسہا دینہا واخرج ابو نعیم عن حبیب بن ثابت قال سمعت الحنفی شيوخ علی الحسن بن الشہادین من مولوی شاہ عبد العزیز صاحب نے لکھا ہی روایت کی ہے ابو نعیم نے حبیب ابن ثابت سے اُسنی کہا میں خود سنا جن کو کہ نوہ کرتا تھا امام حسین کے نام پر وہی کقول سے مسح رسول جینہ فقلہ برقی فی الخندق وددہ ابواہم عن علیا قریشی ووجدہ خیر الجند ورسول خدا نے حسین کی پیشانی چومی تھی پس اُنکے چہرے چمک رہے تھے مان اور باب اُنکو بزرگ نسب قریش میں تھے اور نانا اُنکے ہر ایک کے نانا سے بہتر تھے وَاُخرج ابو نعیم عن طریق حبیب بن ثابت عن اُم سلمہ قالت ما سمعت نوح الحنفی منذ قبض النبی الا اللیلۃ وما اذی ابی الا وقد قتل یحییٰ الحنفی ابو نعیم نے سلسلہ حبیب ابن ثابت میں جب ام سلمہ سے روایت کی ہے وہ کہتی ہیں کہ میں نے جن کو نوہ کرتے ہوئے نہیں سنا جب سے وفات جناب رسول خدا کی ہوئی سو آج کی شب کے اور میری تو یہی راے ہے کہ میری فرزند امام حسین ضرور شہید ہو گئے فقال لجا ریتہا اخرجنی فاستبک فَاخبرت انہ قد قتل واذا الحنفی شيوخ علیا عن فابت علی یحییٰ وحبیب ابن ثابت نے ایک اپنی جاریہ سے کہا کہ باہر نکل کر پوچھتو کیا بات ہے وہ گئی اور پہرہ کر خبر دی کہ تحقیق ہے جناب امام حسین شہید ہو گئے اسوقت جنات رو رہے ہیں اور نوہ پڑ رہے ہیں اگاہ ہو جا ای اکبرہ روئیوا لون کی اور جہان تک کوشش ہو سکے رونا چاہئے ایضا عن یحییٰ عن اُم سلمہ قالت سمعت الحنفی شيوخ علی الحسن بن الشہادین وہی کقول ایضا ابو نعیم نے فرمادہ اور اُس نے اپنی مان سے روایت کی ہے کہ وہ کہتی تھیں سنا کہ جن نوہ پڑتے تھے اور یہ کہتی تھے اسے انفی حسینا ہبلہ کان حسین جبلا میں سنائی لایا ہون اور بڑی بڑی آنسوؤں سے رو رہا ہون اور خبر دیتا ہون شہادت حسین کی کہ وہ دنیا سے کوچ کر گئے حسین صبر و استقامت میں مثل بھار کے تھے انکو لغزش نہیں ہوئی قلت ہذا

الروایات مع الروایات التي في البحار تزيد على عشرين طرقا أكثرها من الصحابة
 والمؤلفين بهم بين كتابين من روايتين مع أن روايتهما معاً في بعض طرق من بعض طرق
 بين أكثر روايتون كراوى صحابه اور معتمد بن سبى ولفعل من وروا افواج
 الحن في الطيف قال حسن محمد بن الأزدى في كتابه المستمى بمشيد الحزان
 وهو كتاب معتمد بن سبى اب بهكو چاہئے کہ لشکر جن کرانے کی خبر کر بلا میں بروز عاشورا
 یہی بیان کرین حسن محمد زدی نے اپنی کتاب فارسی میں جس کا نام مشیر الاخران ہے یوں
 کہا ہے اور یہ کتاب میری نزدیک نہایت معتبر ہے لما فیہ من رد الروایات
 الضعیفة والایسند کال علی ما یحوز فیہم ویستحب فی تلك التعذیر
 اسلئے کہ اس کتاب میں مصنف نے جو روایتیں ضعیف اور مخالف مذہب حق کے
 نہیں لکھو رکیا ہے اور جو کہ اس عداوت میں جا کر اور سرام اور مستحب اسکو دلیل
 ثابت کیا ہے الغرض اسی کتاب میں کہتے ہیں ان وروا افواج الحن في الطيف
 کان بعد غزوة جن کی فوج کر بلا میں اسوقت پہنچی جسوقت جناب امام حسین کو غزوة
 نے گیر لیا تھا ولعل المراد منه انہ کام یبقی من آخر بابہ وانصارہ احد شاید
 مراد غزوة سی یہ ہے کہ اسوقت کوئی اہلبیت اور انصار میں سے باقی نہ رہا واستاذنا من اللہ ان
 فاکم یاذن لکم جن حاضر ہوئے اور حضرت سی احازت طلب کی کہ آپ کے دشمنوں سے لڑیں
 پس آپ نے اونکو احازت نہیں دی وقال انکم تروہم وھم لا یرونکم اور فرمایا کہ میری
 نزدیک یہ بات پسند نہیں ہے کہ تم اونکو دیکھتے ہو اور وہ تمکو نہیں دیکھ سکتے قالوا نحن
 نتشکل بصور الاناس ونخارہم کحرب الانسان خبات نے عرض کی کہ ہم آدمیوں کی
 شکل بنائیگی اور وہی لڑائی لڑیں گے آدمی آپس میں لڑتے ہیں فان قتلنا کنا من المستشہدین
 بلین یدیک اگر ہم مارے گئے تو ان لوگوں میں داخل ہونگے جنہوں نے آپ کی
 ہمراہ شہادت پائی ہے قال اذن قد فقدت کذا العیش واستنقت الی لقاء اللہ
 وثیقنت الیوم بيشہادکے حضرت نے فرمایا کہ جو لوگ شہید ہو گئے اوکو بعد اب لطف
 زندگی کا اٹھ گیا اور اشتیاق ملاقات پروردگار محکوم زیادہ ہے اور مجھے یقین بھی گیا

ہے کہ آج میری شہادت ضرور ہونی چاہئے فُلْتُ اَمَّا مَا يُقَالُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی اَيَّدَ
 رَسُوْلَ اللّٰهِ مُحَمَّدًا لَمْ تَرَوْهَا كَمَا نَصَّ عَلَيْكَ الْقُرْآنُ فَكَيْفَ قَالَ لَكُمْ الْحُسَيْنُ
 اِنَّكُمْ تَرَوْنَهُمْ وَهُمْ لَا يَرَوْنَكُمْ مِّنْ كَيْفَا يُوْا اِسْرَآءِیْتُ بِجَوْبِهِ اَعْرَاضَ كَيْفَا يَتَا اِسْرَآءِیْتُ
 نے جناب رسالت کی واسطی ملک فوج ملائکہ کی بھیجی تھی وہ بھی اسی ہی تھی جن کو کفار
 نہیں دیکھ سکتے تھے پس کیونکہ جناب امام حسین نے شہرِ حِجْرَہ فرمایا کہ تم انکو دیکھتے ہو وہ تمکو
 نہیں دیکھتے ہیں فَتَقُوْلُ اِنَّ ذٰلِكَ الْحَرْبُ لَهٗ اَحْکَامٌ خَاصَّةٌ قَدْ بَيَّنَّتُهَا صَرَاحًا
 وَمُتَّخِصَةً اَنَّ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ لَمْ يَكُنْ اَحْسَنُ مِمَّا دُوْنَا فِيْ اَنْفَاقٍ عَرَضٍ وَفَنَفْسِهِ
 اَنْ يَّآئِيْ بِاَكْمَرِ مُجْزِ حَرَجٍ عَنِ الطَّائِفَةِ الْبَشَرِيَّةِ مِّنْ جَوَابِ اسْكَايَةِ دِيْمَاہُونَ کہ یہ لڑائی
 اور جہاد جو بروزِ عاشوراء کر رہی تھی اسکے واسطی احکام خاص تھے جنکو مینے بار بار بیان کیا ہی
 اور خلاصہ اسکا یہ ہے کہ آپ کو آج کے دن اپنی ابرو اور جان کی حفاظت میں اظہارِ معجزہ
 کی اجازت نہ تھی جو طاقتِ شری سے باہر ہے اسی واسطی جنات کی فوج کو آپ نے ٹرینکا
 حکم نہیں دیا قَالَ فِيْ مُثَيِّرِ الْاَحْزَانِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَّ طَائِفَةً مِّنَ الْحِجْرِ الطَّائِفَةِ كَانُوْا
 يَمْرُؤُونَ سَابِغِيْنَ فِي الْمَهْوَاءِ مِثْلَ احْسَنَانِ مِّنْ لِّكِبَاہِ کہ ایک گروہ جنوں کا طیارہ
 کھلاتے تھے یعنی اوڑتے پھرتے تھے ہوا میں اوڑتے ہوئے چلے جاتے تھے حَتّٰی مَرُّوْا بِالطَّفِیْ
 وَرَاَوْا اَنَّ الْحُسَيْنَ عَرَفِيْ وَحَدَّثُوْا وَكَانَ بَيْنَهُمَا تَنَاسُكٌ کہ بلایں انکا گذر ہوا دیکھا انہوں نے
 کہ جناب امام حسین تنہا کیسی بیچ و اندوہ میں گہری ہوئے تھے ہین فَرَزُوا اَوَّلًا اَوْ اٰخِرًا مِّنْ اَنْ يَّكُوْنُوْا
 اَنْصَارِكَ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ زَمِيْنَ پُر و ترے اور حضرت کی خدمت میں اگر کہنے لگے ہم چاہتے
 ہیں کہ آج ہم آپ کے انصار میں داخل ہو جائیں فَارِنْ اَذِنْتَ لَنَا لَمْ نَكُنْ جَمِیْعًا اَعَدَّ اِلَيْكَ
 فِيْ اِنْ وَّاحِدٍ اِذَا رَآبِ اجازت دین تو ہم آپ کے تمام دشمنوں کو ان واحد میں ملا کر
 کر ڈالیں فَقَالَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنْ لَّا اسْتَطِیْعُ اَنْ اُخْلِفَ اَمْرًا اَمْرِيْ جَدِّيْ رَسُوْلُ
 اللّٰہ حضرت نے ان سے فرمایا کہ مجھے اسکی طاقت نہیں ہے کہ خلافِ حکم اپنے نانا رسول
 کے میں کر سکوں وَقَدْ رَاَيْتَہُ فِي الْمَنَامِ اَنَّهُ صَمَّیْنِيْ اِلٰی صَدْرِہٖ وَقَبَّلَ جَبْہَتِیْ وَقَالَ
 يَا حُسَيْنُ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ شَاءَ اَنْ يَّرَاكَ مَقْعُوْلًا مِّنْ حَوَابِ مِّنْ اَسْوَسِ جَنَابِ کو دیکھا ہے

کہ اس جناب نے مجھ کو اپنے سینہ سے لگایا اور پیشانی پر بوسہ دیکر فرمایا کہ اے حسین خدا کو
 یہ منظور ہوا ہے کہ مگر شہید دیکھے مُلْحَنًا بِدِمَائِكَ مُخَضَّبًا شَيْتُكَ مَدَنٌ بُوْحَامٍ قَفَاكَ
 اپنے خون میں تم لوٹتے ہوئی ہو اور اسی خون سے داڑھی تمہاری حنّاب کچا کے
 پس کروں سے سر تمہارا جدا کیا جاوے وَأَنَا وَاللّٰهُ صَادِقٌ بِحَقِّكُمْ اللَّهُ بِأَمْرِهِ وَهُوَ
 خَيْرُ الْحَاكِمِينَ اور میں قسم بخدا ان سب باتوں پر صبر کروں گا جب تک کہ خدا میری نیت
 کوئی حکم صادر نہ فرمائی اَقُولُ وَالْآنَ فَكَمْ يَبْقَى كُنْشَاكَ فَيُنَاطِمُوهُ فِي الْمَرَاتِي الْقَدِيمَةِ
 وَأَنْجِدْ نِيكَ مِنْ مَحْجِي زَعْفَرَانِ يَوْمَ عَاشُورَا میں کہتا ہوں اب کچھ شک باقی نہیں رہا
 کہ جو کچھ مرثیہ میں قدما و شعرا خواہ زمانہ حال کے مرثیہ گو نظم کرتے ہیں کہ زعفرانِ فوز
 عاشورا کر بلا میں آیا تھا وہ صحیح ہے فلعلّہ قَدْ بَلَغَهُمْ مِنْ طَرِيقِ اخْرَاجِهِمْ
 إِلَيْنَا أَصْلُهُ کیا عجب ہے کہ ان لوگوں کو کسے اور طریقہ سے تبصریح نام زعفران
 کے یہ روایت پہونچی ہو جبکی اصل اب تک ہما کو معلوم نہیں ہے وَالْآنَ
 لَسْتُ فِيهِمَا مِنَ الشَّاكِكِينَ اور اب ہم کو اس روایت میں کسی طرح کا شبہ
 باقی نہیں ہے وَكَيْفَ لَا يَشْكِي الْمَلَائِكَةُ وَالْحُجْنُ وَالْهَامُ الْمَصِيبَةُ مَا
 أَعْظَمَهَا وَأَعْظَمَ رِزْقَهَا فِي الْإِسْلَامِ اور ملائکہ اور جن کیونکر نہ روئیں حالانکہ یہ
 بڑی مصیبت ہے جس کا بہت بڑا اثر ہوا اور بڑا اثر اسکا اسلام میں پہونچا
 وَأَمَّا حَدِيثُ الْمَلَائِكَةِ فَقَدْ رَوَاهُ فِي الْكَافِي عَنْ حُرَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ
 رہی روایت ملائکہ کی پس کافی میں حریر سے روایت کی ہے حریر کہتے ہیں کہ
 میں نے خدمت میں جناب جعفر صادق ؑ کے عرض کی مَا أَقْتَلَ بَقَاكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ
 وَأَقْرَبَ إِلَاجًا لَكُمْ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ حَاجَةً النَّاسِ إِلَيْكُمْ یا حضرت کیا سبب ہے کہ
 بہت ہی کم عمر ہوئی ہے آپ لوگوں کی جو امام برحق ہیں اور قریب قریب موت ایک
 امام کی دوسرے امام سے واقع ہوتی ہے باوجودیکہ احتیاج بنی آدم کو آپ کی زندہ
 رہنے میں زیادہ ہے فَقَالَ إِنَّ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنَّا حَیْفَةً فَيُنَاطِمُ حَاجَةً
 إِلَيْهِ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ فِي مَدَنِهِ حضرت نے فرمایا کہ ہم میں سے ہر ایک امام

کے واسطے ایک صحیفہ خاضعہ نازل ہو چکا ہے اسمین کل وہ چیزن مندرج ہیں جسکی احتیاج
 اس امام کو ہے کہ اپنی ایام امامت میں اس پر عمل کرے **وَإِذَا انْقَضَىٰ مَا فِيهَا**
مِمَّا أَمَرَ بِهِ عَرَفَ أَنَّ أَجَلَكَ قَدْ حَضَرَ جب وہ سب باتیں پوری ہو جائیں جسکی
 بجا آوری اس امام برحق پر اپنے زمانہ امامت میں واجب ہتی یہ جان لیتا ہے
 کہ اب زمانہ موت کا قریب آیا **فَاتَاكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ يَنْتَحِي نَفْسَهُ**
وَأَخْبَرَهُ بِمَا لَهُ عِنْدَ اللَّهِ پس جناب رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ تشریف لاتے
 ہیں اور اسکی خبر مرگ اسی امام سے بیان فرماتے ہیں اور خبر دیتے ہیں کہ تمہارے
 واسطے یہ اجر و ثواب درگاہ الہی میں مقرر ہوا ہے **وَأَنَّ الْحُسَيْنَ قَرَاءَ صَحِيفَةٍ النَّبِيُّ**
أَعْطَاهَا وَفَسَّرَ لَهُ مَا بَاتِيَ بِنَبِيِّهِ اور جناب امام حسین نے یہی اپنا وہ صحیفہ پڑھا تھا
 جو انکو عطا ہوا تھا اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کر دیا کیا تھا جو کچھ اونکی خیر دہی شہادت میں کیا
 جائیگا و بقیہ فیہا استیاء علیہ نقض **فَخَرَجَ لِلْقِتَالِ** جو احکام اس صحیفہ میں مندرج تھے
 انہیں سب کچھ باتیں اسی باقی رہ گئی تھیں جو ابھی عمل میں نہیں آئیں تھیں پس آپ نے
 بقصد جہاد مدینہ سے سفر کیا و کات من تلك الامور التي بقیت ان الملائکۃ
سَمِعَتْ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرماتے **فَادْنِ لَهَا** انہیں باقیماندہ امور میں ایک یہ بھی بات رہ
 گئی تھی کہ ملائکہ نے خداوند عالم سے درخواست کی تھی کہ ہم اس جناب کی نصرت کو
 جائز رکھیں اور خدا نے ان کو اجازت دی تھی **فَمَكَّنَتْ تَسْعِدُ الْقِتَالَ وَتَنَاهَتْ لَهُ**
حَتَّى قُتِلَ فَتَرَكْتُ وَقَدْ انْقَطَعَتْ مُدَّتُهُ اتنی دیر ہوئی کہ جہاد پر آمادہ ہونے
 ہوئے اور ساز و سامان حرب و ضرب کا درست کرتے رہی یہاں تک کہ اس جناب
 کی شہادت ہو گئی پس وہ فرشتے اس وقت پہونچے کہ آپ کی مدت حیات منقطع ہو چکی
 تھی اور آپ شخصید ہو چکے تھے **فَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَا رَبِّ اذْنِتْ لَنَا فِي الْاُخْرَادِ**
وَ اذْنِتْ لَنَا فِي نَصْرِ يَوْمِ فَاسْتَجَدْنَا وَقَدْ قَبَضَتْ فرشتوں نے درگاہ الہی میں عرض
 کی خداوند اتو نے ہمارے زمین پر اترنے کی اجازت دی تھی اور جناب امام حسین کی نصرت
 کرنیکا حکم فرمایا تھا بموجب حکم کے ہم اوتری دیکھا جس نے کہ روح مطہرہ کو اونکی توفی مقبض کر لیا

اور شہادت اور کی ہوگی اب ہلکو کیا حکم ہوتا ہو ہم کیا کریں فَاَوْحَىٰ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ لِيَكُنْ
 اَنَّ الزَّمَانَ قَبْلَهُ حَتَّىٰ تَرَوْهُ قَدْ خَرَجَ فَاَنْصَرَوْهُ خُداوند عالم نے اونکو وحی فرمائی کہ اب تم
 مجاور قبر امام حسین رہو اس روز تک کہ وہ قبر سے نکلیں اور جہاد کریں اسوقت تم انکے
 نصرت کرو وَاذْكُرُوا عَلَيْهِ وَاَعْلَىٰ مَا فَاتَكُمْ مِّنْ نُّصْرَتِهِ فَاَتَكُمْ قَدْ خَصَّصْتُمْ بِنُصْرَتِهِ وَ
 بِالْبُكَاءِ عَلَيْهِ اوس زمانہ رحمت تک تم سب مصیبت پر اوس مظلوم کے رویا کرو اور اس
 بات پر افسوس کر کے روتے رہو کہ آج کی نصرت تم سے فوت ہوئی تھو خاص کر دو قسم کی منزلت
 عطا ہوئی انصار میں امام حسین کے ہوگی اور رونے والوں میں بھی اونکی مصیبت تمہارا
 شمار کیا گیا تَبَكَّتِ الْمَلَائِكَةُ تَعْرِيًّا وَخَرْنَا عَلٰی مَا فَاتَهُمْ مِّنْ نُّصْرَتِهِ فَاِذَا خُجِرَ لِيَكُونُوا
 اَنْصَارًا پس وہ فرشتے روئے غرائے حسین مظلوم میں اور اسل ندوہ میں کہ اون سے
 نصرت اوس جناب کی فوت ہوگی جب آپ رحمت کریں گے اور قبر سے اٹھیں گے وہ فرشتے
 آپ کے انصار میں داخل ہونگے ترجمہ حدیث تمام ہو امیر سلیمان میں یہ وہی فرشتے
 ہیں جنکو حضرت نے بروز عاشورا طلب کیا تھا چنانچہ اوپر بروایت فریقین کو مروی

باب نہم روانگی حضرت مسلم بن عقیل رحمہ اللہ بطرف کوفہ از مکہ معظمہ

اِنَّ اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ وَاَقْرَبَاءَهُ الَّذِينَ صَبَّحُوهُ فِي الطُّغْيَانِ وَسَايَرُ اَمْعَةٍ مِّنَ الْمَدِينَةِ
 اَوْ كَقَوْلِي فِي اَثْنَاءِ الطَّرِيقِ اِلَى يَوْمٍ عَاشُوا مَا وَاِنْ كَانَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ بِحَيْثُ
 لَمْ يَخْلُقِ اللّٰهُ تَعَالٰی مِثْلَهُ فِي لَبْسَاكَلَةِ وَالنَّبَالَةِ وَالشَّجَاعَةِ وَالشَّهَادَةِ وَالْعَدَدَةِ وَالْقِسَاءِ
 وَالْمُرُوَّةِ وَالْعَلَالَةِ وَالْمُسْكِلِ الْبَتِينِ وَالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى اِلَى اَنْ نَّخْتَمَ اللّٰهُ لَهُمْ جَسَدًا عَاقِبَةً
 تحقیق یہی اصحاب امام حسین علیہ السلام اور اونکی اقربا جنھوں نے آپ کے ہمراہی کر بلا کے سفر
 میں کے اور مدینہ سے آپ کے ہمراہ چلے خواہ راہ میں یا کربلا میں پہنچ کر عاشورہ کے
 دن تک آپ سے ملے اگرچہ ہر ایک اون میں کا ایسا تھا جسکا مثل خدائے جواد غدی
 اور بلند نامی اور شجاعت اور دلیری اور راستی و صاف باطنی اور مدد اور عدالت میں

اور پیروی کرنے میں اہل بیت کے جو جہل المتین دین کے ہیں نہیں پیر کیا چنانچہ نماز
 بھی اور نکاح کیسا بچر ہوا جیسا جناب سید مرتضیٰ فرماتے ہیں لَہُمْ نُفُوسٌ عَلٰی رُءُوسِہُمْ جَمَلَةٌ
 وَ اَنْفُسٌ فِیْ جَوَارِہِہُمْ یَقْرَءُہَا بِہِمْ ہر دن اور مکے تو ریگ گرم کر بلا پر پڑی ہوئی تھی اور ارواح
 طیبہ کی اونکے جوار رحمت الہی میں خدا خود ہمانداری کرتا تھا لَکِنَّ مُسْلِمَ بْنَ عَقِيلٍ رَضِیَ اللہُ
 قَدْ فَاتَرَ مِنْ بَنِیْہِمْ بِالذِّقْوَةِ الْعُلَیَّاءِ وَ بَلَغَ مِنَ الْکَرَامَاتِ الَّتِیْ ذَکَرْتُ الْمُبْلَغَ الْاَقْصٰی لَیْکِن
 مُسْلِمُ بْنُ عَقِيلٍ رَحِمَہُ اللہُ اَوْنِ سَبِّہِیْنَ سَے بڑی بلند جگہ پر پہنچے اور جن مرتبوں کا ذکر اوپر
 ہوا ہے اوں کے اعلیٰ تر مقامات پر فائز ہوئے وَلِذَا اخْتَارَہُ الْاَحْسَنُ عَلَیْہِ السَّلَامُ مِنْ بَنِیْہِمْ
 فَاسْرَسَلَهُ اِلٰی الْکُوْفَةِ نِیَابَةً عَنْہُ اور اسے واسطے حضرت امام حسینؑ نے اپنے کل اصحاب
 و عزیزوں میں سے انکو پسند کر کے اپنا نائب خاص کر کے اوکو بصرہ کو فہ کے بھیجا
 وَقَدْ مَنَّ اللہُ تَعَالٰی بِمُسْلِمٍ کَرَامَاتٍ کَثِیْرَہَا قَدْ ضَاہَا اَوْفَہَا بِاَمْرِ الْاَحْسَنِ کَمَا سَیْبَاقِی
 حق تعالیٰ نے جناب مسلم کو چند کرامتیں ایسی عطا فرمائیں جنکی وجہ سے حضرت مسلمؑ کو
 بعض حالات میں جناب امام حسینؑ سے مشابہت ہو گئی وَ کَتَبَ الْاَحْسَنُ فِیْ کِتَابِہِ الَّذِی
 اَسْرَسَلَهُ مَعَ مُسْلِمٍ رِجَالًا بَا عَثَ اِلَیْکُمْ اَرْحٰی وَ ابْنُ عَمِّی الْفَضْلُ عِنْدِیْ مِنْ اَهْلِ بَنِیِّ
 مُسْلِمَ بْنَ عَقِيلٍ اِلٰی اِخْرِ مَا رَوٰہُ الْاَسْبَدُ فِی الْمَحْصُوفِ اور جو خط کو فیون کے نام حضرت مسلمؑ
 کے ہمراہ آپ نے بھیجا تھا اوس میں یہ لکھا تھا کہ میں تمہارے پاس اپنے چچا زاد بھائی کو روانہ
 کرتا ہوں جو میرے نزدیک میری اہل بیت میں فضیلت یافتہ ہیں اور انکا نام مسلم بن عقیلؑ
 جو جیسا کہ سید ابن طاووس نے لوف میں آخر تک اس روایت کو ذکر کیا ہے فَالْاَحْسَنُ
 فَضَّلَ مُسْلِمَ بْنَ عَقِيلٍ عَلٰی اَهْلِ بَنِیِّہِ پس اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت نے
 جناب مسلمؑ کو اپنی تمام اہل بیت پر فضیلت دی تھی مَعَ اَنَّهُ قَالَ فِی خُطْبَةٍ خُطِبَہَا یَوْمَ
 التَّاسِعِ مِنَ الْمُحَرَّمِ فِی کَرْبَلَا حَالًا لَکُمْ خُطْبَةٌ نَوِیْنِ تَابِیْخٍ مُحَرَّمٍ لٰی کَرْبَلَا مِیْنِ اَبْنِہِمْ پڑھا ہے
 اوس میں یوں فرمایا تھا اِنِّیْ لَا اَسَیْ اَصْلَحًا بِاَخْبَرًا مِنْ اَصْلَحِیْ وَلَا اَهْلَ بَیْتِیْ اَشَدَّ
 وَ اَوْصَلَ مِنْ اَهْلِ بَنِیِّیْ کہ میں اپنے اصحاب سے بہتر کسی کے اصحاب تجویز نہیں کرتا اور کسی
 کے اہل بیت یعنی اقربا کو اپنی اہل بیت سے زیادہ قربت کا حق ادا کرنے والی اور صلہ رحم

بجالانے والے جانتا ہوں فعلہ منہ ان مسلماً قد کان افضل فی البیرو الصلوة من
 کلہم سراجہم اللہ پس اس خط کے اور اس خطبہ کی عبارت ملائے سے یہ معلوم ہو گیا کہ حضرت
 مسلم حق قرابت وصلہ رحم بجالانے میں اور ان سب پر فضیلت رکھتے تھے رحمت خدا کی سب پر
 وکیف لا یكون كذلك وقد جمع مسلماً خصلاً لا کثر یجمعہ فی احدٍ سواہ وإن وجد
 بعضہا فی بعض اور کیوں ایسا رتبہ حضرت مسلم کا ہو مالا نکہ اس جناب میں چند فضیلتیں
 ایسی جمع تھیں کہ وہ سب کسی اور اصحاب و اہل بیت میں فراہم نہیں اگرچہ کسی میں
 بعض بعض یہ صفات پائی بھی گئی تھی ولئن کوفئنا عشرہ خصال ہم پر اس پر دوں فضیلتیں
 اور میں سے بیان کرتے ہیں لا ولی منہا ان رسول اللہ قال فی حقہ یوم ان مسلماً بن
 عقیل یقتل فی ذلک ابنی الحسنین فیک علیہ عیون المؤمنین ویصلی علیہ اللہ ملائکہ
 المقربون پہلی فضیلت حضرت مسلم کی یہ ہو کہ جناب رسول خدا نے اس کے حق میں ایک ان
 ارشاد فرمایا کہ مسلم فرزند عقیل میرے فرزند حسین کے محبت میں قتل کیا جائیگا پس جو مؤمن
 میری امت میں ہیں ان کی آنکھیں مسلم کی مصیبت پر روئیں گی اور ملائکہ مقرب مسلم پر
 درود بھیجیں گے یا یہ معنی ہیں کہ ان کے جنازے پر نماز پڑھیں گے حدیث کا ترجمہ تمام ہوا
 قلت ان کان المراد من الصلوة اللہ تعالیٰ یموتیدل علی فضیلتہ فقط میں کہتا ہوں
 کہ لفظ صلوٰۃ سے اگر دعا کے معنی لیے جائیں یعنی ملائکہ درود پڑھیں گے اس سے تو فقط
 فضیلت حضرت کی ثابت ہوگی وإن کان المراد منہا صلوٰۃ الجنائزۃ فیکل مع ذلک
 علی ان مسلماً یقتل ذریۃ غریباً فی موضع لا یصلی علی جنازۃ احد اور اگر لفظ
 صلوٰۃ سے نماز جنازہ کے معنی مراد ہیں تو باوجود فضیلت کے یہ حدیث حضرت مسلم کی تمنائی
 اور غریبی پر بھی دلالت کرتی ہو یعنی ایسے مقام میں تنہا شہید کیے جائینگے جہاں دن کے
 جنازہ پر کوئی نماز نہ پڑھیں گے دوست بخوف تقیہ اور دشمن براہ عداوت پس ملائکہ مقربین ان کے
 جنازہ پر نماز پڑھیں گے و علی ہذا ان کان کما اخبر بہ رسول اللہ بل کانوا یجزون
 بہ جلیکہ جیسا حضرت رسول خدا نے فرمایا تھا ویسا ہی واقع ہوا نماز تو پڑھتی کسی لاش
 سطر کے باؤں میں سی باندھ کر کھینچتے پھرتے تھے ثم ان تلک الفضیلۃ الی آخبر

سب پر
 رحمت

فضیلتیں

بِهَا النَّبِيُّ اغْنَى شَهَادَتُهُ فِي دِلَالَةِ الْحُسَيْنِ قُرُونًا لِحَبِيبِ بْنِ مُطَاهِرٍ هَرَجَ اَيْضًا
 پھر یہ بھی سمجھنا چاہیے کہ یہ ارفضیت جو جناب رسالت مآب نے بحق حضرت سلم ارشاد کیا
 یعنی دوستی میں امام حسین کے شہید ہونا حبیب بن مطاہر کے حق میں بھی ایسا ہی
 کچھ ارشاد فرمایا ہو لیکن لَمْ يَقُلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي حَقِّهِ مَا قَالَ فِي حَقِّ
 مُسْلِمٍ بِنِ عَقِيلٍ مِنَ الصَّلَاةِ لَيْكِنِ حَبِيبِ ابْنِ مُطَاهِرٍ كِي نَسَبَتْ يَارِشًا وَنَمِينُ فَرَايَا كِه
 کہ ملائمہ اونکے جنازے پر نماز پڑھیں گے فَعَلِمَ مِنْهُ أَنَّهُ لَا يَقْتُلُ فِي مِثْلِ تِلْكَ الْغُرْبَةِ الَّتِي
 يَقْتُلُ فِيهَا مُسْلِمٌ بِنِ عَقِيلٍ اس سے بھی معلوم ہوا کہ حبیب بن مطاہر ایسے غربت میں شہید نہ ہو
 جس تکسی سے حضرت مسلم کی شہادت ہوگی لَا تَدْرِي قَدْ صَلَّى عَلَيْكَ وَعَلَى شَيْءٍ كَدَاءٍ سِرَجًا
 مِنْ بَنِي أَسَدٍ بَعْدَ دَفْنِهِمُ الشُّهَدَاءُ فِي الثَّانِي عَشْرٍ مِنَ الْمُحَرَّمِ اس لیے کہ حبیب بن مطاہر
 کے جنازہ پر ہمراہ جملہ شہداء و کربلا کے قوم بنی اسد نے نماز پڑھے بارہویں تاریخ محرم کی
 بعد دفن کرنے لاشہما سے شہداء کے خال اولیٰ اَنْ يُرَادَ بِالصَّلَاةِ الْمَعْنَى الثَّانِي بِنِ تَمْرِي
 کہ حضرت مسلم کی روایت میں صلوة کی یہی دوسرے معنی مراد لیے جاوین یعنی ملائمہ و مقربین
 نماز جنازہ پڑھیں گے الثَّانِي اَنْ سَيِّدَةَ النِّسَاءِ مَبَكَّتْ عَلَى حَبِيبٍ ۛ وَاعْتَقَتْهُ
 وَوَضَعَتْهُ فِي جُحْرٍ هَا كَمَا سَرَاهُ حَرْبٌ بَيْنَ زَيْدِ الرَّيَّا كَحِي فِي مَتَا كَمَا ۛ دوسری فضیلت
 حضرت مسلم کی یہی کہ جناب فاطمہ رضی عنہا کی خون آلودہ لاش پر روئیں اور اس
 لاش کو جسکی اعضا صدمہ سے ٹھوکر وں کے راہ کے پتھروں سے پارہ پارہ ہو گئے تھے
 آپ نے گود میں لیا جیسا کہ حرا بن یزید نے اس کیفیت کو خواب میں دیکھا ہُوَ وَكَيْسَتْ
 لِبَاسٍ لِحُزْنٍ فِي عَزَائِهِ كَمَا فَعَلَتْ لَوْلَا ۛ الْحُسَيْنِ ۛ اور ماتمی کپڑے عزاداری میں
 حضرت مسلم کے پنے حبیط اپنے فرزند امام حسین کی تعزیت میں جناب سیدہ م عزادار
 ہوئی تھیں فَكَانَتْ أَوَّلَ الْبَاكِيْنَ عَلَيْهِ عَلَيَّ مَا أَخْبَرَ أَبُو هَا بِمِمْسِ گویا پہلے رونے
 والوں میں لاش مسلم پر جناب سیدہ تھیں جیسا اونکے والد بزرگوار رسول خدا نے
 حدیث مذکور سابق میں ارشاد فرمایا ہُوَ الثَّالِثُ ۛ اِنْ الْحُسَيْنِ ۛ فَضْلُهُ عَلَى خَوَاصِّ
 أَصْحَابِهِ وَآهْلِ بَيْتِهِ وَوُثْقُهُ وَعَدْلُهُ حَتَّى أَقَامَهُ مَقَامَ نَفْسِهِ فِي أَخَذِ النَّبِيِّ ۛ

فضیلت و درجہ

فضیلت و درجہ

وَأَمَّا شَادِ الْأُمَّةَ تَقْرِئُ نَفِیْلَتِ حَضْرَتِ مُسْلِمِ رَکِیْ یَہُوْ کہ حَضْرَتِ اِمَامِ حَسَنِؑ نَے اپنی خا
 اصحاب اور اہل بیت پر او کو نَفِیْلَتِ دِی اور او کو ثَقَّة اور مَعْتَدَا و رِعاوُل تجوِیز فرمایا
 یہاں تک کہ اپنا قائم مقام کر کے امت سے بیت لینے میں اور ہدایت کرنے میں او کو
 سرفراز فرمایا یہ کتنی بڑی نَفِیْلَتِ ہُو وَ قَوْضَ لَیْکَہُ اَقْمَرُ نِیَاکَہُ عَنہُ اور اپنا خاص کام
 یعنی ہدایت اور اجر اے احکام دین بطور نیابت کے حضرت مسلم کو سپرد کیا فَصَا اَحْسَنَ
 مَا اَدَّی بِہِ لَا مُوَسَّرَ الْمُفَوَّضَہُ اِلَیْکَہُ پَس کس خوبی سے حضرت مسلم نے اون کا مونگو
 انجام دیا اور اطاعت امام وقت کی کیسی اچھی کی تمام اون امور میں جو او کو سپرد
 کیے گئے تھے وَ کَذَٰلِکَ یُوَدِّیْ کُلُّ جَلِیْلِ عَن جَلِیْلِ اور اسے طرح جو بلند مرتبہ کسی بلند
 مرتبہ کا نائب ہوتا ہو اپنے سپردگی کی خدمات بجالاتا ہو وَ کَیْفَ لَا وَھُوْ سَلَاکَہُ مِنْ
 نَسَبِ جَلِیْلِ قَدْ اَدَّی عَن جَلِیْلِ اور کیوں ایسا نہوتا حضرت مسلم بھی تو خلاصہ خانوار وہ
 بزرگ تھے اور ایک بڑے مرتبہ کے شخص تھے جنھوں نے ایک بلند مرتبہ امام زمانہ کا حق
 ادا کیا وَ اَوَّلُ قِتْلٍ مِنْ اَنْصَارِ ذَٰلِکَ الْقِتْلِ اور حضرت مسلم پہلے شہید میں انصار میں
 جناب سید الشہداء کے وَالرَّابِعُ اَنَّهُ لَمْ یَنْسَ رِعَایَۃَ وَاجِبِ الْحَقِّ وَلَوْلَا الْحَسَنِؑ
 اِلٰی اَنْ قَضٰی نَحْبَہُ چوتھی نَفِیْلَتِ یہ ہو کہ حضرت مسلم نے حق امام حسینؑ کو تا دم مرگ
 قراموش نہیں کیا یہاں تک کہ اپنے وعدہ شہادت پر وفا کیا وَلَمْ یَنْسَ ذِکْرَ الصَّلٰوۃِ
 وَالسَّلَامِ عَلٰی اَقَامَہِ اور ورود و سلام اپنے امام پر بھیجے گو کسے وقت قراموش
 نہیں کیا حتیٰ کہ سامنے ابن زیاد ملعون کے باوجود کہ کس شدت میں مقید تھے مسلسل
 ورود و سلام امام حسینؑ پر آپ کی زبان مبارک سے جاری رہا وَلَمْ یَسْلَمْ عَلٰی خُلَفَاءِ الْجَوْرِ
 وَمَنْ یَقُوْمُ مَقَامَہُمْ وَاِنْ قُطِعَ لَدَیْکَ اِسْرَآءُ یا اور خلفائے جور اور ان کے قائم مقاموں پر
 بلفظ امیر المؤمنین سلام کیا بلکہ یہ کہا کہ میں تو اس وقت سولے اپنے بھائی امام حسینؑ کے دنیا میں
 کسی کو امیر المؤمنین نہیں جانتا اور یہ کلام وہاں تک رشا و فرمایا کہ آپ کے بدن کے ٹکڑے
 ٹکڑے کر ڈالے گئے اِنَّہُ قَدْ اَحْدَا مَعَهُ اَشْثٰیْنِ مِنْ وَلَدِہِ لِیَجْعَلَہُمْ سَآ
 وَدَاعَ عَن سَیِّدِہِ وَ اَحِبِّہِ الْحَسَنِؑ پانچویں نَفِیْلَتِ حضرت مسلم کی یہ ہو کہ اپنے ہمراہ

نَفِیْلَتِ

نَفِیْلَتِ

کو فہ کی طرف دو صاحب زادہ لے گئے تاکہ ان کو اپنے سرور اور بھائی امام حسینؑ پر
 مذکرین و اظہن اُنہ اَوْصٰی اِلٰی زَوْجَتِہِ رُقِیَّةَ اَنْ تَقْلِدَ عَلٰی الْحُسَيْنِ ابْنِہِ الْبَاقِیَیْنِ
 فَفَعَلَتْ کَمَا اَوْصَاہَا اور مجھے گمان یہ ہو کہ حضرت نے اپنی زوجہ رقیہ کو جو بہن
 امام حسینؑ کے تھیں چلتے وقت وصیت فرمائی تھی کہ دو فرزند باقی ماندہ کو کر بلا میں میرے
 امام پر مذکرنا چنانچہ جناب رقیہؑ نے ویسا ہی کیا جیسے وصیت حضرت مسلمؑ نے
 کی تھی السَّادِیْنِ اَنْ شَہَادَتَہٗ بِالْکُوفَةِ وَمَسِيرَ الْحُسَيْنِ مِنْ مَکَّةَ اِلَى الْعِرَاقِ
 کَا نَا فِیْ یَوْمٍ وَّاحِدٍ جُمُعِیْ فَضِیْلَتِ حضرت مسلمؑ کی یہ ہو کہ آپ کی شہادت کو فہ میں اور رواقی
 امام حسینؑ کے مکہ سے بطرف عراق کے یہ دونوں باتین ایک ہی دن واقع ہوئیں فَظْہَرَ
 تَاوِیْلَ مَا کَانَ الْحُسَيْنُ یَقُولُہٗ وَاِسْرَآئِیْ اَسْتَخِیْرُ اللّٰہَ فِیْ ذَلٰلَتِہٖ اَبِیْ جَحْمِ
 امام حسینؑ علیہ السلام کے اس قول کی تاویل درست ہو گئی جو آپ بار بار فرمایا کرتے تھے
 کہ میں مکہ میں پہنچ کر عراق جانے کا خدا سے استخارہ کروں گا وَاِیْضًا مَا کَانَ یَقُولُ
 اِنِّیْ سَرَّ اٰیَّتِیْ فِیْ مَنْ اَجِیْ حَبَدِّیْ سَ سُوْلَ اللّٰہِ فَاِذَا وَصَّآئِیْ بِشَیْءٍ لَا اَقُوْلُہٗ لِاَحَدٍ حَتّٰی
 اَلْقَاہٗ وَاِنْ اَصْرًا ظَہَرَ بَعْضُہٗ بَعْضُہٗ اور یہ بھی حضرت امام حسینؑ فرماتے تھے کہ میں نے اپنے
 تانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہو اوس جناب نے ایک بات کی مجھے
 وصیت کی ہو جسکو میں کسی سے بیان نہ کروں گا جب تک کہ میں اپنے تانا سے جا غلوں اگرچہ
 اس خواب کی تفصیلی بیان کرنے پر بعض لوگوں نے مثل محمد بن حنفیہؑ وغیرہ کے
 امام حسینؑ سے اصرار بھی کیا مگر آپ نے نہیں بیان فرمایا فَکَانَ شَہَادَتُہٗ نَسِیْمًا مُّقَدَّمَةً
 اَوْ تَوَظُّیَّةً لِشَہَادَتِہِ الْحُسَيْنِ اب اب معلوم ہو گیا کہ شہادت حضرت مسلمؑ کی گو یا مقدمہ
 اور تہیہ ہی بات تھی جناب امام کی شہادت کے واسطے مراد یہ ہو کہ پہلے اُنکی شہادت ہوئی
 تب امام حسینؑ اپنی شہادت پر پوری پوری آمادہ ہوں وَلَا یَبْعُدُ اَنْ یَّکُوْنَ اَخْبَرُہٗ
 سَ سُوْلَ اللّٰہِ بِذٰلِکَ فَاِذَا لَمْنَاکُمْ اور کچھ دور نہیں ہو کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے
 عالم رویا میں یہی وصیت حضرت امام حسینؑ کو فرمائی ہو کہ شہادت مسلمؑ کے ہوئے تب تم
 آمادہ شہادت ہونا وَاَقَالَ لَہٗ سِرًّا یَا بُنِیَّ اِنَّا قَوْمٌ لَّا یَسْعَادُ اِدَاتِہٖ وَاللّٰہُ سَچَاہٖ اَلْعَلٰی

تفصیل

عَلَيْهِ مَا وَعَدَكَ اللَّهُ بِهِ أَمْ كُنْتُمْ مَقْضِيَةً بِالْقَضَاءِ الْمُبَرَّرِ لَا تَخُوفِيهِ وَلَا بَكَدْ أَوْ فَرَّيَا هُوَ كَمَا
 اسی میرے فرزند تیرا پہونچا اور ان سعادات و رتبہ ہاے بلند پر جہنکا خدائے تجھے وعدہ کیا ہے
 امر تھی ہے جس پر قضاے مہرم جاری ہوئی ہے اب یہ حکم نہ بدلیگا نہ پٹے کا ٹکڑا
 مُقَدَّمًا مَتَدَاخِلِينَ هُوَ السَّابِقُ فِي جُودِ اللَّهِ الْعَالِبِ پس حضرت مسلم سر کردہ لشکر ہوئے
 اوس گروہ خدا پرستوں کی جنکو غلبہ قیامت تک ہی گروہ بظاہر مغلوب تھے وَ هَذَا
 بِنَاءُ عَلَى عَلَيْهِ بِالْبَاطِنِ اور اوس تاویل کی بنا علم باطنی پر امام حسین کی نبی کی ہو
 السَّابِقُ إِنَّ الْحَسَنَيْنِ فَقَدْ كَذَّاهُ الْحَيَاةُ بَعْدَ تَقَاتِلِ مُسْلِمٍ سَاتَوَيْنِ فضیلت یہ ہے کہ
 جناب امام حسین کا لطف زندگی جاتا رہا بعد شہادت حضرت مسلم کے حَبِثُ قَالَ يَتَحَفَّرُونَ
 أَصْحَابِهِ وَأَهْلَ بَيْتِهِ كَمَا أُخْبِرَ بِقَتْلِهِ وَ نَظَرَ إِلَى تَهْنِئَاتِ بَنِي عَقِيلٍ لَا حَذَرَ نَارِهِ لَا خَيْرَ
 فِي الْعَيْنِ بَعْدَ هُوَ كَأَنَّ اسوا سٹے کہ حضرت نے سامنے اپنے اصحاب و اہل بیت کی ارشاد فرمایا
 جسوقت خبر شہادت حضرت مسلم کی پہونچی اور اولاد عقیل کو آمادہ انتقام لینے پر دیکھا وہ حنا
 یہی کہتے تھے کہ قسم بخدا اب ہم گھر پٹ کر نجائیں گے جب تک بدلہ خون مسلم کا نہ لے لیں
 یا ہم جی شل مسلم کے شہید نہ ہو جائیں اوسوقت حضرت امام حسین نے فرمایا کہ پھر جب ایسے
 عزیز و لیسوز دنیا لیں زمین لطف زندگی کیا باقی رہا الشَّاكِرُ مِنْ آتِهِ كَانَ مُحْتَمًا طَائِفًا فِي دُنْيِهِ
 آنکھوں فضیلت یہ ہے کہ حضرت مسلم کو اپنے مذہبی مسائل میں بڑی احتیاط اور پوری پابندی
 تھی جو شان نائب خاص امام کی ہو حتیٰ آتِهِ فَقَدْ رَعَى قَتْلَ ابْنِ زِيَادٍ وَ كَوْنَهُ كَاتِبًا
 فِي الدِّينِ تا انیکہ حضرت مسلم کو پوری قدرت ہو گئی تھی ابن زیاد کے قتل کرنے پر اور ہر نظر
 احتیاط دینی کے اوسکو قتل نہیں کیا وَ ذَلِكَ الْقَصْدُ قَوْلُهُ مِنْ أَفْرِ شَرِّهِ فِي دَارِهِ آتِي
 یہ وہی قصہ ہے جو شریک قاضی کا ہانی کے گھر میں واقع ہوا فَإِنَّ مُسْلِمًا كَرِهَ لَنَا كَمْ يَقْتُلُهُ
 مَعَ أَنَّ شَرِّكَائِنَا تَبَا سَمَرًا مِنْ أَحْتِيَاكَ لَافِي قَتْلِهِ اسلئے جب حضرت مسلم نے ابن زیاد کو
 قتل نہ کیا حالانکہ شریک نے اپنے تئیں مصنوعی بیمار ڈالا تھا اسی غرض سے کہ ابن زیاد کو
 جب اسکی عیادت کرنے آئی اسی حیلہ سے قتل کریں فَقَالَ لَهُ شَرِّكَ مَا مَسَّكَ عَنْ
 قَتْلِهِ قَالَ خَصَلْتَانِ جب ابن زیاد آیا اور حضرت مسلم نے باوجود قرار و قتل نہ کیا تا

فضیلت

فضیلت

شریک نے حضرت مسلمؓ سے پوچھا کہ ایسا موقع پا کر ہر آپ کو کون چیز مانع ہوئی اس
 ملعون کے قتل کرنے سے حضرت مسلمؓ نے فرمایا کہ دو چیزیں مجھ کو مانع ہوئیں **أَوَّلَهُمَا** کہ
فَكَرِهْتُ هَا فِي فَوَانِهِ قَالَ إِنِّي لَا أَهْبُ أَنْ يُقْتَلَ فِي دَارِ عَرَضِي پہلا سبب یہ ہو کہ مانی جو صاحب نہ
 ہی اوسکو اپنے گھر میں ابن زیاد کا قتل ناگوار تھا اور انھوں نے یہ کہا تھا کہ مجھے نہیں پسند ہے
 کہ ابن زیاد میرے گھر میں قتل کیا جائے اس بیان سے حضرت مسلمؓ کی یہ بات ثابت ہوئی
 کہ بدون اجازت مالک کے کسی جگہ کوئی فعل واجب بھی بجا نہ لانا چاہیے **وَأَوَّلُهَا** دوسری
تَحَدَيْتُ حَدَّ ثَنِيهِ النَّاسُ عَنِ النَّبِيِّ دوسرا سبب یہ ہو کہ مجھے عام لوگوں نے ایک
 حدیث جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہوئی تھی **قَالَ إِنَّ الْوَلِيَّ إِيْمَانٌ قَيْدُ**
الْفَتْكِ كَلَّا يُفْتَكُ مَوْمِنٌ آپ نے ارشاد فرمایا ہو کہ ایمان مانع مکر و دغا ہو پس چاہیے کہ
 مؤمن کی مکر و دغا سے قتل نہ کرے ترجمہ حدیث تمام ہوا **قُلْتُ قَالَ فِي مَجْمَعِ الْبَحَارِ هُوَ**
أَنْ يَأْتِيَ صَاحِبَهُ وَهُوَ غَافِلٌ فَتَشُدُّ عَلَيْكَ يَفْقُتُ لَهُ میں کہتا ہوں اس حدیث کے معنی
 مجمع البحار میں یوں لکھے ہیں کہ فتک کی یہ صورت ہو کہ ایک شخص کسے پاس جائے اور وہ آدمی
 غافل ہو اور جانے والا اور سپر حملہ کر کے اوسکو قتل کرے اور قاتل مومن میں ہو **فَتْكَ بِهِ** آنحضرتؐ
 قُرْصَةً فَقُتِلَ مَعْنَى وقت فرصت کا منتظر رہے اور جب گھات لگ جائے قتل کر ڈالے
 اور حاشیہ بحار مطبوعہ طہران میں فتک کے معنی مکر و حیلہ و بنا کا گہر فتن کے کھیں اور سب کا
 حاصل ہو کہ حیلہ اور مکر سے خواہ علی الغفلت قتل کرنے سے ایمان مانع ہو **وَهَذَا يَحْتَمِلُ وَجْهَيْنِ**
 اب اس حدیث میں دو احتمال ہوتے **أَوَّلُ أَنْ إِيْمَانُ الْمُؤْمِنِينَ مَانِعٌ لَهُ مِنْ أَنْ يُقْتَلَ** حالہ
الْمُؤْمِنِينَ بِالْخَلْقِ يَحْتَمِلُ پہلا احتمال یہ ہو کہ ایمان مومن کا برابر مومن کو حیلہ اور قریب قتل کرنے سے
 مانع ہو بشرطیکہ اوسکا قتل مباح بھی ہو **وَعَلَى هَذَا إِيْمَانُ الْقَاتِلِ وَالْمَقْتُولِ كِلَاهُمَا أَقْبَلَا**
الْفَتْكِ اس احتمال پر حدیث سے یہ سمجھا جاتا ہو کہ قاتل اور مقتول دونوں کا ایمان مکر و حیلہ سے
 قتل کرنے کا مانع ہو **وَكَيْسَا كَانَ ظَاهِرُ الْحَدِيثِ هُوَ هَذَا** ایلذا **قَالَ شَرِيكٌ بَعْدَهُ قَالَ سَمِعْتُ**
وَأَنْ قَتَلْتُمْ فَإِنَّمَا قَتَلْتُمْ كَانُوا أَحِبُّوا ظاہر حدیث انہیں معنوں پر دلالت کرتا ہو اور شریک
 یہی سمجھے تھے کہ حضرت مسلمؓ نے ابن زیاد کو مومن سمجھ کر قتل نہ کیا لہذا بعد سننے اس حدیث کے

آپ کو نیند نہیں آئی بعض روایات میں ایسا دیکھا ہوا کہ حضرت شبہؓ کو امام حسینؑ نے عبادت میں بہر
 اور بیطرح اس شبہ کو حضرت مسلمؑ بھی نام شبہ عبادت اور دعا میں معروفت رہے یہ بھی شبہ استیقام سے حضرت کو تھی
 فَقَالَ اِنَّ سَرَقَدْتُ فَرَأَيْتُ عَمِّي اَمِيْرًا لِّمُؤْمِنِيْنَ وَهُوَ يَقُوْلُ لِي الْوَحَا الْوَحَا الْبَجَلُ الْبَجَلُ پس حضرت سلم
 طوہ سے کہا کہ شبہ کو یونین میری آنکھ جھپک گئی تھی قدر سے سو گیا تھا کہ میں نے اپنے چچا امیر المؤمنین
 علی ابن ابی طالب کو خواب میں دیکھا مجھے فرماتے ہیں ابو مسلم بہت جلد اور شباب بہار پاس آؤ اب
 دیر نہ کرو مَا اَظُنُّ اَنَّهَا اُخْرَجِيَّتِي مِنَ الدُّنْيَا وَاَوَّلَهَا مِنَ الْاُخْرَةِ اب مجھے اسی کا یقین ہو کر گ
 دن میری دنیاوی زندگی سے آخری دن ہو اور حیات جاودانی آخرت کا پہلا دن ہو یعنی آج میں حضور
 شہید ہوں گاروایت کا ترجمہ تمام ہوا اَقْلْتُ وَتِلْكَ فَضِيلَةُ لَا يَتَصَوَّرُ عَلَيْهَا مَرِيْدٌ مِّنْ كِتَابِهِمْ کہ یہ سی
 فضیلت ہو کہ جس سے بڑھ کر آدمی کے واسطے کوئی فضیلت خیال میں نہیں آسکتی اِذْ قَدْ رَدَدْنِيْ اِلَى الْكَافِي
 عَنْ حَرِيْزٍ عَنِ الصَّادِقِ ۲ مِّنْ خَوَاصِّ الْاَمَّةِ اس لیے کہ کافی میں حریز جناب صادقؑ سے روایت
 کرتے ہیں کہ منجملہ خاص باتوں کی امیر علیہم السلام کے ایک یہ بھی بات تھی اِنَّهُ مَتَى يَتَقَعَنَّ عَمَلُهُ يَأْتِيهِ
 سَرُّ سُوْلٍ اَللّٰهُ يَنْعَمُ لَهُ وَيُخَيَّرُهُ بِمَا لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْاَجْرِ وَالْكَرَامَةِ کہ جب کسی امام کا وقت
 رحلت قریب آتا تھا اور زمانہ اوسکی زندگی گزر جانے کا قریب ہوتا تھا جناب رسالت مآبؐ اوس
 امام کے پاس تشریف لاتے تھے خبر مرگ لیکر اوس امام کو آپ خبر دیتے تھے کہ تمہارے واسطے درگاہ آسمانی میں
 یہ اجر اور یہ کرامت مہیا ہو وَحَيْثُ اَنَّ مُسْلِمًا سَرَفَنِيَّ اللّٰهُ عَنْهُ لَمْ يَكُنْ مِنَ الْاَيِّمَةِ بَلْ كَانَ بَابِيًّا
 خَاصًّا عَنِ الْاَمَامِ پھر چونکہ حضرت مسلمؑ کو امام حسینؑ نے اپنا نائب کیا تھا پس امام تو مجھے بلکہ نائب خاص امام
 تھے لَمْ يَأْتِهِ سَرُّ سُوْلٍ اَللّٰهُ بِالْبَيْعِ اِسْوَا سَطْرِ جَانِبِ سُوْلٍ خَلَفْتُ سَلْمَ كِيْ خَيْرُ مَرْغٍ لِّكَ نَبِيْنِ تَشْرِيفِ لَاسُ
 اَبْلَ تَاَهُ وَصِيْبُهُ وَوَرِيْثُهُ عَلِيٌّ اَنْبِيْعُهُ بِالْحَقِّ بِبَلْ كَرَمِيْ اَوْ رُوِيْرُ سُوْلٍ خَلَفْتُ اِبْنِ ابِي طَالِبٍ حَضْرَتِ
 خَيْرُ مَرْغٍ بَحِيْنِ تَشْرِيفِ لَاسُ اَوْ كَمَا كَهْدِيْ اَوْ بَحَارِے پاس قُلُ الْمُنَاسِبَةِ ظَاهِرُهُ اَوْ مَنَاسِبَتِ تَشْرِيفِ اَوْ رِيْ مِيْنِ
 جناب امیر کے کھلی ہوئی ہو وہی اَنْ الْاَمَامِ يَأْتِيَهُ سَرُّ سُوْلٍ اَللّٰهُ يَنْعَمُ وَخَلِيْفَةُ الْاَمَامِ اَنَا خَلِيْفَةُ السُّوْلِ
 یعنی امام جو نائب سول ہیں انکو خبر مرگ دینی خود رسول اللہ تشریف لاتے ہیں اور نائب امام کو خبر مرگ دینی
 نائب رسول خدا تشریف لائے وَهَذَا الَّذِي ذَكَرْتُهُ مِنْ فَضَائِلِهِمْ اَسْمَاجُ مِنْ رَّسُوْلٍ اَللّٰهُ اَنْ
 كَيْسَفَعْنِيْ بِهِ عِنْدَ اللّٰهِ اَوْ رِيْ فَضِيْلَتِ جَوِيْنِ نِيْ ذَكَرْ كِيْ جَوِيْنِ لَمِيْدٍ كَرَا هُوْنِ جَانِبِ سَالِمًا كِيْ كَمِيْرِيْ عَفِيَّتِ

یہ روز مشرکہ میں اسی تاویل کے فراوان کیے **الْحَاشِشُ** اُن کے سہ منیع منی لَمَّا وَجَدَ شَمَاءَ دِقْمَہ
 کَمَا مَنَعَ الْحُسَيْنَ وَ سُوین فضیلت حضرت مسلم کی یہ ہو کہ پانی اور پھر نہ کیا گیا وقت شہادت
 کے جب طح جناب امام حسین پر پانی بند کیا گیا تھا فَإِنَّ مَسِيرَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ آتِي بِأَنْتَ كَأَنَّ
 فَكَسَاهُمْ أَنْ يَشْرَبَ لَمْ يَمْلِكْنَهُ هَمَّ الثَّانِيَةِ ذَكَرَ يَمْلِكْنَهُ فِي الثَّلَاثَةِ فَسَقَطَتْ أَسْنَانُهُ فِي
 الْقَنْجِ اُور جب پانی دیا گیا اور تین مرتبہ آپ نے پینے کا قصہ کیا تیسری مرتبہ میں آپ کہہ نہت
 اوکھڑ کر پیالے میں گر پڑے فَقَالَ لِحَمْدِ اللَّهِ لَوْ كَانَ لِي مِنَ الرِّزْقِ الْمَقْتَدِرُ بِشَرِّهِ سَبَبُ
 دانت گر پڑے تو حضرت مسلم نے فرمایا الحمد للہ اگر یہ پانی میری قسمت میں ہوتا تو ضرور اس کو
 پی لیتا مطلب آپ کا یہ تھا کہ اب دنیا کا آپ و دانہ آپ کی قسمت میں باقی نہیں رہا و لَئِنْ
 أَمْرٌ مُعْجَزٌ لَا يَفْعَلُهُ إِلَّا الْعُلَمَاءُ اُور یہ دانتوں کا خود بخود گر پڑنا ایسی عجیب بات ہے کہ کسی
 سمجھ میں عقل انسانی عاجز ہو سولے عالمان اسرار الہی کوئی اس کو سمجھ نہیں سکتا فَإِنَّ سَقَطَ
 الْأَسْنَانِ بِالسَّبَبِ مُسْقِطٌ لَا بُدَّ وَأَنْ يَسْقُطَ إِلَى أَعْمُرٍ مُعْجَزٍ أَيْلَیْکَ کہ دانت ان کا خود بخود گر پڑنا
 بدون کسی ایسے سبب کے جس سے دانت گر پڑتے ہیں ضرور ہو کہ یہ امر بھی معجز تھا کہ
 سحیرے کی طرف نسبت دیا جاوے فَقَامَ لِي فِي هَذِهِ فَقَدْ كَشَفْتَ كَلْتَ بَابًا مِنْ أَنْصِلِي
 إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى اِن دسوں خصلتوں کو بغور و تامل دیکھنا چاہیے کہ میں نے ناظر کتاب ہذا پر
 ایک دروازہ علم کا کھول دیا ہو اگر خدا چاہے تو دیکھنے والے کے سمجھ میں آجائے

باب دہم کیفیت روانگی جناب مسلم بطرف کوفہ از مدینہ

وَكَانَ إِسْرَافُ الْحُسَيْنِ بِسَلِيمٍ مِنْ مَلَكَةٍ جَنَابِ مَامِ حُسَيْنٍ لَمْ يَنْصَرَفْ مِنْ مَدِينَةٍ سَلِيمٍ
 بِطَرَفِ كُوفَةِ كَيْسَ جَانِحًا وَتَرَجَّ مَعَهُ قَيْسُ بْنُ مُسْمَرٍ الصَّيْدَاوِيُّ وَغَمَّاسَةُ بِنْتُ
 عَبْدِ اللَّهِ السَّلُولِيُّ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَمْرَدِيُّ اُور تین شخصوں کو حضرت مسلم کے
 ہمراہ آپ نے روانہ فرمایا تھا قیس بن مسمر اور عمارہ ابن عبد اللہ اور عبد الرحمن بن عبد اللہ
 وَفِي الْأَمْرِ أَنَّ الْحُسَيْنَ بَعَثَ مَعَهُ دَلِيلَيْنِ مِنْ مَلَكَةٍ اُور ابوہن میں سید ابن طاووس
 روایت کرتے ہیں کہ حضرت نے جناب مسلم کے ساتھ دو رہبر کر دیے تھے فَإِنْ فَتَحَتْ ثَلَاثَ

الرَّوَايَةُ فَلَعَلَّهَا أَمْرُهُ أَنْ يَتَرُكَّ الْجَادَّةَ وَيَسِيرَ عَلَى غَيْرِ الْجَادَّةِ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ
 اگر یہ روایت اہوت کی صحیح ہو تو کیا عجب ہو کہ حضرت امام حسینؑ نے جناب مسلمؒ کو حکم دیا ہو
 کہ شاہراہ کو چھوڑ دین اور غیر مشہور راہ کیسے سے مدینے تک جائیں وَالَّذِي عَمِلَ إِلَى ذَلِكَ
 هُوَ الْخَوْفُ مِنْ أَنْ يُحَاطَبَ قَبْلَ أَنْ يَصِلَ إِلَى الْكُوفَةِ اور سبب اس حکم دینے کا وہی خوف
 تھا دشمنوں سے کہ قبل کوفہ میں پہنچنے کے ایسا نہ کہ راہ میں حضرت مسلمؒ گھر جائیں قَالَ لِمَجْلِسِي
 فَأَقْبَلَ مُسْلِمٌ حَتَّى أَتَى الْمَدِينَةَ فَصَلَّى فِي الْمَسْجِدِ النَّبَوِيِّ بِمَارَيْنَ لَهَا هِيَ كَهْرُهَا كَهْرُهَا
 ہو کر مدینہ پہنچے اور مسجد نبویؐ میں نماز پڑھی مین کتا ہوں یہ آخری نماز تھی جو حضرت مسلمؒ نے
 مسجد نبویؐ میں پڑھی ثُمَّ وَدَّعَ مُسْلِمٌ مَنْ أَحَبَّ مِنْ أَهْلِهِ بَعْدَ اس کے حضرت مسلمؒ رخصت ہوئے
 اپنے اہل و عیال سے جنکو دوست رکھتے تھے یہ روایت بھار کی ہو قُلْتُ لَعَلَّ هَذَا التَّوَدِّعَ
 كَانَ لِمَنْ لَمْ يَسِرْ مِنْ أَهْلِهِ مَعَ الْحُسَيْنِ مِثْلًا هُوَ شَائِدٌ بِرِخْصَتِ هُوَ نَا حَضْرَتِ مُسْلِمٍ رَحْمَةً
 اپنے اہل و عیال سے ہو جو ہمراہ امام حسینؑ کے نہیں گئے تھے وَتَجْتَمِعُ أَيْضًا أَنَّ
 أَهْلَهُ كَلَّمُوا كَانُوا فِي الْمَدِينَةِ وَاسْكَأَ بَعْضُهُمْ أَيْضًا لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ
 میں جو فلاں کہہ لیں ہم سے مگر ہم سب سے مگر ہم سب سے مگر ہم سب سے مگر ہم سب سے مگر ہم سب سے
 پھر جب حضرت امام حسینؑ کے سے مدینہ کو لوٹ آئے اور یہ بات اوسوقت ہوئی تھی کہ جب
 حضرت مسلمؒ اور ہانی کی خبرانی حضرت تک بند ہو گئے اور آپ گھبرائے اور مضطرب ہوئے اوی
 بیقرار می مدینہ اگر عراق کو آپ روانہ ہوئے اوسوقت اہل عیال حضرت مسلمؒ کے آپ کے
 ہمراہ ہوئے وَهُوَ أَقْرَبُ عَدُوِّي كَمَا يَكُنِي أَوْ رِيبِي إِحْتِمَالِ مِيرِے زَوِيك قَرِيبُ الصَّحْبِ هُوَ
 چنانچہ آئندہ البختم سے اسکی روایت آتی ہو وَكَيْفَ مَا كَانَ فَلَا يَحْكُو ذَلِكَ عَنْ أَصْطِطَابِ
 فِي الرَّوَايَةِ اور کچھ کیون نہ بھار کے اس روایت میں اضطراب پایا جاتا ہو لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ
 السَّيِّدُ أَصْبَحَ وَأَوْفَى لِيَكُنْ لِيَكُنْ لِيَكُنْ لِيَكُنْ لِيَكُنْ لِيَكُنْ لِيَكُنْ لِيَكُنْ لِيَكُنْ لِيَكُنْ
 هُوَ أَنَّ مُسْلِمًا وَدَّعَ فِي الْمَدِينَةِ مَنْ أَحَبَّ وَلَيْسَ فِيهَا لَفْظَةُ أَهْلِهِ لِهَوْنِ كَيْفَ
 روایت ہو کہ حضرت مسلمؒ نے مدینہ میں وداع کیا اور رخصت ہوئے اہل و عیال سے جنکو دوست
 رکھتے تھے اس روایت میں اہل و عیال سے رخصت ہونے کا ذکر نہیں ہو اور کہہ کر ہوتا

کہ جناب رقیہ اپنے بھائی امام حسینؑ کو چھوڑ سکتی تھیں اور مدینہ میں بے اوکے رہ سکتی تھیں
 جنھوں نے چاروں بیٹی اپنے حضرت پر نثار کیے اور منہ سے اُن نہیں کیا تھیں اُسٹا جحر
 مُسَلِّمٌ دَلِيلَيْنِ مِنْ قَيْسٍ وَخَرَجَ مِنَ الْمَدِينَةِ پھر حضرت نے دو راہروں کو قبلہ قیس سے
 اجرت دے کر ساتھ لیا اور مدینہ سے باہر چلی فَاَقْبَلَ الدَّلِيلَانِ يَتَنَكَّبَانِ عَنِ الطَّرِيقِ فَضَلَّ
 عَنِ الطَّرِيقِ وہ دونوں راہر حضرت کے ساتھ روانہ ہوئے اسطرح پر کہ سیدھا راستہ چھوڑ
 چھوڑ کر راہ چلتی تھی خوف دشمنان کی وجہ سے اسی سبب راہ بھول گئے وَ اَخْبَا بِهُمَا
 عَطَشٌ شَدِيدٌ كَجَحْرٍ عَنِ الْمَسِيرِ اور پیاس و نکو زیادہ لگی اسلیے کہ نامعلوم راہ چلی تھی جہاں
 پانی تھا اور ایسی پیاسی ہوئی کہ راہ چلنے سے عاجز ہو گئی فَاَوَّلَاهُمَا إِلَى سَفَنِ الطَّرِيقِ بَعْدَ
 اَنْ لَاحَ لَهُمَا ذَلِكْ جب چلنے سے عاجز ہوئی اور سوت اشارے سے حضرت مسلمؑ کو ایک
 روشن اور گہلی ہوئی راہ بتائی کہ وہ راہ اون پر اچھی طرح ظاہر ہو چکی تھی اور بخوبی ار سے
 پہچان چکے تھے فَمَا كَلِمَةً لِّمُسْلِمٍ هَذَا الطَّرِيقُ يَنْتَهِي إِلَى الْمَاءِ لَا هَاهَا كَلِمَةً فَلَا تَفَارِقُهُ اُور حضرت
 مسلمؑ سے اون دونوں نے کہا کہ یہ راستہ جسے ہم نے اشارہ سے بتایا ہے ضرور ہمیں پانی
 ملیگا اسکو آپ یاد رکھیے اور اس سے الگ نہوجیگا فَسَلَّكَ مُسْلِمٌ ذَٰلِكَ السَّنَنَ وَ مَاتَ
 الدَّلِيلَانِ حضرت مسلمؑ اسی راہ روشن پر چلے اور دونوں راہروں کی جگہ مارے پیاس کے
 حوٹ پر گر گئے یہ روایت تمام ہوئی قُلْتُ هَذِهِ اُولَى الْمَضَاهَاتِ لِمُسْلِمٍ بِالْحُسَيْنِ بِمَنْتَاهُونَ
 یہ پہلی مشابہت ہی حضرت مسلمؑ کو حالات حضرت امام حسینؑ سے تھیں اَيْضًا لَعَدَّةَ مَاجَرِي
 بَيْتِهِ وَبَيْنَ حَرْقِ بْنِ زَيْدٍ الرِّبَاكِسِيِّ مُمَا لَمَاتُ وَ سَلَّكَ الطَّرِيقَ الَّذِي لَا يَنْتَهِي إِلَى الْكُوفَةِ
 وَلَا إِلَى الْمَدِينَةِ وَكَانَ قَاعِدُهُ طَرِيقًا حَبْنِ عَدِيٍّ رَحِمَ اللّٰهُ كَرَجَابِ امام حسینؑ بھی جب
 آپ سے اور حر سے ٹکرا رہے تھے اور بعد قرار و دار باہمی کے ایسی راہ آپ نے اختیار کی جو نہ تو
 کو قہ کو جاتی تھی اور نہ مدینہ کی طرف اور اس راہ کے تھلانے والے اور آپ کے اونٹ کے
 چلانے والے حضرت طرح طرح تھی جنھوں نے دعویٰ کیا تھا کہ میں ایسی راہ پہچانتا ہوں
 فَاَلَمْ تَسْمَعُوْا اَنَّهُ ضَلَّ الطَّرِيقَ مَعَ رَاِءِ عَاطِيَةٍ مَعْرِفَتُهُ پس مشہور یہ ہے کہ جناب طرح طرح اوس
 راہ کو بھول گئے باوجودیکہ اوسکے پہچاننے کا دعویٰ کیا تھا وَلَكِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی اَوْصَلَهُمْ اِلَى

مَسَاكِينِهِمْ اِنْ سَاكَدُوا وَكَانُوا فِي الْاَسْرِ فَقَدْ اَصْبَحُوا فِي اَسْرٍ وَصَلُّوا اَمِنْ اِلَى اَنْتَوَى
 مگر خداوند عالم سے ان بزرگواروں کو ان کے خاص مقامات تک پہنچا دیا اگرچہ تمام باتوں میں
 میں پیٹے رہے اور سرگردان ہوا کی طرح اسی جگہ پر سوئے جہاں سے براہ راست
 نینو می تگسہ میخ گئے آه العطش الذي اوجبت به مسيرهم في اول مسيرهم يوم شهادته
 فَمِنْ اَمَّا كُنَا يَهُ وَاقْتِفاءَ لَكَ الْحُسَيْنِ لَكِنْ بِاس كاصد مه حضرت مسلم رحمہ کو ابتدا سے
 سفر میں اور نیز روز شہادت پہنچا یہ دوسری مشابہت حضرت مسلم کو تھی یہاں امام حسین
 اور یہ دوسری تھی تو تائبہ کو ابی منیب سے ہونی چاہیے فلما مات الدليلان من العطش
 وَقَدْ كُنْتَ ايضا جردت و دون را ہر بار سے پیاس کے مر گئے اور حضرت مسلم کی بھی
 حالت پیاس سے تباہ کر رکھی تھی كَانَتْ خَطَرٌ بِاَلِهْ اَنْ دَهَانِي اِلَى الْكُوْفَةِ لَا فَرْقَ وَصَبَّ
 الْحُسَيْنِ اِنِّي لَعَلَّ يَنْدِي اَمِنْ لَا سُرَّ اِوَا حَضَرْتِ مسلم کے دل میں یہ تر بات اسی کہ میرا
 کوفہ کی طرف جانا اوس کام کے واسطے جسکی بجائے اور سی امام حسین نے میرے سپرد کی ہو شاید
 اوس میں کوئی راز نہائی ایسا کہ وہ جو ہمیر واضح نہیں ہو وَاَيْضًا يُحْتَمِلُ اَنَّ الْحُسَيْنِ اَوْ هَا نَجْرَهْ
 بِكُلِّ مَا يَجْرِي عَلَيْهِ اَوَّلِيهِ مِنَ الْاَخْبَارِ وَلَا تَأْيِيدِي حَتَّى اَحْتَمَلُ هُوَ كَجَنَابِ اِمَامِ حُسَيْنِ
 حضرت مسلم کہ پتلے رشتہ حکم دیا ہو کہ جو کچھ اوپر گذری یا جو خبر او کو پہنچی سب سے ہمو مطلع کرنا
 فَلَمَّا اَكْتَبَ عَلَيْهِمْ بَيْنَ عَقِيلٍ اِلَى الْحُسَيْنِ كَمَا بَا يَقُولُ فِيهِ اَنَّهُمْ دُونَ اَحْتَمَالِ مَذْكُورِ
 بالا سے حضرت مسلم نے جناب امام حسین کے نام پر ایک خط لکھا جسکی عبارت یہ ہو بِسْمِ اللّٰهِ
 الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مِنَ الْمَوْضِعِ الْمُصْنِقِ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّي اَقْبَلْتُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ مَعَ الدَّلِيلَيْنِ
 یہ خط اوس مقام سے لکھ رہا ہوں جسکا نام مصنیق ہو بعد حمد اور نعت کے معلوم ہوا کہ میں
 مدینہ سے روانہ ہوا وراہراہی را سے سے مقرر کر کے ساتھ لئے فَمَا زَا عَنِ الطَّرِيقِ فَضْلًا
 وَاسْتَدَّ عَلَيْنَا الْعَطَشُ فَلَمْ يَلْبَثَا اَنْ مَاتَا وَدُونَ راہر شاہراہ چھوڑ کر چلی میں رہتے
 بھول گئے اور پیاس نے ہمو کوں پر غلبہ کیا کچھ دیر گذری کہ ٹرپ ٹرپ کر وہ دونوں ابھر
 پیاس سے مر گئے وَاقْبَلْنَا حَتَّى اَنْتَهَيْنَا اِلَى الْمَاءِ فَلَمْ نَجْعَلْ لَمْجَثَا شَةً اَنْفُسِنَا هَم
 آگے بڑھے اور چلتے چلتے ایسے مقام پر پہنچے جہاں پانی ملا مگر حال یہ ہوا کہ وہ دسپین ہمارا

باقی تھا جب پہنچے وَذَلِكَ الْمَاءُ بِمَا كَانَ يُدْعَى الْمُضِيقَ مِنْ بَطْنِ الْحَبْتِ یہ پانی جہاں ہر
اوس مقام کا نام مضیق ہے اور یہ پانی قبیلہ بنی کلب کا ہے اور نبت کے نام سے مشہور ہے وَكَانَ
تَطَيَّرْتُ مِنْ تَوَجُّعِي هَذَا فَإِنْ مَرَّيْتُ أَعْيُنِي وَبَعَثْتُ غَيْرِي وَالسَّلَامُ مجھے ان مصائب
کے پیش آنے سے فال بد ہوئی ہے اور اس سفر کے انجام سے میں ڈرتا ہوں اگر آپ کے بھی
مبارک میں ایسا ہی کچھ ہو تو مجھے معاف کیجیے والسلام خط کا ترجمہ تمام ہوا قُلْتُ هَذَا
كِتَابٌ يُطَوَّجُ عَلَى عِدَّةٍ مَصَالِحٍ يَنْبَغُ لِكُلِّ نَاصِحٍ أَمِلِينَ مُشْفِقٍ عَلَيْهِ وَلِيَّهِ أَنْ يُظْهِرَهَا
عَلَيْهِ وَيَسْتَشِيرَ مِنْهُ تین کتابوں میں یہ خط حضرت مسلمؒ کا بہت سی مصلحتوں پر شامل ہے اور
سزاوار ہے ہر ایک غیر خواہ اور امانت دار پر جو اپنی ولی نعمت پر دل سے فدا ہو اور اوسکی
مضرت پہنچ کر ڈرتا ہو اور سپر یہی واجب ہو کہ ان مصالح کو ظاہر کرے اور ان امور میں
اوس سے مشورہ کرے وَكَمَا كَانَ مُسْلِمٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَدْ بَعَثَهُ الْحَسَنِ إِلَى الْكُوفَةِ وَأَتَاهَا
مَقَامَ نَفْسِهِ فِي الْأَمْرِ شَادَ وَالْهَدَايَةِ وَالْحَدِ الْبَيْعَةِ لَهُ فَكَانَ يَحْقُّ عَلَيْهِ أَنْ يُخْبِرَهُ بِكُلِّ
مَا يَجْرِي وَيَقَعُ مِنَ الْحَوَادِثِ چونکہ حضرت مسلمؒ کو جناب امام حسینؑ نے بطرف کوفہ بھیجا تھا
اور اپنا قائم مقام ہدایت امت اور بیعت لینے میں اپنے واسطے فرمایا تھا سزاوار بحق مسلمؒ
یہی تھا کہ جو کچھ اونپر گذری اور جو جو نئی باتیں پیش آئیں سب کی اطلاع حضرتؑ کو کرتے رہیں
ثُمَّ صَلَّاهُ الطَّرِيقَ عَنِ الدَّلِيلَيْنِ مَعَ كَوْنِهِمَا عَرِيفَيْنِ أَمْحُجَّتْ يُعْجِبُ كُلَّ مَنْ يَرَاهُ
وَبَسْمَعُهُ پھر یہ بھی خیال کرنا چاہیے کہ راہروں کا راستہ بھول جانا جنکا پیشہ راہ ہلانے کا ہے
اور خوب شناخت راہوں کی اونکو ہوتی ہے یہ بھی ایک ایسی بات ہوئی جسے دیکھ کر اور سن کر
ہر ایک آدمی کو تعجب ہوتا ہے لَآ يَحْكُو عَنْ إِحْمَالَيْنِ إِمَّا أَنَّهُمَا صِلَا الطَّرِيقِ بِمَشِيَّةِ
أَمْضَاهَا اللَّهُ فِيهِمَا دَمًا أَسْلِيَهُ كَالْيَسْرِ وَاتَّفَكَ رَوْنُكَ رَاهُ بَهُولِ جَانَا وَاحْتِمَالِ سَخَالَيْنِ
يَا تَوْشِيَتِ الْهَى اَوْنُكِي حَقِّ مَيْنِ يُونِ هِيَ جَارِي تَحَى كَرَاهُ بَهُولِ كُنَى اَوْرِيَا سِ سَمَكُنَى
وَإِمَّا أَنَّهُمَا سَمَرَا تَكْبَارَا صِلَا الطَّرِيقِ عَامِدَيْنِ لِلْبُعْثِ وَالْعِنَادِ كَمَا يَكُنَى عَلَى خِلَاكِ
سُنْدَةِ الْعَطَشِ الَّذِي مَا تَأْتِيهِ دُوسَرَا اِحْتِمَالِ يَهِي كَرَاهُ ثَمْنِي وَيدُهُ وَدُنْهَتُهُ اَوْخُونِ نَهَرَاهُ
بُحْلَاوِي اَوْرِيَا سِ رَاهُ لِيَكُنَى جَدُّ هِرْيَانِي نَهَلْنَى سَمَكُنَى اَوْرِيَا سِ تَرَكِي مَرَجَانَى چنانچہ وہ یا سلسمین

وہ مرگئی اسپر دلالت کرتی ہو فیصلہ اللہما اسکا کہ ان یموت مسلمہ ومن معہ ایضاً من
العطیش وَلَکِنْ وَقَاهُ اللَّهُ عَنْ شَرِّهِمَا سَوْتِ ایسا بھی خیال ہوتا ہو کہ ادن رہبر و نکا
ارادہ یہ تھا کہ حضرت مسلم اور اونکی ہمراہی اصحاب بھی بیاس سے ہلاک ہو جائیں مگر خدا نے
اونکی شر سے حضرت کو بچا لیا و لکن یکن مسلمہ عالمنا بخیایا الا امور و معبایہا اور حضرت
مسلم کو پوشیدہ باتیں اور غیب کے امور معلوم نہ تھے بل کان یبئنی کلہما علی الظاہر والظاہر
کما کونت لا یخلو عن ترددی فی حشر احدی ہذین الا قرین فلذا اخبریہ احکامہ
استکشافاً کہ بلکہ حضرت مسلم کل باتوں کی ظاہر پر بنا کرتی تھی اور ظاہر حال جیسا معلوم ہو چکا
خالی اس تردد سے تھا کہ دونوں احتمال میں سے حتماً اور یقیناً کونسا واقع ہوا اسی واسطے
حضرت مسلم نے اپنے بھائی امام حسین کو اس حال کی خبر دی تاکہ حقیقت حال معلوم ہو جائے
و ایضاً لا یبعد ان یكون الحسنین قد اخبروا بانہ یعود من مکہ الی المدینۃ
لنہم یسیر منہا الی العراق ان اقتد ساعلی ذلک و لہ یمنعہ ما نفع اور یہ بھی کچھ بعید نہیں ہو
کہ امام حسین نے حضرت مسلم کو خبر دی ہو کہ وہ مکہ سے مدینہ کو واپس کر پھر واپس عراق کو
روانہ ہونگے بشی طیکہ اسپر قادر رہے اور کوئی مانع پیش نہ آئے فلذا اکتب مسلمہ الیہ
حال الطریق و اذنیہ العلامات اسی خیال سے حضرت مسلم نے آپ کے نام یہ خط لکھا اور
راہ کی حالات کو مفصل مرچ کیا اور نشانیاں شناخت راہ کی بتوضیح تمام بیان کر دیں و ذکر
عندہم و حبان الماء ثم ورواہ الی المصیق من بطن الخبت و وحداہ ہذا کما لہ البینہ
کلب اور یہ بھی حضرت مسلم نے لکھا کہ اس راہ میں پانی نہیں ملتا پھر یہ لکھا کہ میں مقام ضیق
پر ہو چکا ہوں پر ایک چشمہ پانی کا ملا جو بنی کلب کی طرف منسوب ہو لیکن کون
ذلک معاً و ذلک الحسنین فی سفرہ من المدینۃ الی العراق یہ سب
باتیں اس غرض سے حضرت مسلم نے لکھیں کہ جب حضرت امام حسین علیہ السلام
مدینہ سے عراق کا سفر کریں آپ کو شناخت راہ میں میری تحریر سے امانت پہنچی
اور پانی کا پتا اسی خیال سے دیا کہ ایسا نہو آپ کے ہمراہ چھوٹے چھوٹے نیچے
آئین گے تو بیاس سے ہلاک ہو جائیں اسی واسطے پانی کی جگہ بہت توضیح سے لکھ دی

باب یازدہم تاویل قول حضرت مسلم جو استغفار پشال ہو اور تاویل لفظ جبین کی جو بہ نسبت حضرت مسلم کے وارد ہے

أَمَّا قَوْلُهُ فِي الْكِتَابِ وَقَدْ تَطَيَّرْتُ مِنْ تَوَجُّعِي هَذَا فَهُوَ كَوَيْبٍ بِلَا خِلَافٍ
یہ قول حضرت مسلم کا جو خط میں لکھا کہ مجھے اپنے اس سفر میں پیاس اور رہبروں کے
مر جانے سے فال بد ہوئی ہو اسکو تو راویوں نے بالاتفاق نقل کیا ہو کہ ہم ما کُتِبَ
الْحُسَيْنُ فِي جَوَابِهِ إِلَى مُسْلِمٍ فَقَدْ اخْتَلَفَتِ الرِّوَايَاتُ فِيهِ بَن مگر امام حسین نے
اس خط کے جواب میں جو کچھ حضرت مسلم کو لکھا ہو اس میں مختلف روایتیں ہیں وَاللَّهِ
رَوَاهُ أَبُو مُحَمَّدٍ هُوَ أَشْبَهُ وَابْقُ بَشَانِ ذَلِكَ الْبَطْلِ الصُّوْرَ عَامِ الَّذِي اخْتَارَهُ
الْحُسَيْنُ مِنْ بَيْنِ أَصْحَابِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ وَفَضَّلَهُ عَلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ أَبُو مُحَمَّدٍ نے جس
عبارت سے اس جواب کو نقل کیا ہو وہ مضمون بہت مناسب اور لائق تر ہو اس بہادر اور
دلیر کی شان سے جسکو جناب امام حسین نے اپنے تمام اصحاب اور اہل بیت سے منتخب
کیا اور سب پر فضیلت دی قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ وَكُتِبَ الْحُسَيْنُ فِي جَوَابِهِ أَبُو مُحَمَّدٍ کہتے ہیں
کہ جناب امام حسین نے حضرت مسلم کے خط کا جواب ان الفاظ سے لکھا أَمَّا بَعْدُ
يَا بْنَ الْعَمِّ إِنِّي سَمِعْتُ حَدَّثِي رَسُولَ اللَّهِ مَا مَنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ مَنْ تَطَيَّرَ وَكَامِطٌ بِهِ
بعد حمد و صلوة کے اسی میرے چچا زاد بھائی مسلم کو معلوم ہو کہ میں نے اپنے نانا رسول خدا
سے سنا ہو وہ فرماتے تھے کہ ہم اہل بیت میں کوئی ایسا نہیں ہو جو کسی چیز سے فال بد لے
اور نہ ہمارے مصائب اور واقعات سے فال بد لی جاتی ہو مطلب یہ ہو کہ نہ ہم اہل بیت
لسی اور کے واقعات سے فال بد لیتے ہیں نہ کسی اور کو چاہیے کہ ہمارے ظاہری مصائب کو
دیکھ کر فال بد سوچے فَإِذَا قَرَأْتَ كِتَابِي هَذَا فَأَمُصْ عَلَى مَا أَمَرْتُكَ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ
وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ جس وقت میرا یہ خط تم پر چڑھنا فوراً رو نہ ہو جانا بنا بر تہیل و ن
امور کے جو تم سے کہا گیا ہو سلام تم پر ہو اور رحمت خدا کی وبرکات اسی تم پر نازل ہو خط
کی عبارت تمام ہوئی وَلَيْسَ فِيهِ ذِكْرُ الْحَبْلَيْنِ وَصَدَفَ الْقَلْبَ أَصْلًا اس خط میں بنا بر تہیل و ن

جواب
حضرت
مسلم

ابنِ مَنصَف جُبریل اور ضَعْف قلب کا کہیں ذکر نہیں بلِ کَانَ الْحُسَيْنُ ۲ حَصَلَ قَوْلُهُ قَدْ تَطَيَّرَ
 اِنْ عَلَيَّ مَا يَنْبَغِي اَنْ يُحْمَلَ عَلَيْهِ بَلْ كَامِ حُسَيْنٍ نے حضرت مسلم کے بدنامی کے قول کو اسی بات پر
 حمل کیا اور وہی معنی اور مراد حضرت مسلم کے آپ نے قائم رکھی جس کا مراد لینا مناسب
 وَهُوَ تَخَوُّتٌ مُسْلِمٍ عَلَى الْحُسَيْنِ ۲ وَاهْلُ بَيْتِهِ لَا تَخَوُّهُ عَلَى نَفْسِهِ وَه معنی یہ تھے کہ
 حضرت مسلم کو جناب امام حسینؑ اور انکی اہل بیت پر اس فال بد سے خوف تھا تا نیکہ حضرت
 مسلم اپنے تلف جان پر خوف اس فال بد کا کرتے تھے وَاسْتَدَلَّ بِقَوْلِ حَدِّثْ فِي عَدَامِ
 التَّطَيُّرِ مِنْهُمْ اور حدیث نبوی اسی کی دلیل میں حضرت نے لکھے کہ ہم اہل بیت فال بد نہ لیتے
 ہیں اور نہ ہم سے کسی کو فال بد ملنی چاہیے وَاقَارِ وَايَةً شَيْخُنَا الْمُفِيدُ كَمَا فِي الْبَحَارِ
 وَانَا سِرَّةُ الْاَخْرَانِ فِي هَكَذَا لَيْكِن رَوَيْتَ جَنَابَ شَيْخِ مَفِيدٍ كَيْ جَارِ مِيْن اور جناب
 غفران مآب سید ولد رعلی کی کتاب اثارۃ الاخران میں اس طرح پر لکھی ہو وَكَلَّمَ الْحُسَيْنُ
 اَتَا بَعْدَ مَخَشِيَّتِ اَنْ لَا يَكُوْنُ حَمَلُكَ عَلَى اَلِكِتَابِ اِلَيَّ فِي اَلِاسْتِغْفَاءِ عَنِ التَّوْحِيهِ
 الَّذِي وَجَّهْتُمْ لَهٗ اَلَا الْجُبْنَ جَوَاب لکھا امام حسین علیہ السلام نے حضرت مسلم کو بعد
 حمد و صلوة کے معلوم ہو کہ مجھے مکر وہ معلوم ہوا ایسا نہ کہ سبب تمہارے خط لکھنے کا میرے
 نام پر کہ حسین تم استغفا کرتے ہو اس طرف کے جانے سے جدہر میں نے تم کو بھیجا ہو سولے
 جہن کے اور کوئی چیز نہ ہو یہ لفظ حدیث کی ہو وَلَمْ يَكُنْبِ الْحُسَيْنُ فَخَشِيَتْ اَنْ يَكُوْنِ
 بَدَلِ قَوْلِهِ لَا يَكُوْنُ اور یہ نہیں لکھا ہو حضرت امام حسینؑ نے کہ مجھے ناپ نہ ہوا کہ تمہارا
 استغفار کرنے کا سبب سولے جہن کے اور کوئی چیز نہیں ہو وَلَمْ يَكُنْبِ اَيْضًا مَا كَتَبْتَ
 ذَلِكْ اَلَا اَنْ كُنْتُ جَبَانًا تَخَافُ هَذَا كَفَسِكَ اور یہ بھی حضرت نے نہیں لکھا کہ امی مسلم
 تم نے یہ خط اس وقت لکھا ہو جس وقت تم پر مافوق اللہ بزدلی چھائی ہوئی تھی اور اپنی ہلاکت
 کا خوف کر رہے تھے وَفَرَّقَ بَيْنَ هَذَيْنِ الْقَوْلَيْنِ وَبَيْنَ مَا كَتَبَهُ الْحُسَيْنُ بِمَرَفَقِ
 اِنْ دُونَ عِبَارَتُون مین جو ہم نے لکھی ہیں اور اس عبارت مین جو حضرت نے خط مین
 لکھی ہو فَإِنَّ قَوْلَ الْحُسَيْنِ اِسْتِغْفَاءً مُفْرَغٌ اَسْلِيَةً کہ اسل امام حسینؑ کے کلام مین
 اِسْتِغْفَاءً مُفْرَغٌ ہوا اَلْمُسْتَنْتِ مِنْهُ وَهُوَ خَيْرٌ كَانِ مَحْذُوْثٌ وَالْجُبْنَ بَدَلِ مَسْئَلَةٍ

اَوَّلًا هَعْنَةً غَيْرَ اَوْسَعِي مَنْ خَيْرَ كَانِ كَيْفَ رُفِئَ اَوَّلًا اَلْحَبْنُ كِي لَفْظِ اَوْسَى سَ
 بَلْ وَاَتَى بِرِ اَلْفِظِ اَلَا كَيْ مَعْنُوْنَ مِيْنِ اَلْفِظِ اَلَا كَيْ مَعْنُوْنَ اَلْمَعْنَى فَتَدَّ حَشِيَّتُ
 اَتَى كَرِهَتْ اَنْ لَا يَكُوْنَ حَاوِلًا فِي اَلِاسْتِعْفَاءِ شَيْءٍ غَيْرَ اَلْحَبْنِ اَبْ مَعْنَى كَلَامِ
 حَضْرَتِ كَيْ هُوَ كَيْ كَيْ نَا كُو اَبْ اِيْسَا اَنُو كَيْ سَبَبِ تَهَارِ اَسْتِعْفَا دِيْنِ كَا كُوْنِي اَوْرَا مَرْ
 سُو اَيْ هِيْنِ كَيْ وَبِئَلَّ بِمَقْمُومِهِ اَلْمَخَالِفِ اِنِّي لَا اَخْشَى اِنْ لَمْ يَكُنْ ذَلِكُ اَلْحَاوِلُ
 جُبْنًا بَلْ شَيْئًا اَخْرَا اَوْرِيَهْ كَلَامِ اِسِيْنِ مَفْهُومِ مَخَالِفِ سَ اِسْ بَاتِ پَر دِلَالَتِ كَرْتَا هُو كَيْ كَيْ
 نَا كُو اَرَنْهِيْنِ هُو اَكْر كُوْنِي اَوْر سَبَبِ تَهَارِ اَسْتِعْفَا دِيْنِ كَا هُو سُو اَيْ هِيْنِ كَيْ بِيْنِي اَكْر كُوْنِي اَوْر
 سَبَبِ هُو تُو اَوْ سَ بِيَانِ كَرُو وَهَذَا اَلْمَقْمُومُ يَسْتَعِيْلُ لَكِنْ اَلْخَطَابُ كَمَا بَيَّنَّ فِي اَصُوْلِ اَلْفَقْهَرِ
 اِسْ مَفْهُومُ كُو عِلْمِ اَصُوْلِ فِقْهٍ مِيْنِ لَحْنِ اَلْخَطَابِ كَيْتَ هِيْنِ وَوَمِنْ لَطَائِفِ اَلْمَقَامِ هُو اَنْ اَلْحَسَنِيْنَ
 لَمْ يُسَيِّدْ اِلَى مُسَلِّمِ اَلْحَبْنِ بِالْاِتِّبَاتِ اَوْر لَطَائِفِ مَقَامِ سَ يِهْ بَاتِ هُو كَيْ حَضْرَتِ اِمَامِ حَسِيْنِ
 جِيْنِ كِي سَبَبِ خُطَابِ مُسَلِّمِ كِي طَرَفِ بَطُوْر اَثْبَاتِ كَيْ نِيْنِ فَرْمَا ئِيْ بَلْ كَيْ نَفِيْ كِي سَبَبِ دِيْ وَلَمْ
 يَسْتَعِيْلُ كَلَامَهُ عَلٰى اِمْتُوَالٍ يَكُوْنَ قَوْلُهُ نَصًّا قَطْعِيًّا عَلٰى ذَلِكُ اَوْر اِسِيْنِ كَلَامِ كُو اِيْسَى طَرَفِ عِبَارَتِ
 مِيْنِ نِيْنِ وَاَرَدِ كِيَا جِسْ سَ قَطْعًا سَبَبِ جِيْنِ كِي حَضْرَتِ مُسَلِّمِ كَيْ طَرَفِ ثَابِتِ هُو بَلْ
 اَدَّى ذَلِكُ بَعْدًا سَرَّةً يَكُوْنَ عَدَمُ جُبْنِهِ سَرَا حِجًّا وَجُبْنُهُ كَرَجُوْحًا بَلْ كَيْ اِيْسَى عَسَدِ
 عِبَارَتِ مِيْنِ اِسْ مَطْلَبِ كُو اَدِ كِيَا جِسْ سَ جِيْنِ كَيْ نَوَاقِعِ هُوْنِ كُو تَرْجِيْحِ هُوْتِيْ هُو اَوْر جِيْنِ
 وَاقِعِ هُوْنِ كَا اَحْتِمَالِ مَرْجُوْحِ مَعْلُوْمِ هُو تَا هُو وَهَذَا اَدَابُ اَلْبَلَاغَةِ فِي تَحْقِيقِ اَلْمَقَامِ اَلَّذِي يَكُوْنَ
 شَانَهُ اَسْرَافُ مِيْنِ اِتِّسَابِ شَيْءٍ مُسْتَحْجَنٍ اِلَيْهِ اَوْر يِيْ طَرِيقَةُ فَصِيْحِ اَوْر بَلِيْغِيَانِ كَا هُو جَبْ اِيْسَى
 شَخْصِ سَ كَلَامِ كَرْتِ هِيْنِ جِيْ كَيْ شَانِ بَلَنْدِ هُو اِسْ بَاتِ سَ كَر اَو كِيْ طَرَفِ كِسْ زَبُوْنِ جِيْ كِي سَبَبِ
 دِيْجَا وَاَيْ هَتِيْ اَنَّهُ قَدْ يَلِيْسُ اَلْمُسْتَحْجَنُ اِلَى نَفْسِهِ مَا يَزِيْدُ اِتِّسَابًا اِلَى اَلْمَخَاطَبِيْنَ
 يِهَانِ تَا كِ تُو هُو كَيْ كَيْ مَكْمُومِ اِنِّيْ طَرَفِ سَبَبِ اَوْر جِيْ كِي دِيْجَا وَاَيْ جِيْ كِي سَبَبِ دِيْجَا
 مَخَاطَبِيْنَ كِي طَرَفِ چَا سِيْ يِهْ اِنِّيْ اِسِيْنِ اَوْر پَر وَحَالِ كَيْ دُو سَرُوْنِ كُو سَنَا تَا هُو قَالَ اَللّٰهُ
 تَعَالٰى وَوَالِىْ لَا اَعْبُدُ اِلَّا اِيْ فَطَرْنِيْ وَاَلِيَّهْ تُرْجِعُوْنَ سُوْرَةُ اِيْسَى مِيْنِ خُدَا ئِيْ دِيْجَا اَوْر
 كِيَا جِيْزِ مَكْجُوْبَا عَثِ هُو اَوْر كُوْنِ سِيْ جِيْزِ مَكْجُوْبَا مَسْ كَرْتِيْ اَوْر كِيْ هِيْنِ اَوْر اِيْ سَبَبِ شَخْصِ نِيْسِ كَرْتَا

جس نے مجھے پیدا کیا ہو اور اسے خدا کی طرف تم سب کی بازگشت ہونے والی ہو یہاں پر
 مراد حضرت ابراہیمؑ کی یہ ہو کہ مخاطبین سے فرمایا کہ وَكَانَ لَكُمْ لَا تَقْبَلُونَ عِيسَىٰ نَارًا
 کون سی چیز مانع ہو جو تم اوس خدا کی پرستش نہیں کرتے جس نے تم کو پیدا کیا اور اوس کی نظر
 تمہاری بازگشت ہو یوں نہیں ارشاد کیا بلکہ اپنے اوپر ڈھال کہہ فرمایا کہ مجھ کو کون سی چیز
 مانع ہو کہ میں خدا کی پرستش نہیں کرتا فَالْحَسَنُ كَمَا أَن يَنْسِبَ الْجَبْنَ إِلَىٰ أَخِيهِ
 الْبَطِلُ الصُّرْغَامُ بِالْإِجَابِ بَلَىٰ أَسَدَكَ بِعُقُوبَانِ اخِر پس امام حسینؑ کو ناگوار سوا کہ بہن کے
 نسبت اپنے ایسے بھائی کی طرف بطور اثبات کے فرمائیں جو بہادر اور دلیر ہو بلکہ جہن کا ذکر
 اور طریقہ پر کیا جس سے نفی جہن کے ثابت ہوئے فَكَانَ الْحَسَنُ يَرِيدُ بِذَلِكَ الْقَوْلِ
 أَنَّ هَذَا لَا يَسْتَعْفَاءُ الَّذِي كَتَبَتْهُ إِلَىٰ مُحَمَّدٍ عَدِيدَةٌ غَيْرُ الْجَبْنِ نَبِيَّتِي لِي مَا حَصَلَ
 عَلَيْكَ حَتَّىٰ اسْتَعْفَيْتَ پس گویا حضرت امام حسینؑ نے اس کلام سے اپنے یہ مراد لی ہو
 کہ یہ استعفاء جو تم نے خط میں لکھا ہو میرے نزدیک اسے بہت سے اسباب میں سوا
 جہن کے اب تم بیان کرو کہ تمہیں استعفاء دینے کا کیا سبب ہو وَالْحَكَاكُ لَتِي يَنْبَغِي أَنْ
 يُحْمَلَ عَلَيْهِمْ كَأَرْكَانِ لَا يَسْتَعْفَاءُ عِنْدِي خَمْسَةٌ مِنْ أَسَابِلِ وَهِيَ اسباب جو حضرت مسلمؑ
 استعفاء دینے پر باعث ہوئے تھے میرے نزدیک پانچ تھے الْأَوَّلُ مَا حَصَلَ عَلَيْهِ
 الْحَسَنُ مِنْ خَوْفِهِ عَلَىٰ إِخِيهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ وَلَعَلَّهُ أَقْرَبُ الْحَاكِلِ سَبَبٍ تَوَدَّ هُوَ
 جن معنوں پر امام حسینؑ نے حضرت مسلمؑ کے کلام کو حمل کیا کہ وہ اپنے بھائی امام اور ان کے
 اہل بیت پر اس فال بد سے خون کر کے مستعفی ہوئے تھے اور شاید یہی احتمال اقرب
 احتمالات ہو فَإِنَّ مُسْلِمًا مَّا قَرَأَ كِتَابَ إِخِيهِ قَالَ أَمَّا هَذَا فَلَسْتُ أَتَشَوُّفُهُ
 لَعَلَّ نَفْسِي كَمَا فِي الْحَكَاكِ اس لیے حضرت مسلمؑ نے جسوقت جواب اپنے خط کا پڑھا تو یہ
 کہا کہ یہ بد فالی جو میں نے اپنے خط میں لکھی تھی اوس سے خوف اپنے نفس کی ہلاکت پر
 مجھ کو تھا چنانچہ مجاہدین اسکو روایت کیا ہو وَيُؤَيِّدُهُ مَا أَوْصَىٰ بِهِ مُسْلِمٌ بِخَصْرِي ابْنِ
 زِيَادٍ لَعَمْرُؤُا بَنِ سَعْدٍ اور اسی قول کی تائید کرتی ہو وہ وصیت حضرت مسلمؑ کے جو سامنے
 ابن زیاد کے عمر سعد ملعون سے آپ نے کی تھی فَإِنَّهُ قَالَ الْوَصِيَّةُ الثَّلَاثَةُ أَنْ تَكْتُمُوا لِي

فان بیان
 کردہ

فان بیان
 کردہ

اَحْيَا مَا مَاتَ اَنْ يَرْجِعَ عَنْكُمْ فَقَدْ بَلَغَنِي اَنْهُ خَرَجَ بِنِسَائِهِ وَاَوْلَادِهِ لِلْاَصْبَحَةِ مَا صَابَتْ
 یہ کہا تھا حضرت مسلم نے کہ تیسری وصیت میری یہ ہو کہ میرے بھائی اور میرے امام کو لکھ بھیجو
 کہ وہ کوفہ کے راہ سے ہٹ جائیں مجھے خبر پہونچی ہو کہ وہ جناب اپنی عورتوں کو اور رطل کو نکلو
 لیکر اور صر واند ہوئے ہیں اگر یہ ان آئے تو ان پر بھی یہی مصیبت پڑگی جو مجھ پر آج پڑی ہے
 وَصَدَقَ مُسْلِمٌ فِي قَوْلِهِ لَسْتُ اَتَخَوُّهُ عَلَى نَفْسِيْ بِهَتْ سَچھی تھی حضرت مسلم اپنے اس قول
 میں کہ میں اپنے نفس کی ہلاکت سے نہیں ڈرتا وَكَيْفَ يَخَافُ عَلَى نَفْسِهِ مَنْ كَانَ فِي
 الشَّجَاعَةِ وَمُقَامَةِ الشَّجْعَانِ وَالْفَرَسَانِ لِحَيَّتِ يَغْفِرُ مِنْهُ جَمُّ غَفِيرٌ اور کیونکر انہی
 سوت سے وہ شخص ڈرتا جسکی شجاعت شجاعان عرب اور بہادرون سے رطلے میں یہ
 تھی کہ بڑے بڑے گروہ اوکی مقابلہ سے بھاگ جاتے تھے وَلَا يَجِدُونَ مِنْهُ مَلْجَأًا وَلَا
 اَنْ يَفِرُّوْا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ اور کوئی چارہ اور کسی طرح کی پناہ اوکو نہیں ملتی تھی بجز اسکے
 کہ آپ کے سامنے سے بھاگ جائیں وَكَانَ يَأْخُذُ اثْنَيْنِ اَوْ اَرْبَعًا مِنْ اَشْرَافِ الْكُوفَةِ
 وَيَرْمِيْهِمْ اِلَى السَّقْفِ رُوْجْہائی کی یہ کیفیت تھی کہ دو دو اور چار چار آدمی کو نیاں
 بدھنا دو کو پکڑ کر چھت پر پھینک دیتے تھے وَكَانَ ذَلِكَ يَوْمَ بُرُوزِهِ وَجِہاً لِّہِ كَمَا
 يَأْتِيكَ نَبَاكَ بَعْدَ حَيْنٍ یہ حال اوس نکا ہو جس دن کوفہ میں آپ نے جہاد کیا ہو چنانچہ
 اسکا بیان آپ کی شہادت کے باب میں ہم کرینگے انشاء اللہ تعالیٰ وَالثَّانِي مِنَ الْمَحَاطِلِ
 اَنْ مُسْلِمًا كَرِهَ اَنْ يَكُوْنَ بِمَسِيرَةٍ اِلَى الْكُوفَةِ يُنْسَبُ اِلَيْهِ وَيُرْمَى بِاَنَّهُ هُوَ الَّذِي سَارَ
 اَوَّلًا اِلَى اَهْلِ اَلْعِرَاقِ اَهْلُ الْغَدَرِ وَالْخِيْلَاءِ وَلَمْ يَعْتَدِ رُعْدًا اَحْيَا دُوسرا سبب متعنا
 دینے کا یہ تھا کہ مقتضای بشریت حضرت مسلم رحم کو یہ بات ناگوار ہوئی کہ کونک طرف جانے
 سے اوکی طرف نسبت دیا جائے اور طعن اور تشنیع اس بات کی لوگ کریں کہ مسلم یہ وہی شخص
 ہیں کہ پہلے آپ بطرف عراق کے گئے جہاں کے لوگوں کا مکر اور فریب کھلا ہوا تھا اور اپنے
 بھائی سے یہ عذر بھی نہ کیا اَنْتُمْ سَارِلْتُمْ هَاہِہِ وَتَشْوِيقُہِ اِلَيْکُمْ اَخُوہُ ہر جب آپ کوفہ میں
 پہونچے تو اپنے بھائی کو بھی شوق دلا یا کہ وہ بھی عراق کی طرف روانہ ہوں فَلَمَّا اَلْتَبَسَ
 اِلَى الْمُحْسِنِينَ اَنْ يَعْفُوَ عَنْ ذَلِكَ وَتَبِعَتْ غَيْرُہُ یہی صحیح ہے حضرت امام حسینؑ کو لکھا کہ

مجھے اس بدنامی سے معاف کیجیے اور کسی دوسرے کو بھیجیے اور اہل میں بھی بشرط
 کی کہ اگر آپ کے نزدیک یہ عذر میرا معقول اور پسندیدہ بھی ہو و مع هذا فقد دل
 بکلامہ هذا علی ان المسیر الی الکوفة من الامور الواجبة لانہ لم یکتب ان یغفین
 و یغفیر غیری ایضا اور باوجودیکہ اپنی نسبت نجافی کے بشرط منظوری حضرت امام حسینؑ
 کی درخواست کی لیکن اسی کلام میں یہ بھی نہتہ رکھ دیا کہ عراق کا جانا منجملہ واجبات
 کے ہو اور یہ نہ لکھا کہ مجھے بھی معاف کیجیے اور کسی اور کو بھی نہ بھیجیے والرماء ہم الذین
 کانوا یمنعون الحسنین عن المسیر الی العراق من اقربائہ وغیرہم اور طعن زنی کرنے
 والے یہ وہی لوگ تھے جو حضرت امام حسینؑ کو عراق کی طرف جانے سے منع کرتے تھے نہین
 حضرت کے عزیز قریب بھی تھے اور اعیان بھی تھے اور رشتہ نازک جو حضرت مسلم کو جناب
 امام حسینؑ سے تھا وہ ظاہر ہو کہ حضرت کی بہن رقیہؑ آپ کو منسوب تھیں مع انہم کانوا
 یعلمون ما یؤول الیہ اقرا الحسنین و اہل بیتہم مما قد نظرت الاخبار و الروایات
 عن النبیؐ و عن علیؑ فی بابہ باوجودیکہ وہ منع کرنے والے اور طعن و تشنیع کرنے والے
 خوب جانتے تھے کہ حضرت امام حسینؑ اور ان کی اہل بیت کا کیا انجام ہونے والا ہو
 اس لیے کہ احادیث اور روایات جناب رسالتؐ آپؑ اور جناب امیرؑ سے و بارہ مصاب
 امام حسینؑ کے مشہور تھیں اور خاص اور عام کو اچھی طرح معلوم تھا و وضع کون الحسنین
 قد کرا لہم و طار لبالب نصیرہم فلم یستأثروا و لکم نصیوۃ اور باوجود اسکے
 حضرت امام حسینؑ بھی اون لوگوں کو وہی روایات یاد دلاتے تھے اور پند اور نصیحت
 کرتے تھے اور اپنی نصرت و یاوری اون سے طلب کرتے تھے شرکت اور نصرت تو
 درکنار اولیٰ طعن و تشنیع پر آمادہ ہوتے تھے و قد ذکرنا ذلک فی باب افرزت
 لہذا میں نے اس مضمون کو ایک جدا گانہ باب میں ذکر کیا ہے جس میں خاص ایسے ہی
 لوگوں کا ذکر ہے و اما مسلم فقد بذل نفسه لوجہ اللہ و اطاع ما امر بہ و انہوہ اور جناب
 مسلمؑ تو ایسے برگزیدہ خدا تھے جنہوں نے جان اپنی راہ خدا میں دیدی اور جو حکم اور کیے بھائی
 نے اوں کو دیا تھا اسکی پوری اطاعت کی فكان روحی لہ الفداء مقدا ما علیہ الممالک

وَلَمْ يَخَفْ كَوْمَةً لَّائِمٍ فِيهِ بَعْدَ مُؤَرِّدِ كِتَابٍ أَخِيهِ مِيرِى جَانِ فَمَا هُوَ جَانِ مُسْلِمٍ بِخَبَرِهِ
 نے پیش قدمی کی اور سب سے آگے بڑھ کر بڑے بڑے ہملکون میں اپنے تئیں ڈالا اور
 کسی بدگوئی اور طعنہ زنی کا اس بارہ میں خوف نہ کیا بعد پونچنے اس خط کے جس کا
 ذکر ہو چکا ہو و بَرَزْنَا وَحَدَّثْنَا إِلَى مَاءَةِ أَلْفٍ أَوْ زَيْدٍ وَنَ اُورْتَمَا لَکُمَا وَ مِی بَلِکُمَا لَکُمَا
 مقابلہ کرنے کے واسطے روانہ ہوئے اور مقابلہ بھی کیا **الثَّالِثُ** أَنَّ مُسْلِمًا كَانَ يُغَرِّ
 عَلَيْهِ فَرَأَى الْخَبِيرَ فِي تِلْكَ الْأَيَّامِ وَتِلْكَ الْحَالَةِ وَهُوَ فِي مَنَازِلِ الْعَيْشِ تَمَسُّبِ
 استعفا کا یہ تھا کہ حضرت مسلم پر جدائی حضرت امام حسینؑ کی از حد شاق تھی ایسے ایام اور
 ایسی حالتوں میں کہ اس جناب پر بسبب ایذا دہی و شتموں کی زندگی تلخ ہو گئی تھی لایحید
 مَلَجًا يَلْجَأُ إِلَيْهِ وَلَا مَلَاذًا يَلْجُؤُ بِهِ مَعَ قَلِيلٍ الْأَنْصَارِ وَكَثَرَةِ الْأَعْدَاءِ يَهْ حَالِ تَحَاكُمِ جَنَابِ
 امام حسینؑ کوئی جگہ ایسی نہیں پاتے تھے جس میں پناہ لین اور نہ کوئی مقام آپ کا ایسا
 ملتا تھا کہ جہاں چندے بسر کریں انصار کی کمی تھی اور دشمنوں کی کثرت فَاِنَّ فِي مِثْلِ
 تِلْكَ الْأَوْقَاتِ يُعْرَضُ عَلَى الْأَقْرَبَاءِ وَخُلَصَ الْأَصْدِقَاءُ أَنْ يَتْرُكُوا صَدِيقَهُ وَلَا يَجْهَرُوا
 مَعَهُ وَلَا يَشَارِكُوهُ ایسے ہی اوقات میں عزیز قریب اور خالص دوستوں کو بشدت
 ناگوار ہوتا ہے کہ اپنے عزیز اور دوست کو تنہا چھوڑ دین اور اسکے پاس حاضر نہ ہوں اور
 مصیبت میں شریک نہ ہوں وَلِهَذَا سَمِعْتُ فِي بَعْضِ الْمَقَاتِلِ كَرُوضَةِ الشَّهِدَاءِ أَنَّ
 مُسْلِمًا مِمَّنْ حِينَ خَرَجُوا مِنْ مَكَّةَ وَتَوَدَّ بَعْضُهُمْ أَمَّا هُوَ وَآخَاهُ كَانَ يَبْكِي كَثِيرًا لِأَيَّامِ الْكُ
 عَنْ لَدُنْهُ هِيَ بِمِثْلِ رُفْقَةِ الشَّهِدَاءِ مِنْ رِوَايَتِ كِي هِيَ كَرُوضَةِ حَضْرَتِ مُسْلِمٍ كَمَا سَمِعَ رَوَانَهُ هُوَ
 تھے جناب امام حسینؑ کو خصمت کر کے تو اس وقت بہت روتے تھے اور آنسو آپ کے ہاتھ تھے
 فَسَمِعْتُ عَنْ ذَلِكَ بَلِّ زُرِّي بِأَنَّكَ تَبْكِي مَخَافَةَ عَنِ الْقَتْلِ وَالْهَلَاكِ لَوْ كُنْ سَنَ بِرُجْهَانِ
 بلکہ طعنہ زنی کی کہ تم اپنے قتل و ہلاک سے ڈر کر روتے ہو فَاِنَّ شَأْبَ رَسَالِكَ أَخَوَاتِ إِلَى حَدِّ
 الشَّيْءِ وَتَرَاكِبِ الْأَجَالِ وَمُبَا سَارَةً لَا أَبْطَالِ اس لیے کہ تمہارے بھائی ملکوتی اور وہی
 باڑھ پر چلنے کو بھیجتے ہیں جہاں موت کا بازار گرم ہو گا اور بہادر رن سے لڑنا اور مقابلہ کرنا
 پڑیگا فَقَالَ لَا وَحَاشَا أَنْ أَخْشَوْ عَلَى نَفْسِي بِذَلِكَ حَضْرَتِ مُسْلِمٍ كَمَا كَمَا نَهْنِ ہرگز

فانما یلجأ
 إلى

ایسا نہیں کہ میں اپنی ہلاکت کا خوف کروں اور اپنی موت سے ڈر کر روؤں بَلْ إِنَّمَا أُكَلِّمُ
 عَلَىٰ فِرَاقِ أَخِي وَابْنِ تَمِيمٍ وَهُوَ فِي كَابِتٍ وَحْزَنٍ بَلْکُم مِّنْ فِرَاقِ بَرِّائِهِ بَحَالٍ كَيْفَ رَقَابُونَ
 کہ انکو ایسی سچ اور مصیبت میں چھوڑ کر جدا ہوں فَاِنِّي قَلْبًا تَرَكْتُهُ فِي شِدَّةٍ وَلَا رَهَاءَ
 وَقَلْبًا عَشْتُ بَعِيدًا عَنِّي اس لیے کہ مجھے کتر اتفاق ہوا ہو کہ زمانہ تنگی اور فراخی میں اوسے
 الگ ہوا ہوں اور بہت کم اپنے ایام زندگانی او کی خدمت سے الگ رہ کر بسر کیے ہیں
 اَلْزَّالِجِ اَنْ مُّسْلِمًا لَمْ يَكُنْ مِنَ اَلْحَجِّ الْمُعْصُومِينَ فَسَدَّ عَلَيْهِ كَيْفَ يَبْلُغُ جَمَادِ اَرَا
 عَلَیْکَ مَا مِ جوتھے یہ ہو کہ حضرت مسلم امہ معصومین میں داخل تھے پسل و نکا پایہ علم کیونکر
 نام کے مراتب علمی کو پہنچ سکتا و لَانَسَانَ يَتَّحِلُّ مَصَالِحَ حَيْثُ يَتَّبَعُ اَلْمُؤْمِرُ
 اَلْحَادِثَةُ اَلْمُتَغَيِّرَةُ وَلِهَذَا اِيْتَحَفَتْ اَسْرَائِلُ اَدَمِي کایہی حال ہو کہ اوسکی
 مصلحتیں بدلتی رہتی ہیں جون جون امور اور حالات بدلتے ہیں اور نئے نئے پیدا ہوتے
 ہیں اسی سبب سے آدمی کی تجویزین بھی بدلتی رہتی ہیں فَيَوْمَ حُرِّجَ عَنْ مَّكَّةَ ثُمَّ
 يَوْمَ مَسِيرِهِ مِنَ الْمَدِينَةِ اِلَى يَوْمِهِ هَذَا اَقْدَرَاىَ وَسَمِعَهُ وَشَهِدَ وَعَلِمَ مَا لَمْ
 يَرَهُ وَلَمْ يَسْمَعْهُ وَهُوَ فِي مَكَّةَ اَوَّالِ الْمَدِينَةِ پس جسدن حضرت مسلم رحمہ سے چلے
 گئے اور پھر حبشہ مدینہ سے روانہ ہوئے اور آج کے دن تک جو کچھ آنکھ سے دیکھا اور سنا
 اور جن چیزوں کا مشاہدہ کیا اور جو چیزیں آپ کو معلوم ہوئیں انکو زمانہ موجودگی مکہ
 میں نہ دیکھا تھا نہ سنا تھا فَاَلَيْسَ يَوْمَ كَانَتْ تَبَيَّنَ مِنْ تَهْيِئَاتِ بَنِي اُمَيَّةَ عَلَى اَيِّهَا اَلْحُسَيْنِ
 پس آج کے دن یعنی جس دن حضرت امام حسین کے نام خط لکھا گویا کہ حضرت مسلم یوشین
 ہو گیا تھا کہ بنی امیہ حضرت امام حسین سے لڑنے پر ضرور آمادہ ہونگے اور یہی مطلب اس
 فقرہ کا ہو جو آپ نے لکھا تھا کہ مجھے انجام اس سفر کا اچھا نہیں نظر آتا فَاَلَا يَبْعُدُ اَنَّهُ
 قَدْ غَلَبَ عَلَىٰ ظَنِّهِ اَنَّهُ لَوْ كَانَ فِي مِثْلِ هَذِهِ الْحَالِ مَعَ اَيْتِهِ لَكَانَ فَتَدَايِ
 بِنَفْسِهِ مَعَهُ کچھ دور نہیں ہو کہ حضرت مسلم کو گمان اسکا ہوا کہ اگر ایسے وقت ہمارے حضرت
 کے ہوتے تو اپنی جان فدا کرتے و قِيَا الْحُسَيْنِ وَاهْلِهِ عَنْ شَرِّ اَلْعَدَا اِلَى مَا اسْتَطَاعَ
 وَشَاوَرَ مَعَهُ حِينَ اَبْعَدَ حِينَ كَيْفَ مَا يَرَاهُ اور جناب امام حسین اور انکے اہلبیت کو

و دشمنوں کی شرارت سے بقدر اپنی طاقت کے بچاتے اور حضرت کے ساتھ وقت بوقت
 مشورہ کرتے جیسا مقتضا اولیٰ را ہے کا ہوتا و ہذا اُولٰی عِنْدَہُ مِنْ اَنْ یَسِیرَ وَ خَلَّہُ
 وَ یَقْتُلَ وَ هُوَ لَا یَدْرِی مَا اَصِیْبَ بِہِ الْحَسَنِ اور یہ شرکت حضوری حضرت مسلم کے نزدیک
 بہتر معلوم ہوئی اس بات سے کہ نہا کو فہ کو جائیں اور وہاں جا کر شہید ہوں اور جس بیت
 میں حضرت امام حسین مبتلا ہوں اور سکی انکو خبر بھی ملے فَلَمَّا لَکَ تَحَسَّرَ عَلٰی مَا کَانَ یَقُوْلُ
 فَاَسْتَعْفٰ اِسی نظر سے آپ کو حسرت ہوئی اوس نصرت اور یاوری پر جو دور رہنے سے
 فوت ہوتی تھی پس استغفا لکھا وَ تَعَمَّقٰ بِقَلْبِہِ مَا کَانَ یُحْجُوہُ مِنْ حَسَنِ الصَّیغَةِ وَالْیَمِّ
 وَالْوَقَا اور دل میں آرزو کی اوس خوش کرداری اور حسن سلوک اور وفاداری کی جسکو
 ابھی ہم نے بیان کیا ہوا الْخَافِضُ اِنَّہُ لَمَّا عَلِمَ یَقِیْنًا اَنَّ اَخَاہُ یُسْتَشْہَدُ وَ
 الَّذِیْنَ مَعَہُ اَیْضًا یُسْتَشْہَدُوْنَ لَا حَالَہُ بِاَنْجُوَان سبب یہ ہو جب حضرت مسلم کو
 یقین ہو گیا کہ جناب امام حسین اور آپ کے ہمراہی اور اصحاب و اہل بیت ضرور شہید ہوں گے
 وَ الشَّہَادَةُ مَعَ الْحَسَنِ لَهَا قَلْبًا رَیْحًا لَا یَرْقٰی اِلَیْہَا اِلَّا مَنْ یُسْتَشْہَدُ مَعَہُ
 اور ہمراہ امام حسین کے شہید ہونے کے جو مرتبہ ہیں اور مراتب کو وہی لوگ پہنچیں گے
 جو آپ کے ہمراہ شہید ہوں گے وَ اِنَّہُ مَقْتُولٌ بِالْکُوفَةِ بَعِیْدًا عَنِ الْحَسَنِ وَ عَنْ طَفِ
 کَر بِلَا اور اپنی نسبت یہ خیال ہوا کہ میں کوفہ میں دور حضرت امام حسین سے اور خارج
 میدان کر بلا سے شہید کیا جاؤں گا فَعَسٰی اَنْ لَا اَفُوْسَ بِتِلْکَ الْمَدَارِیْجِ فَقَمِنَ ذٰلِکَ
 وَ اسْتَعْفٰ پس شاید شہداء کر بلا کے مراتب کو نہ پہنچوں اِسی آرزو میں کوفہ کے جانے
 سے مستغفی ہوئے اور یہ خیال حضرت مسلم کا بہت درست اور بجا تھا وَلَمَّا فُجِ ذٰلِکَ
 اَلْاَشْتِبَاہُ لَمَّا اسْتَفَاثَ الْحَسَنِ فِی لَطْفِ اَخْرِاسِ اسْتَفَاثَ ثُمَّ نَادٰی اَصْحَابَہُ
 وَ اَهْلَ بَیْتِہِ الْمُسْتَشْہِدِیْنَ بَیِّنَ یَدَیْہِ اِسی شبہ کے دفع کرنے کی غرض سے جب حضرت
 امام حسین نے روز عاشورہ آخری استغاثہ فرمایا اور بعد اسکے اپنے اصحاب اور اہل بیت
 کو جو سامنے آپ کے خمید ہوئے پڑے تھے انکو آواز دی کہ اٹھو اور ہماری مدد کرو
 فَبَدَا بِالْبَدَاوِ قَالَ اَوْ لَا یَا مُسْلِمًا بَنَ عَقِیْلٍ وَ یَا هَارِیَ ابْنَ عُرْدَہُ اَظْہَاکُمَا لِمَا کَانَ

هَذَا يَوْمَ الشَّهِيدَيْنِ جَب شَهِيدُونَ كَوْنًا مَبْنِيًا بِمَا لَمْ يَكُنْ يَشْرَعُ كَيْسًا سَبَّحَ بِمِلَّةٍ فَرِيَا
 كَرَامِ مُسْلِمِ بْنِ عَقِيلٍ أَوْرِي مَانِي بِنَ عَرُودٍ أَوْرِي مَانِي لَبِنَا حَضْرَتِ كَا اِن دُونُون بَزْرُ كَا دُون
 كَ هَمَاهُ شَهْدَاؤُكَ كَرَامَا كَ اِسِي غَرَضُ سَ تَحَا كَ اِن دُونُون بَزْرُ كُونِي كَرَامَتِ اَوْرِ نَسِيلَتِ
 طَاهِرِ مَوْجُو وَنَصَا عَلَ اَنَّهُمَا وَ اِن اَسْتَشْهَدُكَ بَعِيدًا عَنِ الطَّغْيَانِ لَكُمَا دَا خِلَانِ فِ
 مَرْفُوعَةِ الشَّهَادَةِ اَلَّذِينَ اَسْتَشْهَدُ وَ اَمَعَهُ فِي الطَّغْيَانِ بَلْ هُمَا سَابِقَانِ عَلَيَّكُمْ فِي ذَلِكَ
 اَوْرَصَاتِ صَافِ كَمَدِينَا اَب كُونُظُورِ تَحَا كَ مُسْلِمِ اَوْرِي مَانِي اَكْرَجِ دُورِ مِيدَانِ كَرَامَا سَ شَهِيدِ
 هُونُ بِنِ مَكْرُودِ دُونُون شَهْدَاؤُكَ كَرَامَا كَ كَرُودِ مِينِ وَ اَخْلِ مِينِ مَلِكُ اِن شَهِيدُونَ
 سَ مِشْرِ رَوَاوَا كَ بَرُودِ مِينِ اَلَا تَرَى اَن مِثْمَ التَّمَارِ اَيْضًا قَدْ قَتَلَهُ
 اَبْنُ مَرْيَا فِي الْكُوفَةِ قَبْلَ هَذَا وَ اَلْحُسَيْنُ بِالْعِرَاقِ بَعَثَ رَ اَيَّامِ كَمَا فِي نَصْرِ
 اَلْاَيْضَا عَنِ الْمُعْتَبِدِ خِيَالِ كَرَامَا سَ حَضْرَتِ مِثْمَ تَارِ كَوَا بِنِ زِيَادِ كُونِ مِينِ قَتْلِ
 كِيَا دُورِ مِيلِ وَ اَخْلَا مَامِ حُسَيْنِ سَ عِرَاقِ مِينِ جِيَا كَ اَكْتَابَ نَصْرًا اَلْاَيْضَا مِينِ شَيْخِ
 مَفِيدِ سَ رَوَايَتِ كِي هُوَ يَكُونُ مَقْتَلُهُ بَعْدَ قَتْلِ مُسْلِمِ اَيَّامِ مِينِ بَابِ رَا سِ
 رَوَايَتِ كَ شَهَادَتِ حَضْرَتِ مِثْمَ تَارِ كِي بَعْدَ شَهَادَتِ حَضْرَتِ مُسْلِمِ كَ چَندِ رُوزِ
 كَذَرِ جَانِ كَ وَ اَقِ هُونُ مِينِ خِيَالِ اَوْرِ رُوزِ كَ بَعْدَ وَ كَرَامَا كَرَامَا اَلْحُسَيْنُ فِي تِلْكَ
 اَلْاَسْتِغَاثَةِ اِسْمُهُ مَكْرُوبِ اَمَامِ حُسَيْنِ لَ اَبْنِ اَسْتِغَاثَةِ مِينِ مِثْمَ تَارِ كَا نَامِ نَمِينِ لِيَا
 اَلَا نَ مِثْمَا وَ اِن قَتْلُ فِي وَ لَاءِ اَهْلِ لَبِيَّتِ لَكِنْ قَتْلُهُ لَا يَتَعَلَّقُ بِهِ رِضْوَانُ اَللّٰهِ
 عَلَيْهِ وَ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِينَ اَسْوَا سَطِ كَ حَضْرَتِ مِثْمَ تَارِ كِي اَكْرَجِ دُورِ مِيدَانِ اَبْلِ مِثْمِ
 كَ شَهِيدِ كِي كَنُ مَكْرَاوَنِي شَهَادَتِ كَا تَعَلُقِ اَوْنِ خَاصِ اَمُورِ سَ نَمِينِ هُوَ شَهْدَاؤُكَ كَرَامَا
 مَخْصُوصِ تَحَا خُوشَنُودِي خُذَا كِي هُوَ مِثْمَ تَارِ سَ اَوْرِ شَهْدَاؤُكَ كَرَامَا سَ هُوَ مِثْمِ
 جَلِيلٌ قَدْ كَشَفَ اَللّٰهُ بَهْرِي عَن ذَلِكْ فَ لَهْ اَلْحَمْدُ وَ اَلْمِنَّةُ اَبَدًا لَا يَدِينُ يَ اَبْلِ بَرَا
 رَا زِ تَهَا جُودِ مِينِ مَجْمُوعِ طَاهِرِ كِيَا مِثْمَ خُذَا كِي حَمْدُ كَرَامَا دُرُودِ كَرَامَا مِينِ اَبْلِ مِثْمِ فَ اَلْحَمْدُ اَمَامِ
 فِي ذَلِكِ اَلْاَسْتِغَاثَةِ كَثِيرَةً اَوْ خَلَاصَةً كَلَامِ يَ اَبْلِ مِثْمَ تَارِ كِي حَضْرَتِ مُسْلِمِ كُونِ مِينِ اَكْتَابَ اَلْحُسَيْنُ
 اَلَيْكُ اَن مَا اَتَمَّاكَ عَلَ اَلْاَسْتِغَاثَةِ اَسْوَا سَطِ خِيَالِ مَامِ حُسَيْنِ حَضْرَتِ مُسْلِمِ كُونِ مِينِ اَبْلِ مِثْمِ فَ اَلْحَمْدُ اَمَامِ

نصير

باب دوازدهم بدفالی یا بدشگونی کی تاویل

جو حضرت مسلم رضی اللہ عنہ کے خطمین برج ہو

اَمَّا حَدِيثُ التَّظْيِيرِ فَلَوْ لَا أَنَّ الْحُسَيْنَ أَحَلَّهُ عَلَى الطَّيْرَةِ لَمَا كَانَ لَنَا أَنْ نَحْمِلَهُ عَلَى مَا فِي
 مَعْنَاهُ أُخْرَى رَهَى بَاتِ بَدْفَالِي وَبَدَشْغُونِي كِي پسر اگر جناب امام حسینؑ نے اوسکو
 بدشگونی قرار دیا نہوتا تو ممکن تھا کہ ہم اوسکے معنی صحیح اور بھی بیان کرتے دیکھیں اَنَّا نَقُولُ
 لِمَا رَابِ اَوْ سَكُو بَدَشْغُونِي كِي مَحْضُونِ پَر مَجھ کر ہم کہتے ہیں اِنَّهُ لَمَّا كَانَ مُسْلِمًا قَدْ قَوَّجَهُ اِلَى اَمْرِ
 خَطِيْرٍ يَتَّبِعُهُ اَلْمُهَالِكُ کہ چونکہ جناب مسلمؑ ایسے کام کرنے کے واسطے چلے تھے جو ایک عظیم
 تھا اور ہلاکت کا سامنا اوسکے آغاز اور انجام میں دونوں وقت تھا وَكَانَ الْحُسَيْنُ فِي تِلْكَ
 الْاَيَّامِ اَسَدًا اَهْتَمَّا مَا يَأْتِي سَالِي الْكُتُبِ وَاِسْرَ سَالٍ وَاحِدٍ بَعْدَ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِہِ اِلَی
 حُدُودِ اُخْرَى كَالْبَصْرَةِ وَالْيَمَنِ وَغَيْرِہَا اور جناب امام حسینؑ کو ان دونوں بڑا اہتمام تھا
 خطوں کے روانہ کرنے میں اور یکی بعد دیگرے اپنے اصحاب کو مختلف مقامات پر آپ روانہ
 کر رہے تھے مثل بصرہ اور یمن وغیرہ وَكَانَ بَعْضُ اقْرَبَائِهِ وَاَصْحَابِہِ جَدَّةً وَغَيْرُہُمْ
 يُشِيرُونَ اِلَيْہِ بِكُلِّ التَّعْرِضِ لِبَنِي اُمَيَّةٍ اور بعض اقربائے امام حسینؑ اور بعض اصحاب
 جناب رسالتؐ آپ وغیرہ آپ سے کہتے تھے کہ بنی امیہ سے آپ چھیڑ چھاڑ کریں بلکہ اُنکو
 اپنی حالت پر چھوڑ دیں بَلْ يَصِيرُونَ وَيُقِلُّونَ بِاَقْوَالِہُمْ اَنَّ الْحُسَيْنَ مُصَوِّرٌ عَلَى ذَلِكَ
 وَلَا يَلْبِغِي لَهُ اَلْعَزُومُ عَلَيْهِمْ بَلْ وَه لَوْ اَصْرَارُ كَرْتِے تھے اور پکار پکار کر کہتے تھے کہ
 امام حسینؑ ضد کرتے ہیں اس بات پر اور اُنکو مناسب نہیں ہو کہ بنی امیہ سے
 متعرض ہوں وَاِنْ شَاءَ يَجِبُ عَلَيْهِ اَنْ يَسْلُكَ مَسْلَكَ اَخِيہِ الْحَسَنِ ۚ فَيَصْلَحُ مَعَهُمْ
 وَيَبَايِعَ يَزِيدَ ثِقَّةً امام حسینؑ پر تو یہی واجب ہو کہ اپنے بھائی امام حسنؑ کا طریقہ اختیار
 کرے بنی امیہ سے مصالحہ کر لیں اور یزید سے تھپہ کر کے بیعت کر لیں وَقَدْ اضْطَرَّ رَيْبُ
 فِي ذَلِكَ عَقُولُ الرِّجَالِ هُمَا مَوَاوَاؤُهُمَا وَكَانُوا يَأْتِيُونَهُ فِي ذَلِكَ اِنْ لَوْ كُنَ كِي

عقلین مضطرب ہو گئی تھیں اور صبر سے اوپر دوڑتے پھرتے تھے اور شبانہ روز یہی مشورہ
 اور یہی چرچا کرتے پھرتے تھے نظر اون اغراض فاسدہ کے جو ان کے دل و نین میں تھیں
 مَعَ عَلِيمٍ بِأَنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أَكْرَمُ الْخَسِينِ بِالْجَمَادِ وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْقُعُودَ باوجودیکہ وہ
 سب جانتے تھے کہ خدائے اور خدا کے رسول نے امام حسینؑ کو جہاد کا حکم دیا ہے اور جہاد کا
 ترک کر کے بیٹھ رہنا اور ہر حرام کیا ہے نَصَّ عَلَى ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ فِي قَوْلِهِ الشَّهْرُ الْكُرُوبِي
 بِالْخِلَافِ صَافٍ صَافٍ ارشاد کر دیا جناب رسول خدا نے ایک حدیث میں جو مشہور ہے
 اور بالاتفاق سب مسلمان اس کی روایت کرتے ہیں اِنْبَاءُ هَذَا اِنِ اَمَّا مَا نَقَامًا اَم
 نَعَكَ اِیہ دونوں میرے فرزند حسن و حسین امام ہیں جہاد کریں یا ترک جہاد کر کے گھڑ بٹھیں
 اِذَا الْكُرَادُ مِنَ الْقِيَامِ الْجَمَادِ وَمِنَ الْقُعُودِ الْمَصْلَحَةِ مَعَ مَعَاوِيَةَ هَذَا السَّوَابِ سَلَّ كَقِيَامِ
 سے مراد اس حدیث میں جہاد امام حسینؑ کا ہے اور قعود سے مراد صلح کرنا امام حسنؑ کا معاویہ سے
 جو یہ تمہید تو یہ ہو چکی تھی ثُمَّ الطَّيْرُ وَالطَّيْرُ اَصْلُهُ يَمَّا يَقَالُ بِرَدِّهِ السَّوَابِ وَالْبَوَابِ حَرَمِ
 الطَّيْرِ وَالطَّيْرُ اَصْلُهُ يَمَّا يَقَالُ اب دیکھو کہ طیر اور طیرہ کی لفظ کلام عرب میں اس بے شگونی
 اور فال بد کے واسطے بولی جاتی ہے جو سانچہ اور وادے پرند جانوروں و ہرنی وغیرہ
 چرندہ جانوروں پر گزرتے ہیں کہ ان کے آگے پیچھے رہنے باتیں واقع ہوتے سے شگون
 لیا جاتا ہے وَقَالَ مَا يَحْمِلُ عَنْ تِلْكَ الْخَوَادِ زَكَانٌ وَلَا سِيمَا فِي السَّعْرِ اِنْ حَوَادِثُ
 بہت کم زمانہ خالی گزرتا ہے خصوصاً جب آدمی سفر میں ہو و کثیراً مَا وَقَعَ لَنَا الْحُسَيْنِ
 فِي سَفَرِهِ مِنْ تِلْكَ الْاُمُورِ اور بہت ایسا ہوا کہ حضرت امام حسینؑ کے سفر میں بھی ایسے
 امور واقع ہوئے اور قریب ہے کہ جب تک آپ سفر میں ہیں واقع ہوا کر نیکی فَكَانَ مُسْلِمًا
 اَدَا دَسَمَ لَا شَيْبَا عَنْ تِلْكَ الْاَسَادِ مِنَ الَّذِينَ كَانُوا مَعَهُ فِي سَفَرِهِ پس یہاں حضرت
 مسلمؑ کا بے شگونی کا مضمون لکھنا تین فائدوں پر شامل تھا ایک تو یہ کہ بعد آنے جواب خط
 کے اولن لوگوں کے دوسرے دور ہو جائیں جو حضرت مسلمؑ کے ہمراہ سفر میں تھے اور اسی
 غرض سے خط لکھنے کے بعد بانتظار جواب آپ ٹھہر گئے اَوْ مِنَ الَّذِينَ كَانُوا اَيْسَارُودِ
 مَعَ الْحُسَيْنِ فِي سَفَرِهِ دوسری غرض یہ تھی کہ جب حضرت جواب خط لکھوا بیٹے توجو لوگ

حضرت کے ساتھ سفر میں ہیں وہ بھی اسکو سین گئے اونکا بھی شبہہ وور ہو جائیگا
 اَوْ مِنَ الَّذِينَ كَانَ الْحُسَيْنُ يُرْسِلُهُمْ إِلَى جِهَاتٍ مُخْتَلِفَةٍ وَبِلَادٍ نَازِعَةٍ لِلْإِسْتِصْصَارِ
 تبیسری غرض حضرت مسلم کی یہ تھی کہ جن لوگوں کو حضرت امام حسین وور دراز شہر وین
 طلب نصرت کے واسطے بھیجتے ہیں اون سے بھی یہ وسوسہ اٹنا راہ میں وور ہو جائیگا
 كَانَ السُّؤَالُ عَنْ مَسْئَلَةِ الطَّيْرَةِ وَاطْلَافِهَا عَدَامِ مَشْتَرَا وَغَيْتِهَا بِأَيِّ نَحْوِ الْفَقْرِ مِنْ
 أَهْمِ الْأُمُورِ فِي ذَلِكَ الزَّمَانِ پس بدشگونی کا مسئلہ پوچھنا اور اسکے ناجائز ہونے کا شریعت
 میں ظاہر کر دینا کسی عنوان سے کیون نہوا یہ وقت میں جبوقت حضرت مسلم نے پوچھا ہو
 کیسی ضروری بات تھی اور کسقدر اسکی ضرورت تھی وَلِذَلِكَ أَجَابَ الْحُسَيْنُ بِكَيْفِيَّةٍ
 اسادتیہ حیث کتب الیہ اِنِّی سَمِعْتُ جَدِّی سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ إِلَى اخِرِ الْحَدِيثِ اِسْمِی واسطے
 حضرت امام حسین نے موافق خواہش جناب مسلم کے جواب دیا چنانچہ اون کے جواب
 خط میں پوری حدیث لکھ دی کہ میں نے اپنے نانا سے یہ سنا ہو فکما اَنْ عَمْرٍو مِنْ مُسْلِمٍ
 لَيْسَ إِلَّا اِسْتَعَارَ غَيْرَهُ بِذَلِكَ پس بطرح سے غرض حضرت مسلم کی بدشگونی کے
 لکھنے سے نقطہ یہی تھی کہ اور لوگوں کو اس مسئلہ سے آگاہی ہو جائے کَذَلِكَ لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ
 الْحُسَيْنُ بِذَلِكَ الْخَطَابِ اَنْ مُسْلِمًا مِنَ الَّذِينَ يَطْبُرُونَ بِتِلْكَ الْحَوَادِثِ اِسْمِی
 حضرت امام حسین کی غرض اس لکھنے سے یہ تھی کہ حضرت مسلم ایسے ہیں جو بدشگونی
 کو مانتے ہیں وَكَثِيرًا مَا يُوسِرُ الْخَطَابَ إِلَى مُطَاوَبٍ لَا يَكُونُ الْقَرَضُ مِنْهُ إِلَّا اِتْمَاعٌ
 غیریہ اور بت ایسا ہوتا ہو کہ ایک بات کسی سے کہی جاتی ہو اور مطلب کسی اور کا سنا
 ہوتا ہو قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِلنَّبِيِّ وَلَئِنْ أَشْرَكَ لَيَجْعَلَنَّ عَمَلَكَ خَدَانِے اپنے نبی کی طرف
 خطاب کر کے قرآن میں فرمایا کہ اگر تم مشرک ہو جاؤ گے سب عمل تمہارے خراب اور باطل
 ہو جائیگے اور کسی امر خیر کا ثواب نہ ملے گا فَإِنَّ الْقَرْضَ مِنْهُ اِتْمَاعُ الْكَافِرِينَ مِنَ الْأُمَّةِ
 اِلَّا اِتْمَاعُ النَّبِيِّ اِسْمِی کہ غرض خداوند عالم کی اس کلام سے یہ ہو کہ امت محمد کے مکلفین
 اسکو سنیں اور خالص عبادت خدا کی کریں نبی کا سنا نا منظور نہتا مساو شدہ کیونکہ
 عبادت میں ریا و غیبہ کر سکتے وَقَدْ كَانَ مِنْ سَيِّئَةٍ اِلَّا اِتْمَاعُ اَنْهُمْ كَانُوا كَيْسَ عَمَلُونَ

عَنْ النَّبِيِّ ﷺ أَوْ الْأَئِمَّةِ عَنِ الْمَسَائِلِ الَّتِي كَانُوا يَعْلَمُونَ نَهَا عَنْهَا الْخَيْرُ مِنْ الْجَمَالِ وَهَذَا
 مَعْرُوفٌ مِنْ طَرِيقِهِمْ وَأَصْحَابِ كَأْثَرِ يَدِ طَرِيقِهِ جَارِي تَحَاكَ جَنَابِ رِسَالَتِ مَا بَ سَ
 خَوَاهُ أَوْرَامُونَ سَ أَكْثَرِ أَيْسَ مَسْئَلَهُ بِمُخْجَلَتِهِ تَحْتِ جَوَانِ كُو مَعْلُومِ تَحْتِ بَغْضِ جَابِلُونَ كَ سَانِ
 كَ تَاكُمُ وَهَ لُوكِ وَاقِفِ هُوَ بَائِنِ أَوْرِيهِ بَاتِ صَحَابِهِ كِي مَشْهُورِ هُوَ أَوْرِيهِ بَاتِ هَدَايَتِ كَا سَ
 هُوَ تَا تَحَا فَلَمَّا كَتَبَ الْحُسَيْنُ فِي جَوَابِهِ مَا كَتَبَ وَاسْتَدَلَّ عَلَى نَفْسِي التَّطْيِيرُ يَقُولُ جَلَدُهُ
 كَانَ ذَلِكَ أَنْفَى لِلشَّقِّ عَنْ قُلُوبِ الْمُحْضَا بِرِجْزِ تَبِ عَلَيْهِ السَّلَامُ جَسُوتِ حَضْرَتِ إِمَامِ سَ
 نَ جَوَابِ اسْكَاهُ لَكْهَ جَوَابِ رَدِّ كُورِ هُوَ أَوْرِيهِ بَاتِ شُكُونِ كَ نَا جَائِزِ هُونِ بِرِ اِپَنَ نَا كَ اِشْأَو
 سَ وَبِ لَ ذِكْرِ فَرَا نِي هِي بَاتِ زِيَادَهِ شَكِّ دُورِ كَرْنِ وَالِي نَحْيِ دُونِ سَ اُونِ لُوكُونَ كَ
 جَوِ هَمَرِ حَضْرَتِ إِمَامِ حُسَيْنِ كَ تَحْتِ وَأَيْضًا عَنِ الَّذِينَ كَانُوا مَعَ مُسْلِمٍ وَإِنْ كَانَ يُمَكِّنُ لِسْلِمِ
 أَيْضًا أَنْ يَذْفَعَ الشَّقَّ عَنْ أَصْحَابِهِ وَيُرْوِي فِي التَّطْيِيرِ مَا كَانَ عَرَفَهُ وَسَمِعَهُ الْكِرْمِ مَكِّنُ تَحَا
 كَ حَضْرَتِ مُسْلِمِ هِي اِپَنَ اَصْحَابِ كَ دَلِ سَ شَكِّ دُورِ كَرْتِ اِوْرِ رِبَارَهِ بِشُكُونِ جَوِ كُورِ كُو
 مَعْلُومِ تَحَا اَوْرِ جَوِ كُورِ مُسَا تَحَا اَوْرِ سَ بِيَانِ كَرْتِ وَ لَكِنْ اِفَادَهُ اَلَا مَامِ الْمُفْتَرَضِ الطَّاعَةِ
 نَصًّا اَجْلَعُ وَأَنْفَعُ فِي ذَلِكَ مَكْرَ اِشْأَو فَرَا نَا اِمَامِ كَا جَنكِ اطَاعَتِ وَاجِبِ هُوَ اَوْرِ صَانِ صَانِ
 مَنَعِ كَرْنَا بِشُكُونِ كَ مَانِ سَ سَ بَ هَتِ بَكَرَا اِدُ اَوْرِ زِيَادَهِ مَفِيدِ اِسْ بَارَهِ مِينِ تَحَا وَ لَا سَ بَ
 اِنَّهُ بَيَانٌ فِي وَقْتِ الْحَاجَةِ مِنْ حَيْثُ لَا يَجُوزُ تَرْكَ الْخَيْرِ عِنْدَ مَخْصُوصٍ اَكْ سَ سَلَمِ
 كَا بِيَانِ عَيْنِ بَزُوتِ حَاجَتِ تَحَا كَ تَاخِيرِ اَوْرِ سَكِي اَوْرِ سَوْتِ سَ كَرْنِ نَهْنِ چَا پَ سَ ثُمَّ كَمَا
 كَانَ مِنْ مَوَاعِيدِ اللَّهِ سُبْحَانَهُ اِنَّمَا مَوْثِقُهُ بِالْحَجَّةِ وَأَوَّلِيَا تَحَا بِرِ چَوِ كُمُ وَ عِدَهِ هَذَا كَا يَ هِي
 كَ اِپَنَ نُورِ كُو اِپَنَ اِنْبِيَا اَوْرِ اَوْرِ اِپَنِ كَ وَاسِطِ پُورِ اَكْرَا تَا هُوَ وَقَدْ كَتَبَ الْحُسَيْنُ اِلَى مُسْلِمِ
 اَنْ لَا يَلْتَفِتَ اِلَى التَّطْيِيرِ بَلْ سَرَادَ اَنْ يَهْوِ تَحَا اَوْرِ حَضْرَتِ اِمَامِ حُسَيْنِ سَ جَنَابِ مُسْلِمِ كُو لَكْهَ
 كَ اِسْ بِشُكُونِ كِي طَرَفِ هِرْزِ اَتْفَاتِ مَكْرِينِ بَلْ كَمَرِ اَوْرِ حَضْرَتِ كِي بِرِ نَحْيِ كَ اَوْرِ سَكُو اِيكِ اَمِ
 اَسَانِ اَوْرِ بَ اِثْرِ مَحْصِينِ كَمَا اَوْرَدَ فِي حَدِيثِ اَخْرَدَ اَهْلُ ابْنِ طَرِيقِ اَلْحَقِّ فِي مَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ
 چَا نَحْيِ اِيكِ اَوْرِ حَدِيثِ مِينِ وَارِدِ هُوَ اِوْرِ جَسُوكِ مَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ مِينِ رَوَايَتِ كِي هُوَ اَلطَّيْرُ عَلَيْهِ
 مَا جَعَلَهَا اِنْ هُوَ تَحَا تَهْوَنَتْ وَ اِنْ شَدَّ تَحَا شَدَّ دَحْثُ وَ اِنْ لَمْ تَجْعَلْهَا كَذَلِكَ لَكُنْ

شیخنا وہ حدیث یہ ہر فرمایا حضرت نے بدشگونئی کا یہ حال ہے کہ جیسا آدمی کا عقیدہ
 اسکی نسبت ہوگا اسی طرح واقع ہوتی ہے اگر اسکو امر آسان سمجھے آسان ہو جاتی ہے
 اور اگر اپنی نیت فاسد سے اسکو سخت سمجھے سختی میں ڈالتی ہے اور اگر نہایت بختہ عقیدہ
 سے اسکو بے اہل سمجھے کچھ بھی نہیں اسکا اثر ہوتا و کان مُسْلِمٌ لَمْ يَلْتَفِتْ إِلَيْهَا وَاعْتَلَّ
 عَنْ مَنْزِلِهِ اور جناب مسلم رحم نے اپنے دلی اعتقاد سے کچھ اسکی طرف التفات نہیں کیا تھا
 اور اس منزل سے کوچ کر دیا تھا فَأَظْهَرَ اللَّهُ كَرَامَتَهُ مَوْلَانَا الْحُسَيْنِ فِي ذَلِكَ أَيْضًا
 پس خدا نے کرامت جناب امام حسین ع کی اس بارہ میں بھی ظاہر کر دی فَإِنَّ مُسْلِمًا أَبْعَدَ
 وَرُودِ كِتَابِ الْحُسَيْنِ لَمَّا أُنْزِلَ بِمَاءِ بَيْتِ نَجِشِ پس حضرت مسلم ہم بعد آنے جواب
 خط کے کوچ کر کے ایسی منزل پر اترے جہاں پر چشمہ آبِ قبیسلہ نبی طی کا تھا فَإِذَا
 بِرَجُلٍ وَأَبُوهُ يَخْتَفِ يَقُولُ إِنَّ سَرَجَلًا مِنْ أَهْلِ آبِ قَبِيسٍ قَدْ سَفَى ظَبْيَةً فَصَرَعَهَا كَرَامَاتُ
 ایک شخص نے اور بقول ابو مخنف ایک ہمارا ہی ہے حضرت مسلم ہم کے ایک ہرنی کا تیرے شکار کیا
 اور کامیاب ہوا فَقَالَ مُسْلِمٌ نَقُصُّ عَنْكَ وَنَاظِلُكَ الْإِنْشَاءَ اللَّهُ تَعَالَى حضرت مسلم نے کہا
 کہ میں طوطی اپنے دشمن کو انشاء اللہ قتل کرینگے فَلَمَّا كَانَ مَبُوتَ الدَّيْلَيْنِ وَاصَابَهُ
 الْعَطَشُ وَضَلَّ السَّبِيلَ تَطَيَّرَ لَا يَبْغِي أَنْ يَلْمَعَتْ إِلَيْهِ كَانَ صَيْدًا لَطِيفٍ تَسَاوَلَا مَيْنِ
 کہتا ہوں کہ اگر دونوں راہبروں کا مہر جانا اور پیاس کا شدت کرنا اور راہ کا بھول جانا
 بنا برحقیرہ عوام کے فال بد تھا جسکی طرف التفات کرنا مناسب نہیں ہے تو ہرنی کا شکار
 فال نیک ہو گیا اور بُرائی فال بد کی عوام کے اعتقاد سے بھی جاتی رہی وَكَانَ الشَّيْخُ
 يُكْسِرُهُ الطَّيْرَةَ وَيُحِبُّ الْفَالَ كَمَا سَأَلَهُ أَبُو الْعَبَّاسِ الْبُؤْنِيُّ فِي كِتَابِهِ الْمُسَمَّى بِشَمْسِ
 الْمَعَارِفِ اور جناب سالت آبا بدشگونئی کو برا جانتے تھے اور فال نیک کو
 دوست رکھتے تھے اس حدیث کو ابو العباس بونی نے اپنی کتاب شمس المعارف
 میں روایت کی ہے اور مطلب یہ ہے کہ عام لوگوں کی بھی اس کرامت کے ظاہر ہونے سے
 زبان بند ہو گئی وَتَعَوَّدَ إِلَى ذِكْرِنَا فِي مَمَّةِ الْحُسَيْنِ وَحَمَلْ عَلَيْهِ قَوْلَ مُسْلِمٍ فِي الطَّيْرِ
 پھر ہم بیان کرتے ہیں کہ امام حسین نے حضرت مسلم ہم کی لفظ بدشگونئی سے کیا مراد لی

حَيْثُ قَالَ مَا مَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ مَنْ يُطَيَّرُ وَلَا يُطَيَّرُ بِهِ اسْلِيهِ كَمَا أَنْتَ فَرَمَا كِهَم
 اہلبیت نہ کسی چیسہ کی بدشگونی لیتے ہیں اور نہ ہمارے مصائب سے کسی اور کو
 بدشگونی لینی چاہیے کِنِیْنِ اِنْ تُطَيِّرَتْ یَا اِخْوِیْ بِمَا ظَلَمْتُكَ فِی سَفَرِكَ هَذَا وَخَفْتُ مِنْهُ
 عَلٰی وَعَلٰی اَهْلِ بَیْتِیْ اَیْکِیْ مَرَادِیْہِہُ کہ اسی بھائی مسلم اگر تم نے فال بد کا خیال کیا ہو
 اوس واقعہ کو دیکھ کر جو تم کو اس سفر میں پیش آیا ہو اور ہم پر اور ہمارے اہل بیت
 تم کو خوف ہلاکت ہوا ہو فَاعْلَمْ اَنَّہُ مَا مَنَا اَهْلَ الْبَيْتِ مَنْ يُطَيَّرُ وَلَا يُطَيَّرُ بِهِ
 وَلَعَلَّ الْمُرَادَ مِنْہُمْ الْاِیْمَةُ عَلَیْہِمُ السَّلَامُ پس تم کو جانتا چاہیے کہ ہلوگ یعنی بارہ امام
 میں سے کوئی ایسا نہیں ہو جو کسی چیز کی بدشگونی لے اور نہ ہماری مصیبت سے کسی
 اور کو بدشگونی لینی چاہیے فَلَا تُبَالِیْ بِاَلْمَوْتِ اِنْ كَانَ اَوْحَدُ اللّٰہِ پس ہلوگ اوس موت سے
 نہیں ڈرتے ہیں جو راہ خدا میں واقع ہو بَلْ لَا تَزَالُ حَیْوۃً مَعَ اَعْلَیِّہِ اللّٰہِ اَلَا بَرَسَا
 وَالشَّہَادَةُ لَا سَعَادَةَ بَلْکہ ہلوگ وہ زندگی جو ہمراہ دشمنان خدا کے بسر ہو اوس کو اپنی
 ہلاکت سمجھتے ہیں اور شہادت کو ایسے وقت میں سعادت جانتے ہیں وَكَانَ لَا تَشْكُ
 بَعْدَ مَا دَرَيْتَ مِنْ تَقْیِیْدِ الْحُسَیْنِ قَوْلَهُ مَا مَنَا اَهْلَ الْبَیْتِ اِنَّہُ حَمَلَ قَوْلَ مُنْسِلِہِ
 عَلٰی اَنَّہُ یَتَوَقَّعُ عَلٰی الْحُسَیْنِ وَآہِلِ بَیْتِہِ لَا عَلٰی نَفْسِہِ اِرَابِ تو کچھ شک باقی نہ رہا تفسیر
 جناب امام حسین سے امر قطیر کو ساتھ اہل بیت کے اس مرین کہ حضرت مسلم کو
 خوف ہلاکت امام حسین اور اونسے اہل بیت کا تھا اپنی ہلاکت کا خوف نہیں کرتے تھے
 هَذَا اَمَّا مَعْنٰی مِنَ التَّأْوِیْلِ فَقَدْ كَانَ عَلٰی مَشْصَعِ الظَّاهِرِ مِنْ سَوَالِ مُسْلِمِ
 وَجَوَابِ الْحُسَیْنِ یہ تاویلین گذر چکے ہیں اسی بنا پر تھیں جو ظاہری معنی سوال مسلم و جواب
 امام حسین کے ہیں اَمَّا الْوَحْدَانُ السَّلَامُ وَالذِّہْنُ الْمُسْتَقِیْمُ مِمَّنْ كَانَ عَارِفًا
 مَا هُمَا اَبَاسًا لِّیَبْ کَلَامِ الْمُعْصُومِیْنِ فَعَلَّکُمْ حَزْرًا بِاَنَّ السَّوَالِ وَالْجَوَابَ یَکُونُ مِمَّا لَمْ
 یَكُونَا عَلٰی رَفِیِّ الظَّاهِرِ لٰکِنْ وَجَدَانِ سَلَامِہُ اور وہیں ستقیم اوس شخص کا جو شناسا اور
 ماہر طرز کلام ائمہ معصومین کا ہو یقیناً حکم کر لیا ہو کہ یہ سوال و جواب دونوں ظاہری طریقہ
 نہیں ہیں بَلْ الْمُرَادُ اَنَّ مُسْلِمًا یُخْبِرُ اَخَاہُ بِاَنَّ اِبْنِہُ لَکَ الْمَصَابِیْ یُسْعِرُ وَیُؤْذِنُ

بَابُ تِلْكَ أَيْضًا بِالْعَطَشِ وَغَيْرِهِ بَلَّغَ حَضْرَتُ مُسْلِمٌ بِطَوْرٍ مَرُورٍ كُنَايَةِ اسْ بَاتِ كِي
 خَرُوتے تھے کہ میرا مبتلا ہونا ان مصائب میں ظاہر کرتا ہے کہ آپ بھی پیا سے شہید
 ہو گئے اور یہ مصیبتیں آپ کو پہنچنے کی لَانَّكَ جَعَلْتَنِي نَائِبًا مِّنْكَ فَكَلَّمَا أَصَابِيْنِ
 لَا بُدَّ وَأَنْ يُّصِيبَكَ اس لیے کہ آپ نے مجھے اپنا نائب مقرر کیا ہے پس جو مصیبت مجھے
 پہنچی ضرور ہو کہ وہ آپ کو بھی پہنچی فَاجَابَ أَنَّهُ لَيْسَ مِنَّا أَهْلُ الْبَيْتِ مَنْ يُطَّيَّرُ
 فَيَخَافُ عَلَى نَفْسِهِ مِنْ ظُحُورِ الْخَوَارِيفِ وَالْحَوَادِثِ وَالسَّوَارِجِ وَالْبَوَارِجِ پس جواب
 لکھا امام حسینؑ نے کہ ہم اہل بیت کی شان سے یہ بات نہیں جو کہ بدشگون کو اعتقاد کر کے
 اپنی ہلاکت سے ڈرین اور خوف کریں خوفناک حوادث شبانہ روز کے واقع ہو نیسے
 وَلَا مِّنَّا مَنْ يُطَّيَّرُ بِهِ وَيَتَشَاءُ مِنْكَ يَا آخِي مِنْ أَهْلِ بَيْتِي لَا تَطْئِرُكَ رَبِّمَا
 أَصَابَكَ اور نہ ہم اہل بیت میں کوئی ایسا ہی جسکی مصیبت سے بدشگون لیجاوے اس لیے
 کہ اسی بھائی مسلمؑ تم میرے اہل بیت میں سے ہو ہم مختاری مصیبت کو فال بد نہیں سمجھ سکتے
 وَهَذَا أَيْدُلُّ عَلَى كَمَالِ قُرْبَتِهِ وَعُلُوِّ مَكَارِمِهِ وَقَدْ رَفَعَهُ اللَّهُ مُسْتَحَاكِمًا وَتَعَرَّفَ سَرَاهُ
 عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ لِمَا مَضَى مِنَ الرِّوَايَاتِ اور یہ کلام ان معنوں سے حضرت مسلمؑ کے کمال و
 پروالت کرتا ہے اور ان کے مدارج کی بلندی اس سے ظاہر ہوتی ہے جس طرح خدا نے حضرت
 مسلمؑ کو بموجب ارشاد جناب رسالت مآب کے بلند مرتبہ فرمایا ہے اور روایتیں اس
 بارہ میل اور گز چکی ہیں فَمَا قُلَّ جِدًّا فَإِنَّمَا أَطْنَبْتُ فِي نَائِبِي لَهُ سَرَادًا لِّمَا سَرَّعَهُ بَعْضُ
 الْمُعَايِدِينَ لِلْآخِرَةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اس باب کو لازم ہے کہ مومن خوب غور سے دیکھے اور
 سوچے میں نے تاویل میں اس روایت کی اسی واسطے طول دیا ہے مجھے منظور ہو رو کرنا
 قول بعض دشمنان ائمہ علیہم السلام کا جس نے بہ نسبت حضرت مسلمؑ کی بے ادبی کی ہے
 ثُمَّ أَعْلَمُوا أَنَّ تِلْكَ التَّوِيلَاتِ إِنَّمَا نَحْتَاجُ إِلَيْهَا إِذَا سَلَّمْنَا تِلْكَ الرِّوَايَةَ الَّتِي هِيَ
 مِنْ الْأَحَادِيثِ بھی جاننا چاہیے کہ ان تاویلوں کی احتیاج ہلکواہ وقت ہو اگر ہم اس
 بدشگون کو تسلیم بھی کریں اس لیے کہ یہ ایک ہی راوی نے روایت کی ہے اور خبر واحد ہے
 وَلَا مَقُولٌ كَمَا قَالَ الْحَقُّوقُ الدَّرَبِيُّ فِي سَوَارِ الشَّهَادَةِ إِنَّمَا مِنْ الْأَحَادِثِ الشَّاذَّةِ

اور اگر اس روایت کو مانیں تو ہم بھی وہی جواب دینگے جو متفق و رہندہ می سننے الشہادۃ
 میں لکھا ہے کہ یہ ایک روایت شاذ و نادر ہے و فضائل مسلم کا تھا متواتر ہے اور روایت
 فضیلت حضرت مسلم کی متواتر ہیں فلا تقوم تلك الرواية مع آحاد صحته لهما في أولى
 بالسقوط ولا ينبغي أن يلتفت إليهما والحمد لله على ذلك پس یہ ایک روایت شاذ و نادر
 متواتر روایات فضائل کا مقابلہ نہیں کر سکتی بہتر یہی ہو کہ اس کو اعتبار سے ساقط کر دیں
 اور اس کی طرف کچھ التفات نہیں احمد ثناء کہ یہ بھی تاویل قاعدہ سے علم تنقید کے درست ہو
 ولعل شيعنا المفيد أخذها عن بعض النواصب وهم يروون مثل تلك الأراجيف
 فتدبر اور شاید کہ جناب شیخ مفید سے یہ روایت جنہن کی بعض مؤرخین مستحب نقل
 کی ہو کہ وہ لوگ ایسی جھوٹی خبریں بہ نسبت اہل بیت کے روایت کیا کرتے ہیں سے بچ لینا چاہیو
 وتلك هذه الباب باب دحويل مسلم بالكونية وكيفية شهادته اس باب کے بعد وہ آ
 لکھا جائیگا حسین داخلہ حضرت مسلم کا اور ان کی شہادت کی کیفیت لکھی جائیگی انشاء اللہ المستعان
 واضح ہو کہ ماہر اسی شہادت حضرت مسلم کا بیان ایک سالہ مفردہ میں لکھو لگا لہذا ابھی ملتوی کیا ہے

باب سیزدہم خبر پہونچنی امام حسین علیہ السلام کو شہادت حضرت مسلم علیہ السلام کی اور مشورہ کرنا اولاد عقیل سے

ان مولانا الحسين وان كان عالما بما يكون من امره وامورا متعاب
 ولكن كان ينبغي لجل الامور في كل ما يصيبه على الظاهر جناب امام حسين اگرچہ سب کچھ
 جانتے تھے جو ان پر اور ان کے اصحاب پر گزرنے والا تھا لیکن سب باتوں کی بنا ظاہر شریعت
 پر کرتے تھے جو مصیبت اور نازل ہوتی تھی کما هو المنهج القويم وعلى هذا ابني في قصته
 مسلم وھانی بن عروہ جیسا کہ طریقہ استوار شریعت محمدی کا ہو اور اسی طریقہ پر خبر دی
 میں شہادت حضرت مسلم اور ہانی بن عروہ کی آپ نے ظاہری امور پر بنا کی تھی قال ابو شیبہ
 لما قيل لمسلم بن عقیل وھانی بن عروہ والنقطع خبرهما عن الحسين قلنا عظیم
 ارجف کہتے ہیں جب حضرت مسلم اور ہانی بن عروہ کو فریاد شہید ہو گئے اور ان کی خبر

نور علیہ السلام

روایت حضرت امام حسین علیہ السلام سے

آتی بند ہو گئی جناب امام حسینؑ کو اسناد و خبر بہت بڑا تعلق ہوا و جمع اہلہ و
 اخبرہم بجا حدیثہ نفسہ و آخرہم بالرحمۃ اللہ علیہ اوس وقت اپنے اپنے عزیز و کو
 جمع کیا۔ اور اونسے اپنے دل کی بیباکی بیان کہ کہ نکمہ پاکہ اربابینہ کی طرف کچی کرنا چاہیے
 فَشَدُّوا عَلٰی تَحَالٍ وَخَرَجُوا سَارِعِينَ بَيْنَ يَدَيْهِمْ شَيْءٌ مِّنْ حَمَلٍ وَكَرَّاسٍ وَرُتَّكَ
 سب بزرگوار مکہ سے چلے اور ہمراہ حضرت کے چلتے چلتے مدینہ میں داخل ہوئے ذاتی قہر
 حَدِّدَ رَسُولُ اللَّهِ وَالْقَوْمُ وَبَكَى بُكَاءً شَدِيدًا اِذَا رَأَى رُتَّكَ حَبَابَ مَالِ تَابِ
 میں داخل ہوئے اور قبر مبارک سے لپٹ کر شدت روئے دھوئے عینہ اہلہ بالتمہ فای
 حَدِّدَ رَسُولُ اللَّهِ وَقَالَ يَا وَلَدِي الْعَجَلُ الْعَجَلُ الْوَحَا الْوَحَا فَبَايَعُوا لِيَا فَتَحْنَ مَشْتَاتُورِ الْيَدِ
 روتے روتے آپ کی آنکھ جھپک گئی دیکھا آپ نے نانا کو تشریف لائے ہیں اور کہتے ہیں کہ
 اے فرزند میرے اب جلد ہی کرو اور بہت جلد ہمارے پاس آؤ کہ ہم سب تمہارے شائق ہیں
 فَانْتَبَهَ الْحُسَيْنُ فَلَقًا مَشُوقًا اِلَى حَدِّدَ خُوبَ سَے جناب امام حسینؑ میں میدار ہوئے اس
 حالت میں کہ قلع میں مبتلا تھے اور شوق ملاقات اپنے نانا کا بڑھا ہوا تھا فدخل علیہ
 اخوہ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَنَفِيَّةِ وَاخْبَرَهُ بِمَا فِي نَفْسِهِ وَقَالَ يَا اخِي اِنِّي اُرِيدُ الرَّحِيلَ
 اِلَى الْعِرَاقِ فَاِنِّي قُلِقْتُ عَلٰی بَنِ عَمِّي مُسْلِمِ بْنِ عَقِيلٍ اَوْ سَوِّتَ جَنَابَ مُحَمَّدٍ حَفِيَّةٍ بَهَائِ الْمَدِينِ
 آپ کے پاس آئے آپ نے اپنے ولی ارادہ کو اون سے ظاہر کیا اور فرمایا کہ اے بھائی میرا ارادہ
 روانگی عراق کا ہوا سلیے کہ مجھے دل تنگی ہو اور گھبراہٹ ہو انہیں اپنے بھائی چچا زاد مسلم بن عقیل
 کی خبر ملنے سے تم ذکر ابو مخنف کا جاری بنینا کہ اخوہ محمد بن الحنفیہ و ابن عباس
 و غیرہم من الکلمات اسکے بعد ابو مخنف نے جو باتیں اور گفتگو حضرت اور محمد ابن حنفیہ
 اور ابن عباس وغیرہ سے ہوئی تھیں اونکو بیان کیا وَاِنَّهُ لَمِنْ مَوْلَى الْحُسَيْنِ لَا اَنْ سَا
 مِنَ الْمَدِينَةِ اِلَى الْعِرَاقِ حَتَّى يَبْلُغَ الْحَاجِرِ مِنْ بَطْنِ الرَّمَّةِ اَوْ يَبْلُغَ الْوُحْفِ
 کہ حضرت امام حسینؑ کسی امر پر راضی نہوئے سوائے اسکے کہ مدینہ سے بظرف عراق کے
 روانہ ہوئے یہاں تک کہ بنا بر بعض روایات منزل حاجر پر بطن رمد سے پہونچے وَقَالَ
 أَبُو مَخْنَفٍ حَتَّى يَبْلُغَ الْحَاجِرِ مِنَ الرَّمَّةِ اَوْ بَطْنِ الرَّمَّةِ اَوْ بَطْنِ الرَّمَّةِ اَوْ بَطْنِ الرَّمَّةِ
 کی یہ منزل بنام

لے جائے مولد
 واسے مولد
 منزل سنت
 پر کھاج درایت

خباثہ مشہور ہے جو بطنِ رملہ سے ہی فِئَتِ قَیْسِ بْنِ مُسْتَهْمٍ الصَّیْدِ اَوْحٰی عَلٰی رِوَاۓ
 اِلٰی مُحَمَّدٍ اسی مقام سے آپ نے قیس بن مسهر صیداوی کو بنا بر روایت ابو مخنف
 کے کوفہ کو روانہ کیا واضح ہو کہ یہ قیس وہی بزرگ ہیں جنکو حضرت امام حسین نے منجملہ
 تین شخصوں کے ہمراہ حضرت مسلم کے روانہ کیا تھا اب انکا حضرت امام حسین کے ساتھ
 ہونا بعید معلوم ہوتا ہے مگر شاید حضرت مسلم کا خط لیکر مکہ میں ہی واپس آئے ہوں
 اسوقت یہ روایت انکی کوفہ کے بھیجنے کی صحیح ہو جائیگی وَرَوٰی اَنَّهُ عَلَیْهِ السَّلَامُ بَعَثَ
 عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ یَقْطُرَ اَخَا هَمَّانَ الرُّضَاعَةَ اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے اس مقام
 سے عبداللہ بن یقطر کو بطنِ کوفہ روانہ کیا یہ آپ کے بھائی ایسے تھے کہ انکی جان کا حضرت
 نے دو درہم پایا تھا وَیَمْنُکُمْ بَعَثُ مَا جَمِعَ الشَّيْخَةُ الْحَاجِبَةُ اِلٰی اِسْتِجَارَ مَا جَرٰی عَلٰی
 مُسْلِمٍ مِنْ اَهْلِ الْکُوْفَةِ اور ممکن ہے کہ دونوں بزرگواروں کو آپ نے بھیجا ہو اسلئے کہ
 حاجت دریافت حال جناب مسلم کی زیادہ تھی کہ اہل کوفہ کے ہاتھ سے اون پر کیا گزری
 وَلَمَّا بَلَغَ الْحُسَيْنِ عَلَمَ بِخَبَرِ مُسْلِمٍ اِلٰی ذٰلِكَ الْمَقَامِ اِلٰی اَنْ نَزَلَ الْحَزِيمَةَ وَاَقَامَ بِهَا
 یَوْمًا وَلَیْلَةً اِس مِنْ اَمْرِ تَمَزَل تک حضرت کو جناب مسلم کی شہادت کی خبر برسم ظاہر نہیں ہوئی
 تھی تا انیکہ اب منزلِ حزمیہ میں داخل ہوئے اور ایک شبانہ روز وہاں مقام کیا کلمۃ
 اَصْبَحَ اَقْبَلْتُ اِلَیْهِ اَخْتَهُ مَرْتَبَةً فَقَالَتْ يَا اَخِي الْاَخْبَرُ بِمَشْنُوْنِ فَقَالَ الْحُسَيْنُ مَا ذَاكَ
 جب صبح ہوئی تب آپ کی بہن زینب آپ کے پاس آئیں اور کہنے لگیں کہ اے بھائی میں
 آپ سے بیان کروں جو کچھ میں نے رات کو سنا ہے حضرت نے فرمایا کہ اے بہن کیا تم نے سنا ہے
 بیان کرو فَقَالَتْ خَرَجْتُ فِی بَعْضِ اللَّیْلِ لِقَضَاءِ حَاجَةٍ فَسَمِعْتُ هَاتِفًا یَهْتِفُ وَهُوَ
 یَقُولُ حضرت زینب نے کہا کچھ رات باقی تھی کہ جب میں خیمہ سے باہر صحن میں آئی میں نے
 سنا کوئی شخص بکار بکار کر رہا ہے دو شعر پڑھ رہا ہے اور مجھ سے ایسا معلوم ہوا کہ آواز ہاتھ نہیں کی ہے
 الْاَیَّاعِیْنَ فَاحْتَفِلْ بِجَمْدٍ ۞ وَمَنْ یَنْکُرْ عَلَی الشَّهَادَةِ بَدَدَ
 آگاہ ہوا ہے آنکہ زینب کی اور بقدر اپنی کوشش کے سرمایہ آنسو و نکاح جمع کر لے اور
 کون روگیا شہیدوں کے حال پر بعد اسوقت کے جو میں آواز دے رہا رہوں عَلٰی

منجملہ
 زینب کے
 ہمراہ
 تھے
 اور
 ان
 کے
 ساتھ
 ایک
 شخص
 تھا
 جو
 ان
 کے
 ساتھ
 تھا

قَوْمٌ كَسَبُوا الْمَنَآيَا بِمَقْدَارٍ إِلَى الْجَنَّةِ وَعَدَ بِهِ وَهُوَ شَهَادَةُ رَأْسِهِ لَوْ هُنَّ
 كَرِهْنِمْ اَوْنِی مَرگاہے معین اونکے وعدہ گاہ شہادت پر لیے جاتے ہیں اوسی زمانہ میں
 جو اونکے ایفائے وعدہ کے واسطے حذلے مقرر کیا ہو فَقَالَ لَهَا الْحُسَيْنُ يَا أُخْتَاةُ
 كُلُّ الَّذِي قُضِيَ فَمَوْكَارِئُ حضرت امام حسین نے فرمایا اسی بہن زینب جو کچھ قضا کے آئی
 میں گذرا ہو وہ سب ہونے والا ہو قُلْتُ مَا أَخْبَرْتُ بِهِمْ شَرَّ نَبِّ وَمَا أَجَابَ عَنْكَ مَا مُمْ
 كُلُّ ذَلِكَ كَأَنَّهُ نَصٌّ صَرِيحٌ عَلَيَّ مَا سَيَقَعُ فِي يَوْمِهِ هَذَا میں کہتا ہوں جو کچھ حضرت زینب
 نے ہاتھ غیبی سے سکریاں کیا اور جو کچھ اُسکے جواب میں جناب امام حسین نے ارشاد
 فرمایا یہ سب باتیں بھی پوری پوری دلالت کرتی ہیں جو آج کے دن واقع ہوا چاہتا ہو
 وَيَدُلُّ عَلَى أَنَّهَا صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهَا كَأَنَّهُ عَالِمَةٌ بِالْأَسْرَارِ اور اس رمز و کنایہ
 سے دونوں بہن بھائی کے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ جناب زینب جملہ راز ہائے شہادت کو
 جانتی تھیں اَمَّا قَوْلُ الْحُسَيْنِ فَيَحْتَمِلُ مَعْنَيْنِ لیکن جناب امام حسین کا فرمانا کہ جو
 قضا آئی میں گذرا ہو وہ ہونے والا ہو اُسکے معنوں میں دو احتمال ہیں أَحَدُهُمَا
 أَنَّهُ أَسَادَ بِهِمْ مَا قُضِيَ اللَّهُ تَعَالَى وَعَلَى الَّذِينَ مَعَهُ پہلا احتمال یہ ہو کہ آپ نے قضا
 آئی جاری ہونے سے یہ مراد لی کہ مجھ پر اور میرے ہمراہوں پر جو کچھ قضا آئی میں گذرا ہو
 وہ ضرور واقع ہو گا فَإِنَّهُمْ هُمُ الَّذِينَ كَسَبُوا الْمَنَآيَا إِلَى مَسَارِنَا لِهَذَا سَبِيلِهِ یہ دوسرا
 حضرت وہی لوگ تھے جنکو موت انکی اونکی وعدہ گاہ پر پہنچنے لیے جاتی تھی اور کس جگہ سے
 چلے جاتے تھے وَالثَّانِي أَنَّ الَّذِي جَرَى فِي بَعْضِ خَبَرِ مُسْلِمٍ مِنَ الْقَضَاءِ فَهُوَ كَأَنَّ
 وَسَيَظْهَرُ عَلَيْكُمْ الْيَوْمَ دُوسری مراد حضرت کی یہ تھی کہ خبر شہادت مسلم کے آنے میں
 جو کچھ قضا آئی میں گذرا ہو وہ تم سب پر ظاہر ہو جائیگا فَيَكُونُ إِخْبَارًا الْهَاتِفِ الْمُطَهَّرِ
 فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ كَأَنَّهُ تَوَاطُؤٌ بَيْنَ مُسْلِمٍ ابْنِ عَقِيلٍ كَمَا ظَهَرَ فِي آخِرِ ذَلِكَ الْيَوْمِ
 پس ہاتھ کی خبر وہی آج کی شب حضرت زینب کو گویا سنانی کی ایک تمہید تھی یعنی
 وہ ہاتھ مسلم کی سنانی لایا تھا جیسا آج کے دن تھوڑا دن رہے سب پر ظاہر ہو گیا
 فَيَكُونُ مَعْنَى الْيَمِينِ اللَّتَيْنِ أَنْشَدَ هُمَا الْهَاتِفُ هَكَذَا ابان دونوں بیٹوں کے معنی

جسکو ہاتھ غیب سے پڑھا ہوا سطرچ سمجھنے چاہیں اَلَا یَا عِیْنِ سَرِیْنِبِ رَاجِعِی الدُّمُوعَ
 وَاجْعِلْہَا ذَخِیْرَةً مُّعَدَّةً لِّلْجَنَاحِ اَکَاہِ ہو جاوے آنکھ نہ نیب کی اور آنسوؤں کو جمع
 کر لے اور اولکاف خیرہ فراہم کر لے رونے کے واسطے فَاِنَّکَ قَدْ قَامَتْ اَنْ یَبْلُغَکَ
 خَبْرُ قَتْلِ مُسْلِمٍ وَغَیْرَہِ اسلیے کہ تو ایسے زمانہ کے نزدیک پہنچ گئی ہو کہ اب تجکو خبر نہ آوے
 مسلم وغیرہ پہنچنے والی ہو وَهُمْ الَّذِیْنَ سَاقَتْہُمْ اَلْمَنَیَا حَتّٰی اَنْجُوْا مَوَاعِدَہُمْ
 وَاسْتَشْہَدُوْا بِالْکُوْفَةِ یہ پیچا رہے غریب وہ لوگ ہیں جنہیں انکی موت انکے وعدہ گاہ پر
 پہنچنے لگی اور وہاں جا کر اپنے وعدے کو وفا کیا اور کوئی نہ میں شہید ہو گئے وَلَکِنَّا کَانَ
 سَرِیْنِبٌ مِّنْ جُمْلَةِ النِّسَاءِ الَّذِیْنَ سَیَّرْنَ مَعَ الْحُسَیْنِ کَا فَلَہُ لِمِثْلِ اَلْمِہْمَاتِ مُوَدَّعَةٌ
 اِیْمَانًا تِلْکَ الْاَسْرَارُ فَلَمَّا حَقَّقَتْ لَهَا نَفْسُ اِحْیَا سَہَا بِاللَّحْنِ اور چونکہ حضرت نیب ؑ اور
 سب عورتوں میں جو حضرت امام حسین ؑ کے ہمراہ آئی تھیں بالخصوص ایسی امور کی
 مکلف تھیں اور یہ سسرار انھیں کو سپرد تھے یعنی سب کی ماتم دار وہی تھیں اس لیے واسطے
 ہاتھ غیبی نے حکم خدا سنانی حضرت مسلم ؑ کی پہلے انھیں کو سنانی وَ لَکِنَّا کَرَّحْنَاہَا
 بِعَدَدِ ذَلِکَ وَ اَنَّہُ کَیْفَ اُخْبِرَ الْحُسَیْنُ بِذَلِکَ الْخَبَرِ اب یہ کہو چاہیے کہ ہاتھ کی خبر وہی کہ
 بعد جو کچھ واقع ہوا ہوا اسے بیان کریں اور یہ لکھیں کہ حضرت امام حسین ؑ کو یہ خبر کب
 پہنچی اور کیسا تلامذہ اسد بن بل بیت میں ہوا قَالَ الْمُؤَدِّدُ رَحِمَہُ سَرَادِی عَبْدُ اللّٰہِ ابْنُ
 سُلَیْمَانَ اَنَّ النَّبِیَّ الْمُرْسَلِ الْاَسَدِیَّ کَانَ خَبَابَ شَیْخٍ مُّضِیْ فَرَمَاتے ہیں کہ عبداللہ بن
 سلیمان اور منذر ابن شمس محل جو دونوں اسدی ہیں انھوں نے روایت کی قَالَ لَمَّا
 اَقْبَضْنَا حَبَّتَنَا لَمْ یَلِکْ لَنَا ہَمٌّ اِلَّا الْاِلْتِقَانُ بِالْحُسَیْنِ فِی الطَّرِیْقِ یہ دونوں راوی
 کہتے ہیں کہ جب ہم نے اپنا حج پورا دا کر لیا اب کوئی ہمارا ارادہ باقی نہ رہا تھا بجز اس
 بات کے کہ راہ میں حضرت امام حسین ؑ سے مل جائیں فَاَقْبَلْنَا نَرْقُبُ نَا قَاتَنَا مُسْرِعِیْنِ
 حَتّٰی لَحِقْنَاہُ بِزُرْدِیْہِمْ ہم سو پہ سفر ہوئے اور اپنے ناکہ کو دوڑاتے ہوئے چلے تا نیکہ منزل
 نہ ہو وہ ہر حضرت سے جا ملے فَلَمَّا دَخَلْنَا مِنْہَا اِذَا نَحْنُ بِرَمْجَلٍ مِّنْ اَہْلِ الْکُوْفَةِ قَدْ
 عَدَّلَ عَنِ الطَّرِیْقِ حَتّٰی رَآیَ الْحُسَیْنِ ؑ جب ہم قریب حضرت کے پہنچے ناگاہ ہم نے

سید بن جابر
 مسلم بن حنفیہ

لہ قال
 بنی ہاشمہ فان
 ولہم ہجرت
 روانہ ہوا

ایک آدمی کو دیکھا جو کوفہ کا رہنے والا تھا اور چلا آتا تھا کہ یکا یک ہر راہ کو چھوڑ کر
دوسرے راستے پر چلنے لگا جب اس نے حضرت امام حسینؑ کو اس راہ سے آتے ہوئے
دیکھا فَوَقَفَ الْحُسَيْنُ مَا كَانَتْ يُرِيدُكَ ثُمَّ تَوَكَّلَ وَمَضَى وَمَضَيْنَا نَحْوَهُ جَنَابُ امَامِ حُسَيْنِؑ کو
دیکھا کہ چھڑ گئے جیسے کہ آپ اوسکے آنے کے منتظر تھے ہر جب وہ راستہ چھوڑ کر الگ ہو حضرت
بھی اسکا انتظار ترک کر کے اپنی راہ پر چلے اور ہم بھی حضرت کی طرف چلے فَقَالَ أَحَدُ
مِنَ الصَّاحِبِ إِذْ هَبْنَا إِلَى هَذِهِ النِّسَالَةِ فَإِنَّ عِنْدَهَا خَبْرًا مِّنَ الْكُوفَةِ ہم میں سے ایک نے
دوسرے سے کہا اؤ اس کے پاس حلین اور اس سے پوچھیں ضرور اسکو کوئی نئی خبر کوفہ کی معلوم
ہوگی فَهَضَيْنَا حَتَّى أَتَيْنَاهُ إِلَيْهِ فَقُلْنَا السَّلَامُ عَلَيْكَ فَقَالَ وَعَلَيْكُمَا السَّلَامُ پس ہم
دونوں چلے اور اوسکے پاس پہنچ گئے اور اوسپر سلام کیا اور اوسنے ہم دونوں کو جواب سلام دیا
قُلْنَا مِمَّنِ الرَّجُلُ قَالَ أَسَدِي قُلْنَا نَحْنُ أَيْضًا أَسَدِيَّانِ فَحَنَّا أَنْتَ هَمْنِي كَمَا تَمَّ كَسْ قَبِيلَهُ
سے ہو اوسنے کہا میں اسدی ہوں ہم نے کہا اسدی تو ہم بھی ہیں تم کون ہو قَالَ أَنَا
بِكُرْبَةٍ فَلَا أَدْرِي فَانْتَسَبْنَا لَهُ اوس نے کہا میرا نام بکرہ ہو اور فلاں شخص کا بیٹا ہوں پس
ہم نے اپنے نسب کا سلسلہ اوس سے ملایا غرض اُنکی یہ ہو کہ جب قرابت ثابت ہو جائے تو
یہ خبر بیان کرنے میں وحشت نہ کریگا ثُمَّ قُلْنَا لَهُ أَخْبِرْنَا عَنِ النَّاسِ وَذَاعَكَ پھر ہم نے
اوس سے کہا کہ بیان کرو کوفہ کے آدمیوں کو کس حال پر چھوڑ کر آئے قَالَ نَعَمْ لَمْ
أَخْرُجْ مِّنَ الْكُوفَةِ حَتَّى قُتِلَ مُسْلِمُ بْنُ عَقِيلٍ وَهَارِي بْنُ عُرْوَةَ اوس نے کہا کہ ہاں میں
کوفہ میں موجود تھا کہ مسلم ابن عقیل اور ہارنی ابن عروہ دونوں قتل کیے گئے وَزَيْنَاهُمَا
بِجُرَّانٍ بَاكِرٌ جَلِيمَا فِي الشُّوْقِ اور میں نے بچشم خود دیکھا کہ دونوں بزرگواروں کے پاؤں
میں رسیاں باندھ کر بازار میں انکی لاش کھینچی جاتی تھی قُلْتُ وَزَادَ أَبُو خَنُفٍ فِي رِوَايَتِهِ
عَنِ ابْنِ سَرِيَّةٍ قَالَ وَرَأَيْتُمَا رُؤُوسَهُمَا فِي الْأَسْوَاقِ يَلْعَبُ بِهِمَا الصَّبِيَّانِ میں نے کہا ہوں
ابو خنف نے یہی روایت ابن عبد ربہ سے نقل کر کے اتنا اور زیادہ لکھا ہو وہ کہتا ہو کہ ہم نے
دیکھا دونوں بزرگواروں کے سر لٹکے لیے ہوئے بازاروں میں کھیل رہے تھے وَزَجَّعَ
إِلَى رِوَايَةِ الْأَسَدِيِّينَ اب ہم بقیہ روایت اسدیین کی طرف رجوع کرتے ہیں قَالَ لَا فَاقْبَلْنَا

حَقُّیْ لِحَقِّهَا بِالْحُسْنِ ۚ وَدُونِ اسدی کہتے ہیں کہ ہم اپنے اوس عزیز سے اس خبر کو پوچھ کر
چلے اور پھر اگر جناب امام حسینؑ سے مل گئے کسی نہ کسی نازلِ التعلیٰیۃ مُمسکاً پس چلے
حضرت کے ساتھ یہاں تک کہ وہ جناب منزلِ ثعلبیہ پر رات کے وقت پہنچے فَجِئْنَا بِهِ جَنِّ
نَزَلَ فَسَلَّمْنَا عَلَیْهِ قَدْ عَلِمْنَا السَّلَامَ جب آپ کا سامان سفر سب اور ترچکا اور باطمینان
حضرت بیٹھ چکے ہم خدمت میں حاضر ہو کر سلام بجالائے حضرت نے جواب سلام دیا فَقُلْنَا لَهُ
بِرَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ عِنْدَنَا خَبْرًا لَّانْ شِئْتَ حَدَّثْنَا لَیْکَ بِهِ عَلَانِیَّةً وَإِنْ شِئْتَ یَسْتَلِیْهِمْ نَعْنِیْ
کی رحمت خدا آپ پر ہو ہم کو ایک خبر معلوم ہوئی جو اگر آپ اجازت دیں علانیہ سب سامنے
عرض کریں ورنہ تخلیہ میں آپ سن بھیجے فَنَظَرْنَا إِلَیْهَا وَإِلَى أَصْحَابِہِ ثُمَّ قَالَ مَا دُونَ هُوَ کَلَامُ
یَسِّرْ حضرت نے ہماری طرف دیکھا اور پھر اپنے اصحاب کی طرف نظر ڈالی اوسکے بعد فرمایا کہ
اِنْ لَوْ کُنْ اَوْ کُنْ سَمِیْیَ بَاتِ کَا پَر وہ نہیں اور کوئی راز ہمارا ان سے مخفی نہیں جو ایسا مسلم
ہو تاہی کہ اوسوقت خاص خاص لوگ حضرت کے پاس بیٹھے تھے فَقُلْنَا لَهُ سَرَّآیْتَ الرَّکِیْبَ
الَّذِیْ اسْتَقْبَلَتْہُ عِشِیَّ امِیْسِ ہم نے عرض کی آپ کو یا وہی کل شام کو جو سوار آپ نے دیکھا
تھا کہ وہ آپ کے سامنے سے آتا تھا اور آپ اوسکے انتظار میں بٹھ گئے تھے فَقَالَ نَحْوُ
قَدَارِ دُتْ مَسْئَلَتِہُ حضرت نے فرمایا کہ ہاں میرا را وہ تھا کہ میں اوس سے کوفہ کی خبر پوچھوں
فَقُلْنَا وَاللَّهِ قَدْ اسْتَبْرَأْنَا لَکَ خَبْرَهُ وَکَفِیْنَا لَکَ مَسْئَلَتِہُ ہم نے عرض کی قسم بخدا کہ ہم نے
پوری پوری خبر اوس سے پوچھ لی ہے اب آپ کے پوچھنے کی کچھ احتیاج باقی نہیں رکھی
وَهُوَ اَقْوَمُ مِمَّا ذَرَاہِیْ وَصِدِّیْ وَنَظَرْنَا اِلَیْہِ اَوْدَہِ شَخْصِہَا سَ قَوْمٌ وَبِیْلَہِ سَہِ اَوْ سَکِیْ تَجَوِزُ
بہی اچھی ہے اور سچا بھی جو عقل بھی اوسکی درست ہے وَاِنَّہُ حَدَّثَنَا اَنَّہُ لَمْ یَسْأَلْہُمْ مِّنْ
الْکُفْرِ حَتَّیْ قُتِلَ مُسْلِمٌ وَہَا بَنُو عُرْوَةَ وَرَاثُہُمَا اُجْرَانِ فِی السُّوقِ بِالْجُلُحِ مَا
اوس نے ہمکو خبر دی ہے کہ اوسکے زمانہ موجودگی کوفہ میں حضرت مسلمؑ و ہانی شہید کیے گئے
اور بچشم خود اوس نے دیکھا کہ بازار میں دونوں کی لاشیں پاؤں میں رسی باندھ کر گھسی
جاتی تھیں فَقَالَ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ سَ رَاجِعُونَ سَ رَحْمَہُ اللّٰہِ عَلَیْہِمَا یُورِدُ ذٰلِکَ ہُوَ اَسَا
حضرت نے انا للہ زبان پر جاری کیا اور بار بار فرماتے تھے رحمت خدا کی اون دونوں پر نازل ہو

فَقُلْنَا لَهُ نَلْسِدُكَ فِي نَفْسِكَ وَأَهْلَ بَيْتِكَ إِلَّا النَّصْرَةَ مِنْ مَلَائِكَةِ هَذَا
 ہم نے عرض کی کہ ہم بنظر خیر خواہی آپ کی ذات اور آپ کے اہل بیت کی
 عرض کرتے ہیں اور آپ کو یاد دلاتے ہیں کہ اب آپ کو کبھیجیے اسی جگہ سے ہلٹ جائیے
 وَإِنَّهُ لَيَسَّ لَكَ بِالْكَوْفَةِ نَاصِرًا لَا يَشْعُتُ بَلْ يَتَخَوَّفُ أَنْ يَكُونُوا عَلَيْكَ اوریہ بھی
 ہم عرض کرتے ہیں کہ اسوقت کوفہ میں کوئی شخص آپ کا مدد کار نہیں ہو بلکہ ہمیں خوف
 اسکا ہو کہ تمام اہل کوفہ آپ پر چڑھائی کرینگے فَتَنَظَرُ إِلَى بَنِي عَقِيلٍ فَقَالَ مَا تَرَوْنَ فَقَالَ
 قَتْلُ مُسْلِمٍ حضرت نے اولاد عقیل کی طرف دیکھ کر فرمایا اب تمہاری کیا رائے ہو مسلم رحم تو
 شہید ہو چکے فَقَالُوا وَاللَّهِ مَا نَرَجِعُ حَتَّى نُضَيِّبَ ثَأْرَنَا اَوْنَدُّوْكَ مَا اَدَاكَ اَدْنِ
 سعادتمندوں نے عرض کی قسم بخدا ہم کبھی نہ پلٹیں گے جب تک بدلا خون ناحق کا نہ لینگے
 یا ہم بھی شہید ہو جائیں فَاَقْبَلَ الْحُسَيْنَ عَلَيْهِمَا فَقَالَ لَا خَيْرَ فِي الْعَيْشِ بَعْدَ هَذَا
 پس حضرت امام حسین ۴ ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے کہ ایسے عزیزوں کے مرنے کے
 بعد پر زندگی میں کیا مزہ باقی رہیگا فَعَلِمْنَا أَنَّهُ عَزَمَ عَلَى الْمَسِيرِ فَقُلْنَا لَهُ خَاسِرًا اللَّهُ
 لَكَ فَقَالَ يَرْحَمُكُمُ اللَّهُ ہمکو معلوم ہو گیا کہ حضرت تہ دل سے روانگی پر آمادہ ہیں اور
 ہرگز فسخ غزبت نہ کریں گے پس بننے عرض کی کہ خدا آپ کو اس سفر میں نیکی عطا کرے اوریہ
 سفر آپ کو مبارک ہو آپ نے فرمایا تم پر بھی خدا کی رحمت نازل ہو فَقَالَ لَهُ أَصْحَابُهُ
 وَاللَّهِ إِنَّكَ مَا أَنْتَ مُسْلِمٌ بَنِي عَقِيلٍ اصحاب نے عرض کی کہ کیا تیرے کیا اور تو مسلم ابن عقیل کی اور
 کیفیت تھی وَكَوْفَتِ الْكَوْفَةَ لَكَ اَسْرَعَ النَّاسِ لَيْكَ فَسَكَتَ اگراپ کو فوجیں شریف
 ایجا تھیں لگ دوڑ دوڑ کر آپ کی خدمت میں حاضر ہونگے پس رات اپنے انجام کو علم امامت حضرت جاکوڑ
 ہو گئے اور ہر کچھ نادر شاد فرمایا جیسے کہ جانتے ہی نہ تھے خدا ہوجان میری پچ اس چپ ہنسنے پر

باب چہارم بیان سبب مشورہ کرنے امام حسین کا اولاد عقیل سے

باوجودیکہ وہ کم سن جوان نا آزمودہ کا رتھے

قُلْتُ الْمَشَاوَسَةَ فِي السَّرْجُوْعِ اَوِ الْمَسِيرِ مِنْ بَنِي عَقِيلٍ مَعَ كَوْنِهِمْ اَحْلَا ثَأْسًا

اَوْصِيَاكَ لَيْسَ لَهَا اَنْ تَجْعَلَهَا عَلَ الْحَقِيقَةِ مِثْلَ كِتَابِ مَشْوَرةٍ كَرَاوِا بِسِي كَا خَوَاهِ
رَوَانِغِي كَا اَوَّلَاوَعْقِيل سِي بَاوَجُو دِيكِه وَه لُوْكَ نُوْخِيْزِه جَوَانِ يَارُطْ كِي تَحِيْ مَنَاسِبِ نِيْسِنِ هُوْ كِي
اَوْسِ مَشْوَرةٍ كُوْر حَقِيقَتِ هِمِ مَشْوَرةٍ تَحْمِيْنِ وَ اَنْكَانَتْ فَاَنْتَا هِي اِخْتِاْسَا لَسَا اَنْتَهْمِ
وَه حَمِي حَرْفِي الْمُنْطَوِيَّةِ وَالْوَفَاءِ اَوْ اَرْكِتِجِ مِثْجِ يِه مَشْوَرةٍ هِي تَحَاوِ اَوْسِ سِي غَرَضِ يِه تَحِيْ كِي
اَوْنِ كِي تَجُوْزِ اَوْ رَاوَدِه كَا اِمْتِحَانِ كِيَا جَايْ كِي وَه لُوْكَ حَضْرَتِ كِي لَضْرَتِ اَوْ رَوَا دَارِي مِي
كِسِ دَرَجِ پَر مِيْنِ وَلَا فَقْدَ تَعْلَمُ اَنَّهُ قَدْ اَشَارَ اِلَيْكَ وَ شَاوَسَ فُوْ فِي ذَلِكْ اَكْثَرُ الصَّحَابَةِ
الْجَدَّةِ وَالتَّابِعِيْنَ وَرَنَ سَبْ كُوْ مَعْلُوْمِ هُوْ كِي اِسِ سَفَرِ كَرْنِي مِيْنِ خِيَابِ مَامِ حَسِيْنِ سِي اَكْثَرِ صَحَابِ
خِيَابِ رَسَالَتِ مَآبِ اَوْ رَا بَعِيْنِ نِيْ مَشْوَرةٍ كِيَا وَ اَيْضًا بَعْضُ اَعْوَاقِ رَايَةِ كُمُ حَمْدِ نَبِ
الْحَقِيقَةِ وَجَعْفَرِ بِنِ عَقِيْلِ رَعِيْلِ هِمِ وَ اَسْتَصْرَا ذَلِكْ مِيْنِ يَوْمِ خُرُوْجِهِ مِيْنِ الْمَدِيْنَةِ
اِلَى يَوْمِهِ هَذَا بَلْ كِه نَهَايَتِ غَيْرِ قَرِيْبِ حَضْرَتِ كِي جِيْسِي مَحْمَدِ بِنِ خَنْفِيْهِ اَوْ جَعْفَرِ بِنِ عَقِيْلِ وَغِيْرِهِ
نِيْ اِسِ بَارِه مِيْنِ بَرَابَرِ مَشْوَرةٍ حَضْرَتِ سِي كِيَا اَوْ رِيْ مَشْوَرةٍ جِسْنِ اِسِ اَبِ دِيْنِيْ سِي
طَلِيْ اَجْ كِي دِنِ تَكِ بَرَابَرِ جَارِي رِيَا هُوْ فَقَدْ اَصْرَا وَ اَلْحُوْ اَعْلِيْكَ فِي الْاِمْتِنَاعِ عَنِ الْمَسِيْرِ
اِلَى الْعِرَاقِ بَلْ كِه وَه سَبْ لُوْكَ اَصْرَا كَرْتِي رِيْ هِيْ اَوْ رَا حَلَا حِ اَوْ رَا رِيْ كَرِيْ اَبِ كُوْ عِرَاقِ كِي
سَفَرِ سِي مَنَعِ كَرْتِي رِيْ لَكِنْ اَلْحُسَيْنِ كُوْ يَرْضِ يَقُوْلُوْهُمْ لَكُوْنِيْ عَارِفًا بِسَا اَوْ جَبَّ اَللّهُ
عَلَيْكَ مِيْنِ الْمَسِيْرِ مَكْرِيْ خِيَابِ مَامِ حَسِيْنِ اَوْ اُنْكَ مَشْوَرةٍ پَر اَرْضِيْ نَهْوِيْ اَيْلِيْ كِي اَبِ كُوْ مَعْلُوْمِ تَحَا
كِي خُرُوْجِيْ سَفَرِ اَبِ كِي اَوْ رِيْ جَبَّ كِيَا تَحْوِيْ اَيْضًا غِنِيْ ذَلِكْ اَلْيَوْمِ مَعَهُ مِيْنِ اَنْصَارِهِ
وَ اَهْلِ بَيْتِيْ مَنَ يَكُوْنُ الْمَشَاوَسَةُ مَعَهُ اَخْرَى وَ اَلْيَقْ مِيْنِ هُوْ لَا اِلَّا حَدَاثِ قَطْعًا
سَلَامُ اَللّهِ عَلَيْكُمْ اَجْمَعِيْنَ اَوْ رِيْ يِهِيْ خِيَالِ كِي اَجْ يِهِيْ تُوْ حَضْرَتِ كِي سَا تَحْوِيْ اَنْصَارِ اَوْ رِيْ
مِيْنِ اَيْسِيْ اَيْسِيْ لُوْكَ مَوْجُوْدِ تَحِيْ جِنِ سِي مَشْوَرةٍ كَرَنَا يَادِه لَانِ اَنْقِ اَوْ رِيْ سَنَدِيْه تَحَا بِرَسَبْتِ
اِسْ كِي اِنْ نُوْخِيْزِه كُوْنِ سِي مَشْوَرةٍ كَرْتِي سَلَامِ خُدا كَا سَبْ پَر هُوْ وَ كَمَا كَانَتْ رِيَايَةُ
الْمَشَاوَسَةِ هَلِيْ هِيْ مِيْنِ الْمَشْهُوْرَاتِ اَوْ رِيْ چُوْ كِي رُوَايَتِ مَشْوَرةٍ كَرْنِيْ كِي اَوَّلَاوَعْقِيلِ سِي
بَسْتِ مَشْهُوْرِيْ قُلْ مَنَ تَرَوِيْ مِيْنِ حَالَاتِ مَسِيْرِ هِيْ لَا يَزُوْجِيْ ذَلِكْ اَيْضًا اَوْ رِيْ بَسْتِ
اَكْمِ اَيْسِيْ لُوْكَ مِيْنِ جَنُوْنِ نِيْ حَضْرَتِ كِي سَفَرِ كَا حَالِ بِيَانِ كِيَا هُوْ اَوْ رِيْ اِسِ وَايْتِ كَا ذَكْرِ كِيَا هُوْ

فَقَدْ يَجِبُ عَلَيْنَا أَنْ نَقُولَ فِيهَا مَا يَكُونُ آخَرِي وَأَنْتَبِهَا لِمَا فِي مِثْلِ
 تِلْكَ الْأُمُورِ لِمَا هُمْ بِرَوَاجِبِهَا سِرَاسِ رَوَايَتِ بَيْنِ هِمِ إِيْسَى بَاتِ كَمِينِ حَوِمْسَابِ
 اور لائقِ شانِ مام کے ہو فَاِنَّ اُنَاسًا مِّنَ الشُّفْعَاءِ وَهُمْ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ بَصِيرَةٌ
 يُبْصِرُونَ بِهَا أَوَيْتَ بَصِيرَتَهُمْ عَسَا هُمْ أَنْ يَقُولُوا فِي ذَلِكَ مَا يُجِبُّهُمْ مِنْ اِسْتِمْعَاعِهِ
 اَلِاسْتِمْعَاعِ اِسْلِيْمَ كِنَاوَانِ اَكُوْمِي اور یہ وہ لوگ ہیں کہ جنہیں بصیرت باطنی ایسی نہیں ہے کہ خود
 اُن کو نیک و بد کی شناخت ہو اور نہ شناخت کرنے سے اُن کو معرفت حق و باطل کی ہوتی ہو
 شاید اس روایت کو شکر ایسی بات کہیں جس کے سننے سے نفرت پیدا ہو فَاِنَّ اَنَا
 كَوْنُ الْمُنَافِقِ اَسْرَجَ فَقَدْ نَطَقَ بِهِ الْقُرْآنُ الْحَكِيمُ اِنَّا بَدِمْ كَتَمِ بَيْنِ كَمِشُورِهِ كَا
 اچھا ہونا تو قرآن مجید سے بخوبی ثابت ہے وَحَيْثُ عَدَّهَا اللّٰهُ مِنْ صِفَاتِ الْمُؤْمِنِينَ
 فَقَالَ وَآخِرُهُمْ شَوْرَى بَيْنَهُمْ اِسْلِيْمَ خَدِ لَمِشُورِهِ كُوْمُونِينَ كِي صِفَاتِ بَيْنِ شَمَارِ
 کیا ہو اور فرمایا کہ مؤمنین کا طریقہ یہی ہے کہ آپس میں امور غیر مقصود من اللہ والرسول
 میں مشورہ کرتے ہیں ثُمَّ خَصَّ نَبِيَّهٖ مُحَمَّدًا فَقَالَ وَشَاوَرُهُمْ فِي الْأَمْرِ بِحَرِّ خَاصِ كِرَاسِ
 بنی کو حکم دیا کہ مشورہ کرو اپنے اصحاب سے جو کام تم کو درپیش ہو وَمِنَ الْمَعْلُومِ اَنْ يَسْئَلَ اللّٰهُ
 اَلْمُرِيكَنَ فَتُجَابَرُ اِلَى مَشَاوَرَةِ اَحَدٍ مِنْ اَصْحَابِهِ حَالًا لَمْ سَبْ جَانَتِ بَيْنِ كَرَجَابِ رَسَالَتِ اَبِ
 کہی کسی سے مشورہ کے محتاج تھے فَانَّهُ كَانَ لَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ اِنْ هُوَ اِلَّا وَجْهٌ
 اَلْوَحْيِ اِسْلِيْمَ کہ وہ جناب اپنی خواہش سے کچھ نہیں فرماتے تھے بلکہ جو کچھ فرماتے تھے وہ وحی
 آسمانی ہوتی تھی فَمَنْ كَانَ يَجْلُ اَفْعَالِهِ وَاَقْوَالِهِ وَحِيَا مِّنَ اللّٰهِ سُبْحَانَهُ فَكَيْفَ يَحْتَاجُ
 اِلَا مَشَاوَرَةِ الْمُخْلُوقِينَ پس جس شخص کے تمام افعال اور اقوال وحی خدا سے ہوتے ہوں
 وہ کیونکر مخلوقین کے مشورہ کا محتاج ہو سکتا ہو وَلٰكِنَّهُ مَعَ ذَلِكَ اِلَا سْتِخْلَاعِ اَمْرِ
 يَا شَوْرَى اَيْلًا فَالْمُتْلُوبُ فَحَسْبُ مَلِكِنِ وَهَ جَنَابِ بَهِی باوجود استغناء کے مشورہ کرنے
 پر مامور ہوئے اس غرض سے کہ اس میں تالیف مملوک مسلمانوں کی تھی اور کوئی غرض نہ تھی
 فَلَمَّا كَانَ النَّبِيُّ مَعَ كُوْنِهِ كَذَلِكَ مُلْتَزِمًا لِلْمَشَاوَرَةِ فَمَا ظَنُّكَ بِالْحَكِيمِ ہر گاہ
 جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم باوجودیکہ مستغنی مشورہ سے تھے مگر مشورہ کیا کرتے تھے

من
 کون
 یس

ابھو خدا اب حضرت امام حسینؑ کی نسبت مشورہ کرنے میں کیسا گمان ہو کر ناپا جا ہے
 اچھا یا برا و اِنَّہٗ کَیْفَ یُخَالِفُ سُنَّةَ حَدِّ ۱۰۴ وہ جناب اپنے نانا کی سنت کو کیونکر ترک
 کر سکتے تھے فکرت اصل الامر حقیقۃ المشاورۃ اب اتنا تو ثابت ہوا کہ مشورہ کرنا بہر حال
 اچھی بات ہو و بقی انہما من ایتھم یلیق و من ایتھم لا یتحسّن اب یہ بات بیان کرنی
 باقی رہی کہ مشورہ کرنا کن لوگوں سے چاہیے اور کن لوگوں سے نہ چاہیے فقول فی ذلک
 ان المشاورۃ لھا اغراض غیر مخصوصۃ اب ہم کہتے ہیں کہ مشورہ کرنے کے واسطے پیشمار
 اغراض ہوتے ہیں قد یكون الغرض منہما اجتماع الاسراء و استحسان بعض وجوہ
 لا غیر المشاورۃ کہ او تحتمل کہی غرض مشورہ سے یہ ہوتی ہو کہ بہت سی رائیں متفق ہو جائیں
 اور جس چیز کے واسطے مشورہ کیا گیا ہو اسکے نہ کرنے کی خوبیاں ظاہر ہوئیں یا اسکے
 کرنا ضروری قرار پائے وقد یكون اظہار الاساءۃ الرئی من بعض المشیرین کہ یہی مشورہ
 اس غرض سے ہوتا ہو کہ بعض مشورہ دینے والوں کی رائے خراب کا اظہار ہو جائے کما
 قرین مشاورۃ المحسنین لعبد اللہ بن سہیل فی مکہ مرادھا اللہ شرفا لخریجہ
 الی العراقی چنانچہ ہم نے معتبر کتابوں سے اہل سنت کی عہد اللہ بن زبیر کا مشورہ دینا
 عراق کی طرف جانے کو نقل کیا ہو اس باب میں جس میں مشورہ غیر مصلحین کا ذکر ہو وہ قد
 یكون الغرض منہما لیکون بعض الحصار علی الظاہر ناسل الرئی او کوہنہم من
 لا یدلّ لآء اخر اور کہی مشورہ کا کوئی اور سبب ہوتا ہو یعنی چونکہ بعض حاضرین کسی دربار
 رئیس و راسخ کے نظر ہر اونکی رائے لوگوں کے نزدیک خراب ہوتی ہو اور اونکو دلیل و
 حقیقہ لوگ سمجھتے ہیں فیرید امیرھم و سیدھم ان یدفع ذلک الشک عنہم و عن غیرہم
 فیکون المشاورۃ اعتدال لکھم پس لکا امیر و سردار اون سے مشورہ کر کے یہ چاہتا ہو
 کہ اون کے شک کو خود اون سے یا اور لوگوں سے جو اونہیں حقیقہ سمجھ رہے ہیں دور کر دے
 یہ مشورہ اولی عزت افزائی کی غرض سے ہوتا ہو خدا کا بقولہ فی المشاورۃ العامۃ
 یہ چند باتیں ہم نے عام مشورہ کے بارہ میں بیان کیں اما المشاورۃ الخاصۃ الّتی
 یختص بها ذلک کما قلنا انہما یحتاجان شئی رہا وہ مشورہ خاص جسکے بیان کے

در پے ہم اس وقت ہیں اسکی ترجیح دینے کے بھی بہت سے امور ہیں منہا گوئیں کہ لا تم
 الشکارس فیہ مختصاً بالاشخاص اختصاصاً لا یوجد ذلک فی غیرہم از اجماع ایک یہ بھی
 بات ہو کہ امر مشورہ طلب میں چند اشخاص کو ایسی خصوصیت ہو کہ اور لوگوں میں وہ
 خصوصیت نپائی جائے و ان کان غیرہم ابلغ فی الرأی والتجربة اگرچہ اور لوگ
 رے اور تجربہ میں ان مخصوص لوگوں سے زیادہ بھی ہوں گے ان بنی عقیل بعد
 اجتماع الخبر من الاسدیین کانوا احقاً لذلک جس طرح اولاد عقیل بعد سننے خبر
 شہادت حضرت مسلم کے اسد میں سے زیادہ تر لائق تھے اس بات کے کہ انہیں سے
 مشورہ کیا جائے ولا یسأونہم احد من اصحاب الحسین و اهل بیتہ فی ذلک
 اور کوئی شخص اصحاب و اہل بیت سے انکے برابر مستحق مشورہ نہ کیا تھا فان السد
 المستفوح من دما لہم والذل والہوان الخبر یہ انما احکات فیہم ہوا ایسے کہ جو خون
 ناحق کوفہ میں گرایا گیا تھا حضرت مسلم کا وہ انہیں صاحبزادوں کا خون تھا اور حسرت
 اور خرابی کی خبر آئی تھی وہ انہیں کے خاندان خاص میں واقع ہوئی تھی یعنی حضرت
 مسلم رحمہ اللہ کے خاندان کے ایک معزز و بزرگ آدمی تھے فہل یستحسن عند احد
 فی مثل تلك الحال ان یتروک الالتفات عنہم یحب تعزیتہ و یحتمل سئلونہ بائی نحو
 کان ویستشیر فی ذلک عن غیرہم اب کسی عاقل کے نزدیک یہ بات پسندیدہ ہو سکتی ہو
 کہ ایسی حالت مصیبت میں ترک التفات کیا جائے اون لوگوں سے جنکی تعزیت کرنی
 واجب ہو اور جنکو تسلی دینا کسی طرح پر کیوں ضرور ہو اور اورون سے اسکا مشورہ
 کیا جائے فذلک المشاورۃ انما ہی کانت تعزیتہ لہم فلا تکلون مستحسنۃ عن غیرہم
 پس یہ مشورہ بجا سے ماتم پر سی کے تھا لہذا اور لوگوں سے یہ مشورہ کرنا ہرگز اچھا نہ تھا
 و یذکرک بیا نا لیسنا عیننا ان الحسین بعد اجتماع ذلک الخبر قد انی بتلاکثر امور
 اور زیادہ توضیح ہمارے بیان کی اس طور پر ہوتی ہو کہ حضرت امام حسین نے بعد سننے خبر
 شہادت مسلم رحمہ اللہ کے تین کام کیے احد ہا المشاورۃ مع بنی عقیل و ہذا کان عندی
 لا غرض ناکد نہ ایک تو یہ فعل آپ نے کیا کہ اولاد عقیل سے مشورہ کیا اور یہ فعل حضرت کا

میرے نزدیک تین غرض سے تھا اَوَّلُ تَسْلِيَةٍ بَنِي عَقِيلٍ وَتَغْزِيَةٍ مُحَمَّدٍ ذَٰلِكَ وَفَدَى
 أَحْسَنَ اللَّهُ لَهُمُ الْعَزَافَ فِي ذَٰلِكَ پہلی غرض حضرت کی اولاد عقیل کو تسلی دینا اور ماتم پرسی
 کرنی اس ماتم میں تھی اور یہ دستور ہو کہ مصیبت ناک آدمیوں سے بروقت اولے تغزیت
 کے زیادہ پونچھ پانچھ کیجاتی ہی اور خدا نے اس ماتم پرسی کا اجر انکو اچھا دیا اَلثَّانِي
 خُصُوعَ نَفْسِهِ وَبَيَانَ اضْطِرَّاسِهِ لِقَلْبِهِ لَا انْصَارًا وَدُورِ غرض حضرت کی یہ تھیں کہ میں
 اسوقت ایسا بظاہر کمزور ہو رہا ہوں اور اسقدر مجھے اضطرار نہجہت کمی انصار کے ہے
 وَقَدْ صَارَ سَائِلُكُمْ إِلَى حَالٍ كَيْسْتَشِيرُ لِحَدَاثَةِ مِنَ الْبَنِينَ اور کیفیت میرے اضطرار کی
 پہونچی ہو کہ آج نوخیز اور لڑکوں سے مجھے مشورہ کرنا پڑا ویرید علی اذْطَاهِرَ اَنْ يَّبْنِي اَمْرًا
 عَلٰی مَا رَاؤُا اور بظاہر ایسا راوہ آپ کا معلوم ہوتا تھا کہ اب جوان لڑکوں کی رائے ہو
 اوسی پر آپ کا رہنمائی نہ کریں وَلَا يَجْعَلُ اَنْ يَكُوْنَ مَا رَاؤُا السَّيِّدُ رَحِمَ فِي الْمُسُوْفِ مِنْ شَاخِزِ
 تِلْكَ الْمَشَاوِسَةِ اور کچھ دور نہیں ہی کہ جناب سید نے ہوف میں جو روایت کی ہو وہ نتیجہ اسی
 مشورہ کا ہو یعنی اس مشورہ کے بعد ہر کسی کو تاب گریہ باقی نہ رہے قَالَ الرَّاوِدِيُّ فَاَمَّا نَجِي
 الْمَوْضِعُ بِالْبَكَاءِ وَالْعَوِيلِ لِقَتْلِ مُسْلِمِ بْنِ عَقِيلٍ فَسَأَلْتُ الدُّمُوعَ عَلَيْهِ كُلَّ مَسِيرٍ
 راوی کہتا ہو کہ وہ تمام مقام گونج اٹھا روٹنے سے اور بلند آواز چلانے سے خبر شہادت
 مسلم بن عقیل کی سنکر اور آنسو بے حد و پاپان ہر شخص کی آنکھ سے جاری ہوئے اس
 روایت سے معلوم ہوتا ہو کہ چھوٹے چھوٹے بچے بھی بتیابی سے رو رہے تھے فَاَنْ هَجِي خَبَرِ
 تِلْكَ وَانْ كَانَ مِنْ اَعْظَمِ الْمَصَائِبِ فِي ذَٰلِكَ الْيَوْمِ اس لیے کہ سنانی آنی حضرت مسلم کی
 اگرچہ آج کے دن ایک بڑی مصیبت کی خبر تھی لکن مُشَاوَرَةُ الْحُسَيْنِ عَنْ بَنِي عَقِيلٍ
 قَدْ تَرَادَفِي الْحُزْنَ وَالْبَكَاءَ وَانْصِدَاعِ الْقُلُوبِ زِيَادَةً لَا فَرِيدَ عَلَيْهِمْ مَّا مَكْرَهُوا كَرْنَهُ
 سے معلوم ہوتا ہو کہ حضرت امام حسین کا مشورہ کرنا اولاد عقیل سے اسوقت یہ بھی ایک
 ایسا گریہ خیز فعل تھا جس سے حزن اور بکا بڑھ گیا اور دونوں کے بھٹ جانے کی نوبت
 پہونچی اور اتنا زیادہ مدد ہوا کہ اوس سے زیادہ پھر کوئی چیز تصور میں نہیں آسکتی وَالثَّالِثُ
 مِنْ اَعْرَاضِ اَنْفُسِهِمْ جَلَدًا رِيْهَمَ وَاعْلَانًا وَفَاءً اَهْلَ بَيْتِهِ عَلَى عَوَامٍ كَلَامُهُ

اور تیسری غرض ان سے مشورہ کرنے کی یہ تھی کہ ان کی بہادری اور دلیری اور اپنے اہل بیت کی وفاداری کو عوام امت پر ظاہر کر دیں وَلَا نَسِيْمَا عَلَیْكَ لَا سَكْدَ لَیْنِ
لَّذِیْنَ قَالُوا بَعْدَ اِجَابَتِهِمْ بِذَلِكَ اَنْ یَنْصَرَفَ عَنْ مَسْئَلَةِ الْکُوفَةِ خُصُوصًا اسکا اظہار
اون دونوں اسدی آدمیوں پر ضرور تھا جو خبر شہادت لائے تھے اور بعد خبر ہی
کے اوضوں نے درخواست کی تھی کہ اب آپ کو فکے سفر سے ہلٹ جائیں فَإِنَّهُمْ لَمَّا
سَمِعُوا مَقَالَ بَنِي عَقِيلٍ وَتَعْمِیْمَ عَمْرِئِمْ عَلَیْ اَحْذِ النَّاسَ لَمَّا یَتَّبِعُ لَهُمْ سَیِّئٌ رَفِیْ
ثَبَاتٍ عَزَمَ الْحُسَيْنِ ۴ اسلیے کہ جب ان دونوں نے بنی عقیل کا جواب سنا اور انکا
بور ارادہ انتقام لینے پر دریافت کیا اب اونکو کچھ شک باقی نہ رہا کہ جناب امام حسینؑ کا
قصد مصمم ہو گا اِنَّ الْاَحْذَاتِ وَالصَّغَاۡسَ مِنَ الْاَبْنَاءِ لَمَّا كَلَمُوْا بِذَلِكَ فَمَا ظَنُّكَ بِالَّذِیْنَ
مَعَهُ مِنْ اَبْنَائِ اَنْفَرَسَاۡنَ لَعَبَاسِ بْنِ عَلِیٍّ اَسْلَمِیْہِ کہ بنو خیز اور چھوٹے چھوٹے لوگوں
ایسی بہادرانہ تقریر کی ہر جو لوگ بہادر اور دلیر جوان حضرت کے ہمراہ تھے شل جناب عباسؑ
کے اونکا کیا حال ہو گا وَهَذَا مَا ذَكَرْتُہُ مِنَ التَّوَلِّیَاتِ اِنَّمَا هِیَ عَلٰی تَقْدِیْرٍ اَنْ یَكُوْنَ
الْمُرَادُ مِنْ قَوْلِ الْحُسَيْنِ لِبَنِي عَقِيلٍ مَا تَرَوْنَهٗ فِی الصَّوْاۡفِی عَنِ الْمَسِیْرِ اَوْ بَقَاۡیِیْ عَلَیْکُمْ
یَقْرِیْبُۡۤ اِلَیَّ النَّاسِ لَا سَكْدَ لَیْنِ بِذَلِكَ اور یہ تاویلین جو ہم نے بیان کی ہیں انکی اوسوت
نصرت ہو جب حضرت امام حسینؑ کے کہنے کا بنی عقیل سے یہ مطلب ہو کہ اب تمھاری راہ
میرے پلٹنے چلنے میں یا نہ پلٹنے میں کیا ہو اور ان معنوں پر قرینہ یہ تھا کہ دونوں اسدی
حضرت کے پلٹنے کی درخواست کی تھی وَ اِنَّکُمْ اَلْمُرَادُ مِنْہُ مَا تَرَوْنِ فِی مَسِیْرِ کُمَا کے
الْعَمَلِ اَوْ اِنْصَرَفَ کُمَا اِلَی الْمَدِیْنَةِ فَلَا حَاجَۃَ اِلَی تَوَلِّی اَصْلًا اور اگر مطلب حضرت کا
یہ ہو کہ اب تمھارا کیا ارادہ ہو عراق کو چلو گے یا مدینے کو ہلٹ جاؤ گے ہر تو کسی تاویل
کی حاجت ہی نہیں وَ یَذِیْلُ عَلٰی ذٰلِکَ قَوْلُ الْحُسَيْنِ ۵ لَهُمْ فِی الْیَوْمِ التَّاسِعِ مِنَ الْحُمِّ
حَيْثُ قَالَ لَهُمْ کَفَاکُمْ قَتْلُ مُسْلِمِ بْنِ عَقِيلٍ اور انھیں معنوں پر دلالت کرتا ہو ارشاد
کرنا جناب امام حسینؑ کا بنی عقیل سے جو نوین تانچ مخرم کو آپ نے فرمایا تھا کہ چلے جاؤ
ابن مسلمؑ کی شہادت تمھارے لیے کافی ہو وَ اِنْصَرَفَ اِلَیْہِ ذٰلِکَ قَوْلُهُمْ لَا تَرْجِعْ حَتّٰی

اُجھتے تھے اور اس بات سے بھی یہی معنی نکلا ہر ہوتے ہیں کہ جناب امام حسینؑ
 نے انہیں کے پیشہ کے بارہ میں اون سے پوچھا تھا کہ اب تمہاری کیا حالت ہے اور انہوں
 نے جواب میں دیا کہ ہم نے پیشہ کے جب تک مقام اپنا نہ لینگے ایسے کہ انہوں نے اپنی کشت بیان کی
 اَلْاَمْرُ بِالْاَمْرِ اَنْ يَكُنَا الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَعْدَ اِسْتِجَاعِ الْخَبَرِ مَا وَاهُ فِي
 الْمُنْكَبِ وَفِي بَعْضِ النُّجُفِ اَيْ بَعْضِ اَيُّضًا اور دوسرا کام جو حضرت امام حسینؑ نے بعد
 نے خبر شہادت جناب مسلمؑ کیا وہ یہ تھا جو منتخب میں اور بعض نسخہ ہامی مقتل میں مختلف
 میں بھی اسکی روایت کی ہو اِنَّهُ لَمَّا سَمِعَ حَدَّثَ قَتْلِ مُسْلِمٍ بْنِ عَقِيلٍ اَعْتَدَ وَاسْتَجْمَعَ
 وَدَخَلَ الْخَيْمَةَ كَسَبَّ مَمَرْتِ نَعْرِ خَيْرِ شَهَادَاتِ جَنَابِ مُسْلِمٍ کی سنی معلوم ہوئے اور انا ناسد
 زبان پر جاری فرمایا اور اعلیٰ فیما بل بیت ہوئے فداعی بنت مسلمہ و صحرى الى
 صَدْرِهِ وَفَسَّخَ يَدَهُ عَنِ الْمَرْبِ اَوْ خَمْرٍ سَلَّمَ كَبْرًا جَوَّاهُ كِي جَعْلًا نَحْيًا تَحْيِيًّا تَهْلِيًّا اور اپنے
 سینے سے لگایا اور وہ سے بار بار اپنا اوٹنے کے سر پہ لایا اس طرح تھیں ان کی عزت کا دستور ہو
 فَتَاكَ لَكَ يَا عَزِيزُ اَلْحَنُّ بِيَدِ اَبِي قَتْلٍ قَتْلُ الْعَبْدِ اور ہمارا بیڑا ہی سن کر اسوی پھان بازین
 سے مجھے ایسا خیال ہوتا ہوا میرے ہاں کی خداداد شہادتیں یاد آیا ہر ایک ایک بار کی یہ سمجھنا
 چاہیے کہ اوس صاحبزادی نے آپؑ کی پی کی کہ پکارا امیران نہیں کہہ سکا اس طلب پر تھا
 کہ اب حضرت میرے باپ کی یہ میری سرپرستی کرینگے اور اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ
 سَمِعَ ذَلِكَ كَتَبَتْهَا لَكَ مِنْ اَبِيكَ وَقَالَ لَعَنَ قَتْلُ اَبُو لَدِ كَبِ جَبِ حضرت نے
 صاحبزادی کا یہ کلام سنا کہ بہین چچا کہنے سے اپنی سرپرستی کا بھی اشارہ تھا آپ کو تاب
 گریہ باقی نہ رہی اور میتاب ہو کر آپؑ نے فرمایا کہ ہاں تمہارے باپ شہید ہو گئے اس
 بتیابی کہ جو حجتہ اللہ کو ہوئی وہ سب معلوم ہوتے ہیں ایک تو خبر شہادت شکر پہلے سے
 دل بہرا ہوا تھا دوسرے اوس صاحبزادی کی درخواست سرپرستی اور اپنا آئادہ شہادت
 ہوتا اس نے اور بھی حضرت کو مینا ب کر دیا فَنَادَتْ اَلْوَيْلُ وَاللَّيْلُ وَبَكَتِ الشَّكَاةُ
 کھانہ پس وہ صاحبزادی جیلا پہلا کر رونے لگی اور کھانہ سے تمام عورت کے رونے
 سے کہ امیر برابہوا فَكَلِمَةً حَقَّتْ عِنْدَ قِيَامِ سَمِعَتْهُ تَرْتِيبًا كَمَا قَرَأَ فِي كِتَابِ بَقِيَّةِ

اور

ہو گئی اوس خبر کی جو ہاتھ غیبی نے دی تھی کہ ذخیرہ اشک جمع کر رکھو اور حضرت زینبؓ نے سنی تھی جیسا اوپر بیان ہو چکا ہے۔ **هَذَا مَا نَعْلَمُ تَغْنِيكَ لِلنِّسَاءِ كَمَا كَانَ مُشَادَرَةً** **بَنِي عَقِيلٍ تَغْنِيكَ لِلرِّجَالِ** اور یہ فعل حضرت کا منظر ماتم پر ہی عورتوں کے تھا تب ہی عقل سے مشورہ کرنا اوسے تغزیت مرد و عورتی **وَالثَّلَاثُ مِنْ الْأُمُورِ الَّتِي أَقْبَحَ الْحَسَنُ فِيهَا** **ذَلِكَ الْيَوْمَ مَا قَالَهُ السَّيِّدُ دَجْرًا** اور تیسری بات جو آج حضرت امام حسینؓ سے واقع ہوئی وہ یہ ہو کہ سید ابن طاووسؒ فرماتے ہیں، **نُتِمَ سَائِرُ الْحَسَنِينَ تَحْتَ كَفَرٍ سَابَّ بِالْأَلْفِ بِهَرِيرَةٍ** حضرت امام حسینؓ ہوتا انیکہ منزل زبالہ پر پہنچے اس روایت میں سب سے پہلے کہ زبالہ کی لفظ درج ہو اسکا مضائقہ نہیں ہر فاتا کہ **خَبَرُ مُسْلِمٍ بِنِ عَقِيلٍ تَغْنِيكَ بِذَلِكَ تَبَاعُثُهُ** **مَعْنَى** اس جگہ آپ کو خبر شہادت مسلم کی پہنچی اوس خبر سے جسے لوگ آپ کے ہمراہ تھے سب کو آگاہ کر دیا **تَغْنِيكَ أَهْلَ الْأَطْلَاعِ وَالْأَسْرِيَةِ** آپ کے ہمراہ تھے اور جنگی دلوں میں شک تھا سب جدا ہو گئے **وَبَقِيَ مَعَهُ آثَرُهُ وَبِهَا** **الْأَصْحَابُ** اور خاص آپ کے اہل بیت اور منتخب اصحاب رہ گئے **أَقُولُ وَسَيَاكُنْ لِي فِي الْأَمْرِ** **بَعْدَ هَذَا** اس میں کہ اس بات کا بیان کہ حضرت نے اُن لوگوں کو کیوں الگ کر دیا

باب پانزوم ملاقات فرزوق شاعر کی جو تھی مرتبہ جناب امام حسین علیہ السلام سے منزل زبالہ سے حکیم

وَمِنْ ذَلِكَ الْمَوْضِعِ كَمَا سَأَلَ الْحَسَنُ مِنْ فَلَقِيهِ فَرَزْدَقُ الشَّاعِرُ الْمَسْكِيُّ بِهَذَا **الْمَقَامِ** اس مقام سے جب حضرت پہلے تب فرزوق شاعر جنکا نام ہمام ہو حضرت سے ملے **وَهَذَا** **الْمَقَامُ** **كَانَ سَرَّابَهُمُ الْإِقْلَامُ** اور یہ جو تھی ملاقات ہو کہ فرزوق نے حضرت سے از روئے **وَرَوَاهُ** **مُغْطِيهِ** کی تھی **فَإِنْ أَوَّلَ مَا لَقِيَهُ وَالْحَسَنُ مَفِيحٌ بِمَكَّةَ كَمَا رَوَاهُ فِي الْعَسَةِ** **أَمَّا** **الْبَيْتُ** کہ پہلے جب فرزوق نے ملاقات کی ہو اور آپ کو میں بتیجی تھے جیسا کہ بحار میں درود ہے **كِي جَوْدًا** **وَلَقِيَهُ** **فَرَزْدَقُ** **فِي حَرَمِ بَيْتِهِ** **اللَّهُ فَقَالَ الْحَسَنُ يَا فَرَزْدَقُ أَهْلُ بَيْتِي** **وَمِنْ النَّاسِ خَلْقًا** مجلسی ہم بحار میں کہتے ہیں کہ فرزوق نے خانہ کعبہ کے حرم میں سے

ملاقات کی حضرت نے فرمایا اور فرزوق مجھ سے بیان کرو کہ تم اہل ایمان کو فہ کو کس حال پر
 چھوڑ کر آئے ہو قَالَ الْفَرَزْدَقُ قُلُوبُ النَّاسِ مَعَكَ وَسَيُؤْفِقُهُمْ عَلَيْكَ فَرَزْدَقُ
 عرض کی کہ دل سے تو اہل کو تو آپ کے ساتھ ہیں مگر تلوارین او نکی آپ کے قتل پر تلی ہوئی
 ہیں يُرِيدُ بِذَلِكَ الْقَوْلِ أَنَّ أَهْلًا لَكَوْفَةٍ وَإِنْ يَعْشَقُونَ بَانَكَ إِكَامُ حَقٍّ مُمْفَضٌ
 الطَّاعَةِ مَطْلَبُ فَرَزْدَقُ کا اس قول سے یہ ہے کہ اہل کو فہ ایسے شقی ہیں کہ باوجودیکہ آپ کو
 دلی اعتقاد سے امام برحق واجب الطاعت سمجھتے ہیں وَآنَ يَزِيدُ وَابْتِغَاءَهُ أَهْلًا لِكَبْنِي
 وَالطُّغْيَانِ ضَالُّونَ مُضِلُّونَ اور یہ بھی جانتے ہیں کہ یزید اور پیروان یزید باغی اور طاعی
 ہیں خود بھی گمراہ ہیں اور خلافت کو بھی گمراہ کرتے ہیں وَلَٰكِنْ سَيُؤْفِقُهُمْ مَشْهُودَةٌ عَلَى
 قِتْلِكَ مَكْرًا بِنِصْبِهِ وَدَانِسْتَهُ او نکی تلوارین آپ کے قتل پر کھینچی ہوئی ہیں فَلَا تَسِرُ
 إِلَيْهِمْ وَلَا تَعْتَرِئِمَا كَتَبُوا إِلَيْكَ مِنْ أَنَّهُمْ يَفْعَلُونَ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ بِسَبِيلِ
 انکی طرف بجائیے اور انکی تحریر پر فریفتہ ہو جیے جو اونھوں نے لکھا ہے کہ اپنے مال و زبان
 آپ پر فدا ہو گئے وَيَقَاتِلُونَ مَعَكَ أَغْدَاءَ الدِّينِ اور آپ کے ہمراہ ہو کر دشمنانِ دین لڑینگے
 وَلَمَّا كَانَ هَذَا الْكَلَامُ الَّذِي قَالَهُ الْفَرَزْدَقُ مَعَ وَجَارَةٍ الْفَاطِمَةِ جَاءَ مَعَالِمَانِ
 کثیرتہ اور چونکہ یہ کلام مختصر فرزوق کا بہت سے مضمون پر شامل تھا حتیٰ آتہ کلمًا
 نَسَدَ بَرَفِيهِ النَّاطِرَ ظَهَرَ لَهُ مِنَ الْقَوَائِدِ الْعَوَائِدِ مَا لَا يَخْفَى يَهَانَ تَكْ كَبَقْدَرِ اس
 کلام میں فکر کرنے والا سوچے عجیب عجیب فائدے اسکے ظاہر ہوتے ہیں جیسا کہ پوشیدہ نہیں ہے
 وَالْفَرَزْدَقُ سَاحِلٌ شَاعِرٌ كَلِمَةٍ كَمَا يَكْلِمُهُ إِلَيْهِ كَلَامُهُ اور فرزوق ایک مروشاعر اور بلا
 سے بہرا ہوا ہو جیسا اسکے کلام سے ظاہر ہوتا ہو فَلَمَّا قَالَ الْحَسَنِ فِي جَوَابِهِ قَوْلًا يُحْيِي
 قَتْلَهُمْ الْأَوْدَامَ وَيُحْيِي فِي إِذْ ذَٰلِكَ مَرَامُهُ الْأَقْدَامُ اسے حضرت امام حسین نے
 اور کا جواب ایسا دیا جو عاقلوں کو حیرت میں ڈالتا ہو اور جسکے مطلب سمجھنے میں تخیر ہو تاکہ
 فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّ نَزَلَ الْقَضَاءُ بِمَا حَبَّبْتُ فَلَمَّا قَالَ اللَّهُ عَلَى نَعْمَائِهِمْ حضرت نے فرمایا
 کہ اگر قضاء قدر او سی طرح پر جاری ہوئی ہو جسکو ہم پسند کرتے ہیں پس ہم خدا کی حمد بجا لائیے
 او نکی نعمت پیشہ بردارِ اِنْ خَالَ الْقَضَاءُ دُونَ الرَّجَاءِ فَلَمْ يَبْعُدْ مَنْ كَانَ أَحَقُّ بِشَيْءٍ

وَالْتَقَوٰی سَيِّئَةً اور اگر ہماری امید کے برآنے میں تضاد آئی حائل و رافع ہوگی پہلی
حق سے دور نہ ہوگا وہ شخص جسکی نیت حق پر ہو اور جسکی سیرت تقویٰ اور یرمیزگاری کی ہو
وَقَدْ شَرَحْنَا هَذَا الْحَدِيثَ الْمُعْضِلَ فِي بَابِ الْمَنَافَاتِ الَّتِي سَرَّهَا الْحَسَنُ مِنْ
يَوْمٍ مَّخْرُوجٍ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى يَوْمٍ عَاشُورَاءِ اس مشکل حدیث کے معنوں کی ہم نے بخوبی
شرح کر دی ہے اور اس باب میں جس میں ہم نے وہ خواب بیان کیے ہیں جو حضرت امام حسین
نے از روزمکہ مدینہ سے آپ چلے ہیں و تاروز عاشورا آپ نے دیکھے ہیں لیکن نذکر
مَعْنَى وَاحِدًا اَهْمُنَا اَيْضًا مَّا كَرِهَ اس حدیث کے ہم اس مقام پر بھی بیان
کرتے ہیں وَهُوَ اَنَّهُ يُرِيدُ بِذَلِكَ اَنَّ اَهْلَ الْكُوفَةِ كَمَا تَقُولُهُ يَا فِرْدَوْسُ اِنَّهُمْ
مَعْنَا يَذْعَانِ قُلُوبَهُمْ وَهُوَ الَّذِي يُحِبُّهُ مِنْهُمْ وَمِنْ عَامَّةِ الْاُمَّةِ وَهِيَ بَيْنَ
حضرت فرماتے ہیں کہ اہل کوفہ جیسا تم بیان کرتے ہو اسی فرزدق کہ وہ دل سے متفق ہماری
امامت کے ہیں اور یہی وہ بات ہے جسکو ہم دوست رکھتے ہیں کوفیوں سے بلکہ تمام امت
سے کہ سب ہمکو امام جانیں فَإِنْ جَرَى الْقَضَاءُ بِمَا يُحِبُّ فَحَمْدُ اللَّهِ ابِ اِنْ قَضَايَ
الَّتِي اسطرح جاری رہے جو ہمکو محبوب ہے یعنی کوفیوں سے خلاف اطاعت ہمارے
کوئی امر سرزد نہوا پس حمد خدا ہم سجالاتے ہیں وَإِنْ لَمْ تَجْرِ الْقَضَاءُ بِمَا يُحِبُّ وَ
ظَهَرَ مِنْهُمْ خِلَافٌ ذَلِكَ حَتَّى يَكُونُوا يَقُولُ بِهِمْ وَسَيُؤْتِيهِمْ عَلَيْكَ اور اگر قضا کے آئی
حَسْبُ خَوَاشِ ہمارے جاری نہوئی اور کوفیوں سے خلاف اطاعت ہمارے سرزد ہوا
کہ دل سے بھی ہمارے مستقدر نہ ہے اور تلواریں بھی نبی ہم پر نہیں پھیلاتے لَوْ نَا وَتَقْتُلُونَا
فَنَفِي تِلْكَ الْحَالَةِ اَيْضًا لَا نَبْعُدُ مِنَ الْحَقِّ اور ہم سے لطین اور بہکو قتل کریں اسوقت بھی ہم
حق سے دور نہو گئے لِيْلَ الْحَقِّ مَعْنَا فِي كَلِمَاتِ الْحَالَتَيْنِ فَإِنَّ قَصْدَنَا وَنَبِيْنَا الْحَقُّ اَيْ اِظْهَارُ
الْحَقِّ وَاعْلَاةُ كَلِمَةِ الْحَقِّ وَسَيَرُّنَا التَّقْوٰی مِنَ اللَّهِ اس لیے کہ ہمارا قصد اور نیت ہماری
حق پر ہے یعنی حق کا ظاہر کرنا اور دین اسلام کا جاری کرنا ہے اور غصت ہماری خوف خدا
کی ہے وَالْحَاصِلُ اَنَّ النَّبِيَّ وَالْاِمَامَ لَا يَشْتَرِطُ فِي كَوْنِهِمَا مَا حَقَّقَا الْاِسْتِيلَاءَ وَالْعَلْبَةَ
اور حاصل کلام آپ کا یہ ہے کہ نبی م اور امام کے ہر حق ہونے میں غلبہ کفار پر شرط نہیں ہے

فَإِنَّ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ الْفَقِي فِي النَّارِ النَّارِ وَدِيَّةً لِكُنْ فِي ذَلِكَ الْحَالِ أَيْضًا كَانَ
 نَبِيًّا وَحُجَّةً أَسْلِمَ لَهُ حَضْرَتِ اِبْرَاهِيمَ اِذَا جَاءَهُمْ اِذَا جَاءَهُمْ اِذَا جَاءَهُمْ اِذَا جَاءَهُمْ
 بَعِي وَهِيَ اَوْ رَحِمَتْ خُذَتْ لَمْ لَقِيَهُ اَلْمَرْءُ دَقَّ ثَانِيًا وَالتَّحْسِينُ قَدْ خَرَجَ عَنِ الْكُفْبَةِ
 وَهُوَ مُقْبِلٌ اِلَيْهَا بِحَرِّ وَبَارِهَ فَرْزُوقِ نَعْنِ حَضْرَتِ سَعِ اَوْسُقِ مَلَقَاتِ كِي كَرَضْرَتِ مَكِ سَعِ
 سَفَرِ كَرِجَلِكِ تَحِ اَوْ رَفَرْزُوقِ نَجِ كَرِجَلِكِ اَتَيْ تَحِ اَيْسَا مَعْلُومِ هُوَا هِي كِي مَلَقَاتِ اَسْطُوبِ نِي كِي كِي
 كُو بَعِي مَنَزَلِ مِيْنِ حَضْرَتِ سَعِ هُوَلِي فَقَالَ يَا بَنِي اَنْتَ وَارْحِمِي يَا بَنِي مَرْسُولِ اللَّهِ مَا اَجَلَكَ
 عَنِ اَنْجَرِ عَرْضِ كِي فَرْزُوقِ نَعْنِ مِيْرِ سَعِ مَانِ بَابِ اَبِ اَبِ سَعِ فِذَاهُونِ اَوْ فَرْزَنْدِ رَسُوْلِ اَبِ
 اَسْقَدِرِ جَلِدِ مَكِ سَعِ كِيُوْنِ رُوَاْنِ هُوَسَعِ كَرِجَلِكِ اَبِ نَعْنِ اَوَانِيْنِ كِيَا فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 اَكُوْلُكُمْ اَنْجَلُ لَا اُخِذْتُ حَضْرَتِ نَعْنِ فَرِيَا اَكْرِ مِيْنِ جَلِدِ سَفَرِ كَرِجَلِكِ هِي مِيْنِ كَرِجَلِكِ كَرِجَلِكِ
 لَمْ لَقِيَهُ ثَالِثًا بَعْدَ مَا اَدَّى مَنَاسِكَ اَلْحَجِّ فَلَقِيَ الْحُسَيْنَ فِي بَعْضِ الْمَنَازِلِ وَسَعَلَكَ
 عَنْ بَعْضِ الْمَسَآئِلِ بِمَرْتَبَةٍ مَلَقَاتِ فَرْزُوقِ نَعْنِ جِجِ سَعِ فَاَرِغِ هُوَا كَرِجَلِكِ بَعْضِ مَنَزَلُوْنِ مِيْنِ
 اَكِي اَوْسُقِ خِيْدِ مَسَآئِلِ جِجِ وَغِيْرِهِ كِي حَضْرَتِ سَعِ بُو نَحْنِ لَمْ سَا سَا اِلَى اَيْنِ قَصْدُهُ
 اَوَالِي الْكُوْفَةِ كَا هُوَا اَلْفَاكِرُ بِسَاوِ كِي فَرْزُوقِ اِنْبِي مَنَزَلِ مَقْصُوْدِ كُو رُوَاْنِ هُوَسَعِ اَوْ
 ظَا هِي هِي كِي بِمَرْتَبَةٍ كُوْفَةِ نَعْنِ فَلَمَّا سَا سَا اِلَى الْحُسَيْنِ مِنْ رُبَا لَةِ لَقِيَهُ فَرَدَّدَتْ سَا بَعَا سَلَمَ
 عَلَيْهِ بِسِجَا مِ اَمِ حُسَيْنِ مَنَزَلِ رُبَا لَةِ سَعِ كِي كَرِجَلِكِ اَبِ اَبِ سَعِ فَرْزُوقِ حَضْرَتِ سَعِ
 اَوْ اَبِ بِسَلَامِ عَرْضِ كِيَا لَمْ قَالَ يَا بَنِي مَرْسُولِ اللَّهِ كَيْفَ تَرَكْنِي اِلَى اَهْلِ الْكُوْفَةِ
 وَهُمْ الَّذِينَ قَتَلُوا ابْنَ عَمَّتِكَ مُسْلِمًا بَنِي عَفِيلٍ وَشَيْعَتُهُ بِمَرْتَبَةٍ اَمِ فَرْزَنْدِ رَسُوْلِ
 كِيَا سَحْمَكِ اَبِ اَبِ كُوْفَةِ كِي مَرْفُوعِ جَاتِي مِيْنِ حَالَا نَكِ اِنْ لُو كُوْنِ نَعْنِ اَبِ كِي اَبِ اَبِ اَبِ اَبِ
 كُو اَوْ اَوْسَعِ دُو سَتَرِ كُو شَيْعَتُهُ اَلَا فَاسْتَعَاذَ الْحُسَيْنُ بِاَيِّكَ فَرْزُوقِ كِي اِسْ كِنَعِ سَعِ
 حَضْرَتِ بِمَرْتَبَةٍ طَارِي هُوَلِي لَمْ قَالَ سَا حَمَدُ اللَّهِ مُسْلِمًا فَقَدْ سَا اِلَى رُوْحِ اللَّهِ وَ
 سَا تَحَاذِي وَتَحْيِيَّتِهِ وَرَضُوَانِهِ بَعْدَ اَوْسَعِ حَضْرَتِ نَعْنِ فَرِيَا يَا خِرَاحْمَتِ كَرِجَلِكِ سَلَمَ بِمَرْتَبَةٍ
 بِمَرْتَبَةٍ اَبِ
 مِيُو هَا سَعِ جَنَّتِ سَعِ بِاَيْنِكِ اَوْ خُو شَنُوْدِي خُذَا اَوْسِي مَقَامِ بِمَرْتَبَةٍ اَمَا اَسْتَجَارَةُ وَتَبَا

وَأَنَّ كَانَ عَلَىٰ ظَاهِرٍ بِأَنَّهُ أَخْبَرَ بِقَوْلِ أَحَبِّ أَهْلِ بَيْتِهِ وَشِيعَتِهِ مِمَّنْ كَتَمُوا هُوْنَ كَمْ
 حضرت کا دل بھرا اور رواؤٹھا اس طرح کہ آنسوؤں سے آنکھ حضرت کی بھر گئی اگرچہ
 بظاہر اس کا یہی سبب ہو کہ خبر شہادت دوست ترین اہل بیت کی یعنی حضرت مسلم اور ان کے
 دوستوں کی آپ نے سنی تھی لکن نہ لایبَعْدُ اَيْضًا اَنَّ لَيْكُوْنَ اِسْتِجَابًا لَهُ لِمَا قَالَهُ
 الْفَرَسَ دَقَّ تَايِيْدًا لِّلْقَوْلِ الَّذِي كَانَ قَدْ قَالَهُ فِي حَرْيَمِ الْكُتْبَةِ مَكْرِيَةً بِحَيْثُ بَعِيْدِيْنَ
 کہ آپ کے دل پر صدمہ اس کا گذرا ہو کہ فرزدق نے یہ قول اپنے پہلے قول کی تائید میں
 کہا ہے جس کو اول ملاقات حرم کعبہ میں فرزدق کہہ چکا تھا چنانچہ اور پر گزر چکا قَبِ كُوْنُ
 الْحُسَيْنِ مُمْسِرًا جَرًّا مُتَكَيِّفًا عَلَيَّ اِسْتَبْدَادِهِ وَعَدَمَ تَبَصُّوهِ بَعْدَ مَا هَذَا اَكَا
 وَبَيَّنَّ لَهُ فِي جَوَابِ قَوْلِهِ لِمَا فَسَّرْتُ مَوْتًا هَلَسَ بِنَابِلِ اِمَامِ حُسَيْنٍ كَبِيْدَةً خَاطِرُهُ
 اور افسوس آپ کو ہوا فرزدق کے اصرار باطل پر اور اس بات پر کہ بعد اسکے کہ آپ وہاں
 کر چکے اور اسکے کلام کا جواب دیکھ لیا ابھی اُن کی چشم بھیرت نہیں تھی فَإِنَّ الشَّهَادَةَ
 مِنَ النَّاسِ اَعَزُّ مِنْ اَنْ يَكُوْنُوْا مِنْ اَتْبَاعِ الْحُسَيْنِ بِالسَّيْفِ اَوْ مِنْ اَهْلِ الْبَيْتِ وَ
 اِنْ اَصْبَحُوا فِي طَعْنِهِ وَظَهَرَا بِمَا رَفَعُوْهُ اِلَى الْكُوْفَةِ اَسْلَمَ كَمَا دَانَ اَوْدَى عَامِ اِس
 بات سے کہ زبانی پیر و حضرت کے تھے یا دشمن حضرت کے تھے اگرچہ انھوں نے طعن اور
 تشنیع میں اصرار کیا اور کوفہ کے سفر کے قبائح زیادہ ظاہر کیے لکن لَمْ يَكْتَفِ الْحُسَيْنِ
 اِلَى هَفْوَاتِهِمْ وَلَمْ يَزِدْ حِرْمَانًا مَّا لَيْتَهُمْ مَّكَرَ حَضْرَتِ اِمَامِ حُسَيْنٍ اَوْ نَاوَدُوْنَ كِيَاؤُ كُوْلٍ
 کی طرف کچھ التفات نہیں کیا اور نہ ان کی باتوں سے آپ دل تنگ ہوئے اَمَّا الْفَرَسُ دَقَّ
 وَهُوَ رَجُلٌ ذُو فِقْرٍ وَدِرَايَةٍ وَمَعَ خِلَافٍ فَلَا يَطْمَئِنُّ مِنْ اَطْوَارِهِ الْمَعَانِدَةُ وَالْحُصُونُ
 لیکن فرزدق جو ایک مرد باخبر اور دانا ہو اور باہنہ اسکے اطوار سے عناد اور خصومت
 بھی ظاہر نہیں ہوتی ہُوَ فَلَا يَنْبَغِيْ لَهُ بَعْدَ تَصْرِفِ الْحُسَيْنِ بِأَنَّهُ عَلَى الْحَقِّ فِي كُلِّ مَا لَيْتَهُ
 اَنْ يَمْعُوَ بِبَلَاكَ لَا قَابِلَ لِيَّ لَا تَخْلُوْا عَنْ اِسَاءَةِ الظَّنِّ دِيْنُهُ پس فرزدق کو نہیں سبھا
 کہ بعد ازاں کہ حضرت نے تبصریح فرمادیا تھا کہ میں غالب ہوں یا مغلوب ہو جاؤں دونوں حالتوں
 میں حق پر ہوں اور پھر فرزدق ایسی باتیں کہیں جو بدگمانی سے بہ نسبت حضرت کی خالی نہوں

بَلْ كُنَّا كَنَّا قِيَّاسًا فَاسِدًا يُمَقَّا بِلَا النَّصِّ وَهُوَ كَمَا تَرَى غَيْرُ سَدِيدٍ بَلْ كُنَّا بِالسِّيَاخِ
 كِرْنَا فَرْزُوقَ كَا مَحْضَ عَقْلِ رَا ئِي بِمُقَابَلَةِ حَدِيثِ كے ہو اور یہ بات بخوبی ظاہر تھی کہ بت بُری ہو
 بَعِيدٌ مُبْعَدٌ عَنِ الْحَقِّ آغَاذَنَا اللَّهُ وَالْمُسْلِمِينَ مِنْهُ وَبِنَدَارِ مِی سے یہ بات بہت دور ہو
 اور راہ حق سے دور کرنے والی ہو کہ فعل نام پر پیدا ہوتا ہو خدا اپنی پناہ میں ہلکوا ورتام
 مُسْلِمَانُونَ كُورِ كَمَ وَكُلُوا لَا أَنْ أَسْرَبَاتِ السَّيْرِ كَدَ حَكُونَا قَصَائِدُ الْقُرْآنِ دَقِّ وَشَعَارُ
 فِي وَلَا أَهْلَ الْبَيْتِ وَأَفْحَامِ الْمُعَانِدِينَ كَمَا تُدَوِّي فِي قَضِيَّةٍ سَدِيدٍ نَا السَّجَّادِ عَمَّا قُلْتُ
 فِي حَقِّهِ مَا قُلْتُ أَوْ اگرا ایسا نہ ہوتا کہ تاریخی حالات میں فرزوق کے قصیدہ اور شعار مضمون
 دوستی اہل بیت اور ابطال کلام دشمنان اہل بیت کے منقول ہیں چنانچہ جناب
 سید الساجدین کے حالات میں بھی فرزوق کا کلام مروی ہے پس میں فرزوق کی شان میں
 کچھ اور کہتا ہوں اَلْقَضِيَّةُ مَا جَرَى بَيْنَهُ وَبَيْنَ عَبْدِ الْمَلِكِ فِي بَعْضِ سِنِينَ الْحِجْرِ
 مِنْ اِنْشَادِ هَذِهِ الْقَضِيَّةِ كَمَا يَصْهَرُ هِيَ هُوَ فَرْزُوقُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ كے سامنے
 ایک قصیدہ شان میں جناب سید الساجدین کی پڑھا تھا جبکہ اوس شقی نے
 دیدہ و دانستہ حضرت سے اپنی ناواقفی ظاہر کی تھی اوسمین کا ایک شعر یہ بھی ہو
 هَذَا الَّذِي يَغِيْرُ الْبَطِيْءُ وَطَائِفَةُ ۝ وَالْبَيْتُ يَغِيْرُهُ وَالْحَجَلُ وَالْحَكْمُ
 یہ وہ عالی مقام ہیں کہ تمام باشندے سے مکہ معظمہ کے انکی جائے قدم کو پہچانتے ہیں مطلب
 یہ ہو کہ جس جگہ انکا قدم زمین پر پڑتا ہو یا جس جگہ اور جس زمین پر بروقت ولادت انکا قدم
 پڑا ہو اوسکو پہچانتے ہیں اور خانہ کعبہ خود انکو پہچانتا ہو اور جس مقام پر حرام حج کا توڑا
 جاتا ہو اور تمام زمین حرم بیت اللہ بھی انکی شناسائی میں اَلشُّعْرَاءُ الْمَادِيْحِينَ لَا يَلْبِقُوْ
 بِنَا اَنْ نَقُوْلَ فِي حَقِّهِ اِلَّا اَنْ تَسْتَغْفِرَ لَهُ فَيَمَّا قَالَهُ وَادَّى فَخْرُ السُّؤْلِ مِیچ کہ فرزوق
 ملحق اہل بیت میں سے ہیں مناسب نہیں ہو کہ ہم انکے حق میں کچھ کہیں سوائے اسکے
 کہ انکے بارہ میں استغفار کریں اس بے ادبی سے جس سے انھوں نے فرزند رسول کو
 ایذا دیا وَلَيْتُمْ نَظَرَ اَهْلَ الْاَحْلَامِ اِلَى حِلْمِ الْحُسَيْنِ ۝ وَفَرَطِ سَاقِيَةٍ عَلَى اُمَّةٍ حَبِيَّةٍ
 اب صاحبان عقل جناب امام حسین کے علم کی طرف دیکھیں اور خیال کریں کہ آپ کی

فرط محبت اور مہربانی اپنے نانا کی امت پر کس قدر تھی اِنَّهُ اسْتَعْبَرَ وَبَكَی ثُمَّ تَرَحُّمَ
 عَلٰی اَخِيْهِ الْمُشْتَقِّ مَسْلُوْمِ بْنِ عَقِيلٍ کہ فرزدق کے اس کلام کو سننے کے بعد آپ کا
 دل بھر آیا اور حضرت نے رو دیا اور سکے بوجھت ولی کا اظہار کیا اپنے شہید بھائی مسلم
 ابن عقیل پر و بین ماکہ عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْاَجْرِ وَهُوَ ذُوْهُنٌ فَاِذَا رَفَعَ اللّٰهُ وَتَحَابُّہٗ
 وَتَحَنُّنُہٗ وَرِضْوَانُہٗ اور بیان کیا آپ نے جو اجر و ثواب حضرت مسلم کو قرب الہی میں ملا تھا
 بِمِثْلِہٗ بِذٰلِکَ مَا ذَا اللّٰہِ وَذٰقِ کَمَا یَذِیْقُہٗ وَہِیَ الْبَلٰغَةُ مِنَ الشَّوْخِ اَحَدٌ بِس کلام سے کجا حضرت
 نے تول فرزدق کو رو کر دیا کہ تصریح سے رو کرنا ایسا شامل بلاغت پر نہیں ہوا جس قدر
 ر مزو کنا یہ سے ہوتا ہو کہ لَیْسَ بِمَا بِالْغَطِّ اِلٰی مَخَاطِبِ الْمَلِیْئَةِ لَا رِیْبَ الشَّاعِرِیْ فَمَوْجُہٗا ہِیَ
 ایسے مخاطب کے جو بلاغت سے بھرا ہوا اور خروید اور شاعر تھا کہ او کو سنایا اور اشارہ کیا
 کافِی ہُوَ کُنْتُمْ اَنْتُمْ اَلْحَسَنَیْنِ اِذْ یَقُوْلُ وَہِیَ اَمْرٌ بَعْدَ کِبٰی اَبَتْ تَدُلُّ عَلٰی اَمْرٍ بَعْدَ اَسْوَرِ
 پھر حضرت نے چار شعر پڑھے جو چار ہی باتوں پر دلالت کرتے ہیں فَقَالَ اَوْ لَا سَ
 اِنْ تَسْکُنِ الدُّنْیَا لَتَعْلَمَنَّ نَفِیْسُکَ فَاَمْرٌ تَوَابَ اللّٰہُ اَعْلٰی وَابْسَلْ
 اگر دنیا کی چیزیں مال و دولت کی نفیس شمار کی جاتی ہیں پس ثواب الہی کا اگر آخرت
 میں بہت بڑا اور بلند مرتبہ ہو اور ایک معنی مصرعہ اول کے یہ بھی ہو سکتی ہیں اگر نفاس
 دنیوی کو اسے فرزدق تو نفیس شمار کرتا ہو فَاَعْلَمَنَّ اَنَّهُ لَا یَبْلُغُ لِقَا شَہْمَا الْاَفْرِیْتِیۃِ
 اِلٰی حَدِّ الشَّہْمَاۤئِشِ لَا اُخْرُوۤیۃَ الْبَاقِیۃِ پس جان تو کہ نفاس دنیوی کہ فانی ہونے میں
 نفاس دومی آخرت کو نہیں پہنچ سکتے وَہِیَ تَرَوْحٌ وَرَیْحَانٌ اَلِہٖ اَوْرَیۃُ نَفَاسِ خُرُوۤی
 وہی ہیں جنکو حضرت مسلم ہم پہنچنے کو لا یَبْرُحُ اِلٰی تِلْكَ النَّفَاسِ لَیْسَ لَیْوَمَ اَحَدٌ اِلَّا مِّنْ
 کَیْفَ تَرَوْنٰ اَهْلَ لَبِیۡتِ اَوِ اِنَّ نَفَاسِ کُوۡنَہٗ کے دن کوئی نہیں پہنچ سکتا ہو سوا اسے اسکے
 کہ ہم اہل بیت کی نصرت کرے وَآمَتْ یَا فَرَزْدَقُ عَلٰی عَقْلَکَ مِنْ ہٰذَا اَمْتَدَّ کَمَہَا فَرَزْدَقُ
 وَتَدَّ کَمَہُ فَرَزْدَقُ اَوِ تَوَابَرُ نَفَاسٌ دِنَاوِی کُوۡیَا دَکْرًا ہُوَ اَوْرَیۃُ مَجْہُوۡبٍ اَوِ نَفَاسِ
 دغری سے غافل ہو گیا ہو تُمْ مَصْرُوحٌ اَلْحَسَنَیْنِ ہُوَ بِاَقْنَا تَحْصُلُ مِنَ الشَّہْمَاۤئِشِ دَہْرٌ فِی سَبِّیۡلِ اللّٰہِ
 وَبِکُنْ فَضْلًا اَبَدًا اُسکے آپ نے تصریح کی لاسنات کی کہ وہ نفاسیل خرویدی و غریبی ہاں بلایت سے

حاصل ہوئے ہیں اور انصاف کی فضیلت آپ نے بیان فرمائی اور کہا ہے
 وَإِنْ لَكُنْ لَا يَدْرِيكَ رِزْقُكَ أَوْ لَا تَقْتُلُ الْفِرْعَوْنَ بِالسَّيْفِ فَإِنَّ اللَّهَ أَفْضَلُ
 اور اگر میں نہ جانتا ہوں کہ تمہارا رزق کونسا ہے یا تم نہ قتل فرماتے ہو فرعون کو
 مارا جاتا رہ خدا میرا فیاض ہے تو میں اس سے جمع کرتا ہوں کہ بیکار لے کر فضل اللہ
 لِقَوْلِ الْفِرْعَوْنِ اذْهَبْ اَوْ رِي شَعْرًا مِمَّا رَدَّكَ عَلَيَّ فَيَا بَنِي إِسْرَءِيلَ اذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ
 رُو قَوْلِ فِرْدَوْسٍ مَا بَعَثَ فِيهِ هَارُونَ بِأَخِي هَارُونَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَيْفَ تَكُونُ إِلَى أَهْلِ الْكُوفَةِ
 اس لیے کہ فرزدق نے کہا تھا کہ اسی فرزند رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا سمجھ کر آپ کو فنیوں کی نظر
 جاتے ہیں جنھوں نے حضرت علیؑ کو شہید کر دیا اور ان کو کہہ دیا اِنَّكَ تَرَى مَا كُنْتَ تَرَى
 إِلَى أَهْلِ الْكُوفَةِ اَمْ لَا تَعْلَمُونَ مَا كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ کہ جس وقت یہاں اور مراد حضرت کی یہ ہے کہ تمھے میرا
 حال نا بطرف اہل کوفہ کے بھیجے ہو تو ان کو بتا دیتا ہوں کہ میں گزرتا رہا اور جہاں مرکا مشورہ
 دینے آیا ہوں وہ بھی تم کو بتا دیتا ہوں اِنَّكَ تَرَى مَا كُنْتَ تَرَى اَوْجِبْ عَلَيَّ اِيَّامًا
 اور میں اس بات کو سب سے افضل جانتا ہوں بلکہ مجھ پر واجب ہو کہ یہ طرف بنانا
 فَإِنَّ الْمَوْتَ لَمَّا كَانَ أَهْلًا لَا يَدْرِيكَ رِزْقُكَ أَوْ لَا تَقْتُلُ الْفِرْعَوْنَ بِالسَّيْفِ فَإِنَّ اللَّهَ أَفْضَلُ
 سُبْحَانَ اللَّهِ بِالسَّيْفِ اس لیے کہ موت سے جب آدمی کو چار انہیں ہو پس افضل یہی ہے کہ راہ خدا
 میں تلوار سے مارا جائے ثُمَّ أَشَارَ بِأَنَّهُ يُكْتَلُّ لِيَا بَنِي إِسْرَءِيلَ وَالَّذِي هَابَ فِي أُمُورِ اللَّهِ نِيَا
 يَكْرَدُ وَيَسْتَرْفِي فِي تَحْصِيلِ رِزْقِهِ حَتَّى أَتَاهُ لِقَاءُ الْقَلِيلَةِ إِيَّا بَنِي إِسْرَءِيلَ وَالَّذِي هَابَ
 أَنَّهُ بَعَثَ قَوَائِمَ هَرَّابٍ سَلَّمَ اِسْأَلَهُ كَيْفَ رِزْقُكَ فِي طَرَفِ كَوْنِهِ تَحْصِيلِ رِزْقٍ مِّنْ دُونِهَا
 پھر تاہم رزق نہ ملے تو وہ کیا کرے یا اس کی طلب میں کر رہا ہو یہاں تک کہ اس سے تمہاری
 مدت میں شاید چار سو برس ہو حضرت نے اس کو آتے جاتے دیکھا فقال
 وَإِنْ لَكُنْ لَا يَدْرِيكَ رِزْقُكَ أَوْ لَا تَقْتُلُ الْفِرْعَوْنَ بِالسَّيْفِ فَإِنَّ اللَّهَ أَفْضَلُ
 اور اگر رزق ہمارے معجزہ کی گرفت میں ہر شخص کی لکھ دیا ہو پس آدمی کو حوصلہ
 میں تلاش رزق کی کہ نہ ہو نہ ہو نہ ہو ہر یوم بدلتا ہے اِنَّكَ فِي طَلَبِ الرِّزْقِ تَتَيَمَّمُ
 وَلَا يَبْرَحُ سَائِلًا يَتَرَدَّدُ وَهُوَ يَتَفَكَّرُ فِي مَالِهِ وَقَدْ غَلَبَ عَلَيْهِ الْحَرَصُ الْمَدْمُومَةُ

آپ کا مطلب یہ ہے کہ فرزدق طلب رزق میں دو گرا ہوا ہے اور ہمیشہ آمد و شد کر رہا ہے
 اور اپنے انجام کو کچھ نہیں سوچتا ہے اور حرص و ہوس سے اس پر غلبہ کیا ہے و لعل ذلک
 قد عرفہ من سبماہ فلذا قال فیہ ما تری مع عدم التصویر بعد ما ہو کو وہ
 و هذا من اعظم اخلاقہ اور شاید یہ کیفیت فرزدق کی صورت ظاہری سے آپ
 پہچانی ہو اسی واسطے بکنا یہ ایسا کچھ فرمایا باوجودیکہ تہمید مذمت اور ملامت کی اس میں
 نہیں ہے اس واسطے کہ اور وہ پر ڈھال کے ایک عام اشارہ فرمائی ہے اور یہ آپ
 کی بزرگی اخلاق کی بات ہو تم انا کہ لکھا ہے و لعل ذلک قد عرفہ من سبماہ
 مسألتی فی تيقن انہ لیس من الذین یلوقونہم انہ لیس من الذین یلوقونہم
 الثقوبین پر جب آپ نے جانا کہ اسکو تحصیل مال میں جو کچھ ضرورت ہوگی جیسے کھانا
 ہر ملاحظہ فرمائی ہیں یقین ہو گیا کہ یہ شخص اس قدر غریب و محتاج ہے کہ اسکی طلب نصرت
 جان دہی میں کیجئے تاکہ اسکو کھانا پکانے کے واسطے کھانا ملے اور یہی وہی ہے کہ
 پس اشارہ کیا اسکی طرف کہ اگر تو چارویں مرد ہے تو اسکو کھانا پکانے کے واسطے
 فاعل التصویر بذلک المال بنی فلذا قال فیہ ما تری مع عدم التصویر بعد ما ہو کو وہ
 اما فیہ من المسألۃ والحق کو پس کم سے کم ضرورت ہو جائے تو میں اپنے مال سے دیکھ کر
 بلکہ خدا تعالیٰ سے مال کی نصرت کو جان باز رہی ہوں اور میں نے کہا ہے کہ میں نے
 مال کے وسیع میں بہت سی غلطیوں میں مبتلا ہوں اور میں نے کہا ہے کہ میں نے
 و انفسی فی سبیل اللہ لایہ پس فرمایا خدا سے بڑے بڑے جو لوگ خدا کو دیکھتے ہیں
 اپنے مال اور جان سے راہ خدا میں پس مال اپنے کو مقدم فرمایا فلذا قال انہ لیس من
 وان نلک الاموال للترک جمعاً تاکہ مال نہ ہو بلکہ یہ امر ہو جسکو
 فرمایا حضرت امام حسینؑ سے کہ اگر مال دنیا کے جمع کرنے کا یہی شیخ ہے کہ آدمی چھوڑ کر جانے
 پس کیا فائدہ ہے اس مال سے جسکے جمع کرنے میں آدمی بھل کر رہا ہو فلذا ما یستفاد من
 ظاہر کلامیہ ہی وہ مطلب تھا جو ظاہر کلام امام سے پیدا ہوتا ہو فان انشاء
 الایات التي تضمنت تلك الامور التي لا یكون حقا ولا لاطائل تحت

کَلَامُ الْحَقِّ وَحُجَّةُ اللَّهِ الْبَالِغَةُ اِسلیمہ کہ آپ کا ان اشعار کا پڑھنا جو ایسی باتوں کو
 شان میں بیان کرتے ہیں کہ اوس سے کوئی فائدہ نہوا اِسلیمہ کہ وہ امام برحق ہیں اور پوری
 حجت خدا کی اونی ذات ہر کدیکہ یلغوفی قولہ وکیف یبششک الاشعار بلادک من
 صحیح شرعی پس کیونکر ہو سکتا ہو کہ آپ اشعار بدون غرض صحیح شرعی کے پڑھتے ہذا
 مَا دَرَيْتُمْ فِي ذَلِكَ الْفَضِيلَةِ اِلَى غَايَتِیْ هَذِهِ وَتَعَسَى اَنْ يَكْشِفَ اللَّهُ بَصَرِيْ فَيَمْلَأَ كَلْمِي
 اَقْبَهُوْهُ فِيْ ذَلِكْ بَعْدَ حَمِيْنٍ اور کیا عجب ہو کہ خدا میری بصیرت کو زیادہ کرے
 تاکہ مجھے معلوم ہو جائیں اور فوائدا اس کلام کے جو آج تک نہیں معلوم ہیں

باب شامروہم عبد اللہ بن یقطر کی خبر شہادت آنے کے بعد
 رخصت کروینا امام حسین کا اپنے عام ہمارا بیونکو اور جواباں
 اعتراض کا جو اس فعل پر حضرت کے لوگوں نے کیا ہو

ثُمَّ لَمَّا آتَا هُكَيْمُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَظْقَرَ وَهُوَ الَّذِي أَرْسَلَهُ مِنْ بَنِي الرَّسَالَةِ
 قَالَ السَّيِّدُ مَا فَاسْتَعْبَرْنَا يَا كَيْمًا وَقَالَ بِهِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَظْقَرَ
 کہو پوچی اور یہ وہ بزرگ ہیں جنکو حضرت نے اپنا خط کو فیون کے نام لکھ کر منزل بن
 رط سے روانہ کیا تھا اور انھوں نے وہ جاننا نہی کی کہ خط پھاڑ ڈالا اور ابن باب
 کو نہ دیا اور شہید ہو گئے یہاں ہاؤس فراتے ہیں کہ اس خبر کو سنکر بھی حضرت کا
 دل بھرا یا اور روتے گئے اور یہ فرمایا اللہم اجعل لنا و لشیعرتنا ما نزالا حکر لیمما
 و کما نرینا و بیننا و بینک فی مستقبلین سراجک الیق علی شئی قدیر
 نہ رتہا ہمارے واسطے اور ہمارے دوستوں کے واسطے ایک بہت کرامت اور
 شہادت کی جگہ عطا کر دے اور ہمارے دوستوں کو ایسی جگہ عطا کر دے جہاں تیری
 رحمت نے اپنا گھر کیا ہو اِسلیمہ کہ تو ہر چیز پر قادر ہو و یستغاد من بعض الروایات
 اَنَّ النَّاسَ اِلَى ذَلِكَ الْیَوْمِ کَانُوا مُجْتَمِعِیْنَ مَعَهُ بَعْضُ رَوَاتِلِیْنَ ایسا معلوم ہوا

کہ آج کے دن تک انہوہ کثیر آپ کے ہمراہ تھا قال الموفیہ رحمہ فَاُخْرِجَ لِلنَّاسِ كِتَابًا
 فَشَرَّعَ عَلَيْهِمْ فَاِذَا رَفِئَهُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَجَابِ شَيْخٍ مَّفِيدٍ رَحَ فَرَاغَ مِنْ كِتَابِ
 آپ نے ایک لکھا ہوا کاغذ نکالا اور سب کو پڑھ کر سنا یا حسین یہ لکھا ہوا تھا بِسْمِ اللّٰهِ
 الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّهُ قَدْ اَنَاكَ خَيْرٌ فَطِيعٌ قَتْلُ مُسْلِمٍ بِنِ عَقِيلٍ وَهَارِي بْنِ عَرُودَةٍ
 وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنِ يَظْطَرُّ بَعْدَ مَحْمُودِ صَلَوةَ كے معلوم ہو کہ ہر ایک خبر سخت اور خراب پہنچی ہو کہ
 مسلم اور ہانی اور عبد اللہ بن یظطر شہید کیے گئے وَقَدْ خَذَلْنَا شَيْعَتَنَا فَمَنْ احْبَبَ
 لَا يَصُوفَ فَلْيَنْصَرِفْ فِي غَيْرِ هَرَجٍ لَيْسَ عَلَيْهِ مِنْ اَمَامِ ہمارے شیعوں نے جو بظاہر
 مدعی ہماری دوستی کے تھے ہر کو چھوڑ دیا اب جس شخص کا انا وہ پھر جانے کا ہو اسی ہر گز
 پلٹ جائے اس پر کسی قسم کا الزام نہیں ہو اور نہ ہم اپنی بیعت سے اس کو یا بند کرتے ہیں
 وَ اِنَّمَا فَعَلَ ذَلِكَ لِاَنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلِمَ اَنَّ لَا عَرَابَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ اِنَّمَا اتَّبَعُوْهُ
 وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ اِنَّهُ يَأْتِيْ بَلَدًا قَدْ اسْتَقَامَتْ لَهُ طَاعَةُ اَهْلِيْهَا يَهْلُ فَعَلَتْ فِيْ
 نظر سے کیا آپ کو معلوم تھا کہ یہ صحرائی لوگ جو آپ کے پیچھے پیچھے چلے آتے ہیں انہوں نے
 آپ کی ہمراہی اس واسطے اختیار کی ہو اور ان کا گمان یہ ہو کہ حضرت اس واسطے شہر کوفہ میں
 تشریف لے جاتے ہیں جہاں کے باشندوں نے آپ کی اطاعت پر ہی پوری قبول کر لی ہو
 فَكَيْفَا اَنْ يَسِيرُوْا مَعَهُ اِلَّا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ عَلَيَّ مَا يَقْدِرُ مُوْنِ پس آپ کو یہ بات نا پسند
 ہوئی کہ ان کو دھوکا دے بلکہ اگر ہمراہ چلیں تو اصلی حالت کو باہر نہ چلیں لہذا
 مَا قَالَهُ الْمَفِيدُ سَرَّحَ يَدَ وَهَات تَحِيَّ جَسُوْ جَابِ مَفِيدٍ رَحَ نے لکھا ہوا اَقْعَلُ مَا قَالَهُ رَحَ طَاهِرُ
 لَا سَرَّحَ رَفِئَهُ مِیْنِ کہتا ہوں جو کچھ شیخ مفید نے فرمایا اگلی ہوئی بات ہو کچھ ہمیں پروردہ
 فَاِنَّ اَهْلَ الْكُوفَةِ قَدْ كَانُوْا بَايَعُوْا مُسْلِمًا وَهُوَ الْوُفُوْا وَاسْتَحْمَ ذَلِكَ فِي الْبِلَادِ
 اس لیے کہ اہل کوفہ نے حضرت مسلم سے بیعت کی تھی اور وہ ہزاروں آدمی تھے اور یہ خبر دور
 دور تک مشہور ہو چکی تھی فَلَمَّا اجْتَمَعَ مَعَ الْحَسَنِ اَهْلَ الْطَمَاعِ اِی سبب سوجن
 لوگوں کو طمع دینا وی تھی وہ حضرت امام حسین کے ہمراہ جمع ہو گئے تھے ثُمَّ لَمَّا اَلْكَسَ
 اَهْلُ الْكُوفَةِ عَلٰی سُرُوْا سِیْهِمْ وَخَانُوْا وَغَادَرُوْا حَتّٰی كَانَ مِنْ اَمْرِ مُسْلِمٍ مَا كَانَ

فَنَذَا مَا كَانَ سَنَّهُ حَبْدَهُ وَابْوَهُ اَكْرَهَ اَيْسَ لَوْ اَكْثَرُ تَوْهِي هُوَ كَعَيْنِ مَعْرُكُهُ هِمَادِ سَ
 بَهَاكُ جَا تَعْتِي يَاسْمَا لَوْنِ كِي خُبْرُ كَفَارِ كُو هُوَ نِجَاسَتِي تَعْتِي يَه تَوْرَهُ طَرِيقُهُ هُوَ جَسْكُو خِنَابِ
 رِسَالَتِ مَا بِصَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ اَلَمْ يَلْمِ اَوْ عَلِيٍّ سَ جَارِي فَرَا يَتَقَاتِلُ يَحْيَى مِنْ اَقْوَى الشُّبُهَاتِ اَللّٰهُ
 تَرْتَسِعُوْنِي اَذْهَانَ عَوَامٍ اَلْعَوَامُ مَنِيْنٌ اَوْ رِي اَيْكُ بَرَا قَوِي شَعْبُهُ هُوَ مَجْمَلُ اَوْنِ شَهَابِ كِي
 جَوَامِ شَيْعُوْنَ كِي دَلِ مَنِ جَمَّ جَانَا هُوَ وَقَدْ يَدُ كُرْهَا مَخَالِفُوْنَا بَيِّنَانِ اَنْتُمْ اَسَدًا
 وَ اَمَنَّا مَعَا اَذْكَرُ كُنْتُمْ اَوْرَهَارِ سَ مَخَالِفِيْنِ شَنَانِ اَهْلِ بَيْتِ اَسْ شَبْهَهُ كُو اَيْسِي فَجَانَا سَ
 بَيَانِ كَرْتِي مَنِ جَوْبِيَانِ مَنَا يَتِ اسْتَوَارِ اَوْ مَضْبُوْطِ هُوَ تَا هُوَ كَرَبْطَا هِرَا جَوَابِ مَعْلُوْمِ هِرَا هُوَ
 فَلَا يَدُ لَنَا مِنْ اَسْمَاءِ صَالٍ تِلْكَ الشُّبُهَةُ بَحِيْثٌ لَا يَتَقِيْ لَهَا اَكْثَرُ فِيْ اَذْهَانَ الْعَوَامِ
 بِيَسْ هِكُوْ ضَرُوْرٍ يَزِيْجُ كُنِيْ اِسْ شَبْهَهُ كِي اَسْطَرَجِ بِرَكُ كُجْمَهُ هَبِيْ اَثَرَا فَرَا مَنِ عَوَامِ مَنِ هِكَا بَاتِيْ نَرْجِيْ
 فَنَقُوْلُ اَمَّا اَوْ لَا فَقَدْ سَمِعْتُمْ اَنْتُمْ كَانُوْا اَشْرَ اَبَا وَاَهْلُ اَلَا طَمَاعُ وَلَمْ يَكُوْ كُنُوْا
 فَجَوْعِيْنِ اَلْحَمْدُ اَوَّلُ بِيْلِهِ تَوْهِيْ يَكْتِيْ مَنِ كَرَا بِرِيَانِ هُوَ چُكَا هُوَ وَ حَشِيْ صَحْرَانِيْ لَوْ كَتَبْتُمْ اَوْرِ بَطْلِعِ
 مَالِ دِيَاوِيْ جَمْعِ هُوْنِيْ تَعْتِيْ جَاوَرُ كَرْنِيْ كِي غَرَضِ اَكْمَلِيْ نَقِيْ بَلْ لَا تَهْمُ كَانُوْا تَدَا اَحْبَرُوْا
 يَا اَنْ اَقْرَأَ تَحْسِبِيْنِ قَدْ صَلَحَ وَ خَلَّ مِنَ الْحَرْبِ وَالْقَرْبِ اِذْ قَدْ بَا يَعَهُ النَّاسُ عَلَيَّ يَدُ
 مَسْلُوْمِيْنِ عَقِيْلٍ بَلْ كِي لَوْ اَيْسَا خِيَالِ كَرُ كِي جَمْعِ هُوْنِيْ تَعْتِيْ كَرَا خِلَافَتِ اِمَامِ حُسَيْنِ اَسْ كَا
 وَرْسَتْ هُوَ كِيَا هُوَا بِرَوَانِيْ بَهْرَانِيْ كَا كُجْمَهُ كَامِ نَمِيْنِ هُوَ كَرُ لَوْ كُونِ سَ حَضْرَتِ سَ بِتَوْسُوْطِ
 جَنَابِ سَلَمِ رُ كِي مَجِيْتِ كَرِيْ فَا لْخِلَافَةُ مُمْتَدَّةٌ وَ ابْوَابُ الصَّدَقَاتِ اَخْلَ مَفْتُوحَةٌ فَتَدْخُلُ
 اَلْكُفُوَةُ وَ اَكْلُ لَا مَوَالٍ وَ نَا خُذُ التَّسْمِيَامِ مِنَ الصَّدَقَاتِ بِيَسْ خِلَافَتِ وَرْسَتْ هُوَ چُكَا
 اَسْمَانِيْ مَالِ دِيَاوِيْ كَرُ وَرَا نَهْ كَمَلِ يَكْتِيْ مَنِ اَسْ كُو نَهْ مَنِ اَبُوْ نَجْمُ كَرَالِ رَا حَصْلِ كَرُ شَيْئِيْ اَوْرِ سَهَامِ
 اَوْرِ حَصْرِ مَسْأَلَتِيْ تَقْسِيْمِ مَنِ اَلْكَاسَةِ اَوْرِ مَنِ اَوْرِ كُو رَا حَصْلِ كَرُ شَيْئِيْ وَ اَلْذَرِيْعُ مَحَلُّ ذَلَاكَ
 اَنْ تَحْسِبِيْنِ اَلْكَاسَةِ مَنِ اَلْكَاسَةِ اَوْرِ مَنِ اَوْرِ كُو رَا حَصْلِ كَرُ شَيْئِيْ وَ اَلْذَرِيْعُ مَحَلُّ ذَلَاكَ
 مَعَهُ اَمَّا مَنِ اَلْذَرِيْعِ اَجْتَمَعُوْا اَلْيَوْمَ مَعَهُ وَ مَنِ اَمْتَالِهِمْ بَلْ اَلَمْ يَحْضُرُوْا عِنْدَهُ
 اَشْيَ شَاعَ حَاكِيْ سَلَمِ رُ بَا اَكْمَلِ اَلْبَيْتِ اَوْرِ اَسْمَانِيْ هُوَ كَرُ حَبْرِ سَرَسَرْتِ مَنِيْرَتِيْ سَ بِيْلِهِ تَعْتِيْ
 اَوْرِ خُرُوفِ وَ شَمْنُوْنِ كَا اَبِ بِرْتَا اَوْ سَوْرَتِ كُوْنِيْ اَوْنِيْنِ سَ بِاَمْثَلِ اَوْنِيْ اَوْرِ لَوْ كَا اَسْ نَهْ بِشَيْئِيْ بَلْ

سامنے حضرت کے نہ آتے تھے جب تک کہ بیعت لینے کی خبر حضرت مسلم کی کوفہ سے شائع
 نہیں ہوئی تھی فَصَنَ كَانَ عَلَى مَا وَصَفَتْ مِنْ بَنَاتِهِمْ كَيْفَ يَكُونُ أَحَدٌ مِنَ الْعُقَلَاءِ
 پس جن لوگوں کی نیتوں کی یہ کیفیت ہو کوئی عاقل ایسے لوگوں پر اطمینان کر سکتا ہو
 وَكَيْفَ لَا يَطْلُبُ بَنِي يَتَيْكُنْ أَنَّهُمْ إِذَا سَمِعُوا خِلَافَ مَا سَمِعُوا أَوْ لَا يَكُونُوا مِنْ
 أَتَدَا عَدَائِهِمْ اور کیونکر عاقل کو انکی نسبت بدگمانی نہ ہوگی بلکہ یقین ہو جائیگا کہ جسوقت
 یہ لوگ برخلاف خبر اول کے اب یہ خبر سنیں گے سب زیادہ ہی دشمن ہو جائیں گے ذَكَوْنُهُمْ
 مَعَ الْحَمِيْنِ وَهُوَ فِي قُلُوْبِهِمْ مِنَ الْأَنْصَارِ الْمُتَوَقِّفُ بِهِمْ يَدْخُلُهُ لَا حَالَةَ فِي خَلْعِهِ عَظِيمٍ
 پس ان لوگوں کی ہمارے ایسے وقت میں کہ ابھی پورے انصار آپ کے جمع نہیں ہو چکے تھے
 ضرور حضرت کو محل خوف میں ڈالتی تھی وَهُمْ مَعَهُ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْقِيَامِ وَالْمَسِيرِ
 وَلَا يُصَلُّونَ إِخْفَاءً لَّا مُؤَدِّرَ التَّوَقُّعِ يُحِبُّ إِخْفَاءَهُمَا مِنْ بَلَاكِ الْأَحْزَابِ دُنْ رَاتٍ اور کچھ
 اور مقام میں اور فلک ساتھ تھا اور جن باتوں کا مخفی کرنا ایسے نازل آدمیوں سے ضروری
 اور کاموں میں نہیں ملتا تھا فَكَانَ بَقَائُهُمْ مَعَهُ يُنْجِي الْأَنْصَارَ الْعَظِيمَةَ وَالْمَقَاسِدَ
 الْفَتِيْمَةَ لَمَّا دُونَكَ حضرت کے ساتھ رہنا بڑے بڑے ضرر اور بہت سے مفاسد کا سبب تھا
 فَلَمَّا يَجِبُ عَلَى الْعَاقِلِ أَنْ يَتَنَبَّهَ بِمَنْزِلِهِمْ وَيُخْرِجَهُمْ عَنْ مَقَرِّهِمْ لَمَّا دُونَكَ
 ایسے لوگوں سے دور رہے اور ان کے اپنے بڑا اور شکرگاہ سے نکال دے وَابْتِغَاءَ
 تَكْلُفِهِمْ مِنَ الْأَعْلَامِ وَاسْتِزَادَةِ قِيَمِهِمْ وَكَيْسُوْتِهِمْ لَا بُدَّ أَنْ يَبْدَلَ فِيهِ مِنَ الْأَمْوَالِ
 اور دوسری یہ بات ہے کہ ان کے کھاتے پینے کی کفالت اور دیگر امور کی خبر گیری میں مال
 کثیر کا خرچہ درکار تھا وَالْأَمْوَالُ كَمَا تَعْلَمُونَ كَيْفَ كَانَتْ مُجْتَمِعَةً عِنْدَ الْحُسَيْنِ
 اور مال کی آمدنی تو معلوم ہے کہ جناب امام حسین کو اس زمانہ میں کیسی تھی فَإِنْ لَمْ تَعْلَمُوا
 فَيَكُونُ ذَلِكَ أَشَقَّ عَلَيْكُمْ مِنَ الْمَوْتِ ہر اگر حضرت انکی خبر گیری ضروری نہ کرتے
 یہ بات تو موت سے زیادہ اون پر ناگوار تھی كَمَا يُضَاهِي أَنْ يَزِيدَ وَابْتِغَاءَ كَمَا تَعْلَمُونَ
 كَانُوا تَوَسَّعُوا فِي بَدْلِ الْأَمْوَالِ وَتَحْيِيرِ الْعِلَاقِ وَتَقْوَا أَبْوَابَ الْهَدْلِ وَالْعَطَايِ وَأَوْزَارِ
 اور پیر و ان یزید کا یہ حال تھا کہ مال لٹانے پر پورے آمادہ ہو گئے تھے اور شکر کی درستی

مصارف کثیر سے کر رہے تھے داد و دہش کے صواوے کھول بیٹھے تھے حتیٰ آتہ
 مَنْ لَمْ يَكُنْ أَهْلًا لَّانْ يُعْطَى مَا نَفَقَدَ فَقَدْ أَخْطَوْهُ الْوُفَا مِنْ الدَّارِ وَالْكَافِ
 یہاں تک کہ جو شخص قابل سکے تھا کہ اسکو سو درہم یا دینار دے دے جائیں اسکو ہزاروں
 روپیہ دیتے تھے وَأَعَدُّوا لَهُمُ الْآلَاتِ الْحَرْبِ وَالْفُتُوبِ وَأَعْطَوْهُمُ الْعَرَائِبَ مِنَ
 الْحَيْوَلِ وَالْبَعَالِ وَغَيْرِهَا اور تمام سامان اور آلات حرب اور ضرب کے اپنے لشکریوں
 کے واسطے فراہم کرتے تھے اور سواری کے واسطے اون لوگوں کی گھوڑے اور چرچ اور اونٹ
 وغیرہ تقسیم کرتے تھے وَلَوْ يَكْفُؤُا عَلَى اجْتِمَاعِ الْمُسْلِمِينَ فَقَطُّ بَلْ كَثُرُوا سَوَادُ الْعَسَاكِرِ
 مِنْ اجْتِمَاعِ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى وَعَبْدَةُ الْأَصْنَامِ الَّذِينَ قُتِلَ آبَاؤُهُمْ وَأَقَارِبُهُمْ
 فِي مَجَاهِدَاتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعَلِيٍّ اور فقط مسلمانوں کے جمع کرنے پر یزید نے اکتفا نہیں
 کی تھی بلکہ یہود اور نصارا اور ان بہت پرست کافروں کو بھی جمع کیا تھا جسکے باپ دادا
 اور ششمتہ درجہ ما دون میں جناب رسالت مآب ﷺ اور جناب امیر کے مارے گئے تھے
 وَأَخْطَرُوا لَهُمُ انْتِهَامُ إِلَهَائِهِمْ وَإِنْ كَانَتْ قَامَرَعَنْ قَتْلَاهُمْ اور ان کافروں سے اس
 بات کا اظہار کرتے تھے کہ ہم اس لڑائی میں تمہارے مقتولین کا انتقام اور بدلہ لیتے ہیں
 تم بھی ہمارا ساتھ دو حتیٰ قَالَ يَزِيدُ ۝ لَيْتَ أَشْيَاخِي يَبْدُرُ شَيْئًا ۝
 چنانچہ بالاتفاق یہ روایت ہو کہ جب سر حضرت کا مع اہل بیت یزید کے سامنے گیا تو
 اوس نے دربار عام میں یہ چند اشعار پڑھے کاش آج کے روز میرے وہ بزرگ جو بدین
 مسلمانوں کے ہاتھ سے مارے گئے زندہ ہوتے اور دیکھتے کہ میں نے کیسا بدلہ لیا وَقَالَ
 الَّذِينَ شَهِدُوا الطَّفَّ مِنْ أَعْوَانِ يَزِيدٍ لَعَنَهُمُ اللَّهُ لَمَّا سَأَلَهُمُ الْحَسَنِ ۝
 يَوْمَ عَاثُوا انْكُمْ بِمَا ذَاتَقْتُلُونَنِي اور اکثر پیروان یزید سے جو کہ بلا میں حضرت سے
 لڑنے آئے تھے اور جب حضرت امام حسین نے بروز عاشورا پوچھا کہ تم مجھ کو کس سبب
 قتل کرتے ہو اُس نے غیظاً اُمَّ لَبْدَةٍ أَحَدُ نَتْمِهَا أُمُّ لَحِيْقٍ وَاجِبُ تَرْكُتْهُ
 کیا میں نے کوئی سنت رسول اللہ کو بدل دیا ہو یا کوئی بدعت دین اسلام میں نئی حادث
 کی ہو یا کوئی حق واجب کسی کامین سے چھوڑ دیا ہو فَقَالُوا إِنَّمَا قَاتَلْنَاكَ بُغْضًا مِنَّا

لَا يَبَيْعُ عَلِيٌّ فَإِنَّهُ قَتَلَ شَيْوَخًا وَأَسْلَمَ فَنَاوَنَ لِعَيْنُونِ لَمْ يَسِ جَوَابَ دِيَا كَمْ هَمَّ آپَ كَو
محض آپ کے باپ سے چونکہ ملک و بعض ہر قتل کرتے ہیں کہ اوٹھوں نے ہمارے بڑوں کو
مارا ہو اور قتل کیا ہو قسمتی کاں اہتمام یزید و اتباعہ ہکذا و کانت لہم
الْخَوَارِثُ وَالَّذِينَ فَارَّسُوا الْمُسْلِمِينَ مُعَلَّةً وَكَثَرَتِ الْحُسَيْنِ ۚ وَأَخَوَانِهِ صِغَرًا
پھر جب اہتمام یزید اور سیروان یزید کا استی رہ گیا اور خزیہ اور وفیہ اسواں مسلمین
لوٹ کر خوب اونکے پاس فراہم تھے اور ہر جناب امام میں اور آپ کے معین اور مددگاروں کا
ہاتھ تنگ ہو رہا تھا کہ یہ کانت یزید نے اپنے بیٹے کو انجیوس و العساکر و بدل لاکھوں
پھر کہ طرح دستی اشک اور سامان حربہ و تراب کا مال کا تقسیم کرنا آپ سے ہو سکتا میرے
ہاں باپ فدا ہوں آپ کی غریبی اور غم سے اور تنگدستی اور بیچارگی پر و خدا الذی ذکر ت
لَیْسَ لِحِمَّةِ آلِ عَقِيلٍ فَقَطْ ۚ اوروں یزید نے اپنے بیٹے کو اپنی غمناکی میں ہر کس لہ موت
النَّوَاهِدِ مَا رَوَاهُ الْعَامَّةُ وَالْخَاصَّةُ مِنْ اَدْبَارِ الدَّيَا لَمْ يَمِرْ بِرَاسِ کلام بہت سے
شاہد اور نظیرین فریقین کی سیر اور تاریخ سے موجود ہیں اَنْدَبِیَّتِ قَوْلِ شَمْرَةَ ذِي الْجَوْنِ
وَعَبْرَةٍ مِنْ قَتْلَةِ الْحُسَيْنِ ۚ لَمَّا سَأَلَ اَمَامُ یَزِیدُ وَكَانَ یَدَانِ یُکْرَهُ وَیُکْجِشِ مِنْ لَا فَر
بِقَتْلِهِ وَالرَّضَاؤُ بِهِ کیا کسی کو بھول گیا ہے توں شمر وغیرہ کا زمان حسین کا جسوت یزید
اون سے پوچھا اور اراوہ یزید کا یہ تھا کہ لکھا لکھ کر کے اور دست بردار ہو جائے اس بات
کہ اسے حضرت کے شہید کرنے کا حکم دیا تھا اور اس بات سے یزید راضی تھا لَمَّا عَلِمَ یَقِیْنَا
مِنْ وَقْعِ الْحَدَرِ وَالْفِتْنَةِ وَشَقِّ الْعَصَاقِ وَدَمِ شِقِّ وَدَوَالِ اَمْرِهِ عَاجِلًا اس سبب سے
کہ یزید پر یقیناً ثابت ہو گیا تھا کہ اب غدر چاہتا ہے اور فتنہ اوٹھیکا اور دمشق کے لوگوں میں
جوش پیدا ہو جائیگا اور اسکی سلطنت کا زوال بہت جلد ہو جائیگا فَقَالَ مَخْطَا طِبًّا
بِحَدِّ مَحْمُودٍ قَتَلَ الْحُسَيْنِ ۚ وَكَانَ اَلْاَسْفِیَاءُ یُکْرَهُ وَیُکْجِشِ ذَلِكَ اَحَدُهُمْ اِلَ الْاٰخِرِ
اوسوت یزید نے کہا کہ اسکا کوئی بہتر نہیں ہے خدا کے حکم کے کہا کہ بیچ تمہارا کسے حضرت امام حسین کو قتل
کیا ہے اور وہ اشقیانکا کرنے جاتے تھے اور ایک دوسرے پر اس فعل کی نیت کرتا تھا
اَحَى اَنَّهُ قَالَ مَنْ قَالَ اَیُّهَا الْاَمِیْرُ اِنَّکُمْ لَوْ اَخَذْتُمْ بِمَا اَقُولُ لَقُلْتُ لَکَ مَا هُوَ الْحَقُّ

فی ذلک یهان تک کہ اخیر میں ایک کلمہ و سہ نے لکھی دیا کہ امیر پر یہ اگر صاف کوئی مجھے
ناراض نہ تو میں سچی سچی جو بات ہو اور سکریان کروں فقال لہ یزید قل ما بد لك یہ سہ
اوس سے کہا کہ اچھا جو مجھ کو منظور ہو اور سکریان کرو سے قال انما اکتل الحسین م من
جہنم الجحوش و قسم لا امسوا و بدل العطايا و تخلص فی البلاد و کتب
الکتابت و امر سکہ الی التواخی و لا طواف کہا اوس شخص سے کہ قاتل جناب امام حسین کا وہی
شخص ہے جس نے لشکر کشی کا سامان درست کیا اور مال سے لوگوں کو بہت کچھ دیا انعام
اور جائزہ تقسیم کیے ملکوں پر جبراً متصرف ہوا خطوط لکھ کر دور دور پہنچے فان کنت انا
فعلت ذلک فقد قتلتہ و لا فانض ما انت فایس فی اب اگر یہ سب کام میں نے کیے
ہیں تو میں ہی اس جرم کا مرتکب ہوا ہوں ورنہ میری نسبت جو مجھ کو حکم کرنا ہو کرو سے
فکت اللعین کا نہ اقمہ بخرا هذا هو محصل الشرايات یہ سنگریذہ ایسا چپ ہوا جیسے
کوئی شخص تہرنگل جائے اور بول سکے یہ خلاصہ ہو روایات فریقین کا اما ما یحصل
یہ من فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی الجہاد و فعل امیر المؤمنین ع فتو
قیاس مع الفاسق البین اور یہ چونکہ جی افافا صبی نظیر میں فعل جناب رسالت مآب
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امیر المؤمنین علیہ السلام کو بیان کر سکے ہیں یہ نظیر غلط ہے اور بہت
ظاہر فرق ہے جو امین امام حسین ع اور اوس دونوں بزرگوں کے وشتان مابین
مجاہد اربعہ صوابین جہاد الحسین ع من الذکر و کبر اور بہت بڑا فرق ہے جو امین
اون بزرگوں کے اور جہاد امام حسین ع میں و هذا من الامور البکد یقیمہ العی
لا ینکرہا لا مکابرہ نیکہ اور یہ ایسی کھلی ہوئی بات ہے کہ سب کا انکار سوائے اوس نہیں
کے اور کوئی نہیں کرتا جو یہی باتوں کا انکار کرے وانی الی غایتی هذا مع کثرت
شفیع و عوارض فی کثیر القصابا البی جرت نین الحسین ع و بنی اعدائہ وقد طاعت
من کتب السیر و المنازل ما لا احصیہ اور میں اس وقت تک باوجودیکہ مجھے زیادہ تو جہاد
اون جگہوں کی تلاش میں جو درمیان امام حسین اور اوس کے دشمنوں کے واقع
ہوئے اور اسی تحقیق میں اتنی کتابیں تالیف ہوئی ہیں کہ ان کی شمار نہیں کر سکتا

جناب امیر
میں کا جو غلط
رسول خدا کا فعل
جہاد میں نہایت
بامعین
علیہ السلام
کے لئے ہیں

وَلَكِنْ وَكَرِهْتُ أَنَّ الْحَسَنَيْنِ مَوْصِيَّيْنِ كَيْفَ كَانُوا بَعِيْثُونَ وَمَا ذَا سَكَانُوا
 يَأْكُلُونَ وَيَشْرَبُونَ وَقَدْ سَدَّتْ عَلَيْهِمْ أَبْوَابُ الدُّنْيَا نَزَلَ عَلَيْهِمْ جَبَلٌ مِّنْ سَمَاءٍ
 نَّهْنِ مَعْلُومٍ هُوَ كَالْأَسْبَابِ فِي الْمَاءِ حِينَ يَنْزِلُ عَلَيْهِمْ وَهُوَ كَالْأَسْبَابِ فِي الْمَاءِ حِينَ يَنْزِلُ عَلَيْهِمْ
 رُفْدُ كِيٍّ بِسَرِّهِ تَحْتَهُ أَوْ بِأَبْوَابِ خَيْرِشِ كَيْفَ كَانُوا كَرِهُوا لَهُمْ رُفْدُ كِيٍّ بِسَرِّهِ تَحْتَهُ
 أَبْوَابُ آدَمِيٍّ كَيْفَ كَانُوا كَرِهُوا لَهُمْ رُفْدُ كِيٍّ بِسَرِّهِ تَحْتَهُ أَبْوَابُ آدَمِيٍّ كَيْفَ كَانُوا
 أَوْ كَمَا نَ سَرِّهِ تَحْتَهُ أَبْوَابُ آدَمِيٍّ كَيْفَ كَانُوا رُفْدُ كِيٍّ بِسَرِّهِ تَحْتَهُ أَبْوَابُ آدَمِيٍّ
 تَعْرِضَ لِدِكْهُ وَإِنْ كَانَ ذَلِكَ مِنْ أَهْلِ الْأُمُودِ أَوْ كَيْفَ كَانُوا رُفْدُ كِيٍّ بِسَرِّهِ تَحْتَهُ
 بِأَيَّ جَوَاسِ بَاتٍ سَيِّئَةٍ كَرِهُوا لَهُمْ رُفْدُ كِيٍّ بِسَرِّهِ تَحْتَهُ أَبْوَابُ آدَمِيٍّ كَيْفَ كَانُوا
 جَسَدًا وَكَرِهُوا لَهُمْ رُفْدُ كِيٍّ بِسَرِّهِ تَحْتَهُ أَبْوَابُ آدَمِيٍّ كَيْفَ كَانُوا رُفْدُ كِيٍّ بِسَرِّهِ
 لَيْسَ لَهُمْ حَقٌّ مِنْ عِلْمِهِ التَّمَدُّنِ وَلَا لَهُمْ عَوْنٌ فِي ذَلِكَ أَوْ سَبَبِ اسْتِغْنَائِهِمْ
 مَوْصِيٍّ وَغَيْرِهِ كَوَيْلٍ مَعَالِشٍ سَبَبِهِ نَهْنِ مَعْلُومٍ هُوَ كَالْأَسْبَابِ فِي الْمَاءِ
 طَرَفٍ مَوْصِيٍّ هُوَ تَحْتَهُ وَلِهَذَا أَتَوْا بِهِمْ يَرَوْنَ أُمُودًا تَصَادُّهَا وَيَرَوْنَ أَرَاغًا
 مَسْتَنَاقِضَةً أَسَى وَاسْطَى دِيكْهُ جَا تَاهُو كَيْفَ كَانُوا رُفْدُ كِيٍّ بِسَرِّهِ تَحْتَهُ
 كَرِهُوا لَهُمْ رُفْدُ كِيٍّ بِسَرِّهِ تَحْتَهُ أَبْوَابُ آدَمِيٍّ كَيْفَ كَانُوا رُفْدُ كِيٍّ بِسَرِّهِ
 الْفِرَاقِ الصَّالَةِ كَالْأُمُودِ وَالنَّصَارَى وَغَيْرِهِمْ تَكُونُ رَاوِيَا لَهُمْ أَضْمُوكَةَ مَحْضَةٍ
 عِنْدَهُ وَيَنْجِبُهُ الشَّقِيصَةُ لِيَنَامَعَائِشُ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ كَوَيْلٍ غَيْرِ مَذْهَبٍ وَالْأَجْبَسِ يَهُودٍ
 نَّصَارَى وَغَيْرِهِ إِنْ مَوْصِيٍّ كَيْفَ كَانُوا رُفْدُ كِيٍّ بِسَرِّهِ تَحْتَهُ أَبْوَابُ آدَمِيٍّ
 أُنْكَى بَاتِينَ أَوْ كَوَيْلٍ هُوَ كَالْأَسْبَابِ فِي الْمَاءِ حِينَ يَنْزِلُ عَلَيْهِمْ وَهُوَ كَالْأَسْبَابِ
 وَلَوْ لَا خَوْفُ الْإِطْلَاقِ لَدَا كَرِهُوا لَهُمْ رُفْدُ كِيٍّ بِسَرِّهِ تَحْتَهُ أَبْوَابُ آدَمِيٍّ
 أَوْ أَوْ كَرِهُوا لَهُمْ رُفْدُ كِيٍّ بِسَرِّهِ تَحْتَهُ أَبْوَابُ آدَمِيٍّ كَيْفَ كَانُوا رُفْدُ كِيٍّ بِسَرِّهِ
 حَيْثُ سَفَنَةٍ سَفَنَةٍ سَفَنَةٍ سَفَنَةٍ سَفَنَةٍ سَفَنَةٍ سَفَنَةٍ سَفَنَةٍ سَفَنَةٍ سَفَنَةٍ
 وَتَاوَلَتْ لَهَا فِي كَيْفَ كَانُوا رُفْدُ كِيٍّ بِسَرِّهِ تَحْتَهُ أَبْوَابُ آدَمِيٍّ كَيْفَ كَانُوا
 أَوْ كَرِهُوا لَهُمْ رُفْدُ كِيٍّ بِسَرِّهِ تَحْتَهُ أَبْوَابُ آدَمِيٍّ كَيْفَ كَانُوا رُفْدُ كِيٍّ بِسَرِّهِ

وَتَاوَلَتْ لَهَا فِي كَيْفَ كَانُوا رُفْدُ كِيٍّ بِسَرِّهِ تَحْتَهُ أَبْوَابُ آدَمِيٍّ كَيْفَ كَانُوا

اپنی استطاعت کے اون کی تاویل کروں فَاَنْذِرْ إِلَى مَا بَعَثْنَا بِصَدْرِهِ وَنَقُولُ
اب ہم اسی مطلب کی طرف رجوع کرتے ہیں جیسکہ انجابت کے وسیعے ہیں اور کہتے ہیں
اِنَّمَا فَعَلَ الْحُسَيْنُ خُرَافَةً وَاضْطِرَّ مِنْهَا لَا تَشْتَبِهَنَّ اَلَّذِيْنَ اَتَتْهُمُ مِنَ الْاَعْرَابِ
اَنَّهُمْ هَاذِهِمْ يَكْفُرُونَ بَعْدَ اَلَّذِيْ كَفَرُوا عَنِ اَبْنِ الْحَدَّادِ اس سے پہلے حضرت امام حسین نے
یہ خبر اون لوگوں کو سنائی تھی تاکہ استخوان ہو جائے اور اب ہر اہل لوگوں کے ارادہ کا اور
نیت کا حال معلوم ہو جائے کہ بعد سے اس خبر کے کہ یہ ایک حضرت کا ساتھ چھوڑ دیا
وہ لوگ کیا کرتے ہیں اور کس طرح حضرت سے پیار کرتے ہیں کماں کما ظَنَّهُ الْحُسَيْنُ
اَنَّهُمْ تَقَرُّوا يَمِينًا وَشِمَا الْاَپْسِ وہی ہوا جو شریعت کو خیال تھا کہ وہ لوگ درہنہ باین
متفرق ہو گئے اور کوئی باقی نہ رہا و لَمْ يَبْقَ مَعَهُ اِلَّا خِيَارُ اَصْحَابِهِ وَاهْلُ بَيْتِهِ الَّذِيْنَ هُمْ
دَعَا بِلَهُمُ الْاِسْلَامَ وَبِهِمْ اَيَّدَ اللّٰهُ وَبَيَّنَّ لَهُ الَّذِيْ رَازَقَهُمْ اَنَّهُمْ ہں وہی چند لوگ رہ گئے جو
مقترب اور برگزیدہ اور آپ کے اصحاب اور اہل بیت ہیں سے کہ وہ ستون بن اسلام
ہوئے اور انہیں سے حد لے اپنے اوس دین کی تائید کی جو ان کے واسطے پسند کیا تھا
وَقَدْ بَقِيَ هَاهُنَا اَنَّ السَّيِّدَ سَاحِرَ رَوَى فِي التَّحْقِيقِ كَمَا قَرَأَ الْحُسَيْنُ عَرَفَتْ
ذَلِكَ الْجَمْعُ كَلَامُ اَبِیْ فِي مَزَلِ سُبَالَةَ اَبْدَ عَجَّيْ خَبَرِ مُسْلِمٍ رَحِ وَالْمُقَدَّرِ
سَآوَى خُرَافَةَ بَعْدَ عَجَّيْ خَبَرِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَظْطَرُّ بِاتِ يَمَانِ بَاقِي رہی کہ ہوں
ہیں آپ کے رخصت کرنے کی کیفیت بعد یہ سچے خبر شہادت جناب مسلم رحمہ اللہ کے
روایت کی ہے اور جناب شیخ مفید رحمہ اللہ نے یہ خبر زنی اور ان کا رخصت کرنا بعد یہ سچے
خبر شہادت عبد اللہ بن یقطر کے لکھا ہے وَلَا تَنَاقُضْ فِي الْقَوْلَيْنِ اَصْلًا فَانَّهُ يُمَكِّنُ
اَنْ يَكُوْنَ الْحُسَيْنُ مِنْ عَرَفَتِهِمْ مَرَّتَيْنِ مَوْءَا اَجْمَالًا كَمَا فِي مَزَلِ سُبَالَةَ وَفَوَّهَ
بِالْتَفْصِيلِ فَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْكِتَابَ وَهَذَا بَيِّنٌ لَا اِشْكَالَ فِيْهِ اَمْرَانِ دُونِ
اِذَا تَوَلَّوْا مِنْ كَچھ تناقض نہیں ہے ہو سکتا ہے کہ حضرت سے دو مرتبہ ایک رخصت
کرنے کی گفتگو ہو ایک مرتبہ بالا ہال منزلہ الدین اور ایک مرتبہ بالتفصیل کہ تحریر
اپنی اور کو سند ملی اندر رخصت کیا اور یہ بات ظاہر ہے کہ ان کے اہل بیت

باب ہفتم۔ ہم ملاقات عمر بن ہوفان کی جناب امامین
علیہ السلام سے اور گفتگو باہمی جو اوس وقت ہوئی

قَالَ فِي الْبَحْرِ سَأَلَ الْحُسَيْنَ عَنِ الْعُقْبَةِ فَقَالَ عَلَيْهِمَا سَأَلَ رَوَايَتِ كِي هُوَ
پھر حضرت بعد شرف کرنے جماعت اعراب کے روانہ ہو کر منزل بطن عقبہ پہنچے وہاں پر
مقام کیا فَلَقِيَهُ سَيِّدُهُ مِنْ بَنِي عِكْرِمَةَ يُقَالُ لَهُ عُمَرُ بْنُ هَوْفَانَ بْنِ
بنی عکرمہ کا وہاں آپ سے ملا جسکا نام عمر ابن ہوفان ہو قال له آتِنِي ثَرِيدًا قَالَ لَهُ الْحُسَيْنُ
انگوشتہ شیخ نے عرض کی کہ کہاں جانیسا آپ کا قصہ سنا ہے آپ سے فرمایا میں کو فہ کو جاتا ہوں
قَالَ لَهُ الشَّيْخُ أَنْتَ لَكَ اللَّهُ مَا أَنْصَوْتُ شَيْخًا مِنْ عَمَلٍ كَمَا تَمْنَى أَنْتَ أَنْتَ تَقُولُ مَا تَهْوَى
کی کہ آپ اسی جگہ سے پلٹ جائیں فَوَاللَّهِ مَا تَشْدُمُ إِلَّا عَلَى الْبَيْتِ وَهَذَا الشَّيْخُ
سجدے لایزال کہ آپ کو فہ کو نہیں جاتے ہیں بلکہ نیزہ کی نوکوں پر اور تلوار و مکی باڑھ پر
جانکا قصد کرتے ہیں وَإِنْ هُوَ لَا الَّذِينَ بَدَعُوا الْبَيْتَ لَوْ كَانُوا كَفَوَاكَ مَوْنَةً الْقَتَالِ
وَوَطَّؤُوا الْكَأَشْيَاءَ فَقَدْ مَنَّتْ عَلَيْهِمْ كَانُوا ذَاكَ سَرَايَاً أَوْ يُلُوكَ كَوْفَ كَ جَهَنَّمَ أَنْتَ
پاس خط خطو اور زبانی پیام بھیجا ہوا اگر سامان ضروری لڑائی کا آپ کے واسطے مہیا
کر دیتے اور جن چیزوں کی بروقت کار نزار کے حاجت ہوتی ہو وہ سب آپ کے واسطے مہیا اور
آمادہ کر دیتے اور پھر آپ کو ہر طرف جاتے اور ہر طرف سے تجویز کر سکتی تھی کہ جانا آپ کی درست
اور سجا ہونا عَلَيَّ صَلَاحُ الْحَالِ أَيْ تَدَارُكُ شَيْئٍ فَإِنَّهُ لَا أَسْأَلُكَ أَنْ تَفْعَلَ لِي كُنْ
حالت میں جسکو آپ مجھے بیان کر چکے ہیں میں کسی طرح تجویز نہیں کرتا ہوں کہ آپ کو فہ کو
مشریفہ لجا میں فَقَالَ لَهُ الْحُسَيْنُ يَا عَبْدَ اللَّهِ لَيْسَ يَخْفَى عَلَيَّ الرَّأْيُ وَلَكِنَّ اللَّهَ تَعَالَى
لَا يُغَلِّبُ عَلَى آخِرِهِ حضرت سے فرمایا اسی بندہ خدا سے اور تجویز کوئی مجھ پر مخفی نہیں ہو اور
میں ان باتوں کو خوب سمجھتا ہوں مگر خدا تعالیٰ کے حکم پر کوئی غالب نہیں ہو سکتا ثُمَّ قَالَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاللَّهِ لَا يَدْعُوَنِي حَتَّى يَسْتَحْرِضُوا هَذِهِ الْعُقْبَةَ مِنْ جَوْفِي پھر حضرت نے تصریح
اوس سے ارشاد فرمایا کہ قسم تجھ پر میں کہیں کہیں نہ چلا جاؤں یہ لوگ میرا بھیجا پھوڑینگے

جب تک کہ یہ میرا دل جو مصائب اوٹھاتے اوٹھاتے خون ہو گیا ہو میرے جسم سے
 باہر نکال کر پھینک دین یعنی یہ ضرور مجھ کو شہید کرینگے فَإِذَا دَعَاكَ رَبُّكَ فَاسْتَجِبْ لَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 مَنْ يَذِلُّهُمْ حَتَّى يَكُونُوا آسَافًا نَزَّاقًا لَمْ يَجِبْ لَهُمْ شَيْءٌ خِذَا سَعَى عَادِلٍ اِنْهَارِ اَيْسَهُ
 شخص کو مسلط کرینگا جو ان کو ایسا رسوا اور خوار کر دینگا کہ ان سے زیادہ تر رسوا اور
 ذلیل کسی است میں کوئی فرقہ پیدا نہیں ہوا ہے ترجمہ حدیث تمام ہوا اور اسی حدیث کی
 شرح پر اس باب کے میں ختم کرونگا اور اس کے بعد باب ملاقات قرآن کا حضرت امام حسین علیہ السلام
 أَقُولُ إِنَّ هَذَا الشَّيْخَ دَوَّاسِي سِدْرِي وَكَوَلَهُ يُرِي الْأَمْسَارَ سِينٌ فِي أُمُورِ الْأُمَمِ
 وَالسِّيَاسَةِ كَابْنِ بَنِي سُلَيْمٍ رَمِيْنٍ كَمَا هُوَ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ بُوْدَانَ نَهَايَتُ نَجْتَهُ كَارَ أَدْمَى
 تھا اور کیا عجیب ہو کہ انہ نظام امور ممدان اور سیاست اور سلطنت میں انکو بڑی شائستگی
 حاصل ہو جس طرح ابن عباسؓ کو بھی ایسی ہی شائستگی تھی اسیلئے کہ انھوں نے بھی
 حضرت امام حسینؓ سے ایسا ہی کہہ کر کہا تھا إِنَّهُ أَحْسَنُ النَّاسِ بَقْدَرٍ مَا يَجِبُ عَلَيْهِ مِنْ
 ظَرِّ أَهْلِ الْأَمْرِ اَيْسَهُ كَرَبِّهِ الْعَبْدُ بْنُ بُوْدَانَ لَمْ يَخِرْ خَوَاهِي اَوْ رِئَاسَتِهِ دَوَّاسْتَانِ
 اوسے نہ ریا تین عرض نہیں ہو بلکہ ظرافت پر ہی امور کے اس پر واجب تھا وَبَيْنَ فِي تَقْطِ مَوْجِرِ
 مَا لَا يَفْجُو بِإِلَاحٍ مُمْسِكًا لِبِأُورِاسِيَّةٍ مَقْصُورٍ كَلَامِهِمْ اَتَمَّنِي بَاتِينَ بِلَانِ كَرِيْنِ جَوْرُ
 طَوْلَانِ كَلَامِهِمْ اَتَمَّنِي بَاتِينَ بِلَانِ كَرِيْنِ جَوْرُ طَوْلَانِ كَلَامِهِمْ اَتَمَّنِي بَاتِينَ بِلَانِ كَرِيْنِ جَوْرُ
 مِنْ الْأَصْدِقَاءِ لَكُنْ لَكَ مَوْثِقَةُ الْقِتَالِ اس نے کیا اچھی بات کہی کہ یہ لوگ جنوں نے
 آپ سے درخواست کو نہیں آنے کی اور دعویٰ خلافت کرتے کی ہو اگر سچے دوست
 آپ کے ہوتے تو جہاد کیواسطے جو جو سامان و کار جو وہ بھی مہیا کر دیتے وَطَعُوا لَكَ الْأُمُورَ
 الَّتِي يَجِبُ اَعْدَادُهَا التَّجْمِيزُ اَلْجَيُوشِ وَالْعَسَاكِرُ وَكُلِّ مَا يَجِبُ اَعْدَادُهَا لِيَجْمَعُوا اَدَارَتِ
 کر دیتے اور ان سب چیزوں کو جسکی فراہمی درستی لشکر میں بغرض جہاد کرنے کے ضروری ہو
 وَأَذَلُّكُمْ يَفْعَلُوا ذَلِكَ لَمْ يَفْعَلُوا غَرَضًا وَجَبَ اَيْسَانِهِمْ كَيْسَهُ اَوْ فَقَطْ زَبَانِي بَاتُوْهُ بِرِئَاسَتِهِ
 تو انھوں نے آپ کو فریب دیا ہو فلَا يَنْبَغِي لَكَ اَنْ تَقْتَرِبَ اَفْوَالَهُمْ اَلَّتِي يَسَالِفُ مِنْهَا قُلُوبُهُمْ
 بہر آپ کو بھی مناسب نہیں ہے کہ آپ انکی زبانی باتو نہ فریب میں آئیں کہ وہ باتیں

اٹکے ولی اور اون کے خلاف ہیں وَاَمَّا قَوْلُ عُمَرَ بْنِ الْوَدَّانِ فَاَمَّا عَلِيٌّ هَذَا وَهَذَا الْحَالِ الَّذِي
 تَذَكَّرْنَا مِنَ الْمَقْصُودِ بِأَنَّهُ قَدْ سَأَلَ الْحَمِيمُ عَنْ كُلِّ مَا يَحِبُّ بِالسُّوَالِ عَنْهُ مِنْ كِتَابَةِ
 الْمَوْكِنِ وَغَيْرِهَا اوردیہ جو عمر بن بوذان نے حضرت سے کہا کہ یہ کیفیت جو آپ بیان کر رہے
 ہیں اس کہنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس شیخ نے جملہ حالات اور روایات کو حضرت سے
 پوچھ لیا تھا اور یہ بھی دریافت کر لیا تھا کہ سولہ ہجری میں اور پیام کے اور پیش آمد کو فوجوں کے
 آپ کے ساتھ فرما رہی ضروریات جہاد میں کیسی ہو وقتاً بالوقت اے مہاجرینؓ کُلِّ ذَلَالٍ وَلَا يَكُنْ
 مَرَكَةً الرَّأْيِ وَلَكِنْ يَذْكُرُهُ اوردیہ اور جناب امام حسینؑ نے ان سب باتوں کو مفصل اور سن سے
 بیان کر دیا تھا مگر راوی روایت ہاتھ آئے اولیٰ کو ترک کر دیا اور ذکر نہیں کیا اسی قسم کی غروابی
 تاریخی حالات کے بیان کرتے ہیں ہوتی ہو کہ اُن لَيْكَ قَالَ لَشَيْخٍ فَاَنَّى لَا اَرَى لَكَ اَنْ تَقْعَلَ
 اور اور نہیں حالات کے سننے کے بعد عمر بن بوذان نے کہا کہ ایسی حالت جب کہ نہیں کہہ رہی
 تو پھر میری رائے تجویز نہیں کرتی کہ آپ کو فوج تشریف لے جائیں وَاَجَابَ الْحَمِيمُ بِمَا يَشَاءُ
 لَا يَتَّقِي عِلَّا الرَّأْيِ اور حضرت نے جواب دیا کہ معلوم ہے عقلی پھر بھی پوچھنا نہیں ہر
 فَاتَّقِ مَنْ لَا مَوْرَافَقًا لَهُمْ وَتَقِمْ بِحَدِّهِ اَللّٰهُ يُدْرِكُ دَقَائِقَ الْأُمُورِ اے علیؑ کہ جو کچھ میری
 تجویز میں آتا ہے نہ تو کہل ہوئی بات ہو اور ہم تو بعینات الہی بار یک باتوں کے بھی
 روائت سمجھتے ہیں وَلَكِنْ اَلْمَأْمُورُ مَعْدُومٌ مَّرْجِسٌ بَدْعُ خُذَّاءُ كُوْنِي حَكَمَ قُلُوبِ خُذَّاءُ
 وہی حکم دوسکو ظاہری تجویزوں کے خلاف کہہ دے واسطے عذر ہو جاتا ہے
 قَالَ اَللّٰهُ تَعَالٰی اَقْرَبًا فَرَاغًا لَنَا مِنْ اَلْاَيَاتِ لَا يَذْكُرُ عَلٰی اَمْرٍ ۱۸ سئل
 کہ خدا نے ہم پر ایک حکم جاری فرمایا ہو جب کی سب آوری میں کہ کچھ چار نہیں ہوا سئل
 کہ خدا تعالیٰ کے حکم پر کوئی شخص غالب نہیں ہو سکتا وَاِنِّي كَمَا زَعَمْتَ لَسْتُ بِمَعْرُودٍ
 بِمَا فَعَلْتُ مِنَ الْكُتَابِ اَلَيْ وَبَيْعَةُ مُسْلِمٍ مِنْهُمْ تُخْلَعُ الْبَيْعَةُ وَقَتْلِي عَرَايَا اور میں
 فریب میں نہیں آیا ہوں کوفین کو داخل طرزیسی اور بیعت کرنے پر مسلمہ کی پھر
 بیعت کو ٹوڑ دینا اور انکو قتل کرنا یہ سب کچھ مجھ کو معلوم ہو دَعَا هُمْ اَللّٰهُمَّ سَوِّفَ
 اَيُّهُ تَكُونُنِي اور فریب ہو کہ یہ مجھے بھی قتل کرینگے یہ بھی مجھ کو خوب معلوم ہو تَمَّ صَرَخَ

[illegible]

کر چکین گے ہر ایک جاہل بے عقل اور دشمن تیرہ درون اور مؤمن سب کو معلوم ہو جائیگا
 کہ یہ نبی امیہ بدترین مخلوقات الہی سے ہیں لَکِنَّ لَهُمْ نَصِيبٌ مِّنَ الدِّينِ وَلَا لَهُمْ
 حِجَابٌ وَلَا لَهُمْ وَقَائِرٌ اور دین اسلام سے انکو کسی قدر بہرہ نہیں ہو اور نہ انکو کچھ وقار
 اور شرم اور غیرت ہو فَبَسَّطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مَنْ يُدْلِهِمْ وَهُوَ الْمُخْتَارُ بْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ وَعَنْ يَدِهِ
 مَوِي الْقَتْلَةَ وَالسَّفَكَةَ لِذَا لَمْ يَجِبْ عَلَيْهِمْ ابْدَانٌ پر ایسے شخص کو سلاط کر لیا جو انکو
 خوب ذلیل کرے جیسے مختاریا اور لوگ جو انکو قتل کریں اور انکی خون ریزی کریں
 وَالْقَتْلَةَ لَعْنَةُ لَعْنِهِمْ فَيَنْفَوْهُ مِنَ الْأَرْضِ وَيَكُونُوا ذَلَّالًا فِرَاقًا لَامُحٍ
 اور وہ لوگ خدا پیدا کر لیا جو انکی آبرو عزت کو خاک میں ملا دینگے اور رو سے زمین سے
 نام انکا مٹا دینگے اور ذلیل ترین فرقہ بنی آدم ۲ میں یہی لوگ ہو جائیں گے وَكَانَ
 كَمَا أَخْبَرَهُ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي أَقْلٍ مِّنْ ثَلَاثٍ أَوْ أَسْبَعٍ مِّنْ جِيسَا امام عالی
 مقام نے ارشاد فرمایا تختائین چار برس سے کم کے اندر سب کچھ واقع ہو گیا وَهَذَا أَوَّلُ الْكَلَامِ
 جَوَابًا لِّلْسُؤَالِ سَائِلٍ وَهُوَ عَمْرٍاءُ بْنُ بُرْدَانَ لَكِنَّهُ جَوَابٌ لِّلْجُمْلَةِ الْمَاضِيَةِ لَكِنَّهُ
 مِّنَ الْمَسِيرَةِ إِلَى الْكُوْفَةِ اور یہ ارشاد حضرت کا اگرچہ بظاہر جواب ایک ہی شخص کے قول کا ہو
 یعنی عمر بن بوذان کا مگر دراصل جتنے لوگ آپ کو بطرت کوفہ کے جانے کو منع کرتے تھے
 سب کا جواب یہی ہو گیا اَمَّا قَوْلُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا يَدْعُوْنِي حَتَّى يَسْتَحْجِرُوا الْعَلَقَةَ عَنْ
 جَوْفِي یہ جو حضرت نے فرمایا کہ نبی امیہ مجھ کو نہ چھوڑینگے جب تک کہ میرا دل جو خون ہو گیا ہو
 او سکومیرے جسم سے نکال نہ لیں يُرِيدُ بِالشَّلَقَةِ قَلْبَهُ الَّذِي قَدْ ذَابَ فَاسْتَحَالَ
 مِّنْ شِدَّةِ الْكَأَبِ وَالْحُزْنِ وَتَوَاتُرِ الْهَمُومِ وَالْغَمُومِ كَأَنَّهُ الدَّمُ الْمَجْمُودُ
 بِأَذَى الْغَلْظِ آپ کا مطلب یہ ہو کہ میرا دل جو کچھل کر بسبب زیادتی حرارت رنج اور مصیبت
 کے اور پے درپے افکار اور آلام شبانہ روزی کے مثل ایسے خون کے ہو گیا ہو جس میں
 تھوڑی سی غلاظت آجائے اسی کو علقہ کہتے ہیں وَفِيهِ إِشَارَةٌ بِلَيْعَةٍ وَهِيَ آتِيَةٌ
 عَلَيْهِ السَّلَامُ مُشِيرَةٌ عَلَى الْهَلَاكِ اور اس میں نہایت نازک اشارہ ہو
 اس بات کا کہ وہ جناب اب قریب ہلاکت ہو رہے ہیں اتنے صدقات آپ کو پہنچ چکے

وَلْيُسْئَلْهُمْ إِشْرَافُهُ عَلَى الْهَلَاكِ مِنْ تَعْبِيرِهِ الْقَلْبَ بِالْعَلَقَةِ اور مستریب
ہلاکت ہونا آپ کا اس سبب سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے اپنے دل کو نقطہ علقہ سے
تعبیر کیا جو فَإِنْ خَلَقَهُ اللَّهُ كَمَا بَيَّنَّاهُ فِي كِتَابِهِ الْحُجْدِ إِنَّمَا تَكُونُ بَعْدَ
اِسْتِحَالَاتِ ثَلَاثِ اسلئے کہ گوشت کی پیدائش جس طرح خدا نے قرآن میں بیان فرمائی ہے
بعد میں قسم کے تغیرات کے ہوتے ہوئے فَاُولَى اِسْتِحَالَاتِ النُّطْفَةِ لِاِسْتِحَالَةِ بِالْعَلَقَةِ
پہلا تغیر صورت جو نقطہ میں ہوتا ہے وہ یہی ہے کہ نطفہ نیم بستہ خون ہو جاتا ہے جس کو علقہ
کہتے ہیں ثُمَّ يَكُونُ بَعْدَ هَا لِمُضْغَةٍ دُوسرا تغیر یہ ہے کہ علقہ سے مضغہ بنتا ہے جس کو نرم لومڑ
گوشت کا کسنا چاہیے ثُمَّ يَكُونُ مِنْهَا اللَّحْمُ مضغہ سے صورت بدل کر گوشت بن جاتا ہے
وَهَذَا أَوَّلُ النَّشْأَةِ اور یہ بات ابتدائی خلقت کی ہے فَاِذَا ذَابَ اللَّحْمُ وَانْعَكَسَ لِاِمْتِزَاجِ
پہر جب گوشت پگھل جائے اور خلقت کے برخلاف گوشت کی صورت بدلنے لگی فَاُولَى مَا
يَكُونُ إِلَيْهِ الدَّمُ هِيَ الْمُضْغَةُ وَبَعْدَ هَا يَكُونُ إِلَى الْعَلَقَةِ پس پہلے حرارت غریبہ قلب کی
صورت بگاڑ کر قلب کو مضغ کی حد تک پہنچاتی ہے اور ایک بعد مضغہ سے علقہ ہو جاتا ہے ثُمَّ
إِذَا اسْتَدْبَّتِ الْحَرَارَةُ فَتَصِيرُ هَا كَمَا كَانَتْ لَهَا بِحَرَارَتِ اور زیادہ بڑھے مضغہ کا
خون ہو جاتا ہے وَإِذَا اسْتَحَالَ الْقَلْبُ وَمَا فَتَدَّ مَا تَلَا نَسَانُ اور جب دل آدمی کا خون ہو گیا
اوسی وقت مرجاتا ہے وَتَبَيَّنَتْ مِنْ هَذَا أَنَّ الْحَيَيْنَ قَدْ اسْتَحَالَ قَلْبُهُ اِسْتِحَالَاتَيْنِ وَتَبَيَّنَتْ
كُنْهُهُ وَمَا فَتَدَّ مُشْرِفٌ عَلَى الْمَوْتِ اس قول سے حضرت کے معلوم ہوا کہ رنج اور صدمات
اوٹھاتے اوٹھاتے دو تغیر تو آپ کے دل میں گویا ہو چکے اور قریب ہے کہ دل آپ کا خون
ہو جائے پس آپ کا زمانہ موت قریب آپ ہو گیا ہے وَلَا يَعْنِي إِلَّا أَيَّامًا قَلِيلًا اور اب
سولے چند روز کے آپ زندہ نہ رہیں گے وَهَذِهِ الْكَلِمَاتُ وَإِنْ كَانَتْ أَبْلَغَ مِنَ الصَّوَابَةِ
كَانَ كُنْهَ الْكَلِمَاتِ قَوْلُهُ لَا خِيَةَ مُحَمَّدٌ مِنَ الْحَقِيقَةِ وَقَوْلُهُ لَا بَيْنَ عِبَّاسٍ وَقَوْلُهُ لَا خِيَابَ
مُحَاطِبًا لِابْنِ الزُّبَيْرِ وَقَوْلُهُ سَابِعَةً لِعُمَرَ بْنِ الْوُذَّانِ اور یہ کنایہ اپنے مصائب کا چار مرتبہ
حضرت نے ارشاد فرمایا ایک مرتبہ اپنے بھائی محمد بن حنفیہ سے اور دوسری مرتبہ بن عباس
سے اور تیسری مرتبہ اپنے اصحاب سے سامعین ابن زبیر کے اور چوتھی مرتبہ عمر بن ابی ذر سے

بابت جب ہم ملاقات حرمین نزدیک ریاحی کی حضرت
امام حسین علیہ السلام سے اور پانی پلانا لشکر کو اور بعض مہجرت
حضرت امام حسین علیہ السلام کے جو اس دن ظاہر ہوئے

كَانَ الْحُرَيْرَةُ شَجَاعًا بَلَدًا ضَرْفًا كَأَنَّهُ يَكُنْ عِنْدَكَ مِنَ الْمَدِينَةِ وَالْمَكَّةِ شَيْئًا
حرمین نزدیک ایک مرو شجاع اور دلیر اور دلاور تھا مکر اور فریب او سے کچھ نہیں آتا تھا
وَأَكْبَرُ مَكْنً صَحْبَ الْعُلَمَاءِ وَالْحُكَمَاءِ أَتَى أَصْحَابَ الْإِمَامَةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ
اور کبھی حر کو صحبت اصحاب ائمہ علیہم السلام کی جو عالم اور قاتل لوگ تھے نصیب نہیں
ہوئی تھی وَكَانَ الْأَعْلَبُ مِنْهُمْ قَدْ انْقَضَى فِي الْحَرْبِ وَالصَّغِيرُ فَلَمَّا كَانَتْ
عَالِيًا بِالشُّجَاعَةِ وَقَدْ كَمَلَتْ لَهُ فَنُونَ الْحَرْبِ أَوْ زِيَادَهُ زَمَانَهُ أَوَّلِي عَمْرٍاءُ ثَمَّ بَطَرْتِ
گذرا تھا اسی وجہ سے شجاعت میں نامی ہو گیا تھا اور فنون جنگ میں کامل تھا
فَلَمَّا دَخَلَ ابْنُ زِيَادٍ بِالْكُوفَةِ وَأَخْبَرَ يَوْمًا وَدِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِأَطْرَافِنَا
وَإِنَّهُ قَدْ قَرَّبَ مِنْهَا جَبَّ ابْنُ زِيَادٍ بِصُرُوسٍ رَوَاهُ هُوَ كُوفَةَ مِنْ يَهُونَا أَوْ رَاوَسُ
خبر معلوم ہوئی کہ جناب امام حسین علیہ السلام ہی اسی اطراف میں آچکے اور قریب کوفہ
کے پہنچ گئے ہیں اُس رات بن زیاہ حرمین نزدیک السریاحی واقعہ کے علیہ آلاف فارحین
وَجَمْعُهُمْ لَهُ جَيْشُهُ ابْنُ زِيَادٍ حَرَمِينَ يَزِيدُ رِيَا حِي كُورَاوَانَهُ كِيَا أَوْ مِزَارِ سَوَارُونَ كَا انْكَرُ
افسر کر کے لشکر درست کیا و قَالَ لَهُ جَمْعُهُ بِالْحُسَيْنِ حَتَّى دَفَعَهُ إِلَى الْكُوفَةِ وَرَحِلَ
کہا کہ اس قدر جناب امام حسین ہر کوئی کرنا کہ کسی اور طرف جاتے یا دین اور گھیر کر کوفہ
میں لانا قَالَ ابْنُ زِيَادٍ وَرَوَيْتُ بِاسْتِئْذَنِ أَنَّ الْحَرْقَ قَالَ لِلْحُسَيْنِ عَمَّ يَوْمَ تَشْكُرُوا
لَمَّا وَجَّهْتَنِي ابْنُ زِيَادٍ إِلَيْكَ خَرَجْتُ مِنَ الْقَصْرِ فَمُودِيَتْ مِنْ خَلْفِي أَتَشْتَرِيَا حَرْبِيَا
ابن عازمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے سلسلہ روایت میں یہ روایت پائی ہے کہ حرمین
بروز عاشوراء جناب امام حسین علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی کہ جس وقت مجھے ابن زیاہ نے

آپ کے گھیر لانے کے واسطے روانہ کیا ہو اور میں قہر امارت کو ذہ سے نکلا پس پشت سے
 میرے یہ آواز آئی کہ اے خرو شنبہری ہو تجکو نیکی سے قَاتَلْتُ فَلَکُمْ اَسْرًا اَهْلًا مِیْنِی
 پیچھے پھر کر دیکھا تو کوئی شخص مجکو نظر نہ آیا فَقُلْتُ وَاللّٰهِ مَا هَذِهِ بَشَارَةٌ وَاَنَا اَسِیْرٌ
 اِلٰی حَرْبِ الْحُسَيْنِ ۲ میں نے بجائے خود کہا قسم بخدا یہ بشارت نہیں اسلیے کہ میں امام حسین
 علیہ السلام سے لڑنے جاتا ہوں شاید مطلب حکم یہ تھا کہ یہ وسوسہ شیطانی ہو وَمَا اُحْدَثَ
 نَفْسِیْ بِاَتِّبَاعِکَ اور اسوقت اے مولا میرے میرے دل میں اسکا خیال نہ تھا کہ میں آپ کی
 پیروی کروں گا فَقَالَ الْحُسَيْنُ ۲ لَقَدْ اَصَبْتَ اَجْرًا وَخَيْرًا حضرت امام حسین علیہ السلام نے
 فرمایا کہ جس نیکی کی تجھے بشارت ہوئی تھی آج اوس کو پہنچ گیا وَفِیْ بَعْضِ السَّرَاوِیَّاتِ
 لَا بَیَّ حُفْنٍ اِنَّہُمْ قَالُوْا اِنَّمَا بَشَّرَکَ بِہِ الْخَضِرُ ۲ اور بعض نسخوں میں ابو مخنف کے
 یہ لفظ وارد ہو کہ حضرت امام حسین نے حرسے یہ فرمایا کہ یہ بشارت مجکو حضرت خضر نے
 دی تھی وَفِیْ بَعْضِ السَّرَاوِیَّاتِ مُؤَدِّیْ یَا حُرَّ اَبَشَّرَ بِالْجَنَّةِ اور بعض روایتوں میں یہ ہو کہ حکم
 عدا آئی اے خرو شبارت ہو تجکو بہشت کی قَالَ الْحُرُّ کَلِّفْنِیْ اُمِّیْ کَیْفَ اَبَشَّرَ بِالْجَنَّةِ وَاَنَا
 اَقْدَمُ عَلٰی حَرْبِ الْحُسَيْنِ ۲ حرسے کہا میری ماں میرے ماتم میں بیٹھے کیونکر مجھے بشارت بہشت
 کی دی جاتی ہو اور میں جناب امام حسین ۲ سے لڑنے جاتا ہوں قُلْتُ وَهَذِهِ هِیَ الْبَشَارَةُ
 اَلَا وُلِّیْ مِنَ الْبَشَارَاتِ السِّرِّ الَّتِیْ بَشَّرَ بِہَا الْحُرُّ لَکِنَّہُ لَمْ یَقْطَعْ بِہَا مِیْنِیْ کہتا ہوں
 یہ پہلی بشارت ہو مجھ اور ان بشارتوں کے جو حکم شہادت نصیب ہونے میں ہوئی تھیں مگر اس
 پہلی بشارت سے حکم لینے انجام بخیر چونے سے آگاہی ہوئی فَاتَّهَ کَانَ سَرَّ جَلَدًا جَسَدِیًّا
 مَدَّ سَکَ عَلَیْہِ وَمَبْلَغُ دُرَّ اَیْتِہِ اَدْنٰی وَاَنْصَرَمِنْ ذٰلِکَ اِسْلِمَ کہ حریک مرو سپاہی
 تھے اور کما علم اور لو کئی عقل اسدرج سے کم تھی کہ ایسے اسرار کو سمجھتے وَالْبَشَارَةُ الثَّانِیَةُ
 مَا اَشْہَرَتْ وَقَدْ نَظَّمَتْ بَعْضُ الشُّعْرَاءِ فِی الْوَرَاثِیْ ۲ اور دوسری بشارت جو مشہور ہو
 اور بعض شعر نے اسکو مرثیوں میں بھی نظم کیا ہو وَاِنِّیْ اِلٰی عَائِشَیْ هٰذَا لَمْ اَخْطُ
 بِاَصْلِہَا فِی الْکُتُبِ الْمَوْجُوْدَةِ الْحَاضِرَةِ اور میں نے اسوقت تک اوس روایت کی اصل
 کسی کتاب میں جنکو میں نے دیکھا ہی نہیں پائی وَلٰکِنْ لَمَّا اَمْرُنَا بِالْمَوْسِعِ فِی تَدْنِیْ کَ اَمْرَا

فانما
 بشارت
 حریک

بشارت
 حریک

الْمَصَائِبِ وَالْفَضَائِلِ بِشَرِّطِ أَنْ لَا يَكُونَ ذَلِكَ مَخَالِفًا لِمَنْزُومَاتِ الْمَذْهَبِ
 فَلِذَا لَا بُدَّ لِي بِدِكْرِهَا لَكِنْ چونکہ ہم کو اجازت ہو کہ مصائب اور فضائل کی روایتوں
 میں زیادہ تحقیق کے درپے ہوں بشرطیکہ وہ روایت خلاف ضروریات مذہب کے
 نہ واسی وجہ سے اس بشارت کے ذکر کرنے میں جو مذہبی عقیدہ سے کچھ مخالف
 نہیں ہو ہم بھی کچھ خوف نہیں کرتے ہیں اور کہتے ہیں وَهِيَ أَنَّ الْحُرَّ ذَاتَ يَوْمٍ مِنْ
 تِلْكَ لَا يَأْكُمُ سُرَّيْ فِي مَنَامِهِ أَنَّهُ يَدُورُ فِي سِلْكِ الْكُوفَةِ يَطْلُبُ نَعْلًا لَا يَصُورُ
 نَعْلًا فَهَرَسَهُ وَهروایت یہ ہو کہ حرنے ایک شب نہیں پایا میں کہ جب کوفیوں کی چڑھائی
 حضرت امام حسین علیہ السلام پر تھی خواب میں دیکھا کہ وہ کوفہ کی کلیوں میں پہرہ پہن
 بتلاش ایک نعل بند کے کہ اس کے گھوڑے کی نعل بندی کرے حتیٰ کہ الی باب مِنْ
 ابْوَابِ الْكُوفَةِ فَرَأَى حَوْلَ الْبَابِ مِنَ النِّسَاءِ الْبَاكِاتِ النَّادِيَاتِ فَتَجَبَّبَ مِنْ ذَلِكَ
 یہاں تک کہ پرتے پرتے ایک دروازہ کو فہر پہونچا اوس دروازہ کے آس پاس دیکھا
 کہ بہت سی عورتیں بیٹن کر رہی ہیں اور چلا چلا کر رو رہی ہیں حر کو یہ ماجرا دیکھ کر تعجب ہوا
 وَسَأَلَ عَنْ بَعْضِ تِلْكَ النَّائِيَّاتِ مَنْ أَنْتِ وَعَلَى مَنْ تَبْكِينَ وَتَدْعِينَ اَوْ نَحْنُ
 عورتوں سے جو رو رہی تھیں حرنے پوچھا کہ تم کون ہو اور کس پر روتی ہو فقالت
 وَيَحْكُ يَا حُرُّ الْكَوْفَةِ سَيِّدَةَ النِّسَاءِ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ بِنْتَ نَبِيِّكَ اِيك نے اُن
 عورتوں میں سے کہا کہ واسے ہو تجھ پر ای حر تو جناب سیدہ اپنے نبی کی دختر کو نہیں پہچانتا ہے
 وَقَدْ أَنْتِ بَعْلَاءُ مُسْلِمِينَ عَقِيلٍ وَهَذَا أَرْأْسُهُ مُعَلَّقٌ عَلَى ذَلِكَ الْبَابِ وَه معصومہ
 عزادار ہو کر جناب مسلم بن عقیل کی تشریف لائی ہیں اور یہ سر اوس مظلوم کا اس
 دروازہ پر لٹکا یا ہوا ہی قَالَ الْحُرُّ نَأْمُرُكَ بِمَنْزُومَاتِ مَنَامِكَ وَتَدْعُوتُ مِنْهَا وَتَسَلِّتُ عَلَيْهِمْ
 حرکتے ہیں کہ میرے بدن میں لرزہ پڑا اور شانوں کا گوشت مارے خوف کے پہنے لگا
 پس قریب جناب سیدہ ۴ کے میں گیا اور سلام بجالایا فقالت لِي يَا حُرُّ اَوْصِيكَ
 بِأَنْ لَا تَقْتُلَ نَبِيَّ وَوَرَّةَ عَيْنِي الْمُحْسِنِينَ وَلَا تَشْرِكَ فِي قَتْلِهِ مجھے ارشاد فرمایا کہ میں تجھے
 وصیت کرتی ہوں ای حر کہ تو میرے فرزند اور نو چشم حسین علیہ السلام کو قتل نہ کرنا اور نہ اس کے

قتل میں شریک نہ ہونا فائدہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ اَنْ تَجْعَلَ لِّیْ رَیْضَیْنِ یَوْمَیْنِیْ
 بیدار اور خوف اور پر غائب تھا اور خاک اور اٹا تھا اور اپنے سر پر ڈالتا تھا قُلْتُ
 هَذِهِ بَشَارَةٌ ثَابِتَةٌ وَبَعْدَهَا اَيْضًا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ اَنْ تَجْعَلَ لِّیْ رَیْضَیْنِ یَوْمَیْنِیْ
 اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ اَنْ تَجْعَلَ لِّیْ رَیْضَیْنِ یَوْمَیْنِیْ اِسْکے بعد بھی حریدار ہوا ہوا تھا
 کہ اپنے سواروں کو لیکر جناب امام حسینؑ کی طرف چلا قال اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ اَنْ تَجْعَلَ لِّیْ رَیْضَیْنِ یَوْمَیْنِیْ
 مِنْ بَطْنِ الْعَقْبَةِ مَتٰی تَرَکَ شَلٰلَیْ جَنَابِ مَجْلِسِ سَجَارِیْنِ فَرَمَاتے ہیں کہ ہر جناب امام حسینؑ
 نے منزل بطن عقبہ سے کوچ کر کے منزل شراف پر قدم رنج فرمایا بطن عقبہ وہی منزل ہو
 جہازہ بن یوزان سے ملاقات ہوئی اوسکا بیان ہو چکا ہو اور یہ بھی یاد رکھنا چاہیے
 کہ اب حضرت کے ہمراہ وہی خاص خاص اصحاب اور اہل بیت باقی ہیں جو مرقوم ہیں
 فَلَمَّا كَانَ الشَّجَرُ اَمْرًا فَنَبَا نَهَ فَاَسْتَقَامُوا مِنَ الْمَاءِ فَاکْثَرُوا حَبَّ صَبْحِ کا وقت ہو حضرت
 امام حسینؑ نے اپنے ہمراہی جوانوں کو حکم دیا کہ آج پانی بہت سا ہمراہ لینا چاہیے اُن جوانوں نے
 سے بہت سا پانی بھر لیا اُن کو قُلْتُ قَدْ عَلِمْتُ مَوْتَ الْبَابِ السَّابِقِ عَلٰی هَذَا الْبَابِ اِنَّهُ لَمِنْ
 مَعَهُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ اَنْ تَجْعَلَ لِّیْ رَیْضَیْنِ یَوْمَیْنِیْ اِسْکے بعد بھی حریدار ہوا ہوا تھا
 اوسمیں بیان ہو چکا ہو کہ زبالہ یا تعلیہ کے مقام پر آپ نے بیٹھ بھاڑ کو چھانٹ دیا اور سوا
 خاص اصحاب اور اہل بیت کے اب کوئی آپ کے ہمراہ نہیں ہو وَاَعْلٰی اَعْدَادُهُمْ فِیْ ذٰلِكَ
 اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ اَنْ تَجْعَلَ لِّیْ رَیْضَیْنِ یَوْمَیْنِیْ اِسْکے بعد بھی حریدار ہوا ہوا تھا
 وہ لوگ جو باقی رہ گئے تھے پچاس یا ساٹھ سے زیادہ ہونگے ہر انہیں بھی سب ایسے
 نہ تھے جو پانی بھرتے کچھ بڑھے تھے کچھ لڑکے کچھ معزز ایسے تھے جنکی شان پانی بہنے کی نہ تھی
 فَيَكُونُ الْمَاءُ الَّذِیْ اسْتَقَامُوا مِنْهُ اَوْ ثَلَاثٌ مَّا نَدَّ تَحْتَهُ بِسَانِ تھوڑے آدمیوں کا
 پانی بھرا ہوا وہ سو خواتین سو آدمی کے پینے کو کافی ہو سکتا ہو مع اُنکے ہفتہ و غیرہ کہ
 فَتَدْرُسُ مَا نَقُولُ فَإِنِّیْ فِیْهِ عَمَّا ضَا حَمَّیْنِیْ اَنْتَ بِہِ اَعْمَارُ اَجْمَعِیْنِ اِنَّشاء اللہ اس بات کو
 خوب یاد رکھنا چاہیے اس باب میں میری ایک غرض صحیح متعلق ہے جس سے میں ایک معجزہ
 ثابت کرونگا فراموش نہ ہو عورت ہونگے راہ قال اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ اَنْ تَجْعَلَ لِّیْ رَیْضَیْنِ یَوْمَیْنِیْ

اِسْمُ غُرَبَاءِ
 قَلَامِ رَسُوْلِیْ
 نَجْوَا سَائِلِ
 مَسْئَلِ
 اَبُو
 حَسَنِ
 بَنِیْ

اَللّٰهُمَّ سَقِنَا هُوَ سَيِّدُ اَذْكَبْرَ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِہٖ جَنَابِ مَجْلِسِ فِرَاطِہٖ ہِنَ کہ بعد پانی
 بھر لینے کے حضرت روانہ ہوئے یہاں تک کہ ٹھیک دو پہر کو آپ ایک مقام پر پہنچے وہاں
 ایک شخص نے آپ کے اصحاب میں سے نعرہ تکبیر بلند کیا فَقَالَ الْحُسَيْنُ مَا لَكَ الْكِبْرَ لِمَا
 کَبَّرْتَ حضرت امام حسینؑ نے پہلے بموجب آداب شریعت خود بھی تکبیر ارشاد کی اور ائمہ کلمہ
 فرما کر اوس شخص سے پوچھا کہ تیرے تکبیر کہنے کا اس وقت کیا سبب ہے قَالَ رَأَيْتُ النَّخْلَ
 اَوْسَ صَحَابِي نَعَى کَمَا کہ مجھے درخت خرما نظر آتے ہیں شاید اب شہر کوفہ قریب آ پہنچا
 فَقَالَ لَهُ جَمَاعَةٌ مِّنْ مَّحْبِبِہٖ وَاللّٰہُ اِنَّ هَذَا الْمَسْکَانَ مَا رَأَيْنَا فِيْہٖ نَخْلًا قَطُّ ایک
 جماعت نے ہمارا بیان حضرت میں سے اوس شخص سے کہا کہ اس مقام پر تو ہم نے کبھی ایک
 درخت ہی خرمنے کا نہیں دیکھا اس رد و بدل سے معلوم ہوتا ہے کہ اصحاب کو باوجود تعجب کے
 اضطراب و تردد بھی ہوا تھا فَقَالَ الْحُسَيْنُ مَا تَرَوْنَہُ حضرت امام حسینؑ نے فرمایا کہ
 اگر درخت نہیں ہے تو پہر ٹکویا نظر آتا ہے قَالُوا وَاللّٰہُ نَرٰی اَسِنَّةَ الرَّکَّاجِ اَوْنِ لَوْ کُنْ نَعَى
 عرض کی کہ ہکو تو قسم بخدا نیزوں کی نوکین نظر آتی ہیں شاید کوئی لشکر چلا آتا ہو فَقَالَ
 وَاللّٰہُ اَرٰی ذٰلِکَ حضرت امام حسینؑ نے بھی قسم شرعی یاد کر کے فرمایا کہ مجھے بھی لشکر کا
 آمد معلوم ہوتی ہے اور ضرورت قسم کی اس مقام پر یہ ہے کہ سب لوگوں کو آمد لشکر کا یقین ہو جائے
 اور جو لوازم احتیاط کے لڑائی میں اور جو امور حفاظت عورت اور اطفال کے ہیں ان کو
 جھٹ بٹ درست کر لیں ثُمَّ قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ مَا لَنَا مَلْجَا نَلْجَا اِلَیْکُمْ وَنَجْعَلُہُمْ فِیْ لِحْوٰنَا
 وَنَسْتَقْبِلُ الْقَوْمَ بَیْہُ وَاَحَدٌ پھر حضرت نے فرمایا کہ دیکھو یہاں پر کوئی ایسی محفوظ جگہ بھی ہے
 جہر ہر ہم پناہ لیں اور اوس مقام کو اپنے پس پشت پر لیکر اس لشکر کا سب کے سب ملکر سامنا
 کریں مطلب حضرت کا یہ ہے کہ ناموس و عزت کو اوس محفوظ جگہ او تار کر ہم مقابلہ پر دشمنوں
 تیار ہو جائیں اور یہی سمجھنا چاہیے کہ اپنی نصرت اور مدد آئینکا تو کسی طرف سے حضرت کو
 خیال ہی تھا لہذا ایسا فرمایا فَقُلْنَا اٰیَ هٰذَا ذُو حُشْبٍ فَعَمِلَ اِلَیْہِمْ عَنْ یَسَارٍ لَّہٗ فَاَنْ سَبَقَتْ
 اِلَیْہِمْ مَّوْکَمَا تَرٰیْدُ ہم سب نے عرض کی ہاں یہ ایک ٹیلہ ریگ بلند کا ہوا ایک
 چھوٹی سی پہاڑی ہے آپ اپنی بائیں طرف پہر جائیں اگر ان دشمنوں سے پہلے آپ

حضرت امام حسینؑ
 نے فرمایا کہ

مجھے

اوس مقام تک پہنچ گئے تو وہ جگہ ایسی ہی جسکی آپ کو خواہش ہو یعنی وہاں پر حفاظت
اہل بیت کی بخوبی ہو جائیگی فَاَخَذَ الْيَهُودُ ذَاتَ الْيَسَارِ فَمَلْنَا مَعَهُ حضرت نے اوسی جگہ سے
اپنی بائیں طرف کی راہ لی اور ہم سب بھی حضرت کے ہمراہ اوسی طرف چلے مِمَّا كَانَ يَأْتِيهِ
مِنْ اَنْ طَلَعَتْ هَوَادِي الْجِبَالِ ابھی تھوڑی دیر گزری تھی کہ وہ لشکر اتنا قریب آگیا کہ ہم
اور انکے گھوڑوں کے اگلے جوڑ بند بخوبی نظر آنے لگے فَبَشَّارُوا عَلَانًا اَوْ نَاعَدْنَا عَنِ
الطَّرِيقِ عَلَانًا الْيَنَابِسِ ہلوگ ذرا اٹھ کر اور راستہ چھوڑ کر چلے جب اونہونچے ہم کو راستہ سے
الگ چلتے ہوئے دیکھا وہ بھی ہمارے تعاقب میں راہ چھوڑ کر دوڑے گئے اَلَيْسَتْهُمْ لِيَايِسُ
وَكَانَ سَائِلًا لِيَهُمْ اَبَسَتْهُ الطَّرِيقُ اور انکے نیزوں کی نوکین صیقل کی ہوئی دھوپ کی شعاع میں
ایسی چمکتی تھیں جیسے وہ چمکدار رکھی بڑی جسکے تمام بدن میں چمک ہوتی ہو اور انکے نیزوں کے
پیر سر سے چھوڑے چھوڑے ایسے خوشنما تھے جیسے پرندہ جانوروں کے پروبال ہوتے ہیں
فَاَسْتَبَقْنَا لِدُخْشَبٍ فَبَشَّارُوا لِيَهُمْ اَبَسَتْهُ الطَّرِيقُ ہم نے دوڑ کر اوس ٹیلہ خواہ ہمارے ہی کو پکڑا
اور اس قدر جگہ ہم پہنچے کہ اون سے پہلے وہ مقام ہمارے ہاتھ آگیا وَ اَمْرُ الْحُسَيْنِ
بِأَخِيَّتِهِ فَضْرًا بَيْتِ جَنَابِ اِمَامِ حُسَيْنِ ۴ نے حکم دیا کہ جلد خیمہ برپا کیے جائیں پس فوراً خیمہ
برپا ہوئے اور اہل بیت اطہار اوس میں اترے وَ جَاءَ الْقَوْمُ مِنْ هَا الْفَا سِيسِ مَعَهُ
حُرْبِيْنَ بِأَيْدِي التَّمِيْمِ حَتَّى وَكَّفَ هُوَ وَجِلَّهُ مُقَابِلَ الْحُسَيْنِ ۵ فِي حَرِّ الظَّهِيرَةِ وہ لشکر
ہمراہ حمزہ کے جس میں قریب ہزار سوار کے تھے آگیا یہاں تک کہ حر سے اس نے حضرت امام حسین
کے اپنا لشکر لے ہوئے اوس دوپہر کی دھوپ میں کھڑا ہوا وَالْحُسَيْنِ ۶ وَ اَصْحَابُ كَبْكَا
مَنْعَمُونَ مُتَقَلِّدُونَ فَمِنْهُمْ اور جناب امام حسین ۷ مع اپنے اصحاب کے سب
علامہ باندھے ہوئے اور تلواریں حائل کیے ہوئے باحراس کہڑے ہوئے تھے اَوَّلُ وَ تَلَكَّ
مِنْ الْمُجَوَّزَاتِ الصَّادِقَةِ عَنِ الْحُسَيْنِ ۸ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ اب جموں و حجرات کا ذکر کریں جو
آج کی تاریخ سیرت امام حسین ۹ سے ظاہر ہوئے اَوَّلِيْ اَمْرًا صَحَابِيَةً بِاسْتِقَاءِ الْمَاءِ
عَلَى خِلَافِ مَا جَرَتْ بِهِ عَادَتُهُ فِي تَلَاكِ الْمَسِيرَةِ مِنَ الْمَدِينَةِ اِلَى ذَلِكَ الْيَوْمِ
پہلا معجزہ یہ ہے کہ آج برخلاف عادت آپ نے اپنے اصحاب سے زیادہ پانی ہمراہ لینے کو

فانما هو
معه من
الجنود

نہایت

حکم دیا حالانکہ از روز روانگی مدینہ آج تک کبھی ایسا حکم نہیں دیا تھا فان قبیل انہ
خاف عزالماء فی ذلک الیوم فہو احتمال بعید اگر کوئی شخص براہ انکار معجزہ دیکھے
کہ آج کی منزل میں پانی کے نہ ملنے کا خوف تھا تو یہ احتمال بعید ہی لائق کہ یہ ذلک
المقام ولو لیس معہ من العرفاء الذین معہ انہ یغری فیہ الماء فیکل ہذا الیوم اس لیے
کہ آپ نے خود یہ مقام دیکھا تھا اور نہ جو لوگ شناسا آپ کے ہمراہ تھے اون سے یہ بات
سنی تھی کہ آج کی منزل میں پانی نہ ملے گا و معہ ہذا انکیفیتہ ان یا قوم یا استقاء معکلا
منہ قد یکفی للذین معہ اگر یہ بھی فرض کیا جائے کہ آپ کو اسکی خبر تھی پس کافی تھا
کہ آپ حکم کرتے اوسقدر پانی لینے کا جو آپ کے ہمراہی لوگوں کی سیرابی میں کافی
ہوتا و اما اکثر بد علی ذلک المقدار فلا بد لہ من موجب غیرہ مگر اوس مقدار
سے زیادہ پانی لینے کا کوئی اور سبب ضرور درکار ہو و ہو کو تفسیر کیا لا ضیاع
الذین یحییون ایہ عطا شاد قد علم ذلک بعلمہ الخاص و هو الامور المعجزہ من
المعجزات اور یہ سب وہی تھا کہ آپ کو اپنے پیاسے ہمانوں کا پانی پلانا منظور تھا جو آج
حضرت سے ملین کے آٹھانی صرب لابیہ فی مثل تلک الاوقات ایضا قوم معجزہ
دوسرے خیمونکا برپا کرنا ایسی جلدی کے زمانہ میں یہ بھی معجزہ سے خالی نہیں ہو
فان القوم لقرط عطشہم کانوا یجدون فی السیر اس لیے کہ سواران لشکر حرجت غلبہ شنگی
کے چلنے میں بہت جلدی کر رہے تھے و ہمدس کبان لامشاہ اور وہ سب سوار
پیدل نہ تھے پس بگ بٹ و وڑے ہوئے گھوڑوں کو آتے تھے و معذ لک فکانوا
مڑھا کف فارس و الحسین و واسمجا بہ لک کو کو انشد من سنین کما اظنہ
اور باوجودیکہ وہ قریب ہزار سوار تھے اور جنہاں سنین میں اپنے ہوا جب آج سلام آویں زیادہ تھے جیسا محکو
خیال ہو و قد تعلم ان بناء لابیہ و صرب الجہام قد یستدعی مؤنلہ کافیہ
ولا تھناک مملکہ یزید الی الانسان حرقہ اور جس نے سفر کیا ہو وہی خوب جانتا ہو کہ
خیمونکا برپا کرنا ایک زمانہ کافی کی نسلت مانگتا ہو اور یہاں بقدر چشم زون کی بھی
نسلت تھی کہ لشکر آہو نیا فلذا البناء انما هو قوم معجزہ پس یہ خیمہ ازنی منور معجزہ

مثال نہ تھی وَلَٰكِنْ اِنْقِيَادَ الْاَصْحَابِ وَاطَاعَتَهُمُ لِلْحَسَنِ ع وَجْهًا هُمْ لِحِفْظِ نَا مُوسِيهِ
 اِنْقِيَادًا لَا يُمْكِنُ الْعَزِيدُ عَلَيْهِ لِيَكُنْ فِرَانِ بَرْدَارِی اور اطاعت اصحاب کی جناب
 امام حسین علیہ السلام کے اور کوششوں کی حفظ ناموس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں
 یہ بھی اتنی تھی کہ اوس سے زیادہ کوئی کیا کر سکتا ہو وَكُلُّ ذَلِكِ لِلشَّجَاعَةِ وَالْبَسَالَةِ الَّتِي
 اخَصَّ اللَّهُ اِيَّاهُمْ بِهَا اور یہ سب باتیں بنظر انکی شجاعت اور جوان مردی کے تھیں جو خدا
 انہیں سے خاص کی تھیں فَانْتَهَمَ لَمَّا اسْتَقَامُوا فِي الدِّينِ خَيْرَ مِمَّا مَا يَعْجُرُ عَنْ
 وَصْفِهِ صِفَةُ الْاَوَّافِينَ اسلئے کہ وہ بزرگ جب اپنے دین میں پورے تھے ان سے
 ایسی ایسی باتیں ظاہر ہوئیں جنکے بیان سے ہر شخص عاجز ہو جاتا تھیَتْ اَنْ تَنْسَبَ
 ذَلِكِ اِلَى وُفَاءِ الْاَصْحَابِ خَاصَّةً وَانْ تَشْتَبَهَ ذَلِكِ مِنَ الْاُمُورِ الْمُعْجَزَةِ بِالْاَعْدُو
 فِي أَحَدِ الْقَوْلَيْنِ اب چاہو تو اس تیز دستی اور چالاکی کو وفاداری اصحاب کی طرف نسبت
 دو اور چاہو اسکو معجزہ قرار دو دونوں باتوں میں کچھ دھوکا نہیں ہو نَعْمَ بَقِيَ هُمَا
 اَمْرًا مَسْنُونًا فِي السَّوَادِ لَا يَبْدَأُ مِنْ ذِكْرِهَا بَانِ يَمَانٍ بِرِايَةٍ بَرَّاءٍ عَظِيمٍ رُكْبَانِ
 جسکا روایتوں میں کچھ ذکر نہیں ہو مالا نکہ مصائب کی تاریخ میں اسکا ذکر بہت ضروری
 وَهُوَ اَنْ يَجِيَّ الْقَوْمُ مُجَاءَةً مُسْقِلَةً سَيُؤْنِسُ مِنْ نَسَمَتِ الْكُوفَةِ فِي مِثْلِ تِلْكَ الْاَيَّامِ
 اَعْنِي فِي زَمَانٍ وَرُودِ الْاَخْبَارِ الْمُوَحِّشَةِ مِنْ عَدَا اَهْلِ الْكُوفَةِ وَنَقْضِ بَعْعَتِهِمْ
 وَقَتْلِ مُسْلِمِ بْنِ عَقِيلٍ وَهَارِي بْنِ عَزْرَةَ لَا يَبْدَأُ اَنْ يَرْتَدَّ مِنْهُ قُلُوبُ اَصْحَابِ الْحَسَنِ
 عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاقْرَبَاءِہِ اور یہ بات ہو کہ لشکر حر کا ایک ایک ہتھیار دن سے مسلح ہو کر
 آنکوفہ کی طرف سے اور خصوصاً ایسے وقت میں جبکہ وحشت ناک خبریں کوفیوں سے غدار
 کی آچکی تھیں اور بیت کے ٹوٹنے کا اور مسلم ابن عقیلؓ اور ہانی اور عبداللہ بن بقطر
 کی شہادت کی سبھی خبر معلوم ہو چکی تھی ضرور ہو کہ انکی آمد سے اوسوقت دل اصحاب اور
 اہل بیت کے ہل گئے ہونگے وَلَا سِيَمًا قُلُوبَ نِسَائِهِ لِرَقَبَتِهَا وَسَاقَتِهَا عَلَى الْاَطْفَالِ
 الْقِسْمَا رِ خصوصاً عورتوں کے دل کہ رقیق القلب ہوتی ہیں اور چھوٹے چھوٹے بچوں پر
 انکی محبت زیادہ ہوتی ہو وہ تو زیادہ خوفناک ہوئی ہونگے وَكَذَلِكَ الْحَقُّ اِذَا

تَاَمَلْتَ قَلَّةَ الْأَنْصَارِ وَتَفَرَّقَ الْجَمَاعَةِ مِنَ الْمُعَلِّبَةِ أَوْ مِنْ مُرْبَاكَةَ قَبْلَ هَذَا
 الْيَوْمِ يَوْمَ أَوْ يَوْمَيْنِ أَوْ زِيَادَهُ خَوْفِ أَوْ سَوْفَتِ سَجْمِهِ مِنْ آتَا هُوَ جِ آدَمِي تَامِلْ كَرْسِ
 كَرِ الْفَارِ آدَمِي كَرْسِ هَمْرَاهِ كَمْ بَاتِي رَهْجُ تَحْتِ اِدَرْ هَزَارُونِ آدَمِي چَلْ گُئِ تَحْتِ جِیسا مَنْزِلِ
 ثَلَاثِيهِ اَوْ زَمَانِیْنِ اَكْجِ كِي تَارِیْخِ سَے اِيكِ دِنِ يَادُو دِنِ پَہْلے كُذْرِ چُكَا فَهَلْ يَشْكُ أَحَدٌ
 مِنْ أَهْلِ الْغَيْرَةِ أَنْ يَكُونَ فِي مِثْلِ تِلْكَ الْحَالِ وَمَعَهُ نِسْوَتُهُ وَأَطْفَالُهُ شُكْرًا
 تَاَحُدًا لَ الرَّافَةِ وَلَا يَضْطَرُّ قَلْبُهُ وَلَوْ كَانَ بَطْلًا مِنْ لَابْطَالِ ابِ كَوْنِ صَا حَبِ
 غَيْرَتِ اَسْمِیْنِ شُكْ كَرْسُكَا هُوَ كَرْسِ اِیْسِي حَالَتِ مِیْنِ هُوَ اِدَرْ اَوْ سَكُے هَمْرَاهِ پَرْدَه دَارِ عَوْرَتِیْنِ
 اَوْ اَطْفَالِ خَرْدِ سَالِ سِیْ هُونِ اَوْ پَرِ اَوْ سَوْفَتِ اَوْ سَكَا دَلِ اَعْلٰی هَمْرَاهِیْ پَرِ نَرَمِ نَوِ جَانِے
 اَوْ اَوْ سَكُو اَضْطَرَابِ دَلِ اِنْجِي آدَرْ وَ بَچَانِے كَا نَوِ غَيْرَتِ دَارِ تُو كِیسا هِیْ بَہَا دَرْ كِیونِ نَوِ
 مَضْرُورِ مَضْطَرِ هُوَ جَانِیْگَا اَوْ اَكْرِ مَضْطَرِ نَوِ تُو اَوْ سَكِیْ بَہَا دَرْ مِیْ اِنْسَانِیْ طَائِفَتِ سَے بَہَرِ هُوَ لَكِنْ
 الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ رُوِيَ كَهَ الْفَيْدَةِ اَلَمْ يَضْطَرِبْ اصْلًا وَ سَمِعَتْ اَنَّهُ كَيْفَ اسْتَقْبَلَ
 نَبَاتَهُ وَ كَيْفَ اَمْرَ يَعْتَرِبُ اِنْجَا يَہُ حَضْرَتِ هِیْ كَا حَوْصَلہ تہَا كہ بِالْكُلِّ مَضْطَرِبِ نَہِیْنِ پُتُو اَوْ سَا نَعْنِے كہ
 كِیْسے سَتَقِلْ رَہے اَوْ كَسِ اَطْمِیْنَانِ سَے خِیْمہ دَا سَطِ اَبِلِ مِیْتِ كَے نَضْبِ كَرَا يَادَ بَعْدَ حِفْظِ نِسَائِهِ
 تَرَسَّرَ اِلَيْهِمْ وَ قَامَ ثَابِتُ الْأَمْرِ كَانِ اَوْ رَجَبِ عَوْرَتُونِ كِي پَرْدَه دَارِ مِیْ كَا سَا مَانِ كَرْچِ كَے
 لَشْكِرِ حَرِ كَے مَقَابِلِہِ مِیْنِ ثَابِتِ قَدَمِ آكِرِ كُھڑے هُونِے يَہِ اَوْ بَھِیْنِ كِی دَا سَطِ خُصُوصِیْتِ تَحْصِی
 وَ لَكِنْ نِسَائُهُ وَ هُنَّ فِي تِلْكَ الْحَالِ مَعَ قَا سَرِ اَسْمِیْنِ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ مِیْنِ الْأَمْوَرِ اَلْهَالِكَةِ
 فَإِنْ قُلْنَا اِنَّ اصْوَاتَ النِّسَاءِ قَدْ كَانَتْ عَالِيَةً بِالْجَاءِ وَالْعَوِيلِ فَلَا يَكُونُ
 ذَلِكَ بَعِيدًا عَنِ الْقِيَاسِ لَكِنْ عَوْرَتِیْنِ آدَمِي كِي هَمْرَاهِ جَوَاسِ حَالِ مِیْنِ تَہِیْنِ اَوْ نَہُونِ لَے
 جِیسا اِیْسے تَرُو دَا وَا رَا مَتَشَارِ كَے وَ قَتِ اَمْدِ لَشْكِرِ حَرِ كِي خُبْرِ شُغْنِیْ هُوَ كِي لَہْلِ گَرِیْنِ كِیونِ كہ رُونِے
 سَے اُنْ كَے آوازِ بَلَنْدِ هُوَ كِیْ هُوَ كِي اَوْ رَسْبِ چَلَا چَلَا كَرِ رُونِ ہونِگی يَہِ كَہ تَا مِیْرَادِ وَ رَا زِ قِیَاسِ
 نَہِیْنِ ہِے وَ لَكِنْ اَسْرَابُكَ الْمَقَاتِلِ وَالسَّيْرِ كَمْ يَذْكُرُ وَ مِنْهَا شَتَّى اَلْيَكِنْ مَصَابِ
 كِي تَارِیْخِ نَكَارِ سِ گَرِیْہِ وَ بَكَ كَے اِسِ مَقَامِ پَرِ كِیجِ خُبْرِ نَہِیْنِ كَہْتِے نَعَمَ قَدْ وَ سَرَدَ
 فِي قَضِيَّةِ رَجْعِ الْحَوَالِ الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَوْمَ عَا شُوْرَاءَ اَنَّهُ اِذَا تَابَ

وَإِنَّا بَفِكَرٍ مِّنْ ذُنُوبِهِ وَخَطَايَا أُمُورِكُمْ إِن مَرَكِ آتِيهِ رَوَايَتِ حَضْرَتِ
 كِي حَضْرَتِ مِیْنِ بَرُوژ مَاشُورِهِ مِیْنِ اِتِنَا پَسْتِ لَکِنَا پَسْتِ کِهْ جِسْ وَقْتِ حُرْنِ تَوْبِ کِ
 هِیْ اَوْرِ حَقِ کِیْرِ فَرْجِ رُجُوعِ کِیَا هُوَ اِسْ وَقْتِ اِنْجِیْ نِیْ گَنَاهِ اَوْرِ خَطَا اِنْ کُو یَا دِکْرِ کِ
 تَوْبِ کِرْتَا جَا تَمَاحُ بَسْتِ سِیْ جِهَانِ اَوْرِ اِیْنِیْ گَنَاهِ اُسْ نِیْ بَیَانِ کِیْ وَهْمَا لَکِنَا فِی
 اَللّٰهُمَّ اِنَّهُ قَالُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَتُوْبُ اِلَیْکَ مِنْ کُلِّ اَوْکَدَا وَصِیْمَا اَسْرَعْدَتْ قُلُوْبُ
 اَوْکَدَا اِلَیْکَ وَبَنَاتِ نَبِیْکَ وَصُفُوْکَ اَوْرِ مِجْلَدِ اَوْنِ بَاتُوْنِ کِ جِیسا کِهْ لَمُوتِ مِیْنِ
 هِیْ حُرْنِ یِیْ بَیْ کَمَا کِهْ خُدا وَنَدَا مِیْنِ تَوْبِ کِرْتَا هُوْنِ اِسْ گَنَاهِ سِیْ اَوْرِ اِسْ گَنَاهِ
 سِیْ اَوْرِ اِسْ بَرِیْ گَنَاهِ سِیْ کِهْ مِیْنِ نِیْ اِیْنِیْ آتِیْ کِیْ خُوفِ سِیْ هَلَا دِلِیْ تَحِیْ
 دِلِ تِیْرِیْ دُوسْتُوْنِ کِیْ اَوْرِ تِیْرِیْ نَبِیْ صَلِیْ اَللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَمِ کِیْ مِیْیُوْنِ
 کِیْ اَوْرِ دِلِ تِیْرِیْ بَرِیْ گَنَاهِ بَارِ گَاهِ کِیْ فَقَدْ بَا نِیْ مِنْ هَذَا اَنَّ بَنَاتِ سَأَسْئَلُ اَللّٰهَ
 صَلِیْ اَللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَمِ قَدْ اَسْرَعْدَتْ قُلُوْبُهُنَّ وَخُفْنَ وَرُحْنَ یَوْمَ هِیْ عَسِکَرِ عَاکِبِ
 الرِّفْعِ اَبِ اِسْ رَوَايَتِ سِیْ ثَابِتِ هُوَ کِیَا کِهْ دِلِ دُخْرَانِ سَوَلِ صَلِیْ اَللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَمِ کِیْ سَبِیْجِ
 کِیْ هِلِ گِیْ تَحِیْ بَرِیْ وَقْتِ آتِیْ شُکْرِ حُسْرِ کِیْ اَوْرِ خُوفِ عَظِیْمِ اَوْنِ بَرِیْ طَارِ مِیْ
 هُوَا تَمَاحُ اِذَا کَانَ اَلْحُسَيْنُ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَدْ بَا دُرَالِیْ حِفْظِ مِیْنِ وَصِیَا نِیْ وَاسْتَدَا
 اَلْهَمَّ اَمَّا بِذَلِكَ اِسِیْ سَبَبِ سِیْ حَضْرَتِ اَمَامِ حُسَیْنِ عَلَیْهِ السَّلَامُ نِیْ اَهْلِ حِفَاظَتِ اَوْرِ
 بِرِدِیْ دَارِیْ کِیْ کِیْ تَجْوِیْزِ فَرَا نِیْ تَحِیْ اَوْرِ بَرِیْ اِهْتِمَامِ سَبَبِ سِیْ سَبَبِ اِسِیْ اَمْرِ مِیْنِ کِیَا تَحِیْ
 وَنَقْلِ مِیْنِ اَلْاَرَامِ اَلْقَصِیْفِ اِنْ کَانَ یُکْمِیْدُ عَلِیْ الظَّاهِرِ مُخَالِفًا لَکِ اَبِ چَا پِیْ کِهْ هِمِ
 مَہَانِ کِیْ خَا طَرِ اِسِیْ مِیْنِ جُو تَرَجِ حَضْرَتِ سِیْ فَرَا نِیْ سِیْ اُسْ کُو بَیَانِ کِیْنِ کُو کِهْ وَهْ مَہَانِ اَجِ
 بَظَا هِرْ حَضْرَتِ کَا مَخَالَفِ هُوَ کِیْ شَیْءِ فِیْ حِلْمِ اَلْاَرَامِ رِیْ اَسْاَسِیْ هِیْ لَکِنِ وَهْ مَہَانِ عِلْمِ اَمَامِ مِیْنِ
 اَلْاَصَارِ مِیْنِ دَاخِلِ هُوَ اَوَا خِیْلُهُ فَا نَظَرُ مِیْنِ اَلْاَرَامِ عَلِیْ اَلْاَمَانِ اَلْمَا دِیْنِ اَلْاَمَانِ اَلْمَا دِیْنِ
 لَکِنِ شُکْرِ حَرِ مِیْنِ جُو لُکِ تَحِیْ یِیْ تَوْدِیْ مِیْنِ جُو فَرَاتِ پَرِیْ گَا پَانِ مَقَرِ مِیْنِ سِیْ اَوْرِ بَانِیْ سِیْ
 مَہَانِ اَبِ اَمَامِ حُسَیْنِ عَلَیْهِ السَّلَامُ کُو شُکْرِ کِیْ فِیْ اَلْبَحَارِ فَقَالَ اَلْحُسَيْنُ عَلَیْهِ السَّلَامُ لَقِیْنَا
 اَسْقُوا الْقَوْمَ مَاءً وَهُمْ مِنَ الْمَاءِ وَرَأَوْهُمُ الْجَمَلُ تَرْتِیْبًا سَمَارِ مِیْنِ لَکَمَا سِیْ کِهْ

لَمَّا دَانَ
 حَضْرَتِ
 کِیْ حِلْمِ

حضرت امام حسین علیہ السلام نے جب اونلی پیاس سے بے تابی دیکھی بدون اسکے کہ اوس میں سے کسی نے پانی طلب کیا ہو آپ نے اپنے جوانان و فادار کو حکم دیا کہ انکو پانی پلاؤ اور انکی پیاس بجھاؤ اور انکے گھوڑوں کو اور اونٹوں کو اتنا پانی پلاؤ کہ جسکو ڈگڑگا کر یمن ظاہر کرے اس روایت میں اون لوگوں کا پانی طلب کرنا مذکور نہیں ہے اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت کی سخاوت کتنی تھی اور اون بھیمانوں نے ساتویں تاریخ سے محرم کی اسکے عوض میں کیسی شقاوت کی **فَفَعَلُوا وَابْتَلُوا يَمْشُونَ الْقُصَاعَ وَالْطِّسَاعَ مِنَ الْمَاءِ شَمَّ يَدُ نَوَّكَهَا مِنَ الْمَرِّ فَإِذَا عَثَبَتْ يَمَّهَا كَذَكَاءِ أَوْ أَرَبَتَا أَوْ خَسَا عَزَلَتْ عَنْهُ** پس متوجہ ہوئے وہ سادات منہ پانی پلانے پہاڑ کا سے اور طشت پانی سے بھر کر کے گھوڑے کے پاس لے جاتے تھے جب تین مرتبہ خواہ چار خواہ پانچ مرتبہ وہ ہاڑر منہ بھر کے پانی پی لیتا تھا اور سڑکروں جھٹک کر اشارہ کرتا تھا کہ اب نہ پیو گے تب کا سکر اوس کے سامنے سے ہٹا لیتے تھے **وَسَكُوا الْأَنْوَابَ سَكَا عَنَ أَخْرَجَا أَوْ سَبَّ أَوْ مَوَّنَ كَوَ پَانِي پِلَا دِ يَاهَا تَنَك** کہ اس سرے سے اُس سرے تک کوئی آدمی اور گھوڑا اور اونٹ باقی نہ رہا **قُلْتُ وَلَا يَكْفِي عَلَيْكَ أَنْ مِثْلَ هَذَا السَّقَى لَا يُمَكِّنُ إِلَّا بِالْمَاءِ الْكَثِيرِ** میں کہتا ہوں کہ اس دریاوی سے پانی پلانا بدون اسکے کہ بہت سا پانی ہو ممکن نہیں ہو **وَلَا يَتَصَوَّرُ تِلْكَ الْكَثْرَةُ فِي اسْتِقَاءِ جَمْعِهِ قَلِيلٍ مِّنْ أَصْحَابِ الْحَيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ** اور اتنی کثرت سے پانی بہنا اوس تھوڑی سی جماعت کا اصحاب حضرت سے خیال میں نہیں آسکتا ہو **لَا أَنْ لَّمْ تَرَوْا تَقْدِرَ بِأَنَّ الْمَاءَ الْقَلِيلَ تَدْرَأَدُ مَعْدَارُهُ بِالْمُعْجَزَةِ مِنَ الْحُجَّةِ سَلَامُ اللَّهِ عَلَيْهِ** ہاں اگر ہسم اسکا اقرار کریں اور اعتقاد صحیح ہو کہ احادیث کا ہو کہ تھوڑے پانی کی مقدار معجزہ امام حسین علیہ السلام سے بڑھ گئے اوس وقت البتہ اس کثرت سے پانی پلانا ہو سکتا ہے

باب نوزد ہم علی بن طعان محارب بنی جو آخر میں لشکر حر کے
آیا تھا اور سپر الطاف و کرم جناب امام حسین علیہ السلام کا
پانی پلانے میں اور بیان تکلیف باطنی اور اس جناب کا
جو اس پانی پلانے میں تھی

قَالَ عَلِيُّ بْنُ طَعَانَ الْحَارَبِيُّ كُنْتُ مَعَ الْحَرِّ قَوْمًا نَجَّيْتُ فِي آخِرِ مَنْ جَاءَ مِنْ
أَصْحَابِ عَلِيٍّ عَلِيَّ بْنَ طَعَانَ كُنْتُ سَمِعْتُ مِنْ بَعْضِ تَارِيخِ حَرْمِ بَرَاهِمِ بْنِ مِينَ تَحَاكُمُتُ جَعْبِي
رَبِّهَا تَحَاوِرَ سَبِّ كَيْ مَعْدَا سَقَامٍ بِرَبِّهِ نَجَّيْتُ أَيْ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَا بِي وَبِقَوْمِي
مِنَ الْعَطَشِ قَالَ أَخْبَرَنِي الرَّائِدُ أَوْ يَتُّعْنَدِي السَّقَاءُ جَوْهَرِ بْنِ حَضْرَةِ إِمَامِ حُسَيْنٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ
لَمْ يَمِرْ بِسِلَاسٍ وَرَمِيَتْ كُفَّوْرُ كِي بِسِلَاسٍ دُكِيَتْ مَجْبِي ارشاد کیا کہ یہ اونٹ جس پر کھال پانی
کی لدی ہوئی تھی ٹھادے اور راویہ کے لفظ جو حضرت نے فرمائے تھے اس کے معنی میرے
نزدیک کھال اور بڑی مشک کے تھے لہذا میں نہ سمجھا کہ حضرت کیا ارشاد فرماتے ہیں
فَلَمْ أَسْمَعْ أَمْرًا بِالْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِأَنَّا خَدَّ الرَّائِدِ لَمْ يَكُنْ مُشْرِفًا عَلَى الْهَلَالِ
مِنْ شِدَّةِ الْعَطَشِ مِينَ كُنْتُ هَوْنُ كِي كِهَالِ سِلْدِي هَوْنِ اُونْٹ کے بٹھانے کو جو حضرت نے
اس شخص کو کھ دیا اس کا سبب یہی تھا کہ شخص سبب شدت تشنگی کے قریب ہلاکت
پہنچ گیا تھا کہ یَا مُرَّاحِدًا مِينَ أَسْمَعُ أَنِّي يَسْتَوِيَّةٌ أَوْ كَسِي كُوسِنِي اصحاب میں
آپ نے حکم نہ دیا کہ اس کو پانی پلانے بل جَعَلْ ذَلِكَ الْعَطَشَانِ فِي سِرَافِي كِي وَهْنًا ارشاد
بِنَفْسِهِ بَلْ كِهَالِ سِلْدِي كُوسِي بِسِلَاسٍ بَجَانِي اور جگر خشک کرنے میں خود محتار و رایا
کہ اپنی آپ مشک سے پانی پی لے لگی دیز دسی غَايَةِ الرَّيِّ فِي أَسْرَعِ الْأَسْرَافَةِ تَا كِه پورے
طور پر سیراب ہو جائے اور بت جلد اس کی پیاس بجھ جائے اس لیے کہ خود پانی پینے میں اور
دوسرے کے پلانے میں بڑا فرق ہو تا و سِلَاسٍ مَامُ اَوْ رَحْمَتِ خَدَا کا جو فعل خاص تھا وہ تمام ہو گیا
وَلَكِنَّهُ لَمْ يَفْعَلْ مَا قَالَهُ الْأَمَامُ لَمَّا رَأَى أَنَّ اس شخص نے پیاس کی بدحواسی میں کچھ نہ سمجھا کہ حضرت

کیا ارشاد فرماتے ہیں فَتَحَيَّرَ أَنَّهُ بِمَا يَأْمُرُهُ وَفَإِذَا أَيْصَلْتُمْ اسکو حیرت ہوئی کہ مجھے کس چیز
 کا حکم دیتے ہیں اور کیا مجھے کرنا چاہیے فَإِذَا أَلَمْتُ بِهِمُ الْمَنَاطِبُ مَعْنَى السَّائِلِينَ بِمَجْرُوسَتِ
 علی ابن طحان غلط راویہ کے معنی نہ سمجھا یعنی شتر آب کش اس لفظ سے اس کے سمجھ میں نہ آیا
 بَلْ كَانَ مِنْهُ لَوْنٌ أَسْوَدٌ لَمْ يَكُنْ فِيهِ شَيْءٌ مِنَ الْمَاءِ الَّذِي هُوَ لَا يَمُوتُ إِلَّا بِمَوْتِ الْبَشَرِ
 بلکہ اس کے نزدیک یہ بات محال تھی کہ کھال کو جو شتاب چڑھ رہا ہے روح اسکو مین کیونکر
 بٹھا سکتا ہوں اس لیے کہ ہوتا تو خاص فی روح کے لیے ہوا جاتا ہو فَقَالَ لَهُ يَا بَنِي أَخِي
 أَخِيخُ الْجَمَلُ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ اسے میرے مسلمان بھائی کے بیٹے اوشی کو بٹھا دو
 یعنی أَخِيخُ الْجَمَلُ الَّذِي عَلَيْهِ السَّعَاءُ الْمَمْلُوءُ مَاءً مراد حضرت کی یہ تھی کہ وہ اونٹ
 بٹھا دے جس پر پانی سے بھری ہوئی کھال لدی ہو قال فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اشْرِبْ
 علی ابن طحان کہتا ہے کہ اب میں نے اُس اونٹ کو بٹھایا تب حضرت نے فرمایا
 کہ اب پانی پی لے فَجَلَّتْ كُلُّ مَا أَشْرَبَ سَالَ الْمَاءُ مِنَ السَّعَاءِ اب میرا یہ حال ہوا کہ
 جب پانی پیئے گا ارادہ کرتا تھا پڑھی موتی دھار سے پانی کھال سے بننے لگتا تھا اور میں
 پی نہیں سکتا تھا فُلْتُ وَمِنْ هَهُنَا يُسَلِّمُكَ الشَّعَاءُ الَّذِي أَمْرُهُ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 اسی کیشرب منہ گان فَمَلَأَ مِنَ الْمَاءِ اسی جگہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جس کھال سے
 پانی پینے کا حکم اسکو حضرت نے دیا تھا وہ لبالب بھری ہوئی تھی لَمْ يَخْرُجْ مِنْهُ قَطْرَةٌ
 مِنَ الْمَاءِ وَلَمْ يُسْتَعْمَلْ بَعْدُ فِي سِرِّ الْقَوْمِ ابھی ایک قطرہ پانی کا سین سے نہیں
 نکلا تھا اور نہ ان لوگوں کے پانی پلانے میں اس کے پانی کا استعمال کیا گیا تھا وَلَئِنْ
 يَخْرُجُ مِنْهُ الْمَاءُ غَيْرَ كَثِيرٍ أَيْسَّرَ شَرِبُهُ مِنْهُ اسی سبب سے کہ موٹی دھار
 پانی کی اس کے دہانہ سے نکلتی تھی اور دھار سے پانی اس قدر بہ جاتا تھا کہ چلو باز دھار اس
 موٹی دھار سے پانی پینا دشوار تھا اس لیے کہ چلو میں ٹھہرتا تھا فَأَضْطَرَّ عَلِيُّ بْنُ
 الطَّحَّانِ فَأَيَّابَ عَلِيَّ بْنَ طَحَّانِ كَوْدُوسٍ اضْطَرَّ سَاطِرًا هُوَ وَتَحْيَرًا أَنَّهُ كَيْفَ يَسْجُلُهُ
 الرِّشِيُّ اب اسکو یہ حیرت ہوئی کہ میں کیونکر انہی پیاس بجھا سکتا ہوں اس لیے کہ پانی چلو میں
 ٹھہرتا نہیں ہوتا لَمْ يَخْرُجْ لَهُ إِلَى كَوْمِهِ هَذَا أَنْ يُسْتَقَى مِنَ السَّعَاءِ لَكُونِ مِنْ

اس باب الفضل والسعة اور شاید کہ علی ابن طعان کو آج کے دن تک اسکا اتفاق
 نہیں ہوا کہ کہاں یا مشک سے چلو یا نہ ہکر پانی اس نے پیا ہوا سیلے کہ یہ کام غریب
 محتاجوں کا ہو اور شخص جو نہ خوشحال اور آسودہ معلوم ہوتا ہو اسے کا ہیکو ایسی مصیبت
 دیکھی ہوگی لیکن الامام والحجۃ سرور حنی لہ الفدا یحب علیہ العلم بکل ما تحتاج الیک
 الامۃ فی کل حالۃ من شدۃ او رخاء مگر امام اور حجت پر میری جان فدا ہو جائیو جب ہر
 کہ ہر بات کو جانتا ہو جسکی طرف است محتاج ہوتی ہو محتاجی میں یا تو مگری میں یعنی دونوں
 حاجت براری امام سے متعلق ہو ولہذا بئین لہ الطریق الذی تسہل لہ السہل منہ
 اسو اسطے حضرت امام حسین علیہ السلام نے فرمادیا اوس طریقہ کو جس سے آسانی یہ شخص
 پانی پی سکے فقال الحسن علیہ السلام اخیث السقاء انما اعطیہ فلم یرکبہ افعل
 اب امام حسین علیہ السلام نے فرمایا کہ کچال کے دہانہ کو چھیدہ کر لے یعنی لیٹ لے تاکہ
 پتلی و حار پانی کی کچال کے چھوٹے اور پینے میں دشواری نہ ہو مجھے معلوم تھا کہ دہانہ
 کو کیونکر لیٹتے ہیں یعنی اس میں بھی اور سکومیت ہوئی اور لیٹ نہ سکا قلت واذا انا ملئت فی
 ثبات جایش المحسن علیہ السلام فی ذلک الحالۃ الی مؤلفہا من فقد لا عنوان و کثر
 الاعتداء میں کشا ہوں اگر نال کجیے امام حسین علیہ السلام کی استقامت پر ایسی حالت
 میں حسین آج آپ ہیں کہ مددگار آپ کے گویا مغفود ہیں اور دشمنوں کی کثرت ہو
 و ثقا کلام و تواثر الموم واجتماع الموم صدمہ پر صدمہ اور رخ پر رخ آپ کو پہنچ رہے
 ہیں غم و درد کا ایک ذخیرہ جمع ہو و کثر بعد اعین لا وطن عزیبا لا یجد ملاذ اب کثر
 الیہ ولا یصل الی موضع یقیم امنافہ وطن سے آپ در ہو گئے ہیں مسافر ہیں کوئی ایسی
 جگہ آپ کو نہیں ملتی جہاں پناہ لین اور کسی ایسی جگہ آپ نہیں پہنچتے جہاں چند روز امن
 و امان سے قیام فرما میں لا یفلو یوم من الاکام لا و یصل الیہ خبر موحش بدیوب
 قلیۃ و یوقیۃ علی الظاہر فی الاضطراب و الخیرۃ کوئی دغالی نہیں جا نکلا دھراو دھرے
 کوئی خبر وحشت نہ کہ ایسی آپ کو نہ پہنچتی ہو جو گداز نہوا اور بظاہر اضطراب اور حیرت
 میں حضرت کو نہ ڈال دیتی ہو لکنہ معد لا کثرت لا شکان قوی الجہان کما ذکریت

فِي تِلْكَ الْقِصَّةِ مَكْرُوهٌ جَنَابٌ بِأَوْدَانِ سَبِّ بَاتُونِ كَيْ هَرَطَ حَسْبُ مَضْبُوطٍ أَوْ قَوْمِي لِي مَن
 چنانچہ اسے قصہ علی ابن طعان کو بڑھکر ہر شخص آپ کے دلیری کو جان سکتا ہو تم اعلم
 أَنَّ عَلِيَّ بْنَ طَعَّانٍ لَمَّا كَرِيَ دَرَأَهُ كَيْفَ يَخْنُثُ السَّقَاءُ فَأَمَّا إِذَا تَرَحَّمُوا لَامٍ عَلَيْهِ
 اب جاننا چاہیے کہ چونکہ علی ابن طعان کو یہ نہ معلوم تھا کہ بچھال کے وہاں کو کیونکر لپیٹتے
 ہیں اور اسی سوج میں پریشان ہو رہا تھا لہذا اسکی حالت زار پر ترجمہ امام حسین علیہ السلام
 کا بڑھکیا قَالَ لَمَّا رَوَى فَقَامَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَخَنَّثَهُ فَشَرِبَتْ وَتَسَقَّيْتُ فَمَرَسِي
 اب امام حسین علیہ السلام خود بنفس نفیس کھڑی ہو کر اپنی دست مبارک سے وہاں مشک کے
 لپیٹا اور پتلی دہار سے خود حضرت پانی گرانے لگے علی ابن طعان کہتا ہو کہ اب میں نے بھی
 پانی پیا اور اپنے گھوڑے کو بھی پلایا وَقَدْ عَلِمَ مِنْهُ أَنَّ الْحُسَيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَمَا سَقَى
 عَلِيَّ بْنَ طَعَّانٍ كَذَلِكَ سَقَى قَرَسَهُ أَيضًا خَيْرُ رَوَايَةٍ سَيَّ يَهْ مَعْلُومٌ هُوَا كَيْهَ سَطْرُجِ جَنَابِ
 امام حسین علیہ السلام نے بنفس نفیس علی ابن طعان کو پانی پلایا اوسطرح اوسکے گھوڑے
 کو بھی خود اپنی ہاتھ سے پانی پلایا وَتَسَبَّبَ ذَلِكَ أَنَّهُ كَانَ يَوْمَئِذٍ فِي اخْتِيَارٍ عَظِيمٍ
 مِنْ قِبَلِ اللَّهِ تَعَالَى كَمَا نَدَّ كُنُوزُكَ سَبَبُ اسكايہ تھا کہ آج کے روز جناب امام حسین
 علیہ السلام ایک بڑے امتحان خدا کی طرف سے آزمائش میں آرہے تھے چنانچہ اوس
 امتحان کا ذکر ہم اب تفصیل کیا چاہتے ہیں وَكَانَ ذَلِكَ لِاخْتِيَارٍ مُبَدَّلٍ لِّلْإِسْلَامِ
 الَّذِي أَسَاقَدَ اللَّهُ تَعَالَى أَنْ يَكْتَلِبَ أَهْلَ بَيْتِ بَيْتِهِ يَهْ يَهْ يَهْ امتحان سب سے پہلے واقع ہوا
 تھا منجملہ اون امتحانات کی جن سے اہل بیت نبی کا امتحان خدا کو لینا منظور تھا
 فَكَانَ مِنْ مَوْضِعَاتِ اللَّهِ بِمَحَانِهِ أَنْ يَبَاشِرَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِنَفْسِهِ فِي السَّقَةِ
 يَوْمَئِذٍ قِيَسَتْ أَحَدٌ مِنْ أَعْدَائِهِ وَقَرَسَهُ أَيضًا مَبَاسِرًا لِذَلِكَ الْفِعْلِ بِنَفْسِهِ
 خود شعوری خدا کی یہ تھی کہ خود جناب امام حسین علیہ السلام پانی پلانے کی خدمت
 بجالائیں او اپنے دشمن کو آج اپنے ہاتھ سے پانی پلائیں اور اُسکے گھوڑے کو بھی
 آپ ہی پانی پلائیں وَلَمْ يَكْتَفِ اللَّهُ بِمَحَانِهِ فِي ذَلِكَ لِاخْتِيَارٍ بِأَنْ يَكُونَ الْحُسَيْنُ
 عَلَيْهِ السَّلَامُ أَمْرًا لِلَّهِ فَحَسْبُ خَدَا وَنَدَامًا كَوَا سِ اس امتحان میں اتنی بات پر کفایت

منظور نہ تھی کہ امام حسین علیہ السلام کے حکم سے اصحاب پانی پلائیں پس اور خود حضرت
 دیکھا کریں بَلْ يَكُونُ رُوحِي لَهُ الْفِدَا اَعَدَا سَمِعْتُمْ مَا مَوْسَىٰ ابْنُ عَلِيٍّ الْمُبَارَكُ دَعَىٰ
 لِلْاِسْتِقَاءِ كَانَا حَقَّ التَّرَاوِيحِ وَخَشَتْ الشَّقَاءَ لِيَتَمَرَّكَ الْاِمْتِنَالُ كُلُّ التَّمَامِ
 بلکہ امام حسین علیہ السلام اوس دن علاوہ اس خدمت کے یعنی پانی پلانے کی جسکو
 سامعین سن چکے ہیں اس پر بھی مامور تھے کہ پانی پینے یا پلانے کے مقدمات جو ہوتے
 ہیں یعنی جن پر پانی پینا یا پلانا موقوف ہو او کو بھی تعلیم کریں خود سجا لائیں مثلاً بارکش
 اونٹنی کا بٹھانا جسکی تعلیم علی ابن طعان کو حضرت نے فرمائے یا دہانہ مشک کو لٹکانا اسکے
 بھی تعلیم علی ابن طعان کو حضرت نے فرمائی تھی مگر جب وہ سمجھا تب اس کام کو بنفس
 نفیس خود حضرت علیہ السلام نے کیا تاکہ فرمانبرداری اور بجا آور۔۔۔ احکام آہی
 پورے طور پر آپ سے ثابت ہو جائے فَكَانَ مِنْ اَطْوَعِ الْمُطِيعِينَ اَرْضَى الرَّاضِعِينَ
 مِنْ اِمْتِنَانِ اَقَامَ اللهُ تَعَالَى صَلَوَاتِ اللهِ عَلَيْهِ اسی وجہ سے کہ آپ ان سب خدمتوں کو
 سجالائے پروردگار کی فرمانبرداری میں سب سے زیادہ تر مطیع اور سب سے زیادہ تر
 خوشنودون میں شمار کی گئی کہ کیسی ہی ذلت کی بات سے استحسان ہوا بکشاوہ پیشانی
 اوسکو بجالائے اَقُولُ مِنْ اَهَمِّ مَا نَذَكُرُهُمْ اَنَّ الْحُسَيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَسْمَا اَنْزَلَ
 فَنَبَا نَبَا سِتْقَاءِ الْمَاءِ لِكُونِهِ مُكَلَّفًا مِنْ عِنْدِ اللهِ بِالتَّكْلِيفِ الْبَاطِنِيِّ مِنْ كِتَابِهِمْ
 بہت ضروری بات جو اس مقام پر سمجھان کرنی ہو وہ یہ ہے کہ جناب امام حسین علیہ السلام
 نے اپنے ہمراہیوں کو بہت سا پانی بھرنے کا جو حکم دیا تھا اسکا سبب بھی تھا کہ خدا نے آپ
 اس پانی پلانے کو بظہر تکلیف باطنی کے واجب کیا تھا وَهُوَ تَكْلِيفُ الْخَافِضِ اُورِیہ تکلیف
 اور وجوب حضرت کی ذات خاص سے متعلق تھا وَالذَّلِيلُ عَلَيْهِ عَلِمَهُ قَبْلَ وَرُودِ عَسْكَرِ
 اَمْرٍ فَاَمَّا كَانَتْ قَرِينَةً ظَاهِرَةً دَالَّةً عَلَيْهِ اُورِیہ دلیل اس بیان پر یہی ہو کہ قبل
 آئے لشکر حر کے آپ کو معلوم ہو گیا حالانکہ کوئی قرینہ ظاہر اسکا تھا فَعَلِمَهُ ذَلِكَ مِنْ
 عَلَيْهِ الْمَكْنُونِ الْخَافِضِ لَهُ يَتَعَلَّمُ حَيْثُ وَابْنِهِ وَبِالنَّظَرِ اِلَى حَقِيقَتِهِ الْخَافِضَةِ بِسِ اس لشکر
 کی آمد کو آپ نے اپنے علم باطنی سے معلوم کیا تھا جس علم کی تعلیم اپنے جد و پدر سے آپ کو ہوئی تھی

نیز

اور اپنی صحیفہ خاص میں اسکو کھا دیکھا تھا اُکل مآ فعلہ من کثر تہ بدل الماء واللاطافات
التي قد سمعتهما في حكاية علي بن الطعان مع علمه بانهم هم الذين يصنعون
من الماء بعد ايام قلائل پس جو کچھ آپ نے کیا زیادہ پانی خرچ کرنے سے اور وہ
الطاف اور مہربانی جو روایت علی بن طعان میں گزر چکی ہو باوجودیکہ آپ جانتے تھے کہ
یہ وہی لوگ ہیں جو کہ چند روز کے بعد پانی آپ پر بندگی کرینگے انما فعلہ لان الله يبتلي
اوليائه الكاملين بمثل ذلك الابتلاء اسی واسطے حضرت امام حسین علیہ السلام نے
یہ سب باتیں کہیں کہ خداے تعالیٰ اپنے کامل دوستوں کا امتحان اسی قسم کا کرتا ہو دیکھو اے
امتن الله بهم واطاعة قلوبهم وحوار جهم واتمكا فيهم اور ان کی فرمانبرداری اور
ولی اطاعت کو اور اعضا جسمانی کی حرکات اور سکونات کو اپنے حکم کی بجا آوری میں کیاتے
فقد فعل التحين عليه السلام معهم فبلاهم ليعلم باعداءهم عملا لا يزيد على ذلك
ما يفعل المؤمن باخصل اوليائه واعز اقربائهم آپ نے ان لوگوں کے ساتھ بختاؤ بیانی
وہ کام کیا کہ آدمی اپنے خاص دوستوں کے ساتھ اور نہایت عزیز رشتہ داروں کے ساتھ بھی اس
زیادہ نہیں کرتا ہو باوجودیکہ وہ دشمن تھے ويؤيدون في شديدا المذمى ما سمعت
من ان اصحابه يسقون دوابهم اور اس دعویٰ کی تائید اس مضمون سے ہوتی ہے
جو اوپر گزر چکا کہ اصحاب حضرت کے جب انکے اونٹ اور گھوڑوں کو پانی پلاتے تھے تو
کس قدر پلاتے تھے فمما اذا عبت فيها ثلاثا او اربعة او خمسة كانوا يغيرون عنها
الطسا من تا انكسرت من مرتبة اچار یا پانچ مرتبہ وہ جانور خوب پانی پی لیتا تھا اور وقت
طشت وغیرہ اوسکے سامنے سے ہٹاتے تھے فمما كان شامهم في سقي الدواب
هكذا انما ظنك في سقي الفرسان والركبان جب ان کا اہتمام جانوروں کے
پلانے میں اس قدر رہتا خیال کرنا چاہیے کہ ان کے سواروں کی پیاس
بجھانے میں اہتمام کی کیا کیفیت ہوگی ومن لطائف المقام ان تكليفه
الباطني لسقي اعدائه لم يكن متحصلا في ذلك اليوم والظن
مقام سے یہ بھی ایک بار رہا ہو کہ یہ تکلیف باطنی جناب امام حسین علیہ السلام کی

کہ اپنے دشمنوں کو پانی پلا میں فقط آج ہی کے دن کے واسطے مخصوص تھی بلکہ الحسنین
 علیہ السلام سقاہم ثلاث مراتب بلکہ آپ نے اپنی تمام عمر میں تین مرتبہ کو فیون کو
 پانی پلایا مگر وہ فی الکوفہ حصین الجذب ایک مرتبہ جب کو فہ میں قوط سالی ہوئی تھی اور پانی
 نایاب ہو گیا تھا وقد استعانت الناس عند ابنہ امیر المؤمنین علیہ السلام
 اور کو فیون نے فریاد اور زارنا لے کیے تھے جناب میر علیہ السلام کے خدمت میں
 فمع کون الحسنین علیہ السلام عاصرا فی ذلک الیوم والکبر سننا واقدم علی الحسنین
 علیہ السلام لئلا آھرا علی الحسنین علیہ السلام بذلک فندس واستسقى
 وسقى پس باوجودیکہ جناب امام حسن علیہ السلام اس وقت موجود تھے سن میں بھی بڑے
 تھے اور جناب امام حسین علیہ السلام پر مقدم تھے مگر جناب امیر علیہ السلام نے امام حسین
 علیہ السلام ہی سے فرمایا کہ تم اس کام کو انجام دو آپ نے دعا کی طلب باران کی اور انکو
 پانی پلایا مگر ثانیۃ فی حرب صفین فانہ لما عز الماء یومنا فر علی الحسنین علیہ السلام
 فانی بالماء فسلمہم کما فی الخصاصی وروسی مرتبہ جنگ صفین میں جب ایک دن
 پانی لشکر میں بالکل نر ہا جناب میر علیہ السلام نے امام حسین علیہ السلام سے فرمایا اس وقت
 آپ پانی لائے اور ان سب کو پلایا یہ دونوں روایتیں خصائص حسینہ میں لکھی ہیں
 والقرۃ الثالثۃ ہی الی ذکرۃ فی هذا الباب اور تیسری مرتبہ پانی پلانا کو فیون وہ تو ہی ہے
 جسکا بیان اسی باب میں ہوا ہو فی الحکمۃ الالہیۃ اقتضت فی ذلک التمام المحبۃ
 پس حکمت الہی تین بار پانی پلانے میں کو فیون کو مقتضی اتمام حجت کی تھی وھو کون الحسنین
 علیہ السلام من احق لاحقاء عند اھل الکوفۃ للماء اور وہ یہ بات ہو کہ جناب امام حسین
 علیہ السلام سے زیادہ ترکو فیون کے نزدیک کوئی شخص دنیا میں مستحق پانی دینے کا نہ تھا
 اور احق پانی لینے میں کو فیون سے جو وقت یہ خود پیاسے ہوں تمام دنیا سے کو فیون پر
 زیادہ واجب ہو کہ نہ سقاہم وسکن عطشہم وبرد اکبادھم بالماء ثلاث مراتب
 اسلیے کہ اس جناب نے انکو پانی پلایا اور انکی پیاس بجھائی اور انکی جگر کو خشک کیا میں
 میں تین مرتبہ فمع تلح النظر من لائے سبطہم وھم او حجتہ من حج اللہ او انہ سید شباب

فیون کو پانی پلانا
 تین مرتبہ
 ۱۔ کو فیون کو پانی پلانا
 ۲۔ کو فیون کو پانی پلانا
 ۳۔ کو فیون کو پانی پلانا

اُٹھ لی گئی پس قطع نظر اس بات کی کہ وہ جناب اونٹنی کے نواسہ تھے یا یہ کہ وہ امام
 زمانہ تھے یا یہ کہ وہ سردار جوانان بہشت کے تھے وَ اَيْضًا نَحْ قَطِيعِ النَّظْرِ اِلَى اِسْتِحْقَاقِ
 عِلْمِ كُلِّ ذِي رُوحٍ فِي الْمَسَاءِ الْجَارِئِ وَقَدْ يَلِغُ فِيهِ الْكِلَابُ وَالْخَنَازِيرُ
 وَ يَشْرَبُ لَمْ لَا كُنْهَامُ وَاللَّذَائِبُ اور اس بات سے بھی قطع نظر کرو کہ اب جاری میں ہر ایک
 ذی روح کو استحقاق پینے کا ہی بیان تک کہ کتے اور سور اوسمین لوٹتے ہیں اور روکا
 نہیں جاتا ہو اور جو پایہ جانور سب اوسمین سے بے تکلف پیتے ہیں گانت کہ حُصُوصِيَّةٌ
 خَاصَّةٌ فِي ذَلِكَ الْمَاءِ بِأَنَّ الْفَرَاتَ كَانَ مِنْ خَلْقِ اللَّهِ لِفَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ اُمِّهِ حَتَّى
 تَنْزِيهِهَا مِنْ عَلِيٍّ ان سب باتوں کے علاوہ ایک بڑا حق امام حسین علیہ السلام کا فرات
 میں جیتھا کہ بروز عقد جناب سیدہ علیہ السلام وہ نہر میں آپ کے مادر گرامی کے خدا نے
 دی تھی دَ اَيْضًا كَانَتْ لِحُسَيْنٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ حُصُوصِيَّةُ الْمَاءِ وَصَلَتْهُمُ فِي سَقْيِ الْمَاءِ لَا تَسْ
 سَقَاهُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اور سب سے بڑھ کر یہ خصوصیت معاوضہ کی تھی پانی پلانے میں کہ
 آپ نے اونکو تین مرتبہ عین تشنگی میں پانی پلایا تھا فَوَاسَفَاةٌ كَيْفَ نَقُولُ مَا جَرَّاهُ
 عَلَى الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ شِدَّةِ الْعَطَشِ پس ہزار افسوس کہ میں کس زبان سے بیان
 کروں کہ شدت تشنگی سے جناب امام حسین علیہ السلام پر کیسی اذیت پہنچی و کَيْفَ كَانَ اسْتِدَادُ
 الْعَطَشِ بِرَبِّهِ اَطْفَالِهِ حَتَّى اَنَّهُ لَمَّا اسْتَمْسَكَ مِنْ حَيَاتِهِ فَقَالَ كَوَّلَا يَحْرِقُ تَلْبِي بَتَذْكَارِهِ
 تَالَيْكِهِ جب اوس جناب کو اپنی زندگی سے پاس ہو گئے ایسا کلام ارشاد فرمایا کہ جسکے ذکر غیبیہ
 میرا دل جلا جاتا ہو قَالَ فِي الْخَصَاءِ هُنَّ الْحُسَيْنِيَّةُ مَا عَلِمَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّهُمْ يَقْتُلُوْنَ
 بِأَنَّهُ لَا يَعْشِقُ مَخْضَا لُحْنِ حُسَيْنِيَّةٍ رَوَايَتُ كِي ہر کہ جب حضرت کو معلوم ہو گیا کہ اب کو فیون کو بھی
 یقین اسل مرکا ہو کہ میں زندہ نہ ہو گا فَقَدْ تَكَلَّمَ بِكَلَامٍ لَمْ يَقُلْ ذَلِكَ قَبْلَهُ مِنَ الْخَيْرِ وَ اَوْقَاتِ
 آپ نے ایسا ایک کلمہ کہا کہ اوس سے پہلے بسبب غیرت کے اسکا آپ نے اظہار نہیں کیا تھا
 وَهُوَ اَنَّهُ قَالَ اسْقُوْنِ قَطْرَةً مِنَ الْمَاءِ فَقَدْ كَفَّفَتْ كَيْدِي مِنَ الظُّلْمِ وَ كَعْدَهُ اَيْضًا لَمْ
 يُعْطَوْهُ آپ نے فرمایا کہ ایک قطرہ پانی کا مجھے اسوقت پلاؤ میرا جگر حرارت تشنگی سے
 ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا ہو پہر ہی ادن لوگوں نے ندیا اِنَّ اللهَ وَاَنَا اِلَيْهِ رَا جُئْتُ

باب ستم خطبہ جناب ابو عبد اللہ الحسین صلوۃ اللہ وسلامہ علیہ واولیٰ فریضہ نذر باجماعہ جس میں لشکر بن یزید ریاحی بھی شامل تھا

قال الراوی وَكَانَ فِي حَرْبِ يَزِيدَ مِنَ الْقَادِسِيَّةِ رَوَيْتُ مِنْهُ
حَرَّ جَسَدِي وَنَاصِيَةِ امَامِ حُسَيْنٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَعَى طَلَقَاتِ كِي اَوْسَدَنَ وَوَقَاوَسِي
سَعَى حَلَا آيَاتِهَا وَكَانَ ابْنُ مُزَيْنَا دَبَعْتَ الْحَصِينَ بْنِ نَوَيْلٍ اَنْ يَسْئَلَ
الْقَادِسِيَّةَ وَيَقْدِمَ الْحَرْبِيْنَ يَدِي فِي الْفَنَاءِ سِي يَسْتَقْبِلُ بِهِمُ الْحُسَيْنِ
عَلَيْهِ السَّلَامُ اَوْ ابْنِ زِيَادٍ نَصَبِيْنَ بِنِ خَمِيرٍ كُوْرُوْهُ كَرَكَةِ حَلَمٍ دِيَا تَحَاكَ وَهَ قَادِسِي
مِنْ بَطُوْرٍ كَمَا كَمْ كَمْ تَهْمَرُ اَوْ حَرَاوُ سَكِي سَا مَنِيْ هَزَارِ سَوَارِيْنَ كُوْلِيْكَرِ جَنَابِ
امَامِ حُسَيْنٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَا مَقَابِلُهُ كَرَكَةِ فَلَمَّا كَبَاءَ الْحَرْوَسَقَاةَ وَاصْحَابُهُ الْحُسَيْنِ
عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ فِي الْبَحَارِ فَلَمْ يَزَلِ الْحَرْوَمُ وَاَفَقًا لِّلْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتَّى تَهَوَّرَتْ
صَلْوَةُ الظُّهْرِ جَبَ حَرِّ حَضْرَتِ كِي پَاسِ پُھونچا اور آپ نے اوسکو اور اوسکے اصحاب کو پانی
پلویا اب بجا رکھی روایت یہ ہو کہ حرم اپنے سواروں کے سامنے حضرت کے کھڑا رہا اور کچھ
کلام اور کسی قسم کے گفتگو اوسوقت تک نہیں ہوئی کہ نماز ظہر کا وقت آگیا فَاَمَامُ الْحُسَيْنِ
حَاجَرُ بْنُ مَسْرُوقٍ اَنْ يُّؤَدِّيَنَّ اَوْسُقَتِ حَضْرَتِ امَامِ حُسَيْنٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِيْ حَاجَرِ بْنِ
مَسْرُوقٍ كُوْجُوْمُوْزِنِ حَضْرَتِ كِي تَهْمَرُ حَلَمٍ دِيَا كِه اِذَا نَ كَهُوْ فَلَمَّا حَضَرَتْ اِلَا قَامَسَةُ
خَرَجَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ اِسْرَائِيْلَ قَرَاءَةٍ وَتَغْلِيْنِ تَحِيَّاتِ اللّٰهِ تَاَوْنِيْ عَلَيْهِ
جَبِ اِقَامَتِ كَا وَفَتِ اَيَا حَضْرَتِ امَامِ حُسَيْنٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ صَفِّ جَامِعَتِ كِي اُسْ كِي
اَكْرُكُطَرُ كِي هُوْ اَوْ اِيْكَرِ خُطْبَةِ حَمْدُ ثَنَا اَلْحَمْدُ مِيْنِ بَرْ اَتَمَّ قَالَ اَيُّهَا اَللّٰهُ اَكْبَرُ
اِنِّيْ لَمَّا اَتَيْتُكُمْ حَتَّى اَتَيْتُكُمْ وَتَقَدَّمَ مَتَّ عَلَيَّ فَمَسَّكُمْ اَنْ اَفْصَحَ اَيُّهَا
بَعْدَ اَدَا خُطْبَةِ اَبِيْ سَلَمَةَ فَرِيَا كِه اُسْ كِه وَهَ كُوْفِيْنِ تَهْمَرُ جَوَارِيْنِ زُخْرُوْنِيْنِ كِي اِيْهَوْنِ بَلْ كِي

تمہارے خطوط میری طلب میں پہنچے ہیں اور تمہارے بھیجے ہوئے چند آدمی میرے
 پاس گئے ہیں یہ درخواست لیکر کہ آپ ہماری طرف تشریف لائے فَإِنَّهُ لَيَكُنَّ
 لَنَا إِمَامًا لَعَلَّ اللَّهَ يَجْمَعَنَا وَإِنَّا كُنتُمْ عَلَى الْهُدَى وَالْحَقُّ زبَانِي هِيَ
 لوگوں نے کہا تھا اور خطوں میں بھی یہی تم نے لکھا تھا کہ ہمارے واسطے کوئی امام اور
 پیشوا نہیں جو آپ کے تشریف لانے سے کیا عجب ہو کہ ہلکاو اور آپ کو ہدایت اور حق
 میں خدا کیجا کر دی یعنی ہلکاو آپ کی اطاعت سے ہدایت حاصل ہو فَإِنْ كُنْتُمْ عَلَى
 ذَلِكَ فَقَدْ جِئْتُكُمْ فَأَعْطُونِي مَا أَطْمَعُنُ إِلَيْهِ مِنْ عَهْدٍ كُنتُمْ
 وَمَوَاقِفِكُمْ لَيْسَ لَكُمْ سَبَابُ بَعْضِ عَقِيدَةٍ بِرَبَانِي هُوَ بَعْضُ مَا هِيَ تَوَافُفُ
 اب ہلکاو ایسی بات کرنی چاہئے کہ جس سے مجھے تم پر اطمینان ہو جائے اور عہد پیمانہ
 مجھ سے کرو وَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا وَكُنْتُمْ لِقَدْ وَفَيْتُمْ كَأَيِّهَا مِنْ أَنْصَرَفْتُمْ عَنْكُمْ
 إِلَيْهِ الْمَكَانَ الَّذِي جِئْتُ عَنْهُ إِلَيْكُمْ اور اگر تم ایسا کرو اور میرا نام
 ہلکاو پسند ہو جن پلٹ جاؤں اسی طرف جہان سے میں آیا ہوں فَسَكُونُوا عَنْهُ
 وَلَوْ يَكُنْ لَكُمْ بِكَلِمَةٍ يَدْرُغُ اسْتِ حَضْرَتِ كِي سَكْرُوہ سب چپ ہو گئے اور کسی نے کچھ جواب
 نہیں دیا قُلْتُ فَقَدْ بَرَأَ الْحَسَنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ آدَاءِ الْوَاجِبِ الْإِنْفِ
 شُكْرًا بِهَذَا ذِمَّتُهُ بِأَسْمَاءِ الْفُطَاهِ بِهَذَا مِثْلُ مَا هِيَ اب بری الذمہ
 ہو گئے جناب امام حسین علیہ السلام اس وجہ کے ادا کرنے سے جو بظہر تکلیف ظاہر شریعت
 کے آپ پر واجب تھا وَهُوَ أَنَّ عَامَّةَ النَّاسِ إِذَا دَعَوْا مَا هُمْ لِلْبَيْعَةِ
 وَإِنْفَادِ الْوَاوِ وَالنَّوَابِهِ وَلَمْ يَكُنْ هُنَاكَ قَرِيبَةً ظَاهِرَةً عَلَى
 خِلَافِ مُلْتَمَسِهِمْ فَيَجِبُ عَلَى الْحُجَّةِ أَنْ يُجِيبَ دَعْوَتَهُمْ وَيُكَلِّمَهُمْ مَا يَجِبُ
 عَلَيْهِ مِنَ التَّبْلِغِ اور وہ واجب شرعی یہ ہو کہ جب عوام امت اپنی امام کو طلب کریں کہ
 ہم آپ کی بیعت کریں گے اور احکام شریعت جاری کریں گے اور کوئی قرینہ بظاہر ایسا نہ ہو کہ
 انکی درخواست کے خلاف پر دلالت کرتا ہو اس وقت حجت خدا انہی یا امام پر واجب ہو
 کہ انکی دعوت قبول کرے اور ان تک اپنے تین چوبچائی اور جو حکم خدا کے اسکا است پر

بھونچایا واجب ہو اسکو ان پر ظاہر کر دے گما فعلہ الحسین علیہ السلام جیسا کہ حضرت
 امام حسین علیہ السلام نے کیا کہ انکی بلانے پر تشریف بھی لائے اور اظہار بھی کر دیا تم گما
 كَانَ ذَلِكَ الْخَطَابُ إِلَيْهِمْ تَبَعَدَ سَقِيرُ الْمَاءِ وَبَعَدَ الْمَلَأَ طِفَاتٍ لَئِنْ
 ذَكَرْتُمْهَا فَلَمَّا لَمْ يَجْعَلْ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَلَى جَوَابٍ بَلْ سَكَتُوا أَيْرُوحُ نَكْبَةُ
 آپ نے انکی سامنے بعد پانی پلانے کے اور بعد بہت سے مہربانی اور الطاف کرنے کے پڑھا
 تھا اسی سبب سے کسی کو جسارت جواب کی نہ ہوئی بلکہ اگرچہ وہ لوہین انکی جو کچھ تھا وہ ظاہر ہو
 مگر اس وقت چپ رہے قَالَ الرَّادِي فَقَالَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِلْمُؤَذِّنِ أَقِمِ
 الصَّلَاةَ فَأَقَامَ الصَّلَاةَ رَاوِي كُتَابُہِ کہ حضرت نے اپنے مؤذن سے کہا کہ اقامت نماز کو
 چنانچہ اقامت بھی کہی گئی فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِلْحَرَّاءِ تَرِيدُ أَنْ تُصَلِّيَ بِأَصْحَابِكَ
 فَقَالَ الْحَرَّاءُ بَلْ تُصَلِّيَ أَنْتَ وَتُصَلِّيَ بِصَلَاةِكَ فَصَلَّى بِهِمُ الْحُسَيْنُ
 عَلَيْهِ السَّلَامُ رَاوِي كُتَابُہِ کہ حضرت امام حسین علیہ السلام نے خر سے کہا کہ تو نے اپنے ہمراہیوں
 کے ساتھ الگ نماز پڑھنا چاہنے کی کہ نہیں آپ نماز پڑھائیے اور ہم سب آپ کے پیچھے نماز پڑھیں گے حضرت
 ان کے ساتھ نماز پڑھنا جماعت پڑھی قُلْتُ لَمْ أَفَاقَ الْحُسَيْنُ الْحَرَّاءَ مِمَّا عَلَى الظَّاهِرِ أَنَّهُمْ لَمَّا اسَدُوا
 حُكَّاسَ بَنِي وَاعْتَقَدُوا بِإِجْلَالِهِ فَرَزِيدَ نَعْسَاهُمْ أَنْ يَتَقَدُّوْنَ بِأَغْيَا عَلَيْهِمْ كَمَا هُوَ كَرِهَ جَوَابُ
 یہ پوچھا کہ تو نماز الگ پڑھنا ظاہر حال سے تو یہی معلوم ہوتا تھا کہ اگر خیال ہو واجب یہ لوگ مجھے ٹٹنے لگیں
 اور انکو اعتقاد خلافت یزید کا ہو گیا عجب ہو کہ محکوم باغی سمجھتے ہوں فَلَا يَتَقَدُّوْنَ بِإِسْلَامِي أَوْ بَعْدَ ابْنِي فَكَيْفَ
 يَأْتُونَ بَنِي سُلَامٍ مِيرَ بَعْدَ اس کے یہ لوگ متفقہ ہو گئے پس کہوں کہ میرے پیچھے نماز پڑھیں گے فَأَجَابَ الْحَرَّاءُ
 لَا يَتَقَدُّوْنَ خُرُوجَهُ بِأَغْيَا بَلْ يَتَقَدُّوْنَ مُسْلِمًا وَإِنَّمَا عَادِلًا وَأَمَّا مَعِ مَنْ صَحِبَتْهُ خَلْفَةُ لِسِ حَرَنِ
 جواب دیا کہ وہ آپ کی تشریف لائے کو بغاوت نہیں سمجھتا ہو بلکہ آپ کو مسلمان یا امام عادل الخ عقیدہ سے جانتا ہو
 اور وہ خود شیخ اچھا ہیں کہ نماز پڑھیں گے وَأَيْضًا قَدْ نَبَتْ مِنْهُ لَكَ اَهْلُ الْإِيمَانِ مِنْ لَا يَتَقَدُّوْنَ أَلَا مَا مَوْمُ
 عَادِلًا وَتَقَرَّرَ اور یہی آپ کے فرمان سے ثابت ہوا کہ جس پشیمان کو آدمی دل ثقہ جانتا ہو اس کے پیچھے نماز
 پڑھنا شرعی ہے میں نے یہ بھی دیکھا کہ اُن یَوْمَ الرَّجُلُ مَنْ لَا يُحْسِنُ بِالدِّقَّةِ اَوْ يَبْغِي سِلَاسِي قَوْلِ سَے حضرت کی ثابت ہو گیا کہ
 امام و پیش نماز کو کو وہ ہر ایسے شخص کو اپنے پیچھے نماز پڑھانی جو اسکی نسبت حسن نہیں نہ کتا ہو مگر اسکو عادل سمجھا ہو

باب بیستم فواید حر کے لشکر کو اپنے پیچھے نماز پڑھانے کی اور جواب اس شعبہ کا جو اسمین وار وہوتا ہو

قَدْ بَقِيَ هَهُنَا اشْكَالٌ فَتَحِيجُ اس مقام پر ایک اعتراض کا ذکر کیا جاتا ہے جو علم فقہ سے
معلق ہو وھو ان الحسنین علیہ السلام لکونہ فی الشَّعْرُ الْمُبَاحُ لِلرَّجُلِ الْوَاجِبُ لَا بُدَّ اَنْ لِّکُوْنُ مُقْتَصِرًا
فِي صَلَوتِهِ وہ یہ ہے کہ جناب امام حسین علیہ السلام سفر مباح بلکہ واجب میں تھے ضرور چار
رکعتی نماز میں قصر کرتے ہوئے والْحُرُّ وَاتَّبَاعُهُ لَکُوْنِهِمْ خَوَاصُّ یَکُوْنُ سَقَرُهُمْ هَذَا
حَرَامًا فَلَا یَجُوزُ لَھُمْ الْقَصْرُ اور جمع اپنے اصحاب کے چونکہ امام پر خرّیج
کر کے آیا تھا ان کا سفر حرام تھا وہ قصر نہیں کر سکتے تھے بلکہ ان پر پوری نماز پڑھنی واجب تھی
وَقَدْ صَلَّى الْحُرُّ وَاتَّبَاعُهُ مَعَ الْحَسَنِینِ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَاقْتَدَا بِہِ فِی کُلِّمَا الْفَرِیضَتَیْنِ
حالانکہ حرنے مع اپنے اصحاب کے دونوں وقت کی نماز حضرت کے ساتھ پڑھی تھی اِنْ قَصَرَ
ھُوْا لَا فَلَیْفَ کَھَنَتْ صَلَوتُھُمْ وَالْحَالُ سَلْبٌ وَاِنْ اَتَمُّوا فِیْھِمْ اَیضًا لَا یُطَوُّ عَنْ
اشْکَالٍ پھر اگر ان لوگوں نے جس نماز میں قصر کیا تو ان کا سفر حرام تھا کیونکہ قصر کر سکتے تھے اور
اور اگر پوری نماز پڑھی اسمین بھی اشکال ہو علی اَنَّهُ کُنْتُ سَالِ الْحَسَنِینِ عَلَیْہِ السَّلَامُ
اَنْ یُصَلُّوْا وَھُمْ مِنَ الْخَوَاصِّ الْمُنْکِرِیْنَ لِلْاَمَامِ فَلَا یَصِحُّ عَنْھُمْ عَمَلٌ
بِخَوْرُوجِھُمْ عَنِ الدِّیْنِ علاوہ یہ ہے کہ چونکہ وہ سب خارجی منکر امامت تھے کوئی عمل
ان کا صحیح نہ تھا پس حضرت امام حسین علیہ السلام نے اُن سے نماز پڑھنے کی درخواست کی
اِنَّ الْجَوَابَ عَنْ تِلْكَ الشُّبْھَةِ اَنَّ الْحَسَنِینِ عَلَیْہِ السَّلَامُ مَدَّ قَالَ لِّلْحُرِّ
اَتَصَلِّیْ بِصَلَوَتِکَ کَمَا مَرَّ اور جواب اس شعبہ کا یہ ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام
نے فرمایا کہ اتنا ہی کہنا تھا کہ توجہ لگاؤ اپنی نماز پڑھیں یا نہیں وھَذَا اَیْدِلُّ عَلَیْہِ اَنَّهُ اَرَادَ
اِسْتِثْنَاةً اَلَا فَرَمِیْ عَزَائِھِمْ اور یہ فرمانا حضرت کا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ
آپ کی غرض اس سے یہ تھی کہ ان کی نیتوں کا حال دریافت کیا جائے وَاِنْھُمْ مَا ذَا اَبْعَدَ لَدُنْکَ
نے دُعا قبول فرمائی اور یہ بھی معلوم ہو جائے کہ ان کا عقیدہ میری امامت میں کیسا ہے

وَهَلْ يَتَّقِدُونَ إِمَامًا حَقًّا أَوْ يَتَّقِدُونَ الْخِلَافَةَ لِيَزِيدَ وَكَأَنَّهُ بَلَغَ عَلَيْهِ
الْعِيَاذُ يَا لَلَّهِ أَيَا أَسْ جَنَابُ كُوَامِ بِرَحْمَتِ جَانْتِ هِيَن يَا كُزِيدُ كُوَ خَلِيفَةُ جَانِ كَرِاسِ جَنَابِ
كُوَمَا ذَا شُدِّ بَاعْنِي سَمِجْتِ هِيَن وَكَلَّمَا كَانَ مَرَزْدَقٌ وَغَيْرُهُ مِنَ الْمُوَافِقِينَ لِلْحُسَيْنِ
قَدْ أَخْبَرُوهُ بِأَنَّ قُلُوبَ أَهْلِ الْكُوفَةِ مَعَكَ وَسُيُوفُهُمْ عَلَيْكَ أُوْر پَر چو نگر
شکل فرزدق شاعر وغیرہ کی جو لوگ حضرت سے راہ میں ملتی تھے اوہنوں نے بیان کیا
تھا کہ دل سے اہل کوفہ آپ کی امامت کے مستعد ہیں مگر لڑنے پر بھی آپ سے تیار ہیں
يَقْتَصِلُ عَلَى ظَاهِرِ الشَّيْخِ أَنَّ أَهْلَ الْكُوفَةِ إِنَّمَا يُحَارِبُونَ لِأَمْرِ الدِّيْنِ وَبِغْيَتِهِمْ
يَزِيدَ وَابْتِغَاءَ سَلَاةٍ لِّلْجَوَارِيَةِ الْإِسْلَامِ الَّذِي فِيهِ سِمْطُ شَرِيْعَتِ بِرَاحِمَالِ ہوتا
تھا کہ اہل کوفہ آپ سے سلطنت دینی کی واسطے لڑتے ہیں اور یزید اور تابعان یزید کو
بادشاہ ظالم سمجھتے ہیں امام برحق نہیں جانتے کَلَّمَا أَجَابَ الْعُرْبُ أَنَّ يَتَّقِدُونَ فِيهِ فِي الصَّلَاةِ
وَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ مِنْ أَعْمَارِهِ عَلَيْهِ فِي ذَلِكَ الْأَقْتِلَاءِ بِسِمْطِ حُبِّهِ حُرْنِي بِ جَوَابِ دیا
کہ وہ آپ کے پیچھے ناز پڑ بیگا اور ہر ایمان حرمین سے کسی نے انکار کیا کہ اگلے پیچھے نماز نہ
پڑھیں چاہیے وَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ مِنْهُمْ لِلْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَمَا قَالَ حَصِينُ بْنُ نَصِيرٍ يَوْمَ مَشْهُورِ
إِنَّ صَلَواتَكَ لَا تُقْبَلُ وَقَدْ غَارَ عَلَيْهِ بِذَلِكَ الْقَوْلِ حَبِيبُ بْنُ مُطَاهِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
ہمراہیان حرمین سے وہ کلام شقاوت انجام نہیں کہا کہ جو حصین بن نصیر نے بروز عاشورہ
حضرت کو کہا تھا کہ تمھاری نماز معاذا اللہ مقبول نہیں ہو یعنی خلیفہ پر خرچ کیا ہوا اور
اسی کلام پر حضرت حبیب بن مظاہر کو طیش آیا فَظَهَرَ مِنْ قَوْلِ الْحُرِّ وَابْتِغَاءَ فِيهِ مِنْ أَهْلِ
أَنَّهُمْ إِلَى ذَلِكَ الْيَوْمِ لَيْسُوا مِنَ الْخَوَارِجِ وَالنَّوَاصِبِ وَإِنْ سَأَلُوا مِنْ الْكُوفَةِ لِيَمْنَعُوهُ
مِنَ الْمَسِيرِ وَيَكُنْ هَبْوَ إِلَى بَنِي زِيَادٍ بِسِمْطِ ظَاهِرِ حُرْمَتِ اس کے کہنے سے کہ میں آپ کے پیچھے
ناز پڑ ہوں گا اور ہمراہیان حرکی بھی انکار کرنے سے کہ وہ سب لوگ اس وقت تک خارجی
اور ناصبی نہیں ہیں اگرچہ کوفہ سے آئے ہیں کہ آپ کو اور کیسے طرف جانے نہیں اور ابن یزید
کے پاس لیجائیں وَتَبْدُلُ عَلَى ذَلِكَ قَوْلَ الْحُرِّ أَيْضًا كَمَا يَأْتِي أَنَّ مَأْمُورٌ بِقِتَالِكَ بَلْ أَمْرٌ
أَنَّ أَتَى بِكَ إِلَى لَا مَيِّزَ بَيْنَ زِيَادٍ وَنَزِيدٍ حُرْمَتِ اس کلام سے بھی ظاہر ہوگا جو آئندہ مذکور ہوگا

کہ میں آپ سے اٹھنے پر مامور نہیں ہوا ہوں بلکہ مجھے تو اس قدر حکم ہوا کہ آپ کے پاس
 کے پاس لیجاؤں مگر اظہار من نیاتہم انہم لیسوا من الخواصرجہ الى ذلك الوقت
 وان كان سفرهم متعصية قبل ذلك الظهور لكن في ذلك الوقت يجب عليهم
 القصر في المقام جب انکے تین ظاہر ہو گئیں اور معلوم ہوا کہ انہوں نے امام پر خروج
 نہیں کیا ہے اگرچہ یہ سفر اون کا حرام تھا لیکن اس وقت نماز کا قصر کر سکتے ہیں اور
 اور نماز صحیح ہو سکتی ہے وانما اذا رجعوا الى اوطانهم فيحكم عليهم بالقصر ايضا جب وہ اپنے
 وطن کو پلٹ جائیں انشاء راہ میں بھی قصر کر نیکی اسلئے کہ سفر حرام سے جو شخصصل اپنے وطن کو
 پہنچے اور کسی اور وجہ سے پلٹے وقت اسکا سفر حرام نہ ہو تو وہ قصر کر سکتا ہے بنا بر فتویٰ بعض
 علما کے ثبت من هذا اجماع الا فتدا ولا ایتام للعمر بالعتق عليه السلام اس
 بیان سے بخوبی ثابت ہو گیا کہ نماز حرا اور اصحاب حرک جو حضرت کے پیچھے پڑھتے تھے
 صحیح تھے اور وہ نماز قصر کے طور پر پڑھی تھی وظہر لقولہ علیہ السلام لعمر انصلي اصلواتك
 معنی آخر وان لم يمسهم الخاطب ومن معه من القوم ان ايضا آپ کا ارشاد جو حر سے
 ہوا کہ آیا وہ اپنے نماز الگ پڑھیں گے ایک در معنی بھی ظاہر ہے اگرچہ حرا اور اسکے ہمراہیوں
 کی سمجھ میں آیا ہو وہو المتعني الدافع لجمع الاحتمالات التي ذكرتها في افراد الشبهة
 وجوابها اور یہ وہ معنی ہیں جو کہ تمام احتمالات مذکورہ شبہ کو دفع کرتے ہیں اور جملہ
 احتمالات کے جواب پر شامل ہیں وتفصيل ذلك انه عليه السلام قال انصلي بصلواتك التي
 تزعمها صحیحہ وہی لیست بصحیح بل باطلہ سواء قصرنا او قصمت تفصیل اس معنی کے یہ ہے اپنے
 حر سے ارشاد فرمایا کہ تو اپنی وہ نماز الگ پڑھیں گے جسکو تو صحیح سمجھتا ہے اور وہ صحیح نہیں ہے بلکہ
 باطل ہو قصر کرے خواہ پوری پڑھے فان صحته لا محالة لقوة كالتصوم والصلاة وغيرهما
 مشروطة بصحة اصول الفسخ فبطلانها الا ما مضى اسلئے کہ اعمال فرقہ دین کے صحیح ہونے کی شرط یہ ہے
 کہ اصول دین کا عقیدہ صحیح ہو اور منجملہ یا بخون اصول دین کے ایک ماست بھی ہو فان لم
 یؤمنوا امام زمانہ کان متبعا جاحلہ یہ اسلئے کہ جو شخص اپنے امام زمانہ کو نہ پہچانے
 بیان تک کہ مر جائے اسکی موت جاہلیت پر ہوگی یعنی بیدین مرے گا هذا اعلیٰ تقدیر کو

الْحَرْمُ مَقْعِدًا بِخِلَافَةِ يَزِيدٍ يَهْنُكَ بِمَعْنَى اُسُوفَتٍ مُرَادُ هُوَ كُنْكَ كِهْ اِگر حر خلافت یزید کا معتقد ہو
 فَلَمَّا اجَابَ الْحَرْمُ يَقُولُ لَا تَبْتَ كَوْنُهُ مُسْلِمًا فَلْيَرْكَلْ عَلَيَّ جَبْ حَرْنِي جَوَابُ دِيَا كِهْ نَسِينِ
 اِسْ معلوم ہو گیا کہ وہ مسلمان ہو اور آپ کو امام جانتا ہو اور آپ پر بغاوت نہیں کی
 اَوْ يَكُونُ الْمُرَادُ مِنْ قَوْلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِلْحَرَمِ اَنْ يَصْلِيَ بِصَلَوَتِكَ الَّتِي تُصَلِّيْنَاهَا مَقْصُوسَةً
 مِنْذُ يَوْمِ خُرُوجِكَ مِنَ الْكُوفَةِ يَامُرَادُ حَضْرَتِ كِي يَهْتَمِي كِهْ حَرَسَ اَپ نے فرمایا کہ تو اپنی
 وہی نماز الگ پڑھیں گے جسکو تو قصر کر کے پڑھتا ہو جس دن سے کوفہ سے چلا ہو مع اُنھیں
 لَا تَصِيحُّ فَإِنَّ سَفَرًا حَرَامٌ يَجِبُ عَلَيْكَ اِتِّمَامُ الصَّلَاةِ اسلئے كِهْ سفر تیرا حرام ہو نماز
 تنجھو پوری پڑھنی چاہئے ہذا اِذَا لَمْ يَكُنِ الْحَرْمُ مُعْتَقِدًا بِخِلَافَةِ يَزِيدٍ بَلْ يَعْتَقِدُ
 الْحُسَيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِمَامًا حَقًّا لَكِنْ اِنَّمَا اَنَّى يَجْمَعُهُ طَلَبًا لِمَا فِيهِ يَتْلُو الْعَاكِ
 مِنْ دُنْيَا يَهْنُكَ بِمَعْنَى تُو اَپ كِهْ قول كِهْ اوسوقت میں جب كِهْ حر خلافت یزید کا معتقد نہ ہو بل كِهْ
 حضرت کو امام حق جانتا ہو مگر آپ كِهْ راہ رو كُنْ كِهْ واسطے فقط بطبع دنیا كِهْ نہ نکلا ہو فَيَكُونُ
 سَفَرًا حَرَامًا وَالصَّلَاةُ لَا يَجُوزُ الْقَصْرُ فِيهَا وَسَيَبْتُ مَا اخْبَرَ بِهِ الْفَرَزْدَقُ وَغَيْرُهُ
 اَنْ قُلُوبُهُمْ مَعَكَ رَسِيوْنَهُمْ عَلَيْكَ بِسَ سفر حر کا حرام ہو گا نماز کا قصر جائز ہو گا
 اور جو فرزدق وغیرہ نے کہا تھا وہ ثابت ہو جائیگا كِهْ دل کو نہیں كِهْ آپ کی امامت
 كِهْ معتقد ہیں مگر اِس نے پر بھی آپ سے طیار ہیں اَفَا سَادَ الْحُسَيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ
 لِلْحَرَمِ اَنْ يَصْلِيَ بِصَلَوَتِكَ اَنْتَ اِنْ لَمْ يَكُنْ بَاغِيًا عَلَيْهِ وَلَا مُنْكَرًا مِنْ اِمَامٍ مَعِي
 یا حضرت نے جو حرسے فرمایا کہ تو اپنی نماز الگ پڑھیں گے اس سے مراد یہ ہو کہ اگرچہ حرامی
 نہیں ہو اور نہ آپ کی امامت کا منکر ہو لَكِنَّهُ يَخَافُ وَيَتَّقِي مِنْ اِنِّ زِيَادَ وَغَيْرِهِ
 تَقَاةً فَلَوْ اَقْتَدَى بِالْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الصَّلَاةِ لَأَصَابَهُ
 مَرَاتِنُ عِرْضِهِ اَوْ كَالِهِ اَوْ دَمِهِ لَكِنْ حَرُّ خَوْفٍ هُوَ اَوْ تَقِيهِ كَرَاهِي كِهْ
 اگر حضرت كِهْ پیچھے نماز پڑھیں گے اسکی آبرو یا مال یا جان کو ضرر پہونچے گا
 فَمَنْ كَانَ عَلَى مِثْلِ تِلْكَ الْحَالِ يَجُوزُ لَهُ اَنْ يَتَّقِيَ وَيَصْلِيَ بِصَلَوَتِهِ
 عَلَيْهِ اَللّٰهُ اور جو شخص اِسی حالت خوف میں ہو اسکو بنظر تقیہ جائز ہو کہ اپنی نماز

الک بڑھے فَمَا تَعْلَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَذِنَ لِلْحَرِّ أَنْ يُصَلِّيَ بِصَلَوَتِهِ إِنْ كَانَ خَائِفًا
 پس گویا حضرت نے حر کو اجازت دی کہ اگر اوس کو خوف ہو تو اپنی نماز
 جدا گانہ پڑھے فَأَجَابَ الْحَرُّ بِقَوْلِهِ لَا وَعِلْمُ مَنْهُ أَنَّهُ لَا يَخَافُ
 عَلَى مَالِهِ وَعَرَضِهِ وَدَمِهِ فِي الْوَقْتِ آءٍ بِالصَّلَاةِ بِهِ پس حر نے
 جواب دیا کہ اوسے حضرت کے پیچھے نماز پڑھنے میں اپنی آبرو اور
 مال اور جان کا کچھ خوف نہیں ہے وَلَا يَخَافُ أَصْحَابَهُ أَيْضًا
 فِي ذَلِكَ اور اوس کے اصحاب بھی آپ کے پیچھے نماز پڑھنے
 میں کچھ خائف نہیں ہیں هَذَا مَا كَانَ مِنَ الْأَعْرَاضِ الْمُتَعَلِّقَةِ بِالْجَوَابِ
 الَّذِي آتَى بِهِ الْحَرُّ يَهَانُ تَبْكَ تَبْيَانِ اَوْنِ نَوَامِدِ كَاتِحَا جَوِ مُتَعَلِّقِ حَرِّ
 جواب دینے سے تھے وَفِيهِ اشْتَمَلَ ذَلِكَ السُّؤَالُ أَعْرَاضًا اُنْخَرِ
 لیکن ارشاد امام جو حر سے نماز پڑھنے کو ہوا اور سمین اور بھی چند اغراض تھے
 مِنْهَا أَنَّ الْحَسَنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اخْتَبَرَهَا لَهُمْ فِي إِقَامَةِ الصَّلَاةِ
 وَتَرَكَهَا اَوْنِ مِنْ سَعَةِ اِيك يه بھی غرض ہو کہ آپ نے اون کے حال کا امتحان
 کیا کہ پابند نماز نہ پڑھنے کے ہیں یا نماز بھی چھوڑ دی ہو وَهَلْ بَقِيَ فِيهِمْ شَيْءٌ مِنْ
 صَعَالِ لِيرِ الدِّينِ وَاقَامَةِ الشَّرَائِعِ اَمْرًا صَافٍ وَافِي الْجَمَالِ وَضَلُّوا وَتَبَدُّوا
 عَنْ الْحَقِّ حَتَّى تَرَكُوا سُنَنَ الْاِسْلَامِ اب کسی قدر نشانیاں دین اسلام کی
 اور مسائل شرعی کا برپا کرنا ان میں باقی بھی ہو یا جمالت بڑھ گئی ہو اور بقدر
 گمراہ ہو کر دین حق سے دور ہو گئے ہیں کہ اسلام کے طریقے اور آداب شریعت
 کو ترک کر دیا ہو وَارْتَدُّوا عَلَى الْأَعْقَابِ فَهُمْ وَالْكَفَّارُ مُشْرِعٌ سَوَاءٌ اَوْر
 مثال بنے باپ دادا کے کفر میں ہو گئے ہیں پس اب یہ لوگ اور کفار و دونوں
 برابر ہیں وَانَّمَا كَانَ ذَلِكَ لِامْتِحَانٍ وَاجِبًا لِأَنَّهُ يُرِيدُ بَعْدَ الْقُرْآنِ
 مِنْ قَوْلِهِ هَذَا أَنَّ يَخَافُ بِهِمْ بِخَطَايَاهُمْ اَخْرَ اور یہ امتحان لشکر حر کا اس واسطے
 واجب تھا کہ جناب امام حسین علیہ السلام بعد اسکے کہ اون سے درخواست نماز

نہیں

پڑھنے کی کریں کچھ اور بھی اون سے کہا جاسکتے تھے فَتَنِي لَمْ يُعْرِفْ سِيَرَتُهُمْ
 فِي بَقَائِهِمْ عَلَى الْإِسْلَامِ فَلَا هَرَأَ كَيْفَ يَجُوزُ إِلَيْهِمْ الْخُطَابُ بِالْخُطْبَةِ
 الثَّانِيَةِ بَعْدَ الْفَلَاحِ مِنْ صَلَوةِ الْعَصْرِ اور جب تک یہ معلوم نہ ہو جائے کہ
 یہ لوگ بظاہر دین اسلام پر باقی ہیں کیونکر جائز ہوگا او علی طرف خطاب کرنا
 ایسی باتوں سے جو دوسرے خطبہ میں آپ نے فرمائے ہیں بعد پڑھنے نماز
 عصر کے وَمِنْهَا أَنَّهُمْ إِذَا صَلَّوْا خَلَقُوا وَلَمْ يُكْرَؤْ عَلَيْهِ فَقَدْ تَمَّتْ
 عَلَيْهِمُ الْحُجَّةُ ایک یہ بھی غرض حضرت امام علیہ السلام کی تھی کہ جب وہ لوگ
 آپ کے پیچھے نماز پڑھ لیں گے اور انکار نہ کریں گے پھر تو اون کے اوپر حجت
 پوری پوری تمام ہو جائیگی فَإِنَّ مَنْ يُصَلِّيْ خَلْفَ إِمَامٍ لَا بَدَّ وَأَنْ يَقْتَدَ
 عَادِلًا اس لیے کہ جو شخص کسی کے پیچھے نماز پڑھتا ہو ضرور اس کو منوں عادل
 سمجھتا ہو وَلَا أَقْلَ مِنْ أَنْ يَقْتَدَ أَخَاهُ فِي الْإِسْلَامِ اور کم سے کم
 یہ ہو بنا بر مذہب اہل سنت کے کہ اس کو اپنا مسلمان بھائی تو سمجھتا ہو فکیف
 يَجُوزُ لِلْمُصَلِّي خَلْفَ سَاجِدٍ أَنْ يَقْتَدَ أَوْ يُخَارِبَهُ اب کیونکر جائز ہوگا
 کہ جو شخص کسی کے پیچھے نماز پڑھے پھر اس کو قتل کرے وَإِذَا قُتِلَ أَوْ قَاتَلَ
 مَعَهُ فَصَدَّقَ عَلَيْهِ قَوْلُهُ تَعَالَى مَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاءُ
 جَهَنَّمَ اب اگر اس کو قتل کرے یا اس سے لڑے پس اس شخص پر مضمون
 اس آیت کا صادق ہوگا کہ جو شخص مومن کو عداً قتل کرے ہمیشہ آتش و دوزخ
 سے جلیگا وَمِنْهَا أَنَّ الْحُرَّ وَصَحَابَهُ وَهُمْ أَلْفٌ فَارِسٌ إِذَا قُتِلَ وَ
 بِالْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الصَّلَاةِ فَيُشِيرُ ذَلِكَ الْخَبَرُ ایک یہ بھی غرض
 کی تھی کہ حرا و ہزار سوار جو بوقت آپ کے پیچھے نماز پڑھیں گے تو یہ خبر مشہور ہوگی
 حَتَّى يَسْمَعَهُ عَوَامُ النَّاسِ یہاں تک کہ عام مسلمان بھی اس خبر کو سنیں گے
 فَيَرْفَعُوا عَنْ قُلُوبِهِمْ شُبُهَاتُ الْحُرُوجِ وَغَيْرِهَا كَمَا نَسَبُوا إِلَيْهِ
 أَتْبَاعُ بَنِي أُمَيَّةٍ اس خبر کے سننے سے جو شبہ عوام الناس کے دل میں

یہاں تک کہ
 خبر مشہور ہوگی

ح

پڑے ہیں کہ مضافاً خارجی کی نسبت بنی امیہ حضرت کی طرف دیتے ہیں
 وہ شبہ کل جائین و یعلمون انّ الحسین علیہ السلام اقام حق مفترض
 بطاعتہ حتی صلی خلفہ جماعۃ من مسلم الکوفۃ و اعیانہم
 اور جانین کے عام لوگ کہ جناب امام حسین علیہ السلام امام برحق ہیں اسلئے
 اون کے پیچھے کوفہ کے ہزار مسلمانوں نے ناز پڑھی اور نامی گرامی آدمی اوس
 جماعت میں شریک تھے و ہذا یتکون انفی للبشک عن قلوبہم فعلن ان
 یتکفوا عن حربہ و یطیعوہ فی الدین فان کمر یفعلوا تبعہ علیہم بذلک
 فیکون الحجۃ علیہم انہ شاید کہ اس رفع شک کے بعد آپ سے نہ لڑیں اور آپ
 کی اطاعت اور دین میں کمرین اور اگر بعد اس علم کے بھی باز نہ آویں اور موت حجت
 اوپر زیادہ تمام ہوگی و منها انہ علیہ السلام قد احسن الیہم فسقاہم و
 نجاہم عن العطش الذی کا دأن یموتوا منہ یہ بھی ایک غرض حضرت کی تھی
 کہ آپ نے اوپر احسان کیا تھا اون کو پانی پلایا تھا اور ایسی پیاس سے اونکو
 نجات دی تھی کہ شاید اوسے پیاس سے وہ مر جاتے تھے اذ ا قتد و اب
 فی الصلوۃ و یزید الحسین علیہ السلام لا یصرف ولا یسیر مہم لای الکوفۃ
 پہر جب بعد اس حسان مند ہونے کے وہ لوگ آپ کے پیچھے ناز بھی پڑھ لیں گے
 اور حضرت امام حسین علیہ السلام قصد واپسی کا کریں گے اور اونکے ساتھ کوفہ کو سناٹے
 فعلن ان یتاخذ ہر الرافۃ علیہ و علی ان یتک مؤا علی ما آتی بہم من
 المواسات الّتی واسی بہا لای کما لای یتم و نظر الی انہم اختاروا و کما اما
 لصلوہم پس شاید کہ اون کے دل میں ایک قسم کی محبت پیدا ہو جائے نسبت
 حضرت کے اور انکو نہامت حاصل ہو اور ہر بانہون کو یاد کر کے جو ابھی حضرت
 اوپر کی ہیں اور نیز اس خیال سے کہ اوس جناب کے پیچھے ناز پڑھ چکے ہیں
 یہ فوائد جو بیان کیے گئے ہیں وہی ہیں جو قرینہ سے ظاہر ہوتے ہیں اور کیا عجیب
 کہ حجت اللہ کی اور بھی اغراض ہوں جو ہمارے سمجھ میں نہیں آئے واللہ یعلم

یہ بھی غرض حضرت کی
 تھی کہ ان کو پیاس سے
 نجات دے

۱۰۰

قَالَ فِي الْبَحَارِ ثُمَّ دَخَلَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاجْتَمَعَ عَلَيْهِ أَصْحَابُهُ بِحَارِ مِ
سَوَايَتِ كِي هُوَ كَنَهْرُ كِي نَازِ بِجَمَاعَتِ پڑھا کر حضرت امام حسین علیہ السلام اپنے خیمہ میں
داخل ہوئے اور سوت سب اصحاب حضرت کے آپ کے پاس جا بیٹھے اس لیے کہ وہ وقت
اگر خیال کیا جائے تو بڑی تشویش کا تھا وَالْأَنْصَرُ الْخَرُّ مَكَانَهُ الَّذِي كَانَ فِيهِ
فَدَخَلَ خَيْمَةً قَدْ ضَرَبَتْ لَهُ فَاجْتَمَعَ إِلَيْهِ خَمْسِمِائَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ حَرَابِي طَبَقٌ
پلٹ آیا اور جو خیمہ اس کے واسطے نصب کیا گیا تھا اوس میں داخل ہوا اور پانچ سو آدمی
اس کے ہمراہیوں میں سے حر کے پاس جا بیٹھے وَعَادَ الْبَاثُونَ إِلَى صَفِيِّهِمُ الَّذِي
كَانُوا فِيهِ ثُمَّ أَحَدُ كُلِّ سَجَلٍ مِنْهُمْ بَعَثَ دَاكِبَتَهُ وَجَلَسَ فِي ظِلِّهَا أَوْ بِأَيْمَانِهِ
ہمراہیان حرا اپنے صف میں پلٹ آئے بس میں پہلے کھڑے تھے اور چونکہ دھوپ
بہت گرم تھی ہر ایک نے اپنے مرکب کی باگ پکڑ لی اور اپنے اپنے گھوڑے یا اونٹ کے
سایہ میں بیٹھا فَلَمَّا كَانَ وَقْتُ الْعَصْرِ أَهْرَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّ يَتِيمًا وَوَالِدَهُ
فَفَعَلُوا جَبْ عَصْرًا وَقْتُ آهْوِجَا حضرت نے اپنے اصحاب کو حکم دیا کہ اب کوچ کی تیاری
کر دینا بچہ تیاری ہو گئی ثُمَّ أَهْرَ صَادِيَهُ قَنَادِي بِالْعَصْرِ وَأَقَامَ بِهْرَ بَنِي مَوْفُونِ
آپ نے حکم دیا اونہوں نے نماز عصر کی اذان اور آیت کی فَاَسْتَقْدَمَ الْحُسَيْنُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَامَ قَصْلَهُ بِالْقَوْمِ ثُمَّ سَلَّمَ وَاشْرَكَ إِلَيْهِمْ يَوْجِهِ حضرت
امام حسین علیہ السلام صفوں کے آگے جا کھڑے ہوئے اور اپنے اصحاب اور لشکر حردونوں کو
نماز جماعت پڑھائی اور بعد فراغ نماز کے ان کی طرف منہ کر کے آپ کھڑے ہوئے
فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ قَالَ أَمَا بَعْدُ أَيُّهَا النَّاسُ فَإِنَّكُمْ إِنْ تَبِعُوا اللَّهَ وَتَعْتَبُوا الْحَقَّ

لَا هَلْ يَكُنْ أَرْضِيَّ اللَّهُ بِسَاحِدٍ وَنَا كَيْسَ بِيَا لَكَ رَأْيَ نِي فَرَمَا كَيْسَ بِيَا لَكَ رَأْيَ نِي
 معلوم ہوئے گروہ مردمان اگر تم خدا سے ڈرو اور جب کا حق امامت اور خلافت میں ہو
 اوسکو پہچانو یہ بات نہایت خوشنودی خدا کی باعث ہو وَتَحْنُ أَهْلُ بَيْتِ مُحَمَّدٍ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أُولَىٰ بِوَلَايَةِ هَذَا الْكَافِرِ عَلَيْكُمْ مِنْ هُوَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
 مَا لَيْسَ كُفُّهُمُ وَالْثَّانِي بِنَ عَلَيْكُمْ بِالْجَوْرِ وَالْعُدْوَانِ اُوْرِهِمْ بِمَجْلِهِ اِهْلُ بَيْتِ مُحَمَّدٍ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہیں جو بہت لائق ہیں امامت اور خلافت کرنے کے تم پر
 بہ نسبت ان مدعیان باطل کے جو ایسی چیز کے مدعی ہیں کہ ان کے لائق نہیں ہو اور ظلم
 اور جور سے تم پر حکومت کر رہے ہیں فَإِنْ أَبَيْتُمْ إِلَّا الْكَلَامَ هَذَا وَتَجَمَّلُ بِحَقِّهَا
 وَكَانَ رَأْيُكُمْ إِلَّا أَنْ غَيْرَ مَا أَتَيْتَنِي بِهِ كُتِبَكُمْ وَقَدْ مَاتَ عَلِيٌّ بِهَرَسُكُمُ انْصَرَفَتْ
 عَنْكُمْ پھر اگر تم میری اطاعت کو نا منظور ہی کرتے ہو اور اب تمہاری رائے خلافت
 اوس رائے کے ہو جو تم نے اپنے خطوط میں لکھی تھی اور جو زبان تھارے بھیجے ہوئے متھ
 آدمیوں نے مجھ سے بیان کیا تھا تو میں اسی جگہ سے پلٹ جاؤں قُلْتُ إِنَّمَا دَعَاؤُ
 إِلَىٰ مُخَاطَبَتِهِمْ ثَلَاثًا أَمْوَإِنْ أَحَدُهُمْ سَأَسْأَلُهُمْ بَعْدَ الْخُطْبَةِ الْأُولَىٰ مَنِ اسْتَأْذَنَ
 کہ دوبارہ آپ کو ان سے کلام کرنا دو سبب سے مناسب تھا پہلے تو یہ کہ بعد پڑھنے
 خطبہ اول کے وہ سبب چپ ہو گئے تھے اور کچھ جواب بہت ونیست کا نہیں دیا تھا
 وَالثَّانِي اسْتَأْذَنَ الْحُجَّةُ بِقَوْلِهِ انْصَرَفَتْ عَنْكُمْ قَوْلَيْنِ اُوْرِهِمْ بِسَبَبِ تَامِ حُبِ
 اوپر کرنا تھا کہ دومرتبہ آپ نے پلٹ جانے کی درخواست کی جس سے یہ ظاہر ہو گیا
 کہ میں نے خروج یزید پر نہیں کیا ہو اور میں نے اوسکو لڑائی پر براہِ گنجہ نہیں کیا ہو
 وَعَلَيْكُمْ بِالثَّانِي الصَّادِقِ فِي الْخُطْبَتَيْنِ فَإِنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي أَوَّلِ الْأَمْرِ
 اسْتَدْعَىٰ لِأَنْصَوَاتِ الْحَاضِرِ أَعْنَىٰ إِلَى الْكُتْبَةِ أَوْ إِلَى الْمَدِينَةِ وَكَمْ يَرْوَاهُ
 دونوں خطبوں میں غور اور تامل کرنا چاہیے کہ پہلے حضرت نے اپنے پلٹ جانے کی
 خاص بطرف کہ یا مدینہ کے درخواست کی اور اوسپر وہ لوگ راضی نہوئے ثُمَّ
 اسْتَدْعَىٰ ثَلَاثًا لِلْإِصْرِ الْعَامِ إِلَىٰ آتِي مَكَانٍ أَوْ آتِي بَلَدٍ غَيْرِ الْحَرَمَيْنِ

الشَّيْءَ يُفَيِّنُ فَلَمْ يَدْرِ صَوَابَهُ اَيْضًا پھر دوبارہ آپ نے عام پٹ جانے کی درخواست کی یعنی سوائے مکہ اور مدینہ کے جسطرف میں چاہوں چلا جاؤں اسکو بھی وہوں نے منظور نہیں کیا فَصَدَقَ حَيْثُ كَانَ قَوْلُهُ وَكَوَدَ خَلَّتْ فِي حُجْرِهَا مَمْلُوءَةً مِنَ الْهَوَاۓ ضَلَّ يَسْتَحْجِرُ جَوْنِي حَتَّى يَقْتُلُوْنِي اب ثابت ہو گیا جو امام حسین علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ اگر میں سوراخ میں کسی جانور کے گھس جاؤں اوسمیں سے بھی مجھے نکال کر قتل کرینگے وَثَبَتْ اَنَّهُ لَمْ يَمْسُ كَانِ يُشَاوِرُ بِرُؤُوسِ بَنِي اَيُّمَنٍ اَوَّلِي غَيْرِهِ مِمَّنْ اَلْبَلَاءُ اَوَّلِي جَاءَ اِلَى الْكُفُوفِ وَالْعَمَاقِ فَاَتَمَّا كَانِ سَرَّاهُ سَخِيْفًا اَنَّهُ كَانَ غَيْرَ نَاصِبٍ لِّعَدَاوَتِهِ اور یہ بھی ثابت ہو گیا کہ جو شخص آپ کو اس امر کا مشورہ دیتا تھا کہ میں کی طرف چلے جائیے یا اور ملکوں کی طرف خواہ پہاڑوں کے غار میں اور اکو میں یاہ نیچے اسکی راسے اور تجویز خراب تھی اگر وہ شخص براہ و دشمنی نہ مشورہ نہیں دیتا تھا وَلَا فَهُوَ يَسْتَهْزِئُ بِهِ قَاتَلَهُ اللهُ يَكْفُرًا اور اگر وہ دشمن تھا تو یہ مشورہ اوسکا نظر استہزا اور خندہ زنی کے تھا خدا اوسپر لعنت کرے وَتَوَجَّعُوا اِلَى الرَّوَاۃِ اَنْبِ اَبِہِم بِقِیَرِ رَوَاۃِ بَجَارِ کی طرف رجوع کرتے ہیں جب حضرت سند و سر اخطب بعد نماز عصر کے پڑھا اور خطوط کو فیوں کا دیو بارہ پھر ذکر کیا فَقَالَ لَهَا اَخْبِرِي اَنَا وَاللّٰہِ مَا اَدْرِی مَا هَذِهِ اَلْکِتٰبُ قَالَ الرَّسُوْلُ لَتَنِي ذٰلَکَ مَرَّ حَرْنِیْ جَوَاب دیا کہ مجھے قسم بخدا انہیں معلوم ہے یہ کس کس خطوط میں جنکا آپ بار بار ذکر کرتے ہیں اور وہ کون لوگ آپ کے پاس بھیجے گئے تھے جنکو آپ یاد دلاتے ہیں فَقَالَ لِحُسَيْنٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ لِبَعْضِ اصْحَابِہِ یَا عَقِبَہُ بَنَ سَمْعَانَ اَخْبِرِہِ الْخَوَجِبَیْنِ الَّذِیْنِ قِیَمَا کَتَبُوْا اِلَیَّ حضرت امام حسین علیہ السلام نے اپنے بعض اصحاب سے فرمایا کہ اے عقبہ بن سمان وہ دونوں خریان جو ان کے خطوں سے بھرتی ہوئی ہیں میرے پاس لاؤ فَآخَرَجَ خَوَجِبَیْنِ مَمْلُوْعَیْنِ صُحُفًا فَفُتِّرَتْ بَیْنَ یَدَیْہِ اَوْس دیندار نے دونوں خریان لا کر رکھ دیں پس وہ خطوط آپ کے سامنے پھیلا دیے گئے فَقَالَ اَلْحَرُکَتَا مِمَّنْ هُوَ الْاَعْلٰی الَّذِیْنِ کَتَبُوْا اِلَیَّ حَرْنِیْ کَمَا کہ ہم اون لوگوں میں نہیں ہیں جنہوں نے آپ کو خط لکھو ہیں

اور ان کے خطوں کا جواب

وَقَدْ أَقْرَبْنَا أَنْكَرًا إِذَا لَقِينَاكَ لَا تَقَارِ فَكَ حَتَّى تُقَدِّمَكَ الْكَوْفَةَ إِلَى عُبَيْدِ
اللَّهِ بْنِ سَرِيحٍ وَهِيَ تَوَاسِي بَاتٍ بِرَأْمٍ وَهِيَ بَيْنَ كَهَانِ آبٍ سَ مَلَقَاتٍ هُوَ
آبٍ كَاسَاتِهِ نَجْوَى بَيْنَ يَهَانَ تَكْ كَ آبٍ كَوْفٍ مِ ابْنِ زِيَادٍ كَ يَأْسُ لِحْلِينِ
فَقَالَ الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْمَوْتُ أَذْنُ إِلَيْكَ مِنْ ذَلِكَ فَحَضَرَ أَمَامَ مِ
عَلِيهِ السَّلَامُ نَ فَرِيَا كَ مِيرَ كَوْفٍ مِ ابْنِ زِيَادٍ سَ تَوَيْلَ مَوْتٍ نَجْوَى جَائِغِي تَوَيْجُو
كَوْفٍ مِ كَبِ يَجَا سَكَا هُوَ قُلْتُ أَمَا قَوْلُ الْحَجَرِ بَاتُكَ مَعَ مَنْ مَعَهُ لَيْسَ مِنَ الَّذِينَ
كَتَبُوا إِلَيْهِ فَلَا يُبْعَدُ أَنْ يَكُونَتْ مِ ابْنِ زِيَادٍ مِ كَتَا هُونِ كَ يَ جَوَّحَرْنَ كَمَا وَهْ مَعَ
أَبْنِ هَمَامِيُونِ كَ اُونِ لَوْ كُونِ بِنِ نَمِينِ دَاخِلِ هِي جَهَنُونَ نَ آبٍ كَوْ خَطَا كَلَّ
تَحَّى عَجَبِ نَمِينِ كَ يَ كَتَا حَرَكَ صَحِيحٍ هُوَ يَكُونُ بِنِ زِيَادٍ اِنَّمَا اِخْتَارَ وَانْتَحَبَ مَنْ
أَهْلُ الْكَوْفَةِ أَوْ لَا يَبْعَثُهُمْ إِلَى الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ هُوَ كَلَّ الَّذِينَ لَمْ يَكُونُوا
بِأَيِّهَا مُسْلِمًا سَرَحَ اَوْرَابِ زِيَادٍ سَ جِنِ كَرُوفِيُونِ مِ سَ اُونَمِينِ لَوْ كُونُو
بِهِ جَا هُوَ حَتُونِ نَ حَضَرَتْ سَلَمَ رَحِمَهُ اللَّهُ سَ بَعِثَ نَمِينِ كِي تَحَّى اَوْرَبَ طَلَبِ مِ حَضَرَتْ
أَمَامَ حَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَ خَطَا كَلَّ تَحَّى وَالْقَلْبُ لَحَرَّتْ فِي ذَلِكَ ظَاهِرًا فَإِنَّ الشَّائِئَ
فِي الشَّكَا فَيَوْمَ بِالْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَكُونُ مَا نِعَالَهُ مِنْ بَعْثِهِ إِلَى سَلِيهِ كَ
اُونِ لَوْ كُونِ كَالْجَانَا حَضَرَتْ أَمَامَ حَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَ يَ مِلْحَتِ ظَاهِرِي تَحَّى جَنَ
ابْنِ زِيَادٍ كَوْ شَكِ مِ بِنِ ذَالِ دِيَا تَهَا كَ اُونِ لَوْ كُونِ كَو حَضَرَتْ كِي طَرَفِ مَقَابِلَ كَرْنَ كَو يَحَّى
وَأَمَّا قَوْلُ الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِلْحَجَرِ إِنَّ الْمَوْتَ أَذْنُ إِلَيْكَ وَأَقْرَبُ إِلَيْكَ مِنْ ذَلِكَ
أَيُّ مَنْ قُدَّ وَجَعِي إِلَى الْكَوْفَةِ فَهُوَ وَإِنْ وَقَعَ عَلَى سَبِيلِ التَّهْدِيدِ لِلْحَجَرِ لَيْكِنْ
حَضَرَتْ كَا فَرَانَا حَرَسَ كَ تِيرِي مَوْتِ مِيرَ كَوْفٍ مِ ابْنِ زِيَادٍ سَ يَلَّ اَجَا لَ كِي اَلْجَرِ هِي
كَلَامِ بَطُورِ تَهْدِيدِ اَوْرَخُوفِ دَلَانِ كَ سَرَزِدُ هُوَا هُوَ لَيْكِنَهُ كَلَامُ صَادِدٍ عَنْ أَبِي بَلْتَعِ
الْبَلْغَاءِ فِي يَوْمِهِ هَذَا وَحُجَّةِ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ فَهُوَ تَلْمِيحٌ فَلْيَحْزَنُوا لَيْكِنْ يَ كَلَامِ اَيِّ
شَخْصٍ كَا هِي حَسْبُكَ بَرَابَرِ آجِ رُو سَ زَمِينِ بِرُ كُوْنِي نَضِيحٍ اَوْرَبَلِغِ نَمِينِ هِي اَوْرَبَلِغِ اَمَامِ كَا
جَو تَامِ خَلَاتِقِ بِرُ حَجَّتِ خَدَاهِ بِنِ سَلِ سَ كَلَامِ مِ ابْنِ اَيِّكَ لَطِيفِ اَوْرَبَا كِي زَهْ كَنَا يَ هِي سَ

کا کہ یہ بشارت آدھے حجر و مہر پہ پہلے دُخولِ الحسین علیہ السلام بالکوفۃ
 گویا کہ آپ اس بات کی خبر دیتے ہیں کہ ترکی شہادت واقع ہو جائیگی قبل زان کہ آپ
 کوفہ میں داخل ہوں و انما اُدخل فیہا ماسل الحسین علیہ السلام بعد
 شہادتہ و شہادۃ الحجر اورو کوفہ میں آپ کا سر مبارک داخل کیا گیا بعد آپ کی
 شہادت اور ترکی شہادت کے فصداً قی ما قالہ الحسین علیہ السلام عنہ
 بشارۃ ثانیۃ للحجر بانہ یكون من انصارہ پس جو کچھ آپ نے فرمایا تھا وہ سچ تھا
 لہذا یہ قول حضرت کا گویا تیسری بشارت ہو کہ حراپ کے انصار میں داخل ہو کر
 شہید ہونگے و لذلک اجمل فی قولہ غایۃ الاجمال و کم یقل صریحاً بانک
 ان تعرضت لی فی المسیر و انت لی بسوء صنیع لقتلتک اوقتلتک
 اصحابی اسی واسطے حضرت نے اس کلام کو بہت محل ارشاد فرمایا اور صاف
 صاف یہ نکھا کہ اگر تو مجھ سے تعرض کر لیا یا کسی بد اطواری سے پیش آئیگا میں تجکو
 قتل کرونگا یا میرے اصحاب کے ہاتھ سے مارا جائیگا فمطوۃ العالم ہو کوں
 الحرمین قبل ذہاب الحسین علیہ السلام الی الکوفۃ بائی نحو یموت الحجر
 و بائی نحو یصل الحسین علیہ السلام الی الکوفۃ السلیحہ کہ اسکے عام معنی یہ ہیں
 کہ ترکی موت واقع ہوگی قبل جانے حضرت امام حسین علیہ السلام کے کوفہ میں
 کسی طرح پر حرمیوں نہ مرے اور کسی طرح حضرت کوفہ میں کیوں نہ پہنچیں و ہو
 ایضاً من اخبارہ بالغیب و اھو معجز و قد وقع کما قال علیہ السلام
 اور یہ قول بھی آپ کا خبر وہی غیب کی بطریق معجزہ کی تھی جس طرح آپ نے فرمایا
 تھا ویسا ہی واقع ہوا و نوحہ الی ذکر السیر و ایۃ شہد قال الحسین علیہ السلام
 لا صحابہ فقوموا فانکم کبوا من کبوا و انتظروا تکبث بشارۃ اب ہم بقیہ
 روایت بجا کو لکھتے ہیں کہ خبر مرگ دینے کے بعد حضرت نے اپنے اصحاب سے
 فرمایا بے بس اوٹھ کھڑے ہو اور سوار ہو پس سب لوگ سوار ہو گئے اور حضرت امام حسین
 علیہ السلام اتنی دیر تک منتظر رہے کہ جب اہل حرم سوار ہو چکے تب آپ سوار ہوئے

فنیسری بشارت
 ترکی شہادت

بشارت
 بشارت
 بشارت

فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ انْصَرِفُوا فَلَمَّا ذَهَبُوا انْصَرَفُوا حَالَ الْقَوْمِ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْأَنْصَرِفِ
 جب اصحاب چلے کہ پلٹیں بشکرِ حزیج میں حائل ہوا اور پلٹنے کو مانع ہوا اُقلتُ فی
 بَعْضِ الرِّوَايَاتِ أَحَدًا انْجَرَّ لِحَامِ فَرَسِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلَمَّا رَأَى أَخَذَهُ
 میں کتا ہوں بعض روایات میں ایسا سنا جاتا ہے کہ حرنے حضرت کے گھوڑے کے
 لگام پکڑ لی مگر اس روایت کی اصل مجبوسین ملی و فی بَعْضِهَا أَنَّ أَصْحَابَ الْحُسَيْنِ
 عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَصْحَابَ الْحَرِّ قَدْ جَرَى بَيْنَهُمْ مِنَ الْمَشَاخِرِ وَالزِّنَاحِ حَتَّى كَانَتْ
 أَصْحَابُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَصْرَبُونَ نَهْمًا بِالسِّيَاطِ وَيَدْفَعُونَ نَهْمَهُمْ عَنِ الْحِمْلُولَةِ
 بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْمَسِيرِ وَلَا يُبَدِّلُهَا اور بعضی روایات میں بجا رکھی یہ ہے کہ اصحاب
 حضرت کے اس قدر تکرار ہوئی اور یہاں تک نوبت پہنچی کہ ہمراہیانِ حر کو یہ بہار
 لوگ کوڑوں سے مارتے تھے اور ہٹاتے تھے کہ رستہ سے ہٹ جائیں اور چلنے سے بہکو
 نہ روکیں کچھ دور نہیں کہ ایسا واقعہ ہوا ہو وَنَعُودُ إِلَى الرَّوَايَةِ مِنْ بَقِيَةِ اُوسَى رَوَيْتِ
 بجا رکھ کر کہتا ہوں فَقَالَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِحَرِّكَ لَمَّا تَرَيْتُكَ مَا تَرَيْتُ
 جب اس قدر جھگڑا ہو چکا اور حر آپ کے روکنے سے باز نہ آیا تو حضرت نے حر سے
 مخاطب ہو کر فرمایا کہ تیری مان تیری ماتم میں سوگ نشین ہو آخر کیا چاہتا ہے اور راہ
 تیرا کیا ہے فَقَالَ لَهُ الْحَرُّ مَا لَوْ غَيْرُكَ مِنَ الْعَرَبِ يَقُولُ لِي وَهُوَ عَلَى مِثْلِ
 هَذِهِ الْحَالِ الْيَتَّى أَنْتَ عَلَيْهِمَا مَا تَرَكْتُ ذِكْرًا مِمَّا بِالْشَكْلِ كَانَنَا مَنْ كَانَتْ
 حرنے جواب دیا کہ اگر کوئی اور عرب یہ کلمہ سخت مجھے کہتا اور وہ بھی اسی حالت
 پر ہوتا جس حال پر آپ اس وقت ہیں تو میں بھی اوسکی مان کی نسبت یہی لفظ
 کہتا جو آپ نے مجھے کہی ہو کوئی شخص کیوں نہ ہوتا اور کیسا ہی بہادر اور دلیر
 ہوتا وَلَكِنْ وَاللَّهِ مَا لِي مِنْ ذِكْرٍ أَمْلِكُ مِنْ سَبِيلٍ إِلَّا بِأَحْسَنِ
 مَا نَفَعَنِي عَلَيْهِ مگر قسم بخدا کہ میں آپ کی مان کا نام اگر لے سکتا ہوں
 تو اسی طرح پر لے سکتا ہوں کہ جس قدر تعظیم اور تکریم مجھے ہو سکتی ہے اوسی تعظیم
 سے اوس نام پاک کو زبان پر جاری کروں گا روایت کا ترجمہ تہا

باب بیست و ناول کلام حضرت امام حسین علیہ السلام کی
جو حرکی مانکا ذکر مجمع عام میں آپ نے کیا اور شرح
جواب حرکے کہ اوس نے کیا کتا

قَدْ يَسْغِي فِي الْمَقَامِ أَنْ يَنْتَحِثَ أَوْ لَا بِأَنَّ قَوْلَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ تَكَلَّمَكَ أُمَّكَ
لَيْسَ مِنْ لَأَقْوَالِ الَّتِي يَسْتَبُونُ الْعَرَبُ بِمَعْنَى بَعْضِهَا بِلِسَانِ سَبِّهِ تَوْهِي سَبِّ
ہو کہ ہم ثابت کر دیں کہ یہ فرمانا حضرت کا جو ہے کہ تکتکتک اُمّت یہ او ان الفاظ میں
نہیں ہو جیسے عرب آپس میں ایک دوسرے کی دشنام دہی کرتے ہیں اذْ قَدْ وَرَدَ
فِي أَحَادِيثِ الْأَئِمَّةِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي كَثِيرٍ مِنْ مَخَاطِبَاتِهِمْ أَلَيْسَ كَمَا لَفْظُ الْكِرَامَاتِ
مِنْ أُمَّةٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ سَبِّهِ نِسْبَتِ كَيْسَانِ وَارِدُ هُوَ اہے
بَلْ وَفِي خُطْبَةٍ خُطِبَهَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْمَوْقِفَةِ يَوْمَ مَوْجِدٍ مَعَ
أَهْلِ بَيْتِهِ وَرَسُولِ الشَّهِيدِ فَقَالَ فِيمَا وَكَلَهُ أَلَيْسَ بِالْأَمْسِ تُشْكِلُ سَأَسْئَلُ اللَّهَ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَلْكَ خُطْبَةُ خَبَابِ سَيِّدِ السَّاجِدِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَعْنِي كَوْفِ مِ
اوس دن پڑھا ہو جس دن مع اہل بیت علیہم السلام اور سر ہائے شہد آپ داخل ہوئے
تھے آپ نے فرمایا کو فیون سے کہ مجھے نہیں بھولا ہو کلمہ کے روز جو میرے نانا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کر بلا میں روتے تھے وَيُظْهِرُ مِنْهُ لِيَكُنْ عَلَى
الْجَسَدِ الْمَرْقُلِ بِاللَّيْلِ اس قول سے حضرت کے شکل کے معنی یہ معلوم ہوتے ہیں
کہ خون آلودہ لاش پر جناب رسالت مآب علیہ السلام روتے تھے
وَإَيْضًا لَا يَخْتَصُّ ذَلِكَ بِالْأَمِّ بَلْ يُقَالُ لِلشَّيْءِ أَيْسًا أَشْكَلًا اللَّهُ اہے اور یہ بھی معلوم ہو
کہ شکل کے لفظ فقط مان کی نسبت نہیں بولی جاتی ہو بلکہ عرب میں کہتے ہیں جس باب کا
شہار گیا ہو أَشْكَلًا اللَّهُ یعنی اس شخص کو خدا نے بیٹے کا اتھا رکھا ہو اب معنی شکل کے
نے کہ بیٹے کا مر جانا باب اوس کا اتھا رہا ہو یا مان وَلَكِنْ يُشْتَرَطُ أَنْ يَكُونَ

مَوْتُهُ مُؤَسِّرًا لِلْبُكَاءِ يَجْعَلُ هُمًّا أَوْ أَحَدَهُمَا مِنْ أَهْلِ الْمَصِيبَةِ وَالْعَزَاءِ مَرَاوِ
 بیٹے کے مرنے میں شکل کے لفظ بولی جاتی ہو جسکے مرنے کا مان باپ کو بیچ ہو اور اوکو
 مصیبت ہو فانَّ بَعْضَ الْأَبَاءِ وَالْأُمَّهَاتِ لَشِقَاوَتُهُ أَوْ لِحَقُوقِ أَوْلَادِهِ لَا يَحْزَنُ
 مِنْ فَقْدِ وَلَدِهِ اسلئے کہ بعضے سنگ دل مان باپ ایسے بھی ہوتے ہیں کہ سبب اپنی
 شقاوت کے یا بسبب اولاد کے نافرمانی کی اپنی اولاد کے مرنے پر کھمبہ سرخ نہیں کرتے
 بَلْ يَفْرَحُ بَلْهُ خَوْشَ هَوْتِ هِينٍ كَمَا هُوَ أَمْرٌ كَمَا وَكَذَلِكَ مُخَالَفَةُ الْيَتِيمِينَ مَعَ الْأَبْنَاءِ
 فِي الدِّينِ اور اسی طرح سے اگر مان باپ اور اولاد کے دین میں اختلاف ہو فَاِنَّهُ اَيْضًا
 مِنَ الْأَسْبَابِ الَّتِي لَا يَشْكُلُ أَحَدُهُمَا عَلَى الْأَبْنَاءِ اسلئے کہ دین کی مخالفت بھی انہیں
 اسباب میں داخل ہو کہ مان باپ کو اولاد کے ماتم میں نہیں ڈالتی ہو وَلَا جَلَّ ذَلِكَ
 جَعَلَ الشَّارِعَ قَتْلَ الْوَارِثِ لِمَوْتِهِ كَمَا نَعَا الْجُرْيَانِ التَّوَارِثِ اِذَا اُسْطُ شَاعَ
 عَلَيْهِ السَّلَامُ سَنَ حَكَمَ دِيَا ہُو کہ اگر کوئی وارث اپنے مورث کو قتل کرے انہیں میراث جاری
 نہوگی کَمَا جَعَلَ الْوَارِثَ قَاتِلَ الْمِيرَاثِ مَوْتِهِ الْمُسْلِمِ جس طرح یہ حکم شرع کا ہو کہ
 اگر وارث کافر ہو جائے اور مورث مسلمان ہو تو مسلمان کے میراث کا فرق نہ ملیگی غرض یہی
 کہ کفر اور اسلام کے مخالفت مان باپ اور اولاد میں گویا قرابت کو قطع کر دیتی ہو اور ایک
 دوسرے سے کوئی واسطہ باقی نہیں رہتا وَابَا الْجُمْلَةِ فَهَذَا الْكَلَامُ بِشَارَةِ سَابِقَةٍ لِلْحَكْمِ
 اور خلاصہ کلام یہ ہو کہ یہ فرمانا حضرت کا جس سے کہ تیری مان تیرے ماتم میں بیٹھی جو تھی بشارت
 ہو شہادت حرکی سَيِّمًا اِذَا اَضْمَنَتْ اِلَى قَوْلِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَهُ الْمَوْتُ اُذْنُ
 اِلَيْكَ مِنْ ذَلِكَ خُصُوصًا جَبِ اس کلام کو حضرت کے اوس قول سے ملائیں جو آپ نے
 فرمایا تھا کہ تیری موت میرے کوفہ میں جانے سے پہلے ہوگے پھر تو اسکی بشارت ہونے میں
 کچھ شک باقی نہیں رہتا اور صاف ظاہر ہو گیا کہ اوسی قول دل کے آپ نے تا بُیْدِ مِ
 یہ قول فرمایا ہوا اِنَّمَا قَالَ نَكَلْتُكَ اُمًّا وَلَمْ يَقُلْ فَاَمَّا لَكَ اللهُ اَوْ غَيْرَ ذَلِكَ مِنَ الْكَلِمَاتِ
 الَّتِي يُؤَدِّي مَوَدَّهَا كَمَا يُقَالُ شَاَلَتْ نَعَامَتَهُ اَوْ يُقَالُ عَلَى سَابِقِ الطَّيْرِ اَوْ غَايَسِ
 معا مان کی ماتم دار ہونے کی جو حرکی موت پر دلالت کرتی ہو اسی کو آپ نے ارشاد کیا

بشارت
 شہادت

اور دیگر الفاظ جو موت پر دلالت کرنے والے کلام عرب میں ہیں اور ان میں سے کوئی جملہ آپ نے بدوعا کا نہ کہا لَآ اِنَّ ذٰلِكَ الْكَلَامُ يَتَّصِنُ قَوَائِدَ كَثِيرَةً اَسَلِيَةً یہ دعا جو حضرت نے حر کو دی بہت سے فائدوں پر شامل ہے وَفِيهِ مِنَ الْحِكْمِ وَالْمَصَالِحِ مَا لَا اُحْصِيَهَا اور اس کلام میں حکمتیں اور مصلحتیں اتنی ہیں میری کیا طاقت ہے جو ان سب کو بیان کر سکوں وَلٰكِنْ مَا لَا يَدْرَا كَلَهُ لَا يُتْرَكُ كَلَهُ مَقُولٌ لٰكِنْ جِسْرٌ كِلْ مَصْلَحَتَيْنِ مَعْلُومَتَيْنِ جَسَدٌ مَعْلُومٌ مَوْجُودٌ اُنكے بیان کو ترک کرنا چاہیے پس اب ہم کہتے ہیں اَمَّا اَوْ لَا فَانْتَ عَلَيْهِ السَّلَامُ دَعَى بِمَوْتِهِ بِالْفَاظِ تَتَّصِنُ ذِكْرُ امِّهِ بِهٰذِهِ مَصْلَحَتٌ يٰ هُوَ کہ حضرت نے حر کی موت کی دعا ایسی عبارت سے فرمائی جس میں ان کی مانگا بھی ذکر آگیا وَلَا يَحْمِلُوْا اَنَّا نَكُوْنُ اُمَّهٖ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ كَاُمِّ وَهْبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ اَلْحَمْدُ لِرَحْمَةِ اللَّهِ وَغَيْرِهِ اَوْ لِمَن تَكُنْ مُؤْمِنَةً اب حر کی مانگا حال دو صورتوں سے خالی نہیں ہے یا تو وہ مومنہ تھی جیسے وہب ابن عبد اللہ کلبی کی مان یا اور اصحاب کی مان یا مومنہ تھی بَلْ كَانَتْ نَاَصِبَةً لِّعَدَاوَةِ اَهْلِ الْبَيْتِ بلکہ مادر حر ایک ناہنجری عورت تھی جو دشمن اہل بیت ہوتے ہیں فَعَلَى تَقْدِيرِ كَوْنِهَا مُؤْمِنَةً يَكُوْنُ هٰذَا الدُّعَاءُ خَالِصًا لِّخَيْرِ الْحَرْزِ بِالْخَيْرِ وَفِيهِ رَاضِي لَامٍ وَيَكُوْنُ شَمًّا دَعَا الْحَرْزِ رَاضِعَةً لِّشَفَاعَةِ امِّهِ اَيْضًا پھر اگر حر کی مان مومنہ تھی یہ دعا حضرت کی مخصوص حر کی خاتمہ بالغیر ہونے پر غرضی جس میں اس کی مان کی بھی خوشنودی ہوگی اور شہادت حر کی ذریعہ اس کی مان کی شفاعت کی ہوگی وَاِنْ كَانَتْ اُمَّهٖ غَيْرَ مُؤْمِنَةٍ فَهٰذَا الْكَلَامُ كَمَا اَنْتَ دُعَاءُ خَيْرٍ لِّلْحَرْزِ كَذٰلِكَ دُعَاءُ لَامٍ بِاَنَّ يَهْدِيَهَا اللَّهُ وَيُذْهِبَ عَنْهَا نَقَبَ الْعَدَاوَةِ لَنَا اور اگر حر کی مان مومنہ تھی پس جسطرح کہ یہ دعا حر کے خاتمہ بالغیر ہونے کی ہو اسی طرح اس کی مان کے واسطے ہی یہ دعا وغیرہ کہ خدا اس کو ہدایت کرے اور اس کے دل سے ہم اہل بیت کی عداوت کو دور کر دے وَادَّبَهَا لَا تُكَلِّمُ عَلَى الْحَرْزِ اَنَّ تَرْضَى بِشَهَادَةِ وَالرَّضَا عَنْهَا مُسْتَوْفٍ بِاعْتِقَادِهَا وَفَوَّضَ الشَّهَادَةَ مَعَ الْاَمَامِ اَسَلِيَةً کہ مادر حر اس کے ماتم میں اسی وقت روئیلگی جب حر کے شہید ہونے سے راضی ہو اور راضی ہونے سے

اور اگر حر کی مان مومنہ تھی جیسے وہب ابن عبد اللہ کلبی کی مان یا اور اصحاب کی مان یا مومنہ تھی بَلْ كَانَتْ نَاَصِبَةً لِّعَدَاوَةِ اَهْلِ الْبَيْتِ بلکہ مادر حر ایک ناہنجری عورت تھی جو دشمن اہل بیت ہوتے ہیں فَعَلَى تَقْدِيرِ كَوْنِهَا مُؤْمِنَةً يَكُوْنُ هٰذَا الدُّعَاءُ خَالِصًا لِّخَيْرِ الْحَرْزِ بِالْخَيْرِ وَفِيهِ رَاضِي لَامٍ وَيَكُوْنُ شَمًّا دَعَا الْحَرْزِ رَاضِعَةً لِّشَفَاعَةِ امِّهِ اَيْضًا پھر اگر حر کی مان مومنہ تھی یہ دعا حضرت کی مخصوص حر کی خاتمہ بالغیر ہونے پر غرضی جس میں اس کی مان کی بھی خوشنودی ہوگی اور شہادت حر کی ذریعہ اس کی مان کی شفاعت کی ہوگی وَاِنْ كَانَتْ اُمَّهٖ غَيْرَ مُؤْمِنَةٍ فَهٰذَا الْكَلَامُ كَمَا اَنْتَ دُعَاءُ خَيْرٍ لِّلْحَرْزِ كَذٰلِكَ دُعَاءُ لَامٍ بِاَنَّ يَهْدِيَهَا اللَّهُ وَيُذْهِبَ عَنْهَا نَقَبَ الْعَدَاوَةِ لَنَا اور اگر حر کی مان مومنہ تھی پس جسطرح کہ یہ دعا حر کے خاتمہ بالغیر ہونے کی ہو اسی طرح اس کی مان کے واسطے ہی یہ دعا وغیرہ کہ خدا اس کو ہدایت کرے اور اس کے دل سے ہم اہل بیت کی عداوت کو دور کر دے وَادَّبَهَا لَا تُكَلِّمُ عَلَى الْحَرْزِ اَنَّ تَرْضَى بِشَهَادَةِ وَالرَّضَا عَنْهَا مُسْتَوْفٍ بِاعْتِقَادِهَا وَفَوَّضَ الشَّهَادَةَ مَعَ الْاَمَامِ اَسَلِيَةً کہ مادر حر اس کے ماتم میں اسی وقت روئیلگی جب حر کے شہید ہونے سے راضی ہو اور راضی ہونے سے

پہلے اس بات کا اعتقاد اسکو ہونا چاہیے کہ حرکات و جہات شہادت ہو جو ہمراہ امام کے
 واقع ہوئی قیصرہ ایما تھا ویزول عنہا النصب واعتقاد کون یزید خلیفہ
 اور جب حرکی مان کو یہ اعتقاد ہو جائے کہ شہادت حرکی امام کی رفاقت میں ہوئی ہو
 اور سوقت ایمان اسکا درست ہو جائیگا اور عداوت اہل بیت کی باقی رہیگی اور یزید کی
 خلافت کا بھی اعتقاد جائز رہیگا الثانی إجماع الخوارج جو اب یہ کہہ کر امام الحسین
 صلوات اللہ علیہما دوسری مصلحت حرکی مان کا ذکر کرنے میں یہ تھی کہ حرر ضرور آپ کی
 مان کا بھی ذکر کریگا فان جوابہ لا یبدی وان یشتغل علی ذکر لآئم اسلیہ کہ اس کلام کا
 جواب ضروری کہ مان کے ذکر پر شامل ہو وکان کما السلام علیہ السلام اور ویسا ہی
 واقع ہوا جو حضرت امام حسین علیہ السلام کو منظور تھا فان الخوارج جو اب یہ کما سمعنا و
 قد اقر بان امہ فاطمہ علیہا السلام اسلیہ کہ حرر نے جواب میں وہی کہا جو اوپر گذر
 چکا ہو اور اقرار کیا کہ آپ کے مادر گرامی جناب فاطمہ علیہا السلام ہیں جنکی تنظیم مجہد پر
 واجب ہو و فی ہذا من إمام الحسین علیہ السلام ما لا یزید علیہ اور اس رد و بدل میں اسقدر
 اتمام حجت ہوا کہ جس سے زیادہ اور کیا ہو سکتا ہو فان من کان من أصحاب الخوارج
 یعرف الحسین علیہ السلام ان امہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 فهو ومن کان لا یعلم ذلك کلاهما قد تجدد ذکرهما فی ذلک الوقت
 بان الحسین علیہ السلام سبط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسلیہ کہ
 اصحاب حررین سے جو شخص حضرت امام حسین علیہ السلام کو فرزند رسول جانتا تھا اور جو
 نہیں جانتا تھا سوقت حرر کے کہنے سے سب کو معلوم ہو گیا کہ امام حسین علیہ السلام تو
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہیں والثالث لکما کان الخوارج اصحابہ قد صلی
 صلوٰتہ الطہر والنعصر خلف الحسین علیہ السلام وقد ظن منه ان یتکون
 فیہم من المتشککین بالایتہ تسری مصلحت یہ ہو کہ چونکہ حرر نے مع اپنے اصحاب کے ظہر اور
 عصر کے نماز آپ نے پیچھے پڑھی تھی اس سے بظاہر ہی گمان ہوا تھا کہ شاید ان میں کچھ
 لوگ ایسے ہی ہیں جو آپ کا ساتھ دین و ینزل الخوارج علیہ و یتکون من النصاریہ اور

دوسری مصلحت

تیسری مصلحت

آپ چڑھائی کرنا موقوف کریں اور آپ کے انصار میں داخل ہو جائیں میں اس کلام میں
 آپ کا اگرچہ خطاب حرکیت تھا اور ونگوہی سنانا منظور تھا کہ اسکے بعد حرکت کیا کرتا ہے اور
 لوگ کیا میری نسبت کہتے ہیں لیکن سوائے حرکے جب و رکسی نے کچھ نہ کہا فظہر آتہ
 لَمْ یَكُنْ فِیْہُمْ سِوَى الْحَرِّ أَحَدًا اَنْ یُّؤْمِنَ بِاَمَّتِہٖ اب ظاہر ہو گیا کہ ان لوگوں میں
 سوائے حرکے کوئی اور نہ تھا جو آپ کی امامت کا قائل ہوتا والرابع اِخْتِبَارُ الْحَرِّ خَاصَّةً
 بِاَنَّہُ کَیْفَ یُجِیْبُ عَنْ ذٰلِکَ الْکَلَامِ الَّذِیْ یُجِیْبُ عَنْ اِسْتِمَاعِہٖ لِاَذَانِ جَوْتِیْ مصلحت یہی
 کہ حرکے کا خاص امتحان لینا اس بارہ میں تھا کہ وہ ایسے کلام سخت کے جواب میں جسکے
 سننے سے کان کھڑے ہوتے ہیں کیسا جواب دیتا ہی وَیَسْتَعْلِ طَبْعُ السَّامِعِ غَايَةً
 اِلَیْ شَتِّعَالٍ وَلَا سِیَّمَا هُوَ رَجُلٌ جُنْدٌ لِّی لَا خَلَاقَ لَهُ مِنْ حِفْظِ الْاَدَابِ اور
 اشتعال طبع چونکہ اس کلام کے سننے سے ہر شخص کو زیادہ ہوتا ہے خصوصاً کہ حرا یک
 مرد سپاہی تھا اسکو اداب اور قرینہ سے کیا سروکار ہی سپروہ اسوقت کسطح سے پیش
 آتا ہے وَلَکِنَّ یَحْسُدُ اللّٰہُ قَدْ کَانَ کَاوِلًا فِیْ دِیْنِہٖ فَرَعٰی مَا یَجِبُ عَلَیْہِ وَعَلٰی کُلِّ
 مُسْلِمٍ عَايَةً حَقِّہٖ لٰکِن حَرَّ الْحَمْدِ اپنے دین میں پورا تھا اور اس امتحان میں کامل
 اوترا اور جس بات کی رعایت اُسیر اور جملہ مسلمانوں پر واجب ہو اسکو بخوبی ادا کیا جیسا
 اسکے جواب سے ظاہر ہوتا ہے اَلْخَامِسُ عَلٰی تَقْدِیْرِ صَحَّحَ الرَّوَاۃِ اَلَّتِیْ سَرَوٰیہَا
 فِیْمَا سَبَقَ اَنَّ الْحَرَّ ذَاتَ یَوْمٍ سَرَاۤیَ فِیْ مَنَامِہٖ فَاِطْعَمَہُ الزَّہْرَاءُ صَلَوَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا
 وَہِیْ مَنَّعَتْ اَنْ یَّقُوْلَ وَلَدَہَا الْحَسَنِ عَلَیْہِ السَّلَامُ پانچویں مصلحت یہ تھی کہ اگر وہ
 روایت صحیح ہے جسکو ہم نے اس باب سے پہلے لکھا ہے کہ حر نے ایک دن جناب فاطمہ علیہا
 السلام کو خواب میں دیکھا کہ اسکو منع فرماتی ہیں کہ تو میرے فرزند کو قتل نہ کرنا فَکَانَ الْحَسَنِ
 عَلَیْہِ السَّلَامُ اَسَآدَیْہِ اٰیَاتِ الْقَوْلِ اَنَّ الْحَرَّ ذَا کَرَّ اُھْمِیْ لَا تَحَالَتِ فِی الْجَوَابِ پس
 حضرت امام حسین علیہ السلام نے حر کی مان کے ذکر کرنے سے یہ ارادہ کیا کہ حر بھی اسکے
 جواب میں میری مان کا ذکر کریگا وَ اِذَا ذَکَرْتُ اُھْمِیْ ذَکَرْتُ مَنَامَہٗ اِیْضًا اور جب میری
 مان کا ذکر کریگا اپنے خواب کو بھی ضرور یاد کریگا وَ هٰذَا التَّنْذِیْرُ لَیْکُمْ لَیْکُوْنُ صَاحِبًا لَّہٗ عَمَّا

فہرست

فہرست

۱۰۰

وَبَقِيَ الْكَلَامُ فِي تَسْرِيحِ مَا قَالَهُ الْحَرَفِيُّ جَوَابَ الشُّكْلِ بَاقِي رُبَا كَلَامِ كَرْنَا سَبَات مِين
 كِه حَرْنِي بَعْدِ سَنِي سَوَا كِه جَمِين حَرَكِي بَانَكَا هِي ذِكْرُ آيِنِي كِيَا تَهَا جَوَابِ وَيَا اَوْ سَكَا مَطْلَبِ
 كِيَا هِي وَهُوَ قَوْلُهُ لَوْ غَيْرُكَ مِنَ الْعَرَابِ اِلَى آخِرِهِ اَوْرُوهُ جَوَابِ يَهِي تَهَا كِه حَرْنِي كِهَا كِه اَكِر
 كُوْنِي اَوْرُ عَرَبِ مَجْهِي اِيْسِي بَاتِ كِتَا اَوْرُوهُ هِي اِيْسِي حَالَتِ مِينِ هُو تَا جَسِ حَالَتِ مِينِ
 اَبِ مِينِ تُو مِينِ هِي اَوْرُ لُطِ كِرَا وِسْكُو هِي جَوَابِ وَيَا وَمِنْ الْبَيْنِ الظَّاهِرِ اَنْهَ لَا يَرِيدُ
 بِالْحَالِ اِلَى اِيْرِي فَيَهَا الْحَسَنُ مِنْ اَنْهَ فَهُوَ مُتَوَرِّثٌ اَعْدَا اَيْ مُبْعَدٌ عَنِ الْوَطَنِ
 بَاتِ تُو ظَاهِرِ هِي كِه حَرَكَا اَرَاوَهُ اس حَالَتِ سِي جَسِ مِينِ اِمَامِ حَسِينِ عَلَيْهِ السَّلَامُ كُو اَجِ
 وَنِيْهَرِ بَاهِي كِه دُشْمَنُونِ مِينِ كِه رِي هُو سِي مِينِ وَطَنِ سِي وَوَرِ بَكِي كِي كِي مِينِ عَوْرَتِ
 عَنِ الدِّيَا كِرِ قَلِيلُ اَلَا نَصَارِ اِيْنِي شَهْرِ اَوْرُ مَلَكِ سِي نَكَلِ كِرِ مَسَا فِرِ هُو رِي هِي
 اَنَصَارِ كِي بَهْتِ كِي هِي قَدْ حَدَا لَوْ كِه شَيْعَتُهُ وَنَحْبُوهُ جُولُوكِ بِنَا هَرِ اَبِ كِي پِي رُو
 اَوْرُ مَحَبَّتِ كِي مَدْعِي تَحِي سَبِ اَلَكِ هُو كِي لَا يَرِي اِلَى اِيْنِي يَكُوْذُ وَ اِلَى اِيْنِي
 جِهَانِي يَفْقَدُ مِ وَ اِلَى مَنِ يَسْتَفِيْثُ كِي مِينِ نِيْنِ پُرِ تَا هِي كِه هَرِ جَانِ جُو دُشْمَنُونِ
 سِي پَنَاهِ مِلِي اَوْرُ كِسْطِ اَبِ اس مَقَامِ سِي جَانِي كَا قَصْدِ كِرِينِ اَوْرُ كِسِ سِي
 فِرِيَا دَا پِنِي دُشْمَنُونِ كِي كِرِينِ حَرِيْمُهُ وَ نِسَائُهُ مَعَهُ فِي كَابَةِ وَ حَزْنِ اَهْلِ حَرَمِ
 اَوْرُ بَهْتِ سِي عَوْرَتِيْنِ اَبِ كِي بِيْرَاهِ مِينِ جُو نَا يَتِ دِلِ شَكِ تَهْ اَوْرُ رِيْجِيْدِهْ خَا طَرِ هُو رِي
 مِينِ يَكُونُ وَيَبْكِيْنَ سَاعَةً بَعْدَ سَاعَةٍ بِأَصْوَاتِ عَالِيَاتِ وَ عِيُونِ سَا كِبَاتِ
 وَ حُدُودِ لَا طِمَاطِ تَوْرِي تَوْرِي دِيرِ كِي بَعْدِ جِ كُوْنِي خَبَرِ خَوْفِ آمِيْنِ اَكِنِ
 مَحْذَرَاتِ كُو پُو نَخْتِي هِي بِيَا بَانِهْ اَبَا وَ زِلْبَنْدِ رَوَا وِشْتِي مِينِ اَنَسُوْنِ كِي مَدِيَا اَكُونِ
 سِي اَوْنِكِي بَارِي مِينِ بَعْضِي عَوْرَتِيْنِ جُو مَشَلِ كِنِيْزِ وَ غِيْرِهْ كِي مِينِ وَ تُو سَرِ هِي شِي
 مِينِ اَوْرُ جِيْرُونِ پَرِ طَا نَجِيْهِي مَارْتِي مِينِ اِيْسِي حَالَتِ مِينِ حَرْنِي حَضْرَتِ كُو اَجِ دِكِيَا
 هِي يِه حَالَتِ تُو اِيْسِي نِيْنِ هِي جُو حَرَكِي كَلَامِ سِي مِرَا دِلِيْجَانِي كَا قَا مَنِ كَاتِ
 عَلَيَّ مِثْلُ نِلْكَ الْحَالِ لَا يَغِيْرُ عَلَيَّ اَدَارِي النَّاسِ اَنْ يُجِيبِيْهُ بِالْجَوَابِ الَّذِي
 يَجِيْزُ عَنْ اسْتِمَاعِهِ اَلَا اسْمَاعُ اَسْلِي كِه جُو شَخْصِ اِيْسِي مَصِيْبَتِ مِينِ كِرْفَارِ

ہوا و اسکو جواب سخت دینا ادنیٰ ادنیٰ آدمیوں کو بھی کچھ دشوار نہیں تھا
 وَلَا يَخَافُ مِنْهُ أَحَدٌ أَنْ يَجْتَرِبَهُ عَلَيْهِ اور کوئی شخص نہیں دوس سے
 ڈر سکتا ہے کہ اس سے جواب تلخ دینے میں کوتاہی کرے فَكَيْفَ مَنْ كَانَ
 شَجَاعًا وَحَيِّدًا فَرِيدًا فِي التَّمَوُّرِ وَالْجِلَادَةِ كَالْحُرِّ حَيْثُ مَا كَانَتْ شَخْصٌ بِهَادٍ
 بِلْ بِلْ ہوا اور یگانہ آفاق شجاعت اور دلیری میں مثل حر کی ہو اسکیسے وقت سخت
 کلامی کیا دشوار رہتی وَلَا يَسْتَمَالُهُ أَعْوَانُ رَهْطِ الْفِرْجَالِ كَمَا هُمْ يَتَقَبَّحُونَ
 أَنْ يَأْخُذُوا بِالْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَيَأْسِرُوهُ وَإِنْ حَارَبَ فَيَقْتُلُوهُ
 خصوصاً کہ جناب امام حسین علیہ السلام کے انصار کم تھے اور حر کے ساتھ ہزار
 آدمی سب کے سب اسی کے امیدوار تھے کہ حضرت کو قید کر لیں اور اگر آپ
 لڑیں تو قتل کریں اور شہید کر ڈالیں وَلَا يُمْكِنُ أَنْ يُرِيدَ الْحَرْبُ بِالْحَالِ
 الَّتِي بَرِي فِيهَا الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ فَقْدِ أُمِّهِ وَعَدَمِ حَيَاتِهَا
 سَلَامُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا لَتَكُونَنَّ كَلَّةً لِفَقْدِ ابْنَيْهَا اور یہ بھی ممکن
 نہیں ہو کہ حرنے جس حال میں امام حسین علیہ السلام کو دیکھتا تھا اسکی یہ مراد ہو
 کہ آپ کی مادر گرامی تو زندہ نہیں ہیں پہر آپ کو یہ بات کہنی کہ آپ کی ماں آپ کے
 ماتم میں بیٹھیں درست نہیں ہو سکتی ہو اگر زندہ ہوتیں تو میں کہہ سکتا تھا
 لِأَنَّ الشَّكْلَ لَا يَخْتَصُّ بِحَيَاةِ الْأَبَاءِ وَالْأُمَّهَاتِ كَمَا عَرَفْتُمْ مِنْ
 كَلَامِ سَيِّدِنَا السَّجَّادِ فِي خُطْبَتِهِ اس لیے کہ نخل کی لفظ ماں باپ کی
 زندگی میں بالخصوص نہیں بولی جاتی ہے چنانچہ جناب سید الساجدین کے
 خطبہ میں اوپر گزر چکا کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت
 یہ لفظ آپ نے فرمائی بَلِ الْعُرَادُ مِنْهُ عَلَى مَا أَدَّيْتُمُ إِلَيْهِ نَظَرُكُمْ
 وَكَشَفَ اللَّهُ غِطَاءَ الْعَمَى عَنْ بَصَرِي أَنَّ الْحُرَّ يَقُولُ بَلْ كَمَا مَرَادُ كَلَامِ حَرِّ
 یہ ہے جسکو میں سمجھتا ہوں اور خدا نے اس پر وہ کو میری آنکھ سے اٹھا دیا ہو
 وہ یہ ہو کر کتا ہو لو کہانِ غَيْرُكَ يَا بَنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

يُخْبِرُنِي بِالْمَوْتِ وَيَقُولُ لِي الْمَوْتُ أَذْنِي إِلَيْكَ مِنْ ذَلِكَ كَمَا أَكْرَأُ
 كَوْنِي شَخْصٌ سِوَاكَ أَفَ لَمْ يَزِدْ رَسُولُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَجْهِي مِثْلَ
 مَرْنِي كَ خَبَرِ تِيَا أَوْ مَجْهِي سَ كَمَا كَ تِي مِي سَوْتِ مِي رَ كُوفَ كَ جَانَنِي سَ پَهِلَ
 وَاقِعِ هُو كِي تَتَمُّ يُوْبِيْدُ قَوْلُهُ يَمُوتُ أَنْ يَتَكَلَّمَ بِشَكْلِ أَمْرٍ هَسَرِ
 اِبْنِي قَوْلِ اَوَّلِ كِي تَائِبِ دِينَ مِي مِي مَانِ كِي مَاتَمِ نَشِينِي كَا ذَكَرْ كَرْتَا وَ لَمْ يَكُنْ
 اِحْبَا سَ هُ عَنْ مَوْتِي بِمِثْلِ الشَّهَادَةِ الَّتِي بُشِّرْتُ بِهَا حِينَ خُرُوجِي
 مِنَ الْقَصْرِ فَوَيْ لَا لِحَالَةِ شَأْسَةٍ بِاللَّهِ مَا دَعَى وَهِيَ الْحَيَوَةُ لَا أَبَدِيَّةُ
 اَوْرَاوَسْ كِي خَبَرِ هِي مِي مِي سَوْتِ كِي بَشَارَتِ اَوْسِ شَهَادَتِ كِي نَهَوْتِي جُو مَجْهِي قَصَرِ
 اَمَارَتِ كُوفَ سَ نَكَلْتِي وَتِ هُو تِي هِي سِيسِ اَبِ كَا فَرْمَانَا بِي وَهِي بَشَارَتِ هِي
 بَلْ كَانَ اِحْبَا سَ هُ عَنِ الْمَوْتِ عَلَى غَيْرِ الْحَقِّ وَهُوَ مَوْتُ اَعْدَائِكَ
 الَّذِينَ يَحْسَبُونَكَ كَمَا تَرَكْتَ ذِكْرَ امِّهِ بِالشَّكْلِ كَا تَنَا مَنْ كَانَ
 بَلْ كَ وَهُوَ شَخْصٌ بَجَاوُسِ مَوْتِ كِي خَبَرِ تِيَا جَوْحِ قِي پَرِ نَهَوْتِي اَوْرَاوَسِ مَوْتِ اَبِ كَ
 وَشَخْصُونَ كِي هِي جُو اَبِ سَ لُزْنِي كِي تُو اِي سَ شَخْصِ كَ جَوَابِ مِينَ ضَرُورِ مِينَ بِي
 اَوْسْ كِي مَانِ كَ مَاتَمِ نَشِينِي كَا ذَكَرْ كَرْتَا كِي سَا هِي وَهُوَ شَخْصٌ بَهَادِرَاوَرُ ذِي عِزَّتِ هُو تَا مِينَ
 ضَرُورَاوَسْ كُو هِي جَوَابِ دِيَاوَلْ كُنْ وَ اَللَّهُ مَا لِي بِذِكْرِ اَوَّلَتِ مِنْ
 سَبِيلِ اِلَّا بِاَحْسَنِ مَا نَقَدْتُ مِنْ وَجْهِ مِينَ لِي كِنِ قَسَمِ بَعْدَا اَبِ كِي
 مَا رُكْرَامِي كَ ذَكَرْ كَرْنِي كَا مَجْهِي مَقْدُورِ نَهِيْنِ هِي سِوَاكَ اِسْكَ كَ عِدَّةِ طَرِيقِ سَ
 اَوْسِ جَنَابِ كُو مِينَ يَاوَكْرُونِ جِسْقَدِ مِي مِي زَبَانِ مِينَ طَاقَتِ گُو يَائِي كِي هِي اَوْرَاوَسِ
 اِسْ قَعْلِيمِ سَ نَامِ لِيْنِي كَ وَ سَبَبِ مِينَ اَمَّا اَحَدُ هُمَا فَاِنَّهَا بِنْتُ نَبِيْنَا فَا لَّا
 يَلِيْقُ بِمُسْلِمٍ اَنْ يَذْكُرَهَا اِلَّا بِالصَّلَاةِ عَلَيْهِمَا اِي كَ سَبَبِ تُو يِي هِي
 كَ وَهُوَ مَعْصُومُهُ وَخَرَرِ رَسُولُ خُدَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِينَ كِسِي مَسْلِمَانِ كُو نَهِيْ چَا بِي
 كَ بِي وَرُودَاوَرِ سَلَامِ كَ اَوْنِ كَا ذَكَرْ كَرِي وَالثَّانِي اِنَّهَا تَدْمَنُ فِي
 السُّوْيَا مِنْ اَنْ اَكُوْنُ مِنْ قَاتِلِيكَ وَبَعْدَ مَنَعِي مَا قَدَّ بَشَرِي

الْهَاتِفُ بِالْجَنَّةِ اور دوسرا سبب بہ تعظیم یاد کرنے کا خاص مجکوبہ ہے کہ
 اوس جناب نے خواب میں مجکوب آپ سے رٹنے کو منع کیا ہو اور بعد اون کے
 منع فرمانے کے ہاتف غیبی نے مجکوبہشت کی بشارت دی ہو وَلَا يَكُونُ
 تَصْدِيقُ الْبَشَاةِ إِلَّا أَنْ أَمُوتَ فِي وَلَا إِلَهَ إِلَّا أَنْ أَمُوتَ فِي نَصْرِكَ
 اور اس بشارت کی تصدیق تو اسی وقت ہوگی جب میں آپ کی دوستی
 میں مرجائوں اور آپ کی نصرت میں قتل کیا جاؤں پس جو شخص مجکوب شہادت
 کی بشارت دیتا ہو اوسکا نام بہ تعظیم کے اور کس طرح پرے سکتا ہوں وَ
 هَذَا تَأْوِيلُ كَلَامِ الْحَرِّ مَظْهَرًا إِلَى مَا يَتَّبِعُ بِحَالِهِ مِمَّا سَلَفَتْ مِنْ
 ظُهُورِ الْبَشَاةِ الْأَسْرَافَةِ لَهُ وَمِمَّا يَأْتِي مِنْ أَقْوَالِهِ وَ
 أَوْثَالِهِ بَعْدَ ذَلِكَ الْقَوْلِ اور یہ تاویل کلام حر کی نظر اوس مناسبت کے
 ہے کہ اوسکو چار بشارتیں اس گفتگو سے پہلے ہو چکی ہیں اور نیز بنظر ملاحظہ
 اون اقوال اور افعال کے جو بعد اس کلام پہ حر سے واقع ہوئے وَاظْهَرُ
 أَنَّ الْحَرَّ قَدْ لَطَوَى قَلْبَهُ عَلَى تَرْكِ مَا أُرْمِي بِهِ مِنَ التَّعْزِيزِ
 وَالْعُخْلَةِ لِمَوْلَانَا الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ بَعْدِ كَلَامِهِ هَذَا اور
 مجھے ایسا لگتا ہے کہ حر کو اس رد و بدل کرنے کے بعد دل سے یہی منظور ہو گیا
 کہ اب ہم حضرت کی واپسی سے تعرض نکرین اور مخالفت آپ کے حکم کی
 چھوڑ دیں وَقَدْ نَجَّاهُ اللَّهُ تَعَالَى مِنَ الْهَلَاكِ وَالْبَوَارِ فَتَبَصَّرَ حَقًّا
 لَا سَبَبَ صَاحِبًا اور خدا نے حر کو ہلاکت اور تباہی سے نجات دی اور پوری ہدایت
 اور بنیائی اُسکو حاصل ہوئی وَتَمَّ مَا أَسْرَادَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ ذِكْرِ الشُّكْلِ
 وَغَيْرِهِ اور جن مصلحتوں سے حضرت امام حسین علیہ السلام نے اونکی مانگی تمام نشینی کا اور
 اُسکے مرجانیکا ذکر کیا تھا وہ سب غرضیں حضرت کی یہی پوری ہوئیں ثُمَّ كَلَّمَ دَفْعَةً بَعْدَ
 مِنْ الْحَرِّ مِنَ الْعَمَالِمَاتِ فَهُوَ مَحْمُولٌ عَلَى التَّوْبَةِ وَالتَّقِيَّةِ پھر اس کلام کے
 بعد جو کچھ حر نے بظاہر خلاف نشانہ امام حسین علیہ السلام کے کہا وہ تو یہ اور تفسیر پر محمول ہو

بابت چہم باز رہنا حرکات و سکنات کا بیان علیہ السلام سے
بعد تھوڑی سی کج بخشی کے پھر اسلام کو پسند باتیں کرنی

[illegible]

تھا کرنے خیال کیا تھا کہ آپ کو فہ کے سرزمین سے چلے جائیں جس پر آپ کا
 جی چاہے پر آپ دشمنوں سے نجات پا جائیں قَالَ السَّيِّدُ رَحِمَهُ اللَّهُ إِنَّ الْحُرَّ
 قَالَ بَلْ حَدِّ يَا بَنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّيْهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرِيقًا لَا يُؤْصِلُكَ الْكُوفَةُ وَلَا يُؤْصِلُكَ
 الْعَدِيبَةُ لَا عَمْدَ سَأَلْنَا إِلَى ابْنِ زِيَادٍ بِأَنَّكَ خَالَفْتَنِي الطَّرِيقَ أَوْ جَنَابَ سَيِّدِ
 ابْنِ طَاوُسٍ فَمَاتَ بَيْنَ كَرْنِي يَوْمَ عَرَضَ كِي اِي فرزند رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 آپ ایسی راہ اختیار کیجئے کہ نہ کوفہ میں آپ کو پہنچائے اور نہ مدینہ میں آپ کو لیجائے
 تاکہ میں عذر کروں اب زیاد سے کہ مجھے اور جناب امام حسین علیہ السلام سے راہ میں
 ملاقات نہیں ہوئی کلام جناب سید رحمہ اللہ کا تمام ہوا وَهُوَ كَمَا تَرَى فَوَاتٌ كَيْفَ
 يُمْكِنُ ذَلِكَ الْأَعْتِدَ أَمَّا الْكَاذِبُ وَمَعَ الْحَرَّالْفِ فَارِسٍ يَشْمِسُ دُونَ عَلَى
 كَذِبِهِ وَلِقَائِهِ بِالْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اوریہ روایت کس قدر خلاف عقل ہو کہ حرکت ہوا
 ہزار آدمی تھے کیونکر یہ جوٹا عذر چل سکتا تھا وہ سب لوگ حرکتی دروغ گوئی پر گواہی
 دیتے اور کہتے تھے کہ حضرت سے ملاقات ہوئی قَالَ أَبُو مُخَنَّفٍ إِنَّ الْحُرَّ قَالَ
 لِلْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ هَذَا الطَّرِيقُ الثَّلَاثُ حَتَّى أَكْتُبَ إِلَى ابْنِ زِيَادٍ أَنْ يُعْفِنِي
 عَنْ ذَلِكَ وَهَذَا أَيْمُنُ أَنْ يَكُونُ صَحِيحًا اوریہ روایت کی ہو کہ
 کرنے عرض کی کہ یا حضرت آپ تیسری راہ اختیار کریں میں ابن زیاد کو لکھتا ہوں کہ مجھے
 آپ کے ساتھ بے ادبی کرنے سے معاف رکھے اوریہ روایت ابو مخنف کی ممکن ہو کہ صحیح ہو
 وَفِي الْبَحَارِ أَنَّ الْحُرَّ قَالَ وَاللَّهِ يَا بَنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّيْهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ بُعِثْتُ لِقَائِكَ
 اوریہ روایت ایک یہ بھی روایت لکھی ہو کہ کرنے عرض کی قسم شرعی یاد رکھے کہ اے فرزند
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ضرور آپ سے ملنے کو بھیجا گیا ہوں وَأَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ
 أُخْشَرَ مِنْ قَبْرِ عَمِّي وَنَا حَبِيبَتِي مَشْدُودَةً إِلَيَّ وَيَدِي مِي مَعْلُومَةً إِلَى عُنُقِي وَأَكْبَسَ
 عَلَى حُرٍّ وَجْهِي فِي النَّارِ اوریہ روایت ہو کہ انہی قبرستان میں دیکھا یا جاؤں وقت
 میری پیشانی پر لکھی کہ ہندستہ ہوئے ہو اور میرے ہاتھ میں کمرہ کی گیند کی طرف بکڑے
 ہوئے ہوں اوریہ روایت کہ جملہ روایتیں میں والا جاؤں قَبْلَتْ الرِّوَايَةُ مُنَا قَضَةُ لِقَوْلِ الْحُرِّ

قِيَمًا سَبَقَ نَفْلُهُ إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ بَقِيَّةَ لَكَ اب اس روایت میں پہلی روایت ہمارے ساتھ ہو
 گزر چکی ہو اختلاف ہو اس میں تو یہ ہو کہ میں آپ سے لڑنے کے واسطے بھیجا گیا اور پہلی
 روایت میں یہ ہو کہ میں آپ سے لڑنے پر نہیں مامور ہوا و کَيْفَ مَا كَانَ فَإِنَّ لَا يَشْكُ
 أَحَدٌ وَلَا يَرْتَابُ فِي أَنَّ الْحَرْقَ قَدْ تَقَدَّمَ وَأَسْخَرَ قَلْبُهُ بِنَا يُؤُولُ إِلَيْهِ أَمْرُهُ
 مِنَ النَّجَاتِ اور کوئی روایت ان چار روایتوں سے صحیح جواب آتا تو ضرور ہر شخص
 سمجھ سکتا ہو اور کسی کو اس میں اب شک و شبہ باقی نہ رہا کہ حرم بیدار ہو گیا اور اپنے دل سے راہ
 نجات اختیار کی فَلَا يَبْعُدُ مَلَحٌ مَا رَوَاهُ أَبُو حَنِيفَةَ مَا حَا صِلَهُ فَلَمَّا جَنَّ اللَّيْلُ
 وَأَظْلَمَ اللَّيْلُ مَا رَوَاهُ وَقَدْ مَضَى مِنَ اللَّيْلِ بَضْعُ جَاءَ الْحَرْقُ وَحَدَّاهُ عِنْدَ الْحُسَيْنِ
 عَلَيْهِ السَّلَامُ وَشَاءَ وَرَمَعَهُ بِأَحْسَنِ الْأُمُورِ اب کچھ دور نہیں ہو کہ وہ روایت ابو حنیفہ کی
 صحیح ہو جس کا خلاصہ یہ ہو کہ جب رات ہوئی آدمی رات گزرنے کے بعد مرتنا حضرت کی خدمت
 میں آیا خیر خواہی کے ساتھ مشورہ کیا وَبَعْدَ ذَلِكَ آمَرَ تَبَعُهُمْ بِحَالِهِ إِلَّا وَاهُ عَدَارِجُ
 اور بعد اس کے ہر حضرت سے کسی بات میں تعرض نہیں کیا اور اگر کیا تو کوئی عذر
 صحیح ہی اس میں تھا قَالَ الرَّوْحِيُّ فَتَيَّا سَرَّ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ طَرِيقِ الْعَذَابِ
 وَالْقَادِ سِيَّةٍ وَسَارَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَسَارَ الْحَرْقُ أَصْحَابُ بَحَارِ رُوَيْتِ
 کہ جناب امام حسین علیہ السلام نے اسی جگہ سے عذیب اور قادیسیہ کی طرف جو راہ جاتی ہو
 اوسکے بائیں طرف کی راہ لی اور آپ اپنے اصحاب کے ساتھ چلے اور چہلے ہمراہیوں
 کے ساتھ چلا وَهُوَ يُسَآيِرُهُ يَقُولُ يَا حُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنِّي أَذْكُرُكَ اللَّهُ فِي نَفْسِكَ
 فَإِنِّي أُشْهِدُ لَيْثًا قَاتَلَتْ تَقْتُلَنَّ حَرْبِي بَمَرَاهُ جَلَا أَمَّا تَسَاءُ وَرَبَّارِكْتَا تَحَا
 یا حضرت میں آپ کو خدا کی قسم یاد دلا کر گواہی دیتا ہوں کہ اگر آپ لڑینگے تو شہید ہو جائیگا
 قُلْتُ وَلَمَّا ذَكَرَ الْحَرْقَ قَتَلَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا قَاتِلُ مَعَ بَنِي أُمَيَّةَ وَكَانَ ذَلِكَ
 لَنَا نَشَاءُ عَنِ الرَّحْمَةِ وَالشَّفَقَةِ عَلَيْهِ بِنِ كُتَابُ بِنِ كُتَابُ بِنِ كُتَابُ بِنِ كُتَابُ
 ذکر کیا اس طرح کہ اگر بنی امیہ سے لڑینگے تو شہید ہو جائیگا اور بار بار اس ضمنوں کا ذکر کرنا
 سے بڑھ شفق و رحم دلی کے ہمارا امام حسین علیہ السلام پر تھا فَكَأَنَّهُ يَقُولُ إِنَّكَ تُقْتَلُ

نسخہ
 نسخہ

نسخہ

میرے نزدیک اوسکے دو مطلب ہیں ایک تو بنظر ظاہر کے ہو اور ایک بنظر علم باطن
 کے ہے جس سے پانچویں بشارت شہادتِ حُر کی ثابت ہوتی ہے اَمَّا الظَّاهِرُ
 فَانْتَرَيْدُ كَفْسَهُ وَيَقُولُ اِنِّي نَوَيْتُ لَصْرَةً دِيْنِ حَبْدَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
 وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَلَيْسَ عَنِّي عَاصِرًا بِالْمَوْتِ ظَاهِرِي مَعْنَى يَهْنُ كَهَآپِ اِيْنِے او پر اس
 حكايت كو مطابق كر كے فرماتے هِن كِه سِيرِي نِيْت دِيْنِ اِسْلَام كِه نَصْرَت كِي
 هِي هِيْس كِيچ ننگ و مار مر جانے مِيْن مَبْكُونِهِيْن هِي فَقَدْ وَاسَيْتُ اَفْضَلَ
 الصَّالِحِيْنَ وَاصْدَقَ الصَّادِقِيْنَ حَبْدَى سَأَسْأَلُ اللهَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
 اَسْلِيْعَه مِيْن نِيْ سِيْرُوِي كِي هِي اَحْسَن سَلُوْك كا اراده كِيَا هِي اَوْس شَخْص سِي
 جُو كَام سَلْمِي سِي اَفْضَل هِي اَوْر نِهَانِيْت رَاسْت گَنْقَار هِي اِيْنِيْ نَا رَسُوْل الله
 صَلِي اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كِي وَكَاسَرْتُ الْمَكْتُوبَةَ وَوَدَّعْتُ الْمُحَرَّمَ اَوْر هَلَاكِي
 دُنْيَا اَوْر اُخْرَت سِي جِدَا هُو كِيَا هُون اَوْر اَمْر حَرَام كو چھوڑ دِيَا هِي وَبِيْ بَيْعَةٍ
 يَزِيْدُ حَلِيْفَ الْخِيَرِ الْمُعْلِنِ بِالْفُسْقِ الْمَغْيِرِ لِسُنَّةِ حَبْدَى اَوْر وَه اَمْر حَرَام
 يِه هِي كِه مِيْن نِيْ بَيْعَت يَزِيْد كو تَرْك كر دِيَا جُو هِي وَت شراب خوار رِهْتَا هِي اَوْر
 كَمَلَا هُو اَفْسَق ظَاهِر كِرْتَا هِي سِيرِي حَبْد كِي سُنْت مِيْن تَغْيِر دِيْنَا چَا هِي فَتَبَعْدَا تَرْكُوْ
 طَاعَتِهِيْن اَعِشْتُ اِنَّ سَأَحِلُّتُ اِلَى الْاَطْرَافِ الْبَعِيْدَةِ اَوْ غَلَبْتُ عَلَيْهِمْ
 فِي الْقِتَالِ لَمَّا اَنْدَمْ هِيْس بَعْد تَرْك كِرْنِيْ اَطَاعَت يَزِيْد كِي اَكْر مِيْن زَنْدِه رِهَا اِس
 طَرَحِ پِر كِه دَوْر دَر اَز مَلَكُوْن مِيْن چِلَا جَاؤُن خَوَا هِي لُثْرَائِي مِيْن اَوْن سِي غَالِب هُو جَاؤُن
 كِسِيْ حَال مِيْن مَبْكُونْدَا مِت نِهُو كِي اِنْ مِتُّ وَلَمْ يُنْسَبْ رِيْ اِلَيْهِ اَلْجَاةُ مِنْ اَيْدِيْهِمْ
 فَلَا اَلَامُ اَوْر اَرْمَر كِيَا مِيْن اَوْر اَوْن كِي هَاتَمِه سِي نَجَات مَكْن نِهُو كِي هِيْس رَا هِ اَمِيْن جَوَا
 كِرْنِيْ سِي مِرْنِيْ پِر طَاعَت هِي مَجْهِيْ كُو كِي نَكْر سِي كَا نَعَمْ اَلْدَلُّ اِنَّمَا هُوَا اَنْ اَعِيْسَ مُنْقَادًا
 لَهُمْ وَاسْرَعُمْ كُلَّ عُدُوٍّ وَمَسَاءٍ كَمَا وَقَعُ مَضَى يَوْمَ خَرْجِي مِنْ الْمَدِيْنَةِ
 بَانَ زَلَّتْ اَوْر خَوَارِي يِه هِي كِه مِيْن اِن لُو كُوْن كا فَرَا نِيْدَار هُو كِر زَنْدِه رِهُون اَوْر صَبْح
 شَامِ زَلَّتْ اَوْر خَوَارِي كا سَا مَنَار هِي حَسْبَطِ اَز رُوْز سَفَرِ مَدِيْنَةِ اَتَمَك شَبَانِه رُوْز اِيْسِيْ هِي

اُخْرِجُونِي

باتون کا سامنا رہتا ہے فَاِنِّي اَوَّلُ مَا لَدْتُ اِلَى حَرَمِ حَبَدِي فَاُخْرِجُونِي اسلئے کہ پہلے میں نے اپنے نانا کے روضہ مبارک میں پناہ لی وہاں بھی نہ رہنے پایا تم لڈت اِلَى حَرَمِ بَيْتِ اللّٰهِ الَّتِي جَعَلَهُ اللّٰهُ مَلَا ذَا الْجَلِّ ذِي الْجَمَالِ حَتَّى الْوُحُوشِ وَالطُّيُورِ فَلَمْ اَمْنْ فِيْهِ بِرُوْدٍ وَارُوْدِيْنَ فِيْ خَانَةِ خُذَا اور کعبہ میں پناہ لے جسکو خدا نے جائے پناہ ہر ذیروح کی گردانا ہی یہاں تک کہ وحشی جانور اور پرند و کوسہی اوس میں پناہ ملتی ہے مجھے وہاں بھی نہ ملی وَقَدْ صَبَقُوا عَلَيَّ حَتَّى اَنْتَرَانُ لَمْ اُخْرِجْ مِنْهَا اِلَّا هَذَاتِ اَوْ قَتَلْتُ هُنَاكَ وَلَفَّاعَتُ حَرَمَتُ الْحَرَمِ يَهَانُ تَاكُ اَلْاَرَمِيْنَ كَعْبَةٍ سَيَّئُ نَحْلُ نَدَا اَنْ تَاكُرْ فَاَرْهَوْجَا تَا يَاعِيْنَ حَرَمِ كَعْبَةٍ مِّنْ قَتْلٍ كِيَا جَا تَا اور حرمت خانہ کعبہ کی ضایع ہو جاتی تُمْ لَمْ تَاكُرْ حَرَجْتُ مِنْهَا حَتَّى اَتَيْتُ اِلَى مَقَامِيْ هَذَا فَاَنْتَ لَانَ كَعْبَتِيْ عَنِ الْاَنْصُرِ اَفِ جَبِ كَعْبَتِيْ سَيَّئُ نَحْلُ اَيَا اور اب یہاں تک پہنچا یہاں سے ہلٹ جانے کو اب تو منع کرتا ہو وَتَرِيْدُ اَنْ تَقْلُدَ مَنِيْ اِلَى الْكُوفَةِ فَاَيُّ خِزْيٍ اَسْرِيْدُ مِنْ هَذَا اور تو پناہ مانتا ہو کہ مجھے لیکر کوفہ کو روانہ ہو اب اس سے زیادہ کوشی ذلت باقی رہے وَاَيُّ مَرَاغِمٍ اَلَا نَفِ اَشَقُّ مِمَّا قُلْتُ لَكَ اور کوشی امرو ریزی اس سے زیادہ تر ناگوار خاطر ہو سکتی ہی جس کو میں نے شخص سے بیان کیا هَذَا اَهُوَ الْمَعْنَى الْاَوَّلُ وَالْعَرَادُ الظَّاهِرُ فِيْ يَدِ تَوَهِيْ سَيَّئُ نَحْلُ مَنِيْ ہین قول حضرت کے جو بنا بر ظاہر حال کے مراد ہو سکتے ہین وَاَمَّا تَاوِيْلُ الْقَوْلِ بِحَسَبِ الْبَاطِنِ فَاِنَّ قَضِيَّةَ اَوْسٍ تُشَبِّهُ قَضِيَّةَ مَاجِرِ بْنِ اَدِيسَ يَوْمَ عَاكُوشَ مَرَا وَ قَضِيَّةَ سَعْدِ الْحَرَمِ لِيَكُنْ تَاوِيْلُ قَوْلِ حَضْرَتِ كِيْ بَطْنِ عِلْمِ بَاطِنِيْ كِيْ ہے کہ قصہ برادر اوس کا مشابہ ہے حکایت ہما جبر بن اوس اور حر کے چما کے جو بروز عاشورا بروز آنے حر کے خدمت امام حسین علیہ السلام میں واقع ہوا فَانْذَرْتُمْ الْحَرَمَ مِنَ الْحَوْفِ بِالْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَمَا مَنَعَ اَخَا اَوْسٍ ابْنُ عَمِيْهِ اسلئے کہ حر کے چچا نے حر کو منع کیا تھا کہ حضرت سے نہ ملے اور آپ کی نصرت نکرین جس طرح برادر اوس کو اُس کے چچا زاد بہائی نے نصرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منع کیا تھا اور مہاجر بن اوس بھی بروز عاشورا حر سے باتیں ہوئیں وَتَسِيَا فِيْ تَقْصِيْلٍ لَمْ يَكُنْ فِيْ بَيَانِ

شہادۃ النحر انشاء اللہ تعالیٰ اور اس حکایت کا بیان ہم اُس باب میں کر چکے
 جس میں شہادتِ حر کی بیان ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ تھما تھما علیہ السلام یقول للحجر
 اِذَا سَرَدْتُ نُصْرَتِي وَخَرَجْتَ اِلَيَّ وَمَنْعَكَ عَمَّكَ وَتَكَلَّمْتَ بِكَلَامٍ لِّمَهَا جَرِيحٍ
 اَوْسٍ فَاَسْتَدْفِيْ فِيْ جَوَابِهِ فَاَسْتَدْتُ لَانِ مَا دَحَضْتُ كِيْ يَهْرَآبٍ حَرَسَ فَرَاتِ
 ہین کہ جب تو بروز عاشور امیری نصرت کا ارادہ کر کے چلے اور میری خدمت میں آنے لگے
 اوسوقت چچا تیرا تنجو منع کر لگا اور مہاجر ابن اوس سے بھی تجھے کچھ باتیں ہوں تو نہیں
 اشعار کو تو پڑھنا و ہذا من الحسنین علیہ السلام اخباراً بالمعنیات لے گئے
 بشارۃ خامسۃ النحر اور یہ کلام حضرت امام حسین علیہ السلام کا غیب کی
 خبر وہی پر شامل ہو پس یہ پانچویں بشارت ہے جو حر کو اوسکی شہادت پر دی گئی
 وَاَيْضاً فَاِنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَمَا ذَكَرَ الْمَوْتُ لِلْحَجَرِ مَوْتَيْنِ وَلَكُمُ يَصْرُحُ بِاَنَّ
 کيف يموت اور یہ بھی سمجھنا چاہیے کہ چونکہ حضرت امام حسین علیہ السلام نے حر کی
 موت کی خبر وہی دو مرتبہ کی تھی اور اسکی تصریح نہیں فرمائی تھی کہ وہ کیسی موت سے
 مرے گا صراحۃ جیئید بان الموت الذی دعوت لك هي الشهادۃ و ليس
 بها عار على الفقی پس اوسوقت آپ نے تصریح فرمائی کہ جس موت کا میں نے
 تیرے واسطے ذکر کیا ہو یہ وہی شہادت ہے راہِ خدا میں اس موت میں
 جوان مرد کو کچھ تنگ و عار نہیں فَاَنْوَالْحَقُّ رَجَا هِدًى فِيْ اللّٰهِ وَ
 قَاسِ الرِّجَالِ الصَّالِحِيْنَ وَفَارَقِ الْمَثْبُومَ وَدَعِ الْعَبْدَ بِسُنَّتِ
 اپنے حق پر درست کر اور راہِ خدا میں جہاد کر نیک آدمیوں سے بحسن سلوک
 پیش پا کب آخرت سے جدا ہو اور مجرم خدا کا ساتھ چھوڑ دلا فَعَيْشٌ نَادٍ
 ذَلِيلًا مَّرْعُومٌ لَا نَفِیْ اِذَا كَرَا يَسَا كَرُّهُ كَا تَوْجِبُ يَمُوتُ زَنْدَہٗ رِیْكَ اَشِيَانِ
 اور ذلیل اور خوار رہے گا ہذا مَا اَدَّتْ اِلَيْهِ نَظَرِيْ وَ اَمْرُ جُو
 مِنْ اللّٰهِ اَنْ يَّجْعَلَ كُنْفِيْ فِيْهِ مِنَ الصَّادِقِيْنَ یہ وہ معنی ہیں
 جو میرے سمجھ میں آئے اور خدا سکھوان معنوں کے سمجھنے میں سچا کرے

شہادتِ حر
 شہادتِ حر

باب سبب پنجم روانگی جناب امام حسین علیہ السلام کی بطرف کربلا ہمراہ حر کے اور بیان چند باتوں کا جو راہ میں واقع ہوئیں اور رجب خزانی حضرت طریح کی

قَدْ مَضَى مِنَ الْقَوْلِ فِي بَيَانِ الْمَكَامَاتِ الَّتِي جَرَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْحَوْرِ
اوپر کے باب میں اوس رو و بدل اور گفتگو کا بیان ہم کر چکے جو درمیان حرا اور حضرت
امام حسین علیہ السلام کی ہوئی اور یہ بھی بیان ہو چکا کہ جو نے ایسی راہ پر حضرت کا جانا
مستطور کیا جو نہ کوثر کو جاتے ہو نہ مدینہ کو قال الذی فی شَمِّ النَّفْسِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
إِلَى أَصْحَابِهِ وَقَالَ هَلْ فِيكُمْ مَنْ يَعْرِفُ الطَّرِيقَ عَلَى غَيْرِ الْجَادَةِ بَعْدَ اسْگفتگو کے
حضرت امام حسین علیہ السلام نے اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ تم میں سے کوئی
شخص ایسی راہ کو پہچانتا ہے جو شاہراہ سے الگ ہو فقال الطَّيِّبُ قَامَ نَعَمَ يَا بَنَی رَسُولِ اللَّهِ
أَنَا أَخْبِرُكَ الطَّرِيقَ طریح نے عرض کی کہ ہاں امی فرزند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
میں اوس راہ کا نشان دے سکتا ہوں فقال الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَمِعْتَنِي أَيْدِيْنَا
فَسَادَ الطَّرِيقُ قَامَ وَاتَّبَعَهُ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حضرت نے فرمایا کہ اچھا تم آگے چلو پس
طریح آگے بڑھے اور حضرت امام حسین علیہ السلام او نہیں کے پیچھے پیچھے روانہ ہوئے
أَقُولُ الطَّرِيقُ قَامَ بَنَی عَدِيٍّ هَذَا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
وَاصْحَابِ عَلِيٍّ ذُو فِئَةٍ وَدِرَاقَةٍ مَن كَتَابَهُ يَهْدِي طریح بن عدی اصحاب میں جناب
رسالتاب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور جناب امیر علیہ السلام کے داخل ہیں صاحب
علم اور عقل کامل تھے وَلَهُ مَعَ أَهْلِهِ وَأَعْدَائِهِ رَسُولُهُ مُنَاطَرَاتٌ مُّوَوَّيَّةٌ
فِي كُتُبِ السِّيَرِ وَالرِّجَالِ اس بزرگ صحابی دشمنان خدا اور دشمنان رسول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے بڑے بڑے مباحثہ کیے ہیں جن کا ذکر کتابوں میں تاریخ اور رجال کے
منہرج ہو وَاذْكُرْهُ فِي أَنْصَارِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قُلْنَا فَيْفَ عَلَيْهِمُ الْآهِنَاتُ

اور حضرت کا
جنازہ کربلا
اور رجب کا
کربلا

حالات طریح

وَأَيْضًا بَعْدَ شَهَادَةِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَدْ رَوَى عَنْهُ السَّيِّدُ رَحِمَهُ اللَّهُ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حَيَّا مَعَ الْأَنْبِيَاءِ فِي الطُّفِّ مَكَرًا ذَكَرًا وَرَاكًا
 شَمَارًا انصَارَ اِمَامُ حُسَيْنٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ سَوَاعِ اسِّ مَقَامِ كِے اور کہیں مین نے نہیں
 پایا اور ایک روایت کو سید ابن طاووس رحمہ اللہ نے گیارہویں شبِ محرم کی طرح سے
 نقل کیا ہو کہ طرح نے بحالتِ بیداری دیکھا کہ جناب رسالتِ آبِ علی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 زندہ ہمارا اور انبیاء کے میدانِ کربلا میں تشریف لائے وَمَعَ ذَلِكَ كَمْ يُذَكَّرُ اسْمُهُ
 مَعَ آسَامِي الشَّهِدَاءِ فِي الطُّفِّ لَا فِي مِرَاوَاتِهِ وَلَا فِي مِرَايَا سَرَّةٍ هُوَ وَتِيَّةٍ عَنِ
 الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ مَرَّ مَجْهُوْنًا بِتَعْجَبٍ هُوَ كَ اسِّ بَزْرُگِ کا نام ہمارا شہداء کربلا کے
 ناموں کے کسی زیارت میں خواہ کسی روایت میں اس وقت تک میری نظر سے نہیں
 گذرا نَعَمْ ذَكَرَ فِيهَا ابْنَهُ وَفَصَّلَ ذَلِكَ فِي بَابِ مَا نَزَلَ الطُّرُقَ فَاحْرَمَانِ الْكَلْبِ مِثْلِي كَاذِبُ
 زیارت میں وارو ہوا ہے اور یہ سب باتیں ہم خاص طرح کے باب میں انشاء اللہ
 تعالیٰ تفصیل بیان کرینگے وَبِالْجُمْلَةِ هُوَ شَيْخٌ كَبِيرٌ لَا يَبْعُدُ أَنْ يَكُونَ عُمُرُهُ
 يَوْمَئِذٍ تَحْوِ تِسْعِينَ أَوْ ثَمَانِينَ وَيَكُونُ ظَهْرُهُ قَدْ نَقَّوَسَ وَتَحْتِي مَرْتَعَشُ الْبَسَدِ
 اور خلاصہ کلام یہ ہو کہ طرح پیرِ ضعیف تھے اور کچھ دور نہیں ہو کہ اس روز اوکلی عمر
 قریب نوے خواہ انسی برس کے ہو پشتِ خمیدہ ہو کر شل کمان کے جھک گئی ہوگی رعشہ
 سے تمام بدن کانپ رہا ہو گا لَا يُطِيقُ أَنْ يُسَافِرَ سِرًّا جِلًّا فَضْلًا أَنْ يُسَوِّقَ وَاجِلَّةً
 الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَيَمْنَعُهُ ان مین تو ایسی راہ و شوار گذار مین پیادہ چلنے کی بھی طاقت
 نہوگی چہ جاکہ حضرت اِمَامُ حُسَيْنٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ کے ناقہ کی ہمارے پیر کا کر پیادہ چلین نَعَمْ
 انْكَانَ مَأْمُورًا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ فَلَا يَبْعُدُ فِي ذَلِكَ أَصْلًا اِنْ اِغْرَضَ اے تعالیٰ نے براہ
 استمان یہ خدمتِ انہیں کو سپرد کی ہو کہ جناب اِمَامِ حُسَيْنٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ کو ان کے
 قتل گاہ کی راہ پر بھی لیجائیں یہ تو اسمین کچھ مضائقہ نہیں ہے کہ خدا نے اوکو زور
 اور طاقت بھی عطا کر دی ہو وَبَيِّنَاتٍ كَقَوْلِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ الطَّرِيقُ مَعْرَفًا
 بِالْأَمْرِ الْعَمَلُ وَكَذَلِكَ جَوَابُ مَا سَأَلَ عَنْهُ اِنْ اِغْرَضَ اے تعالیٰ نے براہ استمان یہ خدمتِ انہیں کو سپرد کی ہو کہ جناب اِمَامِ حُسَيْنٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ کو ان کے

علیہ السلام نے طریق کی نظر پر لام عہد کا داخل فرمایا یعنی اصحاب سے یہ پوچھا
 کہ تم میں سے کوئی شخص اس راہ معین کو جانتا ہے جس پر ہکو جانا ہے اور طراح
 نے بھی اپنے جواب میں یہی عرض کیا کہ ہاں اے صاحبِ اوی میں اس راہ کو
 خوب پہچانتا ہوں حَيْثُ لَمْ يَقُلِ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ هَلْ فِيكُمْ مَنْ يَعْرِفُ طَرِيقًا إِلَى غَيْرِ الْحِجَابِ
 اس واسطے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام نے عام طور سے رستہ نہیں پوچھا بلکہ
 قَالَ الطَّرِيقُ يَعْنِي الطَّرِيقَ الْمُعْتَمَدَ الَّذِي يَنْتَهِي لَا مُحَاكَاةَ إِلَى الْأَرْضِ الْمَوْعُودَةِ
 الَّتِي جَعَلَهَا اللَّهُ مَوْضِعَ سِرِّهِ وَهِيَ أَرْضُ كَوْكَبٍ بَلَكَمَ حضرت امام حسین
 علیہ السلام نے اس خاص اور معین راہ کو پوچھا جو راہ ضرور اسی زمین مقدس
 تک پہنچتی ہے جہاں آپ کا راز شہادت کھلی نیک اور یہ زمین کر بلا کی ہے وَقَالَ الطَّرِيقُ
 نَعَمْ يَا بَنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَخْبِرُ الطَّرِيقَ يَعْنِي الطَّرِيقَ الَّذِي تُرِيدُ سُؤدَكَ
 طراح نے عرض کی کہ ہاں اے فرزند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپ کو یہی
 راہ کو بتلاتا ہوں یعنی جس پر چلنے کا آپ کا قصد ہو تو میرا یہ آئیہ اخذ الطَّرِيقُ کا ہر کام
 نَاقِيَةً وَسَارَةً شَيْئًا وَجَعَلَ الطَّرِيقُ مَآخِزَ تَرْجُزٍ اور ایک روایت میں ہے کہ طراح نے ہمار
 حضرت کے ناقہ کی کمر ل اور خود پیادہ چلے اور جوش میں آکر رجز پڑھنے لگے اَقُولُ اِنَّكَ
 الطَّرِيقُ مَآخِزَ مَآمُورٍ بِذَلِكَ الْاَمْرِ فَهَوَا فَحَاكَاةً مِنَ الْمُطْلَعِينَ عَلَى اسرارِ امراء
 میں کھتا ہوں کہ اگر طراح اس خدمت پر از جانب خدا مامور تھے پھر تو انکو ضرور آپ
 کے اسرار شہادت پر اطلاع ہوگی وَبِشَيْءٍ كَوْنٍ حِينَئِذٍ فِي غَيْمٍ وَفَرَجٍ وَتَحْصِبُ
 شَدِيدٍ وَكَابَةِ عَظِيمَةٍ اور اس وقت طراح کا عجیب طرح کا حال ہوا ہو گا کہ غنا
 بھی ہونگے اور خوشی بھی انکو ہوگی غصہ بھی ہوگا اور دل انکا ترپ رہا ہو گا اَمَّا
 الْحَزَنُ وَالْكَابَةُ فَمَحَايِرِي مَا يَجْرِي عَلَى الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاهْلِ بَيْتِهِ مِنْ الْمَصَائِبِ
 النَّوَائِبِ اِنَّا اَوَّلُ يَوْمٍ مِنْ اَيَّامِ الْفَجِيئَةِ وَالْاَبْتِدَاعِ اور طلال کا سبب طراح کو یہی ہو کہ دیکھ
 رہے ہیں آج اونکے شاہزادہ امام حسین علیہ السلام پر اور اہلبیت رسالت آب
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کیسی کیسی مصیبتیں گزر رہی ہیں اور آج کا دن کو یا پہلا

دن ہے ایام مصیبت اور استحان الہی کا کہ اب راہ چلنا ہی حضرت کا بند کر دیا گیا
 فَأَمَّا هُوَ وَصِرْهُ فَإِنَّهُ يَوْمَئِذٍ سَأَلُوا الْحُسَيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَلِيَّيْهِ فِيهِ مَعْرَاجُهُ
 غوثی طرح کو اس بات کی تھی کہ آج کے دن وہ حضرت امام حسین علیہ السلام کے ناتہ
 کی مہار پڑ کر ایسے مقام پر لئے جاتے ہیں جہاں پر بعد شہادت ہو جانے کے گویا حضرت
 امام حسین علیہ السلام کو معراج کا مرتبہ حاصل ہو گا فَمَا كَانَ جَبْرِئِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 كَانَ سَأَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِكَلِّهِ الْعَرَاكِ وَأَخِذَ مِنْ مَآكِمْ بَرَاقَةٍ حَتَّى دَنَى قَدَّالِي بِسِجِّطِ جَبْرِئِيلَ
 علیہ السلام کو یہ خدمت تھی کہ شب معراج کو براق کی باگ پکڑ کر جناب رسالت مآب صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم کو اس مقام تک گئے جہاں سے قربا کہی اس قدر ہوا جسکی تشبیہ و
 کمان کے فرق سے وار رہے كَذَلِكَ الطَّرِيقُ سَائِقٌ لِسَبْطِهِ وَقَدْ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 يَسْئَلُهُ إِلَى صَنْعَتِهِ وَمَقْتَلِهِ وَمَنَاخِ رَاكِبِهِ وَمَحْطَرِ حَالِهِ وَمَصْرَعِ أَصْحَابِهِ وَأَهْلِيَّتِهِ
 اسی طرح آج طرح کو یہ خدمت ہو کہ سبط رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو پارہ جگر اس
 جناب کے تھے انکے مقام شہادت اور قتل گاہ پر مہار ناتہ کی پکڑ کر لئے جاتے ہیں اوسے
 زمین پر پہونچ کر آپ کے اونٹوں پر سے بار سفر اتارا جائیگا اور پالان شتر گرائی جائیگا
 اصحاب اور اہلبیت حضرت کے خاک و خون میں لوٹیں گے وَكَمْ بَيْنَ السَّيَاقَتَيْنِ فَرَقٌ
 لیکن حضرت جبرئیل علیہ السلام کی معراج میں مہار براق تمام کر لیجانی میں جناب سونڈا
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور طرح رحمت اللہ کے لیجانی میں مہار ناتہ کی پکڑ کر بطرف کرطا
 کے زمین اور آسمان کا فرق ہو گا فَجَبْرِئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَدْ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَلِيَّ مَكَانِ اللَّهِ
 وَسَأَلَهُ أَعْلَمُ بِهِ اسلئے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام جناب رسالت مآب صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم کو اس مکان تک گئے جسکو خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسکا
 خوب جانتا ہے وَكَانَ رَايَا بُوَ وَذَهَابَ حَوْفَ عَيْنٍ وَكَمْ بَيْنَ لِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 سَوَّعَ وَلَا كَلْفَةً وَأَنَا جَانَا جَانَا بِلَ سُولِ خُذَا صِلَى اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چشم زدن میں واقع
 ہوا اور کسی طرح کا گزند اور کسی قسم کی تکلیف حضرت کو نہیں ہوئی فَجَبْرِئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَدْ سَأَلَ
 الْحُسَيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَلِيَّ مَكَانِ لَمْ يَتَّقِ فِي الدُّنْيَا مَصِيبَةَ الْأَوْقَدْ أَصَابَتْ الْحُسَيْنَ عَمَّ فِيهِ

اور طراح ایسی جگہ حضرت امام حسین علیہ السلام کو لیکے جہان ہو چکر کوئی مصیبت
باقی نہ رہی جو وہاں حضرت کو نہ پہونچی ہو آگنا غضبہ و قیضہ فہو علی اعداء المؤمنین الذین
کانوا قد احاطوا بہ کہ غصہ اور عنایت طراح کا پس اونہیں دشمنوں پر تھا جو حضرت
امام حسین علیہ السلام کو گھیرے ہوئے تھے اور جنہوں نے ان دشمنوں کو سہا تھا و کلمت
قلت لکم من انشاء کلک لہ فی ہذہ اور یہ میں نے جو بیان کیا ہے کہ طراح کو بیچ اور
خوشی اور عنایت و غضب میں بائیں اوس وقت تھیں یہ کوئی امر خیالی نہیں ہے
بلکہ جو اشعار رجز میں اونہوں نے پڑھے ہیں اونہیں اشعار سے یہ سب باتیں پتہ چلتی ہیں
ہیں وہ اشعار یہ ہیں **ہیأنا کنی لا تدعونی بزجری ذرا مضی بنا قبل طلوع الفجر**
لے میرے پسندیدہ اونٹنی میری گھر کی جھڑکی سے راہ میں کچھ خون نکرنا اور صبح ہونے سے
پہلے ہمو اپنی منزل پر پہونچا دینا و هذا البیت يدل علی ان الطريق الذی یسیر الیک
یعبر فیہ المور و لک وہ ذات احجار و انکلال یصعب النزول عنہا و المروج علیہا
اس بیت سے صاف ظاہر ہے کہ جس راہ سے ان بزرگ کو چلنا منظور ہے اور جس راہ کے
چلنے کا آج انکو حکم ہوا ہے نہایت دشوار گزار ہے اور ایسا نشیب و فراز پھرون اور
ٹیلوں کا اوس راہ میں ہے جن سے اوترنا اور چڑھنا بہت دشوار ہوگا اور اس قدر دل
تنگی ہوگی کہ اونٹنی کو بار بار جھڑکنا پڑیگا اور چونکہ یہ ناظم میرے گمان میں ناظم غضبہ جو مسیح
جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوار ہوتے تھے اوسکا ادب طراح کرتے
اسیواسطے اوسکی دلجوئی کر رہے ہیں مع کون المسیر لیک و ہی لیل مضطرب لا یرامی
فیما ابکم الطرق و جادتها کف و هو طریق علی غیر الحسادۃ و ایک راہ
ناہموار تھی دوسرے شب تاریں چلنا جس میں شاہراہ بھی اچھی طرح سے دیکھائی نہہیں
دیتی یہ جا کہ ان کو ایسی راہ چلنی نصیب ہوئی جو شاہراہ سے بھی الگ ہی اوروں کو
بھی چلنا اوس راہ میں دشوار ہے اور تین سبب و تشنگی کے وجہ ہوئے راہ دشوار گزار
اور ناہموار اور دوسرے اس میں آمد و رفت بھی کتر تیرے شب تار و ایضاً يدل قوله
قبل طلوع الفجر علی ان لک الموضع لایک منکان یقع والفجر غیر طالع

یہ بھی کلام سے حضرت طراح کے معلوم ہوتا ہے جو اونٹنی سے کھ رہے ہیں کہ طلوع صبح سے پہلے مجھے پہنچا دینا کہ حکم یہی تھا کہ رات ہی رات میں یہ منزل طلی کر کے اوس مقام پہنچ جائیں اور صبح نہوئے پاس میں جلدی چلنا یہ چوتھا سبب تشنگی کا ہوا وَالسَّيْرِ فِي ذَلِكَ وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ تَكُونُ الْبَيْكَةُ مُضَيَّعَةً وَيُسْرَى الْأَمْرُ وَمَا عَلَيْهَا فَلَا يَكُونُ الْمَسِيرُ بِذَلِكَ الْعَسْرِ الَّذِي امْتَحَنَ اللَّهُ بِهِ الْعَسْكَارَ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ شَبَاشِبِ كِي رَوَ رُومِي مِینِ یہ راز الہی معلوم ہوتا ہے کہ بعد صبح ہو جانے کے میدان روشن ہو جائیگا اور زمین کی سب چیزیں مثل باریک اہ وغیرہ کے اچھی طرح دیکھائی پڑینگے پس راہ چلنے میں ویسی دشواری اور اُس قدر تکلیف نہوگی جس ابتدا سے آج حضرت امام حسین علیہ السلام کا امتحان خدا کو منظور ہے اب تو ثابت ہو گیا کہ جو بعض شعراء نے نظم کیا ہے وہ بھی صحیح ہو کہ بسو لوگ کانٹوں سے بدن اصحاب کے زخمی ہو گئے تھے هَذَا مَا يَطْرُقُ مِنْ ظَاهِرِ الْحَالِ وَلَا يَكُنْ فِي ذَلِكَ اسْرَارٌ اخْذِيْهِ وہ راز تھا جس پر ظاہر والے حال کرتا ہے اور کچھ دور نہیں ہے شَبَاشِبِ چلنے میں اور بھی سر رہوں ثُمَّ قَالَ ۵ بَخَيْرِ فَيَا بَنِي وَخَيْرِ سَفَرِي ۶ اِلَيْ رَسُوْلِ اللَّهِ اِلِ الْفَتْحِ پھر کہا طراح رحمہ اللہ نے کہ ناقہ دل پسند تو جانتی ہو کہ تجھ پر کون شخص سوار ہو اور اس سفر کے مسافر کون لوگ ہیں وہ جوان ہیں جسے بہتر دنیا میں کوئی جو انہیں نہیں ہوا اور جسے بہتر کسی مسافر نے دنیا میں آج سفر نہیں کیا ہوا آل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آج سفر ہے جو صاحب فخر اپنے زمانہ میں مِینِ السَّادَةِ الْبَيْعَةِ اَوْ جَوْدَةِ الْوَهْرِ الطَّاعِنِينَ بِالْوَجْهِ الشَّهِيدِ الْفَضْلِ الْبَيْتِ بِالْشُّوْفِ الْبَيْتِ تَحْتَ تَحْلِي بَكْرِ كَيْمِ الْفَتْحِ بَسْبَاسِ بِنِي خُوشَالِ کی کیفیت بیان کر لی اور اہلبیت رسالت کی عظمت اور شان کا ذکر شروع کیا اب انہیں بزرگوار و بزرگی ثنا اور ثناء میں اور ترقی کر کے کہا کہ یہ آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سادات ہیں کہ جن کے چہرے روشن و شگفتہ ہیں اور گندم گون نیزے لچکے را اور تیغ ہائے آبدار سے ایسا جامہ انہوں نے کیا کہ دین اسلام چمک و ٹھایا یہ مطلب جو کہ حسین ابن علی کی مفاخرت اور کرامت دنیا میں ظاہر ہے اس لئے کہ وہ چہارہ الْمَلِكِ الْحَبِيبِ رَحِيبِ الصَّدْرِ اَصَابَهُ اللَّهُ بِخَيْرِ اَمْرِ

انکے جد بزرگوار کا سینہ کشادہ ہے یہاں تک بیان اون فضائل کا تھا جو از رسول کے
اور نیز حسب ذریعہ سے حضرت کو حاصل تھا اب دعا و شریعت کی اور کھا کہ بہترین امارت
یعنی امامت پر خدا انکو پہنچا دے یعنی امت کو انکی اطاعت کی توفیق دے اب
بہترین آغاز اور انجام دونوں کا ذکر ہو چکا ہے کہ قَالَ سَتَمُرُّهُ اللَّهُ بِقَاءِ الدَّهْرِ
يَا مَالِكُ النَّفْعَ مَعًا وَالضَّرَّ خَدَامِيرِي اس شاہزادہ کی عمر تھی دراز کرے جب تک زمانہ
باقی ہے اس خدا سے دعا مانگتا ہوں جسکے قبضہ قدرت میں نفع و ضرر کیساں ہو و لیکن
فِي سِيَأْتِي كَلَامُ هَذَا الْمُنْطِقِ الْبَلِيغِ كَيْفَ يُرْتَبُ كَلَامُهُ وَيُحْسِنُ نِظَامُهُ دیکھنے کے
قابل ہے روانی کلام اس کو اپنے بلیغ کی کس عمدگی سے اپنے کلام کو مرتب کرتا ہے اور کیا اچھا
سلسلہ اپنے کلام کا درست کیا ہے ثُمَّ لَمَّا كَانَ هَذَا الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِ النَّجْدِ لِحَدِّكَ وَأَبْنِ
وَكَانَ طَاعِنًا فِي سُنَّتِهِ بِرُجُوعِهِ طَرِاحٍ اِکْرَامِ بزرگ صحابی جناب سالتماب علیہ السلام کے
و سلم کے تھے اور جناب امیر علیہ السلام کے اصحاب میں بھی داخل ہیں اور سن میں بھی امام
حسین علیہ السلام سے بڑے تھے فَقَدْ دَعَى الْحُسَيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي هَذَا الْكَلَامِ مَا
يَدْعُونَ بِهِ الْكِبَرَاءُ فِي اَعْمَادِهِمْ لِلاَصْلَ غَرَمَ كَوْنِهِ عَارِفًا بِمَا يُوَوِّلُ إِلَيْهِ
أَقْرَبُ الْحُسَيْنَ بَعْدَ أَيَّامٍ قَلِيلٍ اس بڑائی اور سن کے نظر سے وہ بھی دعا طول عمر کے
جناب امام علیہ السلام کو دے جو مسل و عمر آدمی اپنے سے کم عمر لوگوں کو دیتے ہیں جو یہ
طراح جانتے تھے کہ چند روز کے بعد حضرت کا کیا حال ہو گا بل مع کون سا نفاق الی طریق
يَنْتَهِي إِلَى مَقْتَلِهِ كَيْفَ يَكُونُ امْطِرَابُ قَلْبِهِ بَعْدَ تِلْكَ الدُّعَاءِ أَنْ يُعْمَرَ اللَّهُ
بِقَاءِ الدَّهْرِ مَعَ كَوْنِهِ عَالِمًا بِأَنَّهُ يَسْتَشْهِدُ يَوْمَ عَاثُورًا وَإِضَائِرًا فَفِيكَ
الْأَعْوَانِ قَلِيلٌ الْاِنْصَارَابِ خيال کرنا چاہیے کہ طراح کا دل کس قدر مضطرب ہوا ہو گا
جسوقت طول عمر کی دعا حضرت کو دی ہی باوجودیکہ وہ جانتے تھے کہ آپ بروز عاشورا
شہید ہو جائیں گے اور دیکھ رہے تھے کہ حسین اور مدکار کی نایابی ہے اور انصار کی
کمی ہے وَلِذَلِكَ قَالَ بَعْدَ هَذَا الدُّعَاءِ يَا حُسَيْنُ سَلِّ بِنِي بِالضَّرِّ عَلَى الطُّغَاةِ
مِنْ بَقَايَا الْكُفْرِ اس سید اسطے بعد اس دعا کے بہر طراح نے کہا کہ مدد کر خدا و دعا حسین

کی نصرت اور فتحیابی سے اولاد ناپکاروں پر جو ابھی کفر پر باقی ہیں یا باقیماندہ کفاروں میں
 سے ابھی یہ لوگ ہیں وَهَذَا الدُّعَاءُ كَانَتْ دُعَاءُ لِعَلَّةَ بَقَاءِ الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 أَبَدَ الدَّهْرِ اور یہ دعا گو یاد رہا جو اس سبب کے جو طول عمر کا تابقا زمانہ باعث
 ہو یعنی نصرت سے فتح یابی ہوگی ثُمَّ قَالَ ۞ عَلَى اللَّعِينَتَيْنِ سَلِيلَتِي صَغِيرَةٌ
 كَبِيرَةٌ لَا تَسْتَأْذِنُ لِحَلِيفَتِ الشُّكْرِ ۞ وَابْنِ بْنِ يَاقُوتَ عَمْرِو بْنِ الْعَمْرِ ۞ إِنَّ زَوْنُونَ لَعِينُونَ
 فتحیابی امام حسین علیہ السلام کو عطا کردی جو اولاد سے صخر کی ہین ایک تو یزید ہو
 جو ہمیشہ شراب پیسا کرتا ہو اور خم کے خم خالی کر دیے ہیں اور دوسرا ابن زیاد
 جو ولد الزنا اور بیٹا ولد الزنا کا یا یہ کہ خود زانی ہو اور بیٹا زانی کا ہو وَلَمَّا بَلَغَ
 الشُّكْرُ كَامَرًا لِي ذَلِكَ الْبَلَاغِ ۞ تَعْنِي لَعْنُ يَزِيدَ وَابْنِ يَاقُوتَ فَكَانَ صَدَقَ أَنَّ
 تَكُونُ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ مُخْضَبًا اور جس وقت رجز پڑھتے پڑھتے یہاں تک
 فوت ہو چکی کہ طراح کو جو شش آگیا اور کچھ خیال نہ رہا کہ ہماری جماعت قلیل
 ہو اور لشکر یزید اور ابن زیاد حر کے ساتھ زیادہ ہے بید ہڑک ہو کر دونوں کو
 ملعون کہہ یا ضرور اس وقت غیظ و غضب انہر طاری ہوا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي
 قِيلَ لَهُ مَا قَالَ الْمُفِيدُ رَحِمَهُ اللَّهُ فَلَمَّا سَمِعَ ذَلِكَ الْحَرْثُ تَعْنِي مِنْهُ
 وَكَانَ يَسِيرُ بِأَصْحَابِهِ نَاجِيَةً اور حراج کے دن یزید اور ابن زیاد
 کے لشکر میں داخل تھا جناب شیخ مفید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب حر نے
 یہ کلام طراح کا سنا ساتھ سے الگ ہو گئے اور اپنے ہمراہیوں کو بیکر
 دور دور چلنے لگے قُلْتُ وَلَعَلَّ ذَلِكَ التَّنْبِيْهُ أَيْضًا مِنْ عِلَالَتِهِمْ كَوْنِ
 الْحَرْثِ فِي الْبَاطِنِ كَأَيِّهَا عَمَّا هُوَ عَلَيْهِ وَلَا لَتَصْدَأِي بِجَوَابِ
 الطَّرِيقِ كَاجٍ وَمَنْعَهُ وَوَجَرَهُ عَنِ التَّقْوَى بِتِلْكَ خَلَا قَاوِيلِ
 میں کتا ہوں حر کا الگ ہٹ جانا یہ کلام سخت سنکر یہ بھی ایک علامت
 اس بات کی ہو کہ دل سے حر کو ناگوار تھا اپنا لشکر ابن زیاد میں ہونا اور
 اگر ایسا نہ ہوتا تو ضرور طراح کو جواب دیتا اور منع کرتا کہ ایسی باتیں نہ کہجیے

باب بیست و ششم نافع ابن ہلال مروی کا سچا ہونا اصحاب کے
 امام حسین علیہ السلام کی خدمت میں آنا اور مرگنا ان کو کون
 روکنا اور حضرت کا بنفس نفیس لڑنے پر آمادہ ہونا اور
 جواب اوس شبہہ کا کہ یہ چاروں اصحاب باوجودیکہ کوفہ میں
 موجود تھے شریک امیرین حضرت مسلم رحمہ اللہ کے کیوں ہوئے

قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ وَسَارَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتَّى أَتَى كَوَالِي عَدِيْبَ الْجَانَا
 أَبُو مُخَنَّفٍ كَتَبَ إِلَيْهِ أَنَّ جَنَابَ إِمَامِ حُسَيْنٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَوَانَهُ هُوَ يَمَانُكَ كَمَا جَلَسَ
 مَنَزَلِ عَدِيْبِ الْجَانَا عَلَى بَنِي هَوَاجِ وَأَذَابَ أَسْرَافِهِمْ قَدْ أَقْبَلُوا مِنْ تَاجِيَةِ الْكُوفَةِ
 وَأَذَاهُمْ نَافِعُ بْنُ هَلَالٍ الْمُرَادِيُّ وَكَثَرُ الشَّيْخَةِ أَوْجَى وَسَعِيدُ بْنُ
 أَبِي دَرٍّ الْغَفَارِيُّ وَعَبِيدُ اللَّهِ الْمَدَنِيُّ نَاكَاهُ بِكَامٍ كُوفَةٍ مِنْ سِجَا أَرَامِي
 آتَى هُوَ وَكَهَانِي دِيْلَةَ قَرِيبَ آتَى تَوَعْلُومُ هُوَ أَنَّ نَافِعَ بْنَ هَلَالٍ هِيَ أَوْجَى عِيْلَةُ
 أَوْ سَعِيدُ بْنُ هَلَالٍ بُوَزَرَ كَيْ بَنِي أَوْ عِيْلَةُ الشَّيْخَةِ هِيَ فَاقْبَلُوا إِلَى الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 وَنَافِعُ بْنُ هَلَالٍ فِي حَضْرَتِ كِي طَرَفِ كِي كَمَا نَظَرَ الْوَرِثَةَ كَمَا أَحَدَ بِدَعَامٍ نَافِعُ
 الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَنشَأَ يَقُولُ يَا نَافِعُ الْخَبْرُ جَبَ طَرَحَ رَحِمَهُ اللَّهُ سَئِئَ أَوَكُو
 آتَى هُوَ وَدِيْكَاهُ بِرَاكٍ حَضْرَتِ كِي نَاقَةَ كِي كُطْرَى أَوْ وَهِيَ رَجَزُ كِي أَشَارَ بِرُحْنِهِ لَكِي
 أَوْ بِرُكُزِهِ هِيَ قَالَ أَبُو مُخَنَّفٍ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِمُ الْحُجْرُ أَبُو مُخَنَّفٍ كَتَبَ إِلَيْهِ أَنَّ حَرَاوَنَ كِي
 رُكْنِي بِرَامَادِهِ هُوَ فَقَالَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَلَمْ تَكُنْ قَدْ عَاهَدْتَنِي أَنْ لَا تَتَوَلَّيَ
 الْإَحَادِثَ مِنْ أَصْحَابِي حَتَّى يَأْتِيَكَ كِتَابُ ابْنِ سَبَاكٍ حَضْرَتِ كِي أَوْ سَئِئَ فَرَاكَ تَوَلَّيَ
 حُجْرَ سَئِئَ عَمَدِ كِي هُوَ كِي مِرْكَ كِي صَحَابِي سَئِئَ تَعْرِضُ نَكْرَ لِيْكَامِيْكَ كِي خَطَايَا زِيَادَ كِي
 سَئِئَ نَامُ بِرَامَادِهِ كِي يَرْمَاهُ تَحْكَوِيَا وَنَهِيْنَ هِيَ فَإِنْ كُنْتَ عَلَى عَابِ سَئِئَ

بَيْنَكُمْ وَلَا تَأْتِرْكُمُ فِي مَيْدَانِ الْحَرْبِ فَكَفَّ عَنْهُمْ الْحَرْبُ أَوْ سَمِعُوا بِمِثْلِ
 بِرِ بَاتِي هُوَ تَوْبَتُهُ مِنْ تَحْجُوزِ مَيْدَانِ حَرْبٍ بَيْنَ دَوْنِ لُطْنِ كِي طَرَفٍ مَجْبُورٍ كَرُونِ كَانِ مَعْنَى مِينَ خُورٍ
 تَحْجُوزِ لُطْنِ كَانِ يَسْتَلْزِمُ دَوْنِ جَارُونِ بَرْكَوْنِ رُكْنِ رُكْنِ سَهْ حَرْبِ زَارِ أَقُولُ وَهَذَا مَقَامٌ صَدُوقٌ
 قَدْ خَلَّتِ الْكِتَابُ عَنْ ذِكْرِهَا وَلَا بَدَلُ مِنْهَا مِثْلُهَا هُنَّ كَمَا هُنَّ كَمَا هُنَّ كَمَا هُنَّ كَمَا هُنَّ
 ضَرْبُ مِثْلِهَا مِثْلُهَا مِثْلُهَا مِثْلُهَا مِثْلُهَا مِثْلُهَا مِثْلُهَا مِثْلُهَا مِثْلُهَا مِثْلُهَا مِثْلُهَا
 أَمَّا بَعْدُ مِنْ أَصْحَابِهِ رَحِمَهُمُ اللَّهُ خَيْرًا مِثْلُهَا مِثْلُهَا مِثْلُهَا مِثْلُهَا مِثْلُهَا مِثْلُهَا مِثْلُهَا
 فِي أَهْلِ مُسْلِمِ بْنِ عَقِيلٍ بِطَرَفِهَا هُوَ كَيْهَ جَارِ صَالِي حَضْرَتِ كَيْهَ جَارِ صَالِي حَضْرَتِ كَيْهَ
 أَوْ دَوْنِ بَرْكَوْنِ أَصْحَابِ مِثْلُهَا مِثْلُهَا مِثْلُهَا مِثْلُهَا مِثْلُهَا مِثْلُهَا مِثْلُهَا مِثْلُهَا
 شَرِيكَ حَالِ نَهْرٍ وَكَذَلِكَ حَبِيبُ بْنُ مُظَاهِرٍ وَمُسْلِمُ بْنُ عَوْنِ سَجْدَةٍ وَكَذَلِكَ شَرِيكَ
 ذَلِكُ فِي بَابِ كَأَنَّ حَبِيبُ بْنُ مُظَاهِرٍ سَبِيحُ حَبِيبِ بْنِ مُظَاهِرٍ أَوْ مُسْلِمُ بْنُ عَوْنِ
 كَيْهَ يَحْيَى كَوْفَرِيْنِ تَحِيٍّ أَوْ شَرِيكَ سَبِيحُ سَبِيحُ كَيْهَ نَهْرٍ اسْلُ عَرَضُ كَيْهَ جَوَابِ مِثْلُهَا مِثْلُهَا
 حَبِيبُ بْنُ مُظَاهِرٍ تَبْنِيْلُ كَيْهَ وَتَبْنِيْلُ كَيْهَ أَنْ أَصْحَابُ الْمُسْلِمِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 كُلُّهُمْ كَمَا أَمْرٌ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ بِأَمْرٍ تَحْصِيْلُهَا مِثْلُهَا مِثْلُهَا مِثْلُهَا مِثْلُهَا مِثْلُهَا
 عَلَيْهِ السَّلَامُ كَيْهَ هَرَاكُ فَاصْ فَاصْ فَاصْ فَاصْ فَاصْ فَاصْ فَاصْ فَاصْ فَاصْ فَاصْ فَاصْ فَاصْ
 جَدَا حَضْرَتِ سَبِيحُ هَرَاكُ تَحِيٍّ وَكَانُوا كَأَنَّ طَبْعُونَ عَلَى كَأَنَّ هَرَاكُ وَهَرَاكُ وَهَرَاكُ وَهَرَاكُ
 جَبْ كَيْهَ بَاهِمُ كَيْهَ هَرَاكُ تَحِيٍّ فَاصْ فَاصْ فَاصْ فَاصْ فَاصْ فَاصْ فَاصْ فَاصْ فَاصْ فَاصْ فَاصْ
 مُظَاهِرُ مُسْلِمِ بْنِ عَقِيلٍ وَمِثْلُهَا تَحِيٍّ وَرَشِيدُ الْهَجْرِيِّ كَمَا مِثْلُهَا وَتَحِيٍّ فِي بَابِ
 حَبِيبُ بْنُ مُظَاهِرٍ اسْبَاتُ بِرَدْلِيلِ وَهِيَ رَوَايَتِيْنِ مِثْلُهَا مِثْلُهَا مِثْلُهَا مِثْلُهَا مِثْلُهَا
 سَهْ كَقَتْلُو هُوَ أَوْ جَوَ كَقَتْلُو حَبِيبِ مِثْلُهَا مِثْلُهَا مِثْلُهَا مِثْلُهَا مِثْلُهَا مِثْلُهَا
 أَوْ رِ سَبِيحُ مِثْلُهَا مِثْلُهَا مِثْلُهَا مِثْلُهَا مِثْلُهَا مِثْلُهَا مِثْلُهَا مِثْلُهَا مِثْلُهَا
 الصَّحَابَةُ أَتَاهُمْ لَا يَقْبَلُونَ بِرَدْلِيلِ وَلَا يَتَعَبَّدُونَ بِمَا نَصَّ عَلَيْهِ إِلَّا كَمَا مِثْلُهَا عَلَيْهِ السَّلَامُ
 أَوْ فَصْلُ مِثْلُهَا كَيْهَ تَحِيٍّ كَيْهَ تَحِيٍّ كَيْهَ تَحِيٍّ كَيْهَ تَحِيٍّ كَيْهَ تَحِيٍّ كَيْهَ تَحِيٍّ
 كَيْهَ تَحِيٍّ كَيْهَ تَحِيٍّ كَيْهَ تَحِيٍّ كَيْهَ تَحِيٍّ كَيْهَ تَحِيٍّ كَيْهَ تَحِيٍّ كَيْهَ تَحِيٍّ

حضرت کے اور
 کے اور
 کے اور
 کے اور

فَمَنْ لَمْ يَنْصُرْ مُسْلِمًا مِنْ عَقِيلٍ وَلَمْ يَنْصُرْ لِقِيٍّ فِي أَمْرٍ فَعِنْدِي هُوَ أَلَمَّا يَنْعَلُهُ اِغْنَى كَوْنُهُ
 كَمَا مَوَّرَ ابْنُ حُصَيْنٍ الطُّفَّ وَنَفَمَ فِي الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِسَبِّهِ مَنْ شَخْصٌ لَمْ يَكُنْ فِيهِ مَوْجِدٌ
 هُوَ كَرِهُتِ سَلَمٌ رَحِمَهُ اللَّهُ كِي نَصْرَتِ نَبِيِّنَ كِي اَوْرَاوَنَكُمُ امُورِ مِيَن شَرِيكَ نَبِوَا مِيَن كَتَا هُوَن كِي اَوَكُو
 عَذْرِي هِي تَحَا كِي وَه كَر بِلَا مِيَن حَاضِرِ هُوَن كِي كُو كَم كِيَا كِيَا تَحَا اَوْر حَضْرَتِ اِمَامِ حُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ كِي
 اَنْصَارِ مِيَن شَرِيكَ هُوَن كِي كُو وَه كَم كُو تَحَا وَرَن وَه شَمَارَا اَوْر عَدُو اَنْصَارِ صَبِي اِمَامِ يَرْجُو اَو كَر اَسْطُو
 تَحَا كَر بِلَا مِيَن يُوْرَا نَبِوَا ثَلَاثِي اَنْشَادُ الْاَبْيَاتِ عَنِ الطَّرِيحِ ثَلَاثِيًا لَعَلَّهَا ظَهَرَ كُو مَفَا خَرْتِه
 بَاثَه قَدْ اَتَى بِمَا كَانَ كَمَا مَوَّرَا بِهِ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ كَمَا اَنْ اَلَا عَمَّابُ لَا رَجْعَه قَدْ
 اَمْتَشَلُو اِبْنُ حُصَيْنٍ هَمَّ عِنْدَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي ذَلِكَ الْمَقَامِ دُو كُر طَرِيحِ كَا
 دُو بَارَه رَجَزِ پَرُضَا نَبْزِ اَوْر مَبَاهَاتِ كِي تَحَا كِي اَن چَارُون بَزْ كُو اَرُون كُو جُو اَسْوَقْتِ اَط
 مِيَن مَعْلُومِ هُو جَا كِي جُو خَدْمَتِ طَرِيحِ سِي مَعْلُوقِ تَحِي اُسْكُو بِيَا لِي حَبْطِ كِي وَه چَارُون اَصْحَابِ
 اِسِي خَدْمَتِ مَعْلُوقِ بِيَا لِي كِي اِس مَقَامِ خَاصِ پَر حَاضِرِ هُوَن اَلْثَلَاثِ قَوْلُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ
 السَّلَامُ اَلَمْ تَكُنْ عَاهِدًا تَنِي لَعَدَمِ التَّعْزِي بِاَصْحَابِي كَمِيْدُ كَر فِي رَوَايَةِ بِالْمَطَابَقَةِ تَسِيرِي يِه بَاثَه
 هِي كِي جَنَابِ اِمَامِ حُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ نِي حَرَسِي جُو فَرَا يَا كِي تُو عِد كَر چَا هِي كِي مِيرِي كِي صَبَابِي سِي
 تَعْرِضِ كَر يَا اِسْكَ ذَكْرُ كِي رَوَايَتِ مِيَن اَوْرِ نَبِيَن كَر اَوَا يَدُلُّ عَلَيْهِ رَوَايَتُهُ لَا ضَمْنًا وَلَا
 اَلْتَرَا مَا اَوْرَن كِي رَوَايَتِ كِي ضَمْنِ مِيَن يِه مَعَاهِدَه مَذْكُورِ هُو اَوْرَن كِي رَوَايَتِ سِي بِالْاِتْرَامِ
 يِه مَعَاهِدَه يَا يَا جَا تَاهِي فَلَا يَجْعُدُ اَنْ تَكُونِ تِلْكَ الْمَعَاهِدَةُ قَدْ وَقَعَتْ لِي لَاحِظِيَن
 جَاءَ الْحُوْرُ عِنْدَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَمَا رَوَاهُ اَبُو حَنِيفٍ بِسَبِّهِ رُو
 نَبِيَن هِي كِي يِه مَعَاهِدَه شَبِّ كِي وَقْتِ هُو اَوْر جُو حَرْتِنَا حَضْرَتِ كِي خَدْمَتِ مِيَن اَيَا تَحَا جَبِيَا كِي
 اَوْر مَخْفِي نِي حَرَكِي اَن كِي رَوَايَتِ كِي هِي فَيَكُونُ قَدْ وَقَعَ ذَلِكَ الْعَهْدُ بَيْنَهُمَا سِي
 بِسَبِّهِ يِه مَعَاهِدَه دَر مِيَاَن حَضْرَتِ كِي اَوْر حَرَكِي پُوشِيْدَه هُو اَوْر كَا اَلْبَابُ قَوْلُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَلْحُوْرُ
 اَوَا كَا اَزْ تِلْكَ فِي مَيْدَانِ الْحُوْبِ يَدُلُّ بِظَاهِرِهِ اَنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَطْلُبُ الْبَرَاءَتِ مِنْ
 الْحُوْرِ بِنَفْسِهِ النَّفَرِيْفَتَه جُو تَحِي يِه بَاثَه هِي كِي اِسِي جُو حَرَسِي فَرَا يَا كِي اَوْر مِيرِي اَصْحَابِي تَعْرِضِ
 كَر يَا مِيَن تَحِي لَاطِي طَلَبِ كَر اَوَا ظَا هِر اِس كَلَامِ كَا يِه هِي كِي اِس خُوْدِ نَفْسِ لِنَفْسِ وَتَحِي مَقَابَلَه كَر

[illegible]

باب بست و مفتوح عبد اللہ جعفری راہزن کا حضرت سے ملنا اور شریک
انصار ہونے پر اور سپر حکم جہنمی کا فرمانا اور پھر ثمر ابن مسلم کی روایت اور
جواب و ان اعتراضات کا جواب دونوں پر وار و ہوتے ہیں

قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ ثُمَّ سَأَلَ الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاتَّخِذَ سَائِرَهُ حَتَّى اتَّوَعَلَ قَصْرَ بَنِي مُقَاتِلَ
أَبُو مُخَنَّفٍ كَتَمَ هُنَّ كَهَذِهِ هَجَازَاتٍ تَرَوْنَهُنَّ وَكَرَّ حَضْرَتِ إِمَامِ حُسَيْنٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَصْرَ بَنِي
مُقَاتِلَ مِثْلَ بَنِي بَرْبَرٍ مَعَ أَيْنِ الشُّرَكَ سَاحَتْ حُلَا آتَا تَحَا فَاذَابُ سَطَا بِمَقْرُورٍ فَقَالَ
لِمَنْ هَذَا الْفُسْطَا فَقِيلَ لِرَجُلٍ يَقْطَعُ الطَّرِيقَ وَيُخْفِي السَّبِيلَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ الْجَعْفِيَّ
نَاكَا هَ إِكْ خِيَمَةً بِرِهَا هُوَ انْطَرَا حَضْرَتِ لِي بِوَيْحَا يَكْسُ كَا خِيَمَةً لَكُونُ لِي عَرْضِ كِي كَا إِكْ شَخْصٍ
رَا هَزْنَ هِي هُوَ مَسَافِرٌ وَكَوْ لَوْ تَلَهِي بِأَحْسِكِرَ حَيَا بِرَا تَاهِي اسْكَانَامِ عَبْدِ اللَّهِ جَعْفَرِي فَارْسَلْ
إِلَيْهِ الْخَسَيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَمَّا خَصَّوْهُنَّ يَدَيَّ فَقَالَ لَهُ يَا هَذَا إِنَّكَ قَدْ
جَمَعْتَ عَلَى نَفْسِكَ ذُنُوبًا كَثِيرَةً فَهَلْ لَكَ مِنْ تَوْبَةٍ فَقُصَّ عَنْكَ الذُّنُوبُ حَضْرَتِ
أَيْكَ شَخْصٍ كُوَا كِي بَلَانِي كُوَيْحَا جَابِ سَا مَنِي آيَا حَضْرَتِ لِي فَرَا يَا اسِي شَخْصٍ
تُوْنِي كَنَاهُونِ كَا بَرَا وَخِيَرَهُ جَمْعَ كِيَا هُوَا بَ تُوَا يَسِي تُوْبَةٍ كَرْنِي نَهْنِي يَا تَهَا هُوَ جَسَ سِي كِي كَنَاهِ
تِيرِي دُورِ هُوَا مِثْلُ قَالِ وَكَأَيُّ يَابَنٍ سَأَلَ سَأَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَنْصُرُنَا أَهْلَ الْبَيْتِ
عَبْدُ اللَّهِ لِي عَرْضِ كِي كَا وَكِي سِي تُوْبَةٍ هُوَا جَابِ مَجْهَرِي كَرَانِي جَلِي تَهِي حَضْرَتِ لِي فَرَا يَا كَا اسْ مَانِي
مِثْلُ تُوَا سِي بَرَا مَكْرَ تُوْبَةٍ نَهْنِي هِي كَا هَمَّ الْبَيْتِ كِي نَفَرَتِ كَرِي فَقَالَ مَا خَرَجْتُ مِنَ الْكُوفَةِ
إِلَّا خَافَتُنِي أَنْ أَتَاكَ تِلْكَ بَيْنَ يَدَيَّ بِنِ مَرَا يَا دِ عَبْدِ اللَّهِ لِي عَرْضِ كِي كَا مِثْلُ كُوْفَةٍ سِي خِيَالِي
نَكْلَ آيَا هُونِ كَا اَكْرُوَا نِ رَهْتَا تُوَا بِنِ زِيَا دِي سَا مَنِي آسِي مَكْمُولُ نَا پَرَا تَا وَ لَكِنْ حُدَّ فَرَا سِي
فَايِّي مَا طَلَبْتُ إِلَّا وَ لَحِقْتُ وَ مَا هَرَبْتُ إِلَّا وَ نَجَوْتُ مَكْرِي كُوْطَرَا مِرَا حَا ضَرِي اسْ كُوْشِ
كَشِ كَرَا هُونِ نِ دُونِ آكِي بَهْتِ كَامِ آيَا اسْ قَدْرَا لَا كِي هِي كَا جَكِي حِي جِي مِثْلُ اسْ كُوْطَرَا
اُوْ سُوْ كِي بَرِي لِيَا اُوْ دِي بَا كِي مَجْهَرِي سِي سَا اُوْ اَكْرَمِ مِثْلُ كِي كُوْفَةٍ سِي بَرَا كَا رَحِي دُونِ

لوگوں نے میرا تائب کیا مگر مجھے پانہ سکے وھذا سینی القاطع ورمحی واعف عنی اور
یہ ایک شمشیر بران اور نیزہ میرا ہے یہ تینوں چیزیں آپ کے نذر کرنا ہوں قبول منہ مایکے
اور اپنے نصرت کرنے سے مجھ کو معاف رکھئے فقال له لا مام علیہ السلام اذا نجلت عنا
نفسک فلا حاجت لنا بک حضرت امام حسین علیہ السلام نے اوس کو فرمایا کہ جب ہمارے
نصرت میں تو جان اپنی دینے سے بخل کرتا ہے ہر تیرے مال کی ہر کو کچھ حاجت نہیں شتم تلاً
قوله تعالیٰ و ما کنتم تحذوا لفنلین حصدا اور میرا آپ کے اس آیہ قرآنی کی تلاوت فرمائی جس کے
ظاہر ہی معنی یہ ہیں کہ میں گمراہ اور تباہ کار آدمیوں کو اپنا قوت بازو نہیں کرنا چاہتا ہوں میں نے
میرے انصار گمراہ اور تباہ کار نہیں ہیں و لقد سمعت جدی رسول اللہ ص من سمع داعی
اہل البیت و لم یجیب کبہ اللہ فی الناس یوم القیمۃ اور میں نے اپنے نانا رسول خدا صلی
امد علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ جس شخص کے کان میں آواز دعوت جہاد اہلبیت
کی پڑی اور پھر وہ اجابت اوس دعوت کی نکرے اور شریک جہاد نہ ہو خدا برور قیامت اوس کو دوزخ
میں اوندھا سننے کے بھل گرائیگا ترجمہ حدیث کا تمام ہوا و نقل فی بیانا ما لا یحب البحت عتہ
اب ہر کو چاہئے کہ اس حدیث کے بیان میں جو جو باتیں ضروری ہیں ان کو ذکر کریں اما اولاً
فانہا تدل بظاہر ہا ان الکبائر من الذنوب الی فیہا ثلاث لحقوق العباد
ایضاً یدلہا بعض الحسنات وھو مخالف للقواعد العدلیۃ پھلا امر یہ ہو کہ یہ حدیث ظاہر
مسنون سے اس بات پر دلالت کرتی ہے جو گناہان کبیرہ حقوق آدمیوں سے متعلق ہیں مثل
چوری اور غضب وغیرہ کے ان کو بھی بعض قسم کے نیک اعمال دور کر دیتے ہیں اور یہ بات مذہب
عدل کے خلاف ہے فلکیف وعدہ لا مام وکیف قال له ان نعزتنا اهل البیت
تخصک عن تلك الذنوب فقد اجمعنا اهل العدل علی خلافہ پس
امام علیہ السلام نے ان گناہوں کی بخشش کا عہد مذہب سے کیونکر وعدہ کیا اور فرمایا کہ ہم
اہلبیت کی نصرت تجھ کو ان گناہوں سے نجات دیگی حالانکہ ہر کو جو عدل خدا کے قائل ہیں
سب کا اجماع اس کے خلاف ہے والجواب عن تلك الشبهة انه علیہ السلام لم یصرح فی
قولہ ان تلك الذنوب هی التي تتعلق بحقوق العباد و تعفركہ جواب اس

منہ ورمحی واعف عنی
عن کبیر الذنوب
حقاً وعبادۃ
خلاف عدل وکفر

شبہ کا یہ ہو کہ اوس جناب نے بتصریح یہ نہیں ارشاد فرمایا کہ یہ گناہ میں سے ہے بلکہ یہ حق تعالیٰ سے متعلق ہیں اور یہ بخشے جائینگے بل قال اِنَّكَ قَدْ جَعَلْتَكَ لِنَفْسِكَ حُرْمًا بَاطِلًا
 اپنے یہ فرمایا کہ تو نے ذبیحہ گناہوں کا اپنے اوپر جمع کیا ہو کہ جہنم کے آگے یہ گناہوں کا
 اقسام کا اختلاف احکام کا اور بہت سے گناہوں کا کیا ہونا و لا رتبتہ گناہوں کے وہ گناہ
 طرح طرح کے تھے اور ان کے احکام بخشے جانے اور نہ بخشے جانے میں مختلف تھے فَمَا كَانَ مِنْهَا
 مِمَّا لَا يَتَعَلَّقُ بِحُقُوقِ الْعِبَادِ فَلَا بُدَّ اَنْ يَغْفِرَهَا اللّٰهُ كَمَا قَالَ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ
 السَّيِّئَاتِ پس جو گناہ عبد اللہ جعفری نے ایسے کئے تھے جن میں حق تلفی آدمیوں کی فتنی راہ کو ضرور
 خدا نصرت الہیت سے بخش دیتا چنانچہ خدا نے فرمایا ہے کہ بعض نیکیاں ایسی ہیں جو بد اعمالیوں کو
 دور کر دیتے ہیں وَالَّتِي فِيهَا اِتْلَافٌ لِّحُقُوقِ النَّاسِ فَلَا اور جو گناہ عبد اللہ جعفری کے حق
 تلفی آدمیوں پر شامل تھے نہ وہ بخشے جاسکتے ہیں اور نہ ان کی نسبت صاف صاف اپنے وعدہ
 فرمایا وَمَا يَكُ مِنْكَ اَنْ هَذَا الرَّجُلُ لَمْ يَزَلْ يَكُ ذَنْبًا فَاِنْ مَدَّ يَدَهُ فَيُحَقِّقِ اللّٰهُ
 اور کون شخص اس بات کا یقین کر سکتا ہے کہ اس شخص نے اپنے تمام عمر میں کوئی ایسا گناہ
 نہیں کیا جو خدا کے حقوق کے تلف کا شامل ہو وَهَلْ يُنْقِصُ مِنْ اَحَدٍ مِنَ الْعِبَادِ اِلَّا مَا يَحْسِبُ اللّٰهُ
 اَنْ يَكُوْنَ مَعْصُومًا مِنْ تِلْكَ الذُّنُوبِ اور کوئی بندہ خدا ایسا نہیں میں آسکتا جو سب سے
 معصوم کے جسے ایسے گناہ نہ کئے ہوں جو حقوق الہی سے متعلق تھے اَمَّا مَا يُقَالُ مِنْ اَنْهُ مِنْ
 قُطَاعِ الطَّرِيقِ فَيُتْبَأُ دَسْرًا عَنْ تَحْيِيصِهِ مِنَ الذُّنُوبِ سِوَاِىِ الَّذِي فِيهَا اِتْلَافٌ لِّحُقُوقِ الْعِبَادِ
 لیکن یہ جو اعتراض کیا جاتا ہے کہ عبد اللہ جعفری ٹھک وراہ میں تھا اس کا گناہ انوں پاک کرنے
 کا وعدہ کرنا کھلی ہوئی بات ہو کہ ان گناہوں سے گناہ وہی مراد ہوں جو ٹھکے اور راہ میں
 سے پیدا ہوئے ہوں فَتَقُولُ نَعَمْ الْمُبَادَرَةُ لِكَالِذِيْنَ رَزَقُوا الْقُرْبَانَ وَهِيَ الْمَعْصِيَةُ الْحَقِيْقَةُ
 اَنْ يَكُوْنَ مَعْصُومًا مِمَّا يَحْسِبُ اللّٰهُ اَنْ يَكُوْنَ مَعْصُومًا مِمَّا يَحْسِبُ اللّٰهُ اَنْ يَكُوْنَ مَعْصُومًا
 میں کہتا ہوں کہ ظاہر معنی تو یہی ہیں لیکن بروقت موجود ہونے قرینہ کے ضرور ہے کہ ظاہر
 معنی چھوڑ کر اور معنی مراد لیجائیں و قرینہ اس مقام پر بہت سے احادیث میں بیان ہے کہ
 یہ مسئلہ ضروریات مذہب سے ہو گیا ہے کہ ایسے گناہ نہیں بخشے جائینگے اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغْفِرُكَ

الذُّنُوبُ مَعْرَفًا بِإِلَهِ الْعَمَلِ وَالْمَعْمُودِي الَّذِي تَجُوزِي فِيهِ شَفَاعَةُ الشَّاكِرِينَ
 عا: وہ یہ ہو کہ حضرت امام حسین علیہ السلام کا فرمانا الذنوب کے لفظ کا جسیر لام عہد کا داخل
 ہے اس سے تو ظاہری معنی یہ ہیں ہو سکتے جو معترض نے لکھا ہے اور محمود گناہ تو وہی ہو جو
 جن میں شفاعت کا رگہ ہو سکتی ہے اب اس لفظ کے معنوں میں دو احتمال برابر پیدا ہوئے
 وَكَمَا أَنَّ الْمُخَاطَبَ لِكُلِّ ذِي قُطَاعٍ الطَّرِيقِ فَيَبْكَاءُ بِالنَّظَرِ الْكَبِيرِ الذُّنُوبُ الْمُتَعَلِّقَةُ بِحَقِّقِ الْعِبَادِ
 جس طرح مخاطب کے راہزن ہونے سے ظاہر ہی معنی ہوتے ہیں کہ جن گناہوں کے بخشش کا اس کے
 نسبت وعدہ کیا گیا ہو گناہ تھے جو ٹھکے اور راہزن ہی سے متعلق ہیں فَاذْكُرْكَ الْخَاطِبُ عَنْ الْإِمَامِ
 اِيحِبُّ بِالنَّظَرِ الْكَبِيرِ أَنْ يُرَادَ أَنْ تَوَلَّاهُ مَا يَكُونُ شَفَاعَةً فِيهِ هَا أَيْ طَرِيقِ وَعَدِ
 کرنے والے جواب امام تھے ان کی طرف نظر کر سیکے واجب ہی ہے کہ وہ گناہ مراد لیجائیں جن کی
 شفاعت کا حضرت نے وعدہ فرمایا ہے فَيَتَعَارَفُ لِقَائِهِمَا وَلَكِنَّ بَقِيَ أَحَدًا لِمُعِينٍ مُتَبَادِرًا
 اب و نون قرینہ برابر لڑ گئے اور کوئی کوئی معنی ان دونوں میں غائب رہا باقی نہ رہے فَيَحْضُرُ الشَّفَاعَةُ
 عَلَى مَا يَفْقَهُنَّ لِلَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَالْمُطْلُوبُ اب ایسے وقت اس لفظ کے معنی وہی مراد لیجائیں گے
 جو اور دلیلوں سے درست ہو سکیں اور یہی ہمارا مطلب ہے الثَّانِي جَبَلُ عَبْدِ اللَّهِ أَجْعَلْهُ مِنِّي
 آمَحْبَابِ النَّارِ لَعَلَّكُمْ إِيحَابَتُهُ دَعْوَةُ إِلَهِيَّةٍ وَتَرْكُهَا نُصْرَةٌ أَهْلُ الْبَيْتِ
 دوسرا اعتراض یہ ہو کہ عبد اللہ جعفری کو اپنے دینی قرار دیا اس سبب کہ اس نے دعوت بہاد کو رد
 کیا اور ترک نصرت اہل بیت اپنا شعار کر دنا مع انکہ ہر ایک من الکوفة صیحا نذر لنفسه
 مِنْ أَنْ يُحَارَبَ أَوْ يُقَاتَلَ الْحُسَيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ أَوْ مُحَمَّدٌ لَا يَلَامُ فَاعِلُهُ عَلَيْهِ
 حالانکہ یہ شخص کہ وہ سے اسیدو اسطے بہاگ آیا تھا کہ اپنے تئیں حضرت لڑنے اور مقابلہ کرنے کے
 گناہ سے بچائے اور یہ اچھا کام اس نے کیا تھا جو قابل ملامت کرنے کے نہیں ہو وَاذْكُرْكَ بَدَلًا
 بِالْفَتَنِ وَاللَّيْمَةِ وَالرُّحْمِ وَهُوَ أَيْضًا جِهَادُ الْأَمْوَالِ وَنُصْرَةُ فِي الْجُمُكَةِ اور مٹوڑ اور
 طہارا و نیزہ اپنا وہ تذکر تھا جو ایک قسم کا جہاد ہے مال کے خرچ کرنے سے اور نصرت بھی
 تھوڑی بہت ہو کہ کيفَ دَمُّ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَجَعَلَهُ مِنَ الْمُضِلِّينَ وَالْمُكْذِبِينَ
 فِي النَّسَائِرِ ایسے شخص کی حضرت کیون مذمت کی اور اس کو ان تباہ کاروں میں داخل کیا

جو منہ کے پھل و فرخ میں گرائے جائیگے دیکھتے تھے عِنْدَ اَجَابَةِ الدُّعَا وَصَلُّوا وَلَمْ يَسْئَلْ
 عِنْدَ سِرِّهِ الَّذِي لَا جَهْلَ اِمْتَنَعَ عَنْ نَضْرَاتِهَا وَرَکِبُوْهُ مَرَّطًا اَنْوَاعًا
 کر نیکی اسکی طرف نسبت دی اور جو عذر اسکو جو اوکر فرمیں تھا اسکو حضرت نے اور ترہ سے پہنچایا
 وَهَذَا هَرْتَمَةُ بَنِ مُسْلِمٍ لَمَّا اَتَاكَ يَوْمَ عَا شُوْرًا اَوْ كَلَّ فُضُوْا اَبْنِ زِيَادٍ
 حالانکہ ہرثمہ بن مسلم جب بروز عاشورہ حضرت امام حسین علیہ السلام کے پاس پہنچے تو ان سے کہا کہ
 نکلو اور ابن زیاور کی نصرت چھوڑ کر واپس آؤ۔ حضرت نے فرمایا کہ میں نے اپنے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
 امام سے لڑنا اس لئے ترک کیا ہے سبیل سکے کہ وہ مقام اور وہ درخت اسنے پیمان لیا وہ تھا کہ
 قَوْلِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَعْدَ انْفِرَاغِ غُرَّةِ صِفَائِنِ اَوْ هَرْتَمَةُ كُوِيَا اَوْ اَرَشَارَ جَنَابِ سِرِّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 جب آپ صیفین کی لڑائی سے ملے ہیں اور کر بلا میں پھنچ کر اس مقام کا اور اس درخت کا آپ نے
 پتہ دیا ہے اور شہادت امام حسین علیہ السلام کی پیشین گوئی فرمائی تھی وَكَانَ هَذَا الْاَجَلُ
 اَيُّضًا مَعَ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ هَرْتَمَةُ بَعْدَ اَوْ قَصَّ عَلَيْهِ مَا جَرَى جَبِ بَرُوْزِ عَا شُوْرَتِهِ كَرِهَ عَزْزُهَا
 ہووا حضرت امام حسین علیہ السلام میں حاضر ہوا اور جناب سیر علیہ السلام کا ارشاد کرنا اور اپنی
 شناخت اس مقام اور درخت کی سب حضرت کے سامنے بیان کی فَقَالَ لَهُ اَلْحَسَنِ مَهْمَا
 اَنْتَ اَمَّ عَلِيًّا حضرت امام حسین علیہ السلام نے اس سے فرمایا کہ تو ہماری نصرت کریگا
 یا دشمنی کرے گے ہم سے لڑیگا اب سوچ کر تیرا ارادہ ہو قال هَرْتَمَةُ فَقُلْتُ لَا مَعَكَ وَلَا عَلِيَّكَ
 خَلَقْتُ صَبِيَّةً اَخَافُ عَلَيْكَ عُبَيْدُ اللهِ جَبِ زِيَادٍ ہرثمہ کھٹا ہو میں نے عرض کی کہ یا
 حضرت نہ میں آپکی نصرت کر سکتا ہوں اور نہ آپ کا دشمن ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے کوئی نہیں
 اپنے لڑکے چھوڑے ہیں ابن زیاور سے محو خوف ہو کہ وہ اولاد کو قتل کر ڈالے قَالَ فَاَمَضَ حَيْثُ
 لَا تَرَى كُنَّا مَقْتَلًا وَلَا نَسْمَعُ كُنَّا وَاَعِيْصَةُ حضرت نے فرمایا کہ ایسی حکم تو چلا جا
 جہان سے تو ہمارے قتل کا کوئی نہ کہہ سکے یا یہ مطلب ہو کہ ہمارے قتل ہو سکیو انکو سے نہ کہہ سکے
 اور نہ ہماری فریاد کی آواز تیرے کان میں پہنچے فَوَالَّذِي نَفْسُ اَلْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَعْدَ
 لَا نَسْمَعُ الْيَوْمَ وَاَعَيْنَا اَحَدًا فَلَا يُحْيِيْنَا اِلَّا كَبَّةُ اللهِ لَوْ جَهَّ بِفِي نَارِ جَهَنَّمَ مِثْلُ نَسَمِ

یہ حدیث ہرثمہ
 کا ہے جس میں
 سو کان ہرثمہ

اور میں نے اس کی جسکے قبضہ قدرت میں حسین علیہ السلام کی جان ہو کر آج جو شخص ہمارے فریاد
سنگر ہماری امانت ٹکریا خدا کو ہر روز قیامت آج منہ کے بھل و دوزخ میں ڈالے گا ترجمہ حدیث
تمام ہوا کہ ہذا اہل شیعہ کے لئے ہے۔ اَلْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِمَا لَهُ وَتَدَاذِنَ
لَهُ بِالْمُضِيِّ وَصَانَهُ اَنْ يَكُونَنَّ مِنَ الْمَكْبُورِينَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ بِرِغْمِ كَاتِبِيهِ
مال ہو کہ اوس نے مال سے بھی نفرت نہیں کی اور اپنے اسکو اجازت چلے جانے کی دی اور
دوزخ سے منہ کے بھل کرنے والوں سے بچا دیا وَعَبَدَ اللّٰهُ الْجَعْفَةَ مَعَ اَنَّهُ تَرَكَ نَصُوَّةَ ابْنِ
عَبْدِ يَاسِرٍ ثُمَّ بَدَّلَ مَا كُنْهُ وَنَمَعَ ذَلِكَ جَعْلُهُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ أَهْلِ حَبَابِ
الْبَارِ فَقَدْ يُمْكِنُ التَّوْفِيقُ بَيْنَ الْوَرَاثَةِ لِقَائِهِ اور عبد اللہ جعفری نے باوجودیکہ ابن زیاد کی
مذمت ترک کی اور مال سے اپنے حضرت کی نفرت بھی کرتا تھا اور پھر اسکو حضرت نے دوزخی
قرار دیا اپنی رونوں روایتوں کا کیونکر صحیح ہونا ہو سکتا ہے کہ دونو باہم مخالفت میں اَقُولُ
لَا اَبْتَغِي فِي بَابِ يَلِيْقُ بَيْنَ الْحُسَيْنِ كَانَ مُتَكَلِّفًا بِتَكْلِيفَيْنِ عَامٍّ وَخَاصٍّ مِّنْ كَلِمَاتِ
یہیجہ کیا ہے جبکہ اس کتاب میں لکھا ہوا اور اس میں ثابت کر دیا ہو کہ حضرت امام حسین علیہ السلام
نوحہ کی طرف سے دو تکلیفیں تھیں اور دو باتیں بہ نسبت جہاد کے آپ پر واجب کی گئیں
تھیں ایک تکلیف عام اور تکلیف خاص اَلتَّكْلِيفُ الْعَامُّ الظَّاهِرِيُّ وَهُوَ الْجِهَادُ الْعَامُّ
وَالْعَوَّةُ الْبَیْرُ عَامَّةً اَلْحُسَيْنِ عَامُّ تَكْلِيفٌ بِظَرْفِ ظَاهِرِ شَرِيعَتِ كَيْ تَوْهِي تَقِي كَيْ جِهَادِ فَرَامِئِن
جیسا شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں جاری ہوا اور عام مسلمانوں کو بطرف جہاد کے
طلب کریں وَهَذَا اِذَا كَانَ يَفْعَلُهُ حَتَّى كَيْ يَكْتَفِيَنَّ عِنْدَهُ سَقُوطُ شَرِاطِطِ الْوَجِبَةِ اوریہ فعل
حضرت امام حسین علیہ السلام اسوقت تک کرتے رہے جب تک کہ یقین نہ ہو گیا کہ شروط وحی
جہاد کے مجھے ساقط ہو گئیں وَمُنْجَمُ مِلَّتِي كَثِيرٌ عَدَدِ الْمُجَاهِدِينَ بِالْعَوَّةِ اِلَى الْجِهَادِ
عَدَدًا وَكَوْنًا وَرَسَالًا لِّلشُّقَاءِ وَبِالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ حَتَّى تَرْغِبَ رَسَالًا وَعَلَانِيَةً
يَوْمًا وَلَيْسَ لَاقِيَا مَكَوْفُودًا اونیہن شرطوں میں سے یہ بھی تھا کہ مجاہدین کے
شمار کو بڑھانا اور مسلمانوں کو اپنی طرف بلانا زبانی کھنے سے خواہ لکھنے سے خواہ اپنی طرف سے
سفر مقرر کر کے پہنچنے سے نصیحت گوارا اور پند کرنے سے رغبت دلانے سے پوشیدہ اور علانیہ

دن اور رات کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر یہ سب ہتھام حضرت نے اچھی طرح کیا وکل ذلک قد آتی
 بہ حق الاتیان کما ہو موثری فی السیر والمقاتل ان امور کے بجالانے کا جو حق
 تھا وہ بخوبی آپ نے ادا کیا چنانچہ کتب سیر اور مقاتل میں بخوبی روایت کی گئی ہے
 و یؤیدہ کافی الزیادۃ انما مرسلہ عن قولہ وجاہلکم فی اللہ حق جیسا کہ
 اور اسی بات کی تائید وہ فقہ و زیارت جامعہ کا یہ تاثر کہ معصوم علیہ السلام نے فرمایا تمام شہداء
 کہ ہر ایک طرف خطاب کریں کہ تم سب میں نے راہ خدا میں ایسا جہاد کیا جو حق جہاد و کر نیک تھا
 و فی زیارۃ الحسین بن علی علیہ السلام وجاہلکم فی اللہ حق جیسا کہ
 زیارت امام حسین علیہ السلام میں یہ لفظ واروہ کہ اپنے راہ خدا میں ایسا جہاد کیا جو حق
 جہاد کرنے کا تھا و قد کان یفعل ذلک من یوم حرمہ من المکذبتہ الی ان
 وصل یدک لہ اور یہ باتیں آپ پرست سے کرتے تھے جس دن آپ بدیشہ سے روانہ ہوئے
 تا انکہ داخل کر بلا ہوئے شہداء یقین فی الیوم التاسع من المحرم انہ لا یظہر منکم
 الجہاد العالم بعد اس کے نوین تاریخ محرم کی آپ کو یقین ہو گیا کہ اب جہاد عام شریعت ظاہری
 میں ہو اسکا انتظام مجھ سے درست نہیں ہو سکتا سلیمان سے توفیق اور کئی فائدہ
 خطبہ فی مساء ذلک الیوم و بین الاصلیہ ان قد سقطت الکلیف بالجہاد العالم
 اس واسطے نوین تاریخ محرم کی شام کو اپنے ایک خطبہ پڑھا اور بیان فرمادیا اپنے اصحاب اور
 اہلبیت کے سامنے کہ جہاد کی تکلیف اب مجھ سے ساقط ہو گئی اور تم سب بھی ساقط ہو گئے
 فمن یرغب منکم ان یشقی ذمہ و عیوضہ و کالہ فیعلی عتی و یدہب حیث یشاء فلا من کام
 علیہ پس جو شخص تم میں سے اس بات کا خواہشمند ہو کہ اپنی جان اور ابر و احوال
 کو بچائے میرے ساتھ سے جدا ہو جائے اور جہان جسکو موقع ہو چلا جائے اب اس پر کچھ پابندی
 بیعت کی بنظر شریعت باقی نہیں ہو و کان انشاد تلک الخطبۃ بیاناً للسلطۃ الشرعیۃ
 اختتام الہم اور اس خطبہ کا ارشاد فرمانا بنظر بیان کرنے اس مسئلہ شرعی کے واجب تھا
 کہ جہاد کی تکلیف ساقط ہو گئی اصحاب اور اہل بیت کی نیتوں کا امتحان کرنا منظور تھا
 فان استقامتم باللواء کان متیقناً عندہ اس لیے کہ اون بزرگوار و نکاہ پورا با وفا

کرتی ہے۔
ملکیت
اسی ہے
لواریٹ
عاشق کی
سے صوم
صادق علیہ السلام
میں غائب
چنانچہ کافی

ہونا یہ تو آپ کے نزدیک یقینی بات تھی وَلَئِنْ أَقَالَ فِي سَبْعِ تِلْكَ الْخُطْبَةِ إِنِّي
 لَا أَرَى أَصْحَابًا خَيْرًا مِنْ أَصْحَابِي وَلَا أَهْلَ بَيْتِ آبِ وَأَوْفَى مِنْ أَهْلِ بَيْتِي ثُمَّ
 اُفْتَحُوا بِالْمُصْنَعِ اِذَا رَأَوْا رُؤْيَا مِنْ شَرِّهِمْ اِذَا رَأَوْا رُؤْيَا مِنْ شَرِّهِمْ اِذَا رَأَوْا رُؤْيَا مِنْ شَرِّهِمْ
 کے اصحاب نہیں پاتا ہوں اور نہ اپنے اہلبیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ وفادار اور
 صلہ رحم بجالانے والے کسی کے اہلبیت تجویز کرتا ہوں اسے بعد ازاں ان بزرگواروں کو
 طے جانے کا حکم دیا وَقَدْ بَقِيَ عَلَيْكُمْ جِهَادُكَ الْخَاصُّ بِهِ وَهُوَ التَّكْلِيفُ الْفَرْدِيُّ الَّذِي
 كُتِبَ بِهِ قَبْلَ الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَحَدًا اب بعد سا قاط ہونے شروع جہاد عام کے آپ
 پر جہاد خاص باقی رہا اور وہ تکلیف خاص تھی جسکی تکلیف سداے جناب امام حسین علیہ السلام
 کی خدا کی طرف سے اور کسی کو نہیں ہوئی تھی وَفِي ذَلِكَ الْجِهَادِ أُمُورٌ كَثِيرَةٌ يَخْصُّ بِهَا الْحَسَنِ
 دُونَ غَيْرِهِ اور اس جہاد خاص میں بہت امور ایسے تھے جو خاص جناب امام حسین علیہ السلام
 کی ذات سے متعلق تھے اور کسی جہاد کرنے والے پر وہ امور خدا نے واجب نہیں کئے تھے مگر
 أَنَّ الْجِهَادَ الْعَامَّ يَشْتَرِطُ فِيهِ ثَبَاتٌ وَاحِدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فِي مَقَابِلَةِ الْكُفَّارِ كَمَا نَطَقَ بِهِ
 الْقُرْآنُ الْمَجِيدُ فَإِنَّكَ مِنْكُمْ لَفِي غَلَبَةِ الْفَرِيقَيْنِ بَلْ وَنَ مِنْ سِوَاكَ يَكُونُ مِنْكُمْ جِهَادُكُمْ
 میں ایک مسلمان دو کافروں سے لڑنیکا محکوم ہوا ہو جیسا خدا نے قرآن میں فرمایا ہو اگر تلوک ہزار
 آدمی ہو گے دو ہزار کافروں پر غالب ہو گے فَإِنْ سَادَ الْكُفْرُ عَلَيْكَ سَقَطَ وَجُوبُ الْجِهَادِ
 پہ اگر شمار کافروں کا دو چند سے زیادہ ہو جہاد عام کا وجوب ساقط ہو جاتا ہو وَالْحَسَنِ
 قَدْ كُفِّفَ وَحْدَهُ فِي مَقَابِلَةِ ثَلَاثِينَ أَلْفٍ أَوْ أَسْبَغَ اور جناب امام حسین علیہ السلام کو تنہا
 بیس ہزار بلکہ بروایتی چھ لاکھ سے لڑنے کی تکلیف از جائزہ ہو گئی وَفِي ذَلِكَ الْجِهَادِ
 الصَّبْرُ عَلَى الْهَرَبِ وَهُوَ الشَّيْخُ الْكَبِيرُ اِذَا كَانَ جِهَادُكُمْ جِهَادُكُمْ جِهَادُكُمْ جِهَادُكُمْ جِهَادُكُمْ
 بڑھے سے سا قاط ہو وقد شرع الجهاد في واقعتہ علی الذین یبایعون فی ثلث عوں ومحمد
 وَغَيْرِهِمْ بَلْ عَلَى الْأَصَاغِرِ كَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ وَرُوحِ بْنِ الْقَعْدَا اور جناب امام حسین
 کے جہاد خاص میں لڑکوں پر جہاد واجب ہوا تھا مثل عوں ومحمد کے جو صاحبزادے عبد اللہ
 بن جعفر کے تھے اور لڑکوں پر کیا بلکہ ان سے چھوٹے لڑکوں پر یہ جہاد واجب کیا گیا تھا جیسے

جہاد خاص

عبداللہ جو چوتھے صاحبزادے امام حسن علیہ السلام کی تھی بَلَّ وَعَلَى الرَّضِیْعِ الْهَالِکِ
 الْعَطْشَانِ الْمُضْطَرِّبِ فِي حُجُورِ النِّسَاءِ اصْطَرَابَ السَّمَكَةِ فِي الْمَاءِ كَعَبْدِ اللَّهِ
 ابْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِأَيِّ قَائِمٍ لَهْمَا بَلَاةٌ شَرِخْوَارِ بَحْرٍ بِرُجُومَاتِ بَيَاسٍ مِّنْ
 بَلَاةٍ مَّوْرِبَةٍ تَحْتِیْ اَوْرَاقِ کَوْنِیْنِیْنِ اِبْنِ اِبْنِیْ گودین او نکو لیتی تھی اس قدر رڑپتے تھے جس طرح چوٹی
 مچھلی پانی میں تڑپتی ہو مراد اسے جناب علی اصغر سے ہو کہ ادنیٰ بھی جہاد ایک قسم کا واجب
 کیا گیا تھا فدا ہون جان ہماری اون دونوں باپ بیٹوں پر جنگی یہ کیفیت بیان ہو رہی ہے
 اور جہاد مخصوص علی اصغر کا یہ تھا کہ جناب امام حسین علیہ السلام اوس پارے جگر کو ہاتھوں پر لکر
 اتنا بلند کریں کہ آپ کے دونوں بطنوں کی سپیدی نظر آجائے اور نشانہ تیر قضا علی اصغر
 پورے پورے ہو جائیں وَعَلَى الشَّيْخِ الْكَبِيرِ كَجَيْبِ بْنِ مَظَاهِرٍ وَطَرِ مَآجِ ابْنِ عَبْدِ
 اِنْ صَحَّحَتْ بِرَوَايَةِ جِهَادِ ۴ اور نہایت پر دیرینہ پہری یہ جہاد واجب تھا جیسے حضرت حبیب
 ابن مظاہر اور طراح بن عدی بشرطیکہ طراح کے جہاد کی روایت صحیح ہو وَعَلَى هَذَا الْقِيَاسِ
 کثیروں میں احوال سے قَدْ دُکِّرْنَا هَذَا فِي بَابِ خَاصِّ اِسی طرح اور بہت سے امور اس جہاد میں
 مخصوص حضرت سے تھے جنکو ہم نے ایک جداگانہ باب میں بیان کیا ہُوَ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لِلْحُسَيْنِ بِالْعِلَاقَةِ
 الظَّاهِرَةِ الَّتِي عَلَيْهِ مَا دَارَ التَّكْلِيفُ فَاسْتَعْلَ وَتَوَجَّهَ اِلَى اَدَاءِ تَكْلِيفِهِ الْخَاصِّ
 پہر جب نوین تاریخ محرم کی قریب شام آپ پر ظاہر ہو گیا بنظر علامات ظاہری کے جنہر مدار تکلیف
 جہاد عام کا ہی اب آپ شنول اور متوجہ ہوئے اپنے خاص تکلیف کے ادا کرنے پر وَشَرَعَ يُظَاهِرُ
 الْمُرْتَبِعَ عَلَيْهِ مِنَ الْاَجْرِ وَالْثَوَابِ اب آپ نے شروع کیا انظار اون چیزوں کا جو اس تکلیف خاص
 کے جہاد کے لایہ اجر اور ثواب سے ملنے والا تھا حَتَّى اَنْهَارَیْ اَصْحَابُهُ كَافَّةً مَنَازِلَهُمْ وَمَقَامَاتُهُمْ
 فِي الْجَنَّةِ وَمَا اَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ مِنْ اَعْلَافٍ مَّارَاتِهِمْ بِرَضْوَانِ اللَّهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِينَ
 یہاں تک کہ آپ نے اپنے کل اصحاب کو ان کے منازل اور مقامات جہاد بریں دکھلا دیے اور جو بلند
 مراتب خدا نے اون بزرگواروں کو عطا فرمائے تھے وہ سب ان کے پیش نظر کر دیے اسی وقت
 بیخودی اور جوش لقاء آئی ان بزرگواروں کے دلوں میں پیدا ہو گیا چنانچہ منقول ہے کہ ہر
 شخص سبقت کرتا تھا کہ پہلے مجھی کو درجہ شہادت حاصل ہو خوشنودی اور رضا الہی سب پر

وَلَوْ تَصَدَّقَ بِذَلِكَ بَدْعُ الْجَمَاعِ إِلَّا الْعَامِمِ وَأَمَّا سَوِيَّةُ الْمَنَافِعِ فَهِيَ رِجَالٌ مِمَّنْ لَا يَأْتِيهِمْ جِهَادٌ مِمَّنْ
كِي دَعْوَتِ نَبِيِّنَ فَرَأَى وَإِذَا دَعِيَ بِدَعْوَةٍ أَوْ اسْتَنْصَرَ بِاسْتِئْذَانٍ يَوْمَ عَاثُورًا
أَوْ دَعِيَ بِوَاعِيَةٍ فَنَدَّ السَّيِّئُ اسْتِئْذَانَهُ الْخَاصِّ اسْتِئْذَانَهُ الْخَاصِّ اسْتِئْذَانَهُ الْخَاصِّ اسْتِئْذَانَهُ الْخَاصِّ
كِي يَانْفِرَتْ طَلَبُ كِي خَوَاهُ فَرَادُ كِي أَوَّلُ بَلَدُ كِي بَرُورُ عَاثُورًا تَوَاتُرًا مِمَّنْ أَدَامِي جِهَادِ خَاصِّ
مُتَعَلِّقِينَ مِمَّنْ جِهَادِ مِمَّنْ كِي تَعْلُقُ مِمَّنْ وَإِذَا تَعْلُقُ مِمَّنْ هَذَا فَافْعَلُوا مَا تَحْسِنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ
يَوْمَ خُرُوجِهِ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى الْيَوْمِ النَّاسِ مِنَ الْمُحَرَّمِ كُلِّ يَوْمٍ دَعَا كِي دَعَا كِي دَعَا كِي
أَوْ اسْتَنْصَرَ كِي فَإِنَّهَا كَانَتْ دَعْوَتُهُ بِالْجَمَاعِ إِلَّا الْعَامِمِ جَبَّ يَتَمِيدُ مِي مَضُونِ عِلْمِ هُوَ كِي
يَهْ جَانِنَا جَاهِي كِي حَضْرَتِ إِمَامِ حُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ نِي مَدِينَةٍ رَوَاةُ هُونِي كِي دُنِ سِي لِيكِرُنُونِ تَارِيخِ
مَحْرَمِ تَكِ جَسْكُو بَلَايَا أَوْ طَلَبِ كِي وَدَعْوَتِ جِهَادِ عَامِ كِي تَتِي جَوْتَامِ سِلْمَانُونِ بِرِ وَاجِبِ تَحَاوِيَكِرُنُونِ
عَلَى السَّرَدِّ هَا مَا سَرَاةُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ حَدِيثِهِ أَنَّهُ مَنْ سَمِعَ دَاعِيَ أَهْلِ الْبَيْتِ
الْهَ أَوْ أَسَى دَعْوَتِ كِي رُكِرُنِي بِرِ وَهْ بِرِ خَاجِمِي سِيْدِي هُونِي تَتِي جَسْكُو آيَنِي سِنِي نَانَا كِي حَدِيثِ سِي
نَقْلِ فَرَايَا كَمَا قَالَهُ لِعَبْدِ اللَّهِ الْجَعْفِيِّ وَغَيْرِهِ مِمَّنْ لَقِيَهُ أَوْ كَتَبَ إِلَيْهِ وَبَكَتْ بَتِي جَانِي
عَبْدُ اللَّهِ جَعْفِي رَاهِرِنِ سِي هِي آيَنِي هِي فَرَايَا أَوْ رُلُوكُونِ سِي جَوْرَاهِيْنِ آيَنِي طِي أَوْ قَابِلِ
شَرِكِ جِهَادِ تَتِي هَا دُنِ سِي هِي زَبَانِي أَوْ بَعْضُونِ كِي نَامِ بِرِ بَذَرِيْعِي تَحْرِيرِ طِي كِي آيَنِي اِسِي عِلْمِ خَذَا
أَوْ رُسُولِ صَلِي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كِي تَبْلِيغِ فَرَايَا وَوَعْدُ مِمَّنْ إِنَّ تِلْكَ الدَّعْوَةُ مِنْ أَكْبَرِ
الْكِبَايِرِ أَوْ رَاسِ دَعْوَتِ جِهَادِ عَامِ كُو تَبُولِ نَكِرُنَا كِنَا هَا نِ كَبِيرِهِ مِمَّنْ سِي بَرَا كِنَاهِ تَتَا فَمِمَّنْ لَمْ
يُحِبَّ دَعْوَتَهُ هَذَا فَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِ قَوْلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّ
مَنْ كُتِبَ فِي الشَّكْرِ بِسِمْسَةِ دَعْوَتِ جِهَادِ كُو تَبُولِ نَكِرُنَا كِنَا هَا نِ كَبِيرِهِ مِمَّنْ سِي بَرَا كِنَاهِ تَتَا فَمِمَّنْ لَمْ
صَلِي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَا صَادِقِ آيَا كِي وَهْ مَتَعْلَقِ كِي هَلِ رُزْخِ مِمَّنْ كَرَايَا جَانِي كَا وَلِهَذَا عَدَّ
الْحُسَيْنِ مِمَّنْ هَذَا الرَّجُلُ مِنَ الْمُعْتَدِّينِ اِسِي وَاسْطِ جَنَابِ إِمَامِ حُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ نِي
عَبْدُ اللَّهِ جَعْفِي كُو دُورْخِي اِرْشَادِ فَرَايَا وَآمَا هَذَا دَشْمَةُ بِنِ مُسْلِمِ فَقَدْ جَاءَ عِنْدَ الْحُسَيْنِ
عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ يَدْعُو بِدَعْوَةِ الْجَمَاعِ إِلَّا الْعَامِمِ بِرِ شَمِ ابْنِ مُسْلِمِ وَهْ اِرْزُو
حَضْرَتِ كِي خَدْمَتِ مِمَّنْ حَاضِرِ هَا آيَنِي اُسْكُو جِهَادِ عَامِ كِي وَاسْطِ طَلَبِ نَبِيْنِ فَرَايَا تَتَا

[illegible]

دَعْوَةُ الْجِهَادِ وَالْوَعِيَّةُ بِالْعَيْنِ الْعَمَلُ الْفَصْلُ الْخَامِسُ وَالْعَشْرُونَ فِي لَفْظِ دَاعِي كِي وَمَعْنَى
 جہاد پر ولایت کرتی ہو اور لفظ داعیہ کے اول میں وار ہو ملانے اور فریاد کرنے پر ولایت کرتی
 ہے وَاَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلَیہِ السَّلَامُ بَیِّنَ لَہُمْ شَکَہُ مَا لَکُمَا مِنْ رُتْبَةٍ فِي الثَّقَاتِ فَقَالَ اِنَّہُ
 مَعْنَى سَمِعَ لَنَا دَاعِيَةً وَلَوْ مُجْتَبً فَيَسْتَسْتَوُونَ مَعَهُ مَا يَكُنْ لَکُمَا مِنْ رُتْبَتَيْنِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ
 فَرَفَعْنَا ظَہْرَ غُلَامٍ بِہِ ہُو کہ حضرت امام حسین علیہ السلام نے ہر شے سے یہ حکم بیان فرمایا تھا کہ آج کے
 دن جو لوگ اس معرکہ میں حاضر ہیں اور ہمارے فریاد اور آواز سنا کر ہمارے دو گریٹے وہ دو شخص
 ہونگے اور ان دونوں باتو نہیں بہت بڑا فرق ہوگا کہ ہر شے کے آواز سنا کر اس شخص کو ہر شے کے
 وَلَوْ كَانَ هَذَا اَيْضًا وَاجِبًا عَلٰی كُلِّ مُسْلِمٍ اسلئے کہ ہر شے ابھی مسلم نے اسی جہاد و غاص
 کی شرکت سے انکار کیا تھا اگرچہ یہ نصرت بھی ہر مسلمان پر واجب تھی وَلٰوْنِیْ لَکُمْ قَدْ تَرَدَّدَ لَیْسَ لَہِ
 فِی تَا وَیَسِّلُ الْحَدِیْثِ اور اسی سبب سے جناب مجلسی رحمہ اللہ کو ہمارے اس حدیث کی
 تاویل میں تردد ہوا ہے اسی نظر سے کہ حضرت نے ہر شے کو کیوں گرا جازت پہلے بائیں دسی لیکن لَوْ کَانَ
 قَدْ اسْقَطَ حَقَّ عَنْ هَذَا الرَّجُلِ لَاجْلِ حِیَاۃِ صَبَیْہِ الَّذِیْنَ قَدْ کَانَ خَلْفَہُمْ مَرَامٌ
 علیہ السلام نے اپنا خاص حق ہر شے سے ساقط کر دیا اس واسطے کہ وہ اپنے شکر کو فی حفاظت کرے
 جنگ کو نہ میں چھوڑ آیا تھا کَمَا اسْقَطَ ذٰلِکَ الْحَقُّ عَنْ اصْحَابِہِ وَاَهْلِ بَیْتِہِ بِسَبْحِ
 سے تمامی اصحاب و رابلیت سے اپنے اس حق کو ساقط کر دیا تھا وَلَیْسَ فِیْہِ مَعْلُ تَرَدُّدٍ اَصْلًا
 اور اس میں کوئی مقام تردد نہیں ہے جیسا جناب مجلسی رحمہ اللہ کو ہوا وَهَذَا مَا نَقُولُہُ سے
 اسْقَاطِ حَقِّہِ الْخَاصِّ الْمَوْضِعِ الْیَسْرَ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ اِنْبَآئُہُ اَوْ اسْقَاطُہُ یہ وہ بات ہے
 جو ہم جواب میں اس اعتراض کے کہتے ہیں جو ہر شے سے ساقط کرنے ہمارا اس کے ہر شے سے وار د ہو ہوا
 یعنی یہ حق خاص خدا کی طرف سے حضرت امام حسین علیہ السلام کو سہم فرمایا گیا اس کے اوپر چاہیں
 اسکی بجا آوری کہ واجب کرویں اور میں چاہیں اسکی بجا آوری کہ واجب کرویں اَلَمْ نَقْرَأْکَ الْمُسْلِمِ
 الْمُسْتَغْفِرَ بِالْفَلَاحِ اَلَمْ نَقْرَأْکَ اَلَا سَلَامٌ شِیْءَ الْعِزِّ اَلَمْ نَقْرَأْکَ اَلَا سَلَامٌ شِیْءَ الْعِزِّ اَلَمْ نَقْرَأْکَ اَلَا سَلَامٌ شِیْءَ الْعِزِّ اَلَمْ نَقْرَأْکَ اَلَا سَلَامٌ
 واجب تھی یعنی جو مسلمان کمزور اور مظلوم کسی ظالم کے پیچھے ہیں کہ ظالم ہر مسلمان پر اس کی
 نصرت واجب ہوتی ہے وَهَذَا اَلَوْ جَوَّبَ مَعَارِضُ بُوْخَارِیِّہِ بِمَا اسْقَاطِہُ سَلَامٌ اَلَمْ نَقْرَأْکَ اَلَا سَلَامٌ

اور یہ نصرت واجب تھی مگر سنا ہم ہی اسکے اپنے بچوں کی ہر حفاظت اس پر واجب تھی اب دو چیزیں اس پر واجب
ہوئیں وَلَكِنْ نُصْرَةُ الْحُسَيْنِ مِنْ رَجُلٍ وَاحِدٍ لَا يَصُونُهُ مِنَ الْقَتْلِ لَيْكِنْ نُصْرَتِ
امام حسین علیہ السلام کی اگر تمنا ایک ہر شے کرتا جناب امام حسین علیہ السلام کو قتل سے بچا
نہیں سکتا تھا وَصِيَانَةُ أَهْلِيهِ تَصَيَّرَتْ بِهِ وَحْدَهُ وَأَوْطَالَتْ حِفْظَتُهُ تَنَا اسے کے
طے جانے سے پوری ہو گئی فَالْمُؤْمِنُونَ قَدْ كَانُوا مَوْجُودًا فَلَمَّا قَالَ لَهُ الْحُسَيْنُ بِكَ السَّلَامُ
بِالْخَيْطِ فَغَضِبَ مِنَ النَّصْرِ فَقَالَ لَوْ لَمْ يَكُنْ إِلَّا فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَمْ يَكُنْ إِلَّا فِي سَبِيلِ اللَّهِ اُس سے
فرمایا کہ تو مجھ کا اور رقت پر نہ رکھنا کہ یہاں سے اٹھنا انا آدمی الیہ نظر کرتا تھا وَقَالَ سَنُفِي
الْحُسَيْنِ رَكْعَةً اَوْ اَرْبَعَةً اَوْ سِتَّةً اَوْ ثَمَانَةً اَوْ عَشْرَةً اَوْ ثَلَاثِينَ اَوْ اَرْبَعِينَ اَوْ خَمْسِينَ اَوْ سِتِّينَ اَوْ ثَمَانِينَ اَوْ اَلْفًا اَوْ اَكْثَرَ اَوْ اَقَلَّ اَوْ اَمَّا اَنْتَ فَاَنْتَ اَبَدًا
تو وہ تھی جو میری سمجھ میں آئے اور خاص حسین میں یہ تاویل فرمائی ہو کہ آج ہر شے کو جو
اجازت طے ہونے کی دسی یہ محض ترجمہ اوکے حال پر فرمایا کہ بہت شدید عذاب میں داخل ہوا
نہو وَهَذَا اَدَبُ الْاَشْخَاصِ الْاُمَمَةِ اَجْمَعِينَ اور یہ خاص طریقہ حضرت امام حسین علیہ السلام
کا تھا بہ نسبت اشخاص امت کے اور مطلب اس تاویل کا یہ ہو کہ اگر ہر شے میدان کارزار میں
موجود رہتا اور آپ کی فریاد کو سنکر مدد کرتا تو وہ کافر ہو جاتا اور شفاعت جناب رسالت آپ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے محروم رہتا اور اب بھی اگر چہ گنہگار ہوا مگر کافر نہیں ہوتا اِنْتَبِہْ اَلْاَمَامُ فِي اَنَّ
الْحُسَيْنَ بَقِيَ النَّصْرَةَ عَنْ رَأْسِهِ لَمْ يَكُنْ يَلْزَمُ لَهٗ لَلْمَلِكِ اِسْمٌ اَوْ نِسْبَةٌ اَوْ جَابِیٌّ رَاہُکَ عَبْدُ اللَّهِ
نے باوجودیکہ مال سے نصرت کی تھی اور پہر اپنے اسکو سنکر دعوت جہاد فرمایا اب میں کہتا ہوں
اِنَّ اِجَابَةَ الدَّعْوَةِ وَعَدَمَ اِجَابَتِهَا یُخْتَلِفُ بِحَسَبِ الْاَشْخَاصِ دَعْوَتِ جہاد کا قبول کرنا
اور رد کرنا بحسب اشخاص کے مختلف ہوتا ہے فَمِنْ النَّاسِ مَنْ یَسْتَحِقُّ بِنَصْرَةِ الْبَدَلِ مِنْ
مَالِهِ فَقَطَّ بَعْضُ دُمِی تُو ایسے ہوتے ہیں کہ فقط مال خرچ کرنے کی نصرت کے لائق ہوتے ہیں
وَمِنْهُمْ مَنْ یَخْتَصُّ نَصْرَتُهُ فِی صَنْعَةٍ مِنْ صَنَائِعِ الْجَارِ وَالْحَدَّادِ وَالْعَالِ وَغَیْرِہُمْ فَرَاہُ الْاَمَامُ
اور بعض لوگ ایسے ہیں کہ انکی نصرت فقط کسی دست کاری میں مطلوب ہوتی ہے جیسے بڑھئی
اور لوہار اور نمبلند وغیرہ انکا جہاد یہی ہو کہ اپنے پیشہ سے مدد کریں وَمِنْهُمْ مَنْ یَسْتَحِقُّ بَدَلَ النَفْسِ
كَالْفُؤْلِ مِنَ الْاَبْطَالِ وَغَیْرِہُمْ مِنَ الْمُبَوَّرِیْنَ الْفَارِسِیْنَ فِی مَضَامِ الْعُجُوبِ اور بعض ایسے لوگ ہیں کہ

اولن کی نصرت فقط جان بازی سے متعلق ہوتی ہی جیسے سپاہی بہادر اور سواران ہرزہ کار
 جو میدان جنگ میں نامور ہو چکے ہوں کُل اُمورِ بَخْشِ بَنُوْع مِنَ الْمَصْرَةِ الَّتِي يَلِيْقُ بِهَا
 پس ہر ایک شخص اسی نصرت سے خاص ہے جو اسکے لائق ہو فَمَنْ لَمْ يُجِبْ دَعْوَةَ الْجَاهِدِ بِأَمْرِ
 مُحْتَجِبٍ فَكَانَ كَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ وَرَدَ الدَّعْوَةَ مُطْلَقًا پس جو شخص اجابت دعوت کی اسطرح ہے
 کہ بندہ جو اسکے ساتھ خاص ہو گیا اوس نے جہاد سے انکار کیا اور بالکل رنہوت جہاد کو رد کیا
 فَإِنَّهُ لَا يَكِلُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وَتَحْتَهَا اسلئے کہ خدا کسی کو کسی امر کی تکلیف نہیں دیتا ہے
 جبکہ تمہارا اوس سے منوسکے وَتَعْرِفُ ذَلِكَ لِإِسْتِحْقَاقِ جَعَلِ الْإِمَامُ أَوْ مِنْ نَصَبٍ مُشَاكِلٍ
 حَاضِرٍ بِأَمْرِ خَاصٍّ مِنْ أُمُورِ الْمَصْرَةِ اور یہ استحقاق اسطرح بھیجنا جاتا ہے کہ امام یا نائب امام جس
 شخص کو جس نصرت سے مخصوص کر دے وہی اسکا جہاد ہے وہی اوسکی نصرت ہے فَمَنْ كَانَ عَبْدًا لِلَّهِ
 الْجَاهِدِ مِنَ الْفَوَاسِ الْأَبْطَالِ فَكَانَ يَلِيْقُ بِدِ الْمَصْرَةِ بِدَلِ نَفْسٍ وَكَمْ فَعِلَ فَهُوَ رَا
 لِدَعْوَةِ الْجَاهِدِ یہی حال عبد المد جفی کا ہوا چونکہ وہ ایک سپاہی جو ان مرد تھا اوسکے لائق
 یہی نصرت تھی کہ جان بازی کرتا اور اس نے کی پس وہ بالکل منکر دعوت جہاد ہو گیا وَاَمَّا
 مَا كَانَ يَبْدُلُهُ مِنَ الْفَرَسِ وَالرُّحَى وَالسَّيْفِ فَلَمْ يَكُنْ مُحْتَاجًا إِلَيْكَ اور گھوڑا اور نیزہ اور
 تلوار جو دیتا تھا اسکی کچھ احتیاج نہ تھی کَمَا صَدَّرَ بِهِ الْحُسَيْنُ فَكَانَ كَمَا الْقَرْحُ فَهُوَ دَاخِلُ
 فِي قَوْلِ النَّبِيِّ الَّذِي سَأَلَهُ الْحُسَيْنُ عَنْ جَنَابِ إِمَامِ حُسَيْنٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ نے اوس سے
 کہدیا کہ ہلکوا اسکی طرف کچھ حاجت نہیں ہو اب حال عبد المد جفی کا ثابت ہو گیا کہ وہ منکر دعوت
 جہاد تھا پس اسی حدیث کا مصداق ہوا جسکی روایت جناب امام حسین علیہ السلام نے فرمائی
 أَمَا قَوْلُ الْحُسَيْنِ لَهُ إِنَّهُ مُضِلٌّ فَلَا يَتَّخِذُ عَصْدًا فَصَحَّ الْمَضِلُّ الْمَهْلِكُ وَالْمُضِلُّ
 یہ بات جو حضرت نے عبد المد جفی سے کہی کہ وہ مضل ہے اور مہلک ہے اِنَّا مُضِلٌّ كَوْنُهُمْ
 قرار دیتا پس مضل کے معنی ہلاک کر دینا ہے اور مضل کرنے والے کے ہیں وَتَعْرِفُ ذَلِكَ أَوْ
 بِالْمَضِلِّ لَمْ يَكُنْ وَهَلَاكَ نَفْسِهِ عَنِ تَقَاعُدِ عَنْ نَصْرَةِ أَلِ كُوَيْلٍ كَوْنُ شَخْصٍ
 زمانہ تہ اسنی عمر کا منہاں کر دینا اور اپنے نفس کو ہلاک کر دینا والا اسنی عمر کا منہاں کر دینا
 اَلِ كُوَيْلٍ كَوْنُ شَخْصٍ وَكَمْ فَعِلَ فَهُوَ رَا وَقَدْ كَانَتْ الشَّهَادَةُ تَنْفَعُ الْحُسَيْنَ حَيَوَةً

أَبَدِيَّةٍ مِنَ السَّعَادَاتِ الَّتِي لَمْ يَفُزْ بِمِثْلِهَا أَحَدٌ مِنْ أَنْبِيَائِ الدُّنْيَا إِلَى أَبَدٍ بِإِذْنِ
 حَالِ الْكَمَالِ شَهِادَتِ هَمْرَاجِ جَنَابِ إِمَامِ حُسَيْنٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَ زَنْدِ گَانِ جَاوِیدِ مَحَنِّی اور اِیسی سَعَادَتِ مَحَنِّی
 کَ مِثْلِ اُسکے کُسی کَو اَزَل سے اَبَدِ تَحْکِ نہ حَاصِل ہوئی اَوْ حَاصِل ہوئی اِکْا قَرِی اَنْ سَعَدَ اللهُ
 الْجَحَنِّی قَدْ تَلَا خَلْدَهُ النَّدَمُ حَتَّى كَادَتْ نَفْسُهُ تَقِيضُ اِسَی عَمْرَ اللّٰهِ جَعْفَرِی کَا مَالِ دِیکھئے
 کَ سَقْدَرِ اَوْ سَکُونِ دَامَتِ حَاصِل ہوئی کَ جَبِ یا دُکْرَتَا تَحَا جَانِ لِسَبِّهِ رِجَالُ اَمْتَحَا وَكَانَ يَقُولُ بَعْدَ
 شِمَادَةِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاصْحَابِهِ فُحَا طَبَا لِنَفْسِهِ لَمَّا رَوَا فِي الْخَصَاءِ نَصْلَ الْحُسَيْنِ
 اور بَدِ شَهِیدِ ہو جانے جَنَابِ إِمَامِ حُسَيْنٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ اور اِصْحَابِ اَبَوْنِ حَضْرَتِ کَ ہمیشہ اپنے نَفْسِ
 کَ طَامَتِ کَرِ اَسْتَحَا اور یہ اَشْعَارِ پڑھتا تھا بِطَرَحِ خُصَائِصِ حُسَيْنِیْنِ رِوَا یَتِ کِ ہر
 فَيَا لَيْلَ حَسْرَةً مَا دُمْتُ حَيًّا تَرْدِدُ بَيْنَ خَلْقِي وَالتَّرَاقِي بہت بڑی حَسْرَتِ اور نَدَمِ
 کِ بَاتِ ہر جَبْ تَحْکِ مِیْنِ زَنْدِ رہو لَگایَ حَسْرَتِ مِیرے گُویِ مِیْگِ حُسَيْنِیْنِ حِیْنِ یَطْلُبُ بَدَلِ
 نَصْرِنِ بِعَلَى أَهْلِ الضَّلَالَةِ وَالْبَغْيِ بہت بڑی حَسْرَتِ کَ جَنَابِ إِمَامِ حُسَيْنٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 جِسْوَ قَتِ مَحْمُودِ سے طَلَبِ نَصْرَتِ جِہَادِ پَرِ فرماتے تھے اَوْسِ لُڑائی مِیْنِ جِہَادِ اَوْ نَکُو لَکَرِ اَوْ رِمنَا نَقِیْنِ
 سے دِرِپِشِ تھی عَدَاةً يَقُولُ لِي بِالْقَصْرِ قَوْلًا أَتَتَرَكُنَا وَتَدْعُنَا بِالْفِرَاقِ ہا بھی کَلَامِ
 ذِکْرِ ہر کَ قَصْرِ بَنی مَقَاتِلِ مِیْنِ مَحْمُودِ فرمایا تھا کَ تُو ہمارِی نَصْرَتِ کَ چھوڑتا ہا ہر ہمارے فِرَاقِ
 پَرِ اَنسُو بہاتا ہر یہ کیا کرتا ہر و کُو اِنِّی اَوَّاسِیْہِ بِنَفْسِی لَکِنَا لَتُ کَرَامَتِہِ یَوْمِ التَّلَاقِ ہر مَسْئَلِ
 ہے کَ اَکْرَمِیْنِ نے اپنی جَانِ آپِ پَرِ نِشَارِ کَرِ دِی ہوئی ہر وَرِ قِیَاسِہِ جِہَادِ کَرَامَتِ کَا مَسْتَحَقِّ ہو تا
 مَعَ بَنِ الْمُصْطَفَى نَفْسِہِ وَدَاةً قَوْلِی ثُمَّ وَدَّعَ بِالنَّظَائِقِ اور ہَمْرَ اَوْ فَرْزِ مَصْطَفٰی صَلی اللّٰہُ
 عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمِ کَ ہوتا مِیرِی جَانِ اَوْ نِشَارِ ہو جاے کَ اَوْ مَوَدِّیْنِ نے مَحْمُودِ سے سَخِہِ پھیر لیا اور
 رِخْصَتِ ہو کر مَحْمُودِ سے اپنے قَتْلِ گاہِ کُورِ اَوَّانِہِ ہو گئے فَلَوْ لَکِنِ السَّامِعُ قَلْبَ حَیٍّ لَہُمْ لَیَوْمِ
 قَلْبِی بِالْفِرَاقِ اَوْ اَکْرَفُوسِ کَرْنِ سے کُسی اَدَمِ کَا دِلِ پھٹ سکتا ہے تُو مِیرِ اَوَّلِ یہی چاہتا
 ہے کَ پھٹ کر سِیْنِہِ سے نکل جاے فَقَدْ فَانَا وَکَلَاؤِی نَصْرًا وَحُسَيْنًا وَخَابَ الْآخِرُونَ
 اِلَى الْبَغْيِ جِنِ لُکُونِ نے اِسِ جِہَادِ مِیْنِ حَضْرَتِ کِ نَصْرَتِ کِ وہی لُکُونِ اَوْسِ کَرَامَتِ اَنزِی کَ پُہنچ گئے
 اور جِنِ لُکُونِ کَ دِلِ صاف نہ تھے اور نَصْرَتِ سے حَضْرَتِ کِ بَا زِ رہے وہ اِسِ کَرَامَتِ قَطْعِی اَنَا سِیْدِ ہو سکتے

أَقُولُ وَقَدْ قُبِلَتْ مِنْ كَلَامِهِ طَرَا أَنَّهُ تَكَلَّمَ وَكَذَلِكَ الْأَمْرَانِ مِنْ كِتَابِهِمْ أَنَّ شَارِعَ عَبْدِ
 جَعْفَرٍ كَيْفَ ثَابِتٌ هُوَ كَمَا كُنَّا نَسْتَعِزُّ بِهِ مِنْ كَلَامِهِ وَنَحْنُ نَحْنُ كَرْتَارُ مَا حَتَّى مَاتَ مُتَلَهِّفًا
 نَادِيًا مَابِنْدًا لَا تَنْفَعُهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَمَا كُنَّا نَسْتَعِزُّ بِهِ مِنْ كَلَامِهِ وَنَحْنُ نَحْنُ كَرْتَارُ مَا حَتَّى مَاتَ مُتَلَهِّفًا
 كَرْتَارُ مَا حَتَّى مَاتَ مُتَلَهِّفًا كَرْتَارُ مَا حَتَّى مَاتَ مُتَلَهِّفًا كَرْتَارُ مَا حَتَّى مَاتَ مُتَلَهِّفًا
 كَانَ حَرِيصًا بِالْغُرَبَاءِ وَالْيَتَامَى وَالْمَسْكِينِ وَالْأَتَامِ بِهِ وَلَمْ يَجِبْ دَعْوَتَهُ لِعُذْرِهِ أَوْ رِيهِ يَحْيَى مَعْلُومٌ هُوَ كَمَا كُنَّا
 قَابِلٌ نَعْرِتُ كَيْفَ تَحْمِلُ مِنْ نَعْرِتِ نَامٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَنَحْنُ نَحْنُ كَرْتَارُ مَا حَتَّى مَاتَ مُتَلَهِّفًا
 مَرَّجٌ يَحْيَى مَعْلُومٌ هُوَ كَمَا كُنَّا قَابِلٌ نَعْرِتُ كَيْفَ تَحْمِلُ مِنْ نَعْرِتِ نَامٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَنَحْنُ نَحْنُ كَرْتَارُ مَا حَتَّى مَاتَ مُتَلَهِّفًا
 لَيْفَهُ وَوَجَدَهُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَحْمِلُ مِنْ نَعْرِتِ نَامٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَنَحْنُ نَحْنُ كَرْتَارُ مَا حَتَّى مَاتَ مُتَلَهِّفًا
 مِنْ مَاتَ مُتَلَهِّفًا قَابِلٌ نَعْرِتُ كَيْفَ تَحْمِلُ مِنْ نَعْرِتِ نَامٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَنَحْنُ نَحْنُ كَرْتَارُ مَا حَتَّى مَاتَ مُتَلَهِّفًا
 ذَكَرْتُهَا فِي بَابِ الْأَسْتِصْالَةِ السَّيِّئَةِ أَوْ رِيهِ يَحْيَى مَعْلُومٌ هُوَ كَمَا كُنَّا قَابِلٌ نَعْرِتُ كَيْفَ تَحْمِلُ مِنْ نَعْرِتِ نَامٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَنَحْنُ نَحْنُ كَرْتَارُ مَا حَتَّى مَاتَ مُتَلَهِّفًا
 جَدَا كَانِ مِنْ كَلَامِهِ وَوَجَدَهُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَحْمِلُ مِنْ نَعْرِتِ نَامٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَنَحْنُ نَحْنُ كَرْتَارُ مَا حَتَّى مَاتَ مُتَلَهِّفًا
 اسْتَحْيَى وَوَجَدَهُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَحْمِلُ مِنْ نَعْرِتِ نَامٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَنَحْنُ نَحْنُ كَرْتَارُ مَا حَتَّى مَاتَ مُتَلَهِّفًا
 الْحَسَنِ كَمَا كُنَّا قَابِلٌ نَعْرِتُ كَيْفَ تَحْمِلُ مِنْ نَعْرِتِ نَامٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَنَحْنُ نَحْنُ كَرْتَارُ مَا حَتَّى مَاتَ مُتَلَهِّفًا
 كَرْتَارُ مَا حَتَّى مَاتَ مُتَلَهِّفًا قَابِلٌ نَعْرِتُ كَيْفَ تَحْمِلُ مِنْ نَعْرِتِ نَامٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَنَحْنُ نَحْنُ كَرْتَارُ مَا حَتَّى مَاتَ مُتَلَهِّفًا
 كَمَا كُنَّا قَابِلٌ نَعْرِتُ كَيْفَ تَحْمِلُ مِنْ نَعْرِتِ نَامٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَنَحْنُ نَحْنُ كَرْتَارُ مَا حَتَّى مَاتَ مُتَلَهِّفًا
 الَّذِينَ اخْتَارُوا الشَّيْءَ الَّذِي كُنَّا نَحْمِلُ مِنْ نَعْرِتِ نَامٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَنَحْنُ نَحْنُ كَرْتَارُ مَا حَتَّى مَاتَ مُتَلَهِّفًا
 كَمَا كُنَّا قَابِلٌ نَعْرِتُ كَيْفَ تَحْمِلُ مِنْ نَعْرِتِ نَامٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَنَحْنُ نَحْنُ كَرْتَارُ مَا حَتَّى مَاتَ مُتَلَهِّفًا
 انْصَارَ قَرَارُ يَوْمِهِمْ وَوَجَدَهُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَحْمِلُ مِنْ نَعْرِتِ نَامٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَنَحْنُ نَحْنُ كَرْتَارُ مَا حَتَّى مَاتَ مُتَلَهِّفًا
 أَوْ رِيهِ يَحْيَى مَعْلُومٌ هُوَ كَمَا كُنَّا قَابِلٌ نَعْرِتُ كَيْفَ تَحْمِلُ مِنْ نَعْرِتِ نَامٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَنَحْنُ نَحْنُ كَرْتَارُ مَا حَتَّى مَاتَ مُتَلَهِّفًا
 هُنَاكَ أَمْرٌ وَأَنْ لَمْ يَكُنْ يَحْمِلُ مِنْ نَعْرِتِ نَامٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَنَحْنُ نَحْنُ كَرْتَارُ مَا حَتَّى مَاتَ مُتَلَهِّفًا
 هُنَاكَ أَمْرٌ وَأَنْ لَمْ يَكُنْ يَحْمِلُ مِنْ نَعْرِتِ نَامٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَنَحْنُ نَحْنُ كَرْتَارُ مَا حَتَّى مَاتَ مُتَلَهِّفًا
 اصْحَابُ جَمْعِ اللَّهِ وَنَحْنُ نَحْنُ كَرْتَارُ مَا حَتَّى مَاتَ مُتَلَهِّفًا
 أَوْ رِيهِ يَحْيَى مَعْلُومٌ هُوَ كَمَا كُنَّا قَابِلٌ نَعْرِتُ كَيْفَ تَحْمِلُ مِنْ نَعْرِتِ نَامٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَنَحْنُ نَحْنُ كَرْتَارُ مَا حَتَّى مَاتَ مُتَلَهِّفًا

گفتگو کرے اور آپ سے ہونی تھی اُسکا اثر اسقدر نہ تھا اسوقت سے تو حرفے پختہ ارادہ حضرت
کی نصرت کرنے کا کر لیا تم لکھا کان اَحْسَنُ مِیْسِرُ اِلٰی اَیِّ جِهَةٍ شَاءَ وَلَا یَمْنَعُهُ اَحَدٌ
وَلَا یَضِیْقُ عَلَیْهِ اَنَّ یَرْتَدَّ اِلَی الْکُوفَةِ وَفَدَّ کَانَ مَا مَوْسَرًا بِذَلِكَ کَمَا عَلِمْتُمْ
پھر چونکہ جناب امام حسین علیہ السلام چلے جاتے تھے جدھر آپکا جی چاہتا تھا اور حرا آپکے منہ میں
کرتا تھا اور نہ کسی طرح کی درشتی کرتا تھا کہ آپکو کوہ کی طرف پیر لائے حالانکہ اسی بات پر مامور تھا
جیسا کہ سکا بیان اوپر ہو چکا ہو فلما بکثرت ذلک ابْنُ زَبْدٍ اَنَّ اَلْحُرَّ لَعَلَّه یُوَاسِی بِالْحُسَیْنِ
جب یہ خبر ابن زیاد کو پہونچی اور اسکو شبہ ہوا کہ شاید حضرت سے مل گیا ہو قَالَ مَرَدَاةُ الْحَدِیْثِ
اَنَّ ابْنَ زَبْدٍ کَتَبَ اِلَی اَلْحُرِّ کِتَابًا وَهُوَ الْکِتَابُ الَّذِی رَسَدَ فَعِنِ یَنْتَوٰی
ابن راویان حدیث کا یہ بیان ہو کہ ابن زیاد نے حرا کے نام پر ایک خط لکھا یہ وہی خط ہے جو منیوی
کے مقام پر حرا کے نام سے بھیجا ہوا ہے وَفِی رِوَاۃٍ اِیْضًا اَنَّ ابْنَ زَبْدٍ کَانَ فِی قَصْرِ بَنَی
مُتَقَاتِلٍ عَنِ السَّیِّدِ سَرَّحَهُ اَللّٰهُ وَوَسَّوْدَهُ یَعْدِیْبُ اَطْعَمَ نَاسًا اور ابو مخنف
کی روایت میں اس خط کا آنا مصر بنی مسائل میں مامور ہوا اور سعید ابن طاووس حماد شہد لکھتے
ہیں کہ عزیز بھانپا میں یہ خط آیا تھا وَلَا یَعْدُ تَکْرَارُ وَرُوْدُهُ اِلَی اَلْحُرِّ فِی کُلِّ الْمَنَازِلِ قَاتِلٌ
اُمَیْیُوْنِ عَلَی عَسْکَرِهِ اور کچھ دوسرے بھی ہیں کہ مکر یہ خط ہر منزل پر آیا تھا اسلئے کہ حرا اسوقت امیر
الشکرا بن زیاد تھا وَاَمَّا مَا رَوٰهُ فِی الْبَحَارِ اَنَّ اَلْحُرَّ وَاصْحَابَهُ فِی مَنَزِلٍ رَاحِلَةٍ کَانَ اِذَا
یُرُوْدُوْنَ اَلْحُسَیْنَ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَاصْحَابُهُ یَخُو الْکُوفَةَ رَدًّا شَدِیْدًا اِمْتَنَعُوا عَلَیْهِ
لیکن بحار میں یہ جو روایت کی ہے کہ حرا اور اسکے اصحاب منزل رحلہ میں حضرت امام حسین علیہ
السلام کو مع انکے اصحاب کے کوہ کی طرف پیرتے تھے اور شدت کرتے تھے مگر حضرت اسکو مانا
فَاَرْتَفَعُوا فَلَمْ یَزَالُوْا یَسْرُوْنَ حَتّٰی اَنْتَهَوْا اِلَی اَیْنَتَوٰی فَلَعَلَّه لَا مَعْنٰی لَهُ
پس وہ سب لوگ اونچے پر چڑھ گئے اور بائیں طرف ہٹتے ہٹتے یہاں تک چلے کہ منیوی کو
پہونچ گئے پس کیا عجب ہو کہ اس روایت کی کچھ اصل نہواذ اَلْحُرُّ لَمَّا کَانَ بِنَفْسِهِ اَشَارَ
اِلَی اَلْحُسَیْنِ عَلَیْهِ السَّلَامُ بِاَهْذِ النَّصْفِ مِنَ الطَّرِیْقِ وَلَمَّا نَعَزَّ لَا صَحَابَهُ الْوَاقِدِیْنَ
اِلَیْهِ مِنَ الْکُوفَةِ وَذَكَرَ لَهُ اَلْحُسَیْنُ مِنْ مُعَا هَدَتْهُ لَهُ فَاَمْتَنَعَ اَسْلَمَ کہ ہر گام

خود حر نے تیسری راہ چلنے کو بخوشی جناب امام حسین علیہ السلام کو اجازت دی تھی اور حبسوت
چار اصحاب حضرت کے کوفہ سے آئے اور حرا و کئے آنے سے متعزز ہو حضرت امام حسین علیہ
السلام نے اسکو معاہدہ یاد دلایا تب و کئے روکنے سے باز رہا و ایضاً اشارۃ الیہ باموسی قد
حُوت مِنَّا اَشَارَةً اِلَيْهَا فَاَلَيْكَ يَسْرُودُ هُوَ وَاصْحَابُهُ اِلَى الْكُوْفَةِ نیز حر نے بہت
سے امور کا جناب امام حسین علیہ السلام کو مشورہ دیا چنانچہ ہم اسکو بیان کر چکے ہیں پھر بعد ایسے
باتون کے سمجھ میں نہیں آتا کہ اب حضرت کو اور آپکے اصحاب کو کوفہ کی طرف پھیرتا ہوں یا نہ
فَلَا يَكُونُ اِلَّا الصَّلَامُ اَلَّتِي ذَكَرْنَاهَا اَلْاگر یہ روایت بھاری صحیح ہو تو انہیں مصلحتوں سے منکر ہونا
کر چکے ہیں مثل تقیہ وغیرہ کے شاید حر سے یہ فعل واقع ہوا ہو نعم بعد و زود اَلْاشارۃ اِلَى الَّذِي ذَكَرْنَاهُ
وَبَعْدُ وَصَوَّلَ اِلَا مَا هُنَاكَ بَعِثْنَا اَنَّ الْحَرْقَ قَدْ مَنَعَهُ عَنِ الْمَسِيرِ اِنْ بَعْدَ اَن
خطابن زیاد کی جسکا ذکر ابھی ہم نے کیا ہی اور بعد ہو چنے حضرت کے اس مقام پر صحیح ہو کہ حر
نے حضرت کو چلنے سے روکا قال فی البحار فَلَکُمْ نِزَالُ اَوَّلِ تَبَا سَمَوْن حَتَّى اَنْتَحَوْا اِلَى نِیْنَوٰی
بِالْمَكَانِ الَّذِی نَزَلَ بِهٖ الْحَسَنِ بِسَاحِرِی رَوَا یَہُ کہ بائیں طرف پرتے چلے آتے تھے
بیان تک کہ نینوی میں اس مقام پر ہو چنے جہاں پر حضرت امام حسین علیہ السلام نے مقام
کیا تھا وَاِذَا رَکِبَ عَلٰی خَيْبٍ لَّہٗ عَلَیْہِ السَّلَامُ مُتَنَبِّا قَوْمًا مُّقْبِلًا مِنْ اَلْکُوْفَةِ ناگاہ
ایک شہسوار نظر آیا جو اپنے عمر و فاقہ پر سوار تھا اور کمان اپنے دوش پر رکھے ہوئے کوفہ سے چلا
آتا تھا جَمِیْعًا یَنْظُرُوْنَ فَلَمَّا اَنْتَهَرَ اَلْحَمْرُ سَلَّمَ عَلَی الْحُرِّ وَاصْحَابِہٖ وَ لَمْ یَسَلِّمْ عَلَی الْحَسَنِ
عَلِیہِ السَّلَامُ وَ اصْحَابِہٖ وَ نَوْنِ طرف کے لوگ اسکے انتظار میں ٹھہر گئے جب قریب آیا اس فتر سوار
نے حرا اور اصحاب حر پر سلام کیا اور حضرت امام حسین علیہ السلام اور انکے اصحاب پر سلام نہیں
کیا وَ دَفَعَ اِلَی الْحَمْرِ کِتَابًا مِنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ زَیَادٍ اَمَّا بَعْدُ فَحُجَّجَہُ بِالْحَسَنِ حَتّٰی بَلَغَ کِتَابَہُ
ہُنَا اور حر کو اسنے ایک خطابن زیاد کا دیا جس میں یہ لکھا تھا بعد القاب وغیرہ کے
کہ جناب امام حسین علیہ السلام کو تنگ کر دینا اور بہت درشتی سے پیش آنا جسوقت یہ خط میرا
تیرے پاس پہونچے و یَقْدُمُ عَلَیْکَ رَسُوْلٌ وَا لَا تُنْزِلْہٗ اِلَّا بِالْعَرَاۃِ فِی غَیْرِ خُضْرٍ وَا مَا
اور جسوقت یہ فتر سوار تیرے پاس پہونچ جائے اس جناب کو ایسی جگہ اوتارنا جہاں کھانسی

بھی نہ جیتی ہو اور نہ اوس مقام پر پانی بہم پہونچے وَقَدْ اَمَرْتُ رَسُولِي اَنْ يَلْزِمَكَ
 وَلَكَيْفَا يَرْفَعُكَ حَتَّى يَأْتِيَنِي بِالْغَدَاةِ اَقْرَبِي وَالسَّلَامُ اور میں نے اپنے اس بھیجے ہوئے آدمی کو
 حکم دیا ہو کہ تیرے ساتھ رہے اور تجھ سے جدا نہ ہو جب تک کہ تو میرے حکم کی تعمیل کر کے اوسکی اطلاع
 اسی کے ذریعہ سے مجھ کو دی فقط قُلْتُ وَهَذَا اَيْدُلُ عَلٰی مَا قُلْنَا مِنْ اِسْتِْبَاهِ بْنِ مَرْيَادٍ
 بِالنِّسْبَةِ اِلَى الْحَرِّ وَعَدَمُ تَصْيِيقِهِ عَلَى الْحُسَيْنِ اِلَى يَوْمِهِ هَذَا میں کہتا ہوں کہ یہ خط
 ابن زیاد کو دلا کہتا ہو کہ ابن زیاد کو حر سے شبہ سازش کر لینے کا جناب امام حسین علیہ السلام
 سے ہو گیا تھا اور یہ بھی ثابت ہوتا ہو کہ اوس دن تک کسی قسم کی شدت اور تنگ گیری حر سے
 بہ نسبت حضرت کے عمل میں نہیں آئی تھی قَالَ فِي الْبَحَارِ فَلَمَّا قَرَأَ الْكِتَابَ قَالَ لَهُمُ الْحَرُّ
 هَذَا كِتَابُ الْاَمِيرِ يَقُولُ فِيْهِ كَذَا وَكَذَا اَجَبَ حَرٌّ مِنْ خَطِّ بَطْرِ حَاسِبِي طَرَفٌ مُتَوَجِّهٌ بِمُحَرِّ كُنْزٍ لِّكَ
 يَهْ خَطِّ ابْنِ زِيَادٍ كَايَا هُوَ حُسَيْنٍ اَيْسَى اَيْسَى بَاتِينَ اَوْسٍ نَعْلَمِي مِنْ فَاخَذَهُمْ اَلْحَرُّ بِالنَّزْوِلِ
 اِلَى ذٰلِكَ الْمَكَانِ عَلَى غَيْرِ مَاعٍ وَلَا قَرِيَّةٍ حَرٌّ مِنْ اَوْسٍ مَقَامٍ بِرِ حَضْرَتِ كَوْمَعَ اصْحَابِكَ اَوْ تَرْنَةً كَا
 اعلان کیا جہاں پر نہ پانی نہ تھا اور نہ آبادی گانوں کی تھی فَقَالَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ دَعَا
 وَجِجًاكَ يَنْزِلُ فِيْ هَذِهِ الْقَرْيَةِ يَعْنِي النَّاصِرَةَ اَوْ سَفِيْنَةَ حَضْرَتِ اَمَامِ حُسَيْنٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 نے حر سے کہا واسے نہ تجھ پر اسے حر ہکو آگے چلے وے ہم اس گاؤں میں اور تریگا اور گانوں سے
 مراد حضرت کی غاضریہ یا سفینہ سے تھی قَالَ لَا وَاللّٰهِ لَا اَسْتَطِيعُ ذٰلِكَ وَهَذَا سَامِعٌ قَدْ
 بَعِثَ عَلٰی عَيْنًا حَرٌّ لِّكَ قَسَمُ بِنْدَابِ مَجْهٍ اَيْ كُوْآگے روانہ ہو نیکی اجازت دینا کا متوجہ نہیں
 باقی رہا کہ یہ شتر سوار بطور مخبر یا گونیدہ کے میرے پاس آیا ہو قَالَ لِّلْسَيِّدِ اِنَّ الْحُسَيْنَ
 عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِّلْحَرِّ اَلَمْ تَأْمُرْنَا بِاَلْحَرِّ بِالْعُدْوَلِ عَنِ الطَّرِيقِ فَقَالَ بَلٰی اور جناب سید
 نے فرمایا ہے کہ حر کو حضرت نے یاد دلایا کہ تو نے خود پہلو راستہ سے
 الگ ہو جانے کی اجازت دی تھی حَرٌّ عَرْضُ كِي كِه درست اور بجا ہو گرا ب یہ خط آیا
 ہے اور مخبر بھی میرے اوپر مقرر ہو گیا جو بات بات میں مجھ کو ٹوکے گا اور
 ابو مخنف کہتے ہیں کہ اوس خط کو حَرٌّ نے حضرت امام حسین علیہ السلام کو پڑھا دیا اور
 سب کے سب روانہ ہوئے تا اینکہ ہر جگہ کے دن جس دن کہ یہ کیفیت تھی کہ بلا میں داخل ہو

باب بیست و ششم پہونچنا جناب امام حسین علیہ السلام کا زمین کر بلا پر اور نام زمین کا مکرر پہونچنا اور بیان اون امور کا جو اس پہونچنے میں تھے

قَدْ سَأَوْنَا فِي الْبَابِ الَّذِي قَبْلَ هَذَا الْبَابِ مِنْ مَوْزُودِ كِتَابَةِ بْنِ سَيَّاحٍ إِلَى
حُزَيْنِ بْنِ يَزِيدٍ الرَّيَّاحِيِّ هُمْ فِي اسباب سے پہلے ابن زیاد کا خط بنام حر کے آنا بیان کیا
ہے قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ وَسَأَرُوا وَاجْتَبَعُوا حَتَّى أَنْتَوُا إِلَى أَرْضِ كَرْبَلَا وَذَلِكَ يَوْمَ الْأَمْرِ بَعْدِ
ابو مخنف کہتے ہیں کہ خط کے آنے کے بعد سب سب روانہ ہوئے تا انیکہ زمین کر بلا پر مدبر کے دن
پہونچے وَقَفَ فَرَسُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ تَحْتِهِ فَانْزَلَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَمَّا وَارَكَ
اُخْرَى فَلَمْ تَبْعَثْ مِنْ تَحْتِ خُطْوَةٍ وَاحِدَةٍ جب اس زمین مقدس پر پہونچے یکا یک دگھوڑا
حسپر حضرت امام حسین علیہ السلام سوار تھے ٹھہر گیا وہ صحبہ نما اس دگھوڑے سے اوتر کر دوسرے
دگھوڑے پر سوار ہوئے اس نے بھی ایک قدم آگے نہیں بڑھایا وَلَمْ يَزَلْ يَرْكَبُ فَرَسًا بَعْدَ فَرَسٍ
حَتَّى سَرِكَ سَبْعَةُ أَفْرَاسٍ وَهَنَّ عَلَى هَذَا الْحَالِ پھر تو حضرت نے دگھوڑے بدلنے شروع کئے یہاں
تک کہ ساتھ دگھوڑے اپنے بدلے اور کسی نے ایک قدم آگے نہ بڑھایا فَلَمَّا سَارَى الْإِمَامُ ذَلِكَ الْكَافِرَ
الْفَرَسِ قَالَ يَا قَوْمُ مَا يُقَالُ لِهَذِهِ الْأَرْضِ مِنْ جِبِ حضرت امام حسین علیہ السلام نے اس امر
غریب کا مشاہدہ فرمایا اپنے ہمراہیوں سے مخاطب ہو کر پہونچنا کہ اس زمین کا نام کیا ہوا ہے
کون سی سرزمین ہے قَالُوا أَرْضُ الْغَاصِرِثَةِ اُونِ لُغُونِ نے عرض کی کہ یہ زمین غاضرہ کے
کھلاتی ہے قَالَ هَلْ لَهَا سَمٌ غَيْرُ هَذَا قَالُوا نَسْتَعِيذُ بِكَ نَسْتَعِيذُ بِكَ اسکا اور بھی نام ہے
لُغُونِ نے عرض کی کہ نینوی بھی اسکو کہتے ہیں قَالَ هَلْ لَهَا سَمٌ غَيْرُ هَذَا قَالُوا نَسْتَعِيذُ بِكَ نَسْتَعِيذُ بِكَ پہونچنا
کہ اسکا اور بھی کوئی نام ہے تب صحابہ نے عرض کی کہ ہاں اسکو کر بلا بھی کہتے ہیں قَالَ فَعِنْدَ ذَلِكَ
تَنَفَّسَ الصُّعْلَاءُ وَقَالَ أَرْضُ كَرْبَلَا وَابْلَاءِ ابو مخنف کہتے ہیں کہ جب یہ نام حضرت نے سنا تو
ایک ٹھنڈی سانس اور لاپنی اپنے لی اور فرمایا کہ یہ زمین مصیبت اور امتحان کی ہے

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قُفُّوا وَلَا تَحْكُمُوا مِنْهَا بَعْدَ اس سانس لینے کے اپنے فرمایا کہ میں اب ٹھہر جاؤ
 اب یہاں سے آگے نہ بڑھو قہمنا واللہ مناصر کا بنا اسی جگہ پر قسم بخدا ہماری سواری اور
 برادری کے ادبٹ بٹھائے جائینگے وہمنا واللہ شفاک دماکنا اور اسی جگہ پر خدا کی قسم ہماری
 خون ریزی ہوگی وہمنا واللہ تمھیں حرمنا اسی جگہ پر قسم بخدا ہماری حرمت ضائع کی جائیگی
 وہمنا واللہ تقتل ربنا اسی جگہ پر قسم بخدا ہمارے جو مرد ہیں وہ شہید ہونگے وہمنا
 واللہ بدکھ اطفالنا اسی جگہ پر قسم بخدا ہمارے اطفال خرد سال بچ کئے جائینگے وہمنا
 واللہ شزار قبورنا اور اسی مقام پر قسم بخدا ہماری قبروں کی زیارت کی جائیگی
 وَبِئْسَ الْتَرْبَةُ وَعَدَنِي حَبْلِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا خَلْفَ لِقَوْلِهِ
 اور اسی مٹی کا پیوند ہونے کا میرے واسطے ہمارا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے
 وعدہ فرمایا ہوا اور کھنا اور کبھی ٹل نہیں سکتا جب یہ ساری کیفیت اپنے گھوڑے پر سے اتر
 نے سے پہلے بیان فرمائی تھیں نزل عن فرسہ بعد اسکے اپنے اپنے گھوڑے پر سے اتر
 أقول أمّا استنفها مہ عن اسم الأراض المقدسة جعل الله لي وجميع
 المؤمنین فیہا مستقرا وقرا ما اقلیہن ذلک علی حقیقتہ اب میں کہتا ہوں
 کہ اوس زمین مقدس کا میں ہیں خدا مجھ اور جملہ مؤمنین کو بہر مرنے کے جگہ دے بار بار
 نام پوچھتا کبھی نہیں ہو سکتا کہ یہ سب نام علی کے اپنے پوچھتا ہوں لان التقاعد الیہا
 والمعرفۃ بطریقہا کان طریقہا من سیدی رحمۃ اللہ اسلئے کہ لانے والے طرف اوس میں
 کے اور اسے بتلانے والے حضرت طراح تھے وقد علمت انہ قد اذاع علی محضرت
 الناس انہ یعرف الطریق او پر کے باب میں یہ معلوم ہو چکا ہو کہ طراح نے مجمع عام میں
 دعویٰ کیا تھا کہ میں اوس راہ کو پہچانتا ہوں وجعلہ معہودا بسلام العہد
 کما جعلہ الحسن بن ایضا معہودا اور طراح نے اوس راہ کو معین اور معبود کر لیا
 تھا جسطح حضرت امام حسین علیہ السلام نے بھی راہ معبود اور معین کو پوچھا تھا والہ معہود
 لا یكون فایرہ معروف حتی یسئل عنہ براسا ریسہ گشت عنہما را اور جو چیز باخود
 معبود اور معین ہو جائے وہ ایسی نہیں ہوتی ہر جسکو آدمی نہ پہچانتا ہوا سقد کہ بار بار اسکو

پوچھے اور اس کے نام کی اس قدر تحقیق کرے کہ وہ قیامت کے روز حجتہ الیٰ سبقتہ ادا کر دے
 علیٰ اَن لَّا رَحْلَ الْمَكُونَةِ قَدْ خَضَرَتْ بِهٖ سَاعَةً كَهْوَ وَنَكَاطٍ وَرَبِّهِ تَهْمُ جَانَا وَرَايَا قَمِ آگے
 نہ بڑھانا بڑی کامل دلیل اس بات پر تھی کہ وہی زمین مقدس جہان ہلکا آنا چاہئے آگے
 اب پوچھنا کیسا علیٰ اَن الْحُسَيْنِ يَوْمَ خُرُوجِهِ مِنَ الْمَدِينَةِ قَدْ ارَى اُمِّ سَكَمَةَ
 سَلَامُ اللّٰهِ عَلَيْكَ تِلْكَ الْبُقْعَةُ بِحُجَّاتِنَا اسیر طرہ یہ ہو کہ خود امام حسین علیہ السلام
 نے جناب اُم سلمہ کو یہ زمین بطور معجزہ کے دکھلا دی تھی اور نقشہ
 معرکہ کربلا کا جو بروز عاشورا واقع ہو گا ان کی آنکھوں کے سامنے کر دیا تھا جس دن آپ
 مدینہ سے چلے ہیں فلیکف یحییٰ علیہ السلام و معہ فہما یعینہما پس کیونکر ہو سکتا کہ آپ پر نام
 اس زمین کا پوشیدہ ہوتا اور شناخت اس کی آپ نہ کر سکتے و ایضاً فان الْحُسَيْنِ سَكَانَ قَدْ
 سَأَلَ الْحَرَّ قَبْلَ ذَلِكَ اَنْ يَنْزِلَ فِيْ ذَاوِ الْقَرْيَةِ اَوْ هَذِهِ يَعْنِي الْعَاصِيَةَ اَوْ سَفِينَةَ وَهَذَا
 اَيْضًا دَلِيلٌ عَلَى مَقَرِّ تِلْكَ الْبُقْعَةِ یہ بھی خیال کرنا چاہئے کہ حضرت امام حسین
 علیہ السلام نے سر سے درخواست کی تھی کہ ہم اس گائون میں یا اس گائون میں اتر گئے اور
 مراد حضرت کی فاضلہ اور سفیہ سے تھی یہ بھی دلیل اسی بات کی ہو کہ آپ میں مقام کہ پہنچا
 تھے فَلَا بَلَّ فِيْ ذٰلِكَ اِلَّا سَمْعُهُمْ بِالْغَيْرِ الْحَقِيقَةِ مِنْ اَسْدِ اَمْرٍ اَوْ اَسْبَابٍ پس ضرور
 ہو کہ آپ کے اس نام پوشیدہ میں جان بوجھ کر کچھ اسرار ہوں اور اسباب بھی ہوں فَمَقُولُ نَا وَنُفُو
 الْحَيَاةِ فَاِنَّ اَمْرًا مُّعْجَزًا يَّعْجِزُ عَنْ كُلِّ مَنْ صَحِبَهُ حَتَّى الْحَرُّ وَاصْحَابُهُ اَيْضًا اب ہم سرسبے
 بیان کرتے ہیں گھوڑوں کا رک جانا یہ تو ایک تنا بڑا معجزہ ہو جسے آپ کے تمام ہمراہیوں کی عقل
 حیران ہو گئی یہاں تک کہ حرا و اس کے ہمراہیوں کو بھی اس معجزہ کے ظاہر ہونے سے پوری
 حیرت ہوئی ہو گی وَلَعَلَّ الْغَرَضَ لَا هَمَّ فِيْ اِظْهَارِ تِلْكَ الْمُعْجَزَةِ هُوَ اَعْلَامُهُمْ بِاَنَّ
 كَلِمَا اخْبَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِيْ اَمْرِ شَهَادَتِهِ وَكَوْنِهِ مِنَ الْاَشْيَاءِ وَلَا وَصِيَاءَ فَرُوحِ
 وَمُحَارِبُوهُ كُفَّارًا اور بہت بڑی غرض اس معجزہ کے ظاہر کرنے میں یہ تھی کہ سب کو
 معلوم ہو جائے کہ جو کچھ جناب رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دربارہ شہادت امام حسین
 علیہ السلام کے خبر دی ہو اور انکو آئمہ دین اور اپنے اصحاب میں داخل کیا ہو وہ سب سچ ہی

سجاد الحق بن
فرمانی بن
زیادت
الحکیم نام

ہیں پس کوئی نام باقی نہ رہے جس سے غرض امام کی اس وقت متعلق ہو ولا یبعد ان
یکون من بعض الأعراس ان نُسِخَ الأمر من المقدسة بکل اسم ولقب لیکون
اسم واحد علی کونہا محطاً لرحالہ کچھ بعید نہیں ہو کہ منجملہ ان غرض
کے ایک یہ بھی غرض ہو کہ اس زمین کا کوئی نام اور کوئی لقب باقی نہ رہ جائے تاکہ بخوبی و
بصاحت تمام معلوم ہو جائے کہ آپ کے سفر تمام ہونے کا یہی مقام ہو فان فی اجتماع
الألقاب لا یبقی فی التعمین شیء فی العین المستقیمہا اسلئے کہ جب سب نام کسی چیز کے
شمار کر لیجائیں پھر اس کے پچھاننے میں کچھ شبہ باقی نہیں رہتا ہو و هذا أقرب للاختصاص
فی حصول الاستقامۃ الصادق عن ابلاغ البلاء صلوة اللہ وسلامہ علیہ
اور یہ تاویل بہت قریب ہو اور یہ احتمال زیادہ بصحت ہو کہ اسی وجہ سے باوجودیکہ
آپ خوب پچھانتے تھے اور بار بار اس زمین کا نام پوچھتے تھے اسلئے کہ پوچھنے والا
امام ہو جو اپنے زمانہ میں فصاحت اور بلاغت اور حکمت میں ثانی نہیں رکھتا کلام اللہ
اوس سے کیونکر صادر ہو سکتا ہو و ایضاً فان المعلوم من طریق الوحید ان اللہ
کلما یکون أحب عند المرء من الأشياء الموجدۃ فیکند بذکرہ کل امر
دوسرا احتمال یہ ہو کہ عقل سلیم پر یہ بات بخوبی ظاہر ہو کہ جو چیز انسان کو زیادہ محبوب
و محبوب ہوتی ہو جتنقدر اوس کا ذکر کیا جائے زیادہ لذت پہنچتی ہو و یروح قلبہ شکرت
ذکرہ باسم واحد و اسماء و الألقاب مختلفہ اور اس کے مکرر ذکر کرنے سے قلب کو تازگی اور
راحت پہنچتی ہو کہ ایک ہی نام اوس کا مکرر لیا جائے خواہ جتنے نام اس کے ہوں سب
جائیں سب سے راحت برابر پہنچتی ہو ولا یمم اذا كانت تلك الاسماء و الألقاب
دالة علی امور تتعلق بمحبوبۃ المرء خصوصاً اگر یہ نام اور مختلف القاب کو
اولن باتوں پر دلالت ہو جنکے سبب سے وہ شے آدمی کو محبوب اور پسندیدہ ہوئی
ہو فیتغنی المرء ان یدکر کل هذا بالصبر و سرة او سوقت تو ایسے مشتاق
آدمی کی بھی خواہش ہوتی ہے کہ وہ سب نام ضرور زبان پر آجائیں و کلما كانت
تلك الاسماء التي ذکرها الأصحاب کلها دالة علی الواقعات فلذلك

اَسْرَادُ الْاِمَامِ اَنْ تُنْذِرَ كَثْرَ بَعْثِ مَلَائِكَتَيْ سَا اور چونکہ یہ چاروں نام کر بلا
 کے جو اصحاب نے لئے تھے ہر ایک نام ان میں سے ایک مصیبت اور امتحان پر دلالت
 کرتا تھا جسکے جناب امام حسین علیہ السلام مشتاق تھے لہذا آپ کی خواہش یہ ہوئی
 کہ اس موقع پر رمز و کنایہ اور ان سب مصیبتوں کا بیان ہو جائے وَتَوْضِيحُ ذَلِكَ
 اَنَّ اَوَّلَ مَا ذَكَرُوْهُ وَهُوَ قَوْلُهُمْ اَسْرَضْنَا غَا ضِرَابِيَّةً اور
 توضیح اس مطلب کی اس طرح پر ہے کہ پھلانا نام جو اصحاب نے لیا تو یہی کہا کہ
 اَسْرَضْنَا غَا ضِرَابِيَّةً مَوْضِعُ اَسْرَاسِلِ الْحُسَيْنِ
 عَلَيْهِ السَّلَامُ الْيَوْمَ حَبِيبُ بْنُ مُظَاهِرٍ لَا سِتْنَصَارَةَ لَهَا خَيْرٌ مِنْ بَنِي اَسَدٍ اور غا ضریہ
 وہ مقام ہے جہاں چھٹی تاریخ محرم کی جناب امام حسین علیہ السلام نے حبیب
 ابن مظاہر کو واسطے طلب نصرت کے بھیجا تھا اور یہ آخری نصرت طلبی حضرت کی تھی
 فَلَمَّا اَسْرَادُوا نُصْرَتَهُ وَسَا سَرُوا مَعَ حَبِيبٍ مِّنْهُمْ اَهْلُ الْكُوْفَةِ وَكَانَ اَمِيرُهُمْ
 لَازِرًا رَقِ الشَّامِ حَبِيبُ بْنُ اَسَدٍ بارادہ نصرت ہمراہ حبیب بن مظاہر کے چلے کو فیون
 نے راہ میں اونہیں روکا اور سردار اور روکنے والوں کا ازرق شامی بھا جسکو
 بروز عاشورا حضرت قاسم نے قتل کیا ہُوَ قَوْمٌ بَيْنَهُمُ الْحَرْبُ فَأَنَّهُمْ مُّوَالِفَةٌ عَلَيْهِمْ
 وَرَجَعَ حَبِيبُ بْنُ مُظَاهِرٍ مَغْمُومًا قَوْمُ بَنِي اَسَدٍ اور لشکر شام میں لڑائی ہوئی
 بنی اسد کی جماعت قلیل تھی اسلئے اونکی شکست ہوئی اور گمرن کو چھوڑ کر بھی بھاگ
 گئے اور حبیب ابن مظاہر غمناک حضرت کے پاس پلٹ آئے اور ماجرا بیان کیا
 فَقَالَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَقَدْ يَبْتَئِسُ مِنْ نُصْرَتِهِ
 حضرت نے فرمایا کہ مدد اور قوت سوائے خدا کے اور کسشی مجھے طلب نہ کرنی چاہئے اور مسلمانوں
 کی نصرت سے اسدین کو یا آپ نا امید ہو گئے فَاذْكُرُوا الْغَا ضِرَابِيَّةَ كَانَتْ لَهَا اَسْمَاءُ
 بِذَلِكَ الْقَرْصِ پس غا ضریہ کا نام لینا اس وقت حضرت کو اسی مطلب کے باواری کے
 نظر سے مرعوب تھا تھے قَالُوا اَتَيْنَاكَ اِسْمُكَ بِمَا حَبَابِ نَامِ اس زمین کا مینوی لیا
 وَاهْلُ تَنْوِي هُمُ الَّذِيْنَ اَشْرَقَتْ مِنْهُمْ لَمْعُهَا وَبَشَرُهَا كَانَتْ مِثْلَ مِثْوَى وَهْ كَو

ہیں جن سے آپ نے یہ زمین اپنی خواہ گاہ کے کیو اسطے خریدی ہو اور اوصیٰ زمین پر
آپ کی قبر بھی ہے وَاَيْضًا اَهْلُ نَيْنَوٰى هُمْ الْكَاثِرُونَ فَنُوحَا جَسَدًا مَّعَ اجْسَادِ الشَّهَدَاءِ
هُم مَّعَهُمْ وَفَوْقَ فِي اَهْلِ السَّمَوَاتِ اَيْضًا بِشَدِّكَ اَنْ نَيْنَوٰى یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے
آپ کے جسد اطہر کو ہمراہ اجساد شہدا بارہویں تاریخ محرم کو دفن کیا بس یہ لوگ ملائکہ
آسمان کے نزدیک اسی بات میں ہمیشہ سے نام زد تھے یعنی ملائکہ آسمان میں انکا ذکر ہوا
کَرَنَاتُهَا كَمَا فِي رِوَايَةٍ اَمْ اَيُّكُمْ رَاَهَا سَنَئِيْتُ مِنْ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ رَحِمَ
مُورِدَهُ عَلَى الْاجْسَادِ الْعَارِيَةِ چنانچہ امام امین سے جناب زینب نے اس روایت کو سامنے جناب
سید الساجدین کے اس وقت نقل کیا ہو جب الہیبت کا گذر قتل گاہ میں بہ روز عاشورا
ہوا اور جناب سید الساجدین ان اجساد مقدسہ کو خاک و خون میں غلطان و پیکر کر
اس قدر بے تاب ہوئے قریب تھا کہ ریح آپ کی رُپ کر جسم سے نکل جائے پس مینوی کا ذکر
انہیں باتوں کی یاد آوری کے نظر سے آچو مرغوب تھا شام قالو اَکَمَا فِي بَعْضِ الرِّوَايَاتِ
اَنَّهُا كَسَمَّ بِشَطِّ الْفَرَاتِ پھر اصحاب نے تیسری مرتبہ بنا بر بعض روایات کے یہ کہا کہ
یا حضرت شط فرات بھی یہی ہو وَفِيهِ مِنَ الْاَخْتِصَاصِ لِوَاقِعَةِ الْحُسَيْنِ مَا لَا فَرِيدَ عَلَيْهِ
اور فرات کے نام سے جس قدر خصوصیت حالات امام حسین علیہ السلام کو ملے اس سے
زیادہ کسی بشر کو خصوصیت نہیں ہو سکتی اِنَّ الْفَرَاتَ مِنَ الْاَنْهَارِ الَّتِي اَعْطَاهَا اللهُ
يَخْلُقُ لَا مِثْلَ فَاطِمَةَ الرَّاهِلِ عام اسلئے کہ فرات اونہیں چارون نہروں میں
داخل ہو چکو خدا نے آپ کے مادر کرامی جناب فاطمہ علیہا السلام کو عطا فرمایا ہو وَمَعَ هَذَا
الْاَخْتِصَاصِ وَهُوَ بَقِيَ عَلَى شَطِّ الْفَرَاتِ عَطَشًا ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ لَّيْلًا فِي كُنُوزِ الْاَقْفَرِ
بوجود اس خصوصیت کے کنارہ فرات پر تین روز آپ پیاسے رہے اور ایک قطرہ اوسکے
پانی سے اس زمانہ میں آپ کو چپے کو ملا شام قالو اَکَرَبَكَ وَفَسَّرَهُ الْحُسَيْنُ بِكَرْبٍ وَبَكَاءٍ
بعد اوسکے جو تھی مرتبہ اصحاب نے امام خاص اوسکالے لیا اور کہا کہ یا حضرت کرب بایا ہی ہو اور
حضرت نے فرمایا کہ یہ لفظ کرب یا در بلا سے مشتق ہو وَغَرَضُكَ اَنْ الْكَرْبَ وَالْبَكَاءَ الَّذِي
اَسْتَقْنَتْ مِنْهُ الْاَنْبِيَاءُ اَبْتِي بِهَذَا قَبْلِي مِنَ الْاَنْبِيَاءِ اَيْضًا اور عرض حضرت کی یہ ہو کہ کرب و بلا

جس سے یہ نام بنایا گیا ہو اگرچہ مجھ سے پہلے اور انبیا کا بھی امتحان اس زمین پر تھوڑا
 تھوڑا ہو چکا ہو لیکن الْبَلَاءُ الَّذِي ابْتَلَانَا اللَّهُ بِهِ هُوَ الْبَلَاءُ الْمُبْتَلِيْنَ
 لیکن جن مصائب سے خدا ہمارا اس زمین پر امتحان کر لگا وہ بڑا بھاری امتحان ہو
 جس کا ظہور تمامی مخلوقات پر قیامت تک ہوتا رہیگا اَنْتُمْ فَنَسَاكَتُ الْكُتُبِ وَالْبَلَاءُ يَقُولُ
 هُمْ نَا وَاللَّهُ سَيَتَقَرَّرُ كَمَا نَفَضَلُ ذَلِكَ بعد اوسکے اپنے بلامین گرفتار ہونے کی
 تفسیر اپنے فرمائی اور چھ مرتبہ قسم شرعی یاد کر کے بیان فرمایا یہ وہ جگہ ہو یہ وہ جگہ ہو
 چنانچہ ہم اس قول کی شرح آگے لکھینگے قَالَ ابُو اسحاق لَا سَفَرَ بَنِي مِنْ عُلَمَاءِ
 أَهْلِ السُّنَنِ فِي كِتَابِ الْمُسْتَمْتَعِ بْنِ سِرِّ الْعَيْنِ فِي مَقَاتِلِ الْحُسَيْنِ
 ابوالواسحاق اسفراینی جو ایک بڑے عالم علماء اہل سنت سے ہیں اپنی کتاب مسملی
 نور العین میں یہ روایت کرتے ہیں اِنَّهُ لَمَّا بَلَغَ الطَّفَّ قَالَ يَا قَوْمِ نَا وَلَوْ كُنْ
 قَبْضَةً مِنْ تُرَابِ هَذِهِ الْأَرْضِ کہ جس وقت حضرت امام حسین علیہ السلام زمین کر بارہر پہنچے
 اپنے اصحاب فرمایا کہ اس زمین سے ایک مشت خاک نچو اور ٹھادو وَاَعْطَوْهُ قَبْضَةً
 مِنَ التُّرَابِ فَشَمَّهَا ثُمَّ اسْتَوْجَبَ طِينَةً مِنْ حَبِيْبِهِ لَوْ كُنْ نَا فِي مَشْتِ خَاكٍ كَمَا
 اَوْسَكُو حضرت نے سونکھا ہر ایک گیلی مٹی اپنی جیسے نکالی وَقَالَ هَذِهِ الطِّينَةُ جَاءَتْ بِهَا
 جِبْرِئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ لِحَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اَوْ
 فرمایا کہ یہ گیلی مٹی وہی ہو جس کو حضرت جبرئیل علیہ السلام خدا کے جناب سے میرا رسول
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لائے تھے وَقَالَ لَهُ هَذِهِ مَوْضِعُ تَرْبَةِ الْحُسَيْنِ
 اور حضرت جبرئیل علیہ السلام نے یہ بھی خبر دی تھی کہ جبکہ کی بیٹی ہو اوس جگہ قبر حسین علیہ
 السلام کی بھی ہو ثُمَّ رَفَاَهَا مِنْ يَدِهِ وَقَالَ هَذَا رَجُلٌ وَاحِدٌ بعد اوسکے اوس اوٹھائی
 ہوئی مٹی کو جو اصحاب نے آپ کے ہاتھ سے لیا اور فرمایا کہ ان دونوں بیٹوں کی ہر
 ایک مٹی ہو ثُمَّ قَالَ يَا قَوْمِ اَنْزِلُوا وَلَا تَبْرَحُوا بعد اوسکے اپنے اصحاب فرمایا کہ
 سوار یوں پر سے اترو اب ہمیشہ تمکو میں ہنا ہو گا هُنَا وَاللَّهُ مُنَاجِسًا كَايْتِ ابُو سہی
 جگہ پر قسم خدا ہماری سواری اور بارہر ہر سواری کے زونٹ جٹاے جائینگے تا آخر روایت حکماء

سے ہم نے اور ذکر کیا ہے وَلَقَدْ ذَكَرْتُ مُحَمَّدِي جَبْرِئِيلَ بِالطِّينَةِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ص
 فِي مَا نَزَّلَ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ نَارِ نَجِيمٍ عَنِّي الْكُوفِي مِنْ مَشَاهِيرِ عُلَمَاءِ أَهْلِ السُّنَنِ
 میں نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کا مٹی لیکر خدمت جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ و
 سلم میں تشریف لانا تاریخ اعظم کو نہ سے جو ایک مشہور عالم اہل سنت کے ہیں جناب ام سلمہ
 رحمہ اللہ کے فضائل کے باب میں لکھا ہوا ہے مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ص شَيْئًا وَبَكَى امَّ بَكَاءً
 شَدِيدًا اَوْ سَ عَالَمِي رَوَايَتِ مِثْلِهِ يَوْمَ يَوْمِ مِثْلِهِ كَوْنِهَا رِيسَالَتِ رَاسِلِهَا
 علیہ وآلہ وسلم نے سو لکھا اور بے تاب ہو کر آپ روئے لگے وَفَوْضَنِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ وَهِيَ بِكَانَتْ
 مَصُونَةً عِنْدَهَا اَوْ رَوَيْتُ بِحُكْمِ جَنَابِ رَسُولِ اللَّهِ ص اَلَيْسَ عَلَيْهِ وَآلِهِ سَلَامٌ اَمَّ سَلَمَةَ كَيْتُ
 محفوظ رکھی ہوئی تھی اور کسی کے پاس نہ تھی فَاخْرَجَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ اَلْحَدِيثَ اَنْ اَمَّا اَيْضًا
 میں حضرت امام حسینؑ کا اپنی بیٹی اس مٹی کا کالنا شاید اسوجہ سے ہو کہ ایک بھی یہ مٹی جناب رسول
 نے کسی وقت دی ہو یونہی اَنْ اَمَّ سَلَمَةَ لَمَّا اَتَتْ بِهَا مَخْرُوجًا مِنَ الْمَدِينَةِ بِفَارُوقَةٍ
 فِيهَا ثَلَاثُ التَّرْتِبَةِ فَاَعْطَاهَا الْحُسَيْنُ اَيْضًا ثَلَاثَةَ اُخْرَى وَقَالَ اِحْفَظِيهَا
 تِي قَامَ وَسَاقِي اُخْرَى اور اسی احتمال کی تائید اس روایت سے ہوتی ہے کہ جب وقت جناب
 ام سلمہ بروز روانگی امام حسینؑ مدینہ سے وہ شبیسی حسینؑ یہ مٹی بری ہوئی اونے کے پاس مات تھی
 حضرت کے پاس لائیں تھوڑی سے اور مٹی حضرت امام حسینؑ نے اُنکو دیکر فرمایا کہ ا سکودوسری شبیسی میں
 رکھو فَاذْاَسْرَأْتِ اِنَّهُمْ اَصَارَتَا دِمَا عَيْنِي فَاَعْلَمْتُ اَنِّي قَدْ قُتِلْتُ جَبَّ كَيْفَاكَ لِي وَنُونِ
 خون تازہ ہو گئی ہیں یقین کرنا کہ میں شہید ہو گیا وَاَبْجَلْتِ فَلَمَّا كَانَ اِتْيَانُ تِلْكَ التَّرْتِبَةِ
 بِاللَّيْلِ مَكْرَرًا مَرَّةً اَنَا جَبْرِئِيلُ مَرَّةً مَلِكُ الْمَطَرِ وَالتَّحَابُ مَرَّةً اَنَا غَيْرُهُمَا كَمَا هُوَ
 مَرْوِيُّ فِي كِتَابِ الْاَحَادِيثِ فَلَا بُدَّ لِي بِكَوْنِهَا مَحْفُوظَةً عِنْدَ الْحُسَيْنِ اَيْضًا مَخْتَصَرًا اَمَّ يَوْمَ كَيْفَاكَ اِس
 مٹی کے چھیننے میں خدا کو بڑا اہتمام منظور تھا اور کیونکہ یہ مٹی ایک بڑا معجزہ عجزت قائم البیسی سے ہی لہذا آ
 مرتبہ اسکو حضرت جبرئیل علیہ السلام لائے اولیک مرتبہ فرشتہ باران اور ابرا اور ایک آدم مرتبہ اور فرشتے
 بھی اس مٹی کو جناب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لائے تھے چنانچہ فریقین کی کتابوں میں مذکور
 ہے پس کیا بعید ہو کہ جناب امام حسین علیہ السلام کے پاس بھی یہی ہو اور اگر بلا میں جیب سے نکلا ہو

باب بہت ونہم کر بلا میں پہنچ کر جناب امام حسین علیہ السلام کا
ٹھنڈھی سانس لینا اور خاک شفا کا سونگھنا اور چہنہ مرہ
قسم شرعی کہا کر اپنے مصائب کو بیان فرمانا ان سب کے
اسباب اور اسرار کیا۔ مجھے چنگا بیان کیا جاتا ہے

وَحَرَّی بِنَا انْ بُنِیْنَ اُسْمَا سِرَاقُوَالِ حُسَیْنِ سِرَاقَا لِهَ التَّی مَضَى ذِکْرُهَا فِی رِوَایَۃِ
اَبِی مُخَنِفٍ وَ اَبِی اسْحَاقٍ لَا اسْفَنَ اَیْنِے اب ہکونفا سب ہی اودن اسرار کو
بیان کریں جو کچھ حضرت امام حسین علیہ السلام نے بروقت پھونچنے زمین کر بلا کے
فرمایا اور جو کچھ اس وقت آپ نے کیا جیسا کہ روایت ابو مخنف رحمہ اللہ اور ابو اسحاق
اسفرائینی میں اور پھر گزر چکا لیتضمیمہ لک ان الحسین علیہ السلام قد اُخْبِرَ
بِکُلِّ مَا یَجْرِی عَلَیْہِ فِی ذَٰلِکَ الْوَقَامِ کہ نجد بی معلوم ہو جائے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام نے
اس وقت جو جو مصائب پر زمین کر بلا میں گزرنے والے تھے سب کی خبر دیدی تا قول
مَا نَقُولُ اِنَّہُ کَمَا ذَکَّرَ اَصْحَابُہُ مِنْ لَا سَامِیَ وَلَا لَقَابٍ لَا سَنَفُہَا صَہُ مَرَادَا وَ کَانَ
عَرَضٌ لَا قَامَ مِنْ ذِکْرِہَا اَتَّهَاتَدَلُّ عَلٰی بَعْضِ الْاَوَاقِیَاتِ سِطھے تو ہم یہ کہتے
ہیں کہ جب اصحاب نے حضرت کے گئے نام اور زمین کے لئے سبب لکے کہ حضرت اوس کے پو پچھا
اس امر خاص میں حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک نام ایک خاص واقعہ پر دلالت کرتا ہے
وَهُوَ کَوْنُ اَرْشَا مِنْ اِجْتِمَاعِ الْاَنْصَارِ وَ سَقُوطِ فِرَیضِ الْجَمَادِ الْعَامِ عِنْدَ عَن
اَصْحَابِہِ وَقَدْ دَلَّ عَلَیْہِ ذِکْرُ الْغَاضِیَۃِ اَیْکَ وَ اَقْعَدَ تَوَیِّحَا کہ انصار کے زیادہ
فراہم ہوئے اس لئے کہ اس وقت اور جماد عام کا وجوب ایسے اور آپ کے اصحاب ساقط تھا
اس واقعہ پر لفظ غاضریہ نے دلالت کی چنانچہ اوپر کی باب میں مذکور ہو چکا ہے وَ کَوْنُہُ
تَبَدُّلِہَا دَیْمَہُ مُلْقٰی عَلٰی الرَّمَہِ ضَاعَ اِلَی الثَّانِیِ عَشَرَ مِنَ الْمُحَرَّمِ ثُمَّ یَدَّ فِیْہِ
اَہْلُ یَنْبَغُوۃِ وَقَدْ دَلَّ عَلَیْہِ ذَٰلِکَ الْقَبْرُ دوسرا واقعہ یہ تھا کہ بعد شہادت

کے آپکی لاش زمین گرم پر بارہویں تاریخ تک محرم کی پڑھی ہوگی میرا ہون تاریخ
 و سکو باشندگان مینوی دفن کر نیلے اس واقعہ پر لفظ مینوی نے ولالت کی وکوئہ ظمانا
 عَطَشًا نَاصِعَ قُرْبِ الْمَشْرِعِ وَوَجُودِ الْمَاءِ الْجَارِي الَّذِي يَشْرَبُ مِنْهُ الْهَوَىُّ
 وَالنَّصَارَى وَقَدْ دَلَّ عَلَيْهِ ذِكْرُ شَطِّ الْقُرَاتِ اِيك واقعہ یہ تھا کہ آپ
 پیاسے رہینگے باوجودیکہ پانی کا گھاٹ قریب ہوگا اور آب روان خشک سامنے آنکھوں
 کے بہتا ہوگا جسکو علاوہ مسلمانوں کے یہود اور نصاریٰ بھی پی رہے ہونگے اور آپ پر
 وہ پانی بند کیا جائیگا اس واقعہ پر ولالت شیطانات کے ذکر کرنے سے ہوئے وَاِنَّكَ يَبْنِي
 فِي ذَلِكَ الْمَقَامِ بَلَاءً أَحْسَنًا دَلَّ عَلَيْهِ لَفْظَةُ كَرَبَ لَا اِيك واقعہ یہ تھا کہ
 آپ کا اس مقام پر پورا امتحان لیا جائیگا اس پر لفظ کرمانے ولالت کی فلما اجتمعت
 الْعَلَمَاتُ الْمُقَدَّسَةُ الْعَشْرُ مَعَهُ عِنْدَ اللَّهِ الْمَكْتُوبَةُ فِي صَحِيفَةِ الْخَاصَّةِ
 لِصُجَّحِهِ وَمَقْتَلَبِهِ وَتَبَيَّنَ بِكُونِهِ ذَلِكَ الْمَقَامِ تَنَفُّسُ الصُّعْدِ رَأً حَبِيبِ
 عَلَامَتِينَ كَيْفَ هُوَ حَكِيمٌ جَوْتَقْدِيرِ امْتِدَادِ قَتْمَا جَارِي ہوئی تھیں اور آپ صحیفہ میں
 آپ کے متقل کی یہی نشانیاں تھیں اور یقین ہو گیا کہ وہ مقام جسر میرا امتحان لیا
 جائے گا یہی ہوا سوقت اپنے ایک ٹھنڈی اور لاہی سانس بہری وَالصُّعْدَاءُ فِي
 اللَّفْتِ نَفْسٌ بِأَسْرَدٍ طَوِيلٍ اور صعدا کے معنی لغت عرب میں ایسی سانس کہ بہن جو سرد
 اور راز ہو وَسَبَبُ طَوْلِ النَّفْسِ عَلَى مَا فَسَّرَهُ الْأَطْبَاءُ يَكُونُ إِقَامًا وَجَعًا وَالاِحْتِشَاءَ
 أَوْ ضَيْقًا فِي أَعْضَاءِ النَّفْسِ فَبَارِئِ امْتِنَانِ الْهَوَاِ اور لاہی سانس لینے کا سبب
 جیسا طبیبوں نے دریافت کیا ہے دو چیزوں میں سے ایک چیز ہوتی ہو یا تو اندرونی اعضا
 میں آدمی کے درو ہوا سانس لینے کے جو اعضا ہیں اون میں سے کسی پیدا ہوا اور جو
 راہیں ہوا کی آمد رفت کے بدن میں ہیں اون میں کسی وجہ سے تنگی پیدا ہو جائے وَسَبَبُ
 الْمَرُودَةِ هُوَ مَوْتُ الْقُوَّةِ الْغَيْرِ بَزْتِهِ وَخُجُودِ الْحَوَاسِ الْأَصْلِيَّةِ وَاسْتِحَالَةِ الْمَزَاجِ
 الْحَاثِلِ لِلْقَلْبِ إِلَى الْمَزَاجِ الْبَاقِ وَرُتْمُ حَسِّ سَاسِ لِيْنِے کا سبب آدمی کو یہ ہوتا ہے کہ قوت بنے
 فنا ہو جائے اور اصلی حرارت بدن کی بجھ جائے اور قلب کا مزاج گرم سرد ہو جائے

وَقَدْ عَدَّ النَّفْسُ الْبَاسِرُ مِنْ عَمَلِكُمْ الْوَالِهَيْنِ الْمُسْتَأْنَيْنِ اَيْضًا طَعْنِي سَانِس
 یعنی خدا سے بدنامی والوں کی جو جہول و اودھ اور مشتاق کسی چیز کے ہوں اِن لَمْ یَكُنْ لِي مَا نَعِ شَوْعِي
 لَقُلْتُ اِنَّكَ مِنْ نَفْسِ الْمُشَاقِّ اِذَا لَمْ يَكُنْ لِي مَا نَعِ شَوْعِي اِذَا لَمْ يَكُنْ لِي مَا نَعِ شَوْعِي
 طَعْنِی سَانِس نشانِ عاشق کی ہو وَلَکِنَّ الشَّرَّعَ قَدْ نَعَمَ مِنْ اَنْ یُطْلَقَ لَفْظُ
 الْعِشْقِ وَهُوَ الْعَمَلُ الْمُسْتَحْتَجُّ وَیَصِفُ اِلَى اللّٰهِ سُبْحَانَهُ اَوَّلًا نَبِیَّاءَ اَوَّلًا اُمَّةً
 وَاَنْتُمْ هُوَ مِنْ شَوْعِ الْمَقْبُولِ شَرْعِیَّتِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فَہَا بَارِ
 کیا ہو کہ لفظِ عشق کی جو ایک بیماری خراب اور زبون ہی بولی جائے اور خدایا بنیایا کہ
 علیہم السلام کی طینت اور سلی اضافت کیجاوے اور ایسا کلام اور یہ خصلت اور عادت
 صوفیوں کی ہو وہ کہتے ہیں عاشق خدا اور عاشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 یا عاشق حسین علیہ السلام اور ایسا کہنا گستاخی اور خلافِ ادب ہو شرعاً جائز نہیں ہے
 وَبِالْحُجَّةِ فَطَوَّلَ النَّفْسُ یَدُلُّ عَلٰی کَوْنِهِ مَوْعُوکًا قَدْ صَنَعَ صَدَکَہُ مِنْ کَثَرَةِ الْاَلَامِ
 وَتَشْدِیْقِ الْهَوِّ مَقْصُودٌ ہر کہ لانی سانس یعنی ولایت کرتی ہو کہ جناب امام حسین علیہ السلام
 کا سینہ تنگ ہو گیا تھا اور دم گھٹ گیا تھا اس قدر ایزا و توب اور رنج اور مالِ آپ کو چھوٹا تھا
 حَتّٰی اَنْتَ تَرَکَ حَرَمَ حَبِیْبًا وَاَسْتَمَاتَ حَرَمَ حَرِیْمٍ الْکَافِیَّةَ وَکَمَّیَا مِنْ فِیہَا
 یہاں تک دشمنوں نے حضرت کو تنگ کیا تھا کہ اپنے نانا کے مرقد کو چھوڑ دیا جس وضہ
 مقدس سے جدا ہونا آپ کو موت سے زیادہ ناگوار تھا اور وہاں سے جدا ہو کر غایہ
 میں پناہ لی وہاں بھی پناہ نہ ملی اور پناہ ملنی تو درکنار حج بھی آپ کرنے نہ پائے
 جس کو عمرہ سے بدل دیا و خَرَجَ نَاوِیَا مِنْہَا اِلٰی الْکُوفَةِ فَخَذَ لِبَاسَ شِیْعَہٍ وَقَتْلُوا اَخَاہُ
 وَمَنْ مَعَهُ ثُمَّ حُصِرَ حَتّٰی بَلَغَ هُنَا لَکَ مَکْرَ مَعْظِیۃً بِخَوْفِ مَقْتُولٍ یَا مُقْبِدِ
 ہو جانے کے آپ نکلے اور کوفہ جانے کا ارادہ تھا اس لئے کہ صدمہ باطلو آپ کے
 طلب میں آئے تھے اس زمانہ میں جو لوگ مدعی آپ کے پیروی اور اطاعت
 کے تھے اور دوستی کا اظہار کرتے تھے پھر گئے اور تشنہ خون ہوئے
 یہاں تک کہ آپ کے بھائی اور نائب خاص مسلم بن عقیل اور اوجہ ہمراہیوں

شہید کیا تا انکہ وہ جناب جب قریب کو رہے پہونچے لشکر حریف آگیا اور اسی
 حالت محاصرہ میں آپ کو بلا تک پہونچے اس سے زیادہ جنگی فتنوں اور کیا ہو سکتی
 ہے وَبَرَّكَ النَّفْسَ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّكَ قَدْ كَانَتْ مِنْ يَوْمِهِ هَذَا وَسَاعَتِهِ
 هَذِهِ اور ٹھنڈی سانس لینی اس بات پر دلالت کرتی ہو کہ آج کے دن دوسری
 تاریخ محرم کی اور یہ ساعت جبوقت آپ کو بلا میں داخل ہوئے اس وقت سے گویا
 آپ مر چکے اب اپنے تئیں زندہ شمار نہیں کرتے ہیں وَلَمْ يَبْقَ لَهُ وَلِيٌّ لَهُ الْمَكِّيُّ
 الْمُسْتَحَامُ حَرَّاسَةٌ فَمُؤَمِّتٌ مِنْ يَوْمِهِ هَذَا اور آپ کے دل میں بلکہ تمامی
 بدن میں اب وہ گرمی جو ریح میں ہوتی ہو باقی نہیں رہی پس گویا آپ مردہ ہو گئے
 وَيَوْمَئِذٍ مَا كُتِبَ لَهُ إِلَى أَخِيهِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ فِي يَوْمِهِ هَذَا الْكَارِوِي عَنِ الْبَاقِرِ
 عَلَيْهِ السَّلَامُ اور اسی مضمون کے تائید کرتے ہی وہ تحریر آپ کی جو اپنے بھائی
 محمد بن حنفیہ کو آج کے دن آپ نے لکھی تھی جسکو جناب امام باقر علیہ السلام روایت
 فرماتے ہیں مَا بَعْدُ فَإِنَّ الدُّنْيَا كَانَتْ كَمَا تَكُنُّ الْآخِرَةُ بَعْدَ هَذِهِ وَصَلَوَاتُكَ لِي
 بَعْدَ مُحَمَّدٍ حَفِيفٌ مَكْمُولٌ هُوَ مِثْلُ اسوقت ایسا سمجھتے ہیں کہ دنیا میں کبھی آئے
 نہ تھے یعنی اسوقت سے ہم اپنا شمار مردوں میں کر رہے ہیں فَتَدَّكَرُوا آخِرُ
 وَأَعْلَمُ أَنَّ سَيِّدَكَ وَإِمَامَكَ الْمُسْتَضْعَفَ الْعَرِيبَ الْإِنَّمَا
 تَنْفُسُ الصُّعْدَاءِ لَا ظَهَارَ مَا أَوْضَعْتَهُ لَكَ جَعَلَنِي اللَّهُ
 مِنَ الصَّادِقِينَ اس مقام پر برادر مومن کو بخوبی سوچنا چاہئے اور یہ بات
 جانتی چاہیے کہ اس کے سردار اور امام جنگ و دشمنوں نے بہت ستایا تھا یہاں تک
 کہ وطن بھی انہوں نے چھوڑ دیا تھا کہ بلا میں پہونچکر جو آہ سرد اپنے کھینچی غرض اس
 سے یہی تھی کہ اپنی شدائد کو ظاہر فرمائیں جیسا میں نے اسکو اس تاویل میں بیان
 کیا ہو خدا مجکو اس تاویل کے بیان کرنے میں سہا کر دے نَعَمْ بَقِيَ الْكَلَامُ فِي أَنَّ
 النَّفْسَ الْبَاسِرَ دَلِيلٌ عَلَى وَلَوْ غَرَامٌ فَقَدْ تَعْلَمُ أَنَّ غَرَامَهُ وَشَوْقَهُ
 إِلَى لِقَاءِ اللَّهِ وَلِقَاءِ حَبِيبِهِ وَأَمَّا وَابِيهِ وَآخِرُهُ إِلَى مَتَى كَانَ بَابُ

باقی رہی کہ ٹھنڈی سائل ایک بی تابی اور بخود می اور فرط اشتیاق ولالت
کرتی ہو پس یہ تو بخوبی معلوم ہو کہ حضرت کی بخود می اور اشتیاق ملاقات
پروردگار کا جن معنوں سے صحیح ہو سکتا ہو اور اشتیاق اپنے جدا نامدار
اور مادر گرامی اور پدر بزرگوار اور برادر عالی مقدار کا کس قدر تھا و کیف
تَوْضِیْحُهُ وَفَتْشَاحُهُ فَلَا یَکْفِیْنِیْ لِبَیَانِهِ اَلْفُ عِبَارَةٍ مَّحْصَا اَوْشُقْ
اور اشتیاق کی شرح کیونکر ہو سکتی اور ہزار طریقہ سے اگر اوسکا بیان کروں
تو شمع بھی اوس کا بیان نہو سکیگا و کتبہ مَوْضِیْحًا مَا قَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ
اِنَّهُ قَدْ وَعَدَنِيْ جَدِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَلَا خُلْفَ لِقَوْلِهِ اور اس
اشتیاق کے بیان کرنے کے واسطے بھی قول حضرت امام حسین علیہ السلام کا
بخوبی کافی ہو جو آپ نے اسی وقت فرمایا ہو کہ مجھے میرے نانا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے اسی زمین پر میری شہادت اور اپنی ملاقات کا وعدہ فرمایا ہو
اور اوسکا فرمانا مل نہیں سکتا ثُمَّ اُخْرِجَهُ الطَّيْنَةَ عَنْ جَنْبِهِ بَعْدَ مَا
فَاوَلَهُ بَعْضُ الْأَصْحَابِ قُبْضَةً مِّنَ التُّرَابِ وَشَمَّةً اِیَّاهَا
كَانَ اَيْضًا مِّنْ وُّجُوْهِ تَعْيِيْنِ الْمَوْضِعِ بِهَرِیْلَى مِثْلِیْ کا اپنے جیب سے نکالنا
بعد ازاں کہ اصحاب نے ایک مشت خاک آپ کو اوٹھا دی تھی اور
دونوں مٹیوں کو سونگھ کر ایک کو سینک دینا یہ فعل بھی آپ کا اسی
غرض سے تھا کہ موضع موعود بخوبی متعین ہو جائے جسکے پیچھے آج آٹھپے
ہوئے ہیں اور شناخت مرقد کی طرح طرح کے افکار کر رہے ہیں
وَلَكِنْ سَمَّیْتُ التُّرْبَةَ لَا یَبْعُدُ اَنْ یَّکُوْنَ تَأْسِیًّا
لِّجَدِّ اَوْ اَيْضًا لِّکِنْ مِثْلِیْ کے سونگھنے میں علاوہ اس غرض کے
کہ مقتل کی شناخت ہو جائے ایک یہ بھی امر میرے خیال میں آتا ہو کہ امین
آپ کو پیر دی اسپنے نانا کے فعل کی بھی منظور تھی کہ حضرت رسالت
پنا ہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی اوسکو سونگھا تھا

باب سی ام جو اہل اعتراض کا کہ خاک شفا میں کوئی بوئے خاص
نہیں ہے پر آپ نے سو نگہ کر کیونکر پہچانا

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ إِنَّ التُّرْبَةَ يَكُونُ فِيهَا رَائِحَةٌ فَحُصُوصَةً مَا هِيَ إِلَّا أَنْ فَكَيْفَ يُنْسَبُ
إِلَيْهَا شَمُّ وَقَالَ هُوَ رَائِحَةٌ وَاجِدٌ أَرَأَيْتَ كَوْنِي فِيهِ اعْتِرَاضٌ كَرَّيْهِ كَخَاكِ شَفَا مِیْنِ
سوائے اس بوئے عام کے جو سب شیون میں ہوتی ہو کوئی خاص بو ایسی نہیں ہے
جس سے کوئی آدمی اس کو سو نگہ کر پہچان لے پہر کہہ کر اس بات کی نسبت حضرت امام حسین
علیہ السلام کی طرف یہ باتی ہو کہ حضرت نے اون دونوں شیون کو سو نگہ کر یہ فرمایا کہ
دونوں میں ایک ہی قسم کی بوئے خاص آ رہی ہو فُلْتُ قَدْ رَوَى أَرَبَابُ السَّائِرِ كَمَا
فِي تَارِيخِ بَعْضِ الْكُوفِيِّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّهُ قَالَ وَقَدْ شَمَمْتُهَا أَيْضًا فَإِنَّهَا كَانَتْ
تَقُودُ كَرَاخِطَةِ الْوَسْطِ مِیْنِ جَوَابِ مِیْنِ كُھُنگَا کہ ارباب سیر نے جیسی تاریخ ششم
کوئی مین ابن عباس سے یہ روایت کی ہو کہ مین نے بھی اوس مٹی کو سو نگہ کر جاسون
حضرت جبریل علیہ السلام خدمت میں حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے
تھے ایسی ٹھلی ہوئی بو اس کی تھی جیسی مشک کی بوتند ہوتی ہو فَلَا يَبْعُدُ أَنَّ تِلْكَ الطِّينَةَ
الَّتِي أَخْرَجَهَا الْحُسَيْنُ عَنْ جَنْبِهِ كَانَتْ كَذَلِكَ بِسَ كُھُچھہ ورنہیں ہو کہ جو
گیل مٹی حضرت امام حسین علیہ السلام نے اپنے جیب سے نکالی تھی اس کی بو ویسی ہی تھی جیسی
ابن عباس کی روایت میں ہو وَلَكِنَّ التُّرْبَةَ الَّتِي حَمَلَهَا بَعْضُ أَصْحَابِهِ وَهِيَ
أَيْضًا كَانَتْ ذَاتَ الرَّائِحَةِ وَالْآنَ لَيْسَ فِيهَا مِنْ تِلْكَ
الرَّائِحَةِ شَيْءٌ مگر جو مٹی اصحاب نے اٹھا کر حضرت کو دی تھی اوس میں ہی اوس دن ویسی
ہی تیز بو تھی اور اب وہ اوس میں نہیں ہو فَمَوْمِیْنِ لَاشْكَ لَا تِ الْعَوْنِصَةِ الَّتِي أَرْجُو
مِنْ اللَّهِ تَعَالَى أَنْ يُوَفِّقَنِي لِدَفْعِهَا أَلَمْ تَرَ بِهَ اِیْکَ عَرَضَ بَظَاہِرِ مَطْلَعِ مَعْلُومِ ہوتا ہو خدا سے میں سید
کرتا ہوں کہ اس کے دفع کرنے کی مجھ کو توفیق دی نَقُولُ أَمَّا كَوْنُهَا تَرِبَةً مُطْلَقًا وَتِلْكَ الرَّائِحَةُ
فَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَشْكُ فِيهِ مَنْ كَتَبَ هُوْنَ كَهْ مِیْنِ غَرِشِبُو کا ہونا عموماً ایسی ظاہر بات ہو

معرض
معرض

جسمین کسی کو شک نہیں کرنے کی جگہ نہیں ہو وقد یُنْخَذُ مِنْهَا الشَّمَاثُ وَاللَّحَارُ فَيَشْمَهُمَا
 الصَّرَیضُ مِثْلُ سَمِّی کاسطرا ابتداء ہی اور مٹی نخلیہ میں داخل کر کے بیمار کو سونگھائے جاتے ہے کہ باوجود
 ضعیف ہونے قوت شامہ کے اوکو سونگھتا ہی یہ تو عام خوشبو کا بیان تھا انا کو کونہا ذات اللہ الخ
 المخصوصہ فهو ایضاً ما لا یُحْجَلُ عَقْلُهُ عَادَةً بَابِ خَاکِ شفا میں بوسے خالص کا ہونا یہ بھی اسی بات
 ہے کہ بہ نظر عقل کے محال ہو بہ نظر عادت کے فَاِنْ لِبَعْضِ الْأَمَّاكِنِ خَوَاصٌّ طَبِيعَةٌ یَسْتَنْدِلُ بِهَا رُطَبُ
 التَّبَاقِیَا وَبِیَاہِہَا وَاشْجَارِہَا اسلئے کہ بعض قسم زمین کی ایسی خدائے پیدا کی ہو جسمین خالصتیں خلقی اسی
 موجود ہیں کہ انہیں خاصیتوں کی طرف اس زمین کی مٹی اور پانی اور رفتوں کی بوسوب ہو کر
 بخوبی سمجھائی جاتی ہیں نغم حکم التفرقة بین راحۃ ہذہ و ہذہ کیستدعی لک و لا الحس
 بان اس سرزمین کی مٹی یا پانی یا درخت کی بو میں دوسرے سرزمین کی مٹی وغیرہ سے فرق کرنا
 اور تبادلا دینا کہ یہ چیز اس سرزمین کی ہو یہ اس سرزمین کی یہ بات قوت شامہ کے قوی ہونے
 سے متعلق ہو اور یہ بھی محال نہیں ہو واذ لیس لاحد ان جمیعہ من ذکاء الحس لاحد من الناس
 اور کوئی آدمی کسی دلیل عقلی سے اس بات کو منع نہیں کر سکتا ہو کہ فلان شخص میں تیزی قوت شامہ
 کی نہیں ہو سکتی اسلئے کہ یہ امر قدرتی اور خلقی ہو اور مزاج معتدل کی تابع ہو فیمکن ان یکون
 لیبینا محمد و هو عادل الخلاق البشریۃ و لیس ببطی فی ذلک من ذکاء
 الحس ما لہ یخلق لاحد صواب بہ نظر اس دلیل طبعی کے ممکن ہو کہ ہمارے
 بنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جن زیادہ کوئی آدمی معتدل مزاج خدائے نہیں پیدا کیا اور
 اونکے فرزند امام حسین علیہ السلام میں یہ قوت شامہ ایسی ہو کہ براہ خلقت ہم میں کسی ایک میں مخلوق
 نہ ہو ہذا ما نقول علی ما جرت بہ العادۃ من اختلاف المخلوقات فی بلادہ الحواس ذکاء
 یہ وہ جواب ہو جو میں نے اس نظر سے دیا ہو کہ آدمیوں کی خلقت حواس خمسہ کے تحت ہو اور تیز بخوش مختلف
 ہوتی ہو اور عادت فائق عالم کی بہ نسبت مخلوقات اسطرح پر جاری ہو وکست اوصل فی ذلک
 الی آخر معجز اور اس جواب میں مجھ کو کچھ اسکی حاجت نہیں کہ میں کسی معجزہ کا قائل ہوں ہر
 اور بیدار و بین واسطے ہی جواب کافی ہو وقد فہمک الشبہ بذلک الا قر العادی
 الجبار ہی بہ الفدس ففی افراد الناس فاصناف الانعام والطيور

یہ اعتراض تو اسی سے دفع ہو جاتا ہو کہ قدرت قادر مطلق کی ہمیشہ قوت شامتہ کی کمی اور بشی میں مختلف طور پر جاری ہے آدمی اور حیوانات چوپایہ اور پرندہ می سب میں سوگھنے کی قوت کم اور بیش ہوتی ہو وَاَنَّا بِالْمُنْظَرِ اِلَى الْمُعْجَزَاتِ فَتَذَكَّرْنَا وَاشْلُ قَوْلُهُ تَعَالَى فِي سُورَةِ يُوسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَكَیةً عَنْ بَنِي نَافِثٍ یَعْقُوبَ، لیکن نظر معجزہ کے پس یاد کرو اور پڑھو کلام خدا کو سورہ یوسف میں جو حضرت یعقوب علیہ السلام سے خدا نے حکایت فرمائی ہو وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِیْرُ قَالَ اَبُوهُمْ اِنِّیْ لَا جِدُ رِیْحَ یُوسُفَ وَلَا اَنْ تَفِیْدُنَا اَوْ رِیْحُ مِصْرَ تَاَنَلَهُ مِصْرَ سَے روانہ ہوا حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے خوشبو یوسف کے بدن کے آرہی ہے اور میں سمجھتا ہوں ایسا ہو کہ تملوک مجھ کو سبب پیری کے خرافات اور ضعف رائی کی طرف منسوب کرو فَقَدْ شَكَّم یَعْقُوبُ سَاحِلَةَ یُوسُفَ عَنْ قَبِیضِهِ مِنْ كُنْعَانٍ وَكُنْعَانٍ كُنْعَانٍ وَمِصْرَ مِنَ الْمَرَا حِلِّ وَالْمَنَازِلِ حضرت یعقوب نے بوسے پیراہن جناب یوسف کُنْعَان میں سوگھنے اور پیراہن ابھی مصر سے چلا تھا خیال کرو کہ مصر اور کُنْعَان میں کتنے منزلوں کا فاصلہ تھا وَقَدْ نَطَقَ بِرِ الْقُرْآنِ الْعَجِیْدُ الَّذِیْ لَا یَاْتِیْہِ الْبَاطِلُ مِنْ بَیْنِ یَدَیْہِ وَلَا مِنْ خَلْفِہِ تَنْزِیْلُ مِجْدِیِّ حَمِیْدِ اس سچی بات کے سند قرآن مجید سے ہم نے دی ہو جس قرآن سامنے اور نہ اس کے پیچھے امر باطل آنے پاتا ہے اس لئے کہ اس قرآن کو ایسے حکیم نے نازل کیا ہو جو ستودہ صفات میں ہو لَہَذَا عَلٰی تَقْدِیْرِ تَقْسِیْرِہِ لَا یُزِیْلُہُ شَکٌّ سَاحِلَةَ یُوسُفَ لَمَّا فَصَلَتِ الْعِیْرُ کَمَا هُوَ الظَّاهِرُ یہ سند تو اس وقت ہو جب اسل یہ کی بھی تفسیر کیجئے کہ حضرت یعقوب نے بوسے پیراہن جناب یوسف کے بروقت روانگی کا روان مصر کے سوگھنے تھے چنانچہ ظاہر آئے کا انہیں معنون پر دلالت کرتا ہو وَاَمَّا عَلٰی تَقْدِیْرِہِ اِنْ جَاءَہُ الْبَشِیْرُ وَالْقٰی الْقَمِیْصَ عَلٰی وَجْہِ یَعْقُوبَ عَلَیہِ السَّلَامُ تَمَّ شَمُّہُ وَوَجَدَ رِیْحَ یُوسُفَ فَتَقُولُ اَيْضًا لیکن اگر معنی اس آیت کے یہ ہوں کہ بشیر فرستادہ حضرت یوسف علیہ السلام کُنْعَان میں پہونچے اور کرتا حضرت یوسف علیہ السلام کا چہرہ پر حضرت یعقوب علیہ السلام کے ڈال دیا اور مسکو حضرت یعقوب نے سوگھنا اور پہچان کے فرمایا کہ مجھے یوسف کے بدن

وَقَدْ عَدَّ الْعُلَمَاءُ مِنْ خَوَاصِّهَا الْإِبْكَاءَ بِبَعْضِ عُلَمَاءِ دِينِ خَاكِ شَفَاكَ خَوَاصِّ سَهْ
 اس بات کو شمار کیا ہو کہ اوسکے سونگنے سے رقت طاری ہوتی ہو حتیٰ اَنَّ الْإِبْكَاءَ
 عَلَيْهِمُ الصَّلَوةُ وَالسَّلَامُ وَإِنْ لَمْ يُخْبَرُوا بِأَنَّهَا تَرَبُّةٌ مِنْ قَبْرِ ۛ
 يَعْرِفُونَهَا مِنْ شَيْءٍ رَأَوْهَا وَبَيَّنُّوا رِيبَهُمْ عَلَيْهَا وَبَيَّنُّوا رِيبَهُمْ عَلَيْهَا
 کوئی بیان بھی نہ کرے کہ یہ خاک تربت امام حسین علیہ السلام کی ہو فقط بوسونگہ کر سچا جان لیتے
 تھے اور رو کر فرماتے تھے کہ یہ وہی خاک ہو گمسا مَرَدِي عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ زُرْتُ كَرْبَلَا
 وَاخَذْتُ مِنْ عَيْنِ الرَّسُولِ طِينًا أَحْمَرًا فَخَلَّتْ عَلَى الرِّضَاءِ ابْنِ بَكْرٍ رَوَايَتِ كَرْتِ هِيَ يَكُ مَرْتَبِہ
 میں کربلا کی زیارت کی اور سربانے قر کے سر کے قریب کی سخی مٹی اوٹالی اور جناب امام رضا
 علیہم السلام کی خدمت میں حاضر ہوا فَعَرَضْتُ بِهَا عَلَيْهِ فَأَحَدَهَا لِي فَقَبَّ بِأُوسِ مِثْلِي كُو حَضْرَتِ كِي نَدِيت
 میں پیش کیا آپ نے اپنی ہتلی میں اوسکو لیا تَمَّ شَمُّهَا ثُمَّ بَكَى حَتَّى جَرَتْ دُمُوعُهُ يَهْرَبُ
 اُسکو سونگھا اور اسقہ بر روئے کہ آنسو چہرہ مبارک پر جاری ہو تَمَّ قَالَ هَذِهِ تَرَبُّةٌ حَبْلِي
 الْحُسَيْنِ ۛ بعد اوسکے جناب امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ مٹی میرے جبرِ مظلوم امام حسین
 علیہ السلام کی ہو وَيُظْهِرُ مِنْ هَذِهِ الرِّوَايَةِ الْعَرُودِيَّةِ فِي الْخَصَائِصِ الْحُسَيْنِيَّةِ اَنَّ
 التَّرَبُّةَ كَانَتْ لَهَا رَاجِعَةٌ خَاصَّةٌ يَعْرِفُونَهَا إِذَا شَمُّوهَا الْإِمَامَةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ
 اس آیت جسکو خصائصِ حسینیہ میں لکھا گیا ہے بخوبی ظاہر ہوتا ہے کہ اس خاک پاک میں ایک خاص قسم
 کی خوشبو ایسی ہے جسکو سونگہ کر ائمہ علیہم السلام سچا جان لیتے تھے اَمَّا قَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ لَهَا نَفْثٌ كَرَامٌ لَيْسَ
 كَمَا رَوَاهُ فِي تَارِيخِ الْإِسْلَامِ الْكُوْنِي فَقَدْ دَلَّ عَلَى أَنَّهُ لَمْ يَخْبُرْ بِهَذَا الشَّيْءِ شَأْبَهُ طَبِيبُ الْإِسْلَامِ فِي تَوْحِيدِهِ
 لیکن ابن عباس کا کہ یہ مٹی مثل مشک بویتی ہے جیسا کہ انہم کو فی موضح الاسنات ذکر کیا ہے ترمذی کے ابن عباس
 پر انہیں ہے کہ اس مٹی میں ایسی بو آتی ہے جو خاص مشک میں آتی ہے بلکہ اَلْمَوَادُّ مِنْهُمُ الرَّاغِي وَنَفْثُهَا وَنَافِثَةُ الشَّاقَةِ
 مِمَّا كَانَ كَظْمُورِ الْعَجْرِ الْمَسْكُ بِالْمَرَادِ ابْنِ عَبَّاسٍ تَزِيحِي بُو شَبَابِ مِثْلِي كِي هِيَ جِنَّةٌ بِطَرَحٍ سَبَّ كِي مَشْكُ كِي
 کھلی ہوئی ہوتی ہو اور وقتِ شامہ پر اوسکا پورا اثر ہو جاتا ہو اوسطح اسکی بھی بیکسی ہوئی تھی فَبُذِلَ بَابُ دُكَاغَانِ
 اَدْنَى الْمَلَابِسِ كَافِيَّةً فِي بَابِ التَّشْبِيهِ اَوْ يَتَشَبَّهُهُ كَافِيَّةً عَامِ اَوْ اَسْمِيْنَ بَطْنِي وَسَمْعَتِ سَهْ
 تصور ہی سے مناسبت تشبیہ کو اوسطے دو چیزوں میں کار ہوئی ہے اب جواب اس شبہ کا اجمالاً یہ ہے کہ

باب ہفتم سبب مرتبہ حضرت امام حسینؑ کی قسم شرعی کہا کر اپنے مصائب کو بلا بیان کرنا

وَلَقَدْ إِلَى مَا قَالَهُ الْحُسَيْنُ ۖ بَعْدَ شَرِّ مَا تَجَمَّعَتْهَا ۖ وَهُوَ قَوْلُهُ قِفُوا وَلَا تَرَحَّلُوا
ابہکو چاہیے بیان کریں کہ بعد سو گھنٹے اس مٹی کے حضرت نے اسباب کیے کیا کہا ابو مخنف ۷
کے روایت میں تو یہ ہوا اپنے فرمایا کہ بس ٹھہر جاؤ اب آگے نہ بڑھو ورنہ تو راہ اللہ کے نہ ہو
وَلَهَذَا أَوَّلِي فَإِنَّهُ يَدُلُّ عَلَى دَوَامِ الْوُقُوفِ قَدْ قَعَّ كَمَا أَخَذَ اور کتاب نور العین کی روایت میں یہ ہے
کہ اور تو راہ اور مقام کو اب بچان تکو ہمیشہ رہنا ہوا اور یہ لفظ زیادہ مناسب ہو اسلئے کہ ہمیشہ
کے رہنے پر اس زمین پاک کے ولایت کرتا ہو جس جیسا امام علیہ السلام نے فرمایا ویسا ہی
واقع ہوا اُنہم قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَهَذَا اللَّهُ مَنَّا خَيْرًا كَمَا بَعْدَ اَوْسَعِ اَيْنے فرمایا کہ اس مقام
پر قسم بخدا ہمارا منزل پوری ہو گئی وَقَدْ وَدَّ لَفْظَةُ الْقَسَمِ فِي اقْوَالِ السُّنَنِ اُمَامِیْنَ
اَنْفَرُ مِنْ يَوْمِ حُرُورِ الْمَدِينَةِ الْيَوْمَ عَاشُورَا قسم شرعی اس مقام پر جمع مرتبہ حضرت یا دکی اور دیگر
مقامات میں ہی آپ کلام میں از روز و انکی مدینہ تا یوم عاشورا اکثر قسم شرعی وارد ہو
وَكُنْتُ اَتَاخَى مَدَى الْاَوَانِ وَالْاَيَامِ اِنَّهُ الَّذِي دَعَاكَ اِلَى التَّلَفُّظِ بِالْقَسَمِ غَيْرَ ضُورَةٍ ظَاهِرَةٍ
اور میں زمانہ سے دراز سے فکر کیا کرتا تھا کہ حضرت کو کونسا امر باعث ہے کہ اس سفر میں اکثر آپ
جو کچھ ارشاد فرماتے تھے اوس میں قسم شرعی بھی ضرور ہوتی ہو اور کوئی ضرورت بظاہر سیری سمجھ
میں نہیں آتی تھی بَلْ كُنْتُ اَسْبَبْتُ ذَلِكَ اِلَى الْحَاقِ الْوَرَاةِ اُسی سبب میں سمجھتا تھا کہ راویوں
نے اس لفظ کو ذکر حدیث میں بڑھا دیا ہو فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ وَلَا تَجْهَلُوا اللَّهَ عُرْصَةً
لَا يَمَانُكُمْ خَدَايَتَايَ قُرْآنِ میں فرماتا ہو کہ تم لفظ اللہ کو نشانہ اپنے قسموں کا نہ کرو اَنُورِ
وَالْعُرْصَةُ قَدْ تَصَيَّبَ السُّمُومُ وَلَا يَصِيْبُ مَا يَفْطَحُ الرَّايَ اور نشانہ کی یہ صورت ہو کہ کبھی تیر نشانہ
پر پہنچ جاتا ہو اور کبھی نہیں پہنچتا ہو کہ تیر انداز خطا کرتا ہو فَالَايَةُ شَايِلَةٌ لِلْقَسَمِ
اللَّهُ اَدَقُّ وَالْكَذِبُ كَلِمَةٌ مَاعِلٌ مَا يُغْرِجُ الدَّيْلَ وَهِيَ الصُّرُوفَةُ الشَّرْعِيَّةُ پس آیت
سچی قسم اور جھوٹی قسم دونوں منع پر شامل ہو سوائے اوس قسم کے جسکا کھانا کسلی و ریلی
سے جائز ہو اور وہ یہی ہے کہ قسم کھانے کی کوئی ضرورت شرعی درپیش ہو وَهَذَا الْاِنْتِبَاهُ

مَنْ قَدْ كَانَ عَنْ غُفْلَةٍ مِنَ السِّرِّ الَّذِي قَدْ كَشَفَ اللَّهُ بَصَرِي عَنْهُ اُورِیہ ترو دے مجھے
بسبب غفلت کے تھا کہ جو راز مہمان آپ کی قسم یاد کرنے میں تھا اور مجھ پر کھلا نہ تھا اب خدا نے
اپنے کرم سے اوس راز کو مجھ پر کھول دیا وَلَعَلَّ الَّذِي دَرَيْتُهُ يَكُونُ مِنْ اَقْوَمِ
الْاَسْبَابِ وَاَعْظَمِ الدَّاعِي لِلْاِقَامِ عَلَيْهِ السَّلَامِ الْيَكْمُ اور کیا عجب ہو کہ جو سبب عجب
دریافت ہوا ہے یہی قوی تر سبب و بہت بڑا باعث امام علیہ السلام کو اکثر قسم کھانے پر
تھا وَهُوَ اَنْهُ كَلَّمَ اَنْتُمْ بِاللَّهِ مِنْ يَوْمٍ خَرَجَ مِنَ الْمَدِينَةِ اِلَى يَوْمٍ شَرَّ اَدْتِه
فَكَانَتْ تِلْكَ الْاِيْمَانُ اِنَّمَا هِيَ لِتَاكِيدٍ وَفُجِ اُمُورٌ مُتَعَلِّقَةٌ بِنَفْسِهِ الشَّرِيفَةِ
اور وہ ضرورت یہ تھی کہ جب آپ نے از روز روانگی مدینہ تا روز شہادت کسی امر میں قسم یاد کی ہے
وہ قسم فقط اسی نظر سے تھی کہ جو امور آپ کی ذات خاص کو نسبت واقع ہونے والی تھی اون کے
ہونے کی تاکید آپ فرمائی یعنی ضرور واقع ہونگے وَلَيْسَتْ لَهَا مَوَارِدٌ غَيْرُهَا مِنْ اَلْاُمُورِ
الدِّيُونِيَّةِ الْمُنْتَهِي عَنْهَا فِي الْاَيَةِ اَيْ كَيْسَمِ کھانیکا کوئی امر دنیاوی کا بیان نہا جس کی
نسبت ایت مذکور میں خدا نے منع فرمایا ہو وَالْاُمُورُ الْمُتَعَلِّقَةُ بِنَفْسِهِ اُمُورٌ غَرِيبَةٌ
وَحَوَادِثٌ عَجِيبَةٌ لَوْ تَقَعُ مِثْلُهَا فِي الْحَاكِمِ اُورِیہ جو امور آپ کی ذات خاص سے متعلق
تھی وروہ جنگل واقع ہونے میں آپ خبر دیا کرتے تھے ایسی غریب اور عجیب امور تھے کہ دنیا
میں کبھی کسی پر کاہر کو گذرے ہونگے فَلَمْ تَرَهَا عَيْنٌ قَطُّ وَلَمْ يَسْمَعْهَا اَذُنٌ اُورِیہ ایسے
امور تھے کہ نہ اُن کو کسی نے کبھی آنکھوں سے دیکھا تھا اور نہ کانوں سے سنا تھا وَغَرِيبَةُ الْحَوَادِثِ
يُوقِعُ السَّامِعُ فِي الشَّكِّ عَنْ وُقُوعِهَا اور حوادث کا عجیب و غریب ہونا اوسکی خبر دہی سننے
والے کو اوسکے واقع ہونے سے شک میں ڈالتی ہے بَلْ لَا تَرْضَى لِقَبُولِهَا الْقُلُوبُ
فَيُنْكِرُهَا السَّامِعُ اِذَا خَبَرَ بِهَا اِسْنِ وَالَا اِنْكَارُ كَرْتَا هِيَ جَبِيسِي عَجِيبٌ غَرِيبٌ خَبَرٌ
اور کوسنانی جائے فَوْجَبَ تَاكِيدُ الْخَبَرِ بِالْمَوْلَدَاتِ وَهِيَ تَنْقِي اِلَى خَلَا ثَقَسَمِ اَخِيْرًا
جب ایسی خبر عجیب ہو پس بنظر عقل اور شرع واجب ہو کہ خبر کی تاکید سوکدات کیجا
جنا آخری درجہ یہی ہو کہ قسم کھائی جائے وَتَحْسَنُ رِيَا دَةُ التَّوَكُّيدِ وَتُقْصَا نُهُ بِحَسَبِ
رِيَا دَةِ الْاِنْكَارِ وَتُقْصَا نُهُ اُورِیہ قدر انکار سننے والی کا کم اور بیش ہوا وسیقدر تاکید

کلام میں کمی اور بیشی کرنی اچھی ہو لا تری الی قولہ تعالیٰ حِکَايَةً عَنْ رُسُلِ عِيسَى
 عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنَّهُمْ قَالُوا فِي اَوَّلِ الْاَمْرِ وَلِكُمُ الْقُرْآنُ حَمِيدٌ مِّنْ خُدَاوَدِ عَالَمِ رِسُوْلَانِ عِيسَى عَلَيْهِ
 السَّلَامُ سے بطور روایت بیان فرماتا ہے کہ اودن بزرگوں نے پہلی مرتبہ جب کفار نے اونکے
 رسول ہونے سے انکار کیا تو یہ ارشاد فرمایا اِنَّا اِلَيْكُمْ مُّسَلِّمُوْنَ تَحْقِيقُ جَانُوْکَ ہَلُوْکُ تَحْلُوْکَ
 پَسِ صَحِیجَ ہُوْا نَے ہر صُوْکَ دِیْنِ بَانَ وَ اَلْحَمْدُ لَکَ اَلْاَسْمَیَۃِ پَحْلُ اِنْکَارِ حُوْکَ بہت شدید من تھے ہں
 کلام میں فقط اِنَّا اَوْرَجَلہ اَسْمَیَۃِ اَکِیْدَ مَذْکُوْر ہُوئی تُمْ لَمَّا اَنْکَرُوْا ذَلِکَ الْکَلَامُ اَلْمُوْکَدَّ
 اَیْضًا فَقَالُوْا اَمْرُنَا بَعْلُکُمْ اِنَّا اِلَيْكُمْ مُّسَلِّمُوْنَ یہ رجب کفار نے اوس کلام موکد کو منکر بھی اودن کی
 رسالت سے انکار کیا تب و نہون قسم یاد کر کے فرمایا کہ ہمارا پروردگار جانتا ہے کہ ہم ضرور
 تمہارے پاس بھیجے گئے ہیں صُوْکَ دِیْنِ بِالْقَسْمِ وَ اَدْخَالَ لَامَ التَّاکِیْدِ فِیْ خَبَرَاتِ تَرْجُمَا عَلٰی کَامُر
 اس کلام میں بہ نسبت پہلے کلام کہ دو قسم کی تاکید اور زیادہ ہوئی ایک تو قسم اور دوسرا ت
 کی خبر پر لام تاکید بڑھا دیا وَ هَذَا اَنْتَ صِیْ مَدَارِجِ التَّاکِیْدِ اور یہ آخری درجہ تاکید کا ہو
 وَ اِذَا ثَبَتَ وَ جَوَّبَ التَّاکِیْدُ فِیْ مَوَاقِعِ الْاِنْکَارِ وَ حَسُنَ الزَّیَادَةُ فِیْہِ عَلٰی مَا یَقْتَضِیْہِ
 الْمَقَامُ ثَبَتَ وَ جَوَّبَ اِیْرَادِ الْقَسْمِ اَیْضًا عَلٰی مَا هُوَ مُقْتَضِیْہِ الْحَالِ
 اور جب مواقع انکار میں تاکید کرنا کلام کا واجب ہوا اور زیادہ تاکید کرنا بہ نسبت مقام انکار
 کے اچھا ثابت ہو گیا پس قسم کا وارد کرنا مناسب حال اور مقام کے بھی بہتر بلکہ واجب ثابت ہوا
 وَ قَدْ یَبْیَنُ اَنَّ الْاَخْبَارَ الْوَاقِعَ عَنِ الْحُسَیْنِ عَلَیْہِ السَّلَامُ لِغَرَابَتِہِ کَانَ مِنْ
 مَّطَانِ الْاِنْکَارِ وَ اِنْ لَمْ یُنْکِرْہُ اَحَدٌ عَلَی الظَّاهِرِ اور ہم نے اوپر بیان کیا کہ خبر وہی
 جناب امام حسین علیہ السلام کی چونکہ عجیب و غریب مور کے تھے اور ایسے امور ضرور قابل نگاہ
 اور شک کرنے کے ہوتے ہیں اگرچہ بظاہر اونکا کسی نے انکار نہیں کیا تھا وَلَیْکنَ قَدْ یُجْعَلُ
 غَیْرُ الْمُنْکَرِ کَالْمُنْکَرِ لَوْ جُوْدًا مَا رَاَتْ الْاِنْکَارَ لَیْکنَ علم بلاغت میں یہ بھی ثابت ہوا ہے کہ
 جب نشانیاں انکار کی موجود ہوں او سوقت نیز منکر کو منکر فرض کر کے تاکید کلام کرنے واجب
 ہوتی ہو فَالْحَکِیْمُ الْبَلِیْغُ الْعَارِفُ بِمَوَاقِعِ الْکَلَامِ وَالْعَالِمُ بِمُقْتَضٰی الْحَالِ اِنْمَا
 یُوَسِّرُ کَمَا مَنَہُ عَلٰی مَا یَقْتَضِیْہِ الْمَقَامُ وَ عَلٰی مَا یَقْتَضِیْہِ الْحَالُ پس جو حکیم بلاغت

براہوا اور مقامات کلام کا چھپانے والا ہو گا اور مقتضائے حال کو جانتا ہو گا وہ
 اپنے کلام کو اسی طرز پر وار و کرے گا جیسا مقتضایہ تمام اور مقتضائے حال کا ہو گا
 وَبِهَذَا آيِدُ فَعَلَا يَرَادُ الْوَأَسَدُ عَلَى كَلَامِهِ الَّذِي مَوْكِدًا بِالْمُسْتَحْسِنِ اِذَا اُنْ
 رفع ہو جاتا ہو جو آپ کے کلام موکد بقسم پر وارو کیا جاتا ہو فَإِنْ أَرَدْتَ أَنْ يَتَبَيَّنَ لَكَ
 أَنَّهُ كَيْفَ كَانَ حَالُ الشَّكِّ فِي الْأُمُورِ الْخَاصَّةِ بِالْحُسَيْنِ لِلَّذِينَ كَانَ الْغَرَضُ أَسْمَاءَهُمْ
 وَمَوْعِظَتِهِمْ فَأَنْظُرْ فِي أَقْوَابِنَا الَّتِي أَمْلَكْنَا فِيهَا مَا ثَرَّهُمْ وَأَخْبَارَهُمْ بِهِيَ أَلَا كَيْفَ
 ارادہ ہو کہ اوس پر بخوبی ظاہر ہو جاوے کہ شک اور شبہ امور خاص میں جناب
 امام حسین علیہ السلام کے لوگوں کو کبسا تھا اور انہیں لوگوں کا سنا نا اور نصیحت کرنا حضرت کو
 منظور تھا تو اوس شخص کو لازم ہو کہ ہماری کتاب میں اون خاص مقامات کو سطا امہ
 کرے جن میں ہم نے ان لوگوں کا خاص خاص حال بیان کیا ہو وَمَعَ هَذَا فَتَقُولُ لَاتَ
 ذَلِكَ الشَّكُّ لَمْ يَكُنْ مُسْتَشْنَدًا إِلَى ضَعْفِ إِيْمَانِهِمْ وَنُفُودِ بِاللَّهِ مِنْ ذَلِكَ اور
 سہا متی اسکے ہم یہ ہی کہتے ہیں کہ یہ شک و شبہ بسبب ضعف ایمان کے اون لوگوں کو پناہ
 بخوانین تھابل اغرابہ الواقعات وَنَدَرْتَهَا أَوَّلِيَّ صَالِحِ الْآخِرِ بَلْكَ سَبَبُ غَرِيبٍ وَنَادٍ
 ہونے و اقامت کے اور نظار و مصلحتوں کے تہا وَقَدْ ذَكَرْنَا هَذَا بِالْإِسْتِيفَاءِ جِنَاخِ عِنْدَ الْمَصَالِحِ
 کو پورا پورا بیان کر دیا ہو وَنَدَرْتَهَا الْبَعْضُ هُمَا أَيْضًا أَرَبُ عَصَابِ كَالْحَالِ مَقَامِ
 بھی ہم بیان کیے ہیں وَهُوَ أَنَّ زُهَيْرَ بْنِ الْقَيْنِ مَعَ كَوْنِهِ مِنْ أَصْحَابِ الْأَصْحَابِ وَكَوْنِهِ
 نَاكِحًا وَأَعْظَا الْغَيْرِ فِي أَصْحَابِ الْحُسَيْنِ اَلرَّوْهَ مَقَامِ یہ ہو کہ جناب زہیر بن قین باوجودیکہ
 ایک جلیل صحابی حضرت کے تھے اور دیگر اشخاص کو نصیحت کرتے تھے اور جناب امام حسین کے نصرت
 کرنے پر لوگوں کو آمادہ کرتے تھے وَكُوْنِهِ حَافِظًا لِلْحَدِيثِ الْمَرْكُوبِيِّ عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ فِي مَا ثَرِ
 شَمَّ هَذَا الطَّفِّ اور باوجودیکہ انکو وہ حدیث یا وہی جس کو جناب سلمان نے فضائل میں شہداء
 کر لائے بیان کیا تھا وَكُوْنِهِ أَمِيرًا عَلَى مِثْلَةِ أَصْحَابِ الْحُسَيْنِ اور باوجودیکہ یہ افسر مقرر
 ہوئے تھے دہنے طرف جناب امام حسین کے اصحاب کے وَكُوْنِهِ ثَانِيًا لِسَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ إِذْ هُمَا
 فِي الطَّفِّ اور باوجودیکہ زہیر بن قین ہمراہ جناب سعد بن عبد اللہ کے اوس معرکہ امتحان میں

کہی ہوئی تھی جو کسی وصحابی سے نہیں لیا گیا وقد و قیام امامہما عن اصابتہ السیما و ضربات
 السیف و ان دونوں بزرگواروں نے اپنے امام کو تیرا ورتلواروں کے زخموں سے بچایا و جعلاً صد و دھما
 اغراضاً لہما اور اپنے سینوں کو نشانہ تیرا ورتلواروں کا کر دیا۔ ہذا الماحل الحسنین صلوۃ الظہر
 کصلوۃ الخوف و اللطائف یہ مذکور اس وقت کا ہے کہ نبوت حضرت امام حسینؑ بروز عاشوراء ظہر کی نماز
 بطور نازخون کے جماعت پڑھی تھی و غیر ذلک من الصالحات الیٰ ذلک تھائی بابہ الخاص وہ ان
 فضائل کے اور بھی فضائل نہیں ہیں جن کو میں نے ان کے باخفا میں ذکر کیا ہے و لکنہ لما قتل حبیب
 مظاہرہ بان الا کسار فی وجہہ و لانا الحسنین فتخیر من ذلک زہیر لیکن نبوت حبیب بن
 مظاہرہ شہید ہو اور چہ پر جناب امام حسینؑ کے اور اسی جہاں کی اور دل شکستگی کی ظاہر ہوئی زہیر بن
 کو حیرت پیدا ہوئی و لکنہ یما لک حق ان قال الحسنین ما هذا الا کسار الذی اراہ فی وجہک
 اقلنا انک الحق زہیر بن قیس سے ضبط نہوسکا بیان تک کہ عرض کی جناب امام حسینؑ کے ایک چہرہ اور اسی
 کیسی ہو گیا جھوک حق یہ نہیں ماکرتے ہیں فقال الحسنین بلی و اللہ الخلق انی لا علم علی یقیناً
 انی وایا کہ علی الحق و الہدی حضرت نے فرمایا کہ قسم ہے معبود خلائق کی مجھ کو یقین کامل ہے کہ تم سب
 ضرور حق اور ہدایت پر شہید ہو رہے ہیں و قد ذکرنا تاویلہ فی بابہ المختص یہ ہم نے زہیر بن قیس
 متروکہ ہونیکا سبب انکی شہادت کے باب میں بیان کر دیا ہے و بالجملہ فخر ائمتہ الا معودھی من اعظم
 الکسب اب لعل تلک الا قایل اور خلاصہ یہ ہے کہ ان امور کا عجیب و غریب ہونا یہی سبب
 تھا ایسے ایسی باتوں کے کہنے اور سننے کا تھا ان الواجب علی الحسنین ان یؤکد کلامہ
 تاکید الا یبق بعدہ عقل الا انکار و لا رتیب اس واسطے واجب تھا جناب امام حسینؑ پر
 کہ اپنے کلام کو ایسی طرز خاص پر ارشاد فرمائیں کہ بعد اس کے ہر کسی کو موقع شک و انکار کا
 باقی نہ رہے و ہذا سر ذکر تہذیب کلام صد و عن الحسنین و فی من ادوات القیم
 اور یہ راز مخفی تھا جس کو میں نے ذکر کیا ہے کہ عام ہو تمام اون مقامات کو جہاں آپ نے اپنے کلام میں قسم
 یا و فرمایا و اما الذی اعنی الخصوصۃ فان کریمہا مصاد کرت کلامہ الخاص لیکن
 خاص خاص ضرورتیں قسم یا کرنے کے ان کو میں نے اسی خاص مقام پر لکھا ہے جہاں وہ خاص کلام کو
 ذکر کیا ہے اب میں حضرت کے اون صحابہ کے بیان کرتا ہوں جن کو آپ نے قسم یا کر کے اس وقت بیان فرمایا ہے

باب سی و دوم خبر دینا امام حسین علیہ السلام کا بروز و زور و کربلا اپنے

جملہ مصائب پر جو گزرنے والے ہیں

نَقُولُ أَوَّلَ مَا أَخْبَرَهُ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنَ الْأُمُورِ الَّتِي بَعَثَهُ
الْوَاتِعَةِ فِي ذَلِكَ الْمَشْهُدِ هُوَ قَوْلُهُ هُمْ سَنَا وَاللَّهُ مَسَاخِرُ كَايَ لَيْسَ كَمَا هُوَ
سب سے پہلے جس بات کی خبر حضرت امام حسین علیہ السلام نے دی : تو میرے ہونے والے
سروقت مصائب کے اس مقام پر مرنے والے تھے اور ان میں سب سے پہلے آپ نے اسی
بات کو فرمایا کہ اب ہمارا سفر تمام ہو گیا فالرکاب رجال یزکب علیہا فی السفر
وَقَطْعِ الْمَنَازِلِ الْأَمْطَاقِ الْجَمَالِ اور رکاب کے لفظ زبان عرب میں دوں اونٹوں
کے واسطے بولتے جاتے ہیں جن پر سوار ہو کر آدمی سفر کی مسافتیں طویل کر دیتے ہیں
اونٹوں کو رکاب نہیں کہتے ہیں فیکدل علی انقطاع تنبیه و انذار سفر پر
اسی لفظ سے معلوم ہو گیا کہ آج سے راہ چلنا موقوف ہو جائیگا اور سفر تمام ہو جائیگا
الْبَلْبَعِ كَمَا يَسْتَفَادُ مِنْهُ أَنَّهُ لَا يَرُحَّلُ مِنْ ذَلِكَ الْمَوْضِعِ وَبَدَلَتْ
يَكْدَلُ عَلَى أَنَّهُ الْمَوْضِعُ الَّذِي كَانَ غَايَةَ لِسَفَرِهِ هَذَا اور اس مقام پہنچنے سے
جسطرح اس بات پر دلالت کی کہ اب اس مقام سے آپ کوچ کرینگے اسی طرح اس کلام
سے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ غرض اور غایت آپ کے اس سفر سے اسی زمین مقدسہ پر
پہنچنے کی تھی نَبِيٌّ صَلَوَاتُهُ مِنْ يَوْمِهِ هَذَا فَأَخْبَرَ الَّذِينَ هَمُّهُ بِذَلِكَ
اب آج کی تاریخ سے پوری نماز پڑھینگے اور قصر کرینگے اسی واسطے تمام ہر ایمان زن
و مرد کو آپ نے اس بات سے آگاہ کر دیا فَقَدْ كَانَ وَاجِبًا عَلَيْهِ أَوْ يَرَى آگاہ کرنا
آپ کے اوپر واجب تھا ثُمَّ أَخَذَ الرِّكَابَ وَقَطَعَ الْمَسِيرَ فِي مِثْلِ الْمَوْضِعِ لَا قَبِيلَ
مَاءٍ وَلَا كَلَاءٍ وَقَدْ اخْتَارَهُ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَمَا اخْتَارَ نَبِيُّنَا إِبْرَاهِيمَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَالَ رَبِّ إِنِّي أَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِي بُوَادٍ غَيْرِ ذِي ذَرْعٍ
پہر اونٹوں کا بٹلانا اور طوطیوں کو بند کر دینا ایسے مقام پر جو ابوطاہر تھانہ وہاں پانی

جس طرح اس کلام سے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ غرض اور غایت آپ کے اس سفر سے اسی زمین مقدسہ پر پہنچنے کی تھی

کی ترائی نہ گمانس کی سبزی بلکہ میرا محفل وراہ کو جناب امام حسین علیہ السلام نے اپنا سکن
 قرار دیا اور اختیار کیا بسطح ہمارے نبی ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا وعلیہ السلام نے بھی ایسا
 ہی مقام اپنی سکونت کا تجویز فرما کر بارگاہ الہی میں عرض کی تھی کہ خداوند امین نے اپنی ذریت
 لیکر ایسے مقام میں سکونت اختیار کی ہو جو او جابر رہے کہ زراعت بھی اوس میں نہیں ہوتی واضح
 ہو کہ یہ مشابہت حضرت امام کو قصہ جناب خلیل اللہ سے پوری پوری ہو مثل دیگر مناسبات
 کے جنکو ہم عنقریب ذکر کیا جاتے ہیں فَلِذَا لِكَ يَكُونُ أَمْرُهُ مُرْتَبَا بَلْ يُنْكِرُهُ طَبَاعُ
 أَصْحَابِهِ فَإِنَّهُ بِالْقَسَمِ وَقَالَ قَالَ اللَّهُ جَوْنُكَ سَوِيَّةٌ جَوْنُكَ سَوِيَّةٌ
 تھا اور بعض جا نور بھی ایسا آپ کے ہمراہ تھے جنکو آپ بہت عزیز رکھتے تھے جیسے ناقہ غضبا اور
 ذوالجنح جو سواری میں جناب سالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رہتے تھے پیش آب
 و گیاہ کے زمین پر اور ترنا ایسی او جابر جگہ میں ایک شبہ کا مقام ہو بلکہ آپ اصحاب پر بہت
 کے دلون میں ضرور اسکے انکار کا خیال ہو گا اسید اسطی بطور مشیدہ ہی اپنے قسم یاد کر کے
 فرمایا کہ اسی جگہ پر ہمارا مقام کا فلتهم سبق لهم لا نكار فقال و لکم یجاسر علیہ و احد
 بعد قسم یاد کرنے کے ہر کسی کو مجال انکار باقی نہ رہے اور نہ کسی سے جسارت ہو سکے حتیٰ یقول
 لَهُ كَيْفَ اخْتَرْتَ الْمَوْضِعَ لِلْقَامَةِ وَهِيَ كَذَا وَكَذَا غَيْرَ مَا يُعْزِي إِلَى اخْتِارِهِمْ
 كَلَّمَ صَبْلُوهَ اللَّهُ عَلَيْهِمَا اور کوئی نہ کہہ سکے کیا سمجھ کر اپنے ایسی جگہ مقام فرمایا جو
 ایسا جابر ہے اور ویران ہو سوائے اسکے کہ جناب امام کا شہیم چھوٹے ہیں آپ کے اونھونج البتہ
 فطرت کے کچھ پوچھا ہو جسکو ہم بیان کرینگے ثُمَّ اخْتَرُوا يَقُولُهُ هُمْ نَا وَاللَّهُ مَعَكُمْ وَكَانَتْ
 وَهَذَا آيَتَانِ مِنَ الْأُمُورِ الْمُوقِفَةِ لِلشَّكِّ فِيهَا پُر آپ نے دوسری خبر یہ بیان فرمائی کہ اسی جگہ
 قسم بخدا ہماری خون ریزی ہوگی یہ خبر بھی اونہیں امور میں داخل ہو جس میں آدمی کو شک
 ہوتا ہو فَإِنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ حَقٌّ يُؤْخِذُهُ بِذَلِكَ اسلیے کہ کسی شخص کا
 آپ کے اوپر کوئی ایسا حق نہ تھا کہ اوسکے طلب میں آپ سے اس قدر مواخذہ کرتا کہ اگر آپ
 نہ ادا کریں تو آپ کو قتل کریں وَآيَتَانِ قَدْ أَنْكَرَ أَنَّه لَمْ يَرِدْ إِجْتِاعَ النَّاسِ لَدَيْهِ
 وَتَشْيِدَ أَمْرًا لِحِلَا فَنَ لَمَّا اسْتَدْعَى مِنْهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَرْثَرٍ فِي مُحَرِّمِ الْكُفْبَةِ

اور یہ بھی معلوم ہو کہ آپ نے انکار کیا تھا کہ آدمیوں کا اجتماع اپنے پاس اور خلافت کا درست کرنا مجھ کو منظور نہیں ہے اور یہ انکار اوس مجمع عام میں فرمایا تھا جس میں عبداللہ بن زبیر نے خانہ کعبہ میں آپ سے درخواست کی تھی کہ آپ یہاں قیام کریں اور میں آپ کی نیابت میں اس امر کو انجام دوں گا اور اسکو معتد علاقے اہل سنت روایت کرتے ہیں

فَكَيْفَ يُهْرَاقُ دَمُهُ وَهُوَ بِلَا ذَنْبٍ أَذْنَبَهُ بِرَأْسِ أَبِيهِ كَيْفَ يَهْرَاقُ دَمُهُ وَهُوَ بِلَا ذَنْبٍ أَذْنَبَهُ بِرَأْسِ أَبِيهِ كَيْفَ يَهْرَاقُ دَمُهُ وَهُوَ بِلَا ذَنْبٍ أَذْنَبَهُ بِرَأْسِ أَبِيهِ

میں آتا کہ آپ بالکل بے گناہ تھے تھیں اِنْ فُرِضَ اَنَّهُ كَانَ قَدْ يَدْعِي الْخِلَافَةَ لِنَفْسِهِ فَمَا بِالْأَقْوَمِ اَنْ أَهْرَقُوا دَمَاءَ أَبْنَائِهِ وَأَصْحَابِهِ نَزَلَ إِلَيْكَ وَجِبَ عَلَيْهِ تَأْكِيدُ قَوْلِهِ فَقَالَ وَاللَّهِ بِرَأْسِ أَبِيهِ كَيْفَ يَهْرَقُ دَمُهُ وَهُوَ بِلَا ذَنْبٍ أَذْنَبَهُ بِرَأْسِ أَبِيهِ

تھے پس اسکا کیا سبب ہے کہ اوں لوگوں نے آپ کی اولاد اور اصحاب کو بھی قتل کیا اسے سبب سے آپ کو ضرور تھا کہ اس خبر وہی کی قسم سے آپ تائید فرمائیں

أَمَّا الْجُمْلَةُ الثَّلَاثَةُ وَهُوَ قَوْلُهُ وَهَمْنًا وَاللَّهُ هُمْنًا هُمْنًا فَهِيَ آخِرُ بِلَا انْكَارٍ اِنْ كَانَ الْمَرْءُ بِالْحَرِيمِ نِسَاءً رَهَائِسًا جَمْعُ حَسِينٍ اَبْنِي هَتَكَ حُرْمَتِ كَيْفَ

دی ہے تو زیادہ تر کے لائق تھا اگر حريم سے مراد عورتیں ہوں فَإِنَّ النِّسَاءَ لَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ وَيُعَذَّرْنَ عَلَى كُلِّ خَالٍ وَإِنْ فَاتَلَّ رِجَالَهُمْ وَقِيلُوا اِسْلِمُوا اِسْلِمُوا اِسْلِمُوا

کہہ لیا نہ نہیں ہوتا ہے اور ہر حال میں معذور سمجھی جاتی ہیں اگرچہ اوسکے مرد لڑکے اپنے دشمنوں کو قتل کریں یا خود مارے جائیں وَلَا يَمْنَعُ مَا فِيهِمْ نَزَائِبٌ وَأُمُّ كَلْبُومٍ

وَهُنَّ مِنْ بَنَاتِ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَحَابُ خِيَالِ

کیا جائے کہ اوں محدثات میں جناب زینبؓ اور ام کلثومؓ ہی تھیں جو نواسیان جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیں فَصَنَ هَتَكَ حَرِيمُهَا وَأَتَى إِلَيْهَا بِسُوءٍ فَكَانَتْ هَتَكَ حَرِيمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَحَابُ خِيَالِ

کرے اور ان سے کسی قسم کی بے ادبی سے پیش آئے اوس نے ہتک حرمت جناب رسالت مآب کے اور اسی جناب کی شان میں بے ادبی کی فَالْمُسْلِمُ مَعَ كَوْنِهِ عَلَى دِينِ مُحَمَّدٍ لَا يَتَجَاسَّرُ عَلَيْهِ أَبَدًا

پس مسلمان بشرطیکہ دین محمدی پر باقی ہو

ہرگز ایسی سب اہل نہیں کر سکتا بلکہ اَلْكَافِرَانِ اَسْرَدُوْا اَنْ يَّا تُوَالِيَهُمْ بِسُوْعٍ فَيَجِبُ
 عَلَی الْمُسْلِمِ دَفْعُهُمْ وَكَوْنُ بَدَلِ الْاَمْوَالِ وَلَا نَفْسٍ بَلْكَ اِذَا فَرَدْنَا اَرَادَهُ اِنْ خَرَدُوْهُ
 کی نسبت کسی قسم کی گستاخی کا ہو مسلمان پر واجب ہو کہ اذکورہ کے اگرچہ امن مال
 اور جان مسلمان کا بھی تلف ہو جائے فکیف لا یستغرب ذلک عِنْدَ سَمْعِہٖ بَلْ
 هُوَ خَرِيٌّ بِالرَّحْمَةِ وَالْاِنْكَارِ پھر یہ خبر نہ کہ کیون عجیب اور غریب معلوم نہ ہوگی بلکہ یہ خبر
 تو قابل سی کے تھی کہ جس کا رد و انکار ضرور کیا جائے اَلَا تَرٰی اَنَّ اَكْثَرَ الْمُسْلِمِیْنَ اِلٰی
 یَوْمِنَا هٰذَا مَعَ وُقُوعِ تِلْكَ الْوَقَائِعِ وَظُهُورِ وُقُوعِهَا وَتَوَاتُرِهَا یُنْكَرُوْنَ ذٰلِكَ
 کیا تو نہیں معلوم ہو کہ اکثر مسلمان سنٹی ہوں خواہ عوام شیعہ آج تک باوجودیکہ یہ
 امور واقع ہو چکے اور متواتر یہ روایتیں کتب فریقین میں درج ہیں پھر بھی ان باتوں کا
 انکار کرتے ہیں بلکہ ان مصایب کا سننا اونکو ناگوار ہوتا ہو ویردُوْنَ قَوْلَ لَقَدْ اٰتٰی
 بِہَا اور جو شخص اس بہتک حرمت کو بیان کرے اس کے قول کو رد کرتے ہیں اور کہتے
 ہیں کہ اگر ایسا ہوتا تو آسمان پھٹ کر زمین پر گر پڑتا سَوَاءٌ حُذِرْنَا بِمَا جَرٰی
 عَلٰی فَا طَمَئِنَّا بِمَا لَوَاتِ اللّٰہُ عَلَیْہَا مَعَ عَلَیْہِم بِمَا لَہَا قَالَتْ ۝

صَبَّحْتَ عَلَى مَصَائِبٍ لَّوْ اَنَّہَا ۝ صَبَّحْتَ عَلَى الْاَیَّامِ حِیْرَانَ لِّیَا لَیَا

یہ انکار اور مسلمانوں کا یکساں ہے کہ جس وقت جناب سیدہ کے مصایب وہ لوگ
 سنتے ہیں اس وقت بھی انکار کرتے ہیں باوجودیکہ اونکو معلوم ہو کہ جناب سیدہ ۴ نے
 اپنے مصایب کو ایک مرتبہ میں نظم فرمایا ہے جس کا ایک شعر یہ بھی ہے فرماتے ہیں مجھ پر ایسی
 ایسی مصیبتیں گذرین بعد وفات آپ کے امی پدر بزرگوار کہ اگر دنوں پر ایسی مصیبتیں گذرین
 تو رات ہو جائیں اَوْ اَخْبِرُوْا بِمَا جَرٰی عَلٰی بِنَاتِہَا سَمَرًا یَنْبَغُ ۝ وَاَمَّ کُلُّنَا اِسی طرح
 وہ مسلمان نادان انکار کرتے ہیں بروقت سننے اور ان مصایب کے جو دخترانِ فاطمہؑ
 جناب زینبؑ ورام کلثومؑ پر گذرے ہیں پس جن باتوں کے واقع ہو جانے کے بعد
 یہی لوگ ان میں شک کرتے ہیں فکیف لا یُنْکِرُوْنَ السَّامِعَ قَبْلَ وُقُوعِہٖ فَلِہٰذَا
 اَنِّیْ بِلِغْظِ الْقَسَمِ وَصَحْحِ اٰتِیَاتِہٖ ۝ پس قبل واقع ہونے ایسے امجرب کے منفعہ والا کیونکر انکار

نہ کرتا اسی واسطے حضرت امام حسین علیہ السلام نے قسم یاد کر کے اس خبر کو بیان کیا اور
 بہت بجا اور درست ہوا بقسم اسکا بیان کرنا کہ ضروری تھا اَمَّا قَوْلُهُ سَرَّابًا
 وَمَوْلَا جَبَّارٍ يَقْتُلُ سِرَّ جَالٍ فَكَانَتْ تَفْسِيرُ لِقَوْلِهِ سُرَّابًا وَمَوْلَا
 رہی چوتھی خبر جو آپ نے یہ فرمایا کہ ہمارے مرد اس زمین پر قتل کیے جائیں گے
 یہ قول بمنزلہ تفسیر کے ہے اس قول سے جس میں آپ نے اپنی خون ریزی کی
 خبر دی ہو وَ يَحِبُّ الْمُطَابَقَةَ بَيْنَ الْمُفَسِّرِ وَالْمُفَسَّرِ فَإِنَّهُ عَطَفَ بَيَانِ كَمَا
 ذَكَرَهُ ابْنُ هِشَامٍ فِي الْمُعْتَمَدِ اور مُفَسِّرٌ اور مُفَسَّرٌ میں مطابقت واجب ہوا اس لیے کہ مفسر
 کبیر میں عطف بیان ہو جیسا کہ ابن ہشام نے کتاب معنی میں لکھا ہے مطلب یہ ہوا کہ
 چونکہ اس جملے پر قسم آچکی تھی اسذرا بیان ہی قسم کا لانا ضرور تھا وَلَكِنَّ ذَلِكَ قَوْلُهُ
 ذُو نَحْجٍ أَطْفَالُكَ فَإِنَّهُ مِنْ أَجَبِ الْعُجَابِ اور اسی طرح بچوں کے فرج ہونے
 کی خبر دی کہ یہ تو سب سے زیادہ عجیب خبر تھی اس میں شک کرنا یا انکار کرنا تو جیسا
 مناسب ہو بخوبی معلوم ہو اَمَّا قَوْلُهُ سَادِسًا وَهَمْنَا وَاللَّهُ تَزَارُ قُبُورُنَا
 فَإِنَّهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مِنَ الْإِنْكَارِ دَاعٍ يَدْعُو الْحَاضِرِينَ إِلَيْهِ لِيَكُنْ جِثْمًا قِسْمًا
 آپ نے اپنی قبروں کی زیارت گاہ ہونے پر ارشاد فرمائی اگرچہ اس خبر کے انکار کرنے
 پر حاضرین کو کوئی ضرورت ایسی نہ تھی لَكِنَّهُ لَمَّا كَانَ مِنَ الْبَشَائِرِ الْعَظِيمَةِ
 الْخُصُوصَةِ لِلشَّهَادَةِ مَعَهُ دُونَ غَيْرِهِ لِيَكُنْ جِثْمًا قِسْمًا بِخَبَرِ الْبَشَارَةِ عَظِيمَةٍ
 تھی جو خاص تھے شہداء کو بلا سے اور دیگر شہداء کو یہ مرتبہ نہیں ملا تھا وَإِنْ
 اسْتَشْهِدُوا وَاجَاهَدُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
 وَمَعَ عَلِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اگرچہ وہ لوگ ہمراہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم کے مجاہد تھے اور ہمراہ جناب امیر علیہ السلام کے بھی شہید ہوئے
 فَعَسَىٰ كَانَ أَنْ يَحْتَجِرَ فِي قَلْبِ الْمُسْتَشْهِدِ مَعَهُ أَنَّهُ كَيْفَ يَكُونُ
 لَهُ مِزَابٌ عَلَىٰ هَؤُلَاءِ الشَّهَدَاءِ پس شاید کسی شہید کے دل میں منجملہ
 شہداء کو کر بلا کے یہ شبہ پیدا ہوتا کہ ان شہیدوں پر ہم لوگوں کو کیونکر فضیلت

ہو سکتی ہی جو لوگ جہاد میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شہید ہوئے ہیں
فَوَجَبَ عَلَى الْحُسَيْنِ تَأْكِيدُ قَوْلِهِ بِالْقِسْمِ لِأَنَّهُ لَا يَزَالُ يَتَابَعُ فِيهِ أَحَدٌ مِنْهُمْ
اسی لیے واجب تھا جناب امام حسین علیہ السلام پر کہ اپنے اس قول کو بھی بقسم وار و فرامین
تاکہ آپ کے ہمراہیوں میں کسیکو شبہہ باقی نہ رہے شَمُّ لَمَّا كَانَتْ هَذِهِ الْأَقْوَالُ
السِّتَةُ إِنْخِرَاسَاتٍ بِمَا يَكُونُ وَهُوَ مِمَّا يُتَطَرَّقُ فِي وَقُوعِهِ الشُّبْهَةُ وَ
يُسَاغُ قَبْلَ الْوُقُوعِ فِيهِ مِنَ الْأَمْرِيَّاتِ فَلِذَا لِكَ حَسَنَ تَوْكِيدِهِ بِالْقِسْمِ
پھر چونکہ یہ چہہ باتیں بطور پیشین گوئی کے آپ نے بیان فرمائی تھیں کہ آئندہ
ایسا ہونے والا ہو اور آئندہ ہونے والی بات میں شبہہ اوسکے ہونے اور نہ ہونے
کا ہو سکتا ہے اور قبل اوسکے واقع ہونے کے شک اوس میں کرنا ممکن ہے
اسی واسطے ان چہہ مقام پر نظر تاکید کلام کے قسم وار و کرنے آپ کو مناسب تھی
وَأَمَّا قَوْلُهُ وَبِهِ لَذَلِكَ الْقُرْبَةُ وَعَدَتِي حَبِيبَتِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَالِهِ وَسَلَّمَ فَلَا يَكُونُ إِجْبَاسًا بِمَا قَدْ مَضَى فَلَا يُتَطَرَّقُ فِي وَقُوعِهِ
الشُّبْهَةُ لِيَكُنْ أَقْبَلُ كَمَا يَهْوَ فَرَمَانَا کہ اسی زمین پاک پر مجھو میرے نانا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے وعدہ فرمایا ہے چونکہ وعدہ فرمانا یہ گذشتہ امر کی خبر وہی
تھی اور واقع ہو چکا تھا لہذا اس وعدہ فرمانے میں شبہہ وقوع اور لا وقوع
کا نہیں ہو سکتا بل ان اس بات میں کہ ایک اور تَابَعٌ فِيهِ أَحَدٌ مِنْهُمْ تَابَعٌ فِي آتِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَعَدَهُ أَمْ لَمْ يَعِدْهُ فَلِذَا لِكَ
لَمْ يَأْتِ فِيهِ بِالْقِسْمِ بَلْ كَمَا سَيَكُونُ اس میں شک ہوتا تو یہی ہو سکتا ہو کہ جناب
رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وعدہ فرمایا یا نہیں فرمایا اسی وجہ سے
آپ نے اس بات میں قسم نہیں کہائی بلکہ اپنے سچے ہونے پر اور جناب
رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وعدہ صادق دینے پر یہ ارشاد فرمایا فَقَالَ
وَلَا خُلْفَ لِقَوْلِهِ فَإِنَّهُ سَيَكُونُ وَسَوْفَ يَقَعُ لَا مُحَالَةَ. وعدہ میرے نانا کا ایسا سچا
ہو کہ اوسکے خلاف کہی نہیں ہو سکتا ہو اب قریب ہو کہ وہی واقع ہو چکا آپ نے وعدہ فرمایا ہی

باب سومی سوم جناب امام حسین علیہ السلام کا اپنی شہادت
کی خبر دیکر گھوڑے پر سے اوترنا اور ظہور چند معجزوں کا
اور جناب ام کلثوم کی بیٹابی اور انکا تسلی دینا

قَالَ الرَّاَوِیُّ ثُمَّ نَزَلَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ فَرَسِهِ وَأَمْرًا صَحَابَهُ
بِصَرْبِ الْحِيَامِ فَصُرِبَتْ أَبُو خَنْفٍ اوردیگر راویوں نے کہا ہر کہ اپنے مصائب بیان
کرنے کے بعد حضرت گھوڑے پر سے اوترے اور اپنے اصحاب کو حکم دیا کہ نیچے ہر پا کر و چنانچہ
نیچے ہر پا کیے گئے قَالَ فِي طُوفَانِ الْبُكَاتِ دُمَائِي فِي بَعْضِ لَمَقَاتِلِ اَنَّ الْحُسَيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
لَمَّا نَزَلَ عَنْ فَرَسِهِ اِغْبَرَتْ الْبَيْكَةُ وَصَارَ وَجْهُهُ مُغْبَرًا صَاحِبِ طُوفَانِ الْبُكَاتِ
ہرین میں نے بعض مصائب کی کتابوں میں دیکھا ہر اس روایت کو کہ جسوقت جناب امام حسین
علیہ السلام گھوڑے پر سے اوترے اور آپ کا قدم مبارک زمین کر بلا سے چو گیا تمام صحرا
غبار آلودہ ہو گیا اور اسقدر خاک اوڑی کہ آپ کا چہرہ نورانی خاک سے ہر گیا قُلْتُ
حَتَّى اَصْطَرَبَتْ قُلُوبُ الطَّاهِرَاتِ مِنْ نِسَائِهِ لَمَّا مَرَّيْنِ وَجْهَهُ كَذَلِكَ وَاشْتَدَّ
تَلَقُّهُنَّ مِنْ كِتْمَانِهِنَّ كَمَا هُنَّ كَمَا هُنَّ كَمَا هُنَّ كَمَا هُنَّ كَمَا هُنَّ كَمَا هُنَّ كَمَا هُنَّ
تھے جسوقت اون خدرا ت نے آپ کا چہرہ گرد سے ہر ہوا دیکھا اور تعلق اور بیٹابی اونکی
حد سے زیادہ ہوئی فَسَارَوَاهُ أَبُو خَنْفٍ اَنَّهُ نَزَلَ بَيْنَ الْفَرَسِ مَرَّاتٍ ثُمَّ سَرَكِبَ اُخْرٰی
لَا يُمْكِنُ الْجَمْعُ بَيْنَ الرَّوَايَتَيْنِ اِلَّا اَنَّ نَقُولَ اَنَّ نَزُولَهُ عَنْ فَرَسِهِ ثُمَّ سَرَكِبَ
اُخْرٰی لَعَلَّهُ كَانَ بِحَيْثُ لَمْ يَمْسُ بِأُطْنِ مَرَجِلِهِ تَرَابَ الْاَرْضِ يَسْرُ اَوْ تَخَفَّ لَی رَوَايَتُ كَ
آپ کئی مرتبہ گھوڑے سے اوترے اور ہر دوسرے گھوڑے پر سوار ہوئے اور یہ روایت دونوں
کی صحت اس طرح ہر ہو سکتی ہر کہ جب گھوڑا بدلنے کی غرض سے آپ اوترتے تھے اوسوقت
کوئی موزہ وغیرہ پائوں میں حضرت کے ہر جسکی وجہ سے آپ کا پائوں زمین کر بلا کے
مٹی سے نہیں ہر تا تھا ثُمَّ لَمَّا نَزَلَ اَخِيْرًا وَاسْتَوْنِي قَائِمًا اَوْ جَالِسًا اَوْ نَزَعَ

الْخَفِيِّ عَنِ قَدَمَيْهِ فَسَسَ رَجُلُهُ الْأَرْضَ فَصَارَتْ الْأَرْضُ مُخَبَّرَةً بِهَرَجٍ بَعْدَ هَرَجٍ
 آپ اوترے بہ نیت مقام کرنے کے اور زمین پر کھڑے ہوئے یا بیٹھے یا موزے پاؤں
 سے نکال ڈالے اوسوقت آپ کا پاؤں زمین سے چمک گیا اور غبار تمام میدان میں اٹھا
 یہ علامت زمین کے ماتم دار ہونے کی ہو قال فی تَوْرَاتِیْنِ وَقَدْ كَانَ الْحُرُّ اسْرَعَ وَحَالَ
 بَيْنَ بَحْرِ الْفَرَاتِ وَبَيْنَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَمَنْ مَعَهُ صَاحِبُ نُورِ الْعَيْنِ
 کہتے ہیں کہ جب حضرت اوتر چکے حرنے جلدی کر کے فرات پر قبضہ کیا اور حر کا لشکر بیچ
 میں حضرت کے لشکر اور دریا سے فرات کے مقیم ہوا وَكَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ ثَلَاثَةُ أَمْيَالٍ
 وَقِيلَ حَسَنَةُ وَقِيلَ فَرَسَتْهُ دُورَى وَرَمِيَانِ لَشْكْرٍ أَوْ رُفُودِ گاہ جناب امام حسین
 علیہ السلام کے تین میل کے تھے اور بعضوں نے پانچ میل بھی لکھا ہو اور بعضوں نے
 ایک فرسخ لکھا ہو میں کہتا ہوں کہ اتنا دور ٹھہرا حر کا یہی اسی پر دلالت کرتا ہے
 کہ وہ دل سے حضرت کا سلیع ہو گیا تھا وَرَوَى فِي مُعْزَنِ الْبُكَاءِ عَنْ بَعْضِ الثَّقَاتِ
 أَنَّ أُمَّ كَلْثُومٍ قَالَتْ لِأَخِيهِ يَا أَخِي مَا هَذِهِ الْأَرْضُ وَمَا تِلْكَ الْبُقْعَةُ
 مخزن البکامین ایک معتدراوی سے روایت کی ہے کہ اوسوقت جناب ام کلثوم
 نے اپنے بہائی امام حسین علیہ السلام سے عرض کی کہ اے بہائی یہ کیسی زمین ہے
 اور کیسا وحشت ناک مکان ہو فَإِنَّكَ مَتَى مَا وَرَدْتَ وَنَزَلْتَ يَهَاقِدَا اسْتَوَاكَ
 الْخَوْفُ الْعَظِيمُ عَلَيْكَ نَا اسلیم کہ جسوقت سے آپ اوترے ہیں اور جسوقت سے
 یہاں مقام ہوا ہو خود بخود ہم مصیبت زدوں پر خوف عظیم طاری ہو گیا ہو کچھ اسکا
 سبب ہمارے سمجھ میں نہیں آتا ہو قَبِیْنِ لَنَا مَا السَّيْرِ فِي ذَلِكَ فَكَانَتْ
 حُجَّةُ اللَّهِ عَلَى الْأَرْضِ وَلَا يَخْفَى عَلَيْكَ مَا سَأَلْتَهُ پس آپ بیان فرمائیں
 کہ ہماری بے تابی اور خوف زدہ ہونے کا کیا سبب ہو کونسا راز مخفی اس میں
 ہے اسلیم کہ آپ حجت خدا ہیں زمین پر اور جو ہم پوچھتے ہیں وہ آپ پر پوشیدہ
 نہیں ہو سکتا وَقَالَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَيَّ يَا أَخِيهِ أَتَى قَدْ كُنْتُ
 مَعَ أَبِي أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ جَمُورَتِ إِمَامِ حُسَيْنٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمْ يَفْرَايَا اے میری

بچہ

چوٹی بہن تم کو معلوم ہو کہ میں اپنے والد بزرگوار کے ہمراہ واقعہ صفین میں
 تھا فلما انصرف و نزل ههنا واستقر به الجبلوس فاضطجعه ورأسه
 على فخذاي أحسن عليه السلام جب وہ جناب جنگ صفین سے پہرے اور اسی
 جگہ اوترے جہاں آج ہمارا مقام ہوا ہے اور باطمینان خاطر بیٹھے اوسکے بعد
 آپ لیٹ گئے اور سر اوس جناب کا میرے بہائی امام حسن علیہ السلام کے زانو پر رکھا
 ہوا تھا ثم نام وأنا جالس عن يمينه فمؤمته عينا بعد اس کے سونے کے
 ارادے سے آپ نے آنکھ بند کر لی اور میں سر ہانے اوس جناب کے سر مبارک
 کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ آپ کی آنکھ لگ گئی اور کیفیت رسو گئے ثم انتبه واستيقظ
 مشوشا مضطربا بسبب ذلك وثمة آپ کی آنکھ کھل گئی اور بیدار ہوئے مگر
 نہایت پریشان خاطر اور مضطرب تھے روتے تھے اور رونے سے آواز آپ کی
 بلند ہوئی فسأله الحسن عن ذلك الأمر الغريب میرے بہائی امام حسن علیہ السلام
 کو از حد تعجب ہوا اور والد بزرگوار سے اونہوں نے پوچھا کہ آپ کی بے قرار می اور
 گریہ و زاری کا سبب کیا ہو فقال سأيت في المنام أن تلك البقعة أرضها بجسديها
 صارت بحرا عميقا من الدماء والد بزرگوار نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ اس
 مکان کی تمام زمین دریائے خون ہو گئی و زاد بعض مرواة الحدیث أن أشجارها
 وعصون لأشجار تهاثر في ذلك البحر بعض راویان حدیث نے اتنا اور زیادہ
 کیا ہے کہ جناب میر علیہ السلام نے فرمایا درخت اس زمین کے اور شاخیں و جن و رختوں
 کی اسی دریائے خون میں جھوم رہی ہیں وأن ولدای الحسین علیہ السلام قد وقع
 فیہ ویضطرب یدیه ورجلیه ویستغیث فلا یغاث ویستجیر فلا یجأ
 اور یہ بھی خواب میں دیکھا کہ میرا فرزند حسین اسی دریائے خون میں گرا پڑا ہے
 اور اپنے ہاتھ اور پاؤں مار رہا ہے فریاد کرتا ہے کوئی اوسکی فریاد کو نہیں پہنچتا ہے
 اور پناہ طلب کرتا ہے کہ میں اوسکو پناہ نہیں ملتی ثم التفت ابی الى وقال یا بنی ما ذا
 تصنع أنت اذا وقعت تلك الواقعة بعد اوسکے والد بزرگوار میری طرف متوجہ ہو کر

فرمانے لگے اے فرزند تم کیا کرو گے جس دن یہ واقعہ پیش ہوگا فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَتِ
 إِنِّي أَصْبِرُ عَلَى الْبَسَاءِ وَأَسْتَبِيحُ فِي ذَلِكَ الْبَحْرِ لِنِشَاءِ اللَّهِ تَعَالَى وَلَا بُدَّ لِي
 مِنَ الصَّبْرِ مِمَّنْ لَمْ يَعْزُضْ عَلَى اسْمِهِ فِي رُبُورِ الْوَارِثِينَ امْتِحَانِ خُدا صبر
 کرونگا اور اس دریا سے خون میں شناوری کر کے انشاء اللہ وارپار ہو جاؤنگا
 اور ضرور ہے مجھ کو صبر کرنا امتحان خدا پر قُلْتُ وَهَذِهِ رِوَايَةُ طَوِيلَةٌ
 تَدْرُكُهَا مُلْخَصًا مِمَّنْ كَتَبُوا هُنَا كَيْفَ رَوَيْتُ بِهَذَا بَرِيٍّ هُوَ مُحَرَّرٌ لِبَكَا
 مِمَّنْ خَلَا مِنْهُ اسْكَنْتُ قُلُوبًا هِيَ وَإِنَّمَا ذَكَرَهَا الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِكُنْهٍ
 أَمَّ كَلْتُومٍ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ لَأَنَّهُمَا كَانَتْ تُشَلُّ عَنْ إِسْتِيلَاءِ الْخَوْفِ عَلَى
 نِسَائِهِ ۚ جناب امام حسین علیہ السلام نے حضرت ام کلثوم سے اس روایت کو
 آج کی تاریخ اسی غرض سے بیان فرمایا کہ وہ معظّمہ سبب خوف غالب ہونے کا
 ولون پر مخدرات حرم کے پونچھتی تھیں اور یہ ہی اس روایت میں فرمادیا کہ جب
 میں اس مصیبت پر صبر کرتا ہوں پہر تم کو بھی صبر کرنا چاہیے اور خوف نہ کرنا چاہیو
 وَقَدْ نَظَّمُ بَعْضُ الشُّعْرَاءِ فِي الْمَرَاتِي أَنَّهُ كَانَ فِي تِلْكَ الْبَيْتِ شَجَرَةٌ
 سِيدٌ بِبَعْضِ شُعْرٍ مَدَحِ أَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّهِ مِمَّنْ رَوَيْتُ فِيهِ رِوَايَةُ مُنْظَمٍ كَيْفَ
 كُنْ صَحْرَاءُ كَرَبْلَاءَ مِنْ أَيْكٍ وَرَخْتِ بَرِيٍّ كَاتَمًا وَقَدْ قُطِعَ بَعْضُ أَصْحَابِ
 الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْهَا غَضًّا طَرِيًّا لِلْإِسْتِيَاءِ بِهَذَا الْيَوْمِ شَخْصٌ
 اصْحَابِ امَامِ حُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ سِوَا اُسِ وَرَخْتِ كِي اَيْكٍ شَلَخِ تَاوَه كَا فِ اِبْغِضِ
 مَسْوَاكِ كَرْنِي كِي فَسَاَلِ وَجَرِي الدَّامِ الْعَيْطِ مِنْ تِلْكَ الشَّجَرَةِ فَكَانَ
 بِهَذَا اِلَى الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَيْسَعْلُهُ عَنْ ذَلِكِ اِبْسِ رُخُونِ تَاوَه اَوْسِ
 وَرَخْتِ سِ جَارِي هُوَاوَه وَنِيْدَارِ اَوْسِ شَلَخِ بَرِيْدِي كُو خُدْسِي اَمَامِ حُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامِ
 مِمَّنْ لَانِي اَوْسِ سَبَبِ اِسْلِ مَرْجِيْبِ كَا بِوَجْهًا فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ تَدْرُكُ كَيْسَعْلُ
 اَلْهَمَّاسِ جَا لَنَا وَنِيْرَانِي دِمَا اَعْنَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ حَضْرَتِ سَلَامِ ارشاد فرمایا کہ ہمارے
 جوانان سعادتمند اس زمین پر قتل کیے جائیں گے اور ہر روز مجھ پر ہمارے خون نری ہوگی

باب سی و چہارم حضرت امام حسین علیہ السلام کا شکایتِ مائدہ بین
شعر پڑھنا اور نسبتِ افعال کی طرف زمانہ کی کرنا اور جواب اس
اعتراض کا کہ یہ کیونکر جائز تھا اور جناب نبیب علیہ السلام کو غش آجانا

قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ وَأَنشَأَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ ابْنِ مُحَمَّدٍ كَيْفَ
سَبَّ لَوْكَ أَوْ تَرَكَكَ حُضْرَتِ اِمَامِ حُسَيْنٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ ابْنِ خَيْمِ بْنِ بَطِيحٍ اَوْ رِيحِ شَارِبِ رِيحِ غَضَبِ لَيْلَةٍ
يَا ذَهْرُ أَفْ لَكَ مِنْ خَلِيلٍ كَمْ لَكَ بَلَا شَرَّاقٍ وَلَا صَبِيلٍ
مِنْ طَالِبٍ بِحَقِّهِ قَتِيلٍ وَاللَّهِ هُوَ لَا يَقْتَعِرُ بِالْبَدِيلِ

اسی زمانہ ناہنجار ولے ہو تجھ پر کیسا بُرا دوست تو ہو اور کس قدر صبح و شام تجھ میں
اپنے حق کے طلب کرنے والے قتل کیے جاتے ہیں اور اپنے حق پر نہیں ہونگے یہ بھی
تیرا خاصہ ہو کہ بدلے پر اور عوض لینے پر دوسرے شخص کو تجھے قناعت نہیں ہے
جب تک کہ وہی شخص نہ مارا جائے جسکے تو روپے ہو اُتولُ اِنَّمَا اُنْشَدَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
تِلْكَ الْاَبْيَاتِ وَاسْتَدَّ اَوَّلًا اِلَى الدَّهْرِ بَعْضَ الْاَفَاعِيلِ عَلَى مَا جَرَتْ بِهِ عَادَةُ اَبْنَاءِ الزَّمَانِ
میں کہتا ہوں کہ ان اشعار کا پڑھنا اور بعض افعال کا بطرفِ زمانہ کے منسوب کرنا جناب
امام حسین علیہ السلام کا اسی نظر سے ہو کہ اگر باب زمانہ کی بات اسطرچہ جاری ہوئی ہو
وہو مجازاً شائدہ کہ اَنَّهُ اسْتَدَّ اِلَى الدَّهْرِ حَقِيقَةً اَلْعِيَاذُ بِاللّٰهِ وَلَبَدْلِكَ مَتَدَّرَدُ
الْقَوْلُ بِهِ كَمَا سَيَأْتِيْ فِيْهِ نَعْنِمْ ہو کہ معاذا اللہ آپ نے حقیقتاً زمانہ کی طرف ان افعال
کی نسبت کی ہو بلکہ باوجودیکہ مجازاً نسبت کی تھی اوسکو بھی اشعار آئندہ میں رو فرمایا جائیگا
آئندہ اوس شعر کو بھی غور کر کے فَالْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَيِّنٌ اَوَّلًا قَدْ اَسْرَاةَ الْحَسَلَةِ
لِللّٰهِ نَبِيًّا وَجَعَلَهَا بَعْشَ الْخَلِيلِ جناب امام حسین علیہ السلام نے پہلے یہ بات بیان فرمائی کہ دنیا
کی دوستی بہت خراب چیز ہو اور بہت بُرا دوست ہو اگر دنیا کو کوئی اپنا دوست سمجھے شُئْمَ
بَيِّنٌ اَنَّ فِيْهَا صَبَا حَا وَمَسَاءٌ اَيُقْتَلُ الطَّالِبُ بِحَقِّهِ كَثِيْرًا بعد اوسکے بیان فرمایا کہ

یہ دنیا ایسا برا مقام ہے جو حسین صبح و شام اپنے حق کے طلب کرنے والے بہت سے قتل
کئے جاتے ہیں کما اُقتل كذلك لکونی طاب لہا الحق وہی الامامة والخلافة الی جَعَلَهَا
اللہ فینا الی یوم القیامۃ جسطح میں بھی قتل کیا جاؤنگا اسی سبب سے کہ میں بھی اپنے
حق کو طلب کرتا ہوں یعنی امامت اور خلافت کا طالب ہوں جسکو خدائے ہم اہل بیت میں
قیامت تک قائم کیا ہے وَاَمَّا قَوْلُهُ وَاللّٰهُ لَا یَقْنَعُ بِالْبَدْلِ فَقَدْ عُنِدْنِیْ حَاصِل
لیکن یہ فرمانا حضرت کا کہ زمانہ عوض دینے پر اور بدلے پر قناعت نہیں کرتا ہوں اس قول کی
میرے نزدیک کنی معنی میں اولہا واولہا اشۃ اشۃ الی قولہ تَعَالٰی وَقَدْ فِیْنا ہِذِیْ عِزِّ
عَظِیْمٍ پہلے معنی اور سب معنوں سے بہتر یہ ہیں کہ آپ اشارہ کرتے ہیں حضرت اسمعیل کے قصے
کی طرف جو خدائے قرآن میں فرمایا ہو کہ تینے اسمعیل کا فدیہ ایک فوج عظیم پر اور ٹھار کھا ہے
وَالْمَرَادُ مِنْہُ اَنَّ اللّٰہُ تَعَالٰی لَمَّا اَمَرَ خَلِیْلَہٗ بِذَبْحِ وَلَدِہٖ کَانَ اَبْرَہِیْمُ مُتَقَدِّمًا تِلْکَ الذَّی
اور مرد جناب امام حسین علیہ السلام کی یہ ہے کہ جب خدائے اپنے غلیل کو حکم دیا کہ وہ اپنے
فرزند اسمعیل علیہ السلام کو ذبح کریں اور جناب ابراہیم علیہ السلام نے اون باتوں کو ادا کیا
جو نبی کے پہلے کیا تھی میں ثُمَّ اَقْضَتْ الْمَصْلَحَةُ اِلَیْہِ اَنَّ یُسَخَّرَ ذَلِکَ الذَّی جِئَ اِلَیْ یَوْمِ
مُخْتَارٍ فِیْہِ اِلَیْ ذَلِکَ بعد اوروں کے مصلحت اسی اور میں کی مقتضی نہ ہوئی کہ یہ فوج اوس روز تک
ماتوں رہے جب اسکی طرف احتیاج شدید ہوگی لِیُتَرَتَّبَ عَلَیْہِ مِنَ الْمَصَالِحِ وَالْفَوَائِدِ
لِعَامَّةِ الْخَلَائِقِ مِنْ دَفْعِ نَارِ الشَّرِّ وَاِنَارَةِ الْعَالَمِ بَعْدَ اِظْلَامِہٖ لِتَعْطِلَ حُدُودُ اللّٰہِ
وَاَحْکَامُہٗ تاکہ نبی زاوہ کے فوج کرنے پر وہ مصلحتیں اور فائدے عام خلائق کے واسطے پیدا
ہوں اور وہ فائدے یہ ہیں کہ شرک کے آثار زایل ہو جائیں اور عالم میں روشنی دین کی
پہل چائے بعد اسے کہ عالم میں تاریکی اور ظلمت شرک کی پہلی ہو اور حدود اور احکام خدا
مضطرب ہو چکے ہوں اور یہ فائدے اسوقت فوج اسمعیل میں نہیں پیدا ہوتے تھے
فَلِذٰلِکَ اَمَرَ سَلَّمَ اِلَیْ اِبْرَہِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ کَبِشًا لِّبَدْحِہٖ وَیَجْعَلُہٗ عَلَی الظَّاهِرِ
فِدَیَۃً لِاسْمَعِیْلَ اسی وجہ سے خدائے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس ذبح بہشت کا
بھیجا کہ اوسکو فوج کریں اور بظاہر اوس کو فدیہ جناب اسمعیل کا سمجھیں لیکن لَہُ فِدَیَۃٌ عَظِیْمَةٌ

بہشت کی

لیکن دراصل اس فوج اللہ کا ایک فدیہ بہت بڑا ہو یہ دینے فدیہ عظیم نہیں ہو سکتا اس لیے کہ اول تو اسمعیل شرف مخلوقات یعنی بنی آدم تھے دوسرے بنی زادہ پس دینے کی بھی کچھ حقیقت ہو چکی ہو نسبت حضرت اسمعیل کے عظیم اور بزرگ اس کو خدا ارشاد فرماتا وَهُوَ الَّذِي يُعِيذُ الْعَظِيمَ الَّذِي لَمْ يَقْعُرْ مِثْلُهُ مَذْخَلُ اللَّهِ سُبْحَانَكَ بَنِي آدَمَ ذُرِّيَّتِهِ خَلْقِ الْعَظِيمِ اَوْ جَوَابِ اَمِي اَمِي اَمِي بَنِي آدَمَ سَ تَارُو زَعَامُ شُورَا كَبِيْ عَالَمِ مِيْنِ وَاقِعِ نَمِيْنِ هُوِي تَمِيْ قَالَمُ رَا حَمِيْنِ قَوْلِ الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالَّذِي لَا يَقْنَعُ بِالْبَدِيلِ يَعْنِي لَا قَنَاعَةَ لَهُ فِي هَذِهِ الْقَبِيْةِ بِالْبَدِيلِ الَّذِي ذَبَحَهُ اَبْرَاهِيْمٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِسَ مَرَاوِ جَنَابِ اَمَامِ حَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَيْ يَهْرُكَ زَمَانَهُ كُو يَعْنِي خَالِقِ زَمَانَهُ كُو قَنَاعَتِ نَمِيْنِ هُو اَوْ سَ بَدَلِيْ بِرَحْمَتِ جَنَابِ اَبْرَاهِيْمَ عَوْضِ حَضْرَتِ اسمَعِيْلَ كَيْ فَوْجِ كِيَا تَحَابِلُ لَا بُدَّ مِنْ وَفْوْعِ الَّذِي يُعِيْذُ الْعَظِيْمَ اَلْوَعُوْدُ فِيْ قَوْلِهِ تَعَالٰى وَهُوَ الْحَسَنِ مِنْ دَلِيْلِ اسمَعِيْلَ بَلْكَ مَشِيْتِ بِرُوْرُوْكَ رَجَارِيْ هُوِيْ كِي فُضُوْدَهُ فَوْجِ عَظِيْمِ هُوِيْ وَاقِعِ هُو جُكَ وَعَدَهُ قَوْلِ خَدَا مِيْنِ هُو جُكَ هُو اُوْرُوْهُ يَهْرُكَ اُوْلَادِ اسمَعِيْلَ سَ حَسَنِ بَنِ عَلِيٍّ كِيَا جَائِيْنِ كُوْلَا لَيْتَ اَفْتَحُوْ سَيِّدُ نَا السَّجَا دُهُ فَقَالَ اَنَا بَنُ الَّذِي يَحْيٰى اَسِيْ وَاسْطَ هَمَارَ اَمَامِ زِيْنِ الْعَابِدِيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَ فُخْرُ كِيَا اُوْرُ فَرَا يَا كَمِيْنِ بِيْطَا هُوْنِ وَوُذِيْجُوْنِ كَا يَعْنِي اِيْكَ فَوْجِ اللّٰهِ حَضْرَتِ اسمَعِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اُوْرُوْ سَ حَضْرَتِ اَمَامِ حَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالتَّائِيْ اَنْتَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُوْلُ اِنَّ حَبِيْبِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَاَنْ قَدْ دَخَلْتُ بِرَبِّهِ اَبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَجَعَلَهُ لِيْ بَدِيْلًا لِّكُنْ لَا بُدَّ مِنْ فِدَاِ الْمَبْدُلِ مِثْلُهُ اَيْضًا اُوْرُوْ سَ مَعْنِي حَضْرَتِ كَيْ اِسْ قَوْلِ كَيْ يَهِيْنِ كَمُ الْكُزْمِيْرَ نَا نَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَ اِنْفِ بِيْطَ اَبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كُو مَجْجِبِ فِدَا كِيَا اُوْرَاوْ كُو مِيْرَا بَدِيْلِ يَعْنِي عَوْضِ قَرَارُوْ يَا لَمُ زَمَانَهُ كُو اَوْ سَ بَدِيْلِ كَيْ فَدِيْهِ بِرَقَنَاعَتِ نَمِيْنِ هُو بَلْكَ حَسْبِيْ عَوْضِ مِيْنِ اَبْرَاهِيْمَ فَرْزَنْدِ مِيْرَ نَنَا كَيْ فَدِيْهِ دِيْ كُئِ اُوْ سَ كُو هُوِيْ اَبُوْ نَنَا كِي اَسْتِ بِرَفِدَا هُو نَا ضَرْوَرِ هُو وَالتَّالِثُ اَنْتَ يَقُوْلُ لَا صَحَابَهُ وَآهْلَ بَيْتِهِ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ لَهُ مِرَا اَنَا نَفْسُ دِيْكَ يَا رُوْاحِنَا وَآنْفُسُنَا تِيْسَرِ مَعْنِي حَضْرَتِ كَيْ اِسْ قَوْلِ كَيْ يَهِيْنِ اَبْ اِنْفِ اَصْحَابَاوْ اَهْلِ بَيْتِ سَ فَرَمَاتِ يَهِيْنِ جُو بَار بَار عَرَضِ كِيَا كَرْتِ تَحِيْ كَمُ اِنْفِ دِلِ جَانِ اَبْ بِرَفِدَا كَرْنِ كِيَا

در اصل اسمعیل
فوج برابری

در اصل اسمعیل
فوج برابری

واو اور فادونون پر بزرجمع وافد کے ہو اور معنی اسکے یہ ہیں کہ کسی کی پیا مبری میں کسی کے
 پاس آنا اور یہی لفظ اس مقام پر صحیح ہو بعض نسخوں میں وعد کی لفظ ہو وہ اس مقام پر
 درست نہیں ہوتے اس لیے کہ مراد امام کی اوس سے پوری نہیں ہوتے یُریدُ علیہ السلام
 اِنَّہُ کَیْفَ قَرَّبَ الْوَفَادَ مِنْ سَرَحِیْلِ عَنْ دَارِ اللّٰہِ نَبِیَّا حضرت کی مراد یہ ہو تعجب کر کے فرماتے
 ہیں کہ میرے پاس پیام مرگ آنے کے بعد کس قدر جلدی وہ دن آگیا جس دن دنیا سے میرا
 کوچ ہو جائیگا وَاِنَّمَا حَقُّمُ الْوَفَادِ لَا تَہَّ قَدْ وَفَدَ اِلَیْہِ مِنْ یَوْمِ خُرُوجِہِ مِنْ
 الْمَدِیْنَةِ اِلٰی هٰذَا الْیَوْمِ خَمْسٌ وُفُوْدٌ اَوْ زَبَعٌ اور کئی مرتبہ پیام مرگ آنے کی خبر جو آپ
 دے رہے ہیں آپکی وجہ یہ ہو کہ حسن بن سے آپ مدینہ سے چلے ہیں آج کی تاریخ یعنی
 دوسری محرم تک پانچ مرتبہ یا چار مرتبہ آپ کو بشارت شہید ہونے کی ملی ہو فَصَّرْتَ اِنْ
 اَوْثَلَاثٌ مَّمَلَتْ وَفَدَ اِلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ قَدْ اَتَاہُ یَنْعِ دُس
 دو مرتبہ یا تین مرتبہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں آپ کو بشارت
 شہادت کے دی ہو اَوَّلَہُ یَوْمِ خُرُوجِہِ مِنَ الْمَدِیْنَةِ اَوَّلًا پہلے حسن بن آپ مدینہ سے روانہ
 ہوتے ہیں بطرف مکہ معظمہ کے وَالثَّانِیَ لَیْلَۃُ خَرَجَ فِی مُبَیِّئَتِہَا مِنَ الْکَعْبَةِ اور دوسری مرتبہ
 جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں آپ کو بشارت دی شب کو جسکی
 صبح کو آپ مکہ سے روانہ ہوئے وَالثَّالِثُ اِنْ مَحْتَّ رَاوِیَۃُ عَوْدِہٖ اِلَی الْمَدِیْنَةِ مِنَ الْکَعْبَةِ
 ثُمَّ مَسِیْرُہٗ اِلَی الْعِرَاقِ اور تیسری مرتبہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خواب
 میں بشارت دینا اوس دن تھا جب آپ مکہ معظمہ سے پلٹ کر مدینہ میں آئے اور مدینہ سے عراق
 کو روانہ ہوئے اگر یہ روایت صحیح ہو گیارواہ اَبُو مُخْتَفٍ جس طرح سے ابو مختف نے اس
 روایت کو بیان کیا ہو اور جتنے بھی اسکو اوس باب میں لکھا ہو حسین حضرت مسلم علیہ السلام کی
 خبر شہادت پہنچی جناب امام حسین علیہ السلام کو بیان کیا ہو وَالرَّابِعُ بَعْدَ نَزْوِلِہٖ فِی مَنْزِلِ
 الثَّلَاثِیَةِ وَقَدْ اَتَاہُ هَاتِفٌ فِی لَمَامٍ یَقُوْلُ اَنْتُمْ تَسْرَعُوْنَ وَالْمَنَا یَسْرِعُ بِکُمْ اِلَی الْمَوْتِ
 اور چوتھی مرتبہ بشارت آپ کو منزل ثعلبیہ پر ہوئی ہو کہ ہاتف غیبی نے خواب میں پکار کر کہا تھا
 کہ تم لوگ جلدی جلدی راہ چلتے ہو اور تمہاری موت تمکو جلدی بلارہی ہو اس روایت کو

پہنے حضرت علی اکبر کی شہادت کے باب میں لکھا ہوا تھا موصیٰ فی منزلِ شہداء فقہ
 ہتھ ہارے تھے وہاں سماعتِ صوفیہ نہ تھیں کہ ان کے ہاتھوں میں کھڑکیاں تھیں
 خارجہ بعض الحوائج انا یقول ویشتد لبیتین باخوین بشارت منزل غریبہ میں
 حضرت کو بھولی ایک ہاتھ غیبی نے پکارا جسکی آواز حضرت زینب نے حالت بیداری میں
 سنی اور وہ کسی قضای حاجت کی غرض سے نکلی تھیں سنا کہ ایک ہاتھ دریتون کو
 چھریا ہوا آخر ہٹا علی قوم کسوفہم المنايا بمقلد الی انجاء وعد
 افرادن دریتون کا یہ ہوا دن لوگوں پر رونا چاہیے جنگی موت اور کھانسی و عہد کے
 مقام پر کشش کر کے لیجاتی ہو فلما اخبرته بالحسن علیہ السلام قال یا اختنا
 کل الذی فی ہذا کائن جب حضرت زینب نے اپنے بھائی سے یہ خبر بیان کی آپ نے
 فرمایا کہ اے بن جو کوہ قضای الہی میں گذرا ہو وہی ہونے والا ہو فہو فی ہذا کائنات
 ولہ فیض من وفتوحنا شہد واجل یہ پانچ بشارتیں حضرت کو آپ کی شہادت کی
 ایسی جلدی جلدی ہوئیں کہ جنگو ایک مہینہ ہی پورا نہیں گذرا اسی طرح کہ ان کے ہاتھوں
 اور دوسری محرم تک کل جو بیتل دن کا رات ہوتا ہی بیتل تاکہ ہاتھوں میں
 المدیة اولاً فانہا گانت فی ایوم الرابعین مذہبات سولہ ہزار شہادت کے نوکر
 چوتھی تاریخ شعبان کی آپ کو جناب رسالت آپ علی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی ہی
 آپ نے مدینہ سے مکہ معظمہ کا سفر کیا بیل الوفاۃ الاخیرۃ الی مدینہ منورہ
 ہی الحادۃ قبل وودد الامام ہناک منقوا من عشرۃ ايام تک امری بشارت
 جسکی جناب زینب نے روایت کی ہو اور کو تو آج کے دن جو باظنا کا دن حضرت کا
 کر بلا میں ہوا یہی کل دس روز گذرے ہیں فلذلک یکتجب المؤمنین علیہ السلام
 ویقول ما اکرّب الوقت من رحیل اسی بہت سے حضرت امام حسین علیہ السلام تعجب
 کر کے فرماتے ہیں کس قدر عجل دینا سے کوچ کرنے کا دن آگیا جب مجھے ابھی دس روز گذرے
 ہیں بشارت ہوئی تھی تم لکھا کان اسند الحسنین علیہ السلام بعض لکھا عجل
 الی اللہ ہذا علی مذاق البلعاء من الشعواء وهو من الامم المعصومین

پہر جو کچھ بعض امور کی نسبت زمانہ کی طرف حضرت نے مجازاً فرمائی تھی جیسا طریقہ شاعران
 بلیغ کا ہوا اور وہ جناب امام وقت اور معصوم ہیں بَلْ هُوَ الَّذِي قَالَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ
 الْحُسَيْنُ سَيِّدُ الْإِسْلَامِ مِثْلِي وَأَنَا مِثْلُ الْحُسَيْنِ بلکہ یہ وہ برگزیدہ امام ہیں جن کے
 حق میں جناب پادشاهت آب علی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہو کہ حسین مجھے ہی اور
 میں حسین مجھے دونوں اور اس حدیث کی شرح میں سہنے ایک باب جدا گانہ لکھا ہے
 وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ فَتَمَّانَكَ لَيْتَ وَمَا عَلَّمْنَا هَذَا الشَّعْرَ وَمَا يَنْبَغِي لَهُ اور خداوند عالم پر
 نبی کے حق میں یہ اشارہ کرتا ہو کہ مجھے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شعر اور شاعری
 نہیں سکھلائے اور نہ یہ فعل اونکی شان کے لائق ہو مگر ہاں اَلْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 مِنْ أَنْ يُسَبَّحَ إِلَيْهِ أَنْ شَاعِرٌ مِمَّنْ الشُّعْرَاءُ لَمْ يَجِبْ لَهُمْ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَمَكْرُوهِ
 اور ناپسندیدہ بات ہوئی کہ باوجود اس خصوصیت کے اپنے نام سے اونکی طرف نسبت دیجاک
 کہ وہ سہی مثل و شاعرون کے شعر کہتے تھے اور پڑھتے تھے وَأَيْضًا قَدْ كَانَ فِي رُسْبِقَةٍ
 الْقَتْلَ وَالْهَلَكَ إِلَى الدَّهْرِ وَلَوْ كَجَارًا مَضَّتْهُ يَسْؤُهُ صَدُورُ ذَلِكَ مِنْهُ اور سہی
 نسبت کرنا قتل و ہلاک کا طرف زمانہ کے اگرچہ مجازاً آپ کے ان اشعار میں واقع ہوا
 اس میں ایک گمان بد تھا کہ ایسے کلام کا صادر ہونا امام سے بجا ہے وَقَدْ حَكَّ اللَّهُ سُبْحَانَهُ
 مِنْ أَقْوَالِ الدَّهْرِ تَقَرُّ النَّاسُ بِهَلْ كُنَّا الدَّهْرُ اور خداوند عالم نے قرآن میں دہریہ
 بے دینوں کا قول بطور حکایت کے یہ نقل کیا ہو وہ لوگ اسی کے قائل ہیں کہ ہمارے
 زمانہ ہلاک کرتا ہو اور وہی ہمارا مارنے والا ہو فَلَيْلَ ذَلِكَ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَاءَ الْقَوْلُ لَهُمْ
 اسی واسطے حضرت امام حسین علیہ السلام نے دہریوں کے قول کے رد کرنے میں یہ آخری شعر
 ارشاد فرمایا اِنَّكَ اَمْرًا اَعْجَلُ بِسُحَّانَ رَبِّي مَا لَهُ مِنْ مِثْقَلِ يَرَسِبُ بَاتِمِ
 جنکا بیان اوپر کے اشعار میں ہوا خدا و بزرگ کی طرف منسوب ہیں پاک ہی ہمارا
 پروردگار کوئی اور سکا مثل و رہتا نہیں ہو جو کچھ کر سکے فَصَحَّرَ بِطَرِيقِ الْخَصْرِ بَانَهُ
 فَكَيْفَ يَسْبُوْنَ إِلَى الدَّهْرِ يَا طَلُّ لَا يَجُوزُ الْقَوْلُ بِأَبٍ اب آپ نے تشریح فرمائی
 اور صحر کر دیا جو کچھ اور جن چیزوں کی نسبت طرف زمانہ کے یہ لوگ کرتے ہیں محض باطل ہو

ہرگز اس کا کہنا سچا ہے اِنَّمَا هُوَ مِنَ الْأُمُورِ الْأَلْهِيَةِ الصَّادِقَةِ عَنْ قُدْرَتِهِ تَعَالَى
 بلکہ یہ سب باتیں خدا کے حکم سے ہوتی ہیں اور اوس کی قدرت سے صادر ہوتی ہیں جس کا
 کوئی مثل اور ہمتا نہیں ہر زمانہ کی کیا طاقت ہو جو کچھ کر سکے وَفِي النَّصْرِ بِذَلِكَ بَيَانٌ
 لِحُكْمِ شَرْعِيٍّ آيَتُهُ اَوْ بِاَوْجُودِ يَكُونُ اس شعر سے ہو گیا ایک مسئلہ شرعی ہی
 اس سے پیدا ہوا وَهُوَ أَنَّ الْمُؤْمِنَ الْمُوَحِّدَ بِاللَّهِ وَإِنْ الْجَائِثَةُ صُرُورَةٌ شَرْعِيَّةٌ
 أَوْ نَكْلَةٌ بِدِيْعَةٍ مِنْ إِسْنَادِ تِلْكَ الْأُمُورِ إِلَى الدَّهْرِ وَالزَّمَانِ اور وہ حکم شرعی یہ ہے
 کہ مؤمن خدا پرست کو اگر کوئی ضرورت شرعی یا کوئی نکتہ معنوی ایسا درپیش ہو کہ مجازاً
 انکی نسبت زمانہ کی طرف کرے پس غبطہ اوس ضرورت کے گو یہ بات جائز ہو لیکن یَجِبُ عَلَيْهِ
 أَوْ يَسْتَعِبُّ لَهُ أَنْ يُصَيِّرَ فِي كَلَامِهِ الْمُتَّصِلِ بِذَلِكَ مَا يَنْزِهُهُ عَنْهُ وَيُنْبِتُ بَرَاءَتَهُ
 عَنْ ذَلِكَ لِإِعْتِقَادِ الْبَاطِلِ لِيَكُنْ اِجْبَ اَوْ خُذ اِیْرَتِ پریا سبب ہو کہ اوس کلام میں بلافاصلہ
 ایسی بات ہی کہدی جس سے صاف ظاہر ہو جائے کہ یہ شخص اس اعتقاد باطل سے بری ہے
 هَذَا مَا أَدَّى إِلَيْكَ نَظَرِي وَاللَّهِ يَعْلَمُ بِهِ وَهَاتِیْ جَوَابِی سَیِّئٌ مِّنْ آتِیْ ہر اور خدا بہتر جانتا ہے
 قَالَ أَبُو مَخْنَفٍ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ۝ جَعَلَ لِي يَوْمَ دُحْدُهِ الْأَبْيَاتِ حَفِظَهُمَا مِنْهُ ابُو مَخْنَفٍ
 روایت کرتے ہیں کہ جناب سید الساجدین علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے پدر بزرگوار نے اس قدر ان بیات کو
 لکھ کر پڑھا کہ مجھے سب دھو گئے وَخَفَقْتَنِي الْعَبْرَةُ وَلَزِمْتُ السُّكُوتَ حَتَّى طَافَتْنِي مِنْ جُحُوبِ
 رُؤْسِي لَمَّا أَوْجَاهَانِ تَحْتِ طَاقَتِي حَتَّى جِئْتُ بِرَأْسِي وَازْبَلَنْتُ رُؤْيَا قُلْتُ أَمَا تَرَى دِيْلَ الْحُسَيْنِ ۝ هَذِهِ
 الْأَبْيَاتُ فَلَمَّا كُنْتُ وَقُوعَ الْحَوَادِثِ الْمَذْكُورَةِ فِيهَا مِنْ كِتَابِ بَارِبَارِ ان بیات کا ارشاد فرمانا
 اوس تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ جن چیزوں کے خبر ان اشعار میں آپ سے ہیں ان کے واقع ہونے کی تاکید
 کرنی منظور تھی وَقَدْ ذَكَرْهَا قَبْلُ تَرَوُلَهُ مِنَ الْفَرَسِ مُوَكَّلًا بِأَيْمَانٍ بِالْعَةِ يَرْتَفِعُ عَدُّ هَالِكِ الْبَسْتَةِ
 حالانکہ ان مصایب کو گھوڑے کے اوترنے سے پہلے آپ بیان فرما چکے تھے اور تاکید وقوع کی نظر سے
 چہ مرتبہ قسم شرعی آپ نے یا کی تھی وَكُلُّ ذَلِكَ لِيَسْتَقِيقَنَّ الَّذِينَ مَعَهُ بِمَا يُخْبِرُهُمْ اور یہ سارا
 اہتمام اسی نظر سے تھا کہ جو لوگ آپ کے ہمراہ ہیں سب کو یقین ہو جاوے کہ جس بات کی آپ خبر دے رہے
 ہیں ضرور واقع ہوگی وَأَمَّا حَفِظَ الْأَبْيَاتِ عَنْ سَيِّدِنَا السَّجَّادِ ۝ فَلَعَلَّ السَّبَبَ فِيهِ أَنَّهُ كَانَ

مَرِيضًا مَوْعُودًا اور ان آیات کا یاد کر لینا مگر پڑھنے کے بعد جناب سید الساجدین سے
 جو واقع ہوا اور ایک ہی مرتبہ آپ کے پڑھنے میں آپ سے یاد ہو سکے اسکا سبب تو یہی تھا
 کہ آپ بیمار اور درویدہ تھی و کانت شكا عِدَا عِدَا حَضْرَتِ اَنْهَكَتْهُ مِنَ الْمَسِيرِ
 وَطَلَى الْمَرَا حِلَّ اور بیماریوں کی سختیوں نے آپ کو لاغر اور نحیف کر دیا تھا جس پر زیادہ
 مصیبت یہ تھی کہ اسی بیماری اور ضعف میں راہ چلنے اور منزلوں کے طے کرنے کی بھی
 ایذا آپ کو پہنچتی تھی اور بیمار کی مسافرت جیسی ہوتی ہو خوب معلوم ہوتی ہو مَعَ مَا تَعْلَمُو
 مِنْ اَنْتَ كَيْفَ كَانَ يُسَافِرُ وَكَيْفَ كَانَتْ اَسْبَابُ الْمَسِيرِ مُبَيَّنَةً لَّهٗ اور یہ بھی خوب معلوم ہو
 کہ کسی مصیبت کا یہ سفر اس بیماری میں آپ کو درمیش تھا اور سامان سفر بھی کیسا کیسا
 آپ کے واسطے میا ہوتا جاتا تھا اِذْ لَا يَأْتِيهِ فِي تِلْكَ الْمَنَازِلِ مَقَامٌ اِلَّا وَيُصِيبُهُ مِنْهَا لَاحُظٌ
 وَالتَّشَادِيدُ مَا يَأْتِيهِ كَوْنُ مَنْزِلٍ مُصِيبَتِ اس بیماری میں ایسی نہیں آپ پر گذرتے تھے
 جس میں طرح طرح کے رنج اور صدمات کا سامنا اس بیمار ناتوان کو ہوتا ہو فَمَنْ كَانَ
 مِنَ الْمَرْضَى فِي تِلْكَ الْحَالِ كَيْفَ يَعْصِي وَبَقِي لَهٗ اَلْحَوَاشِ لَهَا هِرْيَةٌ عَلَى اِعْتِدَالِ بَلِّ يَطْوُقُ
 اِلَيْهَا تَعْيِيرٌ عَظِيمٌ جو بیمار اور مسافر ایسے شائد میں گرفتار ہوا اسکے حواس خمسہ ہلکا درست
 رہ سکتے ہیں بلکہ تعمیر عظیم ہر قوت میں ایسے وقت زیادہ ہوتا ہو منجملہ اون قوتوں کے قوت
 حافظہ ہی ہو وَتَذَكُّرٌ مَا فَادَا اَبُوهُ سَلَامٌ اللّٰهُ عَلَيَّ مَا كَانَ مِنْ اَوْجِبِ اَوْظَافٍ ضَعْفٌ
 تو یہ حال تھا اور سمجنا کلام امام حسین علیہ السلام کا جو اس وقت فرمایا ہو اور یہ اہتمام کہ بار بار ان اشعار
 کو پڑھ رہے تھے یہی جناب سید الساجدین علیہ السلام پر سب باتوں سے زیادہ ضروری امر تھا
 اس لیے کہ وہی جانشین اور خلیفہ حضرت کے تھے فَلِذَا اَحْفَظْهَا بِالْيَدِ بَرِّ فِي نِكَاتِهَا وَعَوَامِصِ
 اَسْرَارِهَا مَتَى مَا يَفِيقُ مِنْ شَاكِلِ عِدَا الْمَرَضِ وَالْمَلِكَةِ وَاسْقَامِ الْاَلَامِ اسی واسطے
 ان اشعار کو یاد کر لیا تاکہ اوس میں غرض کریں اور جو نکتہ اور اسرار اس کلام میں بھرے
 ہوئے ہیں ان کو سمجھیں جس وقت شائد مرض اور تکلیف اور درد اور الم سے افاقہ ہو اور طبیعت
 کی قدر سنبھلے اور حواس درست ہوں وَيَدُلُّ عَلَى مَا قُلْنَا هٗ قَوْلُهُ وَكَرَمَتْ السَّكُونُ
 بِمَسْبَطِ طَافَتِي يَعْنِي بِهِ الْقَدْرَ الْبَارِقِ مِنْ طَافَتِي الَّتِي قَدْ اَفْنَاهَا الْمَرَضُ وَشَاكِلُ الْاَلَامِ

السفر وتواضعه الاخر ان اسی بات پر جناب سید الساجدین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب تک مجھ میں طاقت رہے میں چپ رہا مگر حضرت کی یہ بھی وجہ ہے کہ طاقت نہ ہو جسکو بیماری اور شدید سفر اور متواتر صدقات کے پہنچنے سے طاقت نہ رہی ہو۔
طاقت نے جب تک وفا کی میں چپ رہا او المراءاة انکم یخبرونہ عنہ تعالیٰ لیس
ان کان یبکی بید معاً منی ما اقتدر علیہ یا مروءت کی یہ روایت ضبط کیا
اور چلا کر نرویا آنسوؤں سے روتا رہا جب تک مجھے ضبط ہوسکا تم لوگو! تم جانتے ہو بعد
صراخ سر جنب عینی فکی بکاء اعالمنا وصریح ابغضنا منہ ہم نے کہا کہ اگر یہ چپ رہتا تو
گریہ وزاری پہو بھی زینب کی طبیعت ہاتھ سے جا توڑ دیتا پھر وہ چپ رہتا اور رونے لگے
ثم قال علیہ السلام واقام عینی سر جنب فلمّا سمعتم هذا کسبت منها العجوة
جناب سید الساجدین اپنا حال بیان فرمانے کے بعد ارشاد کرتے ہیں اور یہ روایت ابو مخنف
کی ہو لیکن میری پہو بھی زینب نے جسوقت بار بار حضرت کو شعر پڑھتے رہے سنا انکو اتھا
رونا آیا کہ آواز بند ہو گئی وكانت ضعیفة القلب فأظهرت الحزن والینس فی غیبت پہو بھی
زینب کی یہ تھی کہ صدقات اوٹھاتے اوٹھاتے دل ونکا ضعیف ہو گیا تھا ضبط کرنے کی طاقت
باقی نہیں تھی اسی سبب سے حزن اور بیتابی کا اظہار فرمایا اور زینب تر سکین واقتلت
تجرأذیا الہدی الحسنین اور ایسی بیخودی سے اپنے بدائی کے پاس پہلین وامرئوں کا
زمین پر تلستا جاتا تھا اس کے سمہانے کا ہی ہوش باقی تھا وقالت یا ابنی ومترقة غیرتی
لیست الموت أعد لکمنی الحيوة اور کہنے لگیں وہاں خفا کی چشم زینب کا شمع بجھے موت
آگئی ہوتی اور زندہ نہوتے جواب کے اس کلام جگر خراش کو سنتے یا خلافت الماصین
وفما لباقین او باقیماندہ اون بزرگواروں کے جو کہیں ہیں درای خبر گیران ہلو گوئے جو باقیماندہ ہیں
سوا آپ کے اور کسی کی اس بہکو باقی نہیں ہو نظر الی الحسنین ہو کر وقت عینا بالدموع
وغشیث علیکما جناب امام حسینؑ پہو بھی زینب کی طرف دیکھا اور کہہ کر کہ سو بہرائے اور پہو بھی
ازینبکہ یہ حال ہوا کہ غش کما گر برین قلت الروایة قد شہدت بانہ یومئذین سر جنب
صلوۃ اللہ علیہما میں کہتا ہوں یہ روایت بہت بڑی ہر اسکورینج جناب زینب نامی میں لکھا

باب سی پنجم جواب اس اعتراض کا کہ اہل حرم بی تابانی کیونکر تھے
اور اشعار میں جو بی تابانی اور بیان چند قوائد ضروری کا معلق اون
اشعار سے جسکو جناب امام حسین علیہ السلام نے بروز داخلہ کر بلا طرہ اور

نَقُولُ اَوْ لَا اِنْ اِنْشَاءً صَدَرَ الْاَبْيَاتِ اِتَّفَقَ لِمَوْلَانَا الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَرَاتِبُ
پہلے ہم یہ بیان کہنے میں کہ یہ اشعار حضرت امام حسین علیہ السلام نے دو مرتبہ دودن
ارشاد فرمائے ہیں مَرَاتِبُ يَوْمٍ وَرُودِهِ بِكَوْنِهِ وَتَرْتِيبُهُ فِيْ اَخْرِ يَوْمٍ تَأْسُوعًا وَهُوَ التَّاسِعُ
مِنَ الْمُحَرَّمِ ایک مرتبہ دوسری تاریخ محرم کی جس دن آپ کر بلا میں داخل ہوئے ہیں اور
دوبارہ نوین تاریخ کے شام کے قریب جب آپ کو ایک شب کی مہلت لشکر عمر سعد نے
موسیٰ ہو وکلنا الروایتین مَرَاتِبُ يَوْمٍ عَنِ السَّيِّدِ السَّاجِدِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اور یہ دو
روایتیں ایک بیان ہے کہ اسناد بہرین سے کتب احادیث میں مروی ہیں و فی آخر
الرَّوَايَةِ اَنَّ نَزِيْبًا سَمِعَتْ مَعْشِيَةً عَلَيْهِمَا سَلَّمَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى
وَجْهِهَا الْمَاءُ حَتَّى اَفَاقَتْ مِنْ غَمٍّ وَتَهَوَّنَتْهَا وَ اَخْرَجْنِ دُونُونِ رَوَاتُونِ كَيْ مِضْنُونِ
ہو کہ جناب زینب غش کہا اگرچہ میں حضرت امام حسین علیہ السلام نے اونکے منہ پر پانی
چھڑکا تب غش سے افاقہ ہوا فَلَئِمَّا كَانَتِ الرَّوَاتِيَانِ مُتَّحِدَتَيْنِ فَقَدْ ذَكَرَ الْمَرَاوِي
صَحِيحَ الْمَاءِ عَلَى وَجْهِ نَزِيْبٍ فِي يَوْمِ التَّاسِعِ اَيْضًا وَ هَذَا سَهْوٌ مِنَ الرَّوَايَةِ
چونکہ دونوں روایتوں کا مضمون اور ماخذ ایک تھا راوی نے پانی چھڑکنا چہرہ پر
جناب زینب کی نوین تاریخ بھی ذکر کر دیا حالانکہ یہ غلطی اور سہو راوی سے واقع ہوئی
لَاَنَّ الْمَاءَ قَدْ مُنِعَ عَنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَذْيُومِ التَّاسِعِ فَهِيَ اَيْنَ وَحْدَهُ
الْمَاءُ حَتَّى صَبَّهُ عَلَى وَجْهِهَا يَوْمَ التَّاسِعِ وَقَدْ ذَكَرْتُ ذَلِكَ فِي بَابِ الْعَطَشِ
اس لیے کہ پانی تو ساتوین تاریخ سے حضرت امام حسین علیہ السلام پر بند کر دیا گیا تھا پس
نوین تاریخ اتنا پانی کہاں سے آیا جو حضرت نے جناب زینب کے چہرے پر چھڑکا اور

اس بات کا بیان میں نے باب تشنگی امام حسین علیہ السلام میں بخوبی کیا ہے الثانی قَوْلُ
 الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَزَيْنَبَ بِنْتِ وَلِيٍّ نَسَاءِ النَّبِيِّ هَا جَرَنَ مَعَهُ يَحْتَجُّ عَلَيْكَ يَا اخْتَاهُ
 اِذَا اَنَا قُتِلْتُ فَلَا تَشْفِي عَلَيَّ حَبِيْبًا وَلَا تَحْمِيْنِي عَلَيَّ وَجْهًا دوسرے یہ بات ضرور جاننی
 چاہیے کہ جناب امام حسین علیہ السلام نے حضرت زینب علیہ السلام سے اس وہیت میں
 اور دیگر محذرات حرم سے اور روایتوں میں یہ جوار شاؤ فرمایا کہ اے بہن زینب
 جسوقت میں شہید ہو جاؤں میرے ماتم میں کپڑے نہ پہاڑنا اور بالوں کو نہ نوچنا چہرہ کو
 خراشیدہ نہ کرنا زین قبیل اور بھی امور کو آپ نے منع فرمایا جو شعار جاہلون کا ماتم داری
 میں ہے فالمرأء میتہ عندہم امر نکاب ذلک قصداً و عمل ابس مراد اس وصیت سے
 یہ ہے کہ عمداً اور قصداً ایسے افعال نہ کرنا جو بناوٹ سے جہال عورتیں کرتی ہیں آکا اذاعدم
 القصص و اندھش المرء و طار عقلہ و صار بجیت لا یتمیز و لا یعرف و لا یحس
 و هو معشی علیہ لیکن جسوقت قصد نہوا اور بیخود ہو جائے عقل جاتی رہے تمیز باقی نہ رہے
 اپنا بیگانہ پہچان نہ سکے غشی کی حالت طاری ہو فہو کما خل فی قول النبی صلی اللہ علیہ و آلہ
 و سلم رفیع القلم عن ثلاثة الصبی و المجنون و المغمی علیہ ایسے وقت آدمی مصداق
 اوس حدیث کا ہو جاتا ہے جناب رسالت اب سلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تین آدمیوں
 سے تکلیف شرعی برطرف ہوا کانا بالغ اور مجنون اور جو اپنے ہوش میں نہ ہو فلا یتوجہ
 الیہ الخطابات الواسدۃ من الاولاد و النواہی اسی شخص پر وہ احکام امر و نہی خدا
 کے متوجہ نہیں ہوتے فماروی فی المقاتل من ہکاء رائتہ و اقم کلثوم و غیرہن
 انما ہون فی حالۃ الاضطراب و شدۃ الکابۃ و الحزن پس جو کچھ کتب احادیث میں
 جناب زینب اور ام کلثوم وغیرہ محذرات حرم کے رونے وغیرہ کے امور مندرج ہیں
 یا کوئی اور بات منجملہ امور مذکورہ بالا کے ان خوزادیوں سے سرزد ہوئی ہو اوسوقت
 کو بھی دیکھنا چاہیے کہ وہ کس قیاست کا وقت تھا حسین اضطراب اور فرط ملال کس قدر
 غالب ہوتا ہو وہی اوقات محصوۃ ینصدع قلوب الموالین المحبین من
 تصویر تلک الاوقات وہ خاص خاص ایسے اوقات تھے جکے تصور کرنے سے

بسم الله الرحمن الرحيم

فرماتے تھے کہ نینوئی کے باشندوں کو میرے پاس لاؤ کہ اپنے مقل کی زمین اونے
 میں خرید کر وزگا و تاکرہ تیار کرنا چاہئے ابہ بتصب الجیام قریب المشرق فیمنعونہ
 ویتھیا و ن للقتال اور کہی آپ اپنے اصحاب کو حکم دیتے تھے کہ خیمہ دریا کے قریب
 پر پا کر و پس اہل کوفہ اون لوگوں کو منع کرتے تھے اور لڑنے پر آمادہ ہوتے تھے و انما
 یمنعہم کما امرہم ان یریا د ان یرت بوضع لافینہ ماء ولا کلا فیہ لک ہو
 و عیالہ من العطش منذ یومہ ہذا کو فون کا ارادہ ہی تھا جیسا کہ ابن زیاد کا خط
 آج حر کے نام آیا ہو کہ آپ ایسے مقام پر اوتریں جہاں پانی اور گھاس کا نام و نشان نہ
 اور آج ہی کے دن سے پیاساں آپ اور آپ کے عیال کو ہلاک کرے و ہو یحتمل
 فی ذلک لیکفی حیثا لی یومہ الموعود و ہو یوم عاکشور اور آپ لڑانی سے بچتے تھے
 اور ملتے تھے کہ کہیں اس روز تک زندہ نہ بچ جائیں جس روز کی شہادت کا وعدہ
 کیا ہی اور وہ دن عاشوراکا ہی اس بجائے میں سے آپ کو کیسا کیسا خون جگر کھانا
 پڑتا تھا اور کس قدر اون ملاعنہ کے سخت کلامیاں انگیز کرنے پڑتے تھیں و اصوات النساء
 علیا بالکاء ناکات کاشرات کاشرات اور عورتوں کی آواز گریہ و زاری
 بلند تھی نوہ کر رہی تھیں بالوں کو پریشان کر دیا تھا صحیح خیمہ میں برہنہ سرورہنہ پا
 اچھہرے اوہر دوڑتی پھرتی تھیں جس طرف کسی طرف شور و غل بلند ہوا سہمی جاتی تھیں
 و علی ان تموت بعضہن من شد و الکرب و الخوف کما سمعت من حال
 سرنیب و ام کلثوم اور یہاں تک نوبت پہنچی تھی قریب تھا کہ بغیر مخدرات کی جان
 نکل جائے بسبب شدت کرب اور خوف کے جیسا کہ دونوں روایتوں میں جناب
 زینب و ام کلثوم کا حال بیان ہو چکا ہو و قد سمعت من لسان اصبر الصابین
 انہ قال فحقننی العبرۃ و لزممت الشکوۃ سب طاقہ اور یہ بھی تم سن چکی ہو
 کہ جناب سید الساجدین ایسے صابر آدمی اونہوں نے اپنی نسبت بہ فرمایا کہ مجھے گریہ گلو گریہ
 عارض ہوا اور جہاں تک میری طاقت تھی وفا کی میں چپ رہا و لہذا ایدل بمفہوم
 انہ ایضا اذکم یطوق قلعة کان من المایۃ بصدوقہ بالکاء اور اس کلام سے

حضرت کے سمجھا جاتا ہو کہ آپ بھی جب بے طاقت ہو گئے اور تاب باقی نہ رہی شاید با واز بند
 آپ بھی روتے تھے وَلَا أَقُولُ ذَلِكَ حَتَّمًا لَا فِي لَكُمْ أَظْفَرٌ بِرِوَايَةِ تَدُلُّ عَلَيْكَ
 صَرَاخَةً جناب سید الساجدین کا با واز بلند رونا اوسکو میں حتماً نہیں کہہ سکتا اسلیے
 کہ کوئی روایت ایسی میری نظر سے نہیں گذری جس میں بصراحت اسکا ذکر ہو لیکن
 مَقْصِدُ الْحَالِ وَمَقْصُودُ الْحَدِيثِ يَحْتَمِلُ جَزَاءً بِمَا قُلْتُمْ لَكُمُ حَالَتِ مَوْجُودَةٌ أَوَّلُ
 دن کے اور اس حدیث کا مفہوم یقیناً اسی پر دلالت کرتا ہو کہ حضرت ہی با واز بلند
 رو رہے ہوں قَدْ كَرَّ بَا آخِي وَتَأَمَّلْ فِي تَجَمُّعِ تِلْكَ الْحَالَاتِ فَإِنَّكَ لَا تَجِدُ
 مِثْلَ ذَلِكَ الْيَوْمِ مِنْ أَيَّامِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَّا يَوْمَ عَاشُورَاءِ مَوْجُودَةٌ مِثْلُ
 بغور و تامل ان سب حالات کو یاد کرنا چاہیے ایسا تو کوئی دن مصیبت کا جناب امام حسین
 علیہ السلام پر نہیں گذرا ہو جز روز عاشورا کے وَالْفَرَقُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ عَاشُورَاءِ
 أَنَّ فِي هَذَا الْيَوْمِ قَدْ وَقَعَ الْأَخْبَارُ عَمَّا يَكُونُ فِي يَوْمِ عَاشُورَاءِ قَدْ وَقَعَ
 مَا أَخْبَرَكَ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ آجِ کے دن اور روز عاشورا میں اتنا فرق ہو کہ آج اوں
 واقعات کے آپ نے خبر دی ہو اور نظروں کے سامنے وہ سب مصیبتیں کر دی ہیں اور
 عاشورا کے دن وہ سب واقع ہو گئی وَأَقَامَ رَبُّكَ فَاتَّهَمَا كَأَنَّ قَدْ سَمِعْتَ فِي مِثْلِ
 خُرَيْبَةِ هَتَفَ الْهَاتِفِ لِيَكُنْ حَضْرَتِ زَيْنَبِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمْ يَكُنْ مِثْلُ خُرَيْبَةِ
 آواز ہاتف غیبی کی سنی تھی وَكَانَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَدْ قَالَ لَهَا يَا أُخْتُ
 إِنَّ الَّذِي قُضِيَ فَهُوَ كَارِئٌ اور جناب امام حسین علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ ہاں ہی
 ہن جو تقدیر کا لکھا ہو وہ ضرور ہونے والا ہو وَقَسَّ الْأَمْرَ الْمَقْصِدَ بِهِ الْيَوْمَ
 فَلَمَّا كَانَتْ مُضْطَرِبَةً جِدًّا أَحْتِ غَشِيَتْ عَلَيْهَا اور آج کے دن اوس مصیبت کے
 حضرت امام حسین علیہ السلام نے تفسیر فرمائی کہ مقدر میں یہ یہ باتیں لکھیں ہیں اسی
 سبب سے بے تابانی دل جناب زینب کے سب سے زیادہ تھی یہاں تک کہ اوس معظّمہ کو
 غش آگیا فَهِيَ مَعْدُودَةٌ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ فِيمَا أَظْهَرَتْ مِنْ خُرَيْبَةٍ وَبُكَاتِهَا
 جب ایسی حالت تھی کہ اوس معظّمہ کو غش آگیا اب جس قدر گریہ وزاری جناب زینب کو

حالت بے اختیاری میں ہوئے اس میں وہ جناب عنداقد معذور ہو گئے عہد آریہ فصل
آپ سے صادر نہیں ہوا و کیف لاکون معذور و ان الله تعالى قال لبيته قل انما
انا بشر مثلكم اور کیونکر جناب زینب معذور نہ ہو سکتی اور خدا نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے قرآن میں ارشاد فرمایا ہو کہہ دو تم لے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ میں بھی تو
بشر ہوں جیسے تم سب ہو و التمثیل انما هو فی الخواصل البشريّة لانی الخواص
الملکیّة اور تمثیل اس آریہ میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لوازم شریعت
میں وارد ہو اور خواص ملکی میں یہ تشبیہ نہیں ہو و میں کو انہم البشر ولا سیماء النساء
سراقة القلوب ولا اضطراب و الجوع حیث لا یقدرن علی الصبر آدمی کے اور خصوصاً
عورتوں کے لوازم میں سے یہ بات ہو کہ نرم دل ہوتے ہیں اور اضطراب اور بے تابی انکو
زیادہ ہوتی ہے و جب صبر کی طاقت باقی نہ رہے و قد حدثنی بعض اخوانی طیب اللہ
مضجعہ ان ابن حجر فی کتابہ الاصابۃ او غیرہ من علماء السیرہ روای کہ وہ قد
جئ خمس مائۃ من الصحابة المؤمنین یوم وفاة رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم میرے ایک بھائی نے خداوند کی قبر کو معطر کر کے مجھ سے یہ روایت کی کہ ابن حجر
نے کتاب اصحاب میں یا کسی اور عالم نے علما اہل سنت سے روایت کی کہ وہ کہ پانچ صحابہ
مؤمنین بروز وفات جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھوں ہو گئے فتا ہوا فی
البراسی والجلال وکم یقیموا من جلتہم جنگوں میں اور پیادوں میں دوڑتے
پہرتے تھے اور جنوں سے انکو کچھ ہی افاتہ نہوا حتی ما توا اسرحہ اللہ وبرکاتہ علیہم
اسی حالت میں وہ بزرگوار مر گئے رحمت اور برکات خداوند نازل و دکفی بذلك
فخر الہم فی الدنیا والاخرۃ پس یہ فخر و کمودنیا اور آخرت میں کافی ہو و اما
حدیث رباب بنت امیر القیس وہی من احب امرأۃ الحسنین علیہ السلام
حتی کان یقول فیہما لا یحببنی دائر لا رباب فیہما ولا سکنیۃ رہی حکایت
جناب رباب کی جو بہت پسندیدہ ازولج امام حسین علیہ السلام میں تھیں یہاں تک
کہ آپ فرماتے تھے کہ مجھے وہ گھر نہیں اچھا معلوم ہوتا ہے جس میں رباب اور سکنیۃ نہ ہوں

فخر الہم فی الدنیا والاخرۃ
رباب بنت امیر القیس
وہی من احب امرأۃ الحسنین علیہ السلام
حتی کان یقول فیہما لا یحببنی دائر لا رباب فیہما ولا سکنیۃ رہی حکایت

فَمَشَهُ وَرَعْدًا رُبَابِ السَّيْرِ لَنَهَا نَعْمَاتِ إِعْدَاءِ الْمُحْسِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَيْثُ
 لَا يُتَصَوَّرُ نَوْقُهَا تَعْرِيفًا مَشْهُورًا لِمَا تَلَجَّجَ مِيزَانُهَا بِرَبَابِ رُبَابِ رُبَابِ
 عَزَاواری جناب امام حسین علیہ السلام کی ادا کی اوس سے زیادہ کوئی تعزیت ذہن میں نہیں
 آسکتے فَإِنَّهَا لَمْ تَجْلِسْ تَحْتَ مُظَلٍّ وَلَا نَامَتْ تَحْتَ سَقْفٍ اسلیمہ کردہ جناب از روز
 شہادت حضرت کے نہ کسی دیوار اور درخت کے سایہ میں بیٹھیں اور نہ جہت کے نیچے کبھی
 سَوَّیْنِ فَمَا نَتَّ فِي حَرِّ الظَّهَارِ نَهَارًا فِي آخِرِ اللَّحْسِ وَفِي أَبْرَحِ الشَّتَاءِ لَيْلًا
 فِي الظَّلِّ وَالْجَمْدِ گرمی کی ٹھیک دوپہر میں اوسے دھوپ میں بیٹھی رہتی تھیں اور
 جاڑوں کی سخت راتوں میں اوس میں بسر کرتی تھیں بَلْ كُنِيَ قِيَامًا وَقُعُوقًا
 وَجُلُوسًا وَاضْطِجَاعًا کڑی رہتی تھیں یا بیٹھی رہتی تھیں یا لیٹ جاتی تھیں
 مگر رونامی بند نہیں ہوتا تھا فَلَا انْجَلَّتْ وَلَا اخْتَضَبَتْ وَلَا سَرَجَلَتْ نہ کبھی
 سرمہ لگا یا نہ کبھی خضاب کیا نہ کبھی بالوں میں کنگھی کی بَلْ نَامَتْ وَعَلَيْهَا قَيْصُهَا
 الَّذِي قَدْ كَبِسَتْهُ فَلِلتَّعْرِيفِ بَلْ كَمْ مَرَّتَيْنِ اور وہی ایک کرتہ جسکو اول روز
 عزاواری میں پہنا تھا آپ کے بدن میں تھا فَإِنَّهُ أُنْزِعَ عَنْهَا حِينَ أَرَادَ وَأَنْ يُصَلِّيَهَا
 غُسْلَ النِّسْتِ وَكَذَا كَانَ التَّصَدُّقُ بِعِلْدَانِهَا فَتُزْعَ وَقَدْ كُنِيَ مَعَهَا السَّيْلُ لِحُجْبِ
 غَسْلِ مِيتَ وَبِئْسَ سَكَنٌ دَارِیہ اور تار آگیا کدیل بدن کی ہوا رکے ساتھ لٹھی ہوئی
 پل آئی فَأَمَّا شَمُّهَا قَدْ حَانَ أَنْ يَدْرُبَ قُرْبُوبَ الْمَرَلَيْنِ مِنْ سِتِّهَا
 حَالًا لَدَيْهَا وَتَشَقُّي الضُّدَّ وَتَتَغَشَّى الْأَكْبَادَ آہ وادیا قریب ہر دو مل موشن
 کے اوس جناب کی مصیبت کو یاد کر کے خون ہو جائیں بیٹھے بھٹ جائیں جگر کے
 ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں وَقَدْ شَرَحْنَا ذَلِكَ فِي مَآثِرِهَا عَلَيْهَا مِنَ الرَّحْمَةِ
 وَالرَّضْوَانِ مَا أَتَمَّهَا ہم نے جناب رباب کے منامیاب اور مالات اونکے خاص باب
 میں لکھے ہیں رحمت اور خوشنودی خدا کی پوری پوری ہو اوس وفاداری بی بی پر
 جس نے اپنی جان اپنی امام کی مصیبت میں دی وَكَذَلِكَ مَا رَوَى عَنْ الصَّادِقِ
 عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّهُ مَا اخْتَضَبَتْ مِنْ أَمْرَةٍ وَلَا إِهْمَتْ وَلَا انْجَلَّتْ

کہ ہمارے علمائے ان باتوں کو رد کر دیا ہو اور پورا جواب ان کا دیا ہو خدا و ان علما کو جزائے خیر عطا کرے اور ان کی سیاہی خامہ کو مرتبہ اور منزلت خون شہداء کی عطا کرے و بالجملة قالوا یا دلائل الدلالة علی بکاء النساء وحصرا خیرین محمولة علی الاضطراس والروایات الدلالة علی منعه تلك الأفعال محمولة علی الاختیاس والعمد اور خلاصہ یہ ہے کہ جن روایتوں سے چلا کر روایا اور باتیں اہل بیت کی پائی جاتی ہیں وہ سب حالت اضطراب میں واقع ہوئیں اور جو روایتیں ان انحال کی منع پر دلالت کرتے ہیں ان کا مطلب یہ ہے کہ اختیاراً اور عمداً انکو مکرنا چاہیے وقد روينا أن زینب و أم کلثوم کانتا ترتیان أحباء أو تتکلمن بکلام دال علی الاحتجاج و غیرہ فاذابکرا لأمروانی أن یقررب حداً لایجوزہ الشریع ہم نے چند مقامات پر یہ روایت دیکھی ہے کہ جشوت جناب زینب یا ام کلثوم کوئی مرثیہ پڑھتی تھیں یا کوئی ایسا خطبہ پڑھتی تھیں جو اپنی حقیقت پر اور ہدایت عامہ خلق پر شامل ہوتا تھا جب وہ مرثیہ یا خطبہ قررب اوس حد کے پہنچتا تھا کہ اب شرعاً اوسکا جواز نہیں ہو قبل ذلک یمتنعھا علی بن الحسین علیہ السلام اوسی حد کے قریب جناب سید الساجدین علیہ السلام فوراً منع فرمادیتے تھے و کان یقول لماروی اسکتی یا عمتی فانت یحمد الله عالمہ غیر معلمہ و فیہما غیر مفسدات اور فرماتے تھے جناب سید الساجدین علیہ السلام کہ بسا اے میری بہن بھی زینب جیسے رہو تو تو خواہیے عالم ہو کہ جنکو کسی کی تعلیم کی حاجت نہیں ہو اور ایسے چیز فہم ہو کہ نہ کہو کیا کوئی نبھا سکتا ہو میں کہہ چکا کہ امام بائنا عالمہ غیر معلمہ ذلک انت تجتنب و تفرج الی حد لایجوزہ یصنعہ الشریع پس جو خوزامی اس درجہ کی نہیں تھیں جنکے حق میں امام علیہ السلام فرماتے ہیں کہ انکو علم خدا و حاصل تھا وہ کیونکر اس قدر بے تابی کر سکتی تھیں جو شرعاً جائز نہ ہو مگر ممکن نہیں ہے کہ جناب زینب سے عمداً خلاف شرع یہ امور واقع ہوئے ہوں و لهذا هو لا یحرقاء الذی علیہ امود و علیہ احسن انشاء اللہ یہ وہی عقائد ہیں کہ جیسے میں نے مرثیہ لکھا اور اسی پر بڑی قیامت خیز کیا جاوے گا انشاء اللہ تعالیٰ

باب سیم و ششم کر بلا میں پوچھ کر حضرت امام حسین علیہ السلام کا بنام
جناب محمد بن حنفیہ کے خط لکھنا اور جواب اوس تعریف کا جو اس
خط سے بنا بر قول دشمنان دین نسبت مصالحو حضرت امام حسن
علیہ السلام کے پیدا ہوتے ہی اور خرید کر ناز میں کر بلا کا

قَالَ أَبُو حَنِيفٍ وَقَدْ رَدَّهَا إِلَى حَدِّهَا أَبُو حَنِيفٍ كَتَبَ إِلَيْهِمْ كَبَّ حَضْرَتِ زَيْنَبَ
کو ہوش آگیا تشفی اور تسلی دیکر حضرت امام حسین علیہ السلام نے اونکو اپنے خیمے میں
واپس کر دیا یعنی خود وہ جناب اوس معتمد کو لے گیا کراؤ مکے خیمے میں بٹھا آئے اس
اہتمام سے معلوم ہوتا ہو کہ جناب امام حسین علیہ السلام پر اوس وقت بڑی بے تابی
تھی اور بڑا جوش محبت اپنی بہن کا تھا اور پہر آپ سے خیمہ میں ٹھہرا لگیا و خرجہ الی
أَصْحَابِهِ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَقْرَبُوا الْبَيْتَ وَقَدْ بُوَّهَ سَبَاحُ اللَّهِ كَيْفَ اسْتَقْلَالَ
حضرت کا تھا اور نفس مطمئنہ اسی کو کہتے ہیں کہ باوجود اوس بلال اور صدمہ کے
آپ باہر تشریف لائے اور انتظام فرود گاہ کی نظر سے اصحاب کو فرمایا کہ سب خیمہ
قریب قریب برپا کرو اور ان عمارت مندوں کے جیسا حکم تھا سب خیمہ ایسے
قریب قریب برپا کیے کہ جیسا بعض روایات میں دیکھا گیا ہو کہ ایک خیمے سے دوسرے
خیمے میں جانا با وقت ہر گز نہ ہو کہ اِنْ دَاخَلْتُمْ تِلْكَ الْبَيْتَ كُنْتُمْ فِي تِلْكَ الْبَيْتِ
الْمُنْقَارِ لَا تَسْتَعِثُّوْا اِنْ اَبَّ بِهٖمْ هَارِیْ فَاَهْوِیْ اَوْ اِنْ رَزَّ غَوَارِیْ رَجِسُوْا
ان خیموں میں جو قریب قریب نصب کیے تھے نو دن سے زیادہ رہنا نصیب ہوا وَقَدْ
كَانَتْ جَمِیْعُهُمْ نِسَاءً لَّكُمْ وَحَنِیْنٌ اَطْفَالُكُمْ مَرَّتْ فَعَلَّیْ جَوَّ السَّمَاءِ اُور اُنکی پردہ دار
عورتوں کی آواز اور بچوں کے ٹپنے کی صدا آسمان تک پہنچتی تھی وَكَيْفَ مِنْهُمْ
بِأَحْوَاتٍ عَلَیْہِ الْعَطَشُ الْعَطَشُ الْجُوعُ الْجُوعُ اُنکی آوازیں بلند ہو رہی تھیں اور
بیابان و رہوک کی فریاد برابر ہی جاتی تھی وَعَنِ الْبَاقِیِّ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ لَمَّا وَرَدَ

تَجِدُ عَلَى الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَكْرًا كَتَبَ إِلَى أَخِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَكِيمِ جَنَابِ إِمَامِ بَاقِرٍ
عَلَيْهِ السَّلَامُ فَرَمَاتے ہیں کہ جب میرے جدِ مظلوم زمین کر بلا پر پہونچے اپنے بھائی محمد
بن حنفیہ کے نام پر ایک خط لکھا جسکا مضمون یہ ہو من الْحُسَيْنِ ابْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ
إِلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَالَّذِينَ عِنْدَهُ مِنْ بَنِي هَارِثِ بْنِ هَاشِمٍ يَهْ خُصَمَاءِ بْنِ عَلِيٍّ كَاهِنِ بْنِ مُحَمَّدٍ
ابْنِ عَلِيٍّ أَوَّلِ لَوْ كُنَ كَافٍ فِي نَامِ يَرْجُو أَنْ يَكُنِي بِاسْمِ بْنِ هَاشِمٍ مَوْجُودٍ فِي أَمَّا كَبَدُ
وَأَنَّ قَدْ تَرَكْتُ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَأَنْتُمْ الشَّهَادَةُ الْعَظِيمَةُ بَعْدَ صَلَوةِ كَعْلُومِ
هُوَ كَمِنْ جَنَّةٍ دُنْيَا كَوْنِ دُنْيَا كَمِنْ جَوْ كَمِنْ جَوْ سَبْ كَوْنِ كَرُوِيَا وَنَتَظَرُ أَوْ سَ شَهَادَاتِ كَا
جَوْنِ جَوْ بَتِ بَرِي شَهَادَاتِ هُوَ وَعَلِمْتُ أَنَّ الدُّنْيَا كَانَتْهَا لَمْ تَكُنْ وَلَا آخِرَةُ كَانَتْهَا
لَمْ تَكُنْ أَوْ رَسْمِ نِي قَيِّنِ كَرِيَا هُوَ كَدُنْيَا كَبْهِي تَحِي هِي نَمِينَ بَعْنِي مِينَ كَبْهِي دُنْيَا مِينَ
آيَا هِي نَدَتْهَا أَوْ آخِرَتِ كَا اسْتَدْرَقِيْنَ كِيَا هُوَ كَمِنْ شِهْ وَهِي آخِرَتِ هِي آخِرَتِ هُوَ
وَأَنْتُمْ الْآخِرَةُ عَلَى الدُّنْيَا وَالسَّلَامُ دُنْيَا كَوْنِ كَرَكِ آخِرَتِ كَوْنِ كَرِيَا كَرِيَا وَاسْلَامُ
أَقُولُ هَذَا رَدُّ عَلَى الَّذِينَ كَانُوا يَزْعُمُونَ أَنَّ الْحُسَيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَدْ أَرَادَ
الْخُرُوجَ طَلَبَ الْخِلَافَةِ وَالْإِمَارَةَ الدُّنْيَا مِينَ كَانَتْهَا مِينَ كَلَامِ حَضْرَتِ كَارِ
كَرْتَا هُوَ اَوْنِ لَوْ كُنَ كَافٍ فِي نَامِ يَرْجُو أَنْ يَكُنِي بِاسْمِ بْنِ هَاشِمٍ مَوْجُودٍ فِي أَمَّا كَبَدُ
أَوْ سُلْطَنَتِ دُنْيَا هِي كَ فَرَمَا هُوَ كَمَا رَوَاهُ السَّيُوطِيُّ فِي تَارِيخِ الْخُلَفَاءِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ
أَنَّهُ قَالَ لِلْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا تَخْرُجْ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خَيْرُهُ اللَّهُ
بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَاخْتَارَ الْآخِرَةَ فَخَانِجِي سَيُوطِي نِي تَارِيخِ الْخُلَفَاءِ مِينَ بَنِ عُمَرَ
رَوَايَتِ كِي كَ اَوْ سَ نِي جَنَابِ إِمَامِ حُسَيْنٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَ كَمَا آفَ خُرُوجِ نَكْرِيْنَ اِطْلَعِ كَ آفَ كَ
نَا نَا رَسُولِ خُذْ اَصْلِي اَللَّهُ عَلَيْهِ وَآلَهُ وَسَلَّمَ كَوْنِ اِخْتِيَارِ دِيَا تَهَا جُو دُنْيَا كَوْنِ اِخْتِيَارِ كَرُو جَا هُو
آخِرَتِ كَوْنِ جَنَابِ رَسُولِ اَللَّهُ عَلَيْهِ وَآلَهُ وَسَلَّمَ نِي آخِرَتِ كَوْنِ اِخْتِيَارِ كَرِيَا وَآلَهُ
بَعْضُهُ مَنَّهُ وَلَا تَنَالُهَا وَاعْتَنَقَهُ وَبَكَى وَوَدَّعَهُ آفَ كَبْهِي پَارَهُ جِسْمِ رَسُولِ اَللَّهُ
عَلَيْهِ وَآلَهُ وَسَلَّمَ مِينَ دُنْيَا كَبْهِي آفَ سَ مَوَافَقَتِ نَكْرِيْ كِي يَهْ كَمَرَ ابْنِ عُمَرَ حَضْرَتِ سَ لَبْ كَرُوبِ
رُوِيَا اَوْرِ پَرِ حَضْرَتِ كَوْنِ خُصَّتِ كَرُوِيَا فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ غَلَبَنَا حُسَيْنٌ بِالْحُسْرِ وَجِ

وَلَعَسَٰ أَنْ تَلْقَا فِيْ رُبِّيْهِ وَآخِيْهِ عِبْرَةً لِّأَخِيْرِهِ ابْنِ عُمَرَ بَعْدَ اسْوَءِ مَا كُنْتَ تَعْمَلُ
 کرتا تھا کہ امام حسین علیہ السلام نے ہمارے مشورے کو نہ مانا اور اپنی رلے ہماری رلے پر
 خروج یزید پر غالب ہو گئے حالانکہ میں اپنی زندگی کی قسم کھاتا ہوں کہ جو کچھ کو فیون نے اونکے
 باپ اور بہائی سے بدسلوکی کی تھی وہی اونکی عبرت کے واسطے کافی تھی آخر میں اس
 روایت کے اور بہت کچھ ہوئے وَ قَدْ كَتَبْنَا فِيْ سَرِّ مِثْلِ الْأَقْوَالِ بَابًا مُّخْتَصًّا بِ
 اور ہم نے ایسی ایسی باتیں جو لوگ حضرت سے کہتے تھے اونکے رد میں ایک باب جداگانہ لکھا ہے
 وَأَمَّا هَهُنَا فَتَقُولُ مُجْمَلًا إِنَّ الْحُسَيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُرِيدُ أَنْ تَتْرَكَ الدُّنْيَا وَتَشَارَكَ
 لِّلْآخِرَةِ كَمَا يَقُولُونَ جَهْلًا وَعَدَاوَةً لَا يُمْكِنُ لِيْ خَاصَّةً إِلَّا بَعِيْنٌ مَا فَعَلْتُمْ
 لیکن اس مقام پر مجملاً ہم اس قدر کہتے ہیں کہ جناب امام حسین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ترک
 دنیا اور اختیار آخرت کو جس طرح کہ یہ لوگ جاہل بنظر عداوت کے مجھ سے کہتے ہیں خاص کر
 مجھ سے اسی طور پر ممکن تھا جس طرح میں نے کیا وَ طَرِيقُ تَرْكِ الدُّنْيَا بِأَنَّهُ كَانَ مَأْمُورًا بِ
 مِنْ عِنْدِ اللَّهِ بِأَنْ يَقْتُلَ وَيُشْهِدَ فَيَعْلُو بِذَلِكَ دِيْنَ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ
 اور دنیا کے ترک کرنے کا طریقہ حضرت کے واسطے یہی تھا کہ آپ شہید ہو جائیں اور آپ
 کی شہادت سے دین خدا بلند ہو اور قیامت تک قائم رہے بَقِيَّ الْجَوَابِ عَلَى التَّعْرِيفِ
 الَّذِيْ يَكُنْ كَرْمٌ لِّبَعْضِ الْمُتَخَصِّصِينَ لَا قَوْلَ لِيْ بِتَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ ابْنِ عُمَرَ بَعْدَ اسْوَءِ مَا كُنْتَ تَعْمَلُ
 بعض دشمنان اہل بیت حضرت کے اس کلام کو ایک منز پر حمل کرتے ہیں وَ هُوَ
 أَنَّ الْحُسَيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَدْ كَانَ بَايِعَ مُعَاوِيَةَ أَوْ صَاحِبِهِ مَعَهُ فَكَانَ يُعْطِيْهِ
 مُعَاوِيَةُ مِنَ الْحَقُوقِ وَالْأَمْوَالِ الَّتِي تَخْتَصُّ بِذِي الْقُرْبَى مِنْ رَسُولِ اللَّهِ
 اور وہ اعتراض یہ ہو کہ چونکہ جناب امام حسن علیہ السلام نے معاویہ سے بیعت یا صلح
 کر لی تھی اسی جہت سے وہ اموال اور حقوق جو اہل بیت رسالت کے مقرر تھے
 اونکو معاویہ بخندست امام حسن علیہ السلام پہونچاتا تھا وَالْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 لَمَّا لَمْ يَبَايِعْ يَزِيْدَ قَدْ نَقَطَهُ عَنْهُ تِلْكَ الْأَمْوَالُ اور جناب امام حسین علیہ السلام
 چونکہ یزید سے بیعت نہیں کی پس وہ آمدنی اموال کی بند ہو گئی فَكَانَتْ يَزِيْدُ مِنْ قَوْلِهِ

اِن تَرَكْتُ الدُّنْيَا وَهُوَ ذَلِكْ پسر آپ کا یہ کلام کہ میں نے دنیا کو ترک کیا اس سے
 یہ بات بھی نکلتی ہو کہ میں نے اون اموال کو لینا ترک کر دیا وَفِي تَلْمِيْزِهِ اِلَى كَانْفَعَا
 اَحْوَةً اور اسمین ایک چشمک زنی بہ نسبت جناب امام حسن علیہ السلام کے پائی جاتی ہو
 فَاَقُولُ اِنَّ فِعْلَ السَّبْطَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فِي التَّعْمُوْدِ عَنِ الْجِهَادِ اَوِ الْفِيْءِ بِه
 لَهُ مُضَاهَاةٌ تَامَّةٌ بِفِعْلِ جِدِّهِمَا مِیْنِ كِتَابِهِوْنِ کہ دونوں فرزند رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جہاد نہ کرنا اور جہاد کرنا اسمین دونوں کو پوری مشابہت تھی
 فعل جناب رسالت آب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فَلَکَمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
 عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ فِيْ بَدَاۃِ اَمْرِہٖ كَانَ یَتَّقِیْ مِنَ الْکُفَّارِ وَیَخْشِیْ تَارَةً اِلَی
 الْعَارِ وَتَارَةً اِلَى شُعْبِ ابْنِ طَالِبٍ پس جس طرح جناب رسالت آب صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم ابتداء رسالت میں تقیہ فرماتے تھے کہیں غار میں پوشیدہ ہوئے اور کہیں شُعْبِ
 ابْنِ طَالِبٍ میں جیسے تَارَةً یَجَاہِدُ عَلٰی الْکُفَّارِ وَیَقَاتِلُهُمْ فَکُلُّ مَا فَعَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ
 صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ كَانَ وَاجِبًا عَلَیْہِ مِنْ قِبَلِ اللّٰهِ وَکَمْ یَفْعَلُ مَا فَعَلَهُ
 لِعَرْضِ دُنْیَا دِیُّی اور کہیں آپ کا فروں پر جہاد کرتے تھے اور اون سے لڑتے تھے
 اور جو کچھ آپ نے کیا ابتدا انتہا میں وہی آپ پر خدا نے واجب کیا تھا کسی غرض دنیاوی
 کی وجہ سے کوئی فعل نہیں کیا وَلٰکِنْ اَعْدَاۤئُہٗ مِنَ الْکُفَّارِ وَالْمُنَافِقِیْنَ کَاَسْعَا
 یَرِدُ مَوْنُہٗ فِيْ کُلِّمَا الْحَالَتَیْنِ لیکن آپ کے دشمن کا فراو منافق دونوں حالتوں میں
 آپ پر ہمت کرتے تھے فَلَکَمَا اَنْھٰی وَکَمْ یُعْلِنُ مَرَّوْہٗ بِاَنِّہٗ جَبَانٌ ضَعِیْفُ الْقَلْبِ
 یَعْبَاۤءُ عَلٰی نَفْسِہٖ جب آپ نے تقیہ کیا اور اظہار نبوت کا فرمایا اسوقت یہ عیب
 لگاتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ڈر پوک میں ضعیف القلب ہیں اپنی جان بچاؤ ہیں
 وَلَمَّا بَرَزَ اِلَى الْجِهَادِ وَقَاتَلَ الْمُشْرَکِیْنَ مَلَعُوا عَلَیْہِ بِاَنِّہٗ جَابِرٌ قَاهِرٌ طَالِبُ
 لِلْاَمَارَةِ وَالسُّلْطَانِ جب آپ نے جہاد کیا اور قتل مشرکین پر آمادہ ہوئے اسوقت
 یہ کہتے تھے کہ یہ جابر ہیں اور زبردستی کہتے ہیں امارت اور سلطنت کے طلبگار ہیں
 اَنَّ ذٰلِكَ تَدْبِیْرٌ اَخْرَجَ مِنْ حَالِ سَبْطِیْہِ سِطْرَہِ جِنَابِہِمْ کَاَبِیْ حَالِ حَمْدِہِ لِنَا جَابِرِ

يَا اَيُّهَا الْحَسَنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَمَا فَتَحَ رَمُوهُ بِأَنَّهُ صَاحِبُ طَلَبِ الدُّنْيَا وَهِيَ لِكُلِّ عَاطِيَا
 حضرت امام حسن علیہ السلام نے جب خانہ نشینی اختیار کی اور کوشمنون نے یہ کہا کہ آپ نے
 صلح طمع و نیا سے کی جو کہ معاویہ سے روپیہ اور مال ملے وَالْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَمَا
 فِيهِ الثَّقِيَّةُ وَكَمْ يُعْطَى الدُّنْيَا فِي يَدِ يَزِيدٍ لِيَكُونَ حَلِيفَ الْخَمَرِ مُطَهَّرًا
 رَدِّ عَاتِ عَدُوِّ الْمُسْلِمِينَ فَأُطِيبَ رَمُوهُ بِأَنَّهُ خَرَجَ عَلَیْكَ لِلرِّيَاسَةِ وَخَرُصًا
 اَلْمُنَايَا جَنَابِ اَمَامِ حُسَيْنٍ عَلِيهِ السَّلَامُ نَے جو ترکِ تقیہ کیا اور اپنی اکبر و مزید کے ہاتھ
 میں ندی اسیلے کہ وہ شراب خوار تھا بدعتوں کا اظہار کرتا تھا مسلمانوں کا جانی دشمن
 تھا آپ کو یہ عیب لگا یا کہ ریاست اور سلطنت کے واسطے آپ نے خرچ کیا جو اور دنیا کی
 سرصل پ پر غالب ہو فیَا لَلّٰہِ وَکَا عَدُوِّ الدِّیْنِ کُفَّارًا کَاوُا اَوْ مُنَافِقِیْنِ خَدَا سَے فریاد ہو
 دشمنان دین کے ہاتھ سے کافروں یا منافقین فہَا مَا یَقُولُ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 مِنْ تَرْكِ الدُّنْيَا وَلَکِیْسَ فِیْہِ تَعْرِیْضٌ اِلٰی مَا فِیْہُمْ رَمُوهُ اِیْسِی بَات کو حضرت امام حسین
 علیہ السلام اس قول میں بیان فرماتے ہیں اس میں وہ تعریض نہیں ہو جس کو دشمنان خد
 سمجھ رہے ہیں بَلْ مُوْیِقُوْلُ اَنْتَہُ مَا مُوْیِرٌ مِنْ اَللّٰہِ وَمُعَاہِدٌ عَنْ جَدِّہِ بِاَنْتَہُ یَتْرُکُ
 الدُّنْیَا بِتَکْلِیْفِہِ الْخَاصِّ بِہِ بَلْکَ اَپ یہ فرماتے ہیں کہ ترک دنیا جس طرح پر میں نے کیا جو
 خدا کا حکم اور معاہدہ میرے نانا کا یہی تھا کہ میں اپنی تکلیف خاص سے اس طور پر ترک
 دنیا کروں اَوْ اَمَّا الْحَسَنُ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَاِنَّہُ اَیْضًا تَرَکَ الدُّنْیَا وَرَمَتْہُ کَمَا صَاحِبُ
 اَلْمُوْیِقِیْفِہُ اَلْمُخْصُوْصُ بِہِ لَیْکِن جَنَابِ اَمَامِ حُسَيْنٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ نے بھی دنیا اور امارت
 و دنیا کو ترک کیا جیسا معاویہ سے آپ نے صلح کر لی آپ نے اپنی تکلیف خاص پر عمل کیا
 اَمَّا قَوْلُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ اِخْتَارَ الْاٰخِرَةَ فَلَا تَدْرِي مَا لَکَ اِلَّا هَذَا الْقَوْلُ
 کہ عیسیٰ اللہ ابن عمر نے حضرت امام حسین علیہ السلام سے یہ جو کہا کہ جناب رسالت مآب
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آخرت کو اختیار کیا اس کا مطلب میری سمجھ میں کچھ نہیں آتا
 اَمَّا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ کَانَ فِیْ بَدْوٍ وَاَمْدِہٖ شَتَقٰ وَفِیْ اٰخِرَہٗ مُجَاحِدٌ
 سائے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابتدا سے زمانہ نبوت میں تقیہ

فرماتے تھے اور آخر میں جہاد کرتے تھے وَأَنَّ أَسْرَدَ الرَّجُلِ مَا كَانَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ
 فِي بَدْءِ وَأَمْرِهِ فَأَلْحَسَيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامَ أَيضًا مَنْ يَقُومُ شَهَادَةً أَخِيهِ إِلَى أَنْ مَاتَ
 مَعًا وَيَكُونُ مَعَهُ فِي بَدْءِ وَأَمْرِهِ عَلَى مَا كَانَ حَدَّثَهُ عَلَيْهِ الرَّعْبَاءُ بْنُ عَمْرٍو
 یہ مطلب ہو کہ جناب رسالت مآب نے ابتدائے زمانہ نبوت میں ترک دنیا کیا اور آخرت کو
 اختیار کیا تھا پس جناب امام حسین علیہ السلام ہی جسد ان سے حضرت امام حسن علیہ السلام
 شہید ہوئے تار و زوفا معاویہ آپ نے بھی خروج نہیں فرمایا اور خانہ نشین رہے
 پس بدلے زمانہ امامت میں آپ کے وہی کیفیت رہی جو کیفیت جناب رسالت مآب
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ترک دنیا میں تھے فَلَمَّا مَاتَ مَعَاوِيَةُ خَرَجَ الْحُسَيْنُ
 عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى يَوْمِ حُرُوجِهِ مِنَ الْكَعْبَةِ كَانَ عَلَى ذَلِكَ
 الْمَنْجَحِ فَكَيْفَ يَكُونُ طَلَبُ الدُّنْيَا وَهُوَ عَلَى سُنَّةِ جَدِّهِ پھر جب معاویہ کا انتقال
 ہو گیا اور حضرت امام حسین علیہ السلام مدینے سے نکلے اور مکہ معظمہ ہی آپ سے چھوٹا اور نبوت
 کو آپ نے خروج بغرض جہاد نہیں کیا تھا اور اپنے نانا کے طریقے پر تھے پھر طالب دنیا کیوں
 ہو سکتے ہیں وَإِنْ كَانَ مُرَادُ الرَّجُلِ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَمَا
 جَاهَدَ الْكُفَّارَ فَقَدْ أَثَرُ الْآخِرَةِ عَلَى الدُّنْيَا وَالْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَيضًا
 سَلَكَ مَسَلَكَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي أَخْرَافِهِ اور اگر عبد اللہ ابن عمر
 کا یہ مطلب ہو کہ جسوقت سے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جہاد کیا
 اور سوقت سے آپ نے آخرت کو اختیار کیا اور دنیا کو چھوڑا پس امام حسین علیہ السلام
 نے بھی آخر میں وہی کیا کہ جہاد پر آمادہ ہوئے فَكَيْفَ يَكُونُ الْمُنْتَبِهُ لِرَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَالَتَيْنِ سَيَوْمَ مَوْزِ الدُّنْيَا وَطَرِيقَ الدُّنْيَا جب حضرت
 امام حسین کو اول اور آخر دونوں حالتوں میں پیروی جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم کی تھی کیا سمجھ کر عبد اللہ ابن عمر نے آپ سے یہ کہا اور کس طرح جناب امام حسین
 علیہ السلام معاذ اللہ تارک آخرت اور طالب دنیا ہو سکتے ہیں وَتَعَوَّذَ إِلَى مَا بَقِيَ مِنْ
 حَالَاتِ ذَلِكَ الْيَوْمِ وَهُوَ اشْتَرَاءُ الْأَرْضِ وَهُوَ أَمْرٌ مَشْهُورٌ بِسَلِّ مُتَوَاتِرٌ

اب ہم باقیماندہ حالات اس دن کے بیان کرتے ہیں اور وہ خرید کرنا زمین کر بلا کا جو
ایک نہایت مشہور بات ہو بلکہ متواتر ہو و لکن تِلْكَ الرِّوَايَةُ لَا تُؤْجَدُ فِي الْمَقَاتِلِ الْمَشْهُورَةِ
وَلَكُمْ أَظْفَرُ بِهَا إِلَى يَوْفَى هَذَا الْيَكُنْ يَرُوَايَتْ كَسِي كِتَابِ بْنِ مَجْمُونٍ مِّنْ بَحْرِ الْمَصَابِ
نَهْنِ بِالنِّبَاتِ جَاتِي هُوَ أَرَجَ تَكْ مَجْهُولِ اسْكَ سَنَدِ نَهْنِ لِي وَقَدْ نَظَمَهَا الشُّعْرَاءُ قَدِيمًا وَ
خَدِيثًا شِعْرًا وَدَاحِ اِبْلِ بَيْتِ مَنَ بَرَابَرِ اسْكَوْزِ بَانَ مِّنْ نَّظْمِ كَيْفَ هُوَ فَالْعَجَبُ كُلُّ
الْعَجَبِ أَنَّهُمْ كَيْفَ كَمْ يَذْكُرُوهَا مَعَ إِدْعَاءِ بَعْضِ الْمُصَنِّفِينَ أَنَّهُمْ قَدْ اسْتَوْفَوْا
الْكَلَامَ فِي مَا شَرَحُوا الْحُسَيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَعَلَى أَنْ يُرْشِدَكَ إِلَى اللَّهِ إِلَى أَصْلِ لَهَا
نَهْنِ تَعَجَّبُ هُوَ كَيْفَ اِيسِي مَشْهُورِ رَوَايَتْ كُوَانِ لُوكُونِ مَنَ ذَكَرْ نَهْنِ كَيْفَ اِوَرْشَادِي كَمْ
خَدِ اسْكَ وَتْ مَجْهُولِ اسْكَ اِصْلَ كَسِي كِتَابِ مِّنْ بَهْمِ بُوْنِجَاوِي اِبْ تُوْنِ بَحْرِ الْمَصَابِ
سَ اِسْ رَوَايَتْ كُوَلْ كَتَا هُوَنِ قَالَ فِي بَحْرِ الْمَصَابِ رَوَى بَعْضُ عُلَمَاءِ اِسْ
رَحِمَهُمُ اللَّهُ أَنَّ الْحُسَيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا نَزَلَ أَمْرٌ كَرَبْلَا أَمْرٌ بِأَخْضَارِ
أَهْلِ الْقُرَى أَهْلِ بَيْتِنَاوِي بَحْرِ الْمَصَابِ مِّنْ بَعْضِ عُلَمَاءِ رَوَايَتْ كَيْفَ اِوَرْشَادِي
اِمَامِ حُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ زَمِينِ كَرَبْلَا پَرِ بُوْنِجَاوِي حَكْمِ دِيَا كَمْ بَاشَنْدَا كَانِ نِيْنُوِي كُوَلْ اِوَرْشَادِي
خَاضِرِ بُوْنِجَاوِي قَالَ لَهُمْ اِنِّي اَمْرِيْدُ اَنْ اُقِيمَ فِي اَمْرِكُمْ هَذِهِ وَ اُحِبُّ اَنْ
اَجْعَلَهَا مَسْكَنِي اُنْ سَ فَرَايَا كَمْ مِّنْ تَهْمَارِي اِسْ زَمِينِ پَرِ رَهْنَا چَا هَتَا هُوَنِ اِوَرْ
مَجْهُوْ پَسَنْدِ هُوَ كَسْ اِسْ زَمِينِ كُوَا پَنَا مَسْكَنِ قَرَارِ دُوْنِ فَاِنْ يَعْصُوْهَا عَلَيَّ كَانِ فِي
ذَلِكَ لِي سِرٌّ اِذَا اُكْرِمَ اِسْ زَمِينِ كُوَمِيْرَ بَا تَهْمِ فَرُوختِ كَرِ وَا سَمِيْنِ مِيْرِي
خَوْشَنُوْمِي هُوْ كِي فَقَالُوا يَا اَبْنَا رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَمِعْنَا
هٰذَا اَبَاءُ نَا اَلَا وَا لَيْنَا اَنْ اَدَمَ وَنُوْحًا وَاِبْرَاهِيْمَ وَغَيْرَهُمْ مِّنَ النَّبِيِّينَ
وَاَوْصِيَائِهِمْ لَمْ يَرِدْ اَحَدٌ مِنْهُمْ عَلَى هَذِهِ الْاَرْضِ اَلَا وَقَدْ اَصَابَتْهُ
بَلِيَّةٌ عَظِيْمَةٌ وَمُصِيبَةٌ فَخِيْمَةٌ اُوْنِ لُوكُونِ مَنَ عَرْضِ كِي كَلَسَ فَرَزَنْدِ رَسُوْلِ اللهِ
عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ اَكَمْ وَا سَلَمَ هَمَ نَ پَانِي اَبَا اِوَرْ اَجَادِ سَ سَنَا هُوَ كَسْ فَتَرِ اَدَمَ اِوَرْ فَتَرِ نُوْحَ
اِوَرْ فَتَرِ اِبْرَاهِيْمَ وَغَيْرَهُ اِوَرْ بَنِي اِوَرْ جَوْشَنُ اِسْ زَمِينِ پَرِ كَزْدَاوِي بِلَا سَ عَظِيْمِ اَبْصِيْبِ

نہ اید میں اور قمار نہ ہو فَاَبَا اَيْ وَ اَنْ تَسْكُنَ فِيْهَا اَب ہرگز اس زمین پر سکونت نہ اختیار کریں
 فَقَالَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَيْفَ لَا وَقَدْ جَرَىٰ بِهَ الْفَضَاءُ مِنْ يَوْمٍ خَلَقَتْ السَّمَوَاتُ
 وَالْاَرْضُ فَاَسْتَدْرَى مِنْهُمْ السُّوَاجِي الَّذِي فِيْهَا الْبَرَكَهَةُ وَالشِّفَاءُ إِلَى اسْمَا بَعَثَ
 اَمِيَالِ بِسَبْتَيْنِ اَلْفِ دَرْہَمِ حضرت نے فرمایا نہ کیونکر رہو گنا قضا سے الہی اس
 بات پر اوسى دن سے جارى ہوئی ہر جسدِ خدا نے زمین اور آسمان کو پیدا کیا یہ حکم
 آپ نے اون لوگوں سے ساٹھ ہزار درہم دیکر اون مقامات کو خرید کیا جن میں خدا نے
 برکت اور شفا رکھی ہو اور مسافت اور پیمائش میں وہ زمین چار میل تک ہو دیتے تھے
 قَبْرِ سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْحَبَابِ وَقَبُورِ اصْحَابِہِ اِلَى الْاَنَّ اوسى تبرک زمین پر حضرت
 امام حسین علیہ السلام کی ہر جو سردار و اولاد آدم اور نبی جان کے ہیں اور قبریں آپ کے
 اصحاب کی بھی اوسى زمین پر آج تک بنی ہوئی ہو تھیں تَصَدَّقَ بِهَا عَلَيْهِمْ بِشَرَطَيْنِ
 بعد اوسکے اوس زمین کو اونہیں لوگوں پر وقف کر دیا دو شرطوں سے اَحَدُھُمْ اَنْ
 لَا يَزِيْرَ اَعْمُوًّا فِيْهَا قَطُّ اِیْکَ شرط یہ ہو کہ اوتی زمین پر جسکو آپ نے خریدی ہو کبھی کہیں
 نہ کریں وَ تَابِعُوْہُمْ اَنْ يُّرْسِلُوْا اِلَى الْقَبْرِ مَنْ يَّجِيْ مِنْ شَيْعَتِہِ لِزِيَارَتِہِ وَ يُصَلُّوْہُ
 ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ اورو دوسری شرط یہ فرمائی کہ جو آپ کا دوست زیارت قبر کے واسطے آئے
 اوسکو نشان قبر بتلا دیں اور تین روز تک اوسکو اپنا مہمان رکھیں فَرَّصُوْا بِہُمْ اَوْ رَجَعُوْا
 اِلَى مَنَازِلِہُمْ وَ کَانَ ذٰلِكَ فِی الْیَوْمِ الثَّانِی مِنَ الْمُحَرَّمِ اہلِ نبوی ان دونوں شرطوں پر
 راضی ہوئے اور قیمت لیکر اپنے اپنے گہروں کو لوٹ آئے یہ معاملہ دوسری تاریخ محرم کی واقع ہوا تھا
 بِابْنِ وَاُخُوْیْہِ هٰذَا لَا مَآءَ مَا بَقِيَ بَعْدَ ذٰلِكَ حَتّٰی فِیْہَا الْاَسْبَعَةُ اَیَّامٍ میرے مان باب فدا
 ہوں اس امام پر کس شوق سے اس زمین پر رہنے کے واسطے اسکو خرید فرمایا اور ساتہ دن
 زیادہ زندہ نہ رہے حَتّٰی قَضٰی نَحْبَہُ عَطَشًا نَّكَارًا وَ ظَمًا نَّكَارًا دُیْ مَآءٍ مِنَ السَّمَاءِ
 اَلَا قَتَلَ الْحُسَيْنُ بِکَرِّ بَلَاءٍ تَا اِنِّکُمْ پیا سے شہید ہو گئے اوسوقت ایک سنا دی گئی
 آسمان سے ندا بلند کی کہ اسوقت زمین کر بلا پر امام حسین علیہ السلام شہید ہو گئے اہلِ نبوی
 کے اجساد و طہر کے دفن کرنے کی روایت ہم نے ایک باب جدا گانہ میں لکھی ہے

باب سی و ستم تشنگی جناب امام حسین علیہ السلام اور اہلبیت و اصحاب
اور چھوٹے چھوٹے بچوں کی اور بیان چند معجزات کا

الْمَشْهُورُ أَنَّ الْحَسَيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مُنِعَ مِنَ الْمَاءِ مِنَ الْيَوْمِ السَّابِعِ أَوْ مِنَ
الْكَائِمَةِ الثَّامِنَةِ مشہور تو یہی ہو کہ بانی آپ پر ساتویں تاریخ سے محرم کے دن کو یا وہ
دن گذر کر آٹھویں شب سے بند کیا گیا وہو الْمُسْتَقَادُ مِنَ الزِّيَارَاتِ الْمَكْرُوبَةِ
عَنِ الْاَكْثَمَةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَالرَّوَايَاتِ الْمُتَخَبَّرَةُ بِسَهَادَاتِهِ مِنْ يَوْمٍ وَلَا دَرَاهِ
اور یہی پیاس چند روزہ اول زیارتوں سے بھی سمجھی جاتی ہے جو آئمہ علیہم السلام سے
روایت کی گئی ہیں اور ان روایات سے بھی ثابت ہوتی ہے جو بطور پیشین گوئی کے
از روز ولادت امام حسین علیہ السلام تا روز شہادت منقول ہوئے ہیں بَلَّ مِنْ
الْأَجْسَادِ الْوَأَسْرَ دَقَرْنِي إِخْبَارُ اللَّهِ تَعَالَى لِلْأَنْبِيَاءِ مِثْلُ آدَمَ وَمُوسَى وَعِيسَى
عَلَيْهِمُ السَّلَامُ بلکہ اول روایتوں سے بھی چند روزہ پیاس ثابت ہوتی ہے جن میں
خدا نے اور انبیاء کو جناب امام حسین علیہ السلام کی پیاس سے شہید ہونے کی خبر دی ہے
وَأَيْضًا يُدَّانُ عَلَيْهِ أَقْوَالُ الْأَنْحَرِاسِ وَالْمَرْوِيِّينَ لِلْمَاءِ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ أَيْضًا
وہ روایتیں جن میں محافظان فرات کے اقوال منقول ہیں جنہوں نے بانی حضرت پر
بند کیا تھا وہ بھی اسی پر دلالت کرتے ہیں کہ تین روز تک بانی بند رہا فَاثْنَمُ
كَأَنَّهُ يَقُولُونَ يَا حُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ هَذَا كَأَمَاءِ الْفَرَاتِ يَمْشِي فِي الْبَحْرِ وَيُسْقَى
مِنْهُ الدَّوَابُّ وَالْأَنْعَامُ وَأَنْتَ لَا تَذُوقُ مِنْهُ قَطْرَةً وہ سنگدل بکار پکار کر
حسرت کا نام لیکر کہتے تھے کہ دیکھو یہ آب فرات ہرین مار رہا ہے حرد ویرند اسکو
پیتے ہیں اور آپ کو ایک قطرہ بھی نہیں ملتا ہو وَاكَانَ ذَلِكَ أَشَدَّ هَشَاؤًا وَقَلَقًا
لِلْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَصْحَابِهِ حَتَّى آتَتْهُ دَعَا عَلَيْهِمُ بِمَا دَعَا إِلَى كَلَامَاتِ
جگر خراش جناب امام حسین علیہ السلام اور ان کے اصحاب پر بہت گران گذرتے تھے
ایمان تک کہ آپ نے اول لوگوں پر بد دعا فرمائی اور بعض ملا عنہ پر عذاب بھی نازل ہوا

وَقَدْ أَفْرَدَ نَالِيَا نِيَهَ بَابًا مُفْرَدًا الشُّمُولَ عَلَى كَرَامَاتٍ وَمُعْجَزَاتٍ كَشَى هَمَّ نِيَهَ
 اس باب کا ذکر ایک باب جدا گانہ میں کیا ہوا سیلے کہ یہ بات چند کرامات اور معجزات پر
 حضرت امام حسین علیہ السلام کی شامل ہو وَاَيْضًا يَدُلُّ عَلَيْهِ مَا تَكَلَّمُ بِهِ أَصْحَابُ
 الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَمَوْعِظَتُهُمُ الْعُمُومِ سَعْدٍ وَشَمْسٍ وَغَيْرِهِمَا مُدَّ يَوْمُ
 السَّابِغِ إِلَى يَوْمِ عَاشُورَا اور اسی تین دن کی پیاس پر جو گفتگو اصحاب امام حسین
 علیہ السلام نے عمر سعد اور شمر وغیرہ سے کی ہو دلالت کرتی ہو اور جو جو وعظ اور نصیحت
 اون بزرگوں نے اشقیاء است کو ساتوین تا سچ سے تا روز عاشورا فرمائی ہے
 اوس سے بھی ہی نکلتا ہو کہ پانی بند کیا ہو وَاَنْتَهُمْ كَانُوا يَقُولُونَ بَعْدَ اَظْهَارِ كَوْنِهِ
 اِمَامًا حَقًّا اَنْتَ وَاَطْفَالُكَ يَمُوتُ عَطَشًا اَسْلِيَهَ کہ وہ برگزیدگان بارگاہ الہی پہلے
 تو حضرت کے امام برحق ہونے کو بیان کرتے تھے اوسکے بعد یہ بھی کہتے تھے کہ وہ جناب
 اور اطفال اوس جناب کی پیاس سے ہلاک ہوئے جاتے ہیں وہ سچے تھے کہی
 جھوٹ نہیں کہہ سکتے وَاَيْضًا كَلِمَاتُهُمْ حِينَ بُرُوزِهِمُ لِلْحَرْبِ اَوْ وَرُودِهِمْ
 عَلَى الْفِرَاتِ وَعَدَمُ شُرْبِهِمُ الْمَاءَ تَأْسُفًا عَلَى كَوْنِهِ وَاَطْفَالُكَ عَطَشًا
 تَدُلُّ عَلَى ذَلِكَ اَيْضًا جَوَابَتَيْنِ بطور جز کے اصحاب اور اہل بیت حضرت کے صف
 جنگاہ میں کہتے تھے خواہ جب لڑتے لڑتے فرات پر پہنچ جاتے تھے اور نظر و فاداری
 پانی نہیں پیتے تھے اسلئے کہ اونکو تاسف ہوتا تھا حضرت کی پیاس و اطفال کے
 یا وکر کے اور چلو میں پانی بہر کر پھینک دیتے تھے یہ روایتیں ہی اسی پر دلالت کرتی
 ہیں کہ پانی تین روز سے پندرتا فہی روایات مُسْتَفِضَّةٌ بَلْ مُتَوَاتِرَةٌ مَعْنَى
 یہ سب روایتیں اگر کیا کیا جائیں تو انکا شمار سو سے زیادہ ہوتا ہو بلکہ یہ روایتیں
 حد تو اتر کو پہنچ گئی ہیں یعنی پیاس کا ذکر سب میں ایکساں ہو گا اور مضامین پر
 ہی شامل ہوں وَظَنِّي أَنَّ الْحُسَيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ مَعْلُومًا بِذَلِكَ الْعَطَشِ
 مِنْ اللَّهِ تَعَالَى وَكَانَ هَذَا مِنْ نَحْوِ صَدْرِهِمْ وَغَيْرِهِ مِنَ الْأَصْحَابِ وَكَانَ عِزَّةً
 اور مجھے گمان یہ ہو کہ جناب امام حسین علیہ السلام پیاس سے رہنے پر خدا کی طرف سے

محکوم تھے اور تشنگی جس سے آپ کا امتحان ہوا حاصل آپ کی ذات سے تھے دیگر اصحاب
 اور غریز آپ کے اوس خاص تشنگی میں محکوم نہیں تھے وکَمَا آتَتْكُمْ بَدُئِي مِنَ الْمَاءِ
 قَطْرَةً كَمَا تَأْكُلُ مِنَ الطَّعَامِ أَيْضًا فَإِنَّ السَّلَامَةَ وَالْإِمْتِحَانَ الْعَامَّ إِنَّمَا يَصُدُّ
 الْإِنْسَانَ صَحَّةً مَا ذَكَرْنَا هُنا اور ضبط آپ نے ایک زمانہ معین تک پانی نہیں پیا کہا ناہی
 نہیں آیا یا اس لیے کہ پورا امتحان تو اوسی وقت صادق آتا ہے جب آپ و طعام دونوں
 آپ کے ہم رہے ہوں وَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ
 وَنَبْلُوَنَّكُمْ فِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَمَا ذَكَرْنَا هُنا فِي بَابِ الْخَرَدِ
 اور سنا تھا کہ فرماتا ہو کہ ہم ضرور تمہارا امتحان کریں گے ایک بڑے خوف سے اور
 بھوک سے آیت شان میں جناب امام حسین علیہ السلام کی تفسیر کی گئی ہے چنانچہ اسکو
 سمجھنے ایک باب خاص میں لکھا ہوا فَالْجُوعُ الْمَنْصُوعُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى يَلَا زِمَهُ الْعَطَشُ
 پس بھوک جبکی تصریح اس آیت میں ہوئی ہے پیاس بھوک کو لازم ہو لَانَّ الْجَائِعَةَ قَتَلَ
 مَا يَكُونُ جَائِعًا وَلَا يَكُونُ عَطَشًا نَا اس لیے کہ ایسا بہت کم ہوتا ہو بلکہ نہیں ہو سکتا
 کہ آدمی بھوکا ہو اور پیاسا نہ ہو فَكُونِ الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ جَائِعًا لَا يَدُلُّهُ فِي
 ذَلِكَ الْبَلَاءِ مِنْ كَوْنِهِ عَطَشًا نَا پس اس امتحان میں ہو کہا رہنا حضرت امام حسین
 علیہ السلام کا ضرور اس بات کو چاہتا ہو کہ آپ پیاس سے بھی رہے ہوں فَإِنْ قُلْنَا آتَتْ
 كَانَتْ نَارِيًا لِلصَّوْمِ فَيَكُونُ إِشْكَالُ صَوْمِ الْوَصَالِ وَهُوَ مَحْرُومٌ قَطْعًا أَلَا تَرَى أَنَّ
 قَائِلُ هُنَا کہ آٹھویں تاریخ سے آپ نے روزہ کی نیت کی تھی اور وہ روزہ عاشور تک
 برابر رہا یہ تو قطعاً حرام ہوا اس لیے کہ صوم وصال لازم آتا ہو اور صوم وصال اسی کو کہتے
 ہیں کہ کوئی روزہ رکھے اور شب کو افطار نہ کرے اور صبح کو پھر رکھے وَرَفَعُ ذَلِكَ الْإِشْكَالَ
 هُنَا اس اعتراض کا دفع کرنا بہت آسان ہوا قَائِلُ هُنَا إِنَّمَا يَكُونُ صَوْمُ
 الْوَصَالِ إِذَا قَصَدَ الصَّائِمُ وَيُؤْتَى وَصَالُ صَوْمِهِ بِصَوْمِ يَوْمٍ يَتَّصِلُ بَعْدَهُ
 پہلا جواب یہ ہو کہ صوم وصال اوس وقت لازم آتا ہو جو وقت روزہ دار نیت کرے
 اور میں آج کا روزہ کلہ کے روزہ سے ملا دوں گا وَإِذَا انْوَلَّ لِلصَّوْمِ مِنْ طُلُوعِ الْفَجْرِ

اِلَى غُرُوبِ ذَلِكَ الْيَوْمِ يَنْقُطُ صَوْمُهُ حِينَئِذٍ سَوَاءٌ أَفْطَرَ مِنْ فِطْرٍ أَمْ لَمْ يَفْطَرْ
 اور جس وقت روزہ دار یہ نیت کرے کہ میں روزہ صبح صادق سے غروب تک رکھوں گا
 پس روزہ اوسکا بروقت غروب شرعی کے تمام ہو جائیگا کوئی چیز روزہ شکن استعمال
 کرے یا نہ کرے ہذا علیٰ رَایِ مَنْ یَرِیْ اَنْ لَا فِطْرًا مَوْکَلًا یُخْتَارُ فِیْهِ اِلَیْ مَرَّ
 سَوَیْ لَیْنَتِهِ یَقْطَعُ الصَّوْمَ حَیْنَ یَحِبُّ اَنْ یُفْطَرَ اور یہ بات اوس تجویز پر ہے جس کے
 نزدیک یہ بات ثابت ہوئی ہو کہ روزہ کا افطار اور کسی چیز پر موقوف نہیں ہے سوائے
 اسکے کہ نیت کرے کہ جو زمانہ شرع میں روزہ کے واسطے مقرر ہو اوس زمانہ کے بعد
 پہر میں روزہ سے نہوں گا وَ اَمَّا نَا بِنَا فَنَقُولُ یُمْکِنُ اَنْ یَكُوْنَ الْحَسَنِ عَلَیْهِ السَّلَامُ
 قَدْ ذَاقَ شَیْئًا وَ شَرِبَ قَلِیْلًا مِنَ الْمَائِعَاتِ الْمُبَاحَاتِ الَّتِیْ یَقْطَعُ بِهَا صَوْمُكَ
 حَدَّثَنَا مِنْ صَوْمِ الْوَصَالِ اور جواب دوسرا یہ ہے میں کہتا ہوں ممکن ہے کہ جناب امام حسین
 علیہ السلام نے کوئی چیز چکھ لی ہو یا کوئی چیز پی لی ایسی کی قدر رتہ میں ڈالی ہو جس سے
 روزہ کا افطار ہو جاتا ہو بخوفِ اس امر کے کہ بے درپے روزہ رکھنے سے صوم وصال
 نہ لازم آئے ہذا علیٰ رَایِ مَنْ یُوجِبُ لِلْاِفْطَارِ فِعْلًا اَوْ خَرَمَ الْمَفْطَرَاتِ یہ جواب
 اوس تجویز پر ہے کہ سوائے نیت کے کوئی اور فعل بھی ایسا کرنا واجب ہو جس سے روزہ ٹوٹ
 جاتا ہو مثل کھانے پینے وغیرہ کے وَقَدْ اَتَّفَقَ ذَلِكُمْ لِبَعْضِ اصْحَابِ الْکِسَافَةِ فِی رَمَنِ
 حَیْوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ وَ کَانَ ذَلِكُمْ سَبَبًا لِّوُضُوْءِ سُوْرَةِ
 اٰلِ اٰیِ عَلٰی الْاِنْسَانِ حَیْثُ مِنَ الدَّهْرِ لَا یَرِیْ رَوْضًا رَکَنًا زَمَانًا حَیَاةً جَمَاعًا
 رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بعض اصحاب کسار یعنی جناب سیدہ علیہ السلام
 اور جناب ابی میر علیہ السلام سے واقع ہوا تھا اور یہی سبب نہا سورہ ہل قی نازل ہونے کا
 فَ اَنَّهُمْ صَامُوا ثَلَاثَةَ اَیَّامٍ وَ اَفْطَرُوا عَلٰی لَمَاءِ اَسْلَیْہِ کہ اون بزرگواروں نے
 تین دن روزہ پر روزہ رکھا فقط پانی برا فطار کیا فَجَزَاہُمْ رَبُّہُمْ بِسَاجِدَةٍ
 وَ اَنْعَمَ عَلَیْہُمْ بِتَشْرِیْفَاتِہِ الَّتِیْ لَا حَدَّ لَہَا وَلَا مُنْتَهٰی غَدَلْنِے اون بزرگواروں
 کو ان امتحان روزوں کی جزا خیر پوری پوری عطا فرمائی اور انعام اور شرف

اور عطاء میں اس قدر کمین جنگی کوئی حد اور نہایت نہیں ہے چنانچہ سورہ دہرین اونکی
تفصیل وار وہی ذکر فرمائی بَيْنَ صِيَامِهِمِ الْمَدُّ وَرَمَاةٍ وَبَيْنَ صِيَامِ الْحُسَيْنِ
عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي لَطْفٍ لَيْكِنْ بَرَّافَرَقَ هُوَ دَرَمِيَانِ وَنَ تَيْنِ رُوزُونِ كَيْ جَنَ
اَرَنِ بَزَرُگَوَارُونِ نَ مَنَتِ مَانِ كَرَكَا تَحَا اَوَرَانِ فَاقُونِ مَيْنِ جَنَابِ اِمَامِ حُسَيْنِ
عَلَيْهِ السَّلَامُ كَيْ جَوَكِرَبَلَا مَيْنِ اَپْ نَے كُے فَاتَّهَمُّ قَدْ طَعَمُوْا ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ مُّسْكِيْنًا
وَبَيْنَهُمَا وَاسِيْرًا اَسْلَمَ كَيْ اَوْنِ بَزَرُگَوَارُونِ نَے اَكْرَجِيْ تَيْنِ رُوزِ پَے دَرِ پَے رُوزِ
يَرِ رُوزِ رَكْمَے مَكْرُ مَسْكِيْنِ اَوَرِ تَيْمِ اَوَرِ اَسِيْرُ كُو اِيَكِ اِيَكِ رُوزِ كَمَا نَا هِي كَهْلَا اِيَا مَسَا
اَلْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَكَانَ لَا يَتَمَكَّنُ اَنْ يُطْعِمَ اَوْطَفَا لَهٗ فَضْلًا عَنْ بَيْنِهِمِ الْاُخَرِ
مَكْرُ جَنَابِ اِمَامِ حُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِرُودِ سَخْتِ حَالَتِ كَزَرِ هِي تِي كَيْ اَبْنِ اَوْطَفَالِ كُو بِي كُپْه
نَهِيْنِ كَهْلَا سَكْتِ تَحْے اَوَرِ كُسي تَيْمِ كَا دِيَا كِيَا بَلِ كَانِ لَا يَقْدِرُ عَلٰى اَنْ يَكُوِي
اَبْنُ السَّجَّادِ وَيُعْطِيْ لَهٗ اَلْعَدَا اَعْقَدُ كَمَا يَجِبُ مِنْهُ تَعْدِيَّةُ الْمَرْضِيِّ بَلَكِ اَپْ تُو
اَسْقَرِ مَجْبُوْر تَحْے كَيْ اَبْنِ فَرْزَنْدِ عَلِيْلِ جَنَابِ زَيْنِ الْعَابِدِيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ كُو دُو اَنَهِيْنِ
وَسَے سَكْتِ تَحْے اَوَرِ جَنِيْ غُذَا يِمَا كُو دِيْنِيْ وَاجِبِ هِي وَهِي اَپْ نَهِيْنِ وَسَے سَكْتِ تَحْے
لَكِنْ الْمَعْرُوْفُ يَقْدِرُ الْمَعْرِفَةُ مَكْرِيْ هِي تُو هِي كَيْ صِلَهٗ اَوَرِ جَزَاے خِيْرِيْ خُذَا كِي طَرَفِ
اَسَے اَوَسِيْقَدَرِ زِيَادَهٗ مِلَتَا هِي جَنِيْ بَنْدَهٗ كِي مَعْرِفَتِ يَا عِبَادَتِ زِيَادَهٗ هُوَ قَالَتْ سُبْحٰنُ
عَلٰى اَلْبَلَاكِ لَمْ كَانِ اَلْيَوْمَ اَصْحَابًا فَافْتَخَرْنَا بِمِثْلِهِ بِرُودِ كَيْ صَبَا اِمَامِ حُسَيْنِ كَا
اَوَرِ شَابَقَتِ قَدْسِيْ اَسْتَحْنَاتِ اَلْوِيْ بِرُكْرَبَلَا مَيْنِ بَهْتِ زِيَادَهٗ تَحْے جَزَا هِي اَوَكِيْ وَهِي هِي
خُذَلْنِ زِيَادَهٗ عَطَا فَرَا مِيْ اَسْرَجِ تَدَجَزِيْ لَلّٰهُ سُبْحَانَهُ عَلٰى الصِّيَامِ الْمَدُّ كُو مُرَّةٍ
فِيْ سُورَةِ الْمَدَّهِ مِنَ الْجَنَّةِ وَالْحَرِيْرِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ مِنْ نَّعِيْمِ الْجَنَّةِ مِيْرِيْ مَرَادِ
يَهِيْ كَيْ اَوْنِ تَيْنِ رُوزُونِ كَيْ صِلَهٗ مَيْنِ خُذَلْنِ وَهِيْ جِيْرِيْنِ عَطَا فَرَا مِيْنِ جَنَابِ اِيَانِ
سُورَةُ دَهْرِيْنِ كِيَا هِي هَشْتِ اَوَرِ حَرِيْرِ وَغِيْرَهٗ اَقَا صِيَامِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
فَجَزَا عَا الشَّفَاعَةُ الْكُبْرٰى وَالنَّجَاةُ الْاُخْرَوِيَّةُ لِأُمَّةٍ حَبِيَّةٍ الْمُصْطَفٰى وَالْأَمَانِ
لِشَيْعَتِهِ دُزْدَا رِقَمِ مِنَ الْمَصَارِفِ وَالْبَلَا كِيَا اَوَرِ جَزَا اَوَرِ صِلَهٗ حَضْرَتِ اِمَامِ حُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

تین دن کی بھوک اور پیاس کا یہ ملاکہ شفاعت کبرا اور نجات بروز قیامت امت
 محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور مصیبت اور بلاؤں سے امان تاروز قیامت
 اولن لوگون کو جو زیارت روضہ مبارک کی کرین اور مطیع اور پیرو بھی حضرت
 کے ہوں وَ بِالْجُمْلَةِ فَلَا رَيْبَ فِي كَوْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَمْنُونًا عَنِ
 الْفِرَاقِ مِنَ الْمَسْأَلَةِ الثَّامِنَةِ اور خلاصہ یہ ہو کہ شب ہشتم جناب امام حسین
 علیہ السلام فرات کے پانی سے بالکل منع کر دیے گئے تھے لَا يَسْتَأْمِنُ حَيْثُ
 وَدَّ الشَّهْرُ وَ كَوْنِهِمْ عَيْنًا مَبْعُوثًا مِنَ ابْنِ سَيَادٍ عَلَى عَصْرِ بْنِ مَعْدٍ خصوصاً
 جسوقت سے شمر ملعون کر بلا میں پہنچا جسکو ابن زیاد نے عمر سعد پر بطور منجر کے
 مقرر کر کے بھیجا تھا فَقَدْ اسْتَدْمَعَهُمْ لَا صَحَابَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ يَمْلُكُوا
 قَرَبَةً مِنْ مَاءِ الْفِرَاقِ اوسوقت سے بڑی شدت لشکر عمر سعد نے اس بارہ میں کی
 کہ ایک مشکیزہ پانی کا بھی دریا فرات سے اصحاب حسین علیہ السلام کو بہرنے نہ دیتے تھے
 عَدَا مَا رَوِي أَنَّ بَعْضَهُمْ قَدْ جَاءَ بِالْمَاءِ مُحْتَفِيًا أَوِ الْبَعْضُ مِنْهُمْ قَدْ تَيَسَّرَ
 لَهُ الْمَاءُ لِيَكُونَ بَعْضُ الْحُرَسَةِ مِنْ أَقَارِبِهِ سَوَاعِ اوس شاذ و نادر
 روایت کے جس میں یہ مذکور ہے کہ بعض اصحاب چپ کر تھوڑا سا پانی لائے
 خواہ بعض اصحاب کو تھوڑا سا پانی کسی وقت اس سبب سے مل گیا کہ محافظ گھاٹ کا
 اس صحابی کے اقربا میں سے تھا وَيُظْهِرُ مِنْ تَضَاعُفِ الرِّوَايَاتِ الْمَرْوِيَّةِ
 فِي الْمَقَاتِلِ أَنَّ مَنْعَهُمْ لِلْمَاءِ كَانَ لَهُ أَقْوَى الْأَسْبَابِ أَهْمُ كَعَنَهُمُ اللَّهُ
 كَانُوا يَعْلَمُونَ مِنْ شَجَاعَةِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ أَصْحَابِهِ وَ أَهْلِ بَيْتِهِ
 روایات کے دیکھنے سے ایسا معلوم ہوتا ہو کہ بڑا سبب اور قوی باعث پانی بن
 کرنے کا حضرت پریمی امر تھا کہ وہ ملعون آپ کی شجاعت اور اصحاب و اہل بیت
 کے جانتے تھے فَعَظُمَ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ وَ ظَنُّوا أَنَّهُمْ إِذَا عَطِشُوا وَ جَاعُوا وَ حَفَّتْ
 قُلُوبُهُمْ فَاشْتَرَفُوا عَلَى الْهَلَاقِ فِيهِ بَاتَ مَا كَرَاهُوا مِنْ يَدِ عَدُوِّهِمْ تَمَازُجُ
 یہ خیال کیا کہ جب یہ لوگ پیاس سے رہیں اور بھوکے ہوں کیا آب و غذا ان پر

بند کیا گئے انکی جسمانی قوتیں ضعیف ہو جائیں اور قریب بھلاکت پہنچیں گے
 فَيَكُونُ قَتَالَهُمْ لِلْأَعْدَاءِ أَضْعَفَ وَأَوْفَقَ تَبِ انکی لڑائی میں اور فتنوں
 سے مقابلہ کرنے میں ضعف اور سستی پیدا ہو جائے گی وَلِهَذَا هُوَ الَّذِي
 دَعَا هَمَّ إِلَى مَسْعَى الْمَاءِ مَذِي الْقَوْمِ السَّائِعِ اور یہی سبب ہے کہ انہوں نے
 ساتویں تاریخ سے بہت بڑا ہتھام کیا اور پانی کو بند کیا اگرچہ ابن زیاد کا
 حکم جسدن سے حرکروانہ کیا تھا اوسی دن سے ہی تھا چنانچہ جو خطوط
 حرکے نام پر آئے ہیں سب میں یہی مضمون درج ہوا لکن لَمَّا رَجَعَ حَبِيبُ بْنُ
 مُظَاهِرٍ عَنِ الْغَا ضَرِيَّةٍ وَتَدَفَّقَ جَمَاعَةٌ بَنِي أَسَدٍ لِقِتَالِهِمْ بِالْأَمْثَرِ
 الشَّامِيِّ وَمَنْ مَعَهُ وَإِنْ هَذَا مِنْ بَنِي أَسَدٍ لِقِتَالِهِمْ عَدَدِهِمْ لَكِنْ جَسَدُ
 سے حبیب ابن مظاہر سے اسد غا ضریہ سے پلٹ آئے اور جماعت بنی اسد
 کے متفرق ہو گئے جن سے ازرق شامی اور اسکے ہمراہی لوگ لڑے
 تھے جو شمار میں زیادہ تھے اور بنی اسد کی جماعت بہت کم تھی وَكَانَتْ
 ذَلِكَ فِي اللَّيْلَةِ السَّائِعَةِ فَتَزَلَّ خَيْلُ بَنِي أُمَيَّةَ مَعَ الْأَسَدِ
 اللَّعِينِ عَلَى شَاطِئِ الْفُرَاتِ وَخَالَوْا بَيْنَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 وَبَيْنَ الْمَاءِ يَهْ لڑائی چھٹی تاریخ کا دن گذر کے ساتویں شب کو ہوئی
 اور لشکرِ مزید کا جس قدر ہمراہ ازرق شامی کے تھا کنارہ فرات پر
 ٹھہر گیا یہی لوگ سب سے پہلے رات میں بیچ میں اوتر کر لشکرِ امام حسین
 علیہ السلام اور دریائے فرات کے وَذَلِكَ الْمُسْتَعْرَافُ لَمْ يَكُنْ
 بِحُكْمِ أَمِيرِ الْعَسْكَرِ لِحُلُولِ الرَّوَايَةِ عَنِ النَّصْرِ يَحْجِزُ بِذَلِكَ
 لَكِنْ وَقَعَ لِتَفَقُّا ان لوگوں کا پانی کو بند کرنا اگرچہ بظاہر
 عمر سعد کے حکم سے تھا اس لیے کہ اس روایت میں اس مضمون کے
 تفسیح نہیں ہے لیکن اتفاقاً ایسا واقع ہو گیا کہ وہ لوگ
 کتاب کے فرائض پڑھ گئے

باب سی و ہشتم تاریخ ساتوین کو ایک پانیکا پشہ اعجاز

امام حسین علیہ السلام کے برآمد ہونا

كُنَّا فِي الْبَحَارِ وَاصْرًا لَعَطَشُ الْحُسَيْنِ وَاصْحَابِهِ فَكَأَخَذَ الْحُسَيْنُ كَلْبَهُ لِيَسْتَدْرِكَهُ فَوَاسَا
 جب ساتوین شب کو ازرق شامی مع اپنے ہمراہیوں کے فرات پر اور بنی ہاشم کے
 فرمائی ہو کہ ساتوین تاریخ دن کو پیاس نے جناب امام حسین علیہ السلام اور ان کے
 اصحاب پر زبون حالی پیدا کیے اور شدت پیاس کی ہوئی اور سوت خود حضرت
 امام حسین علیہ السلام نے اپنے ہاتھ میں ایک بیلچہ اٹھالیا و جَاءَ إِلَى وَرَاءِ الْخَيْمَةِ
 فَخَطَا فِي الْأَرْضِ تِسْعَةَ عَشَرَ خُطْوَةً نَحْوَ الْقَبْلَةِ اور پشت نیمہ کی طرف تشریف لائے
 اور انیس قدم گنکر قبلے کی طرف چلے تھے حَفَرَ هَذَا فَذَبَعَتْ لَهُ عَيْنٌ مِنَ الْمَاءِ
 الْعَذِيبِ اوس مقام پر حضرت نے توڑی سی زمین کو دی نوراً ایک چشمہ آب شیرین کا
 جاری ہوا شرب الحسین علیہ السلام وَشَرِبَ النَّاسُ بِأَجْمَعِهِمْ وَمَلَعُوا
 اسْقَيْتَهُمْ ثُمَّ غَارَتْ تِلْكَ الْعَيْنُ فَلَمْ يَرَوْهَا أَثَرًا اوس پانی کو حضرت نے
 ہی پیا اور تمام آپ کے ہمراہیوں نے پیا اور مشکین کچھالین سب بہر لین پر وہ چشمہ
 ایسا غایب ہو گیا کہ اوسکا نشان تک باقی نہ رہا اَقُولُ هَذَا مِنْ كَوَامَاتِ مَوْكَائِنَا
 الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ الَّتِي ظَهَرَتْ مِنْهُ فِي الْيَوْمِ السَّابِعِ مِنَ النَّحْوِ مِینِ كَمَا هُوَ
 کہ یہ ہی ایک بات معجزات سے جناب امام حسین علیہ السلام کے تھی جو آپ ہی کے
 ہاتھ پر ساتوین تاریخ محرم کی جاری ہوئی وَلَا يَقُولُ مِنْ كَرَامَةِ وَتَوْفِ الْجِيَادِ يَوْمَ
 دُرُودِهِ فِي لَطْفٍ یہ معجزہ کچھ کم نہ تھا اوس معجزے سے کہ آپ کے گھوڑے ٹھگے
 تھے جس دن آپ زمین کر بلا پر پہنچے مِینِ وَكَلَعَهُ مِنَ الْأُمُورِ الْمُنْدَرَجَةِ فِي
 صَحِيفَتِهِ الْخَاصَّةِ مِیرِے گمان میں یہ بھی ایک خاص مرہو منجملہ ان امور کے جو
 آپ کے صحیفہ خاص میں مندرج تھے وَلَكِنَّ هَذَا مِنْ حَقِّهِ لَا بَارَكَ كَمَا زَعَمَهُ
 أَتْبَاعُ ابْنِ زِيَادٍ اور یہ نفل حضرت کا کنواں کہودنے میں داخل نہ تھا جیسا کہ ابن

دنیا و کے تابعین نے خیال کر کے مجبوری کی کہ اَلْبِرُّ الْكَفُّورُ ؕ لَا يَكُونُ حَقٌّ مَّا
 مَشَرُّوْطًا بِالشَّرْوَطِ الَّتِي اَوْفَاهَا الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي حَقِّ الْعَيْنِ الْمَذْكُوْرَةِ
 اس لیے کنوئین کا کہونا اور شرط پر موقوف نہیں ہو چکا اس چشمہ کے کہودنے میں حضرت
 امام حسین علیہ السلام نے ادا کیا فَاِنَّ حَقَّ الْبِرِّ يُمَكِّنُ فِي كُلِّ اَرْضٍ مِنْ كُلِّ نَسَانٍ
 اس لیے کہ کنواں کہونا ہر ایک زمین پر جو قابل کہودنے کے ہو ہر ایک انسان سے ممکن ہو
 اَمَّا حَقُّ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِنَفْسِهِ وَاَخَذَهُ الْفَاسِ بِيَدِ الشَّرِيفَةِ
 وَتَخَطَّيْهِ تِسْعَ عَشْرَ خُطْوَةً مَخَوَ الْقَبْلَةِ وَاَيْقَاعُ ذَلِكَ وِرَاءَ الْخِيَمَةِ فَكُلُّ ذَلِكَ
 دَلِيلٌ عَلَى اَنَّهُ كَانَ عَالِمًا بِوُجُوْدِ نَبْعِهَا هُنَا لِيَكُنْ خُودِ حَضْرَتِ كَا اس چشمہ کہونا
 اور اپنے ہاتھ میں بلچہ لینا اور انیس قدم بجانب قبلہ چلنا اور پشتِ قیمہ پر اس نفل کو واقع
 کرنا یہ سب باتیں اسی پر دلالت کرتی ہیں کہ آپ کو پہلے سے معلوم تھا کہ یہ چشمہ اس مقام پر
 نکلے گا وَاَنَّهُ لَا تَنْبَعُ اِلَّا اَنْ يَخْفَرَ هَا بِيَدِ الشَّرِيفَةِ جَعَلَنَا اللهُ فِدَا لَيْسَ اِلَّا
 حَقَّ بِهَا تِلْكَ الْعَيْنُ اور یہ بھی آپ کو معلوم تھا کہ یہ چشمہ کہی نہ برآمد ہو گا جب تک کہ آپ
 بذاتِ خاصہ اس زمین کو نہ کہودیں ہماری جانیں فدا ہو جائیں اور ہاتھوں پر جن
 ہاتھوں سے آپ نے اس چشمہ کو کہودا تھا وَلَمْ يَأْمُرْ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِهِ وَلَا اَبْلَ اَخَصَّ
 اَقْرَبًا يَئِيْءُ كَالْعَبَاسِ رَحِمَهُ اللهُ وَغَيْرِهِمْ بِذَلِكَ اور کسی شخص کو اپنے اصحاب میں سے
 بلکہ اپنے خاص عزیزوں میں سے مثل جناب عباس رحمہ اللہ وغیرہ کے اس کے
 کہودنے کا حکم نہ دیا حالانکہ جناب عباس رحمہ اللہ کا خاص یہ کام تھا تَمَّ كَسَا كَان
 ذَلِكَ مِنْ اَخَصِّ كَرَامَاتِهِ فَلَمَّا قَدْ اَظْهَرَ هَا اللهُ تَعَالَى عَلَى يَدِ لِيَعْلَمَ النَّاسُ
 اَنَّهُ عَالِمٌ بِمَخْزَائِنِ الْاَرْضِ پھر چونکہ یہ بات خاص آپ کی کرامات میں سے تھی
 اسی واسطے خدا نے آپ ہی کے ہاتھ پر اس کو ظاہر فرمایا تاکہ آدمیوں کو معلوم ہو جائے
 کہ جناب امام حسین علیہ السلام کو زمین کے خزان اور فائن کا علم ہو وَهُوَ الْعِلْمُ
 الْمَكْنُونُ وَالسِّرُّ الْمَصْنُونُ الْمُخْرُوجُ الَّذِي لَا يُوْجَدُ اِلَّا عِنْدَ خَزَائِنِ اَوْلِيَائِهِ
 وَنَحْوِهِ عَلَى شَاقِّهِ یہ علم پوشیدہ ہو اور راز محفوظ ہو جو بطور امانت کے رہتا ہو

کسی کو حاصل نہیں ہوتا۔ بجز حاصل دلیا راشد کے جو خلق خدا پر رحمت ہوتے ہیں وَ اَيْضًا بَعْلَمُ
 مِنْ غَوْرِ الْعَيْنِ وَ اِنْدَرَا سِ اَثَرَهَا اَنَّ الْحُسَيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمْ يَكُنْ مَآذُوًا مِنْ
 عِنْدِ اللَّهِ اِلَّا اَنْ يَشْرَبَ مِنْ مَآئِهَا مَرَّةً وَاحِدَةً اَوْ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ اَوْ مِنْ حَشْمَةٍ غَايِبِ
 ہو جانے سے اور نشان مٹ جانے سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جناب امام حسین علیہ السلام کو
 خدا کی طرف سے اتنی ہی اجازت تھی ایک مرتبہ خواہ ایک دن میں چند مرتبہ اوس پانی کو
 پئیں وَ هُوَ الْيَوْمُ السَّابِعُ عِنْدِي وَ فِي رَوْضَةِ الشَّهَدَاءِ اِنَّهُ الْيَوْمُ النَّامِسُ وَ لَا يَسَاعِدُهُ
 الرِّوَايَاتُ الْاُخْرَى مِرَاجِرَ سَاتُوَيْنِ تَارِيخِ كَامِيرِے نزدیک ثابت ہوا ہوا اور روضۃ الشہداء میں
 آٹھویں تاریخ اسکی روایت کی ہو مگر اور روایتیں روضۃ الشہداء کی روایت کو ضعیف
 کرتے ہیں تحقیق یہی ہے کہ ساتویں تاریخ یہ معجزہ صادر ہوا وَ مِنْ اَوْفَعِيهِ الدَّلَالِ عَلَى اَنَّ
 جَرَّ يَانِ الْمَاءِ مِنْ تِلْكَ الْعَيْنِ بِاَدْنَى تَعْبٍ لِحَقِّهِ كَانَ مِنْ لَوَا مَاتِهِ اِنْخَاصَةً بَهِتِ
 واضح دلیل یہ ہے کہ پانی اس چشمہ سے تھوڑی سی محنت کہو دے کی حضرت کو ہوئی اور چشمہ
 نخل آیا یہ خاص آپ کی کراست کی بات تھی فَ اَنَّ الْاَسْرَعَ اَلْبَحَى كَانَتْ حَيِّمَةً لَا يَمْتَكِنُ
 حَقْمُ الْبَيْرِ فِيْهَا اِلَّا نَادِرًا اَلَسْلِيكُہِ كِهْ زَمِيْنِ پَرِ اَبِ كَاخِيْمَہِ نَصْبِ تَہَا اَوْ سَمِيْنِ كِنُوَانِ کہو دے
 پانی نکالنا شاذ و نادر کہیں اسمین کامیابی ہوتی ہو و لا یَجْرِي الْمَاءُ فِيْ اَبَارِهَا اِلَّا بَعْدَ
 اَلْكَلِّ الشَّدِيدِ وَ اَلْحَدِّ الْمُتَعَبِ كَمَا هِيَ اَلْاَنَ كَذَلِكَ اِگر پانی کنوئین میں نکلتا ہی ہے تو
 بڑی محنت اور مشقت اور تعب کے بعد نکلتا ہی چنانچہ اب بھی وہ زمین موجود ہو وَ قَدْ حَضَرَ
 الْعَبَّاسُ رَحْمَةُ اللَّهِ بِئْرًا بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمِ بِاَذْنِ اَخِيْہِ وَ اَلْاَخِيْہِ مِنْہَا اَلْمَاءُ فَتَمَّهَا
 سَرَوَاہُ اَبُو مُخَنَّفٍ جَنَابِ عَبَّاسِ نے بھی اسدن کے بعد شاباشٹھ میں تاریخِ بکرم امام حسین
 علیہ السلام کے ایک کنواں کہو دے اور بڑی محنت مشقت فرمائی مگر پانی نہ نکلا پھر پھر اوسکو
 پاٹ دیا یہ روایت ابو مخنف کی بھی دلالت کرتی ہے کہ شب ہشتم سے پانی حضرت کو نصیب نہیں آ
 قَاتَلْتُ فِيْ هَذَا اِنَّہُ مِنْ مُّوَيَّدَاتِ مَا كُنْ بِصَدِّجِہِ ابِ غُورِ كَرْنَا چاہیے کہ اس روایت
 سے بھی تائید اسی بات کے ہوتی ہے کہ وہ چشمہ باعجاز امام حسین علیہ السلام ظاہر ہوا تا سبب
 اِذَا ضَمَمْتِ اِلَيْکَ عَيْنُوبَةُ الْعَيْنِ دَقْعَةً خُصُوصًا اِگر اسکے ساتھ یہ بھی خیال کہو دے

برآمد ہو کر اور دفعۃً غایب ہو گیا پھر اسکی معجزہ ہونے میں کیونکر شک باقی رہ سکتا ہے
 وَإِذْ قَدْ ثَبَّتَ أَنْ تِلْكَ الْعَيْنُ قَدْ بَنَعَتْ مِنْ كَرَامَاتِهِ فَحَقِيقُ بِنَا أَنْ نَقُولَ وَنَرْجُو
 مِنْ اللَّهِ أَنْ يَجْعَلَ لِي فِي ذَلِكَ الْقَوْلِ مِنَ الصَّادِقِينَ أَنْ تِلْكَ الْعَيْنُ كَعَلْمَا كَانَتْ مِنْ
 حُيُوتِ الْجَنَّةِ جب یہ بات ثابت ہو گئی کہ یہ چشمہ آپ کے معجزہ سے برآمد ہوا اب لائق اور
 سزاوار ہی ہم کہدیں کہ یہ چشمہ چشمہا سے جنت سے تھا اور خدا سے امید ہو کہ ہم کو اس کلمے میں
 سچا کرے وَكَانَ شَرْبُ مَا تَهْلُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِخْرَاقَ الرَّاحِلَةِ اور اسی چشمہ کا پانی آخری
 توشہ تھا سفر آخرت کے واسطے امام حسین علیہ السلام کو تھم لکم یَشْرَبُ بَعْدَ شَرْبِ مَا تَهْلُ
 مِنْ مَيِّاهِ الدُّنْيَا بعد اسکے پھر آپ نے اس دنیا کا پانی ایک قطرہ ہی نہیں پیا وَفِي عَطَشَانَا
 حَتَّى سَقَاهُ مُحَمَّدٌ بْنُ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ شَهَادَتِهِ بِكَاسِهِ
 الْوَفَى اور پیا سے باقی رہنا اسوقت تک کہ آپ نے پیا یہ پانی اور آپ کے نانا محمد مصطفیٰ صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم نے لبریز جام سے آب کوثر پیا اگر آپ کی پیاس بھائی جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ
 لِعَطَشِهِ الَّذِي كَانَ يَحْمِلُ بَسْمَتَهُ وَبَيْنَ الْكَلَامِ كَالْحَيَّاتِ مِثْلَ فِدَاكِ جَانِ أَوْسَرِ
 پیاس پر جس نے کیفیتِ بدر کی پیدا کر دی تھی یعنی اَلْهَمُونَ تھے اوس تھا اب کہ اندر
 چما جاتا تھا اور یہی معنی ہیں اوس حدیث کے جس میں یہ وارد ہے کہ آپ کی پیاس سے ایسا
 دھواں سینہ سے اڑتا تھا کہ آسمان کی درمیانی چیزیں نظر سے چپ جاتی تھیں واضع ہوا
 کہ اس بیماری کا بخارات کی حرارت سے پیدا ہونا ٹیب کو بخوبی معلوم ہو اور یہ ایسی بات
 نہیں ہے کہ جسمین طب کے قاعدہ سے کوئی شک کر سکے عام لوگ چونکہ اصلی معنی حدیث کے
 نہیں سمجھتے ہیں اس حدیث کو منکر ہو وہ باتیں کہنے لگتے ہیں وَكَيْفَ يَتَّصِفُ الْعَطَشُ
 بِذَلِكَ مَا لَمْ يَكُنْ إِلَّا نَسَانُ عَطَشَانَا مُذْ آيَاكُمْ اور کیونکر پیاس اس شدت کی ہو سکتی ہے
 جس سے آدمی کی یہ صورت پیدا ہو جائے جو حدیث میں مذکور ہوئی جب تک کہ آدمی
 چند روز پیاسا نہ رہے اَمْ كَيْفَ يُجْعَلُ أَنْ يَكُونَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمْ يَشْرَبْ
 الْأَهْلَاءَ مِنَ اللَّيْلَةِ الْعَاشِرَةِ أَوْ مِنْ صَبَاحِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ وَيَكُونُ عَطَشُهُ مُسْتَدْرِكًا
 اور کیونکر ممکن ہو کہ آپ نے شبِ عاشوریا صبحِ عاشوراء سے پانی نہ پیا ہو اور پیاس آپ کی

نہایت عجب
 نہایت عجب
 نہایت عجب

مرض سرد اور تاریکی چشم پیدا کر کے فاشھا معاشرا المؤمنین من شعائرنا اللزیمۃ
 الصّوم بلا نیتۃ فی یوم عاشر السّیۃ کہ ہم گروہ مؤمنین کے خاص مراسم ضروری میں
 بات داخل ہو کہ روز عاشورا کو روزہ بلا نیت یعنی فاقہ کرتے ہیں اور آب و دانہ سے
 نا آخر عصر جو فاقہ شکنی کا وقت ہو باز رہتے ہیں صبر اشتغالنا بالجمیع والبکاء وغیر
 ذلک من آداب التّعبیۃ باوجودیکہ ہم لوگ نودن کی ماتھاری میں خستہ ہو کہ خاص
 بروز عاشورا بھی کس قدر رونے اور پینے اور سینہ زنی اور دیگر لوازم تعزیت میں مصروف
 ہوتے ہیں ولّا تنّاذی من العطش معشار ما ورد فی الأحادیث من إحصاء
 العطش بالحسین علیہ السلام اور اس قدر تعب و مشقت اور ٹٹانے کے بعد ہلوگون کو
 دسواں حصہ بھی پیاس کی وہ اذیت نہیں پہنچتی ہو جو حضرت امام حسین علیہ السلام کو
 پہنچی تھی اور احادیث میں مذکور ہو بلّ الصّوم فی آخر الصّیف ولّا تنّاذی بہ بلکہ
 ہلوگ جیٹھ کی گرمیوں میں روزہ رکھتے ہیں اور کچھ زیادہ ایذا نہیں پہنچتی ہے
 مع أنّ حرّ بلادنا لا یقلّ من حرّ ظہار العراق بلّ لعلّہ فی بعض بلادنا زکک
 منھا باوجودیکہ گرمی ہمارے ملک کی خصوصاً دن دوپہر کے گرمی عراق کی گرمی سے کم
 نہیں ہو بلکہ بعض ہمارے شہروں کی گرمی کیا عجب ہو کہ وہاں سے زیادہ ہو وقد ظہر
 من کون تلک العین المخصوصۃ من عیون الجنۃ سرّ جلیل اس چشمہ کے بہشت
 کے چشموں سے ہونے میں ایک اور بھی بڑا راز کھل گیا وهو أنّ الحسین علیہ السلام
 أوّل ما شرب یوم وروّده فی الدّنیّا حیّ ولّد هو اللّبن الذّی أجبر اللّہ عینہ
 تحت لسان حبّہ محمد صلی اللّہ علیہ وآلہ وسلم وہ دوسرے ہو کہ پہلے روز دنیا میں
 اگر جو کچھ جناب امام حسین علیہ السلام نے پیا جس دن آپ پیدا ہوئے ہیں وہ دودھ پیا کہ
 جس کا چشمہ خدائے آپ کے نانا محمد مصطفیٰ صلی اللّہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان کے نیچے جاری کیا تھا
 اظہار المعجزات نبیّنا واکراما ولّدہ الحسین علیہ السلام اس دودھ کے چشمے کے
 جاری کرنے میں خدا کی مصلحت یہ تھی کہ معجزہ ہمارے نبی صلی اللّہ علیہ وآلہ وسلم کا ظاہر ہو
 اور عزت افزائی اُن کے فرزند امام حسین علیہ السلام کی پوری ہو جائے ثمّ لکنا صام الحسین

[illegible]

باب سی و نہم گیارہ ہزار آدمیوں کا فرات پہ پانی روکنے کے واسطے
مقرر ہونا اور حضرت عباس رحمہ اللہ کا آٹھویں تاسیخ کنواں کہو دنا
جس میں پانی نہ سین نکلا پھر کنوئیں کو بند کر دینا

قَالَ الرَّاهِطِيُّ وَلَمَّا بَلَغَ ذَلِكَ أَمَى حَمُّهُ التَّوْبَةَ ابْنِ زِيَادٍ كَتَبَ إِلَى ابْنِ سَعْدٍ ائْتِنِي
بِكُنْفَى أَنْ الْحُسَيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُحْمَلُ لَا بَارَ وَتَسْتَعِي أَهْلُكَ وَأَعْتَابُكَ
راوی کہتا ہے کہ جب اس چشمہ کے کہو دینے کی خبر ابن زیاہ کو پہنچی عمر سعد کے نام پر خط
لکھا کہ مجھ کو خبر معلوم ہوئی ہے کہ امام حسین علیہ السلام کنوئیں کہو دتے ہیں اور اپنی ہل بہت
اور اصحاب کو پانی پلاتے ہیں فَعَلَيْكَ بِالنَّضِيقِ عَلَيْهِ وَمَنْعِهِ الْمَاءَ تَحْمِيرًا وَاجِبًا
کہ بہت تنگ گیری کرے اور پانی پینے سے اس جناب کو منع کرے قَالَ أَرَبَابُ الْمَنَافِلِ
إِنَّ أَوَّلَ مَنْ بَعَثَهُ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ لِحِرَاسَةِ الْمَاءِ هُوَ عُمَرُ بْنُ الْحَجَّاجِ فِي خَمْسِ
مِائَةِ قَاصِرٍ رِوَايَانِ حَدِيثُ نَعْلَمُ بِأَنَّهُ سَبَّحَ مِنْ حَمَلِ بَانِي رُوكِنَ كَعِ الْوَاسِطِ
عُمَرُ بْنُ حُلَاجٍ كُوْهُرَ بَانِ سَوَارِدُونَ كَعِ بِيْجَا فَنَزَلُوا عَلَى الْمَشْرَعَةِ وَحَالُوا بِمِنْ
الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَصْحَابِهِ وَبَيْنَ الْمَاءِ أَنْ يَسْقُوا يَهُ لُوكِ كَمَا طَبْرَ وَتَرَعِ
پانی حضرت امام حسین علیہ السلام اور اصحاب سے حضرت کے مانع ہوئے قُلْتُ كَمَا كَانَ
الْمَاءُ الَّذِي أَحْذَهُ أَصْحَابُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنَ الْعَيْنِ الْمُحْفُورَةِ وَكَشِيرًا
فَلَعَلَّهُ لَمْ يُعْزَلِ إِلَى صَبَاحِ ذَلِكَ الْيَوْمِ مِّنْ كَتَا هُونِ كَعِ بَانِي أَصْحَابِ مَامِ حُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
بِکَمَالُونِ اور مشکون میں اوس چشمہ سے بہ لیا تا جو با عجز جناب امام حسین علیہ السلام کے
برآمد ہوا تا وہ بہت تماشا یہ وہ پانی تمام دن ساتویں تاسیخ اور آٹھویں کی صبح تک پانی رہا
أَوَّلَ لَعَلَّ عُمَرُ بْنُ الْحَجَّاجِ لَعَمْرِي شَدَّ غَايَةَ الشَّدِّ عَلَى مَنْعِهِ الْمَاءَ بِأَشَادَةِ بَاتِ
کہ آٹھویں شب کو اگرچہ وہ پانی چشمہ کا خراج ہو گیا ہو مگر عمر بن حجاج نے زیادہ شدت پانی
روکنے میں نہ کی هُوَ قَلْدًا لَا تَوْحِيدًا وَإِيَّاهُ قُلْتُ عَلَى أَضْرَارِ الْعَطَشِ بِالْحُسَيْنِ

وَبِمَنْ مَعَهُ بَعْدَ تَأْمُرِهِ عَلَى حِرَاسَةِ الْمَاءِ اِسى واسطے کوئی روایت ایسی نہیں پائی جاتی جو جس سے یہ بات پیدا ہو کہ عمر بن الحجاج کے مقرر ہونے کے بعد زیادہ ایذا پیاں کی حضرت کو ہونچی وَلَا يَبْعُدُ اَيْضًا عَنْ عُثُورِ عُمَرَ بْنِ سَعْدِ الْفَرَاتِ وَمَشَارَتُهُ بِالْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ اَيْضًا يُوْهِمُ بُوَيْحُوحَ الصُّلَحِيِّ فَلَمَّا اَلَمْ يَشُدُّوا عَلَيْهِ الْمَاءَ اور یہ بھی کچھ بعید نہیں ہو کہ عمر سعد کافرات اور ترکہ آنا اور جناب امام حسین علیہ السلام سے مشورہ کرنا عام لوگوں کے خیال میں ایسا اثر پیدا کرتا ہو کہ اب صلح ہوئی جاتی ہو جس سبب سے ان لوگوں نے پانی روکنے میں زیادہ شدت نہ کی ہو اُنہم لَمَّا كَتَبَ خَوْلِي إِلَى بْنِ زِيَادٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ سَعْدٍ يَعْتَبِرُ الْفَرَاتَ يَبْسُطُ بِسَاطًا يُنَاجِي مَعَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَكَتَبَ ابْنُ زِيَادٍ إِلَى عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ فِي ذَلِكِ اَنَّ يَرْجِبَ خَوْلِي لَمْ يَزِدْ كَوْظَ لَهَا كَمَا كَرِهَتْ فَرَاتٍ اَوْ تَكْرُرَ جَاتَا بِرَ اَوْ فَرَشَ زَيْنَ بُوْشٍ وَغَيْرِهِ سَجَا كَمَا وَتَرَكَ مَشُورَةَ جَنَابِ اِمَامِ حُسَيْنٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَے کیا کرتا ہو اور کچھ نہیں کہتا کہ ان دونوں میں چپکے چپکے کیا باتیں ہوتی ہیں تب بن زیاد نے عمر سعد کو اس بارہ میں کہا وَاَمَرَهُ اَنْ يَشُدَّ عَلَى الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَيَنْعَعَهُ مِنْ شُرَابِ الْمَاءِ فَقَدْ حَرَّمْتُهُ عَلَيْهِ وَفِي بَعْضِ الرِّوَايَاتِ كَمَا حَرَّمَ اَعْلَى الثَّقَفِيِّ عُمَرَ ابْنَ عَفَّانَ وَحَلَلْتُهُ عَلَى الْكِلَابِ وَالْمُضَارِي وَالْخَنَازِيرِ اَوْ حُكْمِ دِيَا عُمَرَ سَعْدٍ كَوَ كَمَا بَهِتَ تَنَكُّلِي سَے پیش آئے اور پانی پینے سے اوس جناب کو منع کرے میں نے فرات کا پانی پینا اوس جناب پر حرام کیا ہو اور بعض روایات میں ابن زیاد کے خط میں یہ بھی مندرج ہو کہ جسطرح ان لوگوں نے عثمان بن عفان پر پانی بند کیا تھا اور اوس پانی کو مباح کیا میں نے سبک اور نصاریٰ اور خوکیہ فَلَکَمَا قَرَأَ اَبْنُ سَعْدٍ اَمْرَ بَحْجَرِ بْنِ الْحَرِّ وَعَقَّدَ لَهُ رَايَةً عَلَى الْفَيْ فَاَرَسَ فِي الْبَحَارِ اَرْبَعَةَ اَلْفَ فَاَرَسَ جَبِ اس خط کو ابن سعد نے بڑا باحجر بن حر کو حکم دیا اور دو ہزار سوار پر اس کو امیر مقرر کر کے اور بروایت سبھا چار ہزار سوار اوس کے ہمراہ متعین کیے وَاَمَرَهُ اَنْ يَنْزِلَ عَلَى مَشْرَعَةِ الْغَاضِرِيَّةِ وَيَمْسُقَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالْمُحَابَّةِ عَنِ الْمَاءِ حَجْرًا بِنَ حُرٍّ كَوَ عُمَرَ سَعْدٍ يَے یہ حکم دیا کہ غامریہ کے گھاٹ پر اترے اور پانی کو

[illegible]

کہ جسکو ان اشقیائے گہر نہ لیا ہوا اور کئی فرسخ تک گروہ انکا اوتا ہوا ہو گا تم بعد
 وُودِ هَذَيْنِ الْأَمِيرَيْنِ قَدْ نَادَى عَمْرُو بْنُ الْحَجَّاجِ كَمَا فِي الدِّبْرِ الْمَدَابِ
 يَا حُسَيْنَ هَذَا الْمَاءُ يَلِغُ فِيهِ الْكَلْبُ پھر بعد ہونے ان دونوں شخصوں کے یعنی حجر
 ابن حراور شہت ابن ربیع کے عمر بنی الحجاج نے باواز بلند پکار پکار کہا جیسے کہ کتاب
 تبرذ اب میں یہ روایت کی جو کہ امیر حسین علیہ السلام یہ پانی فرات کا دیکھے کہ اس میں سے
 کتے پی رہے ہیں وَ كَيْشَرَبُ مِنْهُ سَنَارُ يَرْثِي السَّوَادَ وَاللَّيَالِ وَلَا تَذُوِّي مِنْهُ
 قَطْرَةٌ حَتَّى تَذُوِّي الْحَمِيمَ اور امیر خزیروں اور بیڑے اس میں پیتے ہیں اور تمکو ایک
 قطرہ اس میں سے نلیکاتا ایسا کہ آب گرم و زخ کا تمکو نصیب ہو گا سَمَاعُ مِثْلُ
 هَذَا أَشَدَّ عَلَى الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ مَنَعِ الْمَاءِ لِأَنَّهُ كَانَ مُحْصِلَ كِتَابَتَيْنِ
 نہ یاد اس کلام تلخ کا سننا جناب امام حسین علیہ السلام پر زیادہ ناگوار تھا بہ نسبت
 اسکے کہ انہوں نے پانی بند کر دیا تھا اس لیے کہ یہ مضمون خلاصہ تحریر ابن زیاد کا تھا جو
 عمر سعد کے نام پر اسنے لکھی تھی وَ كَوْنُهُ أَشَدَّ عِنْدِي مِنْ وَجْهَيْنِ أَحَدُهُمَا نَسَبُهُ
 الْكَلْبِ إِلَيْهِ فِيمَا جَرَى عَلَى عَصَانِ اس کلام کا زیادہ ناگوار ہونا حضرت پر میرے
 نزدیک دو سبب سے تھا ایک تو یہ کہ ایک جو ٹہہ کی نسبت آپ کی طرف کی گئی تھی جو
 واقعہ عثمان پر اور لوگوں کے ہاتھ سے گذرا ہو وَ الثَّانِي أَنَّ دَمَهُ كَانَتْ مِنْ دَمِ رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَحَمُّهُ مِنْ لَحْمِهِ اور دوسرا سبب ناگواری کا یہ تھا کہ خون
 امام حسین علیہ السلام کا خون سے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیدا
 ہوا تھا اور گوشت آپ کا حضرت کے گوشت سے اوکا تھا وَقَدْ عَدَّ اللَّهُ الْعَيْنُ فَصَّلَ اللَّهُ
 فَكَ عَلَى زَعْمِهِ الْبَاطِلُ ذَائِقًا الْحَمِيمِ وَذَكَرَ مِنْ رِجَالِ الْكَلْبِ وَالْخَنَازِيرِ وَاللَّيَالِ
 اور اس ملعون نے خاکش بدہن اپنے گمان باطل میں حضرت کی نسبت آب حیم پینے کا
 ذکر کیا اور کتے اور سوراور بیڑے کے سیرابی بیان کی آہ قَدْ ذَابَتْ قَلْبِي مِنْ دَمِ كَلْبٍ
 تِلْكَ الرِّوَايَةُ بِالْفَاطِمَةِ وَلَكِنْ لَا يَجُوزُ الشَّرَفُ وَالتَّبَدُّلُ فِي تَغْيِيلِ الرِّوَايَةِ
 ہاتھ سے دل تو میرا گھل کر خون ہو گیا اس روایت کے پورے بیان کرنے میں مگر

کیا کروں روایت کے نقل کرنے میں تبدل و تصرف جائز نہیں ہو گا اَوْ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ
وَأَسْتَدَّ الْعَطَشُ بِالْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَصْحَابِيهِ وَأَوَّلَادِهِ قَدَعَى بِأَخِيهِ الْعَبَّاسِ
یہ بیان تو گھاٹ روکنے کے بند و بست کا ہو چکا اب روایت ابو مخنف کی یہ ہو کہ پیاس
کی جناب امام حسین علیہ السلام اور ان کے اصحاب اور اولاد پر شدت ہوئی پس اپنے
بہائی حضرت عباس رحمہ اللہ کو بلایا وَقَالَ يَا أَخِي اجْمَعْ أَهْلَكَ وَأَخَصْرَ مَوَائِدِكَ
فَفَعَلُوا ذَلِكَ فَلَمْ يَبْقَ فِيهَا مَاءٌ أَقْطَمُوا هَا فَرَايَا حضرت نے کہ اسے بہائی عباس
اپنے عزیزوں کو جمع کروا و سب ملکر ایک کنواں کھودو چنانچہ ان سعادتمندوں نے
ایک کنواں کھودا و اندھا کنواں نکلا پانی اوسمیں برآمد ہوا لہذا اوسکو پاٹ دیا اور پی
برابر کر دی فَكَظَّهْمُ الْعَطَشُ فَقَالَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِلْعَبَّاسِ يَا أَخِي امْضِ
إِلَى الْقُرَاتِ وَاتِنَا شَرْبَةً مِنَ الْمَاءِ اِسْ كُنُو مِیں کھودنے کے بعد پیاس کا اور غلبہ
اون سب پر ہوا جناب امام حسین علیہ السلام نے حضرت عباس رحمہ اللہ سے فرمایا کہ
اے بہائی اب تم فرات پر جا کر جس طرح بنے تنوڑ اس پانی لاؤ اب خیال کرنا چاہیے کہ کیا فرات
آدمی پانی روکنے پر مقرر ہیں فَقَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ سَمِعْنَا وَطَاعَةٌ جناب عباس رحمہ اللہ
نے عرض کی کہ بسرو چشم ابھی جاتا ہوں قَالَ فَانْضَمَّ إِلَيْهِ رَجُلٌ رَاوِی کہتا ہے کہ
حضرت نے جناب عباس کے ساتھ اور بھی چند جوانمرد گئے فَصَادَ الْعَبَّاسُ إِلَى الْخَيْرِ
الرَّوَايَةُ پِس جناب عباس رحمہ اللہ نہ فرات پر گئے تا آخر اس روایت کے
وَيُظْهِرُ مِنْ ذَلِكَ الرَّوَايَةَ أَنَّ الْعَبَّاسَ قُتِلَ فِي تِلْكَ الْبُغْثَةِ وَكُرِيَاتِ بِالْمَاءِ
اس روایت سے ابو مخنف کے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اسی لڑائی میں جناب عباس ح شہید
ہو گئے اور پانی نہ لاسکے وَهُوَ الْيَوْمُ التَّاسِعُ الْكَتْبَةُ بَعِيدٌ لَا يُسَاعِدُهُ الرَّوَايَاتُ
الْمَشْهُورَةُ الْمُسْتَفِيزَةُ اور اس واردات کو ابو مخنف نے نوین تاریخ دن کی
حالات میں لکھا ہے لیکن یہ بات تحقیق سے دور ہو اور درایتیں جو مشہور اور قریب
تواتر کے ہیں اس روایت سے ابو مخنف کے موافقت نہیں کرتیں بَلِ الصَّحِيحُ
مَا رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ مَوْسِرًا أَهْلُ الْبَيْتِ أَنَّهُ قَدْ ضَيَّقَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ

محدث
جناب عباس
رحمہ اللہ

عَلَيْهِمْ غَايَةُ التَّضْيِيقِ بَلْكَ صَحِيحٌ وَهِيَ رَوَايَتُهُ جَوْسُكَو مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ تَارِيخُ وَان
 اہل بیت کے ہیں اونہوں نے روایت کی ہو کتنے ہیں عمر سعد نے جناب امام حسین
 اور ان کے ہمراہیوں پر حد سے زیادہ تشدد کیا اور میرے نزدیک یہ بیان محمد بن ابی طالب
 کا اٹھویں تاریخ دن کے معلوم ہوتا ہو فَلَکَمَا اسْتَدَّ الْعَطَشُ بِالْحُسَيْنِ دَعَى بِأَخِيهِ
 الْعَبَّاسِ فَصَمَّ إِلَيْهِ ثَلَاثِينَ فَارِسًا وَعِشْرِينَ رَا حِلًّا وَبَعَثَ مَعَهُ عِشْرِينَ
 قَرَبَةً پس جب پیاس کی جناب امام حسین پر شدت ہوئی اپنے بہائی جناب عباس کو
 بلایا اور تیس سوار اور بیس پیدل آپ کے ہمراہ کئے اور بینش مشکین ساتھ کر دین
 فَأَقْبَلُوا حَوْفَ اللَّيْلِ حَتَّى وَتَوَّأ مِنَ الْفَرَاتِ یہ سعادتمند قریب نصف شب کے روانہ
 ہوئے تا انیکہ قریب فرات کے پہونچے قَالَ عُمَرُ بْنُ الْحَجَّاجِ مَنْ أَنْتُمْ فَقَالَ
 سَرَجُلٌ مِنَ أَصْحَابِ الْحُسَيْنِ يُقَالُ لَهُ هِلَالُ بْنُ نَافِعٍ الْبَجَلِيُّ سَرَحَ ابْنُ عَمِّ لَكَ
 جِئْتُ أَشْرَبَ مِنْ هَذَا الْمَاءِ عُمَرُ بْنُ الْحَجَّاجِ جو سب سے پہلے پانی روکنے کو مقرر ہوا تھا
 جس ملعون کی سخت کلامی ابھی اوپر کی روایت میں گزر چکی ہو اسنے پکار کر کہا کہ تم
 کون لوگ ہو جو فرات پر آئے ہو ایک شخص نے اصحاب امام حسین سے جکا نام ہلال ابن نافع
 تھا اونہوں نے جواب دیا کہ تیرا میں چچا زاد بہائی ہوں پیاسا ہو کر فرات سے پانی پیئے
 آیا ہوں فَقَالَ عُمَرُ وَاشْرَبْ هَبِيئًا فَقَالَ وَجِئْتُكَ تَأْمُرُنِي أَنْ أَشْرَبَ وَالْحُسَيْنُ ابْنُ
 عَلِيٍّ وَمَنْ مَعَهُ يَمُوتُونَ مِنَ الْعَطَشِ عُمَرُ بْنُ الْحَجَّاجِ نے کہا کہ پانی پیو گوارا ہو تو پانی پینا
 ہلال ابن نافع کہنے لگے داسے ہو تجھ پر اسے شقی مجھے پانی پینے کی اجازت دینا ہو ایسے وقت کہ جناب
 امام حسین اور ان کے ہمراہی پیاس سے مرے جاتے ہیں فَقَالَ عُمَرُ وَصَدَّقْتَ وَلَكِنْ أَمْرُنَا
 بِأَكْبَرٍ لَا بُدَّ أَنْ نَنْتَهِيَ إِلَيْكَ عُمَرُ بْنُ الْحَجَّاجِ نے کہا کہ جو کچھ تم بیان کرتے ہو سچ ہی میں ہی
 جانتا ہوں لیکن ہم لوگوں کو جو حکم ہوا ہو ضرور ہے کہ اسکی بجا آوری ہم کریں ورنہ ہمارے
 انجام دین فصاح هِلَالُ بْنُ نَافِعٍ فَدَخَلُوا الْفَرَاتَ ہلال بن نافع اپنے ہمراہیوں کو پکار
 کہ اس مردود کر روکنے سے مرو کو پس وہ سعادتمند فرات میں داخل ہوئے مجھے ایسا گمان ہی
 کہ جن لوگوں کے پاس مشکین تھیں وہ لوگ فرات میں داخل ہوئے فصاح عُمَرُ وَكَيْفَ لَنَا

فَاقْتُلْنَا لَاسِدًا يَدًا اَوْدَهُرَ عَمْرَيْنِ حَاجَجَ نَظَرِي هَرَامِي مَكُو لَكَ رَا بِي وَنُونُ كَرُو هِيَن جَنَك عَظِيْم وَاقِعْ هُوَنِي
 فَكَانَ قَوْمٌ يَفْقَهُونَ لَوْنٌ وَقَوْمٌ يَكْمَلُونَ حَتَّى مَلَكُوْهُمَا وَكَمْ قَتِلَ مِنْ اَصْحَابِ الْحُسَيْنِ اَحَدٌ يَرِثُنِي اِنْ اِنْدَرَجِيْ
 كَجِدْ لَوْ اَصْحَابِ جَنَابِ اِمَامِ حُسَيْنٍ يَمِيْنٍ رُتَقَتْ تَحْتَهُ اَوْرُكِيْهَ بُوْكَ بَانِي بَهْرُتَحْتَهُ يَمَانَتُكَ كَيْسِيُوْشِكِيْنِ سَهْرُ بِلِيُوْرٍ اِيْكَ
 شَخْصِ هِيْ اَصْحَابِ يَمِيْنِ شَهِيْدِيْنِ هُوَ ثُمَّ رَجَعَهُ الْقَوْمُ اِلَى مَعَسِكَرِهِمْ فَشَرِبَ الْحُسَيْنُ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ
 فَلَمَّا اسْتَحْيَا الْعَبَّاسُ سَقَاءَ بَعْدَ بَانِي بَهْرٍ لِيْنِ كَيْ وَهَ بَچَا سَ نِيْدَرِ سَهْرُ جَنَابِ عَبَّاسِ كَيْ بَانِي لِيْمِ هُوْنِ اِسْبِيْ
 فَرُوْرُكَ اَشْكُرُ كِي طَرَفِ بِلُٹِ اَمْرُ حَضْرَتِ اِمَامِ حُسَيْنٍ بِهِيْ بَانِي پِيَا اَوْرُكِلِ سَهْرُ اِهِيُوْنِ جِيْ بِهِيْ كَيْ وَهِيْ بَانِي
 پِيَا اِسْمِيْ كَيْ بَانِي لَانِ كِي جِيْتِ جَنَابِ عَبَّاسِ كَلِ قَبِ سَقَا هُوَ سَقَا كَيْ مَعْنِي رُتَقِ بِلَانِ وَالِ كَيْ سِيْنِ
 اَوْرِ مَبَالِغِ سَوْجِدِ سَهْ هُوَا اِيْسِيْ وَتِ بَانِي لَانَا بَرِيْ جَوَانِ رُوِيْكَ اَم تَهَا قُلْتُ اَمَّا قَوْلُ الرَّاُوِيْ فِ شَرِّ الْحُسَيْنِ
 فَانِّيْ لَا اَرْضٰى بِهٖ كَمَا قُلْتُ فَيَمَّا سَبَقْتِيْنِ كَمَا هُوْنِ كَيْ يَرُوِيْ كَا كَمَا كَيْ حَضْرَتِ اِمَامِ حُسَيْنٍ بِهِيْ بَانِي پِيَا سَكُو
 مِيْنِ پَسَنْدِيْنِ كَرِيْمِ هُوْنِ جِيْنَا بِهٖ اِسْكِيْ دِلِيْ مِيْنِ وَنِيْرُ كَحِيْ بِچَا هُوْنِ اَوْرِيْ هِيْ بِجِيْنَا بِچَا بِهِيْ كَيْ يَرُوِيْ تَامِمْ جَوْدِيْنِ كَرُو
 كَانِيْ هُوَا هُوْ تَوَا يَكِ مَرْتَبِ سَهْ زِيَادِ كَانِيْ هُوَا كَانِيْ نَبَا مَنَافِعِ ظَاهِرِ الْحَالِ اَلَا لَمْ يَقُلْ بِذَلِكَ رَاُوِيْ فَوَظَاهِرِ حَالِ بِهٖ
 بِنَا كَرِ كَيْ بِاتِ كِيْ جَوَاوِرُ اَكُوْرُ سَكُوْلُوْنِ سِرِّ بِرِطْلَاعِ هُوْتِيْ جِيْ كُوْ مَعْنِيْ اَوْرِ بِكَمَا هُوَ تَوَسِيَا كَمَا تَفَا اَشْرَبُ غَيْرِ فَلَا اَرِيْ فِيْهٖ
 بَا سَا لِيْ كِيْنِ سَوَا جَنَابِ اِمَامِ حُسَيْنٍ اَوْرِ كُوْ كَا بِچَا اِسْمِيْنِ مَحْبُوْبِ كِيْ تَالِ نِيْنِ هُوَ لَعَلَّ السَّبَبِ فِيْ اخْتِيَارِنَا مَعَا شَرِّ اَلْعَوْمِيْنِ
 اَللِّيْكَ اَلتَّاسِعَةِ مِنْ خَصَائِصِ سَيِّدِنَا الْعَبَّاسِ وَمَا يَنْدُرُوْنَ فِيْهَا مِنْ اَلنَّدْرِ وَكَيْطِ مَحْمُوْنِ الْمَطَاعِمِ هُوَ
 كُوْنِيْهٖ مُشْتَرَفًا اَبْدَ لِكَ الشَّرَفِ اَوْرِ شَايِدِ بِرِطْرِيْقِ هَلُوْ كُوْ كَا جَوْ شِعْيَانِ اَبْلِ بِسِيْ بِرِطْرِيْقِ اَسْهُوِيْنِ تَارِيْخِ وَنِ كُنْدَرَاتِ كُو
 حَافِزِ مَكِيْ مَجْلِسِيُوْنِ نَزْدِ رُوِيَا زَخَا صِ جَنَابِ عَبَّاسِ كَيْ بِشِيْ كِيْ كَرِيْمِ اِسْكِيْ وَهِيْ هِيْ بِرُوْ كَا وَشَبِ كُوْ حَضْرَتِ عَبَّاسِ بِشِيْ بِچَا بِهٖ
 كَيْ مَنَصِبِ هُوَنِيْكَ اَبُوْ كُوْلَاوْ قَدْ رَوِيْ فِيْ نَوْرِ الْعَيْنِ اَنَّهُ اسْتَشْهَدَ فِيْ ذَلِكَ الْيَوْمِ اَوْرِ كِتَابِ نَوْرِ الْعِيْنِ مِيْنِ بِهٖ
 رَوَايَتِ كِيْ هُوَا جَنَابِ عَبَّاسِ اَسْهُوِيْنِ تَارِيْخِ شَهِيْدِ هُوَا كَيْ وَهِيْ رَوَايَةُ غَرِيْبَةٌ لَا مَسْتَدَ لَهَا فِيْ
 كُتُبِ اٰخَرِ مِنَ الْمَقَاتِلِ بِهٖ اِيْكَ شَاوَرِ رَوَايَتِ هُوَا جِيْ كَا بِهٖ اَوْرِ كِتَابِ بُوْنِيْنِ نِيْنِ مَلَا هُوَا بِاَلْجَلَّةِ اِنْ صَحَّحَتْ
 تِلْكَ الرَوَايَةُ فَهَذَا اَلْمَاءُ الَّذِيْ تَاَهُ الْعَبَّاسُ يُمْكِنُ بَقَاؤُهُ اِلَى صَبَاحِ يَوْمِ تَاَسُوْعَا اَكْرِيْ رَوَايَتِ مُحَمَّدِ بْنِ
 اَبِيْ طَالِبِ كَيْ صَحِيْحِ هُوَا جَنَابِ عَبَّاسِ نَوِيْنِ شَبِ كُوْ بَانِيْ اَلَا تَوِيْ بَانِيْ هِيْ صَبِيْحِ نَكِ نَوِيْنِ تَارِيْخِ كَيْ بِبَانِيْ نِيْنِ سَمَاوِيْ اَيْضًا
 اَلرَوَايَةُ اَلَّتِيْ رَوَاهَا ابْنُ نَعْمَانٍ عَنْ سَكِيْنَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ قَسَدُ لَهَا اَنَّهُمَا لَا كُنْدَلُ عَلَاوِ ذَلِكِ اَلْحِكْمِ وَنِ رُوِيْ كُو
 اِيْنِ كِيْ رُوِيْ فِيْ مِثْرِ الْاَخْرَانِ مِيْنِ نَقْلِ كِيَا هُوَا جَنَابِ كِيْنِ وَهِيْ اِسْكِيْ حَبْتِ بِرِطْلَانِ كِيْ هُوَا اِسْمِيْ بِهٖ بَانِيْ لَانَا بِهٖ نِيْمِ هُوَا

باب چہلم بروایت جناب سکینہ بریرہ دانی کانوین تاریخ شب کو پانی لانا جسکو ابن نماح نے روایت کی ہے

قَالَتْ سَكِينَةُ عَزَمْنَا فِي لَيْلَا سَاعَةٍ مِنَ الْمَعْرُومِ حَتَّى كُفِّنَا الْعَطَشَ جَنَابَ سَكِينَةَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
فرماتی ہیں کہ نوین تاریخ محرم کی تو اس قدر پانی کی کمی ہم لوگوں پر ہوئی کہ پیاس نے
ہلاکت کی نوبت پہنچائی حَتَّى نَفَدَ الْمَاءُ كُلُّهُ وَخَلَّتِ الْأَوَانِي وَجَعَتِ الْقَرَابُ الْعِجِي
فِيهَا الْمَاءُ حَتَّى يَبَسَتْ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ بِالْكَلِّ پانی نہ رہا اور سب برتن خالی ہو گئے
مشکین جن میں پانی رہتا تھا وہ بھی بالکل سوکھ گئیں کہ جو رطوبت مشک میں چمڑے کے
بہگنے سے پیدا ہوتی ہو گرمی کی شدت سے وہ بھی جاتی رہی فَلَمَّا امْتَسَى الْمَسَاءُ
عَطَشْتُ أَنَا وَبَعْضُ فِتْيَانِنَا جَبْ شَامَ قَرِيبَ هُوِيٍّ مَجْهٍ پِاسِ زِيَادَةٍ لَکِی اور چند اور بھی
لڑکے پیاسے ہوئے وَفُتَّتْ إِلَى عَمَّتِي نَزَيْتَبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَحْبَبْتُ أَنْ يَعْطِشَ شَيْئًا لَعَلَّنَا
أَدَّخَرْتُ لَنَا مَاءً مِیْنِ ابْنِی پُہو پُہی زینب علیہ السلام کے پاس گئے کہ او کو اپنی پیاس
کی خبر دوں شاید اونہوں نے ہم لڑکوں کے واسطے کسی قدر پانی رکھ چوڑا ہو چلتی
وَهَذَا اَيْدُلُّ عَلَى نَفَادِ الْمَاءِ كَمَا تَرَى مِیْنِ كَمَا تَرَى مِیْنِ کہ اس روایت سے تو معلوم
ہوتا ہو کہ پیاسے پانی ملا تھا کہ مشکین اس قدر خشک ہو گئی تھیں وَأَيْضًا تَدُلُّ عَلَى
أَنَّ زَيْنَبَ كَانَتْ كَافِلَةً لِلْأَطْفَالِ اور یہ بھی اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ
جناب زینب علیہ السلام کو جان اور خدات تھے کل اطفال کی خبر گیری بھی وہیں
کو سپرد تھی بقیہ روایت کو اب لکھتا ہوں فَوَجَدْتُهَا فِي خِيَمَتِهَا وَفِي جِوْهَرِهَا آخِي
الرَّضِيْعَةِ مِیْنِ پُہو پُہی زینب کے پاس گئی وہ اپنے خیمے میں تھیں اور گود میں اونکے
میرے بہائی علی اصغر تھے وَهِيَ تَأْتِرُهُ تَقْوَمُ وَكَأَرَةٌ تَفْعَلُ وَهُوَ يَصْطَرِبُ
اصْطَرَابَ السَّمَكَةِ فِي الْمَاءِ دیکھا میں نے کہ میری پُہو پُہی کہی کڑی بہاتی ہیں
اور کہی بٹہ جاتی ہیں اور اس بچے کی یہ کیفیت ہو کہ چوٹی مچھلی بستر پانی میں
اُڑتی ہو وَیَصْرَحُ وَهِيَ تَقُولُ صَبْرًا صَبْرًا يَا بَنِی آخِي وہ ٹپتی ہی ہیں اور

چلانے کی بھی آواز بلند کرتی ہیں اور پوچھی گنتی ہیں کہ اے علی اصغر ذرا ٹھہر جا اور
 چپ ہو جا وَاَنْتَ لَكَ الصَّبْرُ وَاَنْتَ عَلَى هَذِهِ الْحَالَةِ الْمَشْهُومَةِ بِلَاكِبِ تَجَسَّسِ
 نَمْرَاجِیْكَ تَجَسَّسِ تَوَا یَسِیْ تَبَاهِ حَالَتِ گز رہی ہے جس میں تو آج گز قمار ہی یَعْرِضُ عَلٰی
 كَعْتَبَتِكَ اَنْ تَسْمَعَكَ وَلَا تَنْفَعَكَ سَخَتْ نَاگوارہ ہی تیری پوچھی پر کہ تیرا چلانا سننے
 اور جس پانی کے واسطے تو تڑپ رہا ہو وہ کمون پلا سکے فَلَمَّا سَمِعَتْ اَنْ تَجْتَبِ بِاَكِیةٍ
 جب میں نے اونکی یہ آواز سنی میں بھی رونے لگی فَقَالَتْ سَلِیْکَ قُلْتُ نَعَمْ پوچھی زینب نے
 کہا کیا سکینہ رو رہی ہو میں نے کہا کہ مان میں ہی تو ہوں قَالَتْ مَا یُحْکِیْکَ فَقُلْتُ لَهَا حَالُ
 اَخِیْ لَوْ ضَعِیْرٌ مَجْسُیْ پونچھا کیوں روتی ہو میں نے کہا علی اصغر کی حالت دیکھ کے ضبط نہیں ہا
 میں بھی رو رہی ہوں وَلَمْ اُعْلَمْ بِمَا یُعْطِیْ خَشِیةً عَنْ یَزِیْدٍ هَمَّهَا وَوَجَدُهَا اور اپنی
 پیاس کا میں نے کچھ بھی ذکر نہیں کیا اس خوف سے کہ اونکا مال اور بے تابی زیادہ
 بڑھ جائیگی ثُمَّ قُلْتُ لَهَا یَا عَمَّتَا کُلُوْا رَسَلْتُ اِلَیْ بَعْضِ عِبَا لَا تِ الْاَنْصَارِ فَلَکُمْ ثَمَانِ اَنْ یَكُوْنُ
 عِنْدَ هُمْ مَاءٌ پھر میں نے کہا اے پوچھی اگر تم کسی کو انصار کے عیال کے پاس بھیجیں ضرور
 کسی نہ کسی کے پاس توڑا سا پانی شاید ہوتا تو لمبا تا قِیَامَتٍ وَاَخَذَتْ الْوَلَدَ الْبِیْدَ هَا
 وَهَاتِ یَحِیْمٌ عَمُوْمَتِیْ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدَ هُنَّ مَاءً اے سنکر پوچھی اوٹھ کھڑی ہوئیں اور
 علی اصغر کو ہاتھ پر رکھ لیا اور میری اور پوچھیوں کے خیمہ کی طرف گئیں اَوْنِ خِیْمُوْنَ مِیْنِ
 ہئی پانی نہ ملا فَرَجَعَتْ وَمَعَهَا بَعْضُ اَطْفَالِیْہُمْ مَرَجَاعًا اَنَّ تَسْقِیْہُمْ وَاِنْ سَے ہئی پلٹ آئیں
 اب کچھ اور لڑکے اون کے ساتھ ہوئے اسی میدان سے کہ شاید ہر کو پانی پلا لیں ثُمَّ جَلَسْتُ رَفِیْ
 خِیْمَا وَاَلَا دَعَوْنِیْ الْحَسَنَ عَلَیْہِ السَّلَامُ بعد اسکے پوچھی زینب خیمہ میں میرے چچا امام حسن
 علیہ السلام کی اولاد میں بیٹھ گئیں وَاَرْسَلْتُ اِلَیْ خِیْمِیْ لَا اَحْتَابُ لَعَلَّ عِنْدَ هُمْ مَاءٌ فَکَلَمْتُ
 تَجِدُ اَوْ سَے بعد کسی کو اصحاب کے خیموں میں بھیجا شاید اونکے پاس سے پانی ملے وہاں ہی
 پانی نہ تھا فَلَمَّا اَبَسَتْ مَرَجَعْتُ اِلَیْ خِیْمَتِہَا وَمَعَهَا مَا یَقْرَبُ مِنْ عِشْرَتِیْنِ صَبِیَّاتٍ وَصَبِیَّةٍ
 جب پانی ملنے سے ناامید ہوئی اپنے خیمہ میں پلٹ آئیں اب اس وقت لڑکوں کا اونکے پاس
 ہجوم ہو گیا قریب بیس لڑکے اور لڑکیوں کے اون کے ساتھ ہو گئے جو سب پیاس سے

بے تاب ہوئے تھے کُسرَ عَلَیْکَ اَرْجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ اِنِّیْ وَهُوَ بِرِیْءٍ اَلْهَمْدَ اِنِّیْ وَكَانَ یُقَالُ
 لَہٗ سَیِّدُ الْفَرَّاءِ اَوْ سَوْتِ اَیْکِ شَخْصٍ مِیْرے باپ کے اصحاب میں سے پاس سے اوسی خیمہ کے
 گذرے جس میں ہم سب لڑکے چلا رہے تھے اونکا نام بریر ہمدانی تھا اور سردار قاریان عرب
 مشہور تھے فَلَمَّا سَمِعَ بُکَاثًا رَمٰی نَفْسَہٗ عَلٰی الْاَرْضِ وَحَتٰی الثَّرَابُ جب ہمارے روستہ
 کی آواز اونہوں نے سنی سچاٹین کہا کہ زمین پر گر پڑے اور خاک اوڑھنے لگے وَنَادٰی
 بِاَصْحَابِہٖ مَا عِنْدَکُمْ مِّنَ الرَّایِ اَیْسُرُ کُمْ اَنْ تَسُوْنَ بَنَاتٍ فَاِطْمَۃٌ عَلَیْہِمَا السَّلَامُ
 عَطَشًا وَفِیْ اَیْدِیْنَا قَوَ اَیْسُرُ فَنَا اور دیگر اصحاب کو پکار کر کہنے لگے کیون بہائیو اب
 تمہاری کیا تجویز ہو یہی تمکو اچھا معلوم ہوتا ہو کہ دخترانِ فاطمہ علیہم السلام پیاسہ مر جائیں
 اور ہمارے ہاتھوں میں تلواریں موجود ہیں اور ہم کچھ نہ کر سکیں لَا وَاللّٰہِ لَا خَیْرَ فِی الْحَیْوۃِ
 بَعْدَ ہُمْ قسم ہو خدا کی کہی ایسا نہیں ہو سکتا اور نہ کچھ لطف زندگی بعد انکے مر جانے کے ہو
 تَرُدُّ قَبْلَہُمْ حَیَاطَ الْمَوْتِ بلکہ ہم لوگ ان خوزادیوں سے پہلے مر جائیں یہی نام آوری
 ہماری ہو اَصْحَابِیْ فُلِیَا خُذْ کُلَّ وَاحِدٍ مِّنَّا بِیَدِیْ فَنَاتِ مِّنْ ہٰذِہِ الْفَتٰیاتِ وَیَجْمَعُ بَیْہُمْ
 عَلٰی مَشْرِعَةِ الْعَاضِرِیَّاتِ قَبْلَ اَنْ یَّہْلِکُنَّ مِنَ الظَّمَاۃِ وَاِنْ قَاتَلْنَا الْقَوْمَ قَاتَلْنَاہُمْ
 اے میرے اصحاب! ب تو یہی اچھا معلوم ہوتا ہو کہ ایک ایک شخص ہم میں سے ایک ایک طفل کا
 ہاتھ پکڑے اور ان سب کو ایک بارگی ہم غاصرہ کے گھاٹ پر لیچلین قبل ازاں کہ یہ پیاسہ
 ہلاک ہو جائیں اگر قوم جفا کا رہم سے لڑنے پر آمادہ ہو ہم بھی لڑ لینگے فَقَالَ لَہُمْ یٰحَیِّی الْمَآدِی
 اِنَّ الْحَوَسَۃَ یُحِیْرُوْنَ لَا حَالَکَ عَلٰی قِتَالِنَا یحییٰ مازنی یہ کہنے لگے کہ محافظانِ فرات ضرور
 ہم سے لڑنے پر آمادہ ہونگے اور اصرار لڑائی پر کریں گے فَاِذَا اَخَذْنَا بِاَیْدِیْ الْفَتٰیاتِ وَبَسَا
 یَنَالُ اِحْدٰہُنَّ سَہْمٌ اَوْ رُحْمٌ فَتَکُوْنُ السَّبَبُ لِلذِّلِّ اگر ہم ان بچوں کے ہاتھ
 پکڑے ہوئے فرات پر جائیں گے اور لڑائی ہوئی ضرور ہی کسی نہ کسی بچے کے تیر یا نیزہ کا
 زخم لگ جائے اور ہلاک ہو جائے پس گویا ہم سب ان کے زخمی کرانے کے ہو گئے وَاسِکَنْ
 الرَّایِ اَنْ یَّخْلَ مَعَنَا قَرِیْبَہً وَنَمْلًا کَہَا لَہُمْ تَجْوِیْزٌ مِّنَ سَبَبِ یَہُورِ کہ ہم اپنے ساتھ ایک
 مشک لیچلین اور فرات کے پانی سے اوسکو انکے واسطے بہلائیں فَاِنْ قَاتَلْنَا اَحَدًا

۱۰۰

کے پاس بھانے کو ایک قطرہ بھی آمین سے نہیں باتا ہر فقال بَرِّئُوا صَحَابِي اَذْكُرُوا مَا
 كَرِهْتُمْ بِرِّي كَمَا سَ بَہا یو یہ باتوں کا وقت نہیں ہر یا دکر واو ن بچو نگو کیسا تر پتے ہو
 چور آسے ہر وَاُمَلُّو الْقَرْبَةَ وَتَحَلُّوا فَقَدْ ذَابَتْ قُلُوبُ اَطْفَالِ الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 مِنَ الظَّمَاۤءِ مَشْكُ بَہر ہر اور علی جی کہ اطفال حسین علیہ السلام کے دل پیاس
 شدت سے گیلے جاتے ہیں وَا لَا تَشْرَبُوا حَتَّى تَرَوْی اَکْبَادُ بَنَاتِ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ
 تَمِیْن۔ سے کوئی پانی نہ پئے جب تک جگر تڑپ نہ کرے جناب فاطمہ کے ہمارے پانی لیجانے سے
 سرونو جائیں فقالوا لَا وَاللّٰهِ یَا بُرِّئُوا لَا تَشْرَبُ تَحِلُّ اَنْ تَرَوْی قُلُوبُ اَطْفَالِ الْحَسَنِ
 عَلَیْہِ السَّلَامُ او ن سعادت مندوں نے کہ اگر نہیں اسے بریکسی ایسا نگو گا سم پانی
 نہ نہیں گئے جب تک جگر پائے اطفال حسین علیہ السلام اس پانی سے سرونو جائیں
 فَسَمِعَهُمْ سَجِلٌ مِّنَ الْكُرْسِيِّ فَقَالَ لَهُمْ مَا كَفَى كُمُ الْوُرُودُ حَتَّى تَحْمَلُوْا اِلٰی هٰذَا
 اِنَّمَا سَاجِدٌ وَاللّٰهُ لَا خَيْرَ لَّاسْمَاقٍ بِحَبْرِ کُمُ اِیْک شخص نے او ن محافظوں میں سے
 یہ باتیں سن لیں کہ لگا کہ نگو پانی میں او تر نا اور پینے کی اجازت ملنی کافی نہوئی اب
 تمہارا یہ حوصلہ ہوا کہ پانی مشک میں بہر کر اس خارجی کے پاس لیجاؤ گے جس کا تم نام
 سہے رہے ہو قسم بخدا میں تمہاری اس حرکت کے اسحاق کو خبر پہنچاتا ہوں فَاِنْ اَعْطٰی
 اَزْوَاجَکُمْ یَسْتَفِیْ هٰذَا حَتّٰی یَسْبُلَ خَبْرُ کُمُ اِلٰی الْاَمِیْرِ اِگر اسحق نے بنظر پاس قرابت
 چشم پوشی کے اور تم سے متعرض نہو امین اپنی اس تلوار سے نگو وہم کاؤ گاجب شور ہوگا
 اڑائی کا او سوقت آپ ہی آپ تمہاری خبر عمر سعد تک پہنچ جائے گی فقال بَرِّئُوا
 یَا هٰذَا اَکْمَرُ عَلَیْنَا اَمْرًا نَّاسُ دَکَاۤءِ وَهُوَ یَرِیْتُ دُقْبَضَہُ بِرِیِّیْ کَمَا اَسْتَفْضِیْ بِہَا
 اس مشورے کو تو پوشیدہ رکھ اور یہ کہلر بریر اس شقی کے پاس گئے انکا یہ ارادہ تھا کہ
 او سکو کھڑے اور اپنے نہ دین فَوَلَّی مُنْهَیْ فَاَوْخَبَ اسْحَقُ بِذٰلِکَ وَہ ملعون بہا گ کڑا
 پہوا اور پہنچ سے جا کر اس خبر کو بیان کیا فقال اَعْتَرَضُوا طَرِیْقَهُمْ وَانْمُوْنِ بِہُمْ فَاِنْ
 اَبَوْا قَاتِلُوْهُمْ اسحاق نے کہا کہ تم لوگ اب انکی راہ روکو اور گمیر کر میرے پاس لاؤ اگر
 آنے سے انکار کریں لڑو ان سے اور جانے دو فَاکْمَرُ اَعْتَرَضُوا طَرِیْقَهُمْ قَالُوا یَا بُرِّئُوا لَا یَرِیْ سَاحِقُ

يَحْمِلُكُمْ الْمَاءَ إِلَى صَاحِبِكُمْ جَبَ رَاهُ رُوكَ كَرُحْرُوعٍ هُوْنُے اور بریر سے کہنے لگے کہ اسحق کی اجازت نہیں ہو کہ تم پانی اپنے رئیس کے پاس لیجاؤ فقال لَهُ بَرِيرٌ لَّكُمْ مَا ذَاقُوا إِلَّا سَاقَةً مِّنْ عَذَابِكُمْ بِرِيرِے کہا کہ اگر ہم پانی لیجاویں بہر تم کیا کرو گے اوان اشقیائے کہا کہ تمہارے خون اسی جگہ پر بہائے جائیں گے فَقَالَ بَرِيرٌ إِنْ سَاقَةً ذَاقُوا إِلَّا سَاقَةً مِّنْ عَذَابِكُمْ بِرِيرِے کہا کہ خون ریزی ہکو زیادہ پسند ہی بہ نسبت اسکے کہ ہم مشک سے پانی بہا دیں وَیْلَکُمْ مَا ذَاقُوا مِنَّا أَحَدٌ طَعِمَ قَرَأْتُمْ وَلَمْ یُہُوْا بِہِم مِّنْ سَاسِے کسی نے تمہاری فرات کے پانی کا مزہ ہی نہیں چکھا پینا کیسا وَانْمَا هَمَّکُمْ سَاسِے اَکْبَادُ اَطْفَالٍ تَحْسِبُ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَیَحْیَا لَہِ ہمارا تو یہی ارادہ ہو کہ اطفال حسین علیہ السلام کے جگر کو اس پانی سے تر کریں اور اوان کے اہل و عیال کو پانی پلائیں فَوَاللّٰہِ لَا نَدْعُکُمْ حَتّٰی تُرَاقَ رَہَ مَا تُمْنَا حَوْلَ صَدْرِہِ الْقُرْبَۃِ قَسَمَ سَجْدًا ہَمَّ نَکُوْا مَشْکَ مِیْنِ ہَا تَمَّ نَدَّ لَکَا نَے دیکھے جب تک کہ ہمارے خون گرد اس مشک کی بہ جائیں فَقَالَ أَحَدُہُمْ اِنَّ هَؤُلَاءِ مُصِیْبُوْنَ عَلَیْ یَسِیْرِہِ بَاہِ وَاَیْجَازِی کَہُمْ نَفْعًا اِیک شقی نے اوان اشقیاء میں سے کہا جائے دو یہ لوگ اس تھوڑے سے پانی پر جان دینے پر طیار ہیں اور یہ تھوڑا سا پانی کچھ اور نکو سود مند ہی نہیں ہو وَقَالَ بَعْضُہُمْ لَا تُخَالِفُوْا حُکْمَہُمْ اَلَا مِیْرَ فُحَا طُوْیَہُمْ حِلَقًا اور ایک کہنے لگا کہ حکم کے ایسے کے مخالفت نہ کرنی چاہیے پانی نہ جانے پائے پس حلقہ باندھ کر ان بہادروں کو گیسہ لیا فَوَضَعَ بَرِيرٌ وَاصْحَابُہُ الْقُرْبَۃَ عَلَی الْاَرْضِ وَجَشَّوْا وُتْہَا بِرِیْرٍ اور اوان کے ہمراہیوں نے مشک پر آپ زمین پر رکھ دی اور قریب اوسکے گھٹنے ٹیک کر ہڑ گئے وَبَرِيرٌ یَبْکِیْ وَیَقُوْلُ وَالْهَاقَا عَلَی الْکِبَاۃِ الْبَنَاتِ صَلَّ اللّٰہُ رَحْمَتُہُ عَلَیْہِ صَلَّ نَا عَلَیْکَ اور بریر اور سوقت رو رہے تھے اور کہتے تھے ہاے افسوس حال تباہ پر و خزان فاطمہ علیہ السلام کی خدا اپنی رحمت کو روک لے اوان لوگوں سے جنوں نے ہکو تمہارے پاس پانی پہونچانے سے روکا ہو اور منع کیا فَحَمَلَهَا رَجُلٌ عَلَی عَاتِقِہِ فَا حَتَّوْا شَوْہُمْ الْحَرَّ سَۃً وَجَعَلُوْا اَیْرَ شَفِیْوْنَ الْقُرْبَۃِ بِالسَّہَامِ فَا صَابَ حَبْلَ الْقُرْبَۃِ سَہْمٌ اِیک سعادوت مند نے

اوس مشک کو اپنے شانہ پر اور ٹھالیا پس دن اشقیاء سے انکو گمیر لیا اور مشکگیرہ پر
 تیر دن کی بوجھ کر سنے لگے ایک تیر مشکگیرہ کے قسمہ پر اگر لگا حتیٰ خاطرہ الے
 عَاقِبَةُ الرَّجُلِ وَسَأَلَ الدَّامُ عَلَى ثَوْبٍ أَلِيٍّ قَدْ صَبَّ وَهُوَ تِيرَ تَسْمَةٍ بِأَرْهَوَكَرَ اِسِي
 بہادر کے شانہ میں ہی در آیا اور خون بہکر اس بہادر کے کپڑوں میں بہا اور
 يَأْتُونَ تَكْ بِهٖ كَرِهِيْخَا فَلَمَّا نَكَرَ الدَّامُ يَسِيلُ وَالْقِرْبَةُ سَالِمَةٌ فَسَأَلَ
 الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ رَقَبَتِيْ وَقَاءً لِّقَرْنِيْ جَبَّ اِسِي وَفَادَارَ نَعْنِيْ دِيكَمَا
 خون اسکا بہا ہوا اور مشک کی سچ گئی مشک سے پانی نہیں گرا کہنے لگے شکر اوس
 خدا کا کرتا ہوں جس نے میری گردن کو اس مشک کے واسطے سپر بنا دیا فَلَمَّا
 رَامِيْ بَرْنِيْ اَنَّ الْقَوْمَ غَدِيْرًا رَكِيْنًا صَاخِرًا بِأَعْلَى صَوْتِهِ جَبَّ بَرِيْنِيْ دِيكَمَا
 کہ یہ لوگ بہکو پانی لیجائے نہ دینگے یا یہ مطلب ہو کہ زندہ چھوڑینگے باز بلند چا کر یوں
 کہنے لگے وَجِلْكُمْ يَا اَعْوَانُ بَنِيْ سَفِيَّانٍ لَا تُثِيْرُوا الْفِتْنَةَ وَدَعُوا السِّيَافَ
 بَنِيْ هَمْدَانَ فِيْ مَخَاصِدِهَا وَاَسْهُو تَمِيْرًا مَدَّكَ رَانَ بَنِيْ سَفِيَّانٍ كِيُوْنُ
 فتنہ خوابیدہ کو جگاتے ہو ہماری تلوار جو قبیلہ بنی ہمدان کی ہو اوسکو
 نیام سے باہر نہ نکلنے دو مرد بریر کی یہ ہو کہ اگر ہم لڑینگے تو بڑی خون ریزی ہوگی
 وَكَانَ حَوْلَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ جَمَاعَةٌ يَبَاتُ اسْقَدُ بَلَدًا وَاَزَسْ
 بریر نے کہی تھی کہ دور تک اونکی آواز پہونچی تھی اوسوقت جناب امام علیہ السلام
 کے قریب ایک جماعت اصحاب موجود تھی رَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ اِنِّيْ اَسْمَعُ صَوْتَ
 مُدْرِيْ يَسْتَدْبِرُ وَيَعْطُ الْقَوْمَ اِيْكَ شَخْصٍ اِنْ مِيْنُ سَعِ بُولَاكُمَجھے آواز بریر
 کی معلوم ہوتی ہو جو پتھار رہے ہیں یا ہم لوگوں کو بلا رہے ہیں اور کو فیونکو نصیحت
 کر رہے ہیں فَقَالَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَلَسَفُوْا بِهٖ حَضَرَتِ اِمَامُ حُسَيْنٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 نے فرمایا کہ فوراً اونکی کمک کہ پہونچو کہ ایک جماعت اِیْہُم اِيْكَ جماعت اصحاب
 سوار ہو کر بریر کے پاس جا پہونچی فَلَمَّا سَرَاوْهُمْ الْحُرْسَةُ رَجَعُوا مُنْهَضِيْنَ
 جب نگہبانوں نے فرات کے اس سواروں کو آتے ہوئے دیکھا ہلک کر اپنے

فرود گاہ کی طرف پلٹ گئے کجاء بَرَّيْتُ بِالْمَاءِ مَحْشِي دَنَا بِالْغَيْمَةِ حَرَّيْتُ
 الْقِرْبَةَ بِرِيْرِهِ پانی لیکر صبح و سہل آ پہنچے تا ایک اور سی خیمہ کے قریب
 آئے جہاں ہم سب لڑکوں کو روتا پھیلے گئے تھے۔ اور مشک پانی سے بہری ہوئی
 لاکر کہہ دی وَقَالَ اَشِيرُ بِنَا يَا اَبَا السَّرَّانِ جِيٓنَا نَسْرِيَا اور کہنے لگے اس پانی
 پیو اسے آل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پلا ہو مخلو اور نصیب ہو پانی پینا اور
 تمہارے حلق سے اتر جائے میں کہتا ہوں کہ یہ کتنا بریر کا ولادت کرتا ہے کہ حلق
 تالو اون بچوں کا مشک ہو گیا تھا فَنَبَا شَرِبَ الْاَطْفَالُ بِالْمَاءِ وَحَنَ صَيْحَةً وَاحِدَةً
 هَذَا بَرَّيْتُ جَانَنَا بِالْمَاءِ لَرَّكُون مِّنْ بَعْدِ اَنْزِخُوشِ پیدا ہوئی اور سب کے سب
 ایک بارگی چلا اٹھے کہ دیکھو بریر ہمارے واسطے پانی لائے وَرَمَيْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ عَلَى
 الْقِرْبَةِ اور سب دوڑ پڑے اور بے تابی سے اپنے تئیں مشک پر گرا دیا فَمِنْهُنَّ
 مَنْ يَحْضَنُهَا وَمِنْهُنَّ مَنْ يَضَعُهَا عَلَيْهِا وَمِنْهُنَّ مَنْ تَلْقِي فَوَاكِهًا عَلَيْهِا
 کوئی لڑکے اوس مشک کو اپنی گود میں لیے لیتے تھے اور کوئی لڑکے اپنا رخسارہ
 اوس پر رکھ دیتے تھے اور کوئی لڑکے اپنے دل کے مقام کو مشک سے ملا دیتے تھے
 فَكَمَا كُنَّا رَزَدًا حَامِيَةً عَلَى الْقِرْبَةِ اِنْقَلَبَ الْوُكَاةُ وَارْتَقَى الْمَاءُ
 جب اونکا ہجوم مشک پر زیادہ ہوا وہاں بندہ مشک کا اولٹ گیا اور منہ کھلیا
 اور سب پانی خاک پر ہو گیا وَتَصَارَ حَبِ الْفَتَيَانِ وَصَيْحَنَ اُصْرِيْقُ الْمَاءِ
 یا بَرَّيْتُ سب لڑکے دفعہ چلا چلا کر رونے لگے اور یکارے کہ بریر وہ پانی سب گر گیا
 جو تم لائے تھے فَيَجْعَلُ يَلْطَمُ وَجْهَهُ وَيَقُولُ وَالْهَفَا عَلَى اَكْبَادِ بَنَاتِ
 رَسُوْلِي اللّٰهُ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْكَ وَاللهُ وَسَلَّم بریر اپنے منہ پر طمانچہ مارنے لگے کہتے تھے
 ہزار افسوس میں اپنی جان دیکر یہ پانی لایا تھا مگر قسمت میں تھا کہ اس پانی سے
 جگر و خزان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر و ہون آئیں اَمْوَلُ هَذِهِ الرَّوَايَةِ
 قَدْ دَلَّتْ عَلَى اَمُوْرٍ مُّنْتَظَمَةٍ قُلْ مَا دَلَّتْ عَلَيْهِا رِوَايَةُ اَحْمَدَیْ وَانَّمَا
 ذَكَرْنَا هَا بِطَوْلِهَا لِحُجُوْدَةِ مَحْصُوْلِهَا مِّنْ كِتَابِہٖ ہون کہ اس روایت نے

چند امور پر سلسلہ دار روایات کی ہر کمرہ کوئی روایت ایسی نظر سے گزری ہے ہم نے
 پوری روایت اس واسطے ذکر کی کہ اسکے فوائد زیادہ ہیں مِثْلُہَا اَنَّ خِیمَ الدِّسَاءِ
 کَانَتْ مَعَهُ ثَمُوبَةٌ عَلَیْہِمْ اَوْ کَانَتْ مُلْتَصِقَةً اِیْکَ بَاتِ رَوَايَتٍ سَیِّئَہِ مَعْلُومٍ
 ہونے کی محذرات حرم کے خیمے جدا ہوا کہ جسے کیے گئے تھے اور باہر نیمہ پہلے ہوئے
 اور قریب تھے مِثْلُہَا لَا یَعْبُرُ الْاِیَّامَ وَاللَّهَابُ مِزْجِیْمَہِ اِلَى الْاُخْرٰی لِہِثَاثِ السَّخْرِ
 ایسے قریب تھے کہ ایک خیمہ سے دوسرے خیمہ میں آنا جانا نجیاں بے پردگی کے ذریعہ تھا
 وَمِنْہَا اَنَّ خِیمَ الْاَنْصَارِ دُعِیَا لِحِجْمَہِمْ کَانَتْ مَصْعَدٌ وَبَیۡۃٌ عَلٰی نَاحِیۃٍ وَکَانَ
 الطَّرِیْقُ مِثْلَہَا اِلٰی خِیمِ اَہْلِ الْبَیْتِ مَمْنُوۡطًا اِیْضًا یہی اس روایت سے
 معلوم ہوا کہ انصار اور ان کے عیال کے خیمہ ایک طرف کھڑے ہوئے تھے اور راہ
 آمد و رفت کی اون خیموں سے اہل حرم کے خیمہ تک ہی ملے ہوئے تھے وَمِنْہَا
 اَنَّ الْاَصْحَابَ رَضُوۡا اَنَّ اللّٰہَ عَلَیْہِمْ کَا تُوْبِدُ لَوْ نَ مُہِجَہُمْ عَلٰی فِئْیَانِ
 اِلَّا اَنَّ سُوۡلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ یہی اس روایت سے معلوم ہوا کہ صحابہ
 حسین علیہ السلام رحمت خدا کی اون پر ہوا اطفال رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر
 اپنی جان نہا کرتے تھے وَقَدْ یَجُوۡدُ سَجْلٌ بِنَفْسِہٖ وَلَا یَسْتَاْذِنُ عَنِ الْحَسَنِ
 عَلَیْہِ السَّلَامُ کَمَا دَلَّتْ عَلَیْہِ الرَّوَاۡیَۃُ اور کبھی کوئی ویدرا اپنی جان پر کیل جاتا تھا
 ہوا ان اسکے کہ جناب امام حسین علیہ السلام سے اجازت طلب کر کے چنانچہ اس روایت
 نے اس پر روایات کی جو وَمِنْہَا اَنَّ الْخُرَاسَۃَ لَمْ تَلْکُوۡا کَا نَعِیۡنَ لَا هَلِ
 اَقْرَابَہُمْ مِنْ اَصْحَابِ الْحَسَنِ عَلَیْہِ السَّلَامُ مِنَ الْوُرُودِ عَلٰی الْفَرَاتِ
 وَتَیۡہِہُمْ مِّنْ مَا بَیۡہِ کَمَا دَلَّتْ عَلَیْہِ الرَّوَاۡیَۃُ اور یہ بھی اس روایت سے
 معلوم ہوا کہ محافظانِ فرات اپنے رشتہ داروں کو جو اصحاب امام حسین علیہ السلام میں تھے
 فرات پر جانے سے نہیں روکتے تھے اور انکو پانی پینے سے منع نہیں کرتے تھے چنانچہ
 ان دونوں روایتوں سے معلوم ہو گیا کہ روایت میں تو ہمال بن نافع جو رشتہ دار
 عربین تھے کہ تھے اوکو اجازت دی کہ اس میں بربر ہوانی اسحاق بن جوف کے رشتہ دار ہوں پانی بہاؤے

باب چہل ویکم جواب اس اعتراض کا کہ اگر پانی تین روز سے
بند رہتا تو پھر اصحاب حوائج ضروری مثل غسل واجب اور طہارت
کیونکر کرتے تھے اور تاویل دو ایک روایتوں کی جن سے
پانی کی موجودگی شب عاشور تک پانی جاتی ہے

قَدْ عَرَفْتَ أَنَّ الْأَصْحَابَ لَمْ يَكُونُوا أَنْ يَدُوقُوا مِنَ الْمَاءِ فَطَرَةً وَإِنْ
وَصَلُّوا إِلَى الْفِرَاتِ وَأَجِيزُوا لِلشَّرْبِ اِدْوَارِ كَ رَوَايَتُونَ سَیَ بَات مَعْلُوم
ہو گئی کہ اصحاب جناب امام حسین علیہ السلام کے پانی کو چکیتے ہی تھے اگرچہ فرات
پہنچ جاتے تھے اور پانی پینے کی اجازت انکو محافظان فرات بوجہ قربت وغیرہ
دیتے تھے بَلْ كَانَتْ هَمَمُهُمْ مَقْصُورَةً عَلَى أَنْ يَبْرَحُوا الْكَبَاكَدَالَ رِوَايَاتُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَلْكَ اُونِی ہمتیں اور انکے ارادے خاص ہی تھے کہ جب
پانی ملے اوسکو اہل بیت کو بلائیں اور انہیں کے جگر اوس پانی سے خشک کریں
فَلَا يُبْعَدُ أَنْ يَكُونُ بَعْضُهُمْ قَدْ يَأْتِي لِقَضَاءِ مَا جَاءَهُ مِنْ الطَّهَارَةِ
وَأَزَالَةِ الْخَبَثِ لِكَلَّا وَنَهَارًا وَلَمْ يَكُنِ الْحَرَسَةُ مُتَعَرِّضِينَ لَهُ پس کیا
بعید ہو کہ بعض اصحاب اپنی قضاے حاجت کے واسطے رات کو خواہ دن کو فرات پر
جاتے ہوں اور محافظان فرات اون سے متعرض نہوتے ہوں فَقَدْ سَمِعْتُ
أَنَّهُمْ كَانُوا أَسْأَلُوا مَنَعَ الْمَاءِ أَنْ يَشْرَبَ مِنْهُ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
اسی لیے کہ یہ بھی اوپر کی روایتوں میں ثابت ہو گیا کہ زیادہ شدت پانی روکنے
میں اون اشقیاء کو یہی تھی کہ جناب امام حسین علیہ السلام پانی نہ پینے پائیں
وَهَذَا مَا كَانَ يَقُولُهُ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ صَرَّاحًا أَنَّهُمْ لَا يَطْلُبُونَ
غَيْرِي ااور اسی بات کو جناب امام حسین علیہ السلام اکثر فرمایا کرتے تھے کہ ان
لوگوں کو خاص مجھے عداوت ہو اور کسی سے نہیں ہو وَمِنْ هُنَا يَسْقُطُ

[illegible]

جس وقت حضرت امام حسین علیہ السلام نے ایک شب کی مہلت صبح عاشورا تک طلب
 فرمائی تھیں اَلْحَايِزَانُ يَكُونُ لَا يَأْتِيكَ وَالِدٌ هَابٌ مِنْ اَعْمَاجِ اَيُّهَا اَبِي الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 اِلَى الْفَرَاتِ غَيْرَ مَمْنُونٍ وَلَا مَمْنُونٍ اِلَى ذَلِكَ الْيَوْمِ پس ہو سکتا ہو کہ آمد و شد
 اصحاب کے فرات پر پہنچوٹے ہو اور نہ بند کی گئی ہو نونین تا پنج تک جیسا کہ قیاس
 اور روایت دونوں سے یہی معلوم ہوتا ہو علی آتہ قَدْ سَمِعْتُ مِنْ عَدَمِ مَبَاكِلَاتِ
 الْقَوْمِ هَيِّنَ مَلَأَ بَوْرِي الْقُرْبَةَ وَارَادَ الرُّجُوعَ وَقَوْمٌ كَانُوا اَشَدَّ اَعْلَى الْمَنْعِ
 علاوہ بران روایت بریر رحمہ اللہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ محافظان فرات میں سے کچھ
 لوگوں نے یہ کہا کہ پانی لیجانے دو توڑ اس پانی کیا انکو نفع پہنچا سکتا ہو اور کچھ
 لوگوں نے روکنے پر شدت کی اور لڑائی پر آمادہ ہوئے فَيَكُونُ اَنْ يَكُونُ فِي بَعْضِ
 الْاَحْيَانِ مِنَ الْمُتَوَكِّلِينَ عَلَى الْمَشَارِيعِ هُمْ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فَضْلٌ قَسَاوَةً
 وَلَا مَعَانِدَةً لِبَعْضِ الْأَصْحَابِ پس ہو سکتا ہو کہ فرات کے جانے میں بعض اصحاب
 اونہیں لوگوں کا سامنا ہوتا ہو جنکو زیادہ قساوت اور دشمنی بعض اصحاب سے تھی پس
 یہ اپنے ضروری حوائج کو پانی سے پورا کرتے ہوں وَالَيْهَا قَدْ كُنْتُ مِنْ تِلْكَ الزَّوَايَا
 وَيُظْهَرُ مِنْ غَيْرِهَا أَيْضًا أَنَّ الْأَمْراءَ عَلَى الْحَرَّاسِ مَا كَانُوا أَشَدَّ اَهْتِمَامًا
 فِي ذَلِكَ بِرِجَالِهِمُ اِنِی کی روایت سے اور نیز اور روایتوں سے یہ بھی پایا جاتا ہو کہ
 افسر محافظان فرات کو کچھ زیادہ اہتمام پانی کی حفاظت میں نہ تھا بَلْ كَانُوا
 يَصْنَعُونَ خِيَمَتَهُمْ فِي نَاحِيَةٍ بَعِيدَةٍ مِنَ الْمَشْرِعِ وَقَلَمًا كَانُوا يُدْرُونَ
 حَوْلَ الْمَشَارِيعِ بَلَا افسر لوگ اپنے خیمہ گاہ سے الگ بر پار کے اون میں ٹپے رہتے تھے
 اور گشت بھی گھاٹوں پر خصوصاً شب کو کم کرتے تھے بدست آرام طلب اپنے اپنے
 خیموں میں ٹپے رہتے تھے اوکو خبر بھی نہیں ہوتی تھی کون آیا اور کون گیا لَعَنَ
 قَدْ رُوِيَ فِي الْأَسْكَرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ لَا نَبَا رِيَّ اَنَّ اسْحَقَ بْنَ جَثْوَةَ كَانَ
 اَشَقَى الْأَشْقِيَاءِ فِي ذَلِكَ الْبَتَّةِ اسرار الشہادت میں عبداللہ بن ابی شیبہ سے روایت
 کی ہو کہ اسحاق بن جثوہ کو اسی بارہ میں مینی پانی کے روکنے میں بڑی شہادت تھی

عَنْ سُكَيْنَةَ سَلَامَ اللَّهِ عَلَيْهِمَا كُلُّهُمَا عَلَى أَنَّ الْعَمَاءَ قَدْ تَفَقَّدُوا فِي يَوْمٍ لَتَأْسِعَ
 أَبُوهُ مَا تَأْسَى بِهِمْ كَمَا رَوَيْتَ جَسُوا بِنَ خَارِجَةَ لَمْ يَكُنْ جَنَابُ سُكَيْنَةَ سَلَامَ اللَّهِ عَلَيْهِمَا
 دَلَّالَتُكَ كَرْتِي بِكَ بَانِي نَوْبِ تَارِيخِ سَلَامَ اللَّهِ عَلَيْهِمَا كُلُّهُمَا بِالْكَلِّ نَهْمًا وَالصَّدُوقُ وَرَحِمَهُ اللَّهُ سَمَوِيٌّ وَرَوَيْتَ
 فِي مَالِكِيَّةٍ وَبِهِ عَلَى خِلَافِ ذَلِكَ جَنَابُ شَيْخِ صَدُوقِ سَلَامَ اللَّهِ عَلَيْهِمَا كُلُّهُمَا رَوَيْتَ أَنَّ سَيِّدَ
 وَهْ اسْكُ خَلَّافَ هُوَ قَالَ فِي إِكْنَاسَةِ الْأَحْزَانِ فِي ذِكْرِ حَالَاتِ الْإِلَهِيَّةِ الْعَاشِرَةِ وَصَرَفَ
 فِي مَرْوَاةِ الصَّدُوقِ وَكَرَّمَتْ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَيَّكَ ابْنَةُ فِي تِلْكَ الْبَنَاتِ فَارِسًا
 وَعَشْرِينَ سَاجِدًا وَهُمْ عَلَى وَجْهِ شَدِيدِ انْمَارَةِ الْأَحْزَانِ مِنْ غَفَرَاتِهِ سَيِّدِ دَلَّالَتُكَ
 فَرَاتِ هُنَّ كَرْتِي جَنَابُ شَيْخِ صَدُوقِ سَلَامَ اللَّهِ عَلَيْهِمَا كُلُّهُمَا رَوَيْتَ أَنَّ سَيِّدَ
 كَوْبَرِ تَمِيسَ سَوَارٍ وَرَبِّ بِيَدِ بِيَدِ بِيَدِ بِيَدِ بِيَدِ بِيَدِ بِيَدِ بِيَدِ بِيَدِ بِيَدِ بِيَدِ بِيَدِ
 اِنْ لَوْ كُنْ بِرِ بَرَّانُوفِ طَارِي تَهَا وَكَشَأَ الْحُسَيْنِ الْكَبِيرَ يَكْتُمُ أَفْئِدَتِهِ
 مِنْ خَلِيلِ اَوْ كُنْ رَوَانِ كُنْ كُنْ كُنْ كُنْ كُنْ كُنْ كُنْ كُنْ كُنْ كُنْ كُنْ كُنْ كُنْ كُنْ
 دُوسَرِ تَارِيخِ مَحْرَمِ كِي اَبْ نَ ارْشَادِ فَرَاتِي تَهِي ثُمَّ قَالَ قَوْمُوا فَاشْرَبُوا اِنَّ الْعَمَاءَ اَخْرَجُوا
 نَرَادُكُمْ بِهَرِّ حَاضِرِينَ كِي طَرَفِ مَتَوَجِّهٍ هُوَ كَرْتِي فَرَاتِ لَكُمُ اَوْ تَهَا اَوْ يَانِي بِوِيهِ بَانِي اَخْرَجُوا
 مَهَارًا هُوَ تَوَسَّؤُوا وَاعْتَسَلُوا اَوْ غَسَلُوا اَوْ اَكْثَرُوا اَوْ غَسَلُوا اَوْ غَسَلُوا اَوْ غَسَلُوا
 اَوْ كَرْتِي اَبْنِ دَهْرُ الْوَكْرِ هِي كَبْرُ سَلَامَ اللَّهِ عَلَيْهِمَا كُلُّهُمَا رَوَيْتَ أَنَّ سَيِّدَ
 الْكَبْرِ فِي مُبَاهِجَةِ الْأَحْزَانِ عَنِ الْمُفِيدِ رَحِمَهُ اللَّهُ عَنْ سَيِّدِنَا عَمْرٍو الْعَاشِرِينَ
 عَلَيْهِ السَّلَامُ كَمَا مَرَّ عَنِ الصَّدُوقِ رَحِمَهُ اللَّهُ اَوْ حَسَنُ بْنُ هَمْدِ يَزِيدِي نَ اَبْنِي كِتَابِ
 مِجِ الْأَحْزَانِ جَوَانِ زَبَانِ مِينَ هُوَ اس رَوَيْتَ كُو شَيْخِ مَفِيدِ سَلَامَ اللَّهِ عَلَيْهِمَا كُلُّهُمَا
 جَنَابُ زَيْنِ الْعَابِدِينَ سَلَامَ اللَّهِ عَلَيْهِمَا كُلُّهُمَا رَوَيْتَ كِي هُوَ مَضْمُونُ هُوَ جَوَانِ صَدُوقِ سَلَامَ اللَّهِ عَلَيْهِمَا
 كَلَّمَ الرَّوَايَتَيْنِ أَنَّ الْعَمَاءَ اَخْرَجُوا كَرْتِي اَوْ دُولُونِ رَوَايَتُونِ مِينَ هِي لَفْظُ هُوَ كِي بَانِي اَخْرَجُوا
 تَوَشَّهَ تَهَارًا هُوَ وَكَمُ يَزِيدِي الْمُفِيدِ رَحِمَهُ اللَّهُ وَكَالْصَّدُوقِ رَحِمَهُ اللَّهُ اَبْنِ الْحُسَيْنِ
 كَيْفَ وَصَلَ إِلَى الْقُرْبَاتِ وَكَيْفَ مَلَائِكَةُ الْأَعْمَابِ الْقُرْبَاتِ اَلَيْسَ كَانَتْ مَعَهُمْ
 اَوْ تَعَجَّبُ هُوَ كَرْتِي جَنَابُ شَيْخِ مَفِيدِ وَرَبِّ صَدُوقِ رَحِمَهُ اللَّهُ اَسْكُوبِيَانِ كِيَا كَرْتِي هُوَ كَرْتِي

فَرَاتِ هُنَّ كَرْتِي
 جَنَابُ شَيْخِ
 صَدُوقِ سَلَامَ
 اللَّهِ عَلَيْهِمَا

فوات پر کہی کہ پہنچے اور کیونکر اصحاب نے وہ مشکین پانی سے بہرہ نہ لیا لیکن تھے
 وَهَلْ وَقَعَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْحَرَامِ قَبَالٌ وَحِدَالٌ أَمْ لَا اور یہ بھی دونوں بزرگوں
 نے نہیں بیان کیا کہ اصحاب اور محافظان فرات سے لڑائی ہوئے یا نہ ہوئے وکل آتی
 أَحَدٌ بِالْمَاءِ أَمْ كَمَا يَتَبَيَّنُ اور یہ بھی نہیں ان روایتوں ہو کہ جناب علی اکبر پانی لائے
 یا نہیں لائے فَالْحَجَبُ مِنْ مُصَنِّفِ الْخَصَائِصِ أَنَّهُ جَزَمَ بِإِعْتِسَالِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ مِنَ الْمَاءِ الَّذِي أَتَاهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي تَعِيبَةَ مِنْ مُصَنِّفِ خَصَائِصِهِ
 سے باوجود کہ ان روایتوں میں کہیں پانی لایا نہ ذکر نہیں ہو اور انہوں نے یقیناً کہہ دیا کہ
 شب عاشور کو جناب امام حسین علیہ السلام نے اوس پانی سے غسل کیا جسکو جناب علی اکبر
 لائے تھے وَمِنْ الْبَيِّنَاتِ الْوَاضِحَةِ أَنَّهُ لَمَّا كَانَ مَجِيَّ عَبَّاسٍ رَحِمَهُ اللَّهُ فِي اللَّيْلَةِ الَّتِي
 أَتَاهَا طَالِبُ الْمَاءِ وَمَعَهُ أَيْضًا ثَلَاثُونَ فَارِسًا وَعَشْرُونَ رَاغِلًا كَمَا دَوِّنَا عَنْ
 مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ اور یہ تو نہایت کھلی ہوئی بات ہو کہ جب جناب عباس شب نہم کو پانی لینے گئے ہیں
 اور تین سو اور بیس پیادے انکے ہمراہ تھے جیسا کہ عہد محمد ابن ابی طالب مورخ ابن بیت
 سے روایت کی ہو وَقَدْ وَقَعَ الْحَرْبُ وَالضَّرَبُ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ فَمَا ظَنُّكَ فِي اللَّيْلَةِ
 الْعَاشِرَةِ مِنَ الْمُحَرَّمِ جناب عباس سے وہ سخت لڑائی ہوئی اور وہ آٹھویں تاریخ
 ہی پر شب عاشور کو ایسا ہو سکتا ہو کہ بدون جنگ عظیم کے ایک مشک پانی ہی ملا ہو
 لَا تَسْمَعُونَ لَكُمْ اللَّهُ مِنْ مَهِيئَةِ الْيَوْمِ التَّاسِعِ كَأَنَّا وَصِدَيْنِ لِلْحَرْبِ مُظْهِرَيْنِ
 شِقَاقَهُمْ كَمَا تَعْلَمُ اس لیے کہ نوین تاریخ تو یقیناً شمر لمعون اچکا تھا صبح سے سب اشقیا
 لڑائی پر آمادہ ہو رہے تھے اور شقاوت اپنی باغوا سے شمر ظاہر کر رہے تھے جیسا کہ بخوبی
 معلوم ہو فَيَكْفُفُ يُمَكِّنُ الْوُصُولُ إِلَى الْمَاءِ وَارْتِصَالُهُ إِلَى الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلَمْ
 تَقُمْ الْمُتَحَارِبَةُ بَيْنَ الْكُفَّارِ وَالْأَصْحَابِ الْأَخْيَارِ بِرِجْوَانِ مَكْرٍ تَحْتَانِ لَوْ كُنَّا فَرَاتِ
 پہنچ کر پانی لانا اور لڑائی اشقیا سے اور اصحاب سے نہ توئی اور لڑائی کا ذکر کسی روایت
 میں نہیں پایا جاتا ہر حال آگاہی کہ قَوْلُهُ ع قَوْمُوا وَانْتَرَبُوا فَيَمْكِنُ أَنْ يَكُونَ الْمُرَادُ مِنْهُ
 أَنْ تَأْتُوا الْفَرَاتَ إِنْ اسْتَطَعْتُمْ وَاعْتَسِلُوا مِنْهُ رہا یہ مضمون کہ حضرت نے اصحاب کے

کہ اوٹھ کر کھڑے ہو اور پانی پیو ممکن ہو اس سے مراد حضرت کی یہ ہو کہ فرات پر جاؤ اگر جانے
 پاؤ اور وہیں جا کر پانی پیو اور سناؤ علیؑ اِنَّهُ فِي عِدَادِ اُولَکَ اَصْحَابِ بَيْتِ الرِّوَايَةِ
 اِنَّمَا وَهُمْ ثَلَاثُونَ فَاَرِنَا وَحِشْرُوْنَ رَا جَلَّاءُ وَاوَدَّ اَنْ شَاءَ اَصْحَابِ کَا دُونِ
 روایتوں میں یعنی جناب عباسؓ کی ہمراہی لوگوں میں اور جناب علیؓ کی ہی اتحاد ہی
 تیس سو اور بیس پیادے دونوں روایتوں میں مذکور ہیں فَلَا يَبْعُدُ اَنْ تَكُوْنَ
 تِلْكَ الْقُضِيَّةُ بَيْنَهُمَا هِيَ الَّتِي رَوَاهَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ فِي اللَّيْلَةِ التَّاسِعَةِ
 پس کچھ دور نہیں ہو کہ یہ روایت جناب علیؓ کے جانے کی بعینہ وہی روایت ہو
 جسکو محمد بن ابی طالبؓ نے نوین شب میں ذکر کیا ہو نام کی غلطی راوی سے
 ہوئی کہ ایک روایت میں جناب عباسؓ کا نام لیا اور ایک میں جناب علیؓ کا
 وَاِنْ كَانَتْ اَخْتَلَفَتْ مِمَّنْ تَكُوْنَ الرِّوَايَةُ الَّتِي رَوَاهَا ابْنُ كَسْرٍ غَيْرَ مُتَحَدِّثٍ
 اور اگر یہ دونوں روایتیں جدا جدا ہیں پس جو روایت ابن نمر حمہ اللہ نے
 جناب سکینہ سے نقل کی ہو وہ صحیح ہوگی وَفِي هَذَا الْمَقَامِ رَوَايَةٌ اُخْرٰى
 وَهِيَ اَنَّ الْحُسَيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ صَبَّ الْمَاءَ عَلَى وَجْهِهِ زَيْبٌ فِي تِلْكَ
 اللَّيْلَةِ اِذَا اَشْشَيْتَ عَلَيْهِمَا بَعْدَ اِسْتِمَاعِهَا الْاَبْيَاتِ الَّتِي اَنْشَدَهَا
 الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ قَوْلِهِ يَا دَهْرُ اَنْتَ لَكَ مِنْ خَلِيلٍ اِسِي مَقَامِ
 ایک روایت اور یہی ہو جس میں مغالطہ راویوں کو اس سے بھی زیادہ ہوا ہے وہ یہ
 روایت ہو کہ جناب امام حسینؓ علیہ السلام نے حضرت زینبؓ کے چہرہ پر پانی پھڑکا
 اسی شب کو جب حضرت زینبؓ کو غش آگیا تا اون اشعار کو سنکر جو حضرت
 امام حسینؓ علیہ السلام نے شکایت دنیا میں ارشاد فرمایا تھا سَا وَا هَا اَمْرٌ بَابِ
 الْمَقَاتِلِ عَنِ الصَّدُوقِ وَالْمُفِيدِ كَمَا فِي اَثَارَةِ الْاَخْرَانِ وَالْخَصَائِصِ وَغَيْرِهَا
 اس روایت کو اباب مقاتلؓ نے جناب شیخ مفیدؓ اور صدوقؓ سے نقل کیا ہے
 چنانچہ اثارۃ الاخران اور خصائص حسینی وغیرہ میں مذکور ہے فَهَا تَانِ الرِّوَايَتَانِ
 اَلَّتَيْنِ يُسْتَفَادُ مِنْهُمَا اَنَّ الْمَاءَ لَمْ يَعْزَ إِلَى اللَّيْلَةِ الْعَاشِرَةِ

پس یہ دو روایتیں ایسی ہیں جن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ پانی شب عاشور تک
 ملا ہو وہ ناکساثر فی ان دونوں روایتوں میں جو خرابیاں ہیں انکو بخوبی
 ہم بیان کر رہے ہیں آئیں آیتہ الصمدہ وق فقد قلت آیتہ اور آیتہ
 محمد بن ابی طالب احسن فی لیکن روایت شیخ صدوق کی او سکی نسبت
 تو میں کہہ چکا کہ یہ روایت اور روایت محمد بن ابی طالب کے ایک ہی سہے
 وقد سکتی لراوی فکتبی فی أحد حصص العباس و فی الثانیة
 علی بن الحسنین علیہ السلام راوی کو سہو عارض ہوا ایک جگہ پر امام جناب عباسؑ کا
 کالیا اور دوسرے ہی روایت میں جناب علی اکبرؑ کا نام لے لیا و آیتہ و آیتہ
 صبیح الماء علی رجبہ نہایت فتنہ کا لاشعرا ہے لہذا اس میں کلامی کلامی
 وہی روایت جناب نعیمؑ کے منبر پر پانی چھڑکنے کی اور حسینؑ کے منبر پر پانی کا
 اس سے زیادہ ہوا ہو فان وقوع تلك الامور مع اعتبار آيات البیات الذکورہ
 مرویہ عن علی بن الحسنین علیہ السلام مکتوبین ایسی ہے کہ ان امور کا
 واقع ہونا اور ان آیات کا جناب امام حسینؑ علیہ السلام کی ارشاد فرمایا جناب
 سید الساجدین سے دو تا بخون میں روایت کیا گیا جو مکررہ یوم و روزہ
 وهو الثانی من المحرم وقد أشد البیات وغشیت علی بن عبد اللہ سارواہ
 الشیڈ رح و ابو مخنف وغیرہ ایک مرتبہ جس دن آپؑ کربلا میں داخل ہوئے دوسری تاریخ محرم
 کی تھی اور یہی شمار تھا و فرماؤ تو جنکو منکر جناب نبیؑ غش آگیا تھا چنانچہ سید ابن طاووس
 اور ابو مخنف وغیرہ نے اس روایت کو ذکر کیا ہے و مکررہ فی مساء الیوم
 التاسع اور ایک مرتبہ نوین تاریخ کی شام کو بھی یہی امور واقع ہوئے
 و الروایات انہ لیمدا فان لفظا ومعنا و مر و بیان عن السید الساجدین
 علیہ السلام یہ دونوں ائمہ ایک ہی مضمون کی یکساں الفاظ سے
 جناب سید الساجدین علیہ السلام سے نقل کی گئی ہیں قصتی ان کہ یکن
 فی حالات لیکہ غاشی من المظہ صبیح الماء وقد وہم الراوی فاضافہ

نُظِرَ إِلَى مَا رَوَاهُ فِي يَوْمِ النَّاسِ فِي شَيْبِ عَاشُورَا كِي رَوَايَتِ مِيْنِ بَانِي حَبْرُ كُنْهِ اَوْرَجُوه
 وَ اَلْنِي كِي لَفْظَتِي رَاوِي نِي دِهَوَك سِي اِس رَوَايَتِ مِيْنِ بِي بَرْهَادِيَا جِسْطَرُجْ كِي دُوسَرِي
 تَارِيخِ كِي رَوَايَتِ مِيْنِ يِه لَفْظَتِي وَ هَذَا التَّوِيلُ قَدْ يَقْوِي عِنْدِي حَتَّى اَخْبُرُ اَنْ لَا اَمُرُ
 كَذَلِكَ يِه تَاوِيلِ دُوْنِ رَوَايَتِ مِيْنِ بِي رِي كِي تَرِي مَكْرُوكِيَا اِلْيَا خِيَالِ هِي كِي
 رَاوِي سِي دِهَوَك هُوَا هِي مُصَنَّفَا اِلَى رَوَايَاتِ مُتَطَاوِلَةٍ بَلْ مُتَوَارِثَةٍ مِيْنِ كَا مِيْرَا حُكْمَتِ
 وَ شِدَّةِ اِهْتِمَامِ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ وَ غَيْرِهِ فِي مَنَعَةِ الْمَاءِ عِلَاوَه اِس تَاوِيلِ كِي يِه يِه تُو هُوَا
 كِي بِي سِي رَوَايَتِ مِيْنِ بِي رِي كِي تَرِي رَوَايَاتِ وَ اَرُو هُوَا مِيْنِ كِي كُنْهِيَا نِ وَ رِ مَحَافِظِ كِسْفَرِ مَقْرُوكِيَا
 اَوْرِ عَمْرُ سَعْدٍ اَوْرِ شَمْرُ وَ غَيْرِهِ كُو كَلِمِ اِس زِيَادِيَا نِي رُو كُنْهِ بِي كِسْفَرِ اِهْتِمَامِ تَحَا وَ اَيْحَا مُصَنَّفَا اِلَى اَشْهُرِ
 بَلْ كَا دَا نِ يَتَوَاتَرُ اَنْ اَلْحُسَيْنِ مَضَى وَ هُوَ عَطَشَانٌ لَمْ يَكُنْ مِيْنِ الْمَاءِ قَطْرَةً مُدَّ
 فَلَا ثَمَّةَ اَيَّامِ عِلَاوَه اِسْكِ مَشْهُورِ بِي تَوَاتَرِ يِه بَاتِ هِي كِي خِيَابِ مَامِ حِيْنِ بِيَا سِي شَهِيدِ هُوَا كُنْهِ اَوْرِ
 تِيْنِ دِنِ يَكِ اِيَكِ قَطْرَه يَانِي كَا نِيَا يَا وَ قَدْ رَوَاهُ الرُّوَاةُ مُخْلَعًا عَنْ سَلَفِ وَ نَظْمًا اَلشُّعْرَ
 اَلشُّقْلُ مَوْنِ اِلَى يَوْمِنَا هَذَا اَلْاَسْكَرُ دِيُونِ كِي كَذَشْتِه زَمَانِه سِي اَجَاكِ هُوَا رَوَايَتِ كِي يِه
 اَوْرِ شَرَاهُ مَرْتَبِه كُوْنِي اِنْ رَوَايَتِ مِيْنِ كُو نَظْمِ كِي يِه عَرَبِي اَوْرِ فَارِسِي هِي زَبَانِ مِيْنِ وَ قَسَمُ وَ اَذَلِكَ
 فِي اَنَامِ الْجَهْمِ قَبَعْصَتُهُمْ عَدَّ ذَلِكَ الزَّمَانِ اَلثَّانِي وَ سَبْعِيْنِ سَاعَةً زَمَانِه تَشْكِي كُو حَضَرِ
 كِي كُنْهِيُونِ مِيْنِ يِه شَمَارِ كِي يِه كُوسِي نِي بَشَرِ كُنْهِيَه بِيَا نِ كِي يِه مِيْنِ فَيَكُونُ اِبْتِدَاءُ الْعَطَشِ
 مِيْنِ اللَّيْلَةِ الثَّامِنَةِ اِلَى اَخِرِ يَوْمِ عَاشُورَا اِس حَسَابِ سِي اِبْتِدَاءِ زَمَانِه تَشْكِي
 سَا تَوِيْنِ كَا دِنِ كُنْهِيَه شَمْرُ هُوَا هُوَا هَذَا عَلَي تَقْدِيرِ اَنَّهُ لَمْ يَشْرَبْ مِيْنِ مَاءِ
 الدُّنْيَا بَعْدَ شَرْبِه مِيْنِ مَاءِ الْعَيْنِ الَّتِي مَضَى ذِكْرُهَا اَوْرِ يِه بَاتِ يِعْنِي بَشَرِ كُنْهِيَه كِي يِه
 اَوْرِ بِنَا بِرِ كِي يِه اِس دُنْيَا كَا يَانِي پَرِ نِي پِيَا بَعْدَ اَزَانِ كِي اَوْرِ خِيَمِه كَا يَانِي پِيَا
 سَا تَوِيْنِ تَارِيخِ حَضَرِ كِي اَعْجَازِ سِي بَرَا دِ هُوَا اِتِهَا چَانِجِه اَوْرِ كِي بَابِ مِيْنِ اِسْكَ بِيَا نِ هُوَا كِي يِه
 وَ بَعْضُهُمْ يَعُدُّهُ ثَمَانِيَّةً وَ اَرَبَعِيْنِ سَاعَةً فَيَكُونُ مَبْدَأُ الْعَطَشِ مِيْنِ
 اللَّيْلَةِ الثَّامِنَةِ وَ هَذَا عَلَي تَقْدِيرِ جَمْعَةٍ مَا رَوِي مِيْنِ هِي الْعَبَّاسِ
 بِالْمَاءِ وَ شَمْرُ يِه مِيْنِ ذَلِكَ الْمَاءِ اَوْرِ بَعْضُونَ نِي اَلْاَسْهَالِيسِ كُنْهِيَه كِي يِه

نقل کی ہو اور یہ بات اس وقت صحیح ہوگی جب وہ روایت صحیح ہو کہ جناب عباسؓ انہوں
 تاریخ دن گذر کر شب کو پانی لائے اور حضرت امام حسین علیہ السلام نے بھی انہیں سے پیا
 ثُمَّ اَتَمَّا امْرُؤَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا صَحَابَهُ مِنْ الْاَغْتِسَالِ وَغَسَلَ لَثِيَابَ
 وَالتَّوَضَّعَ وَالشَّرِبَ لَا يُمْكِنُ اِلَّا اَنْ يَحْصُلَ لَهُمْ كَثِيرٌ مِنَ الْمَاءِ بِرَبِّهِ
 خیال کرنا چاہیے کہ روایت صدوق اور مفید علیہم الرحمہ میں یہ جو وارد ہو کہ حضرت اصحاب
 کو حکم دیا کہ نہاؤ اور کپڑے دھوؤ اور وضو کرو اور پانی پیو یہ سب باتیں بدون اس کے کہ
 بہت سا پانی انکو بھم ہو سچے کیونکر ہو سکتی تھیں اس لیے کہ قریب کا سی آدمیوں کے تو
 مرد تھے اور عورتیں اور لڑکے سب ملا کر ڈیڑھ سو سے زیادہ ہونگے اور جانور انکے علاوہ
 کہ وہ سب پیاسے مرتے تھے وَقَدْ تَعْلَمُونَ مَنْ تَضَيَّقُ الْحَرَّةُ وَضَيْقُهُمْ عَلَى اَنْ يَكُونُوا
 بِمَيِّلٍ قَرِيبَةٍ وَاحِدَةٍ بَلْ وَلَا يُجِيزُونَ اَنْ يَصِلَ اِلَى الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَطْرَةً
 مِنَ الْمَاءِ اور یہ تو بخوبی معلوم ہو کہ محافظان فرات کس قدر تنگی کرتے تھے اور کس قدر اونکو غل
 تھا کہ ایک ششک پانی بہر لیجانے پر راضی نہوتے تھے بلکہ جناب امام حسین علیہ السلام کے پاس
 ایک قطرہ پانی ہو چنا بھی اونکو ناگوار تھا فَكَيْفَ يُمْكِنُ اَنْ يَأْتِيَ عَلَيْهِ ابْنُهُ بِالْمَاءِ قَدْ رَمَا يَكْفِي
 لَا غُتْسَالِ لَا صَحَابَ وَغَسَلَ لَا ثَوَابَ وَغَيْرُهُ مِنْ الْأُمُورِ الْمَذْكُورَةِ فِي الرَّوَايَةِ الْمَرْوِيَةِ
 عَنْ أَمَّا إِلَى الصَّدُوقِ مِمَّنْ يَكُونُ مُمْكِنٌ لَمْ يَكُنْ عَلَى الْكَبْرِ قَرِيبٌ سَوْشَكُونَ كَمَا يَنْبَغِي لِمَنْ
 کے غسل کرنے اور کپڑے دھونے وغیرہ کو کافی ہوتا اور جتنے امور روایت امامی صدوق میں وارد
 ہیں سب ہو سکتے فَالْروَايَةُ لَا يَقْضِيهِمْ مِنْهُ اِلَّا الْاَمْرُ بِذَلِكَ وَاَمَّا الْاَيْتِمَارُ بِهَا كَيْفَ
 وَقَدْ فَكَّرْتُ فِيهَا نَصُّ مِنْ اَرْبَابِ الْمُقَاتِلِ الَّذِي وَصَلَتْ اِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ اِسْرَافُ رَوَايَتِ
 یہی سمجھا جاتا ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام نے اپنے اصحاب کو نہانے کا اور کپڑے دھونے کا اور
 پانی پینے کا حکم دیا اب رہی یہ بات کہ آپ کے ارشاد کی تعمیل دن بزرگواروں نے کیونکر کی یا یہ کہ
 جناب علی اکبر پانی لائے اور کس قدر لائے اسکا پتہ بالتصریح نہ اس روایت سے گتھا ہوتا ہے اور روایتیں
 جو کتب مقاتل میں آج تک میں نے دیکھی ہیں ان میں بصرحت معلوم ہوتا ہے کہ روایت کس طرح
 پانی پینے پر حضرت کے دلائل نہیں کرتی ہے اور خلاف متواترات کے ہوتا ہے اساقط کر نیکی قابل ہے

باب چہل و دوم بیان اون سرار کا جو حضرت امام حسین علیہ السلام کی تین دن پیاسے رہنے میں تھے اور خدا نے صلہ اس پیاس کا جناب امام حسین علیہ السلام کو کیا عطا کیا

قَالَ فِي الْحَصَاةِ الْحُسَيْنِيَّةِ قَدْ ابْتَلَى الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْعَطَشِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ حَتَّى تَدَبَّتْهُ أُخْتُهِ بِأَبْنَى لَعُطْشَانٍ حَتَّى قَضَى خِصَاصُ حُسَيْنِيَّةٍ مِنْ فِرَاتِهِ هُنَ
کہ جناب امام حسین علیہ السلام کا امتحان پیاس سے تین روز کیا گیا تا انکہ جناب زینب جو میں کیے ہیں اوس میں یہی فقرہ ارشاد فرمایا ہو کہ میرے باپ فدا ہوں اوس پیاسے پر جسکو پانی تا دم مرگ نہ ملا یا مراد جناب زینب کی یہ ہو کہ میرے بھائی پیاسے رہے اوس زمانہ تک جسکا وعدہ ہوا تھا اوس وعدہ کو پورا کیا یہ معنی نہایت درست معلوم ہوتے ہیں
ثُمَّ قَالَ الْوَلَفُ فِي بَابٍ مَا عَظَّمَ اللَّهُ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنَ الْمَاءِ مَا مُحَصَّاةٌ يُقُولُ إِلَى مَا نَقُولُ وَكَذَا عَكَسْتُ تَرْتِيبَ الْكَلَامِ لِيُحَسِّنَ لِي مَا أَنَا بِصَدِيدِهِ
بعد اوسکے جناب مصنف نے فرمایا اور ایک باب جدا گانہ لکھا جس میں بیان اسی بات کا ہو کہ خدا نے جناب امام حسین علیہ السلام کو صلہ پانی نہ پینے کا کیا عطا فرمایا اور خلاصہ اوس باب کا ہم کہتے ہیں کسی قدر ترتیب کلام میں ہم نے اولٹ پلٹ کر دی ہو تاکہ ہمارے بیان میں وہ مطلب بخوبی ادا ہو جاوے جسکی ہم درپے ہیں وَهُوَ أَنَّكَ كَانَ لِلْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي مَاءِ الْفِرَاتِ أَمْرٌ بَعْدَ حَقْوِيٍّ أَوْ رَوَاهُ يَبَاتُ بِكَ أَنَّ آبَ فِرَاتٍ مِثْنِ جَنَابِ مَامُ حُسَيْنٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ جَارِحٌ تَحْتَهُ أَوْ جَارُونَ سَے آپ کو اشقیائے محروم کیا پس مقضائے عدل الہی یہی ہے کہ جارعوض آپ کو عطا فرمائے الْأَوَّلُ هُوَ لَا شَرَّكَ إِلَّا الْعَامُّ لِلنَّاسِ فِي الْمَاءِ فَإِنَّ النَّاسَ كُلَّهُمْ شَرُّكَاءُ فِي الْمَاءِ وَالْكَلَّاءُ بِمِلْحَةٍ حَضَرَتْ كَافِرَاتٍ مِثْنِ يَهْتَاكُمُ بِمِطْرٍ سَبَّ أَدْمَى بِأَنِي مِثْنِ شَرِّكَاءُ أَوْ حَقٌّ وَارْهَوْتُمْ هُنَ آيٍ هِي أَوْسُ بِأَنِي كَسَ حَقٌّ دَارِ سَتَحْتَهُ وَلِذَا جَاءَ الشَّرْبُ مِنْ لَأَنَّهُارِ الْمَمْلُوكَةِ وَإِنْ لَمْ يَأْذِنْ الْمَالِكُ أَسَى وَجُوبَ جُوْنُ كَسَى

عطا کی ہوئی جناب فاطمہ علیہ السلام کو تہی جسدن نکاح جناب سیدہ کا امیر المؤمنین
 علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے ہوا تھا فلَمْ یَرَا عَوَّا اَحَدٌ هَذَا الْحَقُّوْقِ لَهٗ حَتَّی سَمِعَ
 ذَلِکَ لِطِفْلِهِ وَاَرَاہُمْ یَتَلَفَّظُ فَلَکَ یَرْحَمُوْهُ لَیْسَ کَوْفِیُوْنَ لَیْسَ اِنْ جَارِ حَقُوْنَ مِیْنِ سَیْءِ اِیْکَ
 عَن کی بھی رعایت نہ کی یہاں تک اسی پانی سے ایک قطرہ آپ نے شیر خوار کے واسطے طلب کیا
 اور اوس بچے کو دکھلا ہی دیا جبکہ بدن سے پیاس کی گرمی کی کو اوٹھ رہی تھی اور بدن اوسکا
 دکھ رہا تھا ہر بھی اون لوگوں کو اوس بے گناہ پر رحم نہ آیا تُمْ سَمِعْتُمْ ذَلِکَ لِنَفْسِہٖ
 فَلَمْ یُعْطُوْهُ وَاَمَّا عَطِشًا نَّاْ بَعْدَ اَوْسَکَ خَاصِلِیْ ذَاتِکَ وَاسْطَی حَضْرَتِیْ اُوْنِ سَیْ
 پانی مانگا ہر بھی نہ دیا اور پیاس سے وہ جناب شہید ہو گئے فَبَہَذَا اَرْبَعَةُ حَقُّوْقٍ لِلْحُسَیْنِ
 عَلَیْہِ السَّلَامُ یَہَا کَاکَا اِسْتَحْقَاقُہٗ لِمَاۤءِ اَوَّلِیْ وَاَتَمَّ یَہَا جَارِ حَضْرَتِیْ اِمَامِ کَیْ اِیْسَ
 تھے جبکہ سبب سے فرات کے پانی میں کوفیوں کو دینے اور پلانے میں حضرت کو پورا استحقاق
 تھا جو کسی فرد بشر کو تھا وَقَدْ اَثَرُ عَطِشَہٗ الَّذِیْ قَدْ کَانَ مُدًّا ثَلَاثَۃً اَیَّامًا فِیْ اَوَّلِیْ
 اَعْتَصَاۤءِ یَہِ تِیْنِ دِنِ کی پیاس جو حضرت کو تہی اسنے آپ کے چار اعصابے جسمانی میں اثر
 کیا تھا اَحَدُہَا الشَّفَۃُ الدَّابِلَۃُ مِنْ حَرِّ النَّظْمَاۤءِ پہلے تو ہونٹھ میں اثر کیا جو سو کہہ کر
 پڑمروہ ہو گیا تھا وَالکَبِیْدُ مَفْتِیْتُ لِعَدَمِ الْمَاۤءِ اور جگر پارہ پارہ ہو گیا تھا پانی کے
 نہ ملنے سے کَمَا قَالَ ۚ وَاَخْبَرَ بِذَٰلِکَ حِیْنَ اَظْہَرَ عَطِشَہٗ وَلَمْ یَکُنْ قَدْ اَظْہَرَ ۚ
 قَبْلَ ذَٰلِکَ چنانچہ خود حضرت نے فرمایا اور جگر کے پارہ پارہ ہو جانے کی خبر دی جسوقت
 آپ نے اپنی پیاس کا اظہار کیا تھا اور اوس سے پہلے اس حال کو آپ نے بیان نہیں کیا تھا
 وَذَٰلِکَ حِیْنَ کَانَ وَاَقْعًا قَدْ یَبِیْضُ مِنْ حَیْوٰتِہٖ بِحِیْثُ عَلِمَ اَنَّهُمْ یَعْلَمُوْنَ بِاَنَّہٗ
 لَا یَعِیْشُ بَعْدَ ذَٰلِکَ اور یہ بات اسوقت آپ نے بیان کی ہو جب کڑے ہوئے تھے
 اور زندگی سے پیاس ہو چکی تھی اور یہ بھی آپ کو معلوم ہو گیا تھا کہ یہ اشتہا جانتے ہیں کہ اب
 حسین بن علی علیہ السلام زندہ نہیں رہ سکتے ہیں قَالَ لَآ اَنْ اِسْقُوْنِیْ قَطْرَۃً مِنَ الْمَاۤءِ
 فَقَدْ تَفَشَّتْ کَبِدِیْ مِنَ النَّظْمَاۤءِ فرمایا آپ نے کہ ایک قطرہ پانی کا مجھ کو یاد کہ پیاس
 کی شدت سے جگر کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے ہیں اَلثَّالِثُ اللِّسَانُ تَجَوَّوْخٌ مِنْ شِدَّةِ الْکَوْرِ

علی اکبرؑ نے اپنے باپ سے کہ اے پدر بزرگوار یہ میرے نانا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 محکوم جام کو ترلا دیا ہوا اب اسکے بعد میں کہی پیاسا ہوں لگا دینے کے قول اَحْسِن
 عَلَیْہِ السَّلَامُ کہ حَیْنَ اَبْرَزَہُ لِلْجَمَادِ اس روایت کی تصدیق اوس حدیث
 سے ہوتی ہے کہ جناب امام حسین علیہ السلام نے جب اس شاہزادہ کو جہاد کے واسطے بھیجا
 تھا فرمایا تھا یا بُنَیَّ سَوْفَ یَسْقِیْکَ جَدُّکَ بِکَاسِہِ الْاَوْفَى الَّذِیْ لَا تَطْمَآ بُعْدُہُ
 اَبَدًا اے میرے فرزند قریب وہ زمانہ ہے کہ تمکو تمہارے نانا اپنی پوری جام بہریت
 اب میرا بکرنگی کہ پھر تمکو کہی پیاس نہ لگیگی وَ اَيْضًا جَعَلَ اللّٰهُ الْکُوْثَرَ حَقًّا لِّمَنْ بَلَیَ
 عَلَیْہِ یَرْوِیْہِ مِنْہُ یَوْمَ الْعَطَشِ الْاَکْبَرِ اور نیز کوثر کو خدائے حق اس شخص کا مقرر
 کیا جو شخص آپ کی مصیبت پر رونے اور سن آج کوثر سے سیراب کیا جائیگا جس کی
 پیاس سے بڑھکر کوئی پیاس نہیں ہے یعنی قیامت کے دن وَقَدْ وَفَّی اللّٰهُ کَمَا اَلٰی
 الْحُسَیْنِ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَمَنْ اسْتَشْہَدَ مَعَہُ مِنْ عَطَشٍ ذَٰلِکَ الْیَوْمَ لَا تَنْہَمُ
 قَدْ عَطَشُوْا بِالْعَطَشِ الْاَکْبَرِ یَوْمَ عَاشُوْرَا اور نیز خدائے اوس جناب کو مع شہداء کوثر
 تشنگی روز قیامت سے بچایا اسلئے کہ وہ لوگ بڑی پیاس کا استمان روز عاشورا دیکھ
 تھے اِنَّ الْکُوْثَرَ اِنْ جُعِلَ جَزَاءً لِّکَثِیْرٍ مِّنَ الْاَعْمَالِ الْحَسَنَةِ لَکِنْ خُصُوْصِیَّۃً
 بِالْحُسَیْنِ عَلَیْہِ السَّلَامُ اِنَّ الْکُوْثَرَ یَفْرَحُ بِشُرْبِ لُبَّاکِی عَلَیْہِ مِنْہُ پھر یہ بھی جانتا
 تھا ہے کہ اگرچہ کوثر بہت سے اعمال خیر کے جزا خدائے مقرر کی ہے مگر خصوصیت جناب
 امام حسین علیہ السلام کو یہ ہے کہ جب آپ کی مصیبت پر رونے والا آب کوثر پیگیا کوثر کو
 فرحت اور سرور حاصل ہوگا الثَّانی مِنْ تِلْکَ الْعَطِیَّاتِ الْاَدْبَعُ مَاءُ الْجَنَّاتِ
 دوسرا پانی جو خدائے عوض میں تشنگی کے حضرت کو دیا وہ آب بہشت ہے یعنی جہنم
 الْبَکَاۃُ عَلَیْہِ فِیْزِیْدُ عُدُوْہُ بِہَا کَمَا فِی الرَّوَّاقِ الْمَحْبُوْرَةِ آب بہشت اور انشورین
 ملا دیا جائیگا جو آپ کی مصیبت میں نکلے ہیں پس ونکی شیرینی زیادہ ہو جائیگی چنانچہ ایک
 روایت معتبرہ سے روایت کرتی ہے الثَّالِثُ مَاءُ الدُّمُوْعِ جَعَلَهَا اللّٰهُ کہ تیسرا پانی جو عین
 تشنگی آپ کو ملا ہو وہ آنسو رونے والوں کے ہیں آپ کی مصیبت پر جنکو خدائے آپ کے واسطے

خاص کیا ہو فانہ صریحہ الد معہ وانہ قلیل العبرة اسلیم کہ وہ جناب شہید ہو گئے اور
 آنسو آپ کی آنکھوں سے جاری رہے اور شہید ہو گئے جسوقت کہ اہل حرم اور مخدرات عصمت کہے
 ہوئے سامنے رو رہے تھے فی علی اثر اسلیم پس یہ آنسو ایسے مخصوص اس جناب سے ہوئے کہ
 آپ کے نام لینے کے بعد مومن کی آنکھوں سے جاری ہوتے ہیں و علی اثر کا ہوا سیمہ
 اور بعد آپ کے نام لینے کے جو لقب آپ کا ثناء گرسنہ مظلوم وغیرہ کہا جاتا ہو اور بیان کیا
 جاتا ہو اس کے بعد جاری ہوتے ہیں و علی اثر کو مصیبت اور جسوقت آپ کی مصیبت کا
 ذکر ہوتا ہو اسوقت ہی یہ آنسو جاری ہوتے ہیں و علی اثر نظریہ یا جب آپ کے مصائب کا
 حال لکھا ہوا نظر آتا ہو یا جب آپ کا روضہ مقدس یا شبیر روضہ کی نظر آتی ہو اسوقت
 ہی یہ آنسو جاری ہوتے ہیں و علی اثر شہم تربتہ اور جسوقت آپ کی خاک تربت ہو گئی جا
 اسوقت ہی آنسو جاری ہوتے ہیں و لکھا صد ر ذلک البکاء عن النبی فی تلك
 المحالات کما هو مروي بلا خلاف فلذا اصار منذ وبالنساء مخرجہ بالاسوة
 الحسنیہ پر چونکہ رونا ان سبب وقات میں خود جناب رسالتا م کا فریقین کے روایت ہے
 لہذا ہم استیون پر ضرور ہوا کہ سنت نبی کو بنظر حسن اطاعت اور پیروی کی سجالات میں اور ہم ہی ان قات
 میں خود جناب رسالتا م کے رونے کو یاد کر کے روئیں اور اربع کل ماء عذاب بارہ
 کثیر بہ احببہ و مولیہ فان الحسنین فیہ حق الذکر چوتھا وہ پانی جو عوض شہی
 امام حسین کے سمجھا جاتا وہ یہ ہو کہ جو آب سرد اور شیرین کوئی دوست اور پیروی کرنیوالا حضرت کا
 پیچھے پیتے وقت اس پر لازم ہو کہ حضرت کی پیاس کو یاد کرے فانہ قال شیعہ
 ان شربتم ماء عذاب کا ذکر کوئی اسلیم کہ خود حضرت فرمایا ہو کہ اسی میرے دوستو جب تم
 آب شیرین پیو تو مجھ کو یاد کرو وقال الصادق عرائی ما شربت ماء ابارہ الا ذکرک
 الحسنین جناب صادق فرماتے ہیں جب میں نے پانی یا حضرت امام حسین کو ضرور یاد کیا
 واستفقاء ذلک الحق بان تقول بعد شرب الماء سلام اللہ علی الحسنین و اہل بیتہ و احمدا
 و لعن اللہ قاتل الحسنین و احمدا یہ اور یہ حق پورا اسطور پر روا ہوتا ہو کہ بعد پانی پینے کے
 یہ دعا طرے سلام خدا کا حسین اور اہل بیت و راونے احماد پر اور منت خدا کی اور کب قاتلوں پر ہو

باب چہل و سوم حرا بن یزید ریاحی کا لشکر عمر سعد سے ٹکڑے ہو کر
عاشوراء حضورؐ کی خدمت امام حسین علیہ السلام کا ارادہ کرنا اور
چند حالات اور سوقت کے جو حر کو پیش آئے اور تحقیق اس
امر کی کہ کس وقت حضرت کی خدمت میں پہونچے

ثُمَّ لَمَّا كَانَ مِنَ أَهْلِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَا كَانَ وَاجْتَمَعَ عَسَاكِرُ ابْنِ
زِيَادٍ كُلُّهُمْ يَطْلُبُونَ التَّقَرُّبَ إِلَى اللَّهِ بِقَتْلِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
پھر جو کچھ حضرت امام حسین علیہ السلام پر بعد داخل ہونے کے دشت کربلا میں گذرنا
تھا گذر چکا تھا انیکہ لشکر ابن زیاد بھی کربلا میں پہونچ گیا اور ایسے ایسے اشقیاء اور
لشکر میں جمع ہوئے جنکے اعتقاد میں پناہ بخدا یہ بات تھی کہ حضرت کا شہید کرنا خدا کی
خوشنودی کی بات ہو وَمَنْعُوهُ مِنَ الْمَاءِ وَأَحَاطُوهُ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ حَتَّى
أَنَّهُ اسْتَمَلَ كَيْلَةً وَاحِدَةً فِي النَّاسِيعِ مِنَ الْعُكُومِ سَاتُوْن تَابِخَ سَعَةٍ تَوَابَنِي هِيَ
حضرت پر بند ہو گیا اور ہر طرف سے آپ کو گھیر لیا یہاں تک کہ نوین تابخ کا دن گذرے
ایک شب کی مہلت آپ نے طلب کی بڑی دشواری سے ملی فَكُنَّا أَصْحَابَ الْحُسَيْنِ
عَلَيْهِ السَّلَامُ وَتَلَاقَ الرِّجَالُ إِلَى مَيْدَانِ الْحَرْبِ فَاخْتَلَفَتِ الرِّوَاةُ فِي خُرُوجِ
الْحَرْبِ نَحْوَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَتَلَ كَانْ لَشَكْرٍ سَوَارًا وَرِجَالًا مَعَ
عاشوراء سے صف آرائی کرنے لگے اور اڑنے پر آمادہ ہوئے اب راویوں کا اختلاف ہو
کہ حرا بن یزید ریاحی کس وقت ٹکڑے ہو کر حضرت امام حسین علیہ السلام سے ملے ہیں فَكُنَّا مَعَ
قَالَ أَنَّهُ خَرَجَ إِلَيْهِ بَعْدَ خُطْبَةِ خُطْبَتِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلَمْ يُقْتَلْ
بَعْدَ مِنْ أَمْتَحَابِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَحَدٌ رَوَاهُ الْحَجَلِي رَحِمَهُ اللَّهُ
بعض راویوں کا یہ قول ہو کہ حرا و سوقت نخلے ہیں جسوقت حضرت امام حسین علیہ السلام نے
وہ خطبہ طولانی ارشاد فرمایا ہو جس میں کل حالات بد انجامی یزید اور پیروان یزید کی بیان

کیے ہیں اور ابھی تک کوئی شخص اس صحابہ امام حسین علیہ السلام میں سے شہید نہیں ہوا تھا
 اسی خطبہ کو سنکر ہر حرا بن یزید ریاحی اس لشکر سے جدا ہو گئی اور یہی روایت شہور ہو
 اور حرا بن یزید ریاحی نے انہیں خراج کے بعد ان کے اہل اولیٰ اولیٰ راہ
 عسریں سقید الیٰ الحسین علیہ السلام سہما کثرت فی الیہ من الزمان
 ما لاحدا لہم وقیل بذلک الرقی خمسون من اصحاب الحسین علیہ السلام
 کما ذکرہ السید رحمہ اور بعض راویوں نے یہ کہا ہے کہ حرا بن یزید ریاحی اور سقوت
 نکلے ہیں جسوقت سب سے پہلے ایک تیر عمر سعد نے حضرت کی طرف مارا اور پھر بشمار تیر اور
 بروایت دس ہزار تیر حضرت کی طرف دفعہ چلائے گئے کہ پچاس اصحاب حضرت کے اسی
 حملے میں کام آگئے اسکو جناب سید ابن طاووس نے لکھا ہے ومنہم من قال وهو
 ابو مخنف انہ خرج نحو الحسین علیہ السلام حین لم یبق احد من اصحابہ
 واقربائہ واستشهدوا جہینا اور بعض راویوں نے یہ کہا ہے کہ حرا اور سقوت نکلے ہیں اور
 حضرت کے پاس پہنچے ہیں جسوقت کوئی شخص آپ کے اصحاب اور عزیزوں میں سے
 باقی نہ رہا تھا سب شہید ہو چکے تھے یہ قول ابو مخنف کا ہے ولا قوی عندی خروجه
 بعد الخطبة واستماع اولی الاستغاثة والواعیۃ اور میرے نزدیک قوی روایت
 وہی ہے کہ حرا بن یزید ریاحی وہ خطبہ سنکر اور پہلا استغاثہ حضرت کا سنکر نکل پڑے اور
 یہی انکو حضرت نے حکم ہی دیا تھا چنانچہ ہم نے باب عبداللہ جعفری راہزن کی حالات میں
 بیان کیا ہے وتلك الخطبة رواها اكثر ارباب المقاتل كذا في من اخرها
 بعض ما يناسب المقام واللفظ لمولا المجلس رحمہ اس خطبہ کو اکثر ارباب مقاتل نے
 ذکر کیا ہے بہت بڑا خطبہ ہے ہم اس میں سے چند فقرات آخر خطبہ کے جو مناسب اس مقام کے
 ہیں لکھتے ہیں اور الفاظ وہی ہیں جنکو بحار میں نقل کیا ہے قال الحسین علیہ السلام
 لا اثم ولا تلبثون بعد هذا الا كثر ث ما يؤكب الفرس حضرت امام حسین علیہ السلام نے
 فرمایا آگاہ ہو جاؤ لے گروہ کو فدا اور شام بعد ان بدعتوں کے جو ہم پر کر رہے ہو تم دنیا میں
 اتنی ہی دیر رہو گے جتنی دیر آدمی گھوڑے پر چڑھتا ہے یعنی بہت جلد تباہ ہو جاؤ گے

حَتَّى يَدُورَ بِكُمْ دَوْرُ الرَّحْمَةِ ثُمَّ عَرِّدْ كُنَا إِلَىٰ آتِيٍّ عَنْ بَدْرٍ هَانٍ تَكُنْ تَهَارُحَالٍ
 ہو گا کہ آسمان کی گردش تمہارے سروں پر ایسی ہوگی اور اس طرح ہر دم پیسے جاؤ گے
 جس طرح غلہ کو چکی پسینہ دیتی ہے یہ وہ عہد و پیمان ہے جو مجھ سے میرے والد بزرگوار نے
 ارشاد کیا ہے کہ میرے نانا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونٹ اس عہد و پیمان کی
 خبر دی ہے فَاجْمَعُوا أَمْوَالَكُمْ وَشُرَكَاءَكُمْ ثُمَّ كِيدُوا فِي جَمِيعِهَا وَلَا تَنْظُرُوا ابْنَ تَمِيمٍ
 اپنی قوت اور حکومت کو کچا کر لو اور جس قدر تمکا و شرکاء اس ظلم کرنے میں بہم پہنچیں
 سب کو جمع کر کے جو مکہ جیسے کرنا ہو سب کر لو اور کچھ اوٹھا نہ رکھو اور نہ مجھے حملت دو
 اِنَّ تَوَكَّلْتُ عَلَىٰ اللَّهِ سَرَّيْ وَرَبِّكُمْ مَا مِنْ دَابَّةٍ اِلَّا هُوَ اخَذُ بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ سَرَّيْ
 علی صراط مستقیم میں نے خدا پر بہروسہ کیا ہے جو میرا اور تمہارا دونوں کا پروردگار
 ہو اور کوئی چلنے والا جاندار ایسا نہیں ہے جسکی پیشانی دست قدرت میں خدا کی نہ میرا
 پروردگار صراط مستقیم پر ہو اَللّٰهُمَّ احْبِسْ عَنْهُمْ قَطْرَ السَّمَاءِ وَابْعَثْ عَلَيْهِمْ
 سَيِّئِينَ كَسْبُنِي يَوْمُ شَفَاعَہِ خداوند بارش باران کو ان لوگوں کے ملک سے بند کر دے
 اب ایک قطرہ پانی کا نہ برے اور سات برس تک خشک سالی اور قحط اپنا ایسا پڑے
 جس طرح زمانے میں حضرت یوسف علیہ السلام کے مصر میں پڑا تھا مراد حضرت کی یہ ہے کہ
 آدمی کو آدمی کہا جائے اور یہ سب ہلاک ہو جائیں وَسَلِّطْ عَلَيْهِمْ غَلَامَ تَقِيْفٍ يَسْقِيهِمْ
 کاسا مَصْبُورَةً ان اشتیاء پر اس لڑکے کو مسلط کر دے جو دیر جوان ہے اور مختار ثقفی
 کے نام سے مشہور ہے وہی لڑکا انکو کاسہ سے مرگ تلخ اور ناگوار پلائے وَلَا يَدْعُ
 فِيْهِمْ اَحَدًا اِلَّا قَتْلًا بِقَتْلَةٍ وَصَرْبَةً بِصَرْبَةٍ اور اس مختار ابو عبیدہ ثقفی کو
 ایسا مسلط ان پر کر دے کہ ان میں سے کسی کو نچوڑے جسے کسی کو قتل کیا ہے او سکودہ
 مختار قتل کرے اور جس شقی نے ان میں سے کسی کو چوٹ کا آزار پہنچایا ہے یعنی کوڑا
 یا طمانچہ وغیرہ مارا ہے او سکودہ اسی طور پر سزا دی یَنْتَقِمُ لِيْ وَلَا لِوَلِيَّائِيْ وَاهْلِ بَيْتِيْ
 وَاشْيَاْعِيْ مِنْهُمْ یہ سب باتیں مختار اس غرض سے کرے کہ میرا اور میرے دوستوں کا
 اور میری اہل بیت اور میرے پیروؤں میں سے جو ظلم ان اشتیاء نے کیا ہے اس کا انتقام لے

فَاَمْتَهُمْ غُرُوقًا وَكَانَ بُوْنَا وَخَذَلُوْنَا وَ اَنْتَ سَرَبْنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَ اَلَيْكَ
اَذْبَنَّا يَا اِيكَ اَمْتَهُمْ اِنْ مَكَارُونَ لَمْ يَكُوْا فَرِيْبٌ دِيَا اُوْر مَسْجِدِ جَهَنَّمَ بُوْلِيَا
ہماری تکذیب کی اور ہمکو چوڑ دیا نصرت سے ہمارے انکار کیا اسیواسطیہ عذاب کے
قابل ہیں تو ہمارے پروردگار ہر تجھ پر عین ہر وسہ کیا ہی اور تیری طرف رجوع قلب ہمارا ہی
اور تیری ہی طرف سب کی بازگشت ہو تم قَالِ ۛ اَيْنَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ اُدْعُوْا اِلٰی
عُمَرَ فَلَمْ يَجِدْهُ وَ كَانَ كَارِهًا لَا يُحِبُّ اَنْ يَّاْتِيَهُ پھر حضرت نے فرمایا کہ ہر سے
عمر ابن سعد اسکو میرے سامنے لاؤ لوگوں نے عمر سعد کو بلایا۔ اوس ملعون کو اسوقت
سامنے حضرت کے آنا بہت ہی ناپسند تھا اسلیے کہ آپ جوش خروش میں تھے اسکو نہیں
منظور تھا کہ آپ کے سامنے آئے قَالِ ۛ يَا عُمَرُ اَنْتَ تَقْتُلُنِيْ تَوَعِّدُنِيْ اَنْ يُّوَلِّيَكَ
الدَّعِي ابْنُ الدَّعِي بِلَادِ الرَّيِّ وَ جُرْجَانِ حضرت نے فرمایا کہ اے عمر ابن سعد تو مجھکو
قتل کرتا ہو گمان تجھکو یہ کہ حرامی ابن حرامی تجھکو حاکم بلاد رے اور جرجان کا مقرر کرے گا
وَ اَللّٰهُ لَا تَنْهٰ بِذَلِكَ اَبَدًا عَمَّا هُوَ دَاخِلٌ اَقْسَمُ بِرُخْصَةِ اَبَدًا لِّمَنْ هُوَ غَايِبٌ
عَمْدِ مَعِيْنَ ہوجکا ہو فَاَصْنَعْ مَا اَنْتَ صَانِعٌ فَاِنَّكَ لَا تَقْرَهُ بَعْدِيْ بَدْنِيَا وَ لَا اَخْرَجُ
اب کرے جو کچھ تجھکو کرنا ہو یقین جان کہ بعد میری شہادت کے نہ دنیا میں تجھکو خوش رہنا
نصیب ہو گا نہ آخرت میں وَ كَاَنِّيْ بَرَأْسِكَ عَلٰی قَصْبَتِكَ قَدْ نَصَبْتُ بِالْكُوفَةِ تَرَامِكًا
الصَّبِيَّانُ وَ يَنْجِدُ وَ نَدَّ عَرَضًا بَيْنَهُمْ گویا میں تیرے سر کو اسوقت دیکھ رہا ہوں کہ
ایک لابی چھڑ پر کوفہ میں بلند کیا گیا ہو اور لڑکے اسکو تہہ وغیرہ مار رہے ہیں اور اسکو
نشانہ بنایا ہو فَاغْتَاظَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ مِنْ كَلَامِهِ ثُمَّ صَرَفَ بِوَجْهِهِ عَنْهُ
عمر بن سعد کو یہ کلام حضرت کا سنکر غیظ و غضب طاری ہوا اور منہ اپنا حضرت کی طرف سے
پھیر لیا وَ نَادَى بِأَصْحَابِهِ مَا تَنْتَظِرُونَ يٰۤهٰ اَحْسِلُوا بِأَجْمَعِكُمْ اِنَّمَا هِيَ اَكْلَةٌ وَاحِدَةٌ
اور اپنے لشکر کو پکارا اب کیا انتظار باقی ہو جو اسے آویزش نہیں کرتے ہو سب ملکر انپر
ٹوٹ پڑو یہ کہتے ہیں ایک لقمہ سے زیادہ نہیں ہیں یعنی ایک ہی حملہ میں ان سب کا کام
تمام ہو جائیگا ثُمَّ اَنَّ الْحُسَيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ دَعَا بَعْضَ مَنْ سَأَلَ سَوَّلَ اَللّٰهُ

[illegible]

[illegible]

امام حسین علیہ السلام نے بروز ملاقات حرف فرمایا تا چنانچہ اسکا بیان سننے باب ملاقات
 میں گزریا تو اور یہ بھی لکھ دیا ہو کہ پیشین گوئی بطور اعجاز کے حضرت نے کی ہے
 فَإِنْ كَانَ هَذَا فَقَدْ صَحَّ قَوْلُ الْأَمَامِ بِكَلَامِهِ نَبِيَّهُ قَدْ كُنَّا يَا أَخِي وَكَانَ تَكُنْ
 مِنْ الْعَاقِلِينَ یہ اگر مہاجر بن اوس وہی ہو یعنی انہیں صحابی کا بیٹا ہو چکا ہو اوس
 نام تھا پھر تو کلام حضرت امام حسین علیہ السلام کا پورا پورا ارادہ دیکھو تو نون پہنچے ہو گئے
 اوس باب کو دیکھو اور اوس کے مقام یاد کرو اور جو پہنچے لکھ دیا ہو اوس کو نہ ہو لو و نہ کعبہ
 إِلَى أَهْلِ الْبَرِّ وَآيَةٍ وَمَقُولُهُمْ يَا جَرِّبِنْ أَوَّسٍ اور ہم اصل روایت کی طرف رجوع
 کرتے ہیں اور مہاجر بن اوس سے اور حر سے جو باتیں ہوئی ہیں اوس کو بیان کرتے ہیں
 مہاجر بن اوس نے حر سے کہا تیرا کیا ارادہ ہوا تیرے کہ اُن تَحْلِلْ فَلَمْ يُجِبْهُ الْحَضْرَةُ
 وَأَخَذَهُ مِثْلُ الْفُكْلِ کیا تیرا ارادہ یہ ہو کہ حضرت امام حسین علیہ السلام پر حملہ کرے گا
 کرنے کچھ اوس کو جواب ندیا اور تمام بدن حر کا تہا رہا جوڑ بند اوس کے مل رہے تھے
 أَقُولُ وَلَا يَبْعُدُ أَنْ يَكُونُوا إِذَا تَعَادُ مَقَاصِلَ تَحْوِيَّتِنَا كَرِهَ لِمَا قَالَ الْحَسِينُ
 عَلَيْهِ السَّلَامُ يَوْمَ وَرُودِهِ بِحَضْرَتِهِ مِثْلُ مَا بَيْنَ كِتَابِهِنْ حر کے جوڑ بند کا ہلنا اور نہیں
 اس وقت تہر تہری پڑ جائیگا یہی سبب معلوم ہوتا ہو کہ اس وقت حر کو جو باتیں بطور
 پیشین گوئی کے حضرت امام حسین علیہ السلام نے بروز اہل ملاقات اس سے کہی تھیں
 سب یا راگمیں وَتَيَقَّنْ بِأَنَّهُ قَدْ أَذْنَبَ ذَنْبًا عَظِيمًا فَإِنْ لَمْ يَصِلْ إِلَيْكَ
 الْحَسِينُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلَمْ يَتَّبِعْ عَلَى يَدِهِ فَخَوْفِي لَكَ لَوْلَا سَفَلُ مِنَ النَّارِ
 حر کو اس وقت یقین ہو گیا ہو کہ اگر حضرت تک نہ پہنچا اور حضرت کے ہاتھ پر جا کر توبہ
 انکی تو قعر جہنم میں پڑے گا اور اسفل السافلین میں اسکا مقام ہوگا وَالْمَوَاسِعُ
 مِنْ عَدَمِ التَّوَصُّلِ ظَاهِرَةٌ فَإِنَّهُ فِي عَسْكَرِ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ وَالنَّاسُ قَدْ
 صَمَّوْا عَلَى قِتَالِهِ اور موافق اور روکنے کی چیزیں حر کو حضرت کے پاس پہنچنے کو
 تو ظاہر ہیں اس لیے کہ اس وقت یہ لشکر عمر سعد میں ہو اور تمام آدمی اوس لشکر کے
 حضرت سے لڑنے پر تھے ہوئے ہیں فَيَكُونُونَ كَالْبَعِثَةِ الْكَلْبِ مَنْ يُرِيدُ

نُصْرَةَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وہی لوگ روکنے والے اور منع کرنے والے ہیں جو شخص
 ارادہ نصرت امام حسین علیہ السلام کا کرے گا سیکو او سے جانے دینے والا یلیق بشان
 الْحَمْدُ اَنْ يَزِيدَ تَعَدًا مَفَاصِلَهُ خَوْفًا مِنَ الْحَرْبِ وَخَوْفًا عَلَى نَفْسِهِ وَاهْلِهِ وَابْنِهِ
 قَدْ هَكَاهُ اللَّهُ كَمَا يَأْتِي اُور یہ بات حرکی شان کے لائق نہیں ہو کہ لڑائی کے خوف
 سے اس کے جوڑ بندہ ملین خواہ اپنی جان پر خوف کرتا ہو یا اپنے اہل و عیال کے خیال میں
 خوف زدہ ہوا ہو اس لیے کہ حرکت تو ہدایت الہی پوری ہو چکی تھی چنانچہ اس کا بیان گذر چکا
 اور آتا بھی ہو اب ہم بقیہ روایت کو لکھتے ہیں فَقَالَ لَهُ اَلَمْ يَأْجُرْ اَنْ اَمَرَكَ لِمُصْرِيْثٍ
 وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ مِنْكَ فِي مَوْقِفٍ قَطُّ مِثْلَ هَذَا مَا جَرَأَ اَوْسَ لَمْ يَنْزِلْ مِنْكَ
 جب تہراتے ہوئے دیکھا کہ تیرے حال سے اس وقت مجھے سخت تعجب ہو قسم بخدا میں نے کبھی
 تجھ کو اتنا ہراسان کسی لڑائی میں نہیں دیکھا ہو جیسا اس وقت تیرا حال ہو رہا ہے
 وَلَوْ قِيلَ لِيْ مَنْ اَسْتَجِمُّ اَهْلًا لَكُوفَةً كَمَا عَدَا وَتَكَتْ فَمَا هَذَا الَّذِي اَرَى مِنْكَ
 اگر مجھے کوئی پوچھتا کہ اہل کو فہم میں سب سے زیادہ شجاع اور بہادر کون ہو میں تیرا ہی
 نام لیکر بٹھرتا اور سیکام نام نہ لیتا اس وقت حال تیرا کیا ہو جو اس قدر مضطرب ہو رہا ہے
 فَقَالَ لَهُ اَلَمْ نَحْرَأْ اَنْ يَزِيدَ تَعَدًا مَفَاصِلَهُ خَوْفًا مِنَ الْحَرْبِ وَخَوْفًا عَلَى نَفْسِهِ وَاهْلِهِ وَابْنِهِ
 عَلَى الْجَنَّةِ شَيْئًا وَلَوْ قُطِعَتْ وَاُحْرِقَتْ حَرْنُ كَمَا اے مہاجر بن اوس مجھے اس وقت
 اس بات کا تردد ہو کہ بہشت میں جاؤں یا دوزخ کو اختیار کروں پس تجھ کو معلوم
 ہو جائے کہ قسم بخدا میں بہشت پر کسی چیز کو ترجیح نہ دوں گا اگرچہ میرے بدن کے
 ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے جائیں اور اس کے بعد آگ میں جلا دیے جائیں ثُمَّ صَرَبَ قَرْنَهُ
 فَحَقَّقَ بِالْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ یہ کھڑکھوڑے کو اپنے خیز کیا اور فوراً حضرت امام حسین
 علیہ السلام سے ملیا وَقَالَ اَبُو مُخَنِفٍ اِنَّ الْحَمْدَ لِمَا عَزَمَ اللّٰهُ عَلَى اَقْبَلِ عَلَى
 عَمِّهِ ابْنِ قُرَّةَ وَاسْتَدْعَى مِنْهُ اَنْ يَسِيرَ مَعَهُ بِبُصْرَةَ الْحُسَيْنِ فَقَابِلِي
 عَنْ ذَلِكَ وَقَالَ مَا لِيْ بِذَلِكَ حَاجَةً اَبُو مُخَنِفٍ کہتے ہیں کہ جس وقت حرنے حضرت سے ملنے کا
 ارادہ کیا اپنے چچا ابن قرہ کے پاس گیا اوس سے درخواست کی کہ میرے ہمراہ تم ہی نصرت امام حسین

کرنے چلوادینے انکار کیا اور کہا کہ مجھے اسکی کچھ حاجت نہیں ہو فترکہ وَاَقْبَلَ عَلٰی وَلَدَيْهِ وَقَالَ
 يَا بَنِيَّ لَا صَبْرَ لِيْ عَلَى النَّارِ وَلَا عَلَى اَنْتَعَصِبَ لِحَبَارِهِ وَلَا اَنْ يَكُوْنُ خَصْمِيْ غَدًا اَحْمَدُ
 الصَّخْتَارِ چچا کو اپنے تو بحال خود چوڑ کر حرا اپنے بیٹے کی طرف متوجہ ہوئے اور کہنے لگے کہ اسے فرزند
 مجھ کو دوزخ میں جہنم ابد الّا با و پسند نہیں ہونے اسکی میں برداشت کر سکتا ہوں ورنہ غضب آبی کا
 تحمل مجھے ہو سکیگا اور نہ اسکے برداشت مجھ کو ہو کہ فداے قیامت میں مجھے جناب احمد مختار ندی
 خون ناحق امام حسینؑ کے ہوں یا بَنِيَّ اَمَا تَرٰى اَلْحُسَيْنَ يَسْتَفِيْثُ فَلَا يُنَاثُ وَيَسْتَجِيْرُ
 فَلَا يُجَاوِرُ اَوْ فِرَزَنْدَمِيْرَ تَمْنِيْنَ وَيَكْتُمُ هُوَ كَهَضْرَتِ اِمَامِ حُسَيْنٍ فِرَا دَكْرَتِيْ هِيْنَ اَوْ كُوْنِيْ اَوَّلِيْ فِرَا دَكُو
 نِيْنَ ہونچتا ہی اور پناہ طلب کرتے ہیں کی طرح او کو پناہ نہیں ملتی یا بَنِيَّ سِرْبًا اِلَيْهِ نَفَاتِلُ
 بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَعَلْنَا نَقُوْزُ بِالشَّهَادَةِ وَنَكُوْنُ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ اے فرزند چلو ہمارا ساتھ
 اوس جناب کی طرف شاید کہ ہم درجہ شہادت کو پہنچ جائیں اور سعادت مند و نین داخل ہو جائیں
 فَقَالَ اَوَّلُكُمْ حُبًّا وَاَكْرَمُهُمْ حُرْمَةً بِيْرُ نِيْ كَمَا بَسْرُ خَشِيْمٍ مَّجْنُوْنٍ طَوْرٍ حَلِيْ قَالَ اَبُوْ هَجْرَةَ ثُمَّ
 اَنَّهُمَا حَمَلَا مِنْ عَسْكَرِ اِبْنِ سَعْدٍ كَا نَهْمَا يَرِيْدَانِ الْقِتَالَ حَتّٰى هَجَمَا عَلَى الْحُسَيْنِ
 ابو مخنف کہتے ہیں یہ مکروہ دونوں باپ بیٹے حملہ آور ہوئے اور لشکر عمر سعد سے اس طرح نکلے
 لوگوں کو یہی معلوم ہوا کہ وہ حضرت سے لڑنے جاتے ہیں یہاں تک کہ یکایک خد متین حضرت
 امام حسینؑ کے پہنچ گئے قُلْتُ وَلَا جَلَّ ذٰلِكَ قَدْ اَشْتَبَهَ عَلَى بَعْضِ الرِّوَاةِ وَقَالَ اَنَّ الْحَرَّ
 لَكُمْ لٰكِنْ مِنْ اَنْصَارِ الْحُسَيْنِ مَبْلٌ قَتْلٌ مُّبْغَضًا لَّهِ وَسَقُوْلٌ فِيمَا يَأْتِيْ مَا يُؤْخِذُهُ ذٰلِكَ
 میں کہتا ہوں کہ اس طرح سے کلنا حرا کا لشکر عمر سعد سے ہی موجب اشتباہ بعض راویوں کو ہوا ہی
 اوسنے کہہ دیا کہ حرا انصار امام حسینؑ میں نیتھے بلکہ مثل و کشتگان لشکر ابن زیاد کی حری
 دشمنی میں حضرت امام حسینؑ کے مارے گئے اور ہم اس بات کو باب آئینہ میں بیان کرینگے
 وَقَالَ لِسَيِّدِهِ صَرَبًا اَلْحَرُّ يَفْرِسُهُ قَاصِدًا اِلَى الْحُسَيْنِ مَبْلٌ هُوَ عَلَى رَاسِهِ
 سید ابن طاووس کہتے ہیں کہ حر نے اپنا گھوڑا بڑھایا اس راوے سے کہ جناب امام حسینؑ
 کی خدمت میں حاضر ہوا اور چلتے وقت حر نے ہاتھ اپنا اپنے سر پر رکھ لیا تھا یعنی فریادی کی
 شکل بنائی تھی وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ اَنْتَبْتُ فَنُتِبَ عَلَيَّ فَقَدْ اَرَعَيْتُ قُلُوْبَ

اَوْ لِيَاكُفَّكَ وَكَوْكَاهُ نَسَبُ نَبِيِّكَ اَوْ رَحِمَتُكَ وَاسْتَبَدَّ قَبْلَ غَدَاةٍ اَمَّا سَبْعُ نَجْوَى فَلَمْ يَسْمَعْ مِنْهَا شَيْئًا
 مِثْرِي تَوْبَةً قَبُولَ كَرَمِي اَوْ يَكْفِيكَ كُنَا جَوَامِ رِيحٍ مِثْرِي سَبْعُ نَجْوَى اَمَّا سَبْعُ نَجْوَى فَلَمْ يَسْمَعْ مِنْهَا شَيْئًا
 تِيرَسَ وَوَسْتَمْنَكُ وَنَجْوَى نَجْوَى طَارِي كَيْفَا تَاوَلَتْ رِيحٌ مِثْرِي سَبْعُ نَجْوَى اَمَّا سَبْعُ نَجْوَى فَلَمْ يَسْمَعْ مِنْهَا شَيْئًا
 اَوَّلَ رَسْمِ نَفْسِ بَلَارِيحِي نَحْنُ وَقَالَ لِحَسْبِ الْخَسِيِّينَ اَسْعَلَتْ وَرَاكَ اَنَا عَدَايَاكَ اَوَّلَ رَسْمِ نَفْسِ بَلَارِيحِي
 عَنِ الرَّجُوعِ وَجَعْتُمْ بَلَاً اَوْ حَضَرَ اِمَامُ حَسَنِ سَمِعَ نَحْوَهُنَّ كِي مِثْرِي خَدَا اَبِ بَرَسَمَ هُوَ جَاوَنَ
 مِثْرِي وَهِيَ شَخْصٌ هُوَنَ جَوَامِ سَمِعَ اَبِ بَرَسَمَ هُوَ جَوَامِ سَمِعَ اَبِ بَرَسَمَ هُوَ جَوَامِ سَمِعَ اَبِ بَرَسَمَ هُوَ جَوَامِ
 اَبِ بَرَسَمَ مِثْرِي هُوَ نَفْسِ بَلَارِيحِي اَنَا الْقَوْمُ يَكْفِيكَ مِثْرِي كَمَا اَدَى رَا اَنَا تَابَتْ اِلَى اللَّهِ
 قَهْلُ قَلْبِي مِثْرِي تَوْبَةً اَوْ رَحِمَتُكَ كَمَا اَدَى رَا اَنَا تَابَتْ اِلَى اللَّهِ
 اَمِنْ هُوَ حَسْبِ مِثْرِي اَسْوَقْتُ دِكْرًا بِرَا هُوَنَ اَبِ مِثْرِي خَدَا تَوْبَةً كَرَامَتِ مِثْرِي اَبِ نَزْدِيَا مِثْرِي تَوْبَةً قَبُولَ
 قَبُولَ هُوَ يَنْهِنُ هُوَ فَقَالَ لِحَسْبِ الْخَسِيِّينَ نَحْنُ يَكْفِيكَ اَللَّهُ عَلَيَّكَ فَانْزَلَ اِمَامُ حَسَنِ مِثْرِي فَرَا يَا كَرَامَتِ
 اَسَ حَرَدَا تَوْبَةً تِيرِي قَبُولَ كَرَامَتِ اَبِ كَمُورِ سَمِعَ اَبِ بَرَسَمَ هُوَ جَوَامِ سَمِعَ اَبِ بَرَسَمَ هُوَ جَوَامِ
 حَرَدَا عَرْضِ كِي مِثْرِي كَمُورِ سَمِعَ اَبِ بَرَسَمَ هُوَ جَوَامِ سَمِعَ اَبِ بَرَسَمَ هُوَ جَوَامِ
 هُوَ جَوَامِ وَرَسْمِ هُوَ كَرَامَتِ شَايِدَ مَرُوحِ كِي مِثْرِي سَمِعَ اَبِ بَرَسَمَ هُوَ جَوَامِ
 اَوْ رِيحِ هُوَ كَرَامَتِ سَمِعَ اَبِ بَرَسَمَ هُوَ جَوَامِ سَمِعَ اَبِ بَرَسَمَ هُوَ جَوَامِ
 وَ اَلِ لَنَزُولِ مَا يَصِيرُ اٰخِرُ اَمْرِي اَوْ رَحِمَتُكَ مِثْرِي رَايَةُ زِيَادَةِ كِي هُوَ حَرَدَا مِثْرِي كِي نَفْسِ
 مِثْرِي كَمُورِ سَمِعَ اَبِ بَرَسَمَ هُوَ جَوَامِ سَمِعَ اَبِ بَرَسَمَ هُوَ جَوَامِ
 اَسَ كَلَامِ سَمِعَ اَبِ بَرَسَمَ هُوَ جَوَامِ سَمِعَ اَبِ بَرَسَمَ هُوَ جَوَامِ
 مِثْرِي كَمُورِ سَمِعَ اَبِ بَرَسَمَ هُوَ جَوَامِ سَمِعَ اَبِ بَرَسَمَ هُوَ جَوَامِ
 عَلَيَّكَ فَانْزَلَ اَنَا اَكُونُ اَوَّلَ قِتْلِ بَنِي يَدِيكَ سَيَا بِنِ طَاوُسِ فَرَا يَا حَرَدَا مِثْرِي كِي نَفْسِ
 اَبِ بَرَسَمَ كِي تَوْبَةً اَبِ بَرَسَمَ كِي تَوْبَةً اَبِ بَرَسَمَ كِي تَوْبَةً
 مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَصَاحِبُ الْمَنَاقِبِ اَبْنُ لَا تَبْلَا نَحْنُ قَالَ اَيْضًا فَادَا اَكُنْتُ اَوَّلَ مَنْ يَصْلَحُ فَعَلَّكَ اَكُنْتُ
 اَوْ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَصَاحِبُ الْمَنَاقِبِ وَرَا بِنِ سَمِعَ اَبِ بَرَسَمَ هُوَ جَوَامِ
 يَهْ اَرَزُوهُ كَرَامَتِ مِثْرِي سَمِعَ اَبِ بَرَسَمَ هُوَ جَوَامِ سَمِعَ اَبِ بَرَسَمَ هُوَ جَوَامِ

باب چہلم چہارم حرکا خست ہو کر لڑنے کو جانا اور کیفیت شہادت حجر بن
حر اور تاویل اس روایت کی کہ حر شہید اول کیونکر ہوئے

قَالَ أَبُو اسْحَقَ الْأَسْفَلَانِيُّ وَبَرَزَ مِنْ عَسْكَرِ بْنِ سَعْدٍ فَارِيسٌ وَآتَى إِلَى الْحُسَيْنِ
عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَالَ اَعْلَمُ اَنِّي الْحَجْرُ بْنُ الْحَرِّ وَاَنَا اسْتَشِيْتُ بِدَبْنٍ يَدَيْكَ
مَا اَبُو اسْحَقَ اسْفَرَانِي كَتَبَ مِنْ لَشْكِرِ عُمَرَ سَعْدٍ سَوَارِثُ كُلِّ اَيَّامٍ وَنَهْزَتِ مَامُ حُسَيْنِ
عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ يَهُونَ جُكِرَ اَوْ سَنَ عَرْضِ كِي كِيَا حَضْرَتِ اَبٍ كُو مَعْلُومُ هُوَ جَايَ كِي مِيْنِ حَجْرِ بَنِي
حَرَكَا هُونِ اَوْرِيْنِ اَبٍ كِي سَا مَنِي شَهِيْدُ هُوَا جَا بَتَا هُونِ وَبَرَزَ فِي قَوْمِ بْنِ سَعْدٍ
وَحَمَلَ فِيْهِمْ وَكَمْ يَزَلُ يُقَاتِلُ حَتَّى قَتَلَ مِنْهُمْ مِائَةً وَعِشْرَتَيْنِ ثُمَّ قَتَلَ رَجُلًا لِّلَّهِ
يَا اَمْكِرْ حَرَكَا بَنِيَا لَشْكِرِ عُمَرَ سَعْدٍ بِرَحْمَةٍ اَوْرِيَا اَوْرِيَا سَقْدِرُ لَارَا اَكِيَا سُوْبِيْنِ اَوْمِيُونِ كُو قَتَلَ
كِيَا بَعْدَا اَوْسَكِي شَهِيْدُ هُوَا كِيَا رَحْمَتِ خُدَا كِيَا اَوَسِيْرُ هُوَا فَلَمَّا نَظَرَ اِلَيْهِ اَبُوهُ فَرَحَ فَرَحًا
مَشْدِيْدًا وَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اسْتَشِيْتُمْ وَلَدِي قَدْ لَمْ اَلْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
جَبْ حَرِيْنِي لِيْنِي بَنِي كُو دِكِيَا كِيَا اَسْ بَهَا دَرِي كِيَا بَعْدُ رَجْهَ شَهَادَتِ كُو بِي يَهُونَ كِيَا حَرَكُو
بَدْرُ عِبَادَتِ اسْكِي خُوشِي هُوَلِي اَوْر كِنِي لَكِي حَمْدُ كَرْتَا هُونِ مِيْنِ اَوْسِ خُدَا كِيَا خُبْنِي مِيْرِي
بَنِي كُو مِيْشِ نِگَا اَمَامِ حُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ كِيَا رَجْهَ شَهَادَتِ بِرِي يَهُونِيَا اَيَّامُ اَنِي اَرَا
اَلْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَالَ يَا مَوْلايَ وَلَدِي اسْتَشِيْتُمْ بِدَبْنٍ يَدَيْكَ
وَاَنَا تَابِعُ لَكِي بِرِ حَرِ خُدَتِ مِيْنِ حَضْرَتِ اَمَامِ حُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ كِيَا اَنِي اَوْر كِنِي لَكِي
لَا مِيْرِي سُوْلَا مِيْرَا بَنِيَا اَبٍ كِي سَا مَنِي شَهِيْدُ هُوَا جَا بِيَا مِيْنِ بِي اَوْسَكِي بِحِي جَا تَا هُونِ
اَوْر طَالِبِ شَهَادَتِ هُونِ فَقَالَ اَلْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِمْبَرُ حَتَّى اَنِي يَا بَنِيَا
حَضْرَتِ نِي فَرَا يَا كِيَا اَسْ حَرَاتِنِي دِيْرُ ثَرَا جَا كِيَا مِيْنِ لَاشِ تِيْرِي بَنِي كِي اَوْمَا لَاوْنِ وَحَمَلَ
عَلَى الْقَوْمِ وَكَمْ يَزَلُ يُقَاتِلُ فِيْهِمْ حَتَّى قَتَلَ مِنْهُمْ ثَمَانِيَةً وَحَمَلَ لِحَجْرِ
وَآتَى بِمِ عِنْدَ خِيْمَةِ الْحَرِيِّمِ وَوَضَعَا بَعْدَا اَوْسَكِي حَضْرَتِ نِي لَشْكِرِ اَبِي سَعْدٍ بِرَحْمَةٍ كِيَا
اَوْر اِسْ حَمَلِ مِيْنِ اَمَامِ سُوَا دَمِيُونِ كُو قَتَلَ كِيَا اَوْر حَجْرِ اَبِيْنِ حَرَكِي لَاشِ لَا كَرِ نَزْدِيَا خِيْمَةِ

حرم محترم کے پہنچائی اور وہاں پر رکھ دی قُلْتُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَهُوَ تَرَكَاكَ
 مَسْرُودًا قَالَ أَبُو خَنِيفٍ وَغَيْرُهُ مِنَ الرُّوَاةِ إِنَّهُ كَانَ يَحْمِلُ اللَّهُ وَيَشْكُرُهُ
 میں کتابوں کے حرنے اپنے بیٹے کی لاش دیکھی اور خوش تھا اور ابو مخنف وغیرہ اور راوی
 یہ لکھتے ہیں کہ اس وقت حرم خدا ادا کر رہے تھے اور شکر اُتبی بجالاتے تھے ثُمَّ قَالَ
 لِلْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَاذُنِي لِلْبَرَاءَةِ قَالَ بَعْضُ الرُّوَاةِ أَنَّهُ قَالَ يَا صَوْلَايَ
 بِحَقِّ حَيْدِكَ إِلَّا مَا أَخَذْتُ لِي لِلْبَرَاءَةِ إِلَى هَؤُلَاءِ الطُّغَاةِ الْكَفَّارَةِ پھر حرنے حضرت
 امام حسین علیہ السلام سے عرض کی کہ اب آپ مجھ کو اجازت لٹنے کی دیتے ہیں اور بعض
 راویوں نے یہ لکھا ہے حرنے عرض کی اے مولائے آپ کو قسم ہے اپنے نانا کی شکستہ اجازت
 دیجیے لٹنے کی ان تباہ کاروں سے جو کافر ہو گئے ہیں اس روایت سے یہ معلوم ہوتا ہے
 کہ چونکہ حرتازہ وارو تھا جناب امام حسین علیہ السلام اس کے رخصت ہونے میں تاخیر
 فرماتے تھے اور مہمان نوازی کی نظر سے اخلاق اس سے زیادہ فرما رہے تھے جب حرنے
 قسم یاد کی فَقَالَ لَهُ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ائْتُوا شُكْرَ اللَّهِ سَعَيْتُكَ وَبَارَكَ اللَّهُ
 فِيكَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ حضرت امام حسین علیہ السلام نے فرمایا کہ ایسا اب لٹنے جاؤ
 خدا تیری کوشش کو پورا کرے اور تیری ارادے میں برکت دے اور مدد اور قوت
 سولے خدا کے کسی سے نہیں ہو فَبَرَزَ وَهُوَ يَقُولُ ۝ اَنَا الْحُرُّ وَأَنَا مُقْرَى السَّيْفِ
 أَصْرِبْ بِلَكُمْ فِي أَعْنَاقِكُمْ بِالسَّيْفِ ۝ حرنے اور یہ رجز پڑھنے لگے میں حرموں و زمین
 فقط مہمان کی ضیافت کی ہو یعنی اون کی نصرت پر اپنی جان فدا کرنے والا ہوں تمہاری
 گردنوں میں تلوار کے زخم پہنچاؤں گا ۝ عَنْ خَيْرٍ مِّنْ حَلِّ بِلَادِ الْخَيْفِ ۝ أَصْرِبْ بِلَكُمْ
 وَلَا رَايَ مِنْ خَيْفٍ اوس شخص کی حمایت کرنے آیا ہوں جس سے بہتر آج کوئی شخص
 ہمارے ملک میں نہ اور سنا کی طرف سے نہیں داخل ہوا ہے تم کو ماروں گا اور تمہارے
 قتل کرنے میں کچھ میں جو رستم نہیں سمجھتا ہوں قَالَ فِي تَوَضُّعَيْنِ ثُمَّ حَمَلَ عَلَى
 عَسْكَرِ بْنِ سَعْدٍ وَلَكُمْ يَذَلُّ يَفَاكِلُ فِيهِمْ حَتَّى قَتَلَ مِنْهُمْ تَحْصِيًا ۝ نور العین میں
 لکھتے ہیں کہ پھر حرنے لشکر ابن زیاد پر حملہ کیا اور لڑتے رہے تا انکے پانسو آدمیوں کو قتل کیا

کہی سرایہ ترائیں محض نہیں تھا تو کیا نہیں تھے جمع الی مکانہ اور ابو مخنف کی روایت
 میں ہے کہ کچھ اور پرامنی آرمیوں کو قتل کیا بعد اسکے اپنے مقام پر پلٹ آیا و نادلی با علی
 صَوْتِهِ يَا هَکُلَ لَکُمْ فَرِیَا مِثْلَ لَمَّا کَرَّ وَالْغَدْرُ رَوَّاحُ الْخَدِّ وَلِی وَالْخَدِّ یَعْبُدُ دَعْوَتُكُمْ
 هَذَا اَلْاَمَامِ الْبَیْکُمْ وَرَغَضْتُمْ اَنْتُمْ تَقْتُلُوْنَ عَدُوَّکُمْ وَتَقْتُلُوْنَ
 اَنْفُسَکُمْ دُونَکُمْ اور آواز بلند پکار کر کہنے لگے اے اہل کوفہ صاحبان مکر اور بیوفائی
 اور باز رہنموانے وفاداری سے اور دھوکہ دینے والے تھے اس امام کو اپنے ملک میں
 بلایا اور تمہارا یہ قول تھا کہ اونکی ضرورت کرو گے اور اون کے دشمن سے لڑو گے اور اپنی
 جانیں اونپر فدا کرو گے حتیٰ اذا اتکم غَدْرُکُمْ بِہِ وَتَعَدَّیْتُمْ عَلَیْکُمْ وَاَحْطَمْتُمْ بِہِ
 مِنْ کُلِّ جَانِبٍ وَمَکَانَ تَا نِکَ جب وہ حضرت تمہارے جوار میں آ پہونچے تم نے
 بیوفائی کی اور عداوت سے پیش آئے اور ہر طرف سے اونکو گیر لیا وَتَعْتَمُوْہُ مِنْ
 التَّرْدُدِ اِلٰی اَرْضِ اللّٰهِ الْوَاسِعَةِ فَاصْبِرْ فِیْ بَلَدِکُمْ وَحِیْدًا وَتَعْتَمُوْہُ وَاَهْلَ بَلَدِکُمْ
 مِنْ شَرِّ لَمَاءِ الذِّمِّ یَسْتَرْبِ مِنْہُ الْیَهُودُ وَالنَّصَارَیْ وَالْحُلَابُ وَالْخَزَازِیْرُ
 اور تم نے اوس جناب کو ہر طرف سے جانے کوروکا اور وسعت زمین کو اونپر تنگ کر دیا اور جب
 تمہارے ملک میں پہونچے یکہ و تمہارے گئے اور وہ پانی بھی اونپر بند کیا جسکو یہود اور نصاری
 اور سگ و خوک تک پی رہے ہیں اِلٰی اَنْ قَالَ وَابْنُ بِنْتِ نَبِیِّکُمْ وَاَهْلُ بَلَدِکُمْ یَمُوتُ
 عَطَشًا یہاں تک کہ یہ بھی حیرنے لگا کہ تمہارے نبی کا نواسا اور اسکی اہل بیت پر اس سے
 ہلاک ہو رہے ہیں بَشَّ مَا خَلَقْتُمْ مُحَمَّدًا اِنِّیْ وَلَدُہِ وَذُرِّیَّتِہِ لَا سَقَاکُمْ اللّٰہُ یَوْمَ
 الْفَرَجِ اَلَا کَبِیْرٌ بہت براطریقہ تمہاری پیش آمد کا ہی جو بعد وفات جناب سرور کائنات
 کے اونکے بیٹے اور اونکی فریت سے کر رہے ہو خدا تمکو بروز قیامت جو خون عظیم کا
 ہوگا سیراب نہ کرے تُمْ حَلَّ ثَانِیًا نَقَلَ مِنْہُمْ ذَرِیْعًا پھر دوسرا حملہ کرنے کیا اور
 بہت سے آدمی اس حملہ میں قتل کیے وَکَانَ فَارِسًا مَدَّ کَوْثًا وَبَطَلًا مَشْهُورًا
 اسلیے کہ حرا یک ایسا شہسوار نامی تھا جسکا ملک ملک چرچا ہو ا کرتا تھا وہ ایسا دلیر تھا
 جسکی بڑی شہرت تھی قَالَ فِیْ تَوْرِ الْعِیْنِ فَلَمَّا نَظَرَ بَنُ سَعْدٍ اِلٰی فِعْلِہِ قَالَ

بِأَوَّلِكُمْ مَعَ هَذَا نُورِ الْعَيْنِ مِیں کہتے ہیں کہ جب عمر سعد نے حرکی یہ لڑائی دیکھی اپنے
 گروہ سے بھاگ کر کہنے لگا واسے ہو تم پر یہ کون شخص ہو جس نے لشکر کے پرست کے
 پرے نکالی کر دیے ہیں فَقَالَ لَهُ الْخَوَّابِيُّ يَزِيدٌ هُوَ وَكَأَنَّهُ عَصَوْا عَلَيْنَا وَسَارُوا
 إِلَى الْعُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَوْ كُنْ لَنَا مَا كَمَا كَرِهْنَا بِرَبِّهِ لَطَرَّهَا بِهِيَ خُودُ
 اور اسکا بیٹا ہم سے بگڑ کر دونوں باپ بیٹے نصرت حسین علیہ السلام کے واسطے چلے گئے ہیں
 فَقَالَ بَلَّغْ مَا فِي النَّبْلِ فَأَقْبَلُوا عَلَيْهِ سَبْعًا مِائَةً عَمْرُ سَعْدٌ كَمَا اسپر کیا نذر جہر
 سے اسکو زخمی کرین پس سات سو تیر انداز سامنے آئے اور حرکی طرف
 تیر مارنے لگے وَجَدُوا أَيْدِيَهُمْ بِالسَّيْفِ حَتَّى صَيَّرُوهُ جَوَادَةً مِثْلَ الْقَتْفِ
 مِثْلَ كَثْرَةِ النَّبَالِ تیروں کی بوچھاڑ کر پڑ گئے یہ حال ہو گیا کہ حر اور انکے گھوڑے
 پراتنے تیر مارے کہ بدن اوسکا مثل سا ہی کے بدن کے ہو گیا تھا اس کثرت سے تیر
 بد نہر لگے ہوئے تھے فَوَقَعَ فِي عَيْنِ جَوَادَةٍ سَهْمٌ فَأَصْطَرَبَ بِهِ الْجَوَادُ وَشَبَّ
 بِهِ قَرْمَاةً إِلَى الْأَرْضِ حر کے گھوڑے کی آنکھ میں ایک تیر جا لگا اور وہ مضطرب ہوا
 اور الف ہو گیا دونوں انکے پاؤں اوٹھا لیے اسوجہ سے حر زمین پر گر پڑے فَنَادَاهُمْ
 عَمْرُ بْنُ سَعْدٍ وَيَا كُفَّاءُ فَتَكَفَّرُوا عَلَيْهِ وَأَخَذُوهُ أَسِيرًا إِلَى قُدَّارِ
 عَمْرٍاءِ بْنِ سَعْدٍ عمر سعد نے پکارے کہا واسے ہو تم پر اب پہنچ جاؤ اور گھوڑے پر چڑھنے دو
 پس بہت سے آدمی دوڑ کر حیرت قریب پہنچ گئے اور انکو قید کر کے عمر سعد کے سامنے لائے
 فَأَمَرَهُمْ بِرُحْمَى تَرَايَاهُ عَنْ بَدَنِهِ فَقَطَّعُوها وَزَمَوْهَا إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ
 الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عمر سعد نے حکم دیا کہ انکا سر کاٹ کر امام حسین علیہ السلام کی
 طرف پھینک دو ان اشتیاء نے سر کاٹا اور حضرت کی طرف پھینک دیا فَأَخَذَ طَسَا
 وَجَعَلَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَقَالَ رَحِمَكَ اللَّهُ يَا خَرَجْتَ وَجَبَلْ يَتَسَبَّحُ اللَّهُ عَنْ رَأْسِهِ
 وَتَنَازَلَا حضرت امام حسین علیہ السلام نے اوس سر کو لیا اور اپنے سامنے رکھا اور کہنے
 لگے رحمت خدا کی ہو تمکو واسے حر اور خون حر کے سر سے اور دانتوں سے آپ پونچھ رہے تھے
 وَيَقُولُ إِنَّا أَخَذْنَا رَأْسَ نَبِيِّنَا الْخَرَجْتَ فَاتَّخَذَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

اور فرمایا کہ تم میری بات سنو غطاہنیں کی ہو جو تم نام حرر کیا اسلئے کہ تو حربہ دنیا اور
آخرت میں کرنا کہ ابو مخنف سَعِيدٌ فِي الْآخِرَةِ وَاسْتَعْفَا لَهُ وَبَكَى عَلَيْهِ وَأَنشَأَ
يَقُولُ أَرَا بُوَ مَخْنَفٌ لَمْ يَلْفُظْ زِيَادَةَ هِيَ حَضْرَتُ نَعْنِي فَرَايَا سَادَاتِ آخِرَتِ كِي تَجْهَكَو
حاصل ہوئی اور دعا کے مغفرت حرکے واسطے حضرت نے گئی اور اسکی مصیبت پر
حضرت رونے لگے اور یہ شعر آپ نے ارشاد فرمائے ۛ فَنَعْمَ الْخَوْرُ حَرْفِي رِيَا حَرْفِي ۛ
صَبُورٌ عِنْدَ مُشْتَبَاكِ الرَّفَاحِ ۛ کیا اچھا وہ حر ہو جو یزید بن رباحی کا بیٹا تھا بڑا صابر
اور ثابت قدم تھا جسوقت میدان میں نیزہ بازی ہونے لگی ۛ وَنَعْمَ الْخَوْرُ حَرْفِي رِيَا حَرْفِي ۛ
الْمَنَآيَا ۛ اِذَا لَا بَطَالٌ يَخْطُرُ بِالصَّفَاحِ ۛ کیا اچھا حر تھا جسوقت ہنگامہ موت گرم ہوا
اور جوان مردوں کے گھوڑے دوڑانے سے بغرض کشتخون میدان جنگ میں گرنا اور
خجرا روحمی وَنَعْمَ الْخَوْرُ اِذَا وَاسِلِي حُسَيْنًا ۛ فَمَا دَبَّ نَفْسُهُ عِنْدَ الْقِيَامِ ۛ کیا اچھا
حر تھا اسلئے کہ اس نے وفاداری کی حضرت امام حسین علیہ السلام سے اور اپنی جان فدا
کرومی حضرت کی نصرت میں صبح کے وقت یا اسوقت جب حضرت امام حسین علیہ السلام
طلب نصرت میں لوگوں کو باواز بلند پکار رہے تھے ۛ اَلَا هَلْ فَازَ الَّذِي نَصَرَ حُسَيْنًا ۛ
ۛ تَارُوْا بِالْهَيْدَلِ يَتْرُوْا الْفَلَاحِ ۛ ہر آئینہ فوز عظیم کو پہونچے وہ لوگ جنہوں نے نصرت
امام حسین علیہ السلام کی کی اور ہدایت اور رستگاری کو وہی لوگ پہونچے ۛ شَمَّ اَنَّهُمْ
وَنَعْمَ رَاسُهُ بَيْنَ الْقَتْلَا وَحَلَّ عَلَى الْقَوْمِ بُدْرَانِ اَبِيَاتِ كِي بڑھنے کے حضرت نے
یزید بن رباحی کا اسی مقام پر سکنا بہان اور شہیدوں کی لاشیں رکھی ہوئی
تھیں اور لشکر عرسید پر حملہ کیا وَكَمْ يَزَالُ يُقَاتِلُ فِيهِمْ حَتَّى قَتَلَ مِنْهُمْ حَوْلَهُ
اَلْاَوَّحْسِيْنَ فَارِسُ نَشْرٍ وَحَمَلَهُ وَاَتَى بِهِ عِنْدَ الْقَتْلِ اور لڑنا شروع کیا آپ نے
تھانیکہ حرکی لاش کے گرد ایک ہزار سپاس سواروں کو آپ نے قتل کرویا اور لاش
حر کو حضرت اوٹا لائے اور وہیں رکھی جہاں اور شہیدوں کی لاش رکھی ہوئی تھی
وَقَالَ لِّلْسَيِّدِ دَحْ يَمْسِكُ التُّرَابَ عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُولُ اَنْتَ حَرْفِي الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةِ ۛ یہ روایت تو طابوا الحق کی تھی اور سید ابن طاووس علیہ الرحمہ نے

یہ روایت کی ہے کہ سر حرا بن یزید ریاحی کا حضرت نے لیا اور مٹی اونکے چہرے سے
 پونچھتے جاتے تھے اور فرماتے تھے کہ تم حر ہو دنیا اور آخرت میں ہذا اما کان منی
 امر شہادتہ ولنقل الان ما لا بد من تخفیفہ یہ جو کچھ بیان کیا گیا ماجرائے
 شہادت حر تھا اب ہو چاہیے کہ چند ضروری باتیں جو متعلق حالات حر سے ہیں اون کو
 بیان کریں منها اذہ کیسے کیوں اول قتل من انصار الحسین علیہ السلام
 پہلے یہ بات ہو کہ حر شہید اول انصار حسین علیہ السلام میں کیونکر ہو سکتے ہیں کہ لا کیوں
 ذلک الا ان کیوں بھی انحر بعد الخطبة وقبل کر فی ابن سعدی واصحابہ
 الی الحسین علیہ السلام اور یہ بات کہ حراول شہید اور حراول اس لشکر کے تھے
 اوس روایت پر تو درست ہو جاتی ہے کہ حر کا حاضر ہونا خدمت میں حضرت کے بعد پڑھنے
 اوس خطبہ کے تھا اور قبل تیر بار سے عمر سعد اور اوس کے تیر اندازوں کی حضرت کی طرف تھا
 وعلی ہذا فاکونہ اول قتل من الشہداء آخر بار کوفہ میں یہ بیان کر دیا گیا
 وهو الذی یأمر فہب الیہ نفسی لما سبق من الذل لا بل نہیں ہونا مر کا اول
 شہید شہداء کے کہ باہر میں بھیجے ہو کہ اوس پر شہید نہیں ہو سکتا اور میں نے انہوں کو البسایر
 جو مجھے مرغوب خاطر ہو رہا ہو نظر اوان ولال کے جو میں اباب گزشتہ میں بیان کر چکا
 ہوں کہ انکان بھی انحر بعد الخطبة الا ولی من الروماۃ کما قتل اور اگر حر کا آنا
 بعد شہادت پیدا صاحب کے چلے شہادت تیر اندازوں کے حمل اول میں واقع ہو جیسا
 کہ بعض روایت میں وارو ہوا ہوتا ویلہ اذہ اول قتل من البسایر فین
 من اصحاب الحسین علیہ السلام کما اولہ السید رحم وغیرہ من الاعلام
 او وقت اول قتل کے معنی یہ ہو گئے کہ جو لوگ اصحاب حسین علیہ السلام سے مبارک
 طلب ہو کر نکلے اون سب میں سے پہلے حرا بن یزید ریاحی تھے چنانچہ سید ابن طاووس
 اور دیگر علمائے نبی تاویل کی ہے اما ر قایۃ ابی مخنف اذہ لیحق بالحسین
 بعد شہادۃ جمیع الانصار ولا قر باء فلا یز و بک احد غیروہ فکانت
 من سہوہ رہی روایت ابی مخنف کی کہ حرا بعد شہادت تمامی انصار اول بل جیکے

حاضر خدمت ہوئے اور اسکو سولے ابی مخنف کے اور کوئی نہیں روایت کرتا ہو شاید
 اوس راوی نے سہو کیا ہو جس سے ابو مخنف نے روایت کی ہوا قَوْلُ الْحُرِّ اِنَّهُ
 اَوَّلُ خَارِجٍ خَرَجَ عَلَى الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَيْسَ يُبْدِيهِ الْخَارِجِي الْمَشْهُورُ اَنَّهُ
 قَدْ كَانَ اَلْحُرُّ كَمَا يُؤْمَرُ بِقِتَالِهِ رہا کلام حسد کا کہ وہ سب سے پہلے حضرت امام حسین
 علیہ السلام پر چڑھے آیا اور سب سے پہلے کوفہ سے اپنا رسالہ لیکر نکلا اوس مکر و حرکی نہیں
 ہے کہ وہ خارجی تھا جن ممنون بن لفظ خارجی کی مشہور ہوا اسلئے کہ حر کو ابن زیاد کا حکم
 حضرت سے لڑنیکا تھا چنانچہ حر نے خود اسکو بیان کیا ہو کہ لکن اَيْضًا يَعْرِفُ اَنَّ
 الْحُسَيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَمَامٌ مُّطَاعٌ لِّطَاعَةِ بَرٍّ تَدْرُكُ مَنْ بَنَاقُشَهُ وَيُجَارِبُهُ
 اور یہ بھی ہو کہ ابھی تک حر اس بات کو نہیں جانتا تھا کہ جناب امام حسین علیہ السلام
 امام واجب الاطاعت ہیں جو شخص ان سے لڑیگا اور جگڑا کرے گا اور وہ مرتد ہو جائیگا
 اَنَّ الْحُسَيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمْ يَصِلْ بَعْدُ اِلَى الْكُوفَةِ وَلَمْ يَسْتَهْزِمْ دَعْوَى
 اَيُّ امْتِنَةٍ اِلَى يَوْمٍ خُرُوجِ الْحُرِّ بِحَيْثُ يَبْلُغُ كُلَّ عَامٍ وَفَاصِلٍ اسلئے کہ جناب امام حسین
 علیہ السلام ابھی تک کوفہ میں نہیں پہنچے تھے اور دعویٰ امامت کا آپ کے تار و ز
 خروج حر کے اتنا مشہور نہیں ہوا تھا کہ ہر عام اور خاص کے گوش زرد ہوتا
 وَاسْمَاعِقَةُ الْحُرِّ بَاثَنَةُ ابْنِ بَنِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
 يَتَوَبُّ عَلَى كُلِّ اِخْتِلَامَةٍ وَفَحْبَتَةٍ مِنْ حَيْثُ اَنَّهُ مِنْ اَهْلِ الْقُرْبَى حُرٌّ تَوْافِقُهُ
 حضرت کو چچا ناتا کا آپ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نواسہ ہیں ہر مسلمان پر آپ کی
 تنظیم اور آپ سے محبت کرنی واجب ہوا اسلئے کہ وہ جناب اہل البیروں میں داخل ہیں وَمَعَهُ
 فَإِنَّ الْحُرَّ مِنْ حَيْثُ خُرُوجِهِ اِلَى يَوْمٍ عَاثُورًا لَمْ يَكُنْ يَعْرِفُ أَنَّ الْقَوْمَ لَا يَقْبَلُونَ
 مِنَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَا يَعْرِضُ مِنْ عَلَيْهِمْ وَيَبْلُغُونَ اِلَى تِلْكَ الْغَايَةِ
 اور با اینجہ یہ بھی حر کو معلوم تھا کہ یہ لوگ یعنی طرفداران یزید کوئی بات حضرت کی قبول
 کرنے کے جسکی حضرت درخواست کرینگے اور اسدرجہ تک انکی عداوت پہونچیں گی وَمَعَهُ
 كَلِمَةٌ لَمْ يَتَجَا سِرَ الْحُرِّ مَحْضَرَتِهِ عَدَا مَا قَالَهُ يَوْمَ وَدُوْدِي اَنِّي اَجِي بِكَ اِلَى

وَلَا شَائِبَةٌ فِيهِ مِنْ لَارِ تَدَارُكَ الْكُفْرِ الَّذِي لَا يَقْبَلُ مِنْهُ التَّوْبَةُ فِي ظَاهِرِ الشَّرِيعَةِ كَافِرٌ هُوَ وَأَوَّلُ
 مَرْتَبَةٍ هُوَ جَانِبُ تَوْبَةٍ أَوْ سَكَنِي ظَاهِرِ شَرِيعَةٍ بِرَقَبُولِ نَكِجَائِي بِحُكْمِ سَكَنِي أَوَّلِي كَافِرٌ هُوَ وَغَايَةُ
 كَافِرِي أَلْبَابِي أَنْ يَكُونُ حَالُ الْحُرِّ كَمَا كَانَ حَالُ الْأَسْوَدِ وَمَا جَرَى بَيْنَهُ وَبَيْنَ عَلِيٍّ بِمَهْنَتِ رَجَمٍ
 كِي قِبَاحَتِ اسْمِ مَقَامِ بِرُوسِي لَازِمِ آيَتِي كِهْ حَرَكَا حَالِ شَلِّ سَوَدِ كِهْ هُوَ جَانِبُ كَافِرِ اسْوَدِ كِهْ سَكَنِي جَانِبِ
 اَمِيرِ سِ كِي تَمِي وَاتَّمَا يَثْبُتُ الْأَزْدِيَّةُ إِذَا آتَى بِدِ الْحُرِّ عَالِمًا بِأَمَاتِهِ وَعَامِلًا فِي ذَلِكِ الْفَرَضِ
 اَوَّلِ تَدَارُكِ تَوَّاسِي وَقَتِ ثَابِتِ هُوَ كَمَا كِهْ جَبْ حَرْنِي بِسِ اَوَّلِي أَكُو اَمَامِ جَانِبِ كِي هُوَ اَوَّلِ عَدَايَةِ فَعْلِ حَرَسِ
 صَادِرِ هُوَ هُوَ قَمَا الشُّبَّةُ عَلَى بَعْضِ الْأَعْلَامِ كَمَا ذَكَرُوهُ فِي الْأَوَّلِ النَّعْمَانِيَّةِ لِلتَّوْبَةِ الْبُخَارِيَّةِ
 فَبَعِيدُ غَايَةِ الْبُعْدِ بِرِ جَوَاسِ مَقَامِ بِرِ بَعْضِ عُلَمَاءِ كَوِ اشْتِبَاهِ هُوَ بِرِ جَوَاسِ سِيدِ نَعْمَتِ اَللَّهِ جَزَائِرِي
 فِي اَوَّلِ النَّعْمَانِيَّةِ مِيْنِ وَنَسْنِ نَقْلِ كِيَا بِرِ سِ نَهَائِتِ بَعِيدِ هُوَ كِهْ اِيْسِي عَالَمِ كَوِ اِيْسَا شَبَهِ بِرِ سِ
 أَقَا قَوْلُهُ أَنَّ الْحُرَّ قَدْ ثَبِتَ مُنَازَعَةُ الْحَسَنِ وَاسَائَةُ إِلَيْهِ بِالتَّوَاتُرِ وَكَمْ يَثْبُتُ أَنَا بَتَهُ
 وَتَوْبَتُهُ رَهِي بِبَاتِ جَرِ كَتَمِي هِيْنِ كِهْ حَرَكَا جَمْعُ اَكْرَا حَضَرَتِ اَمَامِ حَسَنِ سِ اَوَّلِ سَكَنِي كَرْنِي بِرِ تَوَاتُرِ
 هُوِي تَمِي اَوَّلِ تَوْبَةٍ كِهْ اَحْرَا كِي اَسْطَرِ بِرِ ثَابِتِ نَهِيْنِ هُوَ اَوَّلِ قَوْلِ لَيْتَ شَعْرِي هَلْ نَقَلَ اَهْلُ
 مِنَ الرِّوَاةِ مِنْ حَدِيثِ الْحُرِّ وَكَمْ يَنْقُلُ اِنَا بَتَهُ وَقَوْلِ التَّوْبَةِ مِنْهُ لَوْ كَانَا الْحَسَنِ
 وَشَهَادَتُهُ وَشَهَادَةُ وَكَلْدِهِ وَكَارْفِي بِرِ الْحَسَنِ اِيَّا كَهْ مَجْمُوعُ اَتَجِبْ بِرِ نَهِيْنِ سَجْمِيْنِ تَاوَلِي
 اِيْسَا بِرِ مَادِي بِرِ حَسَنِي مَلَقَاتِ حَضَرَتِ اَمَامِ حَسَنِ سِ رَاهِيْنِ رَوَايَتِ كِي هُوَ اَوَّلِ سَكَنِي تَوْبَةٍ كِرْنَا اَوَّلِ بِرِ زَعَا شَوْلَا
 حَضَرَتِ كِي خَدَمَتِ مِيْنِ اَنَا اَوَّلِ بَعْدِ اَوَّلِ تَوْبَةٍ بِرِ قَوْلِ هُوَنِي كِهْ شَهِيدِ هُوَنَا اَوَّلِ سَكَنِي كِي شَهَادَتِ اَوَّلِ مَرْتَبَةٍ
 يَابِجِ وَتَايَشِ حَضَرَتِ فِي حَرَكَةِ بَعْدِ شَهَادَتِ كِي هُوَ اَوَّلِ رَاوِي لِيْنِ اَنِ بَاتُونِ كَوْنُهُ ذَكَرُ كِيَا اَنَّا كَانِ
 اِسَائَتُهُ فِي حَقِّ الْحَسَنِ مِنَ التَّوَاتُرَاتِ فَاِنَا بَتَهُ اَيْضًا كَذَلِكَ وَادْلَيْسَ فَلَيْسَ بِرِ اَكْرَا
 كَسَاخِي كَرْنِي بِرِ نَسْبَتِ اَمَامِ حَسَنِ مَرِ كِي خَبَرِ مَتَوَاتُرِ هُوَ اَوَّلِ سَكَنِي تَوْبَةٍ كِرْنَا اَوَّلِ خَدَمَتِ جَنْفِ مَرِ زَعَا شَوْلَا
 هُوَنَا بِرِ مَتَوَاتُرِ هُوَ اَسْلِي كِهْ رَاوِي دَوْنُونِ بَاتُونِ كِي اِيْكِ هِي قَسْمِ كِهْ لَوْ هِيْنِ اَكْرَا مَتَوَاتُرِ نَهِيْنِ هُوَ تَوَكُّوْنِي خَبَرِ
 مَتَوَاتُرِ نَهِيْنِ هُوَ وَقَدْ اِسْتَبَدَّ ذَلِكَ عَلَى بَعْضِ الْأَعْلَامِ فَلَمْ اَدْرِ مَا لِيْ فِيهِ وَاللَّهِ يُكَلِّمُ بِحَقِّقَتِهِ
 الْحَالِ اِيْسِي مَوْتِي بَاتِ بَعْضِ عُلَمَاءِ بِرِ جَوَابِ شَبَهِ هُوَنِي مَجْمُوعِ نَهِيْنِ مَعْلُومِ هُوَ كِهْ سَبَبِ وَكِهْ اشْتِبَاهِ كَا
 كِيَا هُوَ اَوَّلِ خَدَمَتِ اَللَّهِ حَالِ كَوِ تَوْبَةٍ جَانِبِ هُوَ اَمَامِي كِتَابِ كَوِ دَكْنِيْنِ اَلِيْكُوِيْ شَبَهِ نَهِيْنِ بِرِ سَكَنِي

باب چہل و پنج فضایل زہیر بن قین اور کیفیت ملاقات
کرنے اُن کے حضرت امام حسین علیہ السلام سے مشرک طریقہ
کے بعد اور ہمراہ ہو جانا زہیر بن قین کا بے ستم شہادت

إِنَّ زُهَيْرَ بْنِ الْقَيْنِ مِنْ خَوَاصِّ أَصْحَابِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَدْ جَاءَهُ اللَّهُ
تَعَالَى مِنَ الْكَرَامَاتِ وَالسَّعَادَاتِ مَا يُعْطَى بِهِ الْمَلَائِكَةُ الْمُقَرَّبُونَ
زہیر بن قین جو بچہ اصحاب امام حسین علیہ السلام کے تھے اور خدا تعالیٰ نے اُنکو وہ بزرگیاں
اور سعادتیں عطا فرمائی ہیں جن سے ملا کہ مقربین کو غیبہ ہوتا ہو یعنی اُنکے حاصل ہونے
کے وہ آرزو مند ہوتے ہیں وَرَبِّ مَا يَكُونُ بَدَأَهُ الْأَكْمَلُ لِلْمُصَرِّعِ الْمُؤْمِنِ مُخَالِفًا
لِمَالِهِ فِي لُظَاهِي لَا سَبَابَ تَحْضُوتُهُ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللَّهُ كَمَا دُوِيَ فِي مَا شِئِرَ
مُحَرَّرِينَ يَزِيدُ الرِّيَاحُ دَمَ أَكْثَرِ أَيْسَاءِ هَوَاهُ وَهُوَ آخِزٌ مَوْمِنٌ كَالْبَاهِرِ مُخَالِفًا وَاسْكَ خِجَامِ
کے ہوتا ہو اُسکے اسباب ہی ایسے ہوتے ہیں جنہر سوائے خدا کے اور سکیوا اطلاع نہیں ہوتی
چنانچہ حرا بن یزید ریاحی کا بھی یہی حال ہوا اَمَّا زُهَيْرُ بْنُ الْقَيْنِ فَهُوَ مِنْ حَلَمِ سُلَی
أَسْرَارِ الشَّهَادَةِ كَمَا يَحْيَىٰ إِنْشَاءَ اللَّهِ تَعَالَى وَلَيْسَ مَا يُظَنُّ بِهِ أَنَّهُ كَانَ كَارِهًا
مِنَ الْكُفْرِ بِالْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَيْكِنَ زُهَيْرُ بْنُ قَيْنٍ لَيْسَ وَهُوَ حَالِ سِرِّ شَهَادَتِهِ تَحْ
چنانچہ اسکا بیان انشاء اللہ آتا ہو اور یہ گمان صحیح نہیں ہو جو اُنکی نسبت کیا جاتا ہو کہ
وہ حضرت امام حسین علیہ السلام کے پاس آنے میں کراہت کرتے تھے اور جی جہاتے تھے
وَقَدْ كَانَ رَحِمَهُ اللَّهُ فِي عَامِ سِتِّينَ مِنَ الْهِجْرَةِ كَحَرْجِ نَجْجِ بَيْتِ اللَّهِ فَوْقَ كَادِيَّةِ
وَأَكْمَ يَمَكُنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنَ الْحِجْرِ مَعَهُ كَوْنُهُ تَارِيًا فِي الدَّكْبَةِ سَنَةِ سِتِّينَ
میں زہیر بن قین نے حج بیت اللہ کا ارادہ کیا اور گرسے چلے اور پہنچ گئے اور توفیق
اواسے حج اُنکو ہوئے اور مناسک حج کو بجالائے اور رونے کا یہ مقام ہو کہ جناب امام حسین
علیہ السلام کئی مہینے سے مکہ معظمہ میں ٹھہرے ہوئے تھے اور دشمنوں نے اوس جناب کو

حج ہی نہیں کرنے دیا جسکو عسہ سے بدل کر آپ نے مکہ معظمہ کو چھوڑا فلما ان دخل
 الْحُسَيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ حَرَمِ اللَّهِ تَنَالَى مُتَوَجِّهًا إِلَى الْعِرَاقِ وَفَرَّغَ زُهَيْرُ بْنُ
 قَيْنٍ عَنِ الْحَجِّ وَرَجَعَ يَسَافِرُ وَقَدْ بَلَغَ الْحُسَيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ الشَّعْلَبِيَّةَ جَبَّ حَضْرَتُ
 اِمَامِ حُسَيْنٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَرَمِ كَعْبَةٍ نَخَلَةٍ اَوْ عِرَاقٍ كَاسِفَرِ حَضْرَتُ لَے كَمَا اَوْزَمِيَارِ بْنِ قَيْنِ هِي حَجَّ
 سَے فَاغَ هُوَ اَوْرِيَّے اَوْ رَجَابِ اِمَامِ حُسَيْنٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْزِلِ شَعْلَبِيَّةِ پَر پَوْنِجِ كُنَے قَالِ
 السَّيِّدُ رَحِمَهُ اللهُ فَقَدْ حَدَّثَ جَمَاعَةٌ مِنْ بَنِي فَزَارَةَ وَبَحْجَلَةَ قَالُوا لَنَا مَعَهُ زُهَيْرُ بْنُ الْقَيْنِ
 كَمَا أَقْبَلْنَا مِنْ مَكَّةَ فَكُنَّا نَسَائِرُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتَّى لَحِقْنَا هُ سَيَادِ بْنِ طَالُوسَ
 عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ كُنَے هِنَ كَے اِيكِ جَمَاعَتِ بَنِي فَزَارَةَ وَرَجَلِے رَوَايَتِ كِي هُوَ كَے هَلُوگِ هَمْرَاهِ زُهَيْرِ
 ابْنِ قَيْنِ كَے سَفَرِجِ مِیں تَحَے جَبِ كَے مَعْظَمِے سَے چلے جِس رَاہِ سَے جَنَابِ اِمَامِ حُسَيْنٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 عِرَاقِ كُو تَشْرِيفِ لِيكُے تَحَے اَوْ سَيِّطَرِ هَمِ هِي رَوَانِے هُوَے تَا اِيكِ هَمِ اَوْسِ جَنَابِ سَے مَلُے
 يَمْنِي هَمَارِي مَنْزِلِ اَوْ مَقَامِ قَرِيبِ اَوْسِ مَقَامِ كَے هُوَ كَمَا جُو حَضْرَتِ كِي مَنْزِلِ تَهِي كُنَّكَ
 اِذَا ارَادَ الْغُرُفُ اِعْتَزَلْنَا هُوَ فَكُنَّا نَحْنُ جَبَّ حَضْرَتِ اِمَامِ حُسَيْنٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَسِي مَنْزِلِ پَر
 اَوْرِيَّے تَحَے هَمِ اِيكِي پَر اَوْرِيَّے دُورِ حَضْرَتِ كَے پَر اَوْرِيَّے رُكْنِے تَحَے اَوْ حَضْرَتِ كَے خِيَمِ كَاہِ سَے
 لِيكُے فَرِيدِ كَاہِ كُو مَلَانِ مِیں وِيتَے تَحَے اَقُولُ وَفِي بَعْضِ لَوَايَا اَنَّهُمْ قَالُوا فَكَمْ يَكُنْ
 اَسْلَافُ عَلَيْنَا مِیں اَنْ تَنَازَلَا فِي مَنَازِلِهِ مِیں كَمَا هُوَ كَے بَعْضِ رَوَايَتُونِ مِیں يَہ
 دِيكَا هُوَ كَے اِنْ لُوگوں سَنَے كَمَا هَلُوگوں پَر اِسَے زِيَادَ كُوئی اَمْرَ نَاگوارِ نَبَا كَے هَمَارِي فَرِيدِ كَاہِ
 حَضْرَتِ كِي فَرِيدِ كَاہِ سَے لِيكُے اَوْرِيَّے مِیں اَنْ زُهَيْرُ رَحِمَهُ اللهُ وَاصْحَابَاہُ كَانُوا
 كَاہِ يَمْنِي مِیں كُو الْخِطَابِ بِالْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَوْ مَرَاوَسِے يَہ هُوَ كَے زُهَيْرِ بْنِ
 اَوْ رَاوَنَكِ هَمْرَاهِيُونِ كُو جَنَابِ اِمَامِ حُسَيْنٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَے لِيكُے نَابَشَدَتِ نَاگوارِ تَا وَا لِيكُے
 اَنْ صَدْرَ الرَّايَةِ وَهُوَ قَوْلُهُمْ فَكُنَّا نَسَائِرُ الْحُسَيْنِ لَا يَنَابَشَدَتِ اِذَا لَكِ اَوْ
 پُوشِيْدَ زُرِيَّے كَے شَرْعِ رَوَايَتِ كَا جِس مِیں يَہ لَفْظِ هُوَ كَے بَہنَے وِہِي رَاہِ اَخْتِيَارِ كِي تَهِي جَدِ پَر
 حَضْرَتِ اِمَامِ حُسَيْنٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَوَانِے هُوَے تَحَے اِسْكَے مَنَاسِبِ مِیں هُوَ اِگر اَوْرِيَّے لُوگوں كُو
 حَضْرَتِ سَے لَمْنَا نَاگوارِ هُوَ تَا اَوْ كَسِي رَاہِ كُو اَخْتِيَارِ كَرْتِے يَا اِگر اَوْرِيَّے رَاہِ اَكْمَلِ اِسي

حَجَّ هِي نَهِيں كَرْنِے دِيَا جِسكُو عَسَہ سَے بَدَلِ كَرِ اَپْ نَے مَكَّہ مَعْظَمَہ كُو چھوڑَا فَلَمَّا اَن دَخَلَ
 الْحُسَيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ حَرَمِ اللّٰهِ تَنَالَى مُتَوَجِّهًا اِلَى الْعِرَاقِ وَفَرَّغَ زُهَيْرُ بْنُ قَيْنٍ
 عَنِ الْحَجِّ وَرَجَعَ يَسَافِرُ وَقَدْ بَلَغَ الْحُسَيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ الشَّعْلَبِيَّةَ جَبَّ حَضْرَتُ
 اِمَامِ حُسَيْنٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَرَمِ كَعْبَةٍ نَخَلَةٍ اَوْ عِرَاقٍ كَاسِفَرِ حَضْرَتُ لَے كَمَا اَوْزَمِيَارِ بْنِ قَيْنِ هِي حَجَّ
 سَے فَاغَ هُوَ اَوْرِيَّے اَوْ رَجَابِ اِمَامِ حُسَيْنٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْزِلِ شَعْلَبِيَّةِ پَر پَوْنِجِ كُنَے قَالِ
 السَّيِّدُ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَقَدْ حَدَّثَ جَمَاعَةٌ مِنْ بَنِي فَزَارَةَ وَبَحْجَلَةَ قَالُوا لَنَا مَعَهُ زُهَيْرُ بْنُ الْقَيْنِ
 كَمَا أَقْبَلْنَا مِنْ مَكَّةَ فَكُنَّا نَسَائِرُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتَّى لَحِقْنَا هُ سَيَادِ بْنِ طَالُوسَ
 عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ كُنَے هِنَ كَے اِيكِ جَمَاعَتِ بَنِي فَزَارَةَ وَرَجَلِے رَوَايَتِ كِي هُوَ كَے هَلُوگِ هَمْرَاهِ زُهَيْرِ
 ابْنِ قَيْنِ كَے سَفَرِجِ مِیں تَحَے جَبِ كَے مَعْظَمِے سَے چلے جِس رَاہِ سَے جَنَابِ اِمَامِ حُسَيْنٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 عِرَاقِ كُو تَشْرِيفِ لِيكُے تَحَے اَوْ سَيِّطَرِ هَمِ هِي رَوَانِے هُوَے تَا اِيكِ هَمِ اَوْسِ جَنَابِ سَے مَلُے
 يَمْنِي هَمَارِي مَنْزِلِ اَوْ مَقَامِ قَرِيبِ اَوْسِ مَقَامِ كَے هُوَ كَمَا جُو حَضْرَتِ كِي مَنْزِلِ تَهِي كُنَّكَ
 اِذَا ارَادَ الْغُرُفُ اِعْتَزَلْنَا هُوَ فَكُنَّا نَحْنُ جَبَّ حَضْرَتِ اِمَامِ حُسَيْنٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَسِي مَنْزِلِ پَر
 اَوْرِيَّے تَحَے هَمِ اِيكِي پَر اَوْرِيَّے دُورِ حَضْرَتِ كَے پَر اَوْرِيَّے رُكْنِے تَحَے اَوْ حَضْرَتِ كَے خِيَمِ كَاہِ سَے
 لِيكُے فَرِيدِ كَاہِ كُو مَلَانِ مِیں وِيتَے تَحَے اَقُولُ وَفِي بَعْضِ لَوَايَا اَنَّهُمْ قَالُوا فَكَمْ يَكُنْ
 اَسْلَافُ عَلَيْنَا مِیں اَنْ تَنَازَلَا فِي مَنَازِلِهِ مِیں كَمَا هُوَ كَے بَعْضِ رَوَايَتُونِ مِیں يَہ
 دِيكَا هُوَ كَے اِنْ لُوگوں سَنَے كَمَا هَلُوگوں پَر اِسَے زِيَادَ كُوئی اَمْرَ نَاگوارِ نَبَا كَے هَمَارِي فَرِيدِ كَاہِ
 حَضْرَتِ كِي فَرِيدِ كَاہِ سَے لِيكُے اَوْرِيَّے مِیں اَنْ زُهَيْرُ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَاصْحَابَاہُ كَانُوا
 كَاہِ يَمْنِي مِیں كُو الْخِطَابِ بِالْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَوْ مَرَاوَسِے يَہ هُوَ كَے زُهَيْرِ بْنِ
 اَوْ رَاوَنَكِ هَمْرَاهِيُونِ كُو جَنَابِ اِمَامِ حُسَيْنٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَے لِيكُے نَابَشَدَتِ نَاگوارِ تَا وَا لِيكُے
 اَنْ صَدْرَ الرَّايَةِ وَهُوَ قَوْلُهُمْ فَكُنَّا نَسَائِرُ الْحُسَيْنِ لَا يَنَابَشَدَتِ اِذَا لَكِ اَوْ
 پُوشِيْدَ زُرِيَّے كَے شَرْعِ رَوَايَتِ كَا جِس مِیں يَہ لَفْظِ هُوَ كَے بَہنَے وِہِي رَاہِ اَخْتِيَارِ كِي تَهِي جَدِ پَر
 حَضْرَتِ اِمَامِ حُسَيْنٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَوَانِے هُوَے تَحَے اِسْكَے مَنَاسِبِ مِیں هُوَ اِگر اَوْرِيَّے لُوگوں كُو
 حَضْرَتِ سَے لَمْنَا نَاگوارِ هُوَ تَا اَوْ كَسِي رَاہِ كُو اَخْتِيَارِ كَرْتِے يَا اِگر اَوْرِيَّے رَاہِ اَكْمَلِ اِسي

نہتی تو اس حساب سے چلنے کہ دو ایک منزل کا اٹھنے حضرت سے فاصلہ رہتا لمبا ہے
 سے اور پہر دل میں ناگوار ہونا یہ بات سمجھ میں نہیں آتی ہو علیٰ اَن زُہَیْرًا مَعَ کُوَیْنِ
 مِنْ اَجَلٍ لِّلصَّحَابَةِ وَاَکْثَرُ مِھُمْ کَیْفَ یُظَنُّ بِہِ اَنَّهُ کَانَ اَیْضًا کَارِھًا مِنَ اللُّحُوفِ
 بِالْحُسَیْنِ عَلَیْہِ السَّلَامُ علاوہ یہ ہو کہ زہیر ابن قین باوجودیکہ وہ بزرگ اور مغز
 صحابی حضرت امام حسین علیہ السلام کے تھے خاص و نکی نسبت کیونکہ گمان ہو سکتا ہے
 کہ وہ ہی کارہ تھے اور حضرت سے لمبا نا او کو بھی ناگوار تھا فَانْ ثَبَتَ مَا فِیْ تِلْکَ
 الرَّوَایَةِ فَانْشَاْهُ مِنْ مَقْوَلَةِ اصْطَحَابِہِ پھر اگر اس مضمون کو جو اس روایت
 میں ہے ہم صحیح ہی مان لیں تو یہ قول اون لوگوں کا ہو جو اس سفر میں ہمراہ زہیر ابن
 قین کی تھی تو زہیر ابن قین کی طرف اسکی نسبت کرنی ہرگز مناسب نہیں ہو لاکہ
 اَنْ یَّکُوْنَ زُہَیْرٌ یَّتَقٰی بَعْضَ التَّقِیَّةِ وَکَانَ یَخَافُ عَلٰی نَفْسِہِ مِنْ فَوَاتِ
 بَعْضِ الْاُمُوْرِ ہاں اگر زہیر بن قین کو کسی قسم کا تقیہ ہو اور قبل مقام مناسب کی
 حضرت سے لمبا نہ بن بعض مصلحتوں کے فوت ہوینکا او کو خوف ہو اور سوقت زہیر
 بن قین کا بظاہر حضرت امام حسین علیہ السلام سے ملنے کو ناگوار سمجھنا ہو سکتا ہے
 قَالَ لَرَاوِیْ فَلَمَّا کَانَ بَعْضُ الْاَیَّامِ نَزَلَ عَلَیْہِ السَّلَامُ فِیْ مَکَانَ لَمْ یَجِدْ
 بُدًّا مِنْ اَنْ تُنَازِلَ فِیْہِ رَاوِیْ کُتِبَ اِذَا ہُوَ اِیْکَ دُنِ الْیَسَابِیْ ایا کہ جناب امام حسینؑ
 ایک ایسی جگہ اترے کہ ہکو چارہ نہوا الگ اترنیکا ہم بھی مجبوری اسی مقام پر اترے
 فَبَیْنَا نَحْنُ نَتَعَدَّیْ بِطَعَامِنَا اِذَا الْاَقْبَلْ رَسُوْلُ الْحُسَیْنِ عَلَیْہِ السَّلَامُ حَتّٰی سَلَّمَ
 اِہِیْ ہَمُّ لَوْکَ سَبَّ کَیْ سَبَّ کَمَا نَا کَمَا رَجَعْنَا نَا گاہ ایک شخص حضرت امام حسین علیہ السلام کا
 بھیجا ہوا آیا اور ہم سب پر سلام کیا کُتِبَ قَالَ یَا زُہَیْرُ بَنَ الْفَتَنِ اِنَّ اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ
 الْحُسَیْنِ عَلَیْہِ السَّلَامُ یَعْنِیْ اِلَیْکَ لِتَاْتِیْہُ پھر اس شخص نے کہا کہ لے زہیر بن قین
 جناب امام حسین علیہ السلام نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے اس غرض سے کہ تم حضرت کی
 خدمت میں چلو تم لایا ہو فطرۃ کُلِّ اِنْسَانٍ مِّنَّا مَا فِیْ دِیْدِہٖ کَا تَمَّا عَلٰی رُؤُوسِنَا
 الطَّیْرَ نہتے ہی اس پیام کی ہماری یہ کیفیت ہو گئی کہ نواسے ہاتھ سے گر چسے اور

موت کی صورت نظر آگئی ہم ایسا سمجھے کہ ہماری لاشیں زمین میں پڑی ہوئی ہیں مردانہ خواہ
 پرندے گوشت کمانے کے واسطے ہمارے سروں پر اوڑتے پہرتے ہیں قُلْتُ وَلَکِنَّ فِي
 الرَّوَايَةِ تَضَرُّعًا بِأَنَّ زُهَيْرًا أَيْضًا كَانَ مِنَ الْحَافِظِينَ وَالْمُرْعُوذِينَ وَكَانَ
 كَارِهَاةً لِّلْحَقِيقِ بِالْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِّنْ كِتَابِ هُونِ كَرَسِ نَقَرَةٍ مِّنْ دِوَانِ
 كِسْ بَی تَصْرِیحِ اس بات کی نشین ہو کہ زہیر بن قین بھی اونہیں لوگوں میں داخل تھے
 جنہوں نے خوف سے نوالے ہاتھ سے گرا دیے اور بدن میں اونکے تر تھری پڑ گئی اور
 نہ یہ ثابت ہوتا ہو کہ زہیر بن قین کو کراہت تھی جناب امام حسین علیہ السلام کی
 خدمت میں حاضر ہونے سے فَلَا تَبَاقِي اَنْ نَّاقُلَ الرَّوَايَةَ وَنَقُولَ اِنَّ اَحْتِمَابَ
 زُهَيْرِ بْنِ الْقَيْنِ الَّذِي كَانَ نُوَامَعَهُ قَدْ اَصْطَرَبُوا اَلْمَا سَمِعُوا ذَلِكَ عَنْ
 رَسُولِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ہم بید ہرک یہی تاویل کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ ہماری
 زہیر بن قین کے ایسے بو سے اور ڈر پوک تھے کہ مضطرب ہو گئے جسوقت پیام حضرت کا
 اون لوگوں نے سنا اور اپنے ساتھ سب کو لپیٹ لیا اور کہدیا کہ ہم سب کے ہاتھ سے نوالے گر پڑے
 فَلَا يَبْعُدُ اَنْ يَكُوْنَ زُهَيْرٌ سَاكِنًا وَلَكِنْ يَكُنْ خَائِفًا وَلَا وَجِلًا پس کچھ دور نہیں ہر
 کہ زہیر بن قین یہ پیام سکر چپ ہو گئے ہوں اونکو کچھ خوف اور ہراس اور سوقت نہو
 وَاَيْضًا لَا يَبْعُدُ اَنْ زُهَيْرًا وَاِنْ كَانَ قَدْ اَصْطَرَبَ بِنَفْسِهِ لِّلْحَقِيقِ بِالْحُسَيْنِ
 عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلَكِنَّ الَّذِي كَانَ نُوَامَعَهُ لَمْ يُوَافِقُوْهُ عَلَى ذَلِكَ بَعْدُ اور یہ بھی
 کچھ دور نہیں ہو کہ زہیر بن قین کا اگرچہ دلی ارادہ حضرت سے ملجائیکا تھا لیکن یہ لوگ
 جو ہمراہ زہیر بن قین کے تھے وہ ابھی تک اس راسے میں زہیر بن قین سے متفق
 نہیں ہوئے تھے قَالَ لِّرَاوِي فَقَالَتْ لَهُ زَوْجَتُهُ وَهِيَ كَذَلِكُمْ بِنْتُ عَمْرِو
 سُبْحَانَ اللَّهِ اَيَبَعَثَ إِلَيْكَ ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ وَلَا تَأْتِيهِ رَاوِي كِتَابِي کہ زہیر بن قین
 کی زوجہ جنکا نام دلیم تھا عمرو کے بیٹے کہنے لگے سبحان اللہ اسے زہیر بن قین فرزند
 رسول اللہ نے ٹکڑا دیا جو بہت سعادت تمہاری اور بہتر تم نہیں جاتے ہو فَاكُوْا اَنْتُمْ
 لَسَمِعْتُمْ مِنْ كَلَامِهِ جَاوُزُ سَی سَمِعْتُمْ کہ حضرت کیا ارشاد فرماتے ہیں ورس غرض سے

تملو بلایا ہر وہ غنی ایسے زہیر بن قین کہا کہ اے نبیؐ ان جہاں میں جہاں میں
 و جہاں میں پس زہیر بن قین خدمت میں جناب امام حسین علیہ السلام کی گنج
 دیر میں لگی کہ خوش خوش رہا ہوں میں سے پاس آئے اور چہرہ او کا ایشا مثل تما اور چہرہ
 رہا تما دلت و لہذا ابھٹا نکال علی ان کہ وہ یگر دم کہ یکنی میں اللہ اکبر
 المذتابین و لا ذکیت یصو و رجو عہ عما جلا مستبشر مثل مشر قسا
 رخصہ فی مثل تلک الحاکمہ میں کتا ہوں کہ میان سے ہی معلوم ہوتا ہو کہ زہیر بن
 قین اپنے بارہ میں متور اور شک کرنے والے تھے ورنہ اتنا جلد خوش خوش بیٹا نا
 کیونکر ہو سکتا ہو اور یہ آپ و تاب چہرہ پر مرسے کی خبر سکر کہ یگر آسکتی ہو وان قلنا
 انہ کان و جلا خائفاً و کم یکنی میں المبتشرین بالشہما ذقہ العظمی کغیرہ
 میں الا قیاب قبل ذلک البیوم اور اگر ہم اسکے قایل ہوں کہ زہیر بن قین بھی
 مثل اپنے ہمراہیوں کے خوف اور ہراس میں تھی اور شہادت عظمیٰ کی بشارت املو
 مثل دیگر اصحاب امام حسین علیہ السلام کے آج سے پہلے نہیں دیے گئے تھے کہ لا
 یبطل ان یكون الحسین علیہ السلام قد قسر لہ ذلک و اراہ سنو کہ
 و کرا منہ الی مفضل اللہ تعالیٰ زہیر بن قین ابھٹا پس کوچہ و زمین میں کہ حضرت امام حسین
 علیہ السلام نے زہیر بن قین کو اس وقت انکی منزلت اور کراست او کو دکھا دی اور
 جو شرف اور بزرگی زہیر بن قین کو حاصل ہونے والی تھی اور اوس عمر میں مندرج
 تھے جسکو حضرت جبرئیل علیہ السلام لائے تھے وہ زہیر بن قین کے سامنے حضرت
 کو دی کہ مارواہ ابن عباس قال ارایت الحسین علیہ السلام یوم حرو و جہ
 الی الحراتی و کف جبرئیل علیہ السلام فی کیفہ اوس محض کی وہی روایت
 مشہور ہے ابن عباس سے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام حسین علیہ السلام
 کو دروازہ پر کعبہ کے دیکھا جس دن کہ آپ عراق کو روانہ ہوئے ہیں اور یہ بھی دیکھا کہ
 حضرت جبرئیل علیہ السلام کا ہاتھ حضرت امام حسین علیہ السلام کے ہاتھ میں ہے
 و جبرئیل ینادی ہلکوا الی بیعة اللہ اور جبرئیل علیہ السلام پکار رہے تھے کہ

پہلو بیت کرنے کو جسکو خدا سے بیعت کرنی ہو اگر امام حسین علیہ السلام سے بیعت کرے
 وَ قِيلَ لَهُ فِي ذَلِكَ لَوْ كُنْتَ ابْنِ عَبَّاسٍ سَعَىٰ عَرْضَ كَيْدٍ أَوْ رَأْسٍ بَاتٍ تَحِي قَوْمٍ بَرِّقَ
 کیونکہ ساتھی حضرت امام حسین علیہ السلام کا نہیں دیا تھا اِنْ اَحْتَابَ الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 الَّذِي اسْتَشْفَىٰ لَهُ وَاسْعَىٰ كَيْدًا لَمْ يَكُنْ فِي الْوَعْدِ الْاَوَّلِ جَاءَ سُبْحًا
 جَبْرِئِيلُ وَلَمْ يَكُنْ اِلَّا مُبَشِّرًا ابْنَ عَبَّاسٍ لَمْ يَكُنْ اِحْوَابَ حَضْرَةِ اِمَامِ بْنِ طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَيْ
 جو آپ کے ہمراہ شہید ہوئے ان کے نام اوس محضر میں لکھے ہوئے تھے جسکو حضرت جبرئیل
 علیہ السلام لائے تھے میرا نام اوس میں نہیں داخل تھا وَالْفَرْضُ مِنْ ذِكْرِ تِلْكَ الْوَايَةِ
 هُمْ اَنَّ الْعَمَلُ الَّذِي جَاءَ بِهِ جَبْرِئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ مُفَوَّضًا اِلَى الْحَسَنِ
 عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَحْتَمِلُ اَنَّ الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ اِذَا لَقِيَ احَدًا مِنْ اَنْصَارِهِ
 فِي ذَلِكَ السَّفَرِ فَيُرِيهِ ذَلِكَ الْعَمَلُ اور غرض ہماری ابن عباس کی روایت کی ذکر
 کرنے سے اس مقام پر یہ ہو کہ جو عبد نامہ یا محضر شہادت حضرت جبرئیل علیہ السلام لائے تھے
 وہ حضرت امام حسین علیہ السلام کے پاس تھا اس سفر میں جو شخص منجانب اہل انصار کے
 حضرت سے ملتا تھا آپ اوسکو وکلاء دیتے تھے پس زبیر بن قین کو بھی کیا عجب ہو کہ وہی محضر
 آپ سے وکلاء دیا ہو تھو کہم یکن بَعْدَ عَارِ قَابِ مَنَازِلِهِ وَلَمْ يَكُنْ مُطْلَعًا عَلَى مَا لَمْ
 پس زبیر بن قین اسوقت تک اپنے مقامات کو نہیں پہچانتے تھے اور اپنے انجام پر اٹھو گا بہت
 اَكْبَرُ بَعْدَ مَنْ سَبَّيَا اِلَهِ الْهَدَاةِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِيَكُنْ يَهَاتُ كَرَاهَا زَبِيرٌ رَأْسَ امْرِئٍ
 الطَّلَعِ سَمِيَّ اِلَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَيْ طَرِيقَهُ هَدَايَتٍ سَعَىٰ دُرِّ مَعْلُومٍ هُوَ كَيْفَ مَا كَانَ فَاتَ اَمْرٍ
 زَبِيرٌ كَمَرِيْبٍ وَارْتِي اِلَى هَذِهِ الْغَايَةِ لَمْ اَعْلَمْ بِحَقِيقَةِ هَالِكِهِ اور کچھ ہو زبیر بن قین کا
 اس حالت سے مجھے حیرت ہو اسوقت تک مجھکو صحیح صحیح حال تکاتب رجال وغیرہ سے دریافت نہیں ہو کر
 وَلَكِنِّي عَلَى يَقِيْنٍ مِنْ اَنَّهُ كَانَ مِنْ اَجْلِ الْقِتَابَةِ لِلْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِاَيْنِهِ اسکا
 تو مجھے یقین ہو کہ زبیر بن قین ایک بزرگ صحابی تھے حضرت امام حسین علیہ السلام کے دُعا سے
 اَنْ يَكُوْنَ لِيْكَ التَّوْفِيقُ وَجِبَتْ لَمْ اَقِفْ عَلَيْكَ اِلَى يَوْمِي هَذَا اور شاید کہ اتنا
 توقف جو زبیر ابن قین کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں ہوا اوسکی کوئی وجہ قوی ہوگی جسپر آج تک مجھے

اطلاع نہیں ہوئی و اگرچہ خدا تعالیٰ اُن کی کشفِ غیبی سے کھڑا اور میں امید کرتا ہوں خدا
 کہ اس راز نہانی کو مجھ پر واضح کر دے قَالَ الرَّاویُ فَاَمَرْتُ هَیْزُومَ بِفَسْطَاطِهِ وَفَقَّاهِ
 وَمَتَاعِهِ فَنَحْوَلَ اِلَى الْحُسَيْنِ عَلَیْهِ السَّلَامُ رَاوِی کتباہر کہ جب زہیر بن قین خوش غورم
 پٹ آئے حکم دیا کہ ہمارا خیمہ اور اسباب جس قدر ہمراہ ہے سب اوٹھاؤ لیچلو چنانچہ قریب خیمہ گا
 حضرت امام حسین علیہ السلام کے خیمہ اور نکا کٹر کیا گیا اور مال و درہم ہباب و ہیرا و عظم گیا و قَالَ
 لَا مَرَاتِہٖ اَنْتَ طَارِقٌ وَاِنِّیْ لَا اُحِبُّ اَنْ یُعْصِبَکَ بِسَبَبِیْ لَا خَیْرَ اور اپنی زوجہ سے
 دھیرا بن قین نے کہا کہ میں تمکو طلاق دیتا ہوں مجھ کو نہیں اچھا معلوم ہوتا ہے کہ بسبب میری
 زوجیت تمکو سولے بہتری کے کوئی خرابی یا ایذا ہوئے وَقَدْ عَزَمْتُ عَلٰی مَحْبَبَہِ
 الْحُسَيْنِ عَلَیْهِ السَّلَامُ لَا فِدَیَہُ بِنَفْسِیْ وَاقِیْہُ بِرُذُحِیْ مِیْنِ مَحْصَمِ ارادہ کر لیا ہے
 حضرت امام حسین علیہ السلام کے ساتھ رہنے کا اس غرض سے کہ اپنی جان اور نذرانہ کر دے گا اور
 جب تک روح میرے جسم میں باقی ہو اور کو دشمنوں کی آزار سے بچاؤ گا ثُمَّ اَعْطَاهَا کَالِہَا
 وَتَسَلَّمَ بِاِلٰی بَعْضِ بَنِیْ عَمْرِو ہَا لَیْسَ لَہَا اِلٰی اَہْلِہَا مَعْدُوکَہِ زہیر بن قین نے ہر وغیرہ
 جو کچھ حق اوسکا ہوتا دیدیا اور اوسکو بعض اوس کے بہائی بندوں کو سپرد کیا تاکہ اوسکے عزیزوں
 میں اوسے چوں چا دین فَمَا مَثَّ اِلَیْہِ وَبَکَتْ وَوَدَّ عَنَہُ وَقَالَتْ کَانَ اللّٰہُ مَعُوْنَا وَمُعِیْنًا
 وَخَارَ اللّٰہُ لَکَ وَہُ تَکْبِیْجُ کُٹری ہوئی اوہر دے لگی اور زہیر بن قین سے رخصت ہوئی اور
 کہنے لگی خدا تمہارا معین و مددگار ہوا اور تمہارے ارادے میں خیر اور برکت عطا کرے اَسْأَلُکَ اَنْ
 تَنْزِلَ عَلَیَّ فِی الْقِیَامَةِ عِنْدَ جَدِّ الْحُسَيْنِ مِیْنِ تَسَیْہِہِ وَرِغَاوَتِہِ کُرتی ہوں کہ بروز قیامت تہمیں
 جد بزرگوار حسین کے مجھے تم یا د کرنا اسی ذریعہ سے کہنے تمکو تاکید کر کے اوس جناب کی خدمت میں بھیجا تھا
 غرض اوس مومنہ کی یہ ہو کہ میرے واسطے یہی قدر ذریعہ شفاعت کا بت بڑا ہے فَقَالَ لَا مَتَاعَ لَہِ بِمَنْ اَحَبَّ
 اَنْ یُعْصِبَہِیْ وَلَا فَاوِہَا اَخِرَ الْعَمَلِ دَرِیْیَ اُوْر لِیْنِہِ ہمارے ہوں سے نہ ہیر کہنے لگے کہ جسکو میرا تہہ ہر حکم کی رضا
 کرنی ہو جس طرح کی رفاقت میں حضرت امام حسین کے دل میں نہانی ہو وہ رہی ورنہ یہی کی آخری رفاقت کا رخصت
 ہوا و چلا جائے قُلْتُ هَلْ اَکِیْفَیْہُ لِحَقِّ قَدْرِ الْحُسَيْنِ مِیْنِ کتباہوں کہ یہ بیان اُن حالات کا تھا کہ
 زہیر بن قین نے حضرت امام حسین سے ملاقات کی ہو اور آپ کی رفاقت میں جس دن سے داخل ہوئے

باب چہل و ششم زہیر ابن قین کی حسنِ فاقہ اور اشتیاقِ میہت کو
وعظ اور نصیحت کرنا اور وعظ و نصیحت کی فقراتِ تار و زماں اور اجنبی
انکی جلالتِ قدر اور علم اور عمل کی کیفیت ظاہر ہوتی ہو کہ یہ کیسی تھی

ثُمَّ كَمَا وَرَدَ الْحُسَيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالطُّغِ وَتَكَامُلِ الْعَسَاكِرِ ثُمَّ نَوْنُ الْفَرَجِ
وَدَخَلَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ وَنَزَلَ قَرِيبًا مِنْ عَسْكَرِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِهَرَجِ بْنِ
امام حسین علیہ السلام کربلا میں داخل ہوئے اور لشکر ابن زیاد کا شمارا سنی ہزار کے قریب
پہنچ گیا اور عمر سعد بھی کربلا میں داخل ہوا اور قریب لشکر حضرت امام حسین علیہ السلام کے اتر
وَأَمَرَ سَلَّ إِلَى الْحُسَيْنِ كَثِيرٌ مِنْ شُهَابٍ ثُمَّ رَجَلَاهُ مِنْ خُرَيْبَةٍ ثُمَّ مَرَّةً بَنَ قَيْسِ بْنِ خُظَلِيٍّ
کَمَا مَقَرَّ ذِكْرُهُمْ فِي بَابِ حَبِيبِ بْنِ مُطَا هِرَاجِ بَعْدَ اسْكَ بَرَاهِ مَكَارِي عُمَرُ سَعْدُ
پہلے شہاب بن کثیر کو حضرت کی خدمت میں بھیجا اس غرض سے کہ وہ پوچھی آپ یہاں کیوں
آئے ہیں اسکے بعد ایک دوسرے شخص جو بنی خزیمہ کا تھا اور سکو بھیجا اور وہ حضرت کے انصار
میں داخل ہو گیا پہلے اس قوم قرہ بن قیس خطلی کو بھیجا اور ان لوگوں کا حال مفصل بتنے
بَابِ حَبِيبِ بْنِ مُطَا هِرَاجِ بْنِ كَلْدِيٍّ يَوْمَ كَلَّمَكَ اَنَّ الْيَوْمَ الثَّامِنُ اَوِ النَّاسِ مِنْ الْمُحَرِّ
وَقَدْ تَرَحَّفَ الْقَوْمُ مَعَهُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِهَرَجِ بْنِ اَثْمُونِ تَارِيخِ يَانُونِ تَارِيخِ
محرم کی ہوئی اور لشکر ابن زیاد نے حضرت امام حسین علیہ السلام پر چڑھائی کی اور
لڑنے پر آمادہ ہوا قَالَ أَبُو مُخَنَّفٍ رَحِمَهُ اللَّهُ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ رُحَيْلُ بْنُ الْقَيْنِ وَنَادَى بِأَعْلَى
صَوْتِهِ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ حَقَّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ الصَّيْحَةُ أَسَوْتُ زَيْدِ بْنِ تَبِيٍّ
پرے سے کلکر لشکر ابن زیاد کے سامنے تنہا جا کھڑے ہوئے اور باوازد بلند چا کر کہنے لگے
ایہا الناس سنان کا حق سنان پر واجب ہے کہ امر حق میں نصیحت کرے وَتَعْنِي
وَأَنْتُمْ عَلَى دِينٍ وَاقِدٍ وَقَدْ بَتَلْنَا اللَّهَ بِدُرِّيَّةٍ بَيْتِكُمْ هَمَارًا أَوْ تَمَارًا دِينِ
ایک ہوا و زید نے آج ہمارا اور تمہارا دونوں کا امتحان لیا ہے زیت بنی تم کے ذریعے سے

لِيَنْظُرَ مَا نَعْنِ وَأَنْتُمْ صَائِعُونَ وَأَنَا دَعَوْتُكُمْ إِلَى نُصْرَتِي وَهَذَا كَانَ الطَّعَاةِ
منظور الگئی یہ ہو کہ چشم قدرت دیکھی کہ ہم اور تم ذریت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ
کیونکر پیش آتے ہیں اور کیا سلوک ذریت رسول اللہ سے کرتے ہیں اور میں تمکو بلا تاہون
کہ تم میرے ساتھ آکر نصرت ال محمد کرو اور جن لوگوں نے ظلم اور جور ذریت اطہار پر
کرنیکا سامان کیا ہو انکا ساتھ جوڑ دو اور انکو رسوا کرو وَاَلَمْ تَأْمُرُوا كَلَامَ نُرْ هَاتِرًا لَوْ
لَوْ نَبَذَكُمْ حَتَّى نَقُصَّ صَاحِبَكُمْ وَمَنْ يَبَايِعُهُ أَوْ يَبَايِعُهُ لَيْزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ جَبَلْتُمْ
امت نے کلام زہیر کا سنا کئے گئے ہم تو اپنے ارادہ سے نہ ٹھیکے جب تک تمہارے امام کو جسکے
ساتھ تم آئے ہو قتل نہ کر لینگے اور جسے انکی بیعت کی ہو اس سے بھی تسل نہ کر لیں یا یہ ہوگا
کہ تمہارے امام یزید بن معاویہ کی بیعت اختیار کریں فَقَالَ لَهُمْ زُهَيْرُ عِبَادِ اللَّهِ إِنَّ
اللَّيْثِيَّ دَارُ قَتَايَةٍ وَذَوَالِ مُتَصَرِّفَةٍ بِأَهْلِهَا مِنْ حَالٍ إِلَى حَالٍ زُهَيْرُ ابْنِ سَعْدٍ
اے ہندوگان خدا سوچو اس بات کو کہ دنیا ایسی جگہ ہے جسکی دولت اور نعمت مٹ جاتی ہو اور
زائل ہو جاتی ہو اور دنیا دار کو دنیا پیش ایک مال پر نہیں رکھتا کہی اس سے ملوث ہو جائی کہی دانی ہو
قائمہ و زمین اعتبار بہاؤ رکھنے والا کیا سوچو فربہا میں وہی شخص بتلا ہے جسکو دنیا نے
غریب دیا ہو اور جو شخص دنیا کی طرف مائل ہو اور اِنْ اَلْبَشَرُ عَلَيَا السَّامِ اَحْسَنُ بِاللَّهِ
وَالْمَوَدَّةُ مِنْ اَبْنِ شَيْبَةَ اور تحقیق حضرت امام حسین علیہ السلام زیادہ شرف میں ہیں کہ
انکی نصرت کرو اور ان سے دوستی کرو اتنا اتفاق یہ کہ جو سید کا بیٹا ہی نہیں ہے
فَانِ اَنْتُمْ كَمَنْ تَقْتُلُوهُ دَلَا اَنْتُمْ دَلُوهُ وَدَلُّوْا اَبِيكُمْ وَبَيْنَ يَدَيْكُمْ مُسَاوِيَةٌ
کہ اگر تم رضی اللہ عنہ بد وقت قبیلہ پہرا کرتے ہو اور جناب کے نصرت نہیں کرتے تو اتنا ہی کرو
کہ اس جناب کو یزید بن معاویہ کا سب جانتے ہو شاید کہ یزید اس جناب سے کسی اور بات
پر راضی ہو جائے اور قتل محرم ہے یعنی ممانعت ہے قَالَ هَرَمَاءُ الشَّيْخُ مَوْلَانَهُ اللَّهُ سَهْمًا
وَدَالًا لَكَ اَحْسَنُ مَا قَدْ اَبْرَأَ مَنَا بِكَ تَرَةً كَلَامُكَ رَاوِي كِتَابُ اَكْثَرُ مَلْعُونٍ
ایک تیسری بیور میں یزید بن معاویہ کو مارا اور کہنے لگا کہ یہ یہ وہاب ہے سے کہہ نکلو تم نے جتنے جتنے حکموں کا
کر یا یہ قتال کہ زہیر بن القین یہاں سے اللہ علیہ وسلم علی اَصْحَابِهِ بَابُ الْبَرِّ

عَلَى عَقِبِهِ إِنَّمَا أَنْتَ بِهَيْمَةٍ فَإِنَّهُمْ بِالْمَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالْعَذَابُ لِلْكَافِرِينَ
 پر جو شخص خودی خدا کی ہوا اور ان کے خاص نیت سے خدا راضی ہوا اس ملعون کے جواب میں
 یہ کہنے لگے اے ناپاک بیٹے اس شخص کے جو اولیٰ دہار سے پیشاب کرتا تھا تو آدمی نہیں ہو
 جانور ہے بروز قیامت دوزخ میں ڈالا جائیگا اور سخت عذاب میں گرفتار ہوگا فقال الشمر
 لعنه الله اِنِّي قَاتِلُكَ وَقَاتِلُ صَاحِبِكَ شمر ملعون نے کہا یا درہے میں تمکو بہی قتل کروں گا
 اور تمہارے امام کو بہی فقال له زُهَيْرُ يَا وَيْلَكَ تُخَوِّفُنِي بِالْقَتْلِ مَعَ الْحَسَنِينِ
 عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الْحَيَوَةِ مَعَكُمْ زہیر کہنے لگے ولے ہو تم پر لے شمر تو
 مجکو رفاقت میں حضرت امام حسین علیہ السلام کی قتل ہو جانے سے ڈراتا ہو حالانکہ
 یہ شہادت مجکو بہت پسند ہو اس زندگی سے جو تم لوگوں کے ساتھ بسر ہوئے اقبل
 عَلَى أَصْحَابِهِ وَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ وَلَا تُضَارُّوْا لَا يُغَرِّتُكُمْ كَلَامُ هَذَا
 الْكَلْبِ لَمَلْعُونٍ وَأَشْبَاهِهِ فَإِنَّهُ لَا يَنَالُ شَفَاعَةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
 بعد اس کے زہیر بن قین اپنے ہمراہیوں کی طرف متوجہ ہوئے اور کہنے لگے اے گروہ
 ہماجرین والنصار تم فریب میں نہ آؤ کلام سے اس سگ ملعون کے اور اس طرح اور ملعون
 ہوا ایسے ہی کلام کریں ایسے کہ یہ ملعون شفاعت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محروم ہو
 اِنْ قَوْمًا قَتَلُوا دِرْسِيَّةً وَقَتَلُوا مَنْ نَصَرَهُمْ فَإِنَّهُمْ فِي جَهَنَّمَ خَالِدُونَ أَبَدًا
 جو لوگ ذریت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قتل کریں گے اور انصار ذریت کو قتل کریں گے
 بیشک وہ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے قَالَ فَأَتَى رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 إِلَى زُهَيْرٍ وَقَالَ أَقْبَلْ فَكَلِمَتِي لَقَدْ نَصَحْتُ وَكَلِمَتُ فَزَحْزَحِي إِلَى الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 علیہ السلام راوی کہتا ہے کہ اصحاب امام حسین علیہ السلام میں سے ایک شخص زہیر کے پاس آیا اور
 کہنے لگا کہ بس اب آؤ پلٹ چلو قسم ہی مجھے اپنے زندگی کی کہ نصیحت کا حق تم ادا کر چکے اور
 جو کتنا چاہیے تمہارے چکے پس زہیر حضرت امام حسین علیہ السلام کی طرف پلٹ آئے
 قُلْتُ وَيُظْهِرُهُ مِنْ آخِرِ الرِّوَايَةِ أَنَّ زُهَيْرًا كَانَ يُعْطِيهِمْ لَاشَارَةً صَدْرَتْ
 إِلَيْهِ عَنِ الْحُسَيْنِ عَمَّا هُوَ مَرُوءٍ أَيْضًا فِي بَعْضِ الرِّوَايَاتِ

میں کہتا ہوں کہ آخر سے اس روایت کی یہ معلوم ہوتا ہو کہ زہیر نے یہ وعظ نصیحت
 بموجب ارشاد حضرت امام حسین علیہ السلام کی تھی از خود نہیں نصیحت کرنے گئے تھے
 چنانچہ اور بعض روایتوں میں اسکی تصریح ہی دیکھی ہو فَاِنْ كَانَ هَذَا صَحِيحًا فَلَا بُدَّ
 اَنْ يَكُوْنَ زُهَيْرٌ ذَا مَنَطِقٍ فَصِيحٍ وَكَلَامٍ بَلِيغٍ اِذْ يَبَيِّنُ بَاتٍ صَحِيحٍ يَوْسُفُ ضَرُورَہُ کہ زہیر بن
 قین فصاحت میں اور بلاغت میں جسے پورے تھے لَا اَنْ اَمْرًا لَا قَامَ لِلنَّصِيحَةِ اِنْدَارُونَا
 لَزُهَيْرِ بْنِ الْقَيْنِ وَانْسِ بْنِ كَاهِلٍ وَزُهَيْرِ بْنِ خَضِرٍ اَلْهَمَلَانِ اَسْلِيَةً کہ نصیحت کرنیکا
 حکم حضرت نے فقط تین اصحاب کو دیا تھا اور تین ہی روایتیں ہو کہ پونجی ہین زہیر
 بن قین ایک اور انس بن کاہل دو اور ہیر بن خضر ہمدانی تین انہیں تینوں
 بزرگوں نے بحکم امام وعظ و نصیحت کی ہی دیکھی کہ قین کو حکم نصیحت کرنے کا
 کہ اصحابِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَدْ هَذَا اور اسی بات کی تائید کرتی ہے
 وہ روایت اور اس سے ہی ثابت ہوتا ہو کہ زہیر بن قین کو حکم نصیحت کرنے کا
 امام نے دیا تھا جس روایت کو اب ہم کہتے ہیں یعنی زہیر بن قین نے جو گفتگو
 اصحابِ امام علیہ السلام سے کی ہو وَلَمَّا اُنْقَضَى لَيَوْمِ التَّاسِعَةِ وَكَانَ الْحُسَيْنُ
 عَلَيْهِ السَّلَامُ تَدَاثَمَ لَلنَّيْلَةِ بَاوَسَا لَ اَمِيْنَةَ الْعَبَّاسِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاَمَّهُمْ
 پھر جب نوین تاریخ کا دن گذر گیا اور ایک شب کی مہلت حضرت امام حسین علیہ السلام
 اپنے بہائی جناب عباس علیہ السلام کو بھیجا طلب کی اور مل ہی گئے فَاَمَّا جَاءَ لَلنَّيْلِ
 جَمْعَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَحْمَابُهُ وَحَدَّثَ اللّٰهُ وَاَتْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ اَجَاذَ لَهُمْ
 اَنْ يَتَقَرَّ قَوْمًا يَمِيْنًا وَشِمَا لَا وَاتَرَهُمْ كَوْا وَحِيْدًا وَفَرِيْدًا پھر جب رات ہوئی
 حضرت امام حسین علیہ السلام نے اپنے اصحاب کو جمع کیا اور ایک خطبہ مشتمل مجدد
 شناسے اکی پڑھ کر سب اصحاب اور اہل بیت کو اجازت دی کہ واپس ہائیں متفرق
 ہو جائیں اور حضرت کو یکہ و نما چوڑ دین اسیلے کہ جہاد عام کی تکلیف آج ساقط ہو گئی
 فَتَكَلَّمُوا اَحَدًا بَعْدَ اَحَدٍ حَتَّى قَامَ زُهَيْرُ بْنُ الْقَيْنِ وَانْسِ بْنِ كَاهِلٍ
 جواب میں کلام حضرت امام حسین علیہ السلام کی گفتگو کرنی شروع کی اور ایک ایک

فہم جناب نے
 حکم فرمایا
 کہ تینوں
 بزرگوں
 نے اسکی

بزرگ نے اپنے خلوص عقیدت کا اظہار کروایا بیان تاک کہ زہیر بن قین ہی اور ہمدانی
 ہوتے و قال یا بنی بنت رسول الله و کذبت ان اُقتل ثم یُنجی ثم اُقتل
 ثم اُقتل هکذا الف مرة و یذکر الله عنک و عن هوکاء الف مرة الذین
 حولک القتل لفعلت کمنی لکی کہ لے فرزند و دختر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 مجکو بہت پسند ہے کہ میں قتل کیا جاؤں اور پرزیدہ کیا جاؤں یہ میرے اعضا کے
 بدنی پر آئندہ کر دیے جاویں بہر قتل کیا جاؤں اور ہزار مرتبہ یہی تکلیف مجکو پہنچے
 اور آپ سے خدا اس مصیبت کو دور کر دے آپ بیچ جائیں اور آپ کے جو انان اپنی
 جو گرد آپ کے اس وقت موجود ہیں اونکی جائیں بیچ جائیں تو میں ہزار مرتبہ جانیں کو
 موجود ہوں و میساکیدل علی کرامۃ زہیر بن القین رحمہم ان الحسنین علیہ السلام
 لکما جمعا اصحابا بمیسنة و میسرة فجعل فی المیسنة زہیر بن القین و معہ
 عشر و ن فارسا کمار و اہ ابو مخنف منجمہ دلائل کرامت زہیر بن قین کی
 ایک بڑی دلیل یہ بھی ہے کہ جب حضرت امام حسین علیہ السلام نے بروز عاشورا اپنے
 لشکر قلیل کو آراستہ کیا اور داہنی اور بائیں صف اصحاب کی درست کی پس زہیر
 ابن قین کو اپنے ماہنی طرف کھڑا کیا اور انکے ساتھ بیس سوار مقرر فرمائے جیسا کہ
 ابو مخنف نے روایت کی ہے و هذا من اعز کراماتہ اور یہ بات زہیر بن قین
 کی بڑی کرامت پر دلالت کرتی ہے کہ میمنہ مجاہدین پر وہ سرگروہ ہوئے تھے
 ثم لما اراد الحسنین علیہ السلام ان یصلی الظهر صلوة الخوف و المطاردة
 امر زہیر بن القین و سعید بن عبد الله الحنفی ان یتقد و اما هو
 بنصف من تخلف عنه بہر جب حضرت امام حسین علیہ السلام نے ظہر کی نماز شل
 نماز خوف کے پڑھنے کا ارادہ کیا زہیر بن قین اور سعید بن عبد الله کو حکم دیا کہ تم
 دونوں میرے آگے کھڑے ہو جاؤ مگر ایسے مقام پر کھڑے ہوؤ کہ جو لوگ میرے
 پیچھے نماز پڑھیں اونکے صف نصف پر ہمارے سیدھے فقہا مامانہ و استشهد
 سعید بن زہیر بن قین حتی قتل حبیب بن مظلہ ہر یہ دونوں سہادۂ

حضرت کے آگے کھڑے ہوئے اور دشمنوں کے وار اپنے سر و سینہ پر روکنے لگے سعید بن
عبد اللہ تو اسی وقت شہید ہو گئے رحمت خدا کی اونپر ہوا اور زہیر بن قین زخمی تو بہت
ہوئے تھے مگر بچ گئے یہاں تک کہ آپ نے نماز تمام کی اور حبیب بن مظاہر شہید ہو گئے
وَلَمَّا قُتِلَ حَبِيبُ بْنُ مُظَاهِرٍ قَالَ أَبُو مُجَنَّفٍ وَبَانَ الْأَنْكَسَارُ فِي وَجْهِ الْحُسَيْنِ
عَلَيْهِ السَّلَامُ جب حبیب بن مظاہر شہید ہوئے ابو مخنف کہتے ہیں کہ چہرہ پر جناب
امام حسین علیہ السلام کے لال سے تغیر پیدا ہوا اور چہرہ آپ کا اوجڑ گیا فَقَامَ إِلَيْهِ
رُهَيْبُ بْنُ الْقَيْنِ وَقَالَ يَا بَنِيَّ أَنْتَ وَأَرْثِي يَا بَنِيَّ سَأُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ مَا هَذَا الْأَنْكَسَارُ الَّذِي آسَرَا فِي وَجْهِكَ زَهِيرُ بْنُ قَيْنٍ اؤٹھ کر کھڑے ہوئے
اور سامنے حضرت کے آکر کہنے لگے اے فرزند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ آپ کے
چہرے پر اوداسی کیسی مجھے نظر آتی ہو اَلَسْتَ تَعْلَمُنَا عَلَى الْحَقِّ قَالَ بَلَى وَاللَّهِ الْخَلْقُ إِنِّي
لَا عِلْمَ يَفِينُنَا إِنِّي وَأَيَاكُمْ عَلَى الْحَقِّ وَالْهُدَى کیا آپ کو یقین نہیں ہو کہ ہم لوگوں کے
شہادت حق پر ہو رہی ہو حضرت نے فرمایا نہیں اے زہیر بن قین قسم جو معبود و ملائق کی
میں یقیناً جانتا ہوں کہ میں ہی اور تم سب دین حق پر ہو اور ہدایت پر ثابت ہو فَقَالَ
رُهَيْبُ إِذَا الْأَنْبَاءُ وَتَحَنَّنَ نَصِيرُ إِلَى الْجَنَّةِ وَتَعِيمُ زَهِيرُ بْنُ قَيْنٍ کہنے لگے اب اس وقت
کچھ ہم کو فوت نہیں ہو جب ہم حق پر مرتے ہیں تو ہماری بازگشت بہشت اور نعمت ہاے
جاودانی کی طرف ہوگی قُلْتُ وَلَكَيْسَ مَا يُظَنُّ أَنَّ رُهَيْبُ بْنُ الْقَيْنِ كَانَ شَاكًا
مُتَرَدِّدًا فِي كُوفَةٍ عَلَى الْحَقِّ وَالْأَكْثَرُ كَيْفَ كَانَ يَسْأَلُ عَنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
مَا سَأَلَهُ يَجُودُ لِمَا نِي بِنَظَرِ جَاهِلَاتٍ كَيْفَ تَقِي يَكُونُ زَهِيرُ بْنُ قَيْنٍ اپنے حق پر ہوئے میں شک
اور تردد میں تھے اور اگر ایسا نہ ہوتا تو پھر حضرت امام حسین علیہ السلام سے کیوں پوچھتے
یہ بدگمانی انکی نسبت صحیح نہیں ہو بلکہ لَدَا عِنِّي لَهُ إِلَى ذَلِكَ إِنَّمَا كَانَ يُرِيدُ حَبِيبُ بْنُ
مُظَاهِرٍ إِلَى الْجِهَادِ وَتَرَكَهُ أَنْ يُصَلِّيَ صَلَوةَ الظُّهْرِ خَلْفَ الْأَمَامِ بلکہ زہیر بن قین
کو اس سوال کرنیکا سبب یہ تھا کہ چونکہ حبیب بن مظاہر جہلا کروانہ جہاد ہوئے تھے
اور نماز کو جماعت پڑھنی حضرت کے پیچھے چھوڑ کر گئے تھے فَكَوْهُمْ رُهَيْبُ

جو کچھ زہیر بن قین نے فرمایا ہے وہ سب صحیح ہے

اور بازہ دونوں تیز ہین آڈب بالسکف عن الحسنین برابن علی السطاح الجہدین
 تلوار سے لڑ کر اید کو شمنان کو حضرت امام حسین علیہ السلام سے دفع کرونگا وہ حسین جو علی کے
 بیٹے ہین جگے نانا اور دادا دونوں پاک اور پاکیزہ تھے ۵ وَعَنْ إِمَامٍ صَادِقٍ
 الْقَيْنِ بِأَصْرَبِ كُمُ عَلَامِ اسْمُكَ زَيْنٍ ۖ بِأَبْيَضِ صَارِمِ الْحَلِيقِ
 ایسے تلوار سے تلواروں کا جو تلوار گندم گون نوجوان لڑکا صاحب وقار و گران مایہ
 چلاتا ہو جو تلوار صیقل کی ہوئی صاف اور دونوں باڑہین او سکی تیز ہون قتال
 ثُمَّ حَمَلٌ وَلَكُمْ يَزَلُ يُقَاتِلُ حَتَّى قَتَلَ حَسَيْنَ فَامْرَأَتُهُ سَايَةً كَمُرَ زَبِيرِ بْنِ قَيْنٍ نَعْنِي حَمَلَةً كَيْدًا
 لڑتے رہے یہاں تک کہ پچاس سواروں کو قتل کیا وَخَشِيَ أَنْ تَقُوتَهُ الصَّلَوةُ مَعَ
 الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَرَجَعَهُ وَقَالَ يَا مَوْلَايَ خَشِيتُ أَنْ تَقُوتَنِي الصَّلَوةُ
 فَصَلِّ بِنَا يَهَانَ تَمَّ كَزَبِيرِ بْنِ قَيْنٍ كَوْفُ اسْكَ هُوَا كَمَا نَزَا وَنَكَّ مَعَهُ إِمَامُ حُسَيْنٍ
 علیہ السلام کے پڑہنی فوت نہو جائے پس بیٹ آئے اور کہنے لگے کہ اے مولا ہماری نماز کے
 فوت ہو جانیکا مجھ کو خوف ہے آپ نماز بجماعت ہم کو پڑھا دیجئے فَقَامَ الْحُسَيْنُ
 عَلَيْهِ السَّلَامُ وَصَلَّى بِأَصْحَابِهِ صَلَوةَ الظُّهْرِ حَضَرَ إِمَامُ حُسَيْنٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَتَمَّ كَرُ
 ہوئے اور انچے اصحاب کو نماز تہ بجماعت پڑھائی فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَوةٍ حَرَّضَهُمْ
 عَلَى الْقِتَالِ وَقَالَ يَا أَصْحَابِي هَذِهِ الْجَبَّةُ قَدْ فَتَحَتْ أَبْوَابُهَا وَتَصَلَّاتِ
 أَنْهَارُهَا وَأَنْبَعَتْ أَشْجَارُهَا وَنَبَتْ قُصُورُهَا وَنَاكَلَتْ وَلَدَانِهَا
 وَخَوَّرَتْهَا جَبِ نَزَا سَے آپ فارغ ہو چکے اصحاب کو لڑائے پر آپ نے آمادہ کیا اور کڑکایا
 اور کڑکے کے الفاظ یہ تھے اے میرے اصحاب دیکھو تمہارے سامنے دروازے بہشت
 کے کھلے ہوئے ہین اور نہرین بہشت کی پاس پاس ملی ہوئی لہوین اور رہی ہین اور
 میوے بہشت کے سب بختہ ہو چکے ہین قصر ہاسے بہشت اترا ہے واسطے آراستہ
 کیے گئے ہین اور ولدان یعنی غلامان خوش رو اور حور بایں خوش چشم تمہارے
 واسطے اون کے چہرے چمک رہے ہین وَهَذَا أَمْرُ سَوَّلَ اللَّهُ سَعَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَالسَّلَامُ
 وَسَلَامٌ وَالشُّهُدَاءُ الَّذِينَ قُتِلُوا مَعَهُ وَأَبَى وَأُحْيَى يَتَوَقَّعُونَ قُدُّوْكُمْ

وَتَبَا شَرُّونَ بِكُمْ اوریہ دیکھو سامنے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کھڑے ہوئے ہیں اور جو لوگ حضرت کے ساتھ شہید ہوئے ہیں وہ بھی آپ کے ہمراہ
 ہیں اور میرے والد بزرگوار اور میری ماں فاطمہ زہرا ہمراہ اس جناب کے سب
 تمہاری بہشت میں آنے کی منتظر ہیں اور آپس میں تمہارے داخلہ کی خوشخبریاں
 دے رہی ہیں کہ اب انصار حسین یہی بہشت میں آیا ہی چاہتے ہیں وَهُمْ
 مُشْتَا قُونَ إِلَيْكُمْ فَحَامُوا عَنْ دِينِ اللَّهِ وَذَبُّوا عَنْ حَرَمِ رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ پس حمایت کرو دین خدا کی تاکہ تمہارا آج کا جہاد
 ناقیامت دین اسلام کو باقی رکھے اور روشنی اسکی پہلیتی رہے اور حرم رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جہاں تک تم سے ہو سکے دشمنوں کو ہٹا دو اور دور کرو
 قَالَ وَخَرَجْنَ النِّسَاءُ مُهْتِنَاتٍ الشُّكُورِ وَصَحْنِ يَا مَعْاشِرَ الْمُسْلِمِينَ
 يَا عَصَبَةَ الْمُؤْمِنِينَ حَامُوا عَنْ دِينِ اللَّهِ وَذَبُّوا عَنْ حَرَمِ رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ إِمَامِكُمْ ابْنِ بَنِي نَبِيِّكُمْ رَاوِی کہتا ہی کہ اسوقت
 بیتاب ہو کر کچھ عورتیں بھی نکل پڑیں اور پردے خیموں کے اولٹ وٹے تھے اور چلائیں
 اسے گروہ مسلمانان واسے جماعت مؤمنین کی دین خدا کی پوری حمایت کرو اور حرم
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دشمنوں کو دفع کرو اور اپنے امام سے جو نواسہ نبی
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہیں اس بلا کو ہٹا دو فقدا مَتَّعْنَكُمْ اللَّهُ بِنَايَتِهِمْ
 أَنْتُمْ مَجِيئًا فَنَا فِي جَوَائِرِ جَلِّ نَا وَالْكِمَاءُ امَّ عَلَيْنَا وَآهْلُ مَوْذَنَاتِ
 آج خدا نے تمہارا امتحان ہمارے ساتھ وفاداری میں کیا ہی پہر آج کے دن کے بعد
 سے تم ہمارے ہمسایہ میں رہو گے قریب ہمارے جد محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 اور تمہاری عزت اور آبرو ہم پر بڑھ جائیگی اور تمہارا شمار ان لوگوں میں ہوگا جنہوں
 حق محبت اہل بیت علیہم السلام کو ادا کیا ہو فَنَادَا فَعُوَا بَا سَ لَهِ اللَّهُ فَيَكُم مَعَنَا پس دفع کرو
 شر اعدا کو جسے خدا تمہارے ارادے میں برکت دے قَالَ فَلَمَّا سَمِعُوا ذَلِكَ طَجَرُوا بِالْبُكَاءِ
 وَالنَّحْيِ وَقَالُوا افْعُو سَنَادُونَ أَنْفُسَكُمْ وَدِمَائَنَا وَوَنَدَائِكُمْ وَأَسْرَا حَسَنًا

لَكُمْ الْفِكَارُ رَاوِی كُتَابُہُ كَبِیْرُ صَحَابِہِ نَعْدَاتِ حَرَمِ كِیْہِ اَوَا زِ سَنِیْ اِیْكَ بَارَكِیْ سَبْ
 بَتِیَابِہُ كُہُ كُہُ رُہُ نَعْدَاتِہُ لُكُہُ اَوْرُ فَرِیْدُ كُہُ رِہُ وَ زَارِیْ كِیْ بَلَنْدِ كِیْ اَوْنِ وَ فَاوَارُ وَ نِ كُہُ اَوْنِ
 كِیْفِیْتِ وَ كِیْنِ كِیْ كَبِ تَابِ تَبِیْ وَہُ كِیْنِ لُكُہُ كِہُ ہَارِیْ جَانِیْنِ تَمَّہَارِیْ جَانُفِیْنِ پَرِ فَاہِیْنِ
 اَوْرِ ہَارِے خُونِ اَبِ كِے خُونِ سَے پِلے كُہُ كِہُ اَوْرِ ہَارِیْ رُہُ حِیْنِ اَبِ سَبْ پَرِ تَارِ
 ہِیْنِ وَ لَا یَصِلُ اِلَیْكُمْ بِسُكُورِہُ وَہُ وَ قِنَا الْحَیْوَةُ وَ قَدْ وَ هَبْنَا لِّلشُّكُوفِ نَفْسًا
 وَ لِّلطَّیْرِ اَبَدًا اِنَّا كُہُیْ شَخْصِ تَمُكُزِ نَدِیْنِ ہُوْ نَچَا سَكُتَا ہُوْ اَوْرِہُ كِیْ قِسْمِ كِیْ نِیْ لُہُیْ
 تَمَّہَارِے جَنَابِ مِیْنِ كُہُ سَكُتَا ہُوْ جَبِ تَمُكُ ہَارِیْ حِیَاتِ بَاتِیْ ہُوْ ہَمَّ نَعْدَاتِہُ اِنِیْ جَانِیْنِ
 تَمُكُ اَوْرُ وَ نِ كِیْ نَذَرِ كُہُیْ ہِیْنِ اَوْرِ اِنِیْ لَاشِیْنِ مَرُ دَارِ خَوَارِ پَرِ نَدُ وَ نِ كِے وَ اَسْطِ
 وَ مِیْنِ ہِیْنِ فَ لَعَلَّہُ نَفِیْ كُہُ نَعْدَاتِہُ الصُّفُوفِ وَ نَشْرُ بَابِ دُ وَ نَكُہُ صَرْبِ
 اَلْحُتُوفِ شَاہِدِ ہَارِے اِسْ جَوَانِ مَرُ دَے كِے اَرَاوے سَے یَہُ دُشْمَنُ وَ دُشْمَنُ وَ دُشْمَنُ وَ دُشْمَنُ
 تَمَّہَارِے خِیْمَہُ كَاہِ كِے قَرِیْبِ آگُہُ ہِیْنِ اَنكِیْ دُستِ وَ رَا زِیْ سَے ہَمُ تَمُكُ ہَاہِیْنِ اَوْرِ تَمَّہَارِے
 سَا مَنے ہَلُوكُ كَا سَہَاے مَرُگِ پَے لَیْنِ وَ قَدْ فَانَرُ مَنَ كَسِبَ اَلْیَوْمَ خَیْرًا وَ كَا نَ
 لَكُمْ مِّنَ اَلْمَوْتِ مَنِّیْنِ مُجِیْرًا فَوزِ عَظِیْمِ كُہُ وَ ہِیْ شَخْصِ ہُوْ نَچَا جَوَانِ تَمَّہَارِیْ نَعْدَاتِہُ مِیْنِ
 خِیْرِ اَوْرِ بَرَكْتِ حَاصِلِ كُہُ اَوْرِ مَوْتِ ہُوْ كُہُ تَمَّہَارِے وَ اَسْطِ اِنِ دُشْمَنُ وَ دُشْمَنُ وَ دُشْمَنُ وَ دُشْمَنُ
 قُلْتُ اَخْرَجُوا بِیْ قَدْلًا اَنَّ اللّٰثَامَ قَدْ اَرَادُوا اَنْ یَّهْتَكُوا الشُّكُورَ وَ اَذْكُرُوا
 مِیْنِ حَرَمِیْنِ مِیْنِ كُتَابِہُ وَ نِ كِے اَخْرِیْ نَعْدَاتِہُ اِسْ رُہُ اِیْتِ كِے دِلَالَتِ كُہُ ہِیْنِ
 كِہُ شَكْرِیَانِ عَمْرُ سَعْدِ قَرِیْبِ خِیْمَہُ اَبِلِ حَرَمِ كِے ہُوْ نَچَا كُہُ تَمَّہُ اَوْرِ اَرَاوہُ اَوْنِ كَا
 یَہُ تَمَّہُ كِہُ خِیْمَہُ حَرَمِ مَحْرَمِ مِیْنِ وَ رَا آئِیْنِ اَوْرِ بَے اَدَبِیْ سَے پِشِ آئِیْنِ وَ كَا حَبِلِ ذَا لِكِ
 اَصْطَرَبَتْ اَلنِّسَاءُ فَخَرَجْنَ عَنِ اَلْقُطَاطِ وَ صَحْنِ وَ هَذَا اَمْرٌ اَصْطَرَبَتْ اِیْہِ
 اِیْہِ سَے مَعْدَاتِہُ عَصْمَتِ كُہُ اَصْطَرَبَ شَدِیْدِ پِیْدَا ہُوا تَمَّہُ اَوْرِ خِیْمَہُ سَے
 نَخْلِ پَرِیْنِ تَمَّہُ یَہُ اِیْہُ اَصْطَرَبَتْ ہُوْ اَسْمِیْنِ كُہُ نَعْدَاتِہُ نَعْدَاتِہُ مِیْنِ كُہُ نَچَا ہُوْ
 قَالَتْ اِنَّ مَرْهَمَ بَنِیْ اَلْقَتَنِ بَرَزَ اِلَیْ اَلْقَوْمِ وَ اَنْشَأَ یَقُولُ
 اَبُو مَخْنَفٍ كُہُ ہِیْنِ كِہُ بَعْدَا كِے جَبِ بَا قِیْمَانِہُ اَصْحَابِ اَبِلِ بَیْتِ اَمَّہَارِے تَشْفِیْ

کر چکے زبیر بن قین لشکرِ محمد سے لڑنے کو نکلے اور یہ حربہ بڑھنے لگے
 ۱۰ اَشَدُّمْ حُسَيْنًا كَادِيًا قَهْدِيًا ۝ الْيَوْمَ الْفَتَى جَلَّ لَهُ الْوِثَقُ
 سامنے سے جاتا ہوں میں حسین علیہ السلام کے ایسے حسین جو ہدایت کرنے
 والے ہیں اور خود ہدایت یافتہ ہیں آج میں آپ کے نائبِ نبی صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم کی ملاقات کرونگا ۱۱ مُحَمَّدًا ۝ وَالْمُرْتَضَىٰ نَحْلًا ۝ وَذَ الْجَوَّاحِلِينَ
 الْفَتَى كَوْمًا ۱۲ جناب محمد مصطفیٰ اور علی مرتضیٰ کی ملاقات کرونگا اور وہ خاص ہیں
 یعنی جعفر طیار سے لونگا جو کہ نوجوان اور دلاور بہتیار بند دنیا سے
 گئے ہیں ۱۳ وَفَاطِمَ وَالطَّاهِرَ الزَّكِيَّ ۝ وَمَنْ مَّقْضَىٰ مِنْ قَبْلِنَا
 تَقِيًّا جناب فاطمہ علیہ السلام کی ملاقات کرونگا اور جناب طاہر زکی سے
 لونگا اور جو لوگ متقی اور پرہیزگار ہم سے پہلے مر چکے ہیں ان سب سے
 ملاقات کرونگا ۱۴ وَاللَّهُ فَدَّ سَيِّرَتِي ۝ وَلِيَا ۝ فِي حَبِيبِكُمْ أَقَاتِلْ الدَّعِيَّةَ
 اور خدا نے مجھ کو تمہارا دوستدار بنا دیا ہو تمہاری دوستی میں ولدا الزنا سے
 لڑتا ہوں قَالَ فَلَمْ يَزَلْ يُقَاتِلْ حَتَّى قُتِلَ مِنْ الْقَوْمِ سَبْعِينَ رَجُلًا
 فَارْتَا وَتَكَشَّرُوا عَلَيْهِ فَقَتَلُوهُ ۝ وَرَحِمَهُ اللَّهُ ۝ راوی کہتا ہے کہ یہ رجز
 پڑھکر زبیر ابن قین نے لڑنا شروع کیا یہاں تک کہ شتر سواروں کو
 قتل کیا پس سب لکڑاوس دلاور پر ٹوٹ پڑے اور ان کو شیبہ کڑوا کر لا جنت
 خدا کی ان پر ہو قُلْتُ هَذَا مَا كَانَ مِنْ أَمْرِ سَيِّدِنَا هَزِيمِ بْنِ الْقَسِيمِ
 وَفَدَّ ذَوَاةَ أَبَوْ حَنْظَلٍ مِّنْ كَتَا هُونَ ۝ وہ کیفیت زبیر بن قین کی ہے
 جس کو ابو حنظل نے روایت کی ہو وَالْمَشْهُورُ مَا مَرَّ سَابِقًا مِّنْ أَثَرِهِ
 إِذَا صَلَّى الْحُسَيْنُ عَلَيْكَ وَالسَّلَامُ صَلَوَةُ الظُّهْرِ كَانَ رُحْمًا حَيَّوْبُ
 الْقَيْنِ وَاقِفًا مَّامَهُ مَعَ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْحَنْفِي شہور
 روایت ہے جو اوپر گزرے کہ جس وقت جناب امام حسین علیہ السلام نے نمازِ ظہر جماعت پڑھی
 از زبیر بن قین اور سعید بن عبد اللہ الحنفی یہ دونوں بزرگ آگے حضرت کے کھڑے ہوئے تھے

باب چہل و ہفتم فضائل حبیب ابن مظاہر مین اور گفتگو اونکی جناب
مسلم ابن عقیل سے اور مشیم تمار سے اور سبب کیا تھا کہ وہ جہاد
میں حضرت مسلم کے شریک نہوئے اور خط امام حسینؑ کا انکی طلب میں آنا

إِنَّ هَذَا أَشَقُّ جَلِيلٌ وَحَبْرٌ نَبِيلٌ فَقِيهٌ مُحَدِّثٌ حَافِظٌ لِلْقُرْآنِ الْعَجِيدِ وَكَانَ
يُخْتِمُهُ فِي كِلَّةٍ وَاحِدَةٍ سَرَّاجٌ لِحُدُودِ اللَّهِ الَّتِي بَيَّنَّهَا فِي الْكِتَابِ قَسْرًا لَهُ
حبیب ابن مظاہر بڑے بزرگ آدمی تھے اور بڑے عالم باوقار تھے فقیہ تھے محدث
تھے حافظ قرآن مجید تھے رات بہر میں ایک ختم قرآن مجید کا کرتے تھے حدود اور
احکام خدا جو قرآن میں بیان ہوئے اونکی پوری رعایت کرتے تھے مفسر قرآن
تھے أَذْرَاكَ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَيَكُونُ مِنَ الصَّحَابَةِ
الْحَيَا سِرْ زَانَهُ حَيَاتِ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پیدا ہو چکے تھے
مشرف بزیارت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوئے تھے پس اونہیں اصحاب مین
داخل ہین جو برگزیدہ اور پسندیدہ اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہین
بَدَلْ لَمْ يَجْعَلْهُ فِي سَبِيلِ أَهْلِ بَيْتِهِ مُبَشِّرٌ بِهِ عَلَى لِسَانِ الصَّادِقِ الْأَمِينِ اپنی
جان فدا کر دی محبت اہل بیت مین اور اسی کی بشارت آپ کو ملی تھی زبان سے
جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو معجز صادق تھے اور امین خدا تھے
يَكُونُ الْحُسَيْنِ حَتَّى قُتِلَ مَعَهُ وَوَسْتَى جناب امام حسین علیہ السلام کی ان کے
آپ و گل مین داخل تھی یہاں تک کہ ہمراہ حضرت کے شہید ہو گئے وَكَانَ الْحُسَيْنُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ يُحِبُّهُ جَبَّاحِيثٌ لَا يُفَرِّقُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَقْرَبَائِهِ وَخَوَاصِّ عَزَائِهِ
اور جناب امام حسین علیہ السلام ہی اس قدر انکو دوست رکھتے تھے کہ ان مین
اور اپنے خاص اعزہ اور اقربا مین فرق نہیں سمجھتے تھے حَتَّى مُرِوِي أَنَا الْحُسَيْنُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمْ يَتَّبِعْنِي إِلَّا نَكْسَارِي وَجْهًا حَتَّى قُتِلَ حَبِيبُ ابْنِ

قَدْ نَزَّلَ فِي هَذِهِ الْوَاكِفَةِ الْوَكِيلَ فِي كِتَابِ الْفَرِيقَيْنِ مَعَ انْهَارٍ مِّنْ كُرَامَاتِ سَيِّدِنَا
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَدُلُّ عَلَى كُرَامَةِ الْمَنْزِلَةِ الْحَبِيبِ رَحِمَهُ اللَّهُ
 اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ مِنْ كِتَابِ بَنِي إِسْرَءِيلَ جَوْ كِتَابِ الْفَرِيقَيْنِ مِمَّنْ بَرَّابِرُ مَنْقُولِ هُوَ بِأَوْجُودِ كِبَارِ عَمَّالِ زَاوَرِ
 كَرَامَتِ بَرِ جَنَابِ رَسَالَتِ نَبِيِّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ كِي دِلَالَتِ كَرْنِي بَرِ حَبِيبِ ابْنِ مَظَاهِرِ بَرِ
 كِي بَزْرُغِي اَوْرَافِ نَفِيسَتِ يَرْجِي اَسْكِي دِلَالَتِ بَخُونِي ظَاهِرِ هُوَ بَانَةُ كَانَ فِي سِنِّ صِبَاةٍ مُّوَكَّلِ
 مِّنَ اللَّهِ وَرَأْنَةُ كَانَتْ يُحِبُّهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَنْصُرُ مِمَّنِ الشَّرَفِ وَالْكَرَامَةِ مَنَزِلَةُ فَوْقَهَا
 يَرِ بَاتِ هُوَ كَرِ حَبِيبِ ابْنِ مَظَاهِرِ جَوْ كِتَابِ اَنُكُو تَائِدِ خَدَا كِي طَرَفِ سَيِّدِ حَاصِلِ تَتِي اَوْرِ جَنَابِ
 رَسُولِ خَدَا صِلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اَنُكُو دُوسْتِ رَكِشْتِ تَحْتِ اَوْرِ يَرْشَفِ اَوْرِ بَزْرُغِي اِيْسِي يَرْ
 جَسِ سَيِّدِ بَرِ كَرِ كُوِي بَزْرُغِي خِيَالِ مِمَّنِ نَهِيْنِ اَسْكِي وَكَيْفِ لَا يَكُونُ مِمَّنْ كَانَ يُحِبُّهُ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتِزَا يَدِ رَحَابِ فَارِ بَهَا الْحَبِيبِ وَهُوَ حَبِيبُ
 الْحَبِيبِ اللَّهُ اَوْرِ كَرِ كَرِ مِمَّنِ شَخْصِ كُو جَنَابِ رَسُولِ خَدَا صِلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ دُوسْتِ رَكِشِي
 وَهُ اَوْنِ وَرَجَاتِ كُونِ هُوَ سَجِي جَنُ كُو حَبِيبِ ابْنِ مَظَاهِرِ سَبُورِ خِيَالِ كِي هَا لَانُكُو وَهُ اشْخَصِ حَبِيبِ خَدَا
 مَحْمُودِ هُوَ نَا تَا حَا لَا تِ الصَّمَا بَاةِ وَالرَّاقَاةِ الْحَبِيبِ بَنِ مَظَاهِرِ رَحِمَهُ اللَّهُ بَلَدِ الشُّعُورِ
 فَيَحْيِ كَثِيرَةً لَا تَزِيدُ اَنْ نَدَّ كُرَهَا اَلَا اَنْ لِيْكَنِ حَالَاتِ صَحْبَتِ اَوْرِ رَفَاقَتِ حَبِيبِ ابْنِ مَظَاهِرِ
 كِي اِبْتِدَاءِ سِنِّ شُعُورِ سَيِّدِ وَهُ بَسْتِ سَيِّدِ اَوْنِ كَا اَسْوَقَتِ بِيَانِ كَرِنَا هَكَو مَنْظُورِ نَهِيْنِ هِي
 وَلَكِنْ نَدَّ كَرِ نَبْدَا مِمَّنِ الْأُمُورِ اَلَّتِي صَدَّرَتْ وَنَهَتْ فِي اَخْرِ عُمْرِهَا اَسْوَقَتِ تُو هَمِ
 اَوْنِيْنِ اَتُونِ كُو بِيَانِ كَرِنَا چَا تَهْتِ مِمَّنِ حُو حَبِيبِ ابْنِ مَظَاهِرِ سَيِّدِ اَخْرِ عُمُرِ مِمَّنِ صَادِرِ هُوَ مِمَّنِ
 فَأَوَّلِ كِتَابَةِ كِتَابِ اَهْلِ الْكُوفَةِ اِلَى الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِمَّنْ مَنَزِلِ سَلِيمَانَ بَنِ
 صَرْدِ الْخَزَاعِي وَبَلَّتَمَسُونِ فِيهِ قَدْ وَفَّ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِلَيْهِمْ كَانِ مِنْهُمْ
 حَبِيبُ بَنِ مَظَاهِرِ اَيْضًا اِسْ بِلَا خَطِ جَسْكَو اَبِلِ كُو فَرَسِي جَنَابِ اِمَامِ حُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ كِي
 نَامِ پَرِ لُكْهَاتِ اَوْرِ يَرْ خَطِ كَرِ سَلِيمَانَ بَنِ مَرُورِ خَزَاعِي كِي لُكْهَاتِ اَيْضًا دُرُ خَوَاسْتِ يَرْ تَتِي
 كَرِ وَهُ جَنَابِ كُو فَرَسِي اَشْرَفِ لَائِيْنِ اَوْنِ كُشْنِ وَالْوَنِ مِمَّنِ حَبِيبِ ابْنِ مَظَاهِرِ هِي تَحْتِ وَكُشَا
 وَرَدِ مُسْلِمِ رَحِمَهُ اللَّهُ كُو فَرَسِي وَبَا يَعُوهُ ثُمَّ نَكَسُوا عَلَيَّ رُؤُوسِهِمْ كَانِ حَبِيبُ بَنِ

مُظَاهِر لَمْ يَنْفُضْ بِحُجَّتِهِمْ وَكَاشَفَتْهُ تَقِيَّةُ مَنَّةٍ أَوْ حُبُّ حَضْرَتِ مُسْلِمٍ كَوْفَرِيٍّ دَاخِلٍ
 ہوئے اور لوگوں نے حضرت سے بیعت کی بعد اس کے ابن زیاد کے آنے سے حالت
 لوگرگون ہو گئی اور جن لوگوں نے بیعت کی تھی وہ لوگ پہلے حبیب ابن مظاہر نے کوئی
 کام ایسا نہیں کیا کہ انکو منظور تھا اور تنقید کر کے چھپا دیا اور اگر میں بیٹھے وَتَسْتَبِطُ ذَلِكَ
 أَتَى كَانَ كَمَا كَانَ بِالْحَرْفِ إِلَى الْعِرَاقِ مَعَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَالتَّحْسِينِ كَمَا تَقُولُ وَبِشَيْبَةَ
 یہ تھا کہ جناب حبیب ابن مظاہر نے ایسا نہ کیا کہ وہ کوفہ سے باہر جا کر سفر عراق میں
 حضرت امام حسین علیہ السلام کے شہر کے ہو کر اوکلی حضرت کریم چنانچہ حضرت بنی جناب سواد میں
 بیان ہو چکا کہ زَيْلُ الْحَكِيمِ أَيْضًا كَارِوَاهُ أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ لَمَّا دُرِدَ مُسْلِمٌ بِالْكُوفَةِ
 وَكَانَ فِي مَاءٍ مُتَحَدِّدًا النَّاسُ يَتَلَفَعُونَ إِلَيْهِ أَوْ رَأْسَهُ دُوسَرِي دَلِيلٌ يَهْبِي بِوَجْهِهِ مُخْفٍ
 روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت مسلم کوفہ میں داخل ہوئی اور مختار کے گھر پہنچے ہوئے
 تھے اور خلعت کوفی آپ کے پاس ملتی رہا تھی وَتَسْلِمُ يَفْرَحُ عَلَيْكَ كَمَا بَا تَحْسِنُ
 عَلَيْهِ السَّلَامُ اور جناب مسلم خط حضرت امام حسین علیہ السلام کا جو لاسے تھے وہ پڑھ پڑھ
 سکو سناتے تھے اِنْ قَالَ وَقَامَ إِلَيْهِ حَبِيبُ بْنُ مُظَاهِرٍ وَقَالَ يَرْحَمُكَ اللَّهُ تَعَالَى
 قَدْ قَضَيْتَ مَا عَلَيْكَ وَأَنَا أَيْضًا وَاللَّهِ مِثْلُ ذَلِكَ يَهْمُكَ ابْنُ مُخْفٍ نے کہا حبیب
 ابن مظاہر بھی اوس جلسہ میں کھڑے ہوئے جس میں حضرت مسلم خط پڑھ رہے تھے اور کہنے لگے
 رحمت خدا کی ہو تم پر اے مسلم تم جو حق واجب تھا اسکو بخوبی سمجھے اور دیا اور میں بھی تم بخدا
 مثال کے اپنے اوپر جو حق واجب ہو اور اگر لگاؤں تو یعنی یہ اَنَا أَيْضًا أَفْعُزِي مَا عَلَيْكَ
 وَبِطَهْرٍ مَنَّةٍ أَنَّهُ كَانَ مَا مَحْضَرًا بِخِلَافِ مَا أَمَرَهُ بِهِ مُسْلِمٌ رَحَ اور اس کلام سے حبیب
 ابن مظاہر کی یہی بخوبی ظاہر ہوتا ہے کہ حبیب بن مظاہر کو حکم کسی اور بات کا تھا اور وہ بات
 جدا گانہ تھی اوس کام سے جسکو حضرت مسلم اور کر رہے تھے وَهُوَ الْحَرْفُ مِنَ الْكُوفَةِ
 وَيُوتِدُ مَا رَوَاهُ الْعَجَلَسِيُّ رَحِمَهُ عَنِ الْكُشَيْتِيِّ رَحِمَهُ مِنْ مَكَامَلَتِهِ لِيُنْفِخَ الْكُفَّارَ
 اور وہ بات یہ تھی کہ حبیب ابن مظاہر کوفہ سے باہر جا کر اپنے امام کی نصرت کریں اور اسی کی
 تائید وہ روایت بھی کرتے ہیں جسکو جناب مجلسی رحمہ نے بحار میں کشی رحمہ سے نقل کیا ہے

جناب حبیب بن مظاہر کا خط
 سید ابوبکر
 رحمت خدا کی ہو تم پر

اور وہ یہ باتیں تین جو بطور راز نیاز کے حبیب ابن مظاہر اور میثم تمار سے ہوئی تھیں
 وَاقْتَرَأَ أَحَدُهُمَا آيَةً كَاسِيَةً يَمَّا يُؤْتَوَى إِلَيْهِ أَمْرُهُمَا مِنَ الْقَتْلِ وَالْقَتْلِ
 اور ایک دن دوسرے کو اپنے دوست کے انجام کی خبر دی تھی کہ ایک کوسولی و بجائیک اور ایک
 مثل کیا یا ایگاہ یَعْلَمُ مَسْأَلَةَ الْحَبِيبِ بْنِ مُظَاهِرٍ رَحِمَهُ اللَّهُ كَانَ عَابِرًا بِأَيُّهَا يُؤْتَوَى إِلَيْهِ
 أَمْرُهُمَا مَأْمُورًا بِصِيَاغَةِ الْحَبِيبِ بْنِ لَطِيفٍ كَمَا هُوَ ذَكَرَهُ فِي الْحَدِيثِ النَّبَوِيِّ أَيْضًا
 اور اس روایت سے بھاری (جواب ہم کہتے ہیں) یہی معلوم ہوتا ہے کہ حبیب ابن مظاہر اپنے
 انجام سے بخوبی واقف تھے اور حکم اونکو یہی تھا کہ واقعہ کر بلا میں ہمراہ حضرت امام حسین کے
 موجود ہوں چنانچہ وہ حدیث جو انکی فضیلت میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 سے اوپر گذری ہو کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے انکے انصار میں داخل ہونے کے کر بلا میں خبر دی تھی
 وہ بھی اسی پر دلالت کرتی ہو کہ لَوْ وَابَقَهُ عَنْ فَضْلِ بْنِ الشَّرَبِ قَالَ مَرَّ مَيْثَمُ الشَّامِ
 عَلَى فَرَسٍ لَهُ فَاسْتَقْبَلَ حَبِيبَ بْنَ مُظَاهِرٍ لَا سَكْبًا بِي عِنْدَ هَيْلِ بْنِ أَبِي
 روایت بخار کی یہ ہو فضل ابن زبیر کہتے ہیں ایک دن میثم تمار اپنے گھوڑے پر چڑھے ہوئے
 پہلے جاتے تھے سامنے سے حبیب ابن مظاہر بھی اپنے گھوڑے پر چلے آتے تھے یہ دونوں ایسے
 مقام پر یکجا ہونے ہمارے پر ایک شمشاد یا بیٹھا کہ بنی اسد کی تھی فَتَنَدْنَا حَتَّى اخْتَلَفَتْ
 أَخْلَاقُ كَرَسِيهِمَا وَبَانَ لَهْرُ كَرْدُونِ بْنِ أَسْنَى وَبَرْتَمَكِ بَاتِينَ مَوُئِنَ كَهْ لُورِ
 دونوں کے ٹھکانے گئے اور گردن ابن اپنی بار بار جھٹکنے لگے ثُمَّ قَالَ حَبِيبٌ لَكَارِي بِشَيْخٍ
 أَصْلُهُ خَنِيمُ الْبَطْنِ بَنِي الْبَطْنِ عِنْدَ دَارِ الرِّزْقِ وَقَدْ ضَلَّ فِي حُبِّ أَهْلِ بَيْتِ
 نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَبَيَّعَهُمْ بَطْنُهُ عَلَى التَّخَشُّبَةِ اخِيرَ مِنْ حَبِيبِ ابْنِ
 مظاہر نے میثم تمار سے کہا اسوقت گویا میں ایک ایسے بڑے آدمی سے باتیں کر رہا ہوں
 جو بہرہوی یا معنی میں کہ پیش سر کے بال اس کے جاتے رہے ہیں پیٹ اس کا نکلا ہوا ہے
 تربوز بیچتا ہو یا خریزہ فروش ہے دار الرزق کے پاس اور وہ محبت اہل بیت رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں مولیٰ دیا جائیگا اور اسکا پیٹ ایک لکڑی کے تختہ پر لٹکا کر
 چاک کیا جائیگا اَقُولُ هَذَا مَا يُوْتَوَى إِلَيْهِ أَمْرُهُمَا مِنَ الْقَتْلِ وَالْقَتْلِ

وہی ہے جو
 حضرت جبریل علیہ السلام نے
 انکے انصار میں داخل ہونے کے
 کر بلا میں خبر دی تھی

وہی ہے جو
 حضرت جبریل علیہ السلام نے
 انکے انصار میں داخل ہونے کے
 کر بلا میں خبر دی تھی

اُون لوگوں نے رشید ہجری سے کہا کہ ہاں آئے تھے مگر اپنی باتیں راولے گئے اور ہم نے
 اِن دونوں کو آج ایسی ایسی باتیں کہتے ہوئے سنی ہیں **فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ** رَحِمَ اللَّهُ
 وَثَمًا نَسِي وَثَمًا فِي عَطَاءِ الَّذِي يَخْبِي بِالرَّاسِ مَا يَدْرِيهِمْ رَشِيدٌ هَجْرِي كُنْ لَكِ
 کہ خدا کی رحمت ہو میثم پر اس حدیث میں کچھ بول گئے اسمیں اتنا اور زیادہ کنایا ہے
 کہ جو شخص حبیب بن مظاہر کا سر کوفہ میں لایگا اور سوار ہوا وہ اس کا دیا جائیگا **ثُمَّ أَذْبَحَ**
فَقَالَ لِقَوْمٍ هَذَا وَاللَّهِ أَكْبَرُ بَيْنَهُمْ یہ کلمہ رشید ہجری ہی نے کہے وہ لوگ کہنے لگے یہ تو
 اُون سے ہی زیادہ جوتے تھے **أَقُولُ وَعَلِمَ مَوْلَاهُ أَنَّ ذَٰلِكَ لَا جَاءَ اِنَّمَا كَانَتْ**
لِمُسَاوَرَةٍ بَيْنَهُمْ وَكَانَ الْعَرَضُ مِنْهُ اِسْمَاعِيلَ أَهْلِ ذَٰلِكَ اَلْبَيْتِ اِسْمُ مَنْ كَتَابَهُ اُون
 کہ اب تو رشید ہجری کے خالص سہی مقام پر آکر پونچھنی سے بخوبی ثابت ہو گیا کہ کسی بدی
 بات تھی اور مشورہ باہمی ہو چکا تھا کہ آج نبی اس کو ضرور یہ باتیں سنائی جا رہے ہیں **وَعَلِمَ مَوْلَاهُ**
أَنَّ رَسُولَهُ اِسْمُ اَيُّهَا كَانَ مِنْ عَرَفَاتِهِمْ وَالْمُطْلَعِينَ عَلَى اَسْمَاءِ رِصَالِ الْكِرَامِ
الْبُورَةِ اَلْحَيَاةِ اَوْرِيهِي معلوم ہوا کہ رشید ہجری ہی انہیں اہل معرفت میں داخل تو اور اس کے
 ان ہر گون کے مطلع تھے جو بزرگ نیکو کار اور پندیدہ بارگاہ پروردگار تھے **وَمِنْ اَذْيَانِ اللَّهِ**
الَّذِي كَانُوا اَمَامَهُ وَخُودِهِ بِالنَّشْرِ ثَقَاتٍ لَا اَلَا اَلَا يَكْفُرُ فِي اَمْرِهِ اَلْاَمَانَةُ ۲ اور رشید ہجری
 سہی انہیں اولیاء اللہ میں داخل تھے جن کو وعدہ دیا گیا تھا کہ بزرگیاں ان خدا کی طرف سے انکو
 نصرت اہل بیت ۲ میں حاصل ہوں گی **وَقَدْ صَطَفَى اللَّهُ مَبْنِيَّائِهِ مِنْ بَيْنِ الْخَلْقِ اَيَّا هُمْ**
سَلَامُ اللَّهِ وَرَحْمَتُهُ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِينَ وَلَنَعُدَّ اِلَى بَقِيَّةِ الرِّوَايَةِ اَوْرِيهِي پاک نے تمام
 خلقت میں انہیں لوگوں کو اس واسطے منتخب کیا تھا سلام خدا کا اور رحمت اوسکی ان پر
 نازل ہوا بہم بقیہ روایت فضل بن زبیر کی لکھتے ہیں **فَقَالَ اَلْقَوْمُ وَاللَّهِ مَا ذَهَبَتْ**
اَلَا يَأْمُ وَاللَّيَالِي حَتَّى سَرَّ اَيْنَا هَ مَصْلُوكًا عَلٰى اَبَابِ دَارِ عَمْرِو بْنِ حَرْثٍ وَهِيَ لَوْ قَوْمُ
 بنی اسد کہتے ہیں کہ ابھی چند روز و شب نہیں گذرے تھے کہ مجھے میثم تمار کو دیکھا کہ عمرو بن حارث
 کے دروازے پر دو کوسوں کی گلی تھی و سخی پر اس حبیب بن مظاہر **وَقَدْ قِيلَ مَعَ الْحَبِيبِ**
 اور حبیب بن مظاہر کا سہی کوفہ میں آگیا جو ہمراہ حضرت امام حسین کے شہید ہوئے تھے **سَرَّ اَيْنَا**

یہ روایت صحیح ہے
 اور رشید ہجری
 انہیں اہل بیت
 میں داخل تھے

مَقَاتِلُهُمْ فِي سَبْعَةِ مَجَازٍ وَكَيْفَ لِيَا جَوْ كَيْفَ لِيَا تَيْنُونَ بَرْكُونَ لَمْ يَكُنْ تَارَةً كَانَتْ حَيْبَةً مِنْ اسْتَبِيحِ
 الرَّسَّ جَالٍ لَذَيْنِ نَصْرًا وَالْحُسَيْنِ وَتَقَوَّ جَبَالَ لِحَدِيدٍ جَيْلُ بِنِ خَاطِرٍ اَوْنِسِينَ شَرَّ اَسْوَنَ بِنِ
 وَاخْلُ تَحْتِ جَهَنَّمَ نَصْرَتِ اَمَامِ حُسَيْنٍ كِي نَصْرَتِ كِي اَوْرُوسَ كِي پھاڑون سے باہر تھے
 یعنی لشکر گران بن زیاد کا جو ہتھیاروں سے بھاری ہو رہا تھا اوس سے لڑے اور اُسے قتل کیا
 الرَّسَّ مَاحٍ بِصُدُورِهِمْ وَالشُّيُوفَ يُوْجُوْهُهُمْ نِيْزُونَ كِي وَاِنْ اِنْهَرْ حَلَّتْ تَحْتِ لَوْ سِيْنُونَ بِرِ
 ہو سکتے تھے اور تلواروں کے وار اپنے چہرہ و نہر اور سر و نہر کٹے تھے وَهْمٌ يُغْرَضُ عَنْ عَيْلَانِمْ
 لَا مَانُ وَلَا مَوَالُ فَيَا بُونَ ہر لوگ ہیں کہ جنگو نیزہ کی طرف سے امان ملتی تھی اور مال ان کو
 لیے جاتے تھے کہ نصرت امام حسین کی چھوڑ دیں یہ انکار کرتے تھے فَيَقُولُونَ لَا عُدَّةَ لَنَا
 عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ اِنْ قُتِلَ الْحُسَيْنُ وَمَا عَيْنُ نَصْرَتِ حَتَّى فَيَقُولُوا اَحْوَاكُہ اور کہتے تھے کہ
 ہمارے واسطے کوئی عذر کی جگہ نہیں ہے کہ خدمت میں جناب رسالت مآب کے کریں اگر حضرت
 امام حسین شہید ہو جائیں اور ہماری آنکھ میں مینائی باقی ہو یعنی ہم زندہ ہوں وروہ جناب
 شہید ہو جائیں یہی کہتے تھے وہ سب بزرگوار کرد حضرت امام حسین کے بلا گردان ہو کر شہید ہو گئے
 وَقَدْ مَرَّ حَبِيبُ بْنُ مُظَاهِرٍ الْأَسَدِيُّ فَقَالَ لَهُ يَزِيدُ بْنُ حَبِيبِ بْنِ الْقَهْمَلِ اِنِّي
 دَكَانَ يُقَالُ لَهُ سَيِّدُ الْفَرَاخِ يَارَ خِي كَيْسَ هَذِهِ لَسَاعَةً ضَحِيكَ حَبِيبُ ابْنِ مَظَاهِرٍ تَوَصَّحَ
 عاشوراء کو اپنے ہمراہیوں سے مزاح کر رہے تھے اس قدر اپنی شہادت کی اونکو خوشی تھی اور نیزہ
 ابن حصین ہمدانی جو سردار قاریوں کے نام سے مشہور تھے کہنے لگے کہ ایو ہائی یہ کونسا وقت ہنس رہے
 قَالَ قَائِي مَوْجِعَ أَحَقُّ بِالْمُتَوَدِّعِ وَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ يُجَنَّبَ عَلَيْكَ هَذِهِ الطُّغَاةُ
 بِسَيُوفِهِمْ فَمُعَانِقُ الْحُوسِ الْعَيْنِ حَبِيبُ بْنُ جَوَابِہِ اِنَّمَا اِس سے بڑھ کر اور کون وقت خوشی کا ہے
 قسم ہے خدا کی یہ لڑائی بس اس قدر ہے کہ یہ بیدیں اپنی تلواروں سے ہمارے جسم کو بیروں کو کریں
 ایدہ ہر دم مرے اور جو زبان خوش جہنم سے جا کر نکلے ہوئے روایت بجا کی تمام ہوئی وَقَدْ بَسَّسَتْ
 تِلْكَ الْاَيَاتِ الثَّلَاثِ اَنَّ حَبِيبُ بْنُ مُظَاهِرٍ كَانَ مَا مُؤْمِلًا مَحْضُورًا فِي الطُّغَاةِ
 فَلَمَّا لَكَ كَمْ يُشَارِكُ فِي أَمْرِ مُسْلِمٍ بَنِ عَقِيلِ ابِ بَخْوَبِي اِن تَيْنُونَ رَوَاتُونَ سے ثابت کیا
 کہ حبیب بن مظاہر کو حکم یہی تھا کہ معرکہ کر بلا میں جا کر شریک ہوں اور جناب مسلم کی شرکت کریں

باب چہل و ششم بعد پونچھنے خط امام حسین علیہ السلام کے حبیب
ابن مظاہر کا حضرت کی خدمت میں روانہ ہونا اور پھونچ جانا

قَالَ الرَّاوى كَانَ حَبِيبِي دَارِيَّةً مُسْتَعْلَا بِالطَّعَامِ إِذْ نِمَ كَانَتْ رَجُلًا
يَدُقُّ الْكَبَابَ دَقَّارَاوِي كَتَا هِيَ كَهَبِيبِ ابْنِ مَظَاهِرٍ هَمِنْ يَشْتَعِ هُوَ كَانَا كَهَارِ هِ
تَحِيَّ كَا يَكِ آوَا زِ آوِي كِي بَا هِرْ كَهْرَا هُوَا كُوِي شَخْصٌ زِي خَيْرِ بَارِ بَا هِي أَوْرَا كُوَا طَهْطُ كَهْرَا هِي
كُفْرِيَهَ عَا جَلَا وَدَايَ رَجُلَا - وَاقِفَا خَلْفَ الْبَابِ فَقَالَ لَهُ حَبِيبُ بْنُ مَظَاهِرٍ مَنْ أَنْتَ
وَمِنْ أَيْنَ أَتَيْتَ حَبِيبُ ابْنِ مَظَاهِرٍ جِثْ طِثْ بَا هِرْ نَحْلَ آوِي دِي كِيَا اِيَا كِ شَخْصٌ
بِسَ دِرَا وَهَ كَهْرَا هِي أَوْسَ سَ بُو بَحَا تُو كُونِ هِي أَوْرَا كَمَا نَسَ آيَا هُوَا قَالَ أَنَا سُرُؤَلُ الْحُسَيْنِ
عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَيْكَ وَحَدَّثَنِي كِتَابَةُ فَخْدَا هَا أَوْسَنِي كَمَا كَهْ كُو حَضْرَتِ إِمَامِ حُسَيْنٍ م
نَ تَحَارِي سَ پَاسَ سَيَا هِي مِيرِي سَ پَاسَ اِيَا كِ خَطِ هُوَا تَمَّ اسْكُو لَوْ تَمَّ أَعْطَاهَا لِحَبِيبِ بْنِ
مَظَاهِرٍ فَفَقَطَّهَ وَقَرَأَهُ فَاذْكُرْ فِيهِ مَكْتُوبٌ مَا قَدْ مَرَّ إِنَّا حَبِيبُ بْنُ مَظَاهِرٍ
أَوْسَ خَطِ كُو لِيَا كُو لَكِرْ طِثْ بَا أَوْسَ خَطِ مِيْنِ وَهِي كِيَا تَحَا جُوَا بِي أَوْرَا بِرِيَانِ هُوَا چَا هِي كَعَزَمَ
الْحَبِيبُ مِنْ ذَلِكَ الْوَقْتِ أَنْ يَخْرُجَ مِنْ الْمَكَّةِ وَيَلْحَقَ بِالْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
حَيْثُ يَلْحَقُ بِهِ أَوْ سِيَوَاتِ سَ حَبِيبِ ابْنِ مَظَاهِرٍ نَاسَ بَاتِ كَا قَصْدِ كِيَا كَهْ آوِي كُو فَهَ سَ
نَكَلَرُ حَضْرَتِ إِمَامِ حُسَيْنٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَ جَا لِيْنِ جِسَ جَلَرِ طِنِ كَا مَوْقِعِ هُوَا لَكِنْ أَخْفَى ذَلِكَ
الْمَرْمِيَّةَ عَنْ أَهْلِهِ وَأَقْرَبَائِهِ حَتَّى عَنْ تَرْوَجَتِ أَيْضًا مَرَّ بِهَ اسَ ارَا وَهَ كُوَا بَنِي
عَزِيزٍ أَوْرَا قَرِيبِ لُو كُونِ سَ سَ بِي چَپَا پَا تَا اِيَسَ كَهْ اِبْنِي زَوْجِ كُو بِي نَهِيْنِ اسْكِ خَرْدِي
لِيَكْلَا يَكُونُوا مَا نَعْنِيْنُ لَهُ عَنْ ذِيْنِ أَوْشِيْهَرِ ذِيْلِكَ وَيَبْلُغُ إِلَى بَنِي سَا
تَا كِي لُو كِ جِيْبِ ابْنِ مَظَاهِرٍ كُو اسَ اِمْرِي سَ مَانِ نُونِ يَا اسَ نَظَرِ سَ چَپَا يَا كَهْ اسَ
بَاتِ كِي شَرْتِ هُوَا كَرِ ابْنِ زِيَا دِي كِ نَهْ بُو بَحِي وَكَانَ حَبِيبُ مُجِدِّ دُعَا مَهَ وَبَزْ نَقَبِ
الْمَرْوِي إِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ يَوْمَ مَا بَنُوا أَعْمَامَهُ وَسَلَّمُوا عَلَيْهِ حَبِيبُ ابْنِ مَظَاهِرٍ
رَوَزَانَهَ اِبْنِي ارَا وَهَ كِي تَجْدِيْدِ كَرْتِ جَاتِ تَحِي أَوْرَا كُو فَهَ سَ بَا هِرْ نَكْنِي كِي مُنْظَرِ تَحِي كَرَا كِي دِنِ

اودن کے بہائی بندہ جدی قرابت دار حبیب بن مظاہر کے پاس آئے اور سلام اوپر کر کے بیٹھے
 وَقَالُوا بَلْغْنَا اَنْتَكَ تَرْيَدُ اَنْ تُعْزِمَ عَلٰى الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَتَهَيِّاتَ لِنَصْرَتِهِ
 وَقِتَالِ اَعْدَائِهِ اور کہنے لگے ہلکو خبر ملی ہے کہ تمہارا ارادہ حضرت امام حسینؑ کے پاس
 جانے کا ہے اور تم آمادہ اونکی نصرت کرنے پر اور اونکے دشمنوں سے لڑنے پر ہوئے ہو وَاَنْتَ
 لِعِظَامِ عَلَيْنَا وَتَحَنُّنِ لَا تُحِبُّكَ اَنْ تَفْعَلَ مَا تَرْيَدُ فَمَا لَنَا اَنْ نَقْدِمَ عَلٰى تِلْكَ الْاُمُورِ
 الْعِظَامِ وَعَلٰى شِقِّ الْعَصَا یہ بات ہلکو سخت ناگوار ہے اور ہم تلوں چھوڑ بیٹھے کہ تم اس راہ کو پورا
 کر دہم لوگوں کو کیا غرض ہے جو بڑے بڑے امراء میں دخل دین اور شورش اور فتنہ برپا کرین
 وَتَقْضِيْكُمْ فِىْ اُمُورِ السَّلَاحِ وَتَحَنُّنِ اَقْلُ عَدَاوَا صَعَفَتْ جُنْدًا اَهْلُوْكُمْ کیا
 ضرورت ہے جو بادشاہ اور خلفائی وقت کے امور سلطنت میں دخل دین ہماری جمعیت بھی کم ہے اور
 ہمارا گروہ بھی کم ہے فَانْكَرَ حَبِيبُ بْنُ مُظَاهِرٍ وَقَالَ تَقِيَّةٌ مِنْهُمْ اِنِّىْ لَا اُسْرِيْ
 هٰذَا وَقَدْ اَمَرْتُمْ بِمَا قُلْتُمْ وَاسْكُمُ بِكَلِمَاتٍ قَدْ اَطَمَمْتُمْ قُلُوْبُهُمْ فَارْجِعُوْا اِلٰى
 دَارِ اٰهْلِهِمْ وَحَبِيبٌ قَدْ رَفَعَى وَحَيْدًا اِذَا دَارِیْہِ حَبِیبُ ابْنِ مُظَاهِرٍ نے اونکے سامنے انکار
 کیا اور بنظر تقیہ تمہاری کہ میرا تو یہ ارادہ نہیں ہے تم جو کچھ کہتے ہو سچ کہتے ہو اور ایسی باتیں نہ
 سامنے کہیں کہ او کو اطمینان ہو گیا اور اپنے اپنے گھروں کو لوٹ گئے اور حبیب بن مظاہر
 تنہا اپنے گھر میں رہے فَاَمَّا زَوْجَتُهُ كَانَتْ مُؤْمِنَةً كَامِلَةً وَقَدْ مَلَكَ اللهُ قُلُوْبَهَا
 مِنْ الْاِيْمَانِ لَمَّا سَمِعَتْ مِنْ مَّكَامَةِ حَبِیبٍ وَانْكَارِہِ وَعَنْ نَّصْرَةِ اَهْلِ بَيْتِ
 مُحَمَّدٍ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ قَالَتْ لِرَزْوَجِہَا يَا حَبِیبُ ظَنَنْتُ اَنْتَ لَا تُحِبُّ اَنْ
 تَقُوْمَ نَاصِرًا لِلْحُسَيْنِ عَلَیْہِ السَّلَامُ لیکن زوجہ حبیب ابن مظاہر کی جو کامل الایمان تھیں
 اور اون کا دل خدا نے ایمان سے بھر دیا تھا جب حبیب بن مظاہر کی یہ باتیں اونہوں نے
 سیں اور انکار کرنا نصرت اہل بیت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حبیب ابن مظاہر کی زبان سے
 اونکے گوش زد ہوا اپنے شوہر سے کہنی لگیں اے حبیب بن مظاہر مجھ کو گمان ہوا ہے کہ تم نصرت
 امام حسین علیہ السلام نہیں کرنا چاہتے ہو وَاَنْتَ حَلَّ اِلَیْہِ فَارَادَ حَبِیبُ اَنْ یُّخْفِیْ ذٰلِكَ عَنْہَا
 وَقَالَ اِنِّىْ لَا اُسْرِيْ اَنْ اَوْقِعَ نَفْسِیْ فِیْ الْمَمَالِکِ وَاُقْدِمَ عَلَیْہَا اور تم اس جناب کی

خدمت میں بنجاؤ گے حبیب بن مظاہر کا ارادہ ہوا کہ اپنی زوجہ سے اسے راز کو چھپائیں
 کہنے لگے کہ میں نہیں چاہتا ہوں کہ اپنی جان جو کم میں ڈالوں اور مملکت میں پڑوں فلک
 سمعہ بذاک بکنت بکاء اشد یذا و اھوت الی حبیب بن مظاہر زوجہ نے حبیب بن مظاہر کی
 یہ بات سنی بے ساختہ رونے لگے اور قصد کیا کہ کٹرے اپنے پہاڑ والے و قالے آئی کنت
 لا تضر لال محلی ولا تلون من انصار مولانا الحسین فحقیق بک ان تفسد
 مفعی ہذا علی وجہک وتلبس البسة النساء اور کہنے لگے اگر تم کو نصرت ال مجاہدین کرنی
 اور انصار حسن میں داخل ہونا تم کو منظور نہیں ہو تو یہ میری اور مہنی تم اور مرد اور عورتوں کا لباس
 پہن کر مجاہدین بیٹھو افسسیت قول نیتک انہ قال للحسن والحسین ابائے ہذا ان امان قانا ادم قعدا
 کیا تم کو اپنے نبی کا یہ کلام بھول گیا جو انہوں نے فرمایا تھا کہ یہ دونوں میرے بیٹے امام ہیں جہاد
 کریں یا نمانہ نشین ہوں و قد رسل الیک الحسین رسالۃ ودعاک الی نصرتہ و خا طبتک بخطاب
 اولیائہ و انت لا تجیب دعوتہ یا حسن الیجا حضرت امام حسین علیہ السلام نے تھا سے پاس
 مخصوص ایک آدمی خط لیکر بھیجا اور نصرت کے واسطے تم کو بلایا اور اس خط میں وہ الفاظ
 لکھے جو اپنے خاص دوستوں کو لکھا جا رہے تھے تم ان کی دعوت جہاد کو منظور نہیں کرتے ہو اور
 بخوبی اس کی تعمیل کرنا نہیں چاہتے ہو فقال لہ حبیب بن ابی اخط ان اتمل معہ فتکون
 فی کبریتک بالانزاج فمن یعیلک وینفق علیک حبیب بن مظاہر نے
 کہا مجھے اس بات کا خون ہو کہ اگر میں اس جناب کے ساتھ مارا گیا تو اس بوڑھے بچے
 میں بیوہ ہو جائیگی تیرے عیال کی خبر گیری اور پرورش کون کریگا اور نان و نفقہ کس
 کون دے گا قالت یا حبیب لہ توک نصرة اصحابی و سیدی و درائی لان عشت
 بک ان اکلت الثواب اخر دھرمی وہ مومنہ کہنے لگی کہ اے حبیب تم میرے
 امام اور آقا کی نصرت ترک نہ کرو مجھ کو رہنے دو اگر تمہارے بعد میں زندہ رہی مٹی کہا کہ اگر
 اپنی زندگی بسر کرونگی فعلم حبیب انہا مخلصۃ فی دینہا ولا یرغبنا الشیطان
 عن قصد السبیل جب اس مومنہ نے یہ خلاص ظاہر کیا حبیب بن مظاہر کو معلوم
 ہو گیا کہ یہ مومنہ اپنے دین اور دیانت میں پوری ہی شیطان اور سکوراہ راست سے

نہیں بہکا سکتا فَاخْبَرَهَا بِمَا كَانَ يُرِيدُكَ مِنَ الْاِسْتِحَالِ وَالْحَقُّ بِاَلْحُسَيْنِ
 عَلَيْهِ السَّلَامُ اب حبيب ابن مظاہر نے اپنا ارادہ روانگی بطرف امام حسین علیہ السلام کے
 اوس سے بیان کر دیا اور کہا کہ اب میں اس جناب سے ملا چاہتا ہوں فَقَالَ كَيْفَ
 يَا حَبِيبُ اِنْكَانَ قَدْ اَنْعَمَ اللهُ عَلَيْكَ فَلَمَحْتُ بِمَوْلَايَ الْحُسَيْنِ كَمَا اَرَدْتُ
 فَقَبِلَ يَدَيَّ وَرَجَلَيْهِ عَنِّي وَتَسَلَّمَ عَلَيَّ پس مومنہ نے کہا کہ اسے حبيب اگر
 خدا اپنا فضل کرے کہ تم زندہ اور صحیح و سالم اوس جناب تک پہنچ جاؤ جیسا تمہارا ارادہ تو
 تو میری طرف سے بھی اوس جناب کے ہاتھ پاؤں چومنا اور سلام عرض کرنا اِنَّمَا خَدَجٌ
 حَبِيبٌ عَنْ يَمِينِهِ وَرَبِّهِ فَرَسُهُ بَسْرَجًا وَقَالَ لِمَوْلَاكَ اِذَا هَبَّ بِهِ خَارِجٌ الْكُوفَةِ
 وَتَرَكْتُمُوهُ فَيُفِي مَكَانٍ كَذَا ابور اسکے حبيب ابن مظاہر اپنے گھر سے باہر نکلے
 اور گھوڑا اسکر طیار کیا اور اپنے غلام کو حکم دیا کہ اسکو بیرون شہر کوفہ لیجا اور فلان مقام پر
 ٹھہر کر میرے آنیکا انتظار کرو وَاحْفَظْ نَفْسَكَ عَنِ النَّاسِ حَتَّى لَا يَشْعُرُونَ بِذَهَابِي
 وَلَا يَطْلُعُونَ عَلَيَّ اِذَا ذَا وَرَجَعْتَ كَرَجَبٍ کر جانا کہ لوگ تجھ کو دیکھنے نہ پائیں نا کہ میرے جانے کی
 اونکو آگاہ نہ ہو اور میرے ارادہ پر مطلع نہ ہوں پاؤں فَاذْهَبْ مَوْلَاكَ فَرَسًا
 وَوَقِفْ بِمَكَانٍ اَمْرًا حَبِيبُ بْنُ مُطَا هِرَ حَتَّى طَالَ عَلَيْهِ الزَّمَانُ وَهَ غَلَامٌ
 گھوڑا لیکر روانہ ہو گیا اور اسی جگہ پر جا ٹھہرا جہاں پر حبيب ابن مظاہر نے اوسکو
 حکم دیا تھا اور انکے ہونچنے میں دیر ہو گئی وَكَانَ حَبِيبٌ قَدْ تَأَنَّى يَحْدُو جِهًا يَحْتَاجُ
 عَرَضَتْ لَهُ حَبِيبُ ابْنِ مَظَاهِرٍ كَوْدِيرُ كِي وَجْهَ بُوئِي كَمَا اِيكَا مِ اُون كُو اِدَا كِيَا
 اسی وجہ سے انکو تاخیر ہو گئی فَاحْتَا سَا رَحِيبٌ بَعْدَ دَا عِلَا هِلَا وَقَدْ مَعْنَى مِنْ
 الْوَقْتِ بِأَمْرٍ يَدِي مَا كَانَ يَتَرَقَّبُهُ مَوْلَاكَ وَكَانَ تَقْدِيرُ مِنْ قُدُومِهِ جَب حَبِيبُ
 ابن مظاہر اپنے گھر سے رخصت ہو کر چلے اور قبلاً زاد آپ نے انتظار کرنے کو اوس غلام
 سے کہا تھا اوس سے زیادہ وقت گزر گیا اب انتظار کرتے کرتے وہ غلام انکے آنے سے
 نا امید ہو گیا تھَا فَكَانَ يُخَاطِبُ الْفَرَسَ وَيَقُولُ لَهُ أَيُّهَا الْفَرَسُ اِنْ لَمْ يَأْتِ
 صَاحِبَكَ فَإِنِّي وَاللَّهِ أَزْكِبُ عَلَى ظَهْرِكَ وَأَسْبِي إِلَى نُصْرَةِ الْحُسَيْنِ اِنْ شَاءَ اللَّهُ

گھوڑے سے خطاب کر کے وہ غلام کہہ رہا تھا اے اسب باؤنا اگر تیرا سوار نہ آیا تو میں
 تجھ پر سوار ہو کر نصرت امام حسینؑ کے واسطے انشمارا شد چلو لگا فلما بکم حیث ذلک
 الموضع وکان مولاہ یتکلم بک التکلیسات وقد سمعہ عنہ فصرخا
 وصفا صفتہ العسوة ذاکرین لاما مہما آئی عبد اللہ الحسین
 علیہ السلام جب جیب ابن مظاہر اوس مقام پہ پہنچے اور وہ غلام
 گھوڑے سے وہی باتیں کر رہا تھا جیب ابن مظاہر نے بھی کئی دونوں آدمیوں نے
 آپس میں مطافہ کیا اور جناب امام حسین علیہ السلام کی ہیکلی اور غربت یاوہ کے کف انہوں
 نے لگے وقال حذیفہ یا مٹی لای۔ یا بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 لسا کان حال العیید والاماء فی نضوتک ہکذا فکیف حال الاحرار
 جیب کہنے لگے اے میرے آقا فرزند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب لونڈی اور
 غلاموں کی آپ کی نصرت کرنے میں یہ کیفیت ہو پس آزاد اور خود مختار لوگوں کا کیا
 حال ہوگا اور کس قدر اون کو آرزو ہوگی ثم قال لعبدہ انت حر لیو جہ اللہ
 فانطلق حیث شئت اور حذیفہ ابن مظاہر نے اپنے غلام سے کہا کہ تجھ کو راہ خدا میں آزاد
 کر دیا ہے جہاں تیرا جی چاہے چلا جا فلما سمع ذلک بکی وقال واللہ لا یتخللک حتی
 یحییٰ بالحسین علیہ السلام واذب عن امائی وسیدی واقبل بین یدیه
 جب غلام نے اپنی آزادی کی خبر سنی رونے لگا اور کہا کہ قسم بخدا اب میں آپ کو چھوڑوں گا
 جب تک آپ حضرت امام حسین علیہ السلام سے مل نہ جائیں اور وہاں پہنچ کر اپنے امام اور آقا کی حالت
 کرونگا اور انہیں کے سامنے مارا جاؤنگا فسار الحذیفہ معہ حتی آتی الی الحسین
 علیہ السلام وسلم علیہ وقبل یدیه وسر جلیہ کما وصفت لہ نزجہ ثم کانم
 معکس جیب ابن مظاہر روانہ ہوئے اور وہ غلام بھی ہمراہ تھا تا انیکہ خدمت جناب
 امام حسینؑ میں پہنچ گئے اور سلام بجالائے ہاتھ اور پاؤں حضرت کے چہرے حسیطہ پر
 جیب ابن مظاہر نے ان سے درخواست کی تھی اور اسکو حضرت سے بیان بھی کر دیا بعد
 اس کے کہ جیب ابن مظاہر ہر وقت حضرت کے ہمراہ رہے تا انیکہ کہ بلا میں پہنچے

كَانَ حَبِيبُ بْنُ مُطَا بِرٍ مَعَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى أَنْ عَصَى مِنَ الشَّهْرِ
الْمَحْرَمِ سِتَّةً أَيَّامٍ حَبِيبُ بْنُ مُطَا بِرٍ حَقِيقَتُهُ أَنَّ حَبِيبًا ابْنَ حَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ

حاضر خدمت رہے تا انیکہ چہمی تاریخ محرم کی آئی قَالَ فِي الْبَحَارِ وَأَقْبَلَ حَيْثُ بَدَأَ
مُطَاهِرًا فَقَالَ يَا بَنَ رَسُولِ اللَّهِ هَهُنَا حَيٌّ مِنْ بَنِي آسَدٍ يَا اقْرَبَ

آتَاذَنَا فِي الْمَصْنَعَةِ إِلَيْهِمْ جَنَابَ مَجْلِسِي رَحْمَةً فَرَمَاتِي هُنَّ كَهَيْبِ ابْنِ مَطَاهِرٍ
خِدْمَتِ مِیْنِ حَضْرَتِ كے آگَر عَرْض کی اے فرزندِ رسولؐ اس جگہ پر ایک قبیلہ نبیؐ سید

کا ہو اور بہت نزدیک ہو آپ اجازت دیتے ہیں کہ میں اونکے پاس جاؤں فَاذْعُوهُمْ
إِلَى نَصْرَتِكَ فَعَسَىٰ اللَّهُ أَنْ يَدْفَعَهُمُ عَنْكَ مِثْلَ الَّذِي دَفَعَهُمْ عَنْكَ مِثْلَ الَّذِي دَفَعَهُمْ عَنْكَ

کے واسطے بلا لاؤں شاید خدا اونکی مدد سے یہ کمزوری اور کمی انصار آپ سے رفع کروے قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَدْ اِذْنْتُ لَكَ فَخْرِجْ حَيْبُ الْهَيْمِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ

مُسْتَكْرِلًا حَتَّى آتَى إِلَيْهِمْ حَضْرَت نے فرمایا کہ میں تمکو اجازت دیتا ہوں پس حبیب
ازہرہ منظر ہر رات ہر رات جھکے خواہ نہیں بدل کر اون کے پاس گئے اور جا بوجھے

بھاناکہ یہ ہماری قوم قبیلہ سے ہیں کہنے لگے کہ اس رات میں آنیکا کیا سبب ہو اور

کیا حاجت نکلوا حق پر فقال اِنِّیْ قَدْ اَتَيْتُکُمْ بِخَبْرٍ مَّا اَتٰی بِهِمْ وَاقْنٰ اِلٰی قَوْمٍ
جسب ابن مفلح نے کہا میں ایک خبر نکلوں گی آ یا ہوں کہ ویسی خبر کسی ہم قوم نے اپنی

قوم کو ندی ہوگی جب اوشے ملا ہوگا اَتَيْتُكُمْ اَدْعُوْكُمْ اِلٰی فَنُزِّلُ الْمَاءَ فَيَنْبُتُ النَّخْلُ وَتُكْمَلُ الْبُسُوبُ

کی نصرت کرو یا اللہ! میں نے عیصا بنی ماریہ سے ایمان لیا ہے اور وہ بھی اپنے رب سے ایمان لے چکی ہیں۔

سرچیل لن چد لوه و دن یسره و ایتدا و ده سر و دین ن ایتدا پیر و ده

ایک تھوڑی سی جماعت مومنین کی لیکر بیان آئے ہیں ایک ایک آدمی اون میں کا
 ہزار آدمی سے بہتر ہو وہ لوگ کہی اوس جناب کی رفاقت چھوڑینگے اور نہ اوس
 جناب کو دشمنوں کے سپرد کریں گے وَ هَذَا عَمْرُؤُا سَعِدٌ قَدْ اَخَا طَيْبٍ وَاَنْتُمْ قَوْمٌ
 وَعَشِيرَةٌ وَاَنْتُمْ كُمْ بِهَذِهِ الصِّحَةِ قَوْمًا طَائِعُونَ الْيَوْمَ فِي نَفْسِي
 تَمَّا لَوْ اَبْهَاشَرْتُ الدُّنْيَا وَاورِيْعُ سَعْدٍ جَسَدِ اوس جناب کو گیر لیا ہے
 اور تم میری قوم اور قبیلہ کے لوگ ہو میں تم کو یہی نصیحت کرنے آیا ہوں آج اگر تم میری
 اطاعت کر کے اوس جناب کی نفرت کرو گے دنیا کی شرف اور بزرگی کو پہنچ جاؤ گے
 فَإِنِّي أَقْسِمُ بِاللّٰهِ لَا يَقْتُلُ أَحَدًا مِنْكُمْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ مِمَّا ابْنُ رَسُولِ اللّٰهِ
 صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ صَابِرًا مُحْتَسِبًا إِلَّا كَأَن رَّبِّي قَدْ أَحْمَتَنِي فِي عِلْمِي
 مَن قَسَمَ خَدَاكِي كَمَا كَرِهْتَ اہوں کہ جو شخص تم میں سے راہ خدا میں شہید ہوگا ہمراہ فرزند
 رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بشرطیکہ صابر ہو اور امیدوار ثواب کا خدا سے ہو ضرور
 وہ شخص رفاقت میں جناب محمد مصطفیٰ ص کی اعلیٰ علیین میں پہنچ جائیگا قَالَ
 لَا شَكَّ اَلَيْسَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي اَسَدٍ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بَنُ بَشَرٍ فَقَالَ اَنَا اَوَّلُ
 مَنْ يُجِيبُ اِلَى هَذِهِ الدَّعْوَةِ رَاوِی کہتا ہوں کہ اوس سب میں سے پہلے ایک شخص
 اوٹھ کھڑا ہوا جس کا نام عبد اللہ ابن بشر تھا وہ کہنے لگا کہ میں سب سے پہلے اس جہاد کی دعوت
 کو قبول کرتا ہوں ثُمَّ جَعَلَ يَرْجُزُ وَيَقُولُ ۞ قَدْ عَلِمَ الْفُرْسَانُ اِذَا اَنَآ اَكْلُوا ۞
 وَاَحْجَمَ الْفُرْسَانُ اِذَا اَنَا قُلُوا ۞ پھر جوش میں آکر یہ رجز پڑھنے لگا بڑے بڑے سوار
 مجھ کو جانتے ہیں جسوقت وہ دبا واکرین اور لڑنے لگیں کہ میں بہادر سواروں کو روک کر کھڑا
 ہو جاتا ہوں جسوقت وہ میدان جنگ میں گھوڑے دوڑاتے ہوں ۞ اِنِّي شَجَاكُم بِطُلُ
 مُقَاتِلٍ ۞ کائنہ کی عین بآسل پیہ جانتے ہیں سب کہ میں بہادر جو لڑنے والا
 ہوں گویا کہ میں شیر برفیہ شجاعت ہوں درویش ہوں ثُمَّ تَبَادُرَ جَالُ الْحَيِّ حَقِّ التَّامِ
 مِنْهُ يُسْعَوْنَ رَجُلًا قَاتِلُوا اِيْرِيْدُ وَاَنْتَ الْحُسَيْنَ ع یہ رجز شکر پڑا اوس قبیلہ کے لوگ
 اوٹھ کھڑے ہوئے اور نوے آدمی فراہم ہو کر نصرت امام حسین کے واسطے چلے وخرج

لے تو اس کا
 رخصت ہو گیا
 سواروں کا
 سواروں کا
 سواروں کا

رَجُلٌ فِي ذَلِكَ الْوَقْتِ مِنَ الْحَيِّ حَتَّى سَارَ إِلَى عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ وَكَانَ خَشِيصًا
 بِالْحَالِ أَوْسَى قَبِيلَهُ كَأَيْكِ أَوْسَى أَوْسَى قَبِيلَهُ كَأَيْكِ أَوْسَى قَبِيلَهُ كَأَيْكِ
 اور اس حال کو بیان کیا فَاذْ عَاثَ بْنَ سَعْدٍ بِرَجُلٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ يُقَالُ لَهُ
 الْأَمْرُ رَقٌّ فَضَمَّ إِلَيْهِ أَمْرًا بَعْمًا أَفْزَارِيسَ وَوَجَّهَهُ لِحَوْحِي نَبِيِّ سَعْدٍ عَمْرٍو
 اپنے ہمراہیوں میں سے ازرق شامی کو بلایا اور چار سو سوار اور اس کے ہمراہ کر کے قبیلہ
 بنی اسد کی طرف روانہ کیا فَبَيْنَمَا أُولَئِكَ الْقَوْمُ قَدْ أَقْبَلُوا يُرِيدُونَ عَسْكَرَ الْحُسَيْنِ
 عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ إِذَا اسْتَقْبَلَهُمْ خَيْلُ بْنُ سَعْدٍ عَلَى شَاطِئِ الْفُرَاتِ
 وَبَيْنَهُمْ وَبَيْنَ عَسْكَرِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْيَسِيرُ بَعْضُ وَهُوَ لَوْ كُنْ لَوْ كُنْ لَوْ كُنْ
 لشکر امام حسین علیہ السلام کے رات کے وقت چلے آتے تھے کما دیکھے سامنے لشکر ابن سعد کا
 کنارہ فرات پر نمودار ہوا اور ان کو حضرت کے لشکر سے مل جانے میں تھوڑا فاصلہ باقی
 رہ گیا تَامَتُوا شَلَّ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَاقْتَتَلُوا قِتَالًا شَدِيدًا دُونِ كَرَاهٍ مِثْلِ
 ملنے اور ہتھیار چلنے لگا اور بڑی بہاری لڑائی ہوئی وَصَاحَ حَبِيبُ بْنُ مُظَاهِرٍ
 بِالْأَزْرِقِ وَيَلَاكُ مَا لَكَ وَمَا لَنَا انْصَرَفْنَا عَنْكَ غَيْرُكَ حَبِيبُ بْنُ مُظَاهِرٍ
 ازرق سے کہا دل سے ہو تجھ پر ہماری اور تیری کوئی خصوصیت ہے تو کیوں ہماری راہ کو روکتا ہو بلکہ جا
 کوئی اور سو اتیر سہم سے یہ شقاوت کر لیگا اور ہم اس کو سب سے لین کر فَاذْ عَاثَ بْنَ سَعْدٍ
 ازرق شامی نے حبیب ابن مظاہر کا کہنا نہ مانا اور نہیں پلٹا اور لڑائی میں سرگرم رہا
 وَعَلِمَتْ بَنُو اسَدٍ أَنَّهَا لَا طَاقَةَ لَهُمْ بِالْقَوْمِ فَانْهَضُوا سَرَّاجِيبِينَ
 بنی اسد کو معلوم ہو گیا کہ ان کی طاقت اتنی نہیں ہے جو لشکر عمر سعد کا مقابلہ کریں مطلب یہ ہے
 کہ پڑاؤ نزدیک ہونے کی وجہ سے ملک آنیکا بھی اونکو خوف ہوا پس شکست کھا کر اپنے
 گھروں کو پلٹ گئے ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى جَوْفِ اللَّيْلِ حَتَّى مَضَى ابْنُ سَعْدٍ إِلَى
 بَيْتِهِمْ پھر اُسی شب کو بنظر خوف عمر ابن سعد کے گھروں کو بھی چھوڑ کر ہاگ گئے ایسا نہ کہ
 کہیں رات کو ہر شب خوف میں رہے وَرَجَعَ حَبِيبُ بْنُ مُظَاهِرٍ إِلَى الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 فَعَبَّرَهُ بِذَلِكَ فَقَالَ لَا خَوْفَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ حَبِيبُ بْنُ مُظَاهِرٍ خَدَمَتْ فِي خَبَابِ

ازرق شامی
 حبیب بن مظاہر
 بنی اسد
 جوف اللیل
 بنی اسد

امام حسین علیہ السلام کے پلٹ آئے اور اس حال کو بیان کیا حضرت نے فرمایا سوا کے
 خدا کے کسی کی طاقت اور قوت کا بہرہ نہ ملے کرنا چاہیے وَقَالَ وَرَجَعْتُ خَيْلُ بَنِي
 سَعْدٍ حَتَّى تَزُولُوا عَلَى شَاظِرِ الْفُرَاتِ فَمَالُوا بَيْنَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَصَاحِبِهِ
 وَبَيْنَ السَّعْدِ رَاوِي کتبا ہو کہ یہی گروہ لشکر عمر سعد کا پلٹ کر کنارہ فرات پہراہ ترا جو
 ازرق شامی کے ساتھ تھا اور فرات کے اور لشکر امام حسین علیہ السلام کے بیچ میں
 ٹھکر پانی کی آمد و رفت میں سد راہ ہوا قُلْتُ وَلَعَلَّ ذَلِكَ فِي الْيَوْمِ السَّكِينِ مِنَ
 الْمُحَرَّمِ كَمَا يُدَلُّ عَلَيْهِ سِيَاقُ الرَّوَايَةِ مِین کتبا ہوں کہ اس گروہ کا فرات پر اوترنا
 اور پانی کا روکنا شاید ساتویں تاریخ محرم کے تھا چنانچہ سیاق روایت اس پر
 دلالت کرتا ہو یعنی شب ہفتم کو یہ لڑائی ہوئی اسی کے صبح کو یہ لوگ فرات پر اوترے
 وَأَمَّا أَنْ تَحَالَ بِنِي أَسَدٍ مِنْ دُورِهِمْ خَوْفًا أَنْ يَفْجَعَهُ عَلَيْهِ الْأَعْدَاءُ فَيُضَدِّقَهُ
 مَسَارٍ وَيَحْتَمِلَ بَنِي أَسَدٍ وَيَسْتَأْذِنُهُمْ مِنْ أَنْتَهُمْ لَمْ يُبَا شَوْ وَمَا بَدَأَ فِي
 الْأَجْسَادِ الْمُطَهَّرَةِ يَوْمَئِذٍ خَوْفًا مِنْ ذَلِكَ لِيَكُنْ بَنِي أَسَدٍ كَالْغُرُونِ كُو
 چوڑکے چلا جائے اس خوف سے کہ دشمنوں میں گہر نہ جائیں اسکی تصدیق اس
 روایت سے ہوتی ہو کہ بنی اسد اور اون کی عورتیں باوجودیکہ دل اور جان سے
 فدا حضرت پر تھیں ورون تک لاشماے شہدا کو اسی خوف سے دفن نہیں کیا
 أَوْ لَا يَنْتَهُمُ لَمْ يَكُنْ نَوَاحِي خَوِثِينَ فَلَمَّا سَمِعُوا مِنْ رَأْيِ تَحَالَ الْعَسَا كَرِ
 رَجَعُوا إِلَى مَنَازِلِهِمْ وَهَمُّوْا بِدَفْنِهِمْ بِأَبَاتِ هُوَ کہ یہ لوگ اپنے گہروں میں نہ
 بہاگ گئے تھے جب سنا کہ لشکر عمر سعد کوچ کر گیا اپنے گہروں میں آباد ہو کر
 بارہویں تاریخ محرم کی حضرت کے دفن کرنے پر آمادہ ہوئے وَكَذَلِكَ
 حَيْثُ بَنِي مُظَاهِرٍ كَانَ وَاعْظَانًا حَمْدًا لِكُلِّ مَنْ يَرَاهُ أَنْ يَسْتَمَّ كَلَامَهُ
 بِصُورَةِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اسی طرح سے جیب ابن مظاہر کا یہی طریقہ تھا
 کہ جسکو اپنی دانست میں جانتے تھے کہ اونکی بات سنیگا اور مانینگا اوسکو
 وعظا اور نصیحت کرتے تھے کہ نصرت امام حسین علیہ السلام کے کرے کتبا رَوٰی

الْمُجَلِّسِي رَحِمَهُ اللَّهُ أَتَاهُ الْغُصُونُ كَثِيرٌ بَنُ عَبْدِ اللَّهِ إِلَى عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ
 وَلَمْ يَدْعُهُ أَبُو تَمَامَةَ الصَّبِيحَةَ أَوْ رَحِمَهُ اللَّهُ أَنْ يَدْخُلَ
 عَلَى الْمُحْسِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ چنانچہ جناب مجلسی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے
 کہ جب کثیر ابن عبد اللہ شامی عمر سعد کی طرف پلٹ گیا اور جناب ابو تمامہ صیداوی نے
 اسکو بہتیار بند خدمت امام حسین علیہ السلام میں جانے دیا اس لیے کہ وہ مردود
 اشرار الناس تھا فَذَعَى ابْنُ سَعْدٍ قُرَّةَ بَنُ قَيْسِ بْنِ حِمْزَلٍ تَبِ عُمَرَ سَعْدٍ
 قُرَّةَ بَنِ قَيْسِ بْنِ حِمْزَلٍ كَوْبِلَا فَقَالَ لَهُ وَيْحَكَ يَا قُرَّةَ لَوْ أَنَّكَ تَقُولُ حُسَيْنًا فَاسْتَلْهُ مَا جَاءَ
 بِهِ وَمَا ذَا يُرِيدُ اور کہنے لگا وے ہو تجھ پر لے قرہ ملاقات کر تو جناب امام حسین
 علیہ السلام سے اور پوچھ کہ اونکے آئیگا بیان کیا سبب ہو اور کیا اونکا ارادہ ہے
 اس روایت میں بہت بڑا اختلاف ہے ایک روایت تو یہ ہے کہ کثیر ابن عبد اللہ کی
 سلوار کا قبضہ پکڑ سے ہوئے حضرت ابو تمامہ رحمہ اللہ اسکو خدمت امام حسین علیہ السلام
 میں لائے تھے ایک روایت یہ ہے کہ وہ پلٹ گیا اس کے بعد ایک شخص کو بنی خزیمہ میں سے
 عمر سعد نے پہنچا وہ آیا اور پھر حضرت کی خدمت سے جدا ہوا تا انیکہ شہید ہو گیا جب
 اس کے واپس جانے سے ناامیدی ہوئی تب معلوم ہوتا ہے عمر سعد نے قیس بن قُرَّة
 کو پہنچا یہی قُرَّةَ بَنِ قَيْسِ بْنِ حِمْزَلٍ تھا اَمَّا اَلْمُحْسِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مُقْبِلًا قَالَ اَتَعْرِفُونَ
 هَذَا فَقَالَ حَبِيبُ بْنُ مُطَاهِرٍ اَعْلَمُ هَذَا رَجُلٌ مِنْ حِمْزَلَةٍ تَبِ عُمَرَ سَعْدٍ
 قُرَّةَ سَائِيَّ آجانب امام حسین علیہ السلام نے اسکو آتے ہوئے دیکھا اصحاب سے
 پوچھا اسکو پہچانتے ہو حبيب بن مطاهر کہنے لگے کہ ہاں یہ شخص بنی حنظلہ تمیمی سے ہے
 وَهُوَ ابْنُ اُخْتِنَا وَقَدْ كُنْتُ اَعْرِفُهُ بِحُسْنِ الرَّأْيِ وَمَا كُنْتُ اَرَاهُ يَشْهَدُ هَذَا
 الشَّهَادَةَ یہ سیرا ہاں ہے میں اسے نیک تجربہ آدمی سمجھتا تھا اور اسکی رائے کو اچھا
 جانتا تھا مجھے ایسا خیال نہ تھا کہ یہ ابن زیاد کے لشکر میں داخل ہو کر اس طرح پر آئیگا
 فَجَاءَ حَتَّى سَلَّمَ عَلَى الْمُحْسِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَابْلَغَ سَالَةَ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ اَلَيْكِهِ
 قُرَّةَ بَنِ قَيْسِ بْنِ حِمْزَلٍ اور حضرت پر سلام کر کے عمر سعد کا پیام بیان کیا فَقَالَ لَهُ اَلْمُحْسِنِينَ

كَتَبَ إِلَى أَهْلِ مِصْرَ كُمْ هَذَا أَنَّ أَقْدِمَ فَأَمَّا إِذَا كَرِهْتُمُونِي فَأَنَا أَنْصَرِفُ
 عَنْكُمْ حضرت نے فرمایا کہ تمہارے اہل شہر یعنی کوفیوں نے مجھ کو کہا ہے کہ آپ
 آئے اب اگر میرا آنا تم کو ناگوار ہے تو میں ابھی پلٹ جاتا ہوں فَقَالَ لَهُ
 حَبِيبُ بْنُ مُظَاهِرٍ وَيَحْيَى قُرَّةُ أَيْنَ تَذْهَبُ إِلَى الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ
 حبیب ابن مظاہر کہنے لگے واے ہو تجھ پر قرہ اب کہاں جاتا ہو قوم ظالمین کی طرف
 أَنْصُرْ هَذَا الرَّجُلَ الَّذِي يَأْبَا بِإِعَادَتِكَ اللَّهُ يَا لِكُلِّ صَاحِبِ خِيَابٍ
 مدد کر جسکے بزرگوں کی بدولت تو مسلمان ہوا ہو اور اس مرتبہ کو پہنچا ہو فَقَالَ لَهُ
 قُرَّةُ أَدِجْهُ إِلَى صَاحِبِي بِجَوَابِ رِسَالَتِهِ وَأَسْأَلُ سَرِيعِي فَرَمَ كُنْ لَكَ ابْنُ تُو
 میں عمر سعد کے پیام کا جواب لے جاتا ہوں اسکو پہنچا کر پھر اپنے بارہ بین سوچو گنا
 فَأَنْصَرِفَ إِلَى عُمَيْرِ بْنِ سَعْدٍ وَأَحْبَبُ الْخَبَرِ لِمَكْرُورِ عُمَرَ سَعْدٍ كِي طَرَفِ بَلْ كَمَا
 اور جو گفتگو حضرت نے کی تھی اوس سے بیان کی قُلْتُ وَلَمْ يَأْتِ إِلَى الْحُسَيْنِ
 عَلَيْهِ السَّلَامُ كَمَا مَرَّ فِي بَابِ شَهَادَةِ الْحَمْدِ مِثْلَ مَا هُوَ فِي شَخْصِ نَسِيبِ آيَا
 خدمت امام حسین علیہ السلام میں اور اسکی مکاری کا حال پہنچنے باب شہادت حمزین
 بَيَانِ كَرِيَا هُوَ فَمَّا أَشْتَدَّ الْقِتَالُ يَوْمَ عَاشُورَ وَأَخَذَ اصْحَابُ الْحُسَيْنِ
 عَلَيْهِ السَّلَامُ يَبْتَغُونَ إِلَى الْمُبَارَزَةِ وَاحِدٌ بَعْدَ وَاحِدٍ جَبِ بِرُوزِ عَاشُورَا
 لڑائی شروع ہوئی اور اصحاب امام حسین علیہ السلام ایک کے بعد دوسرا
 لڑنے کو مائل لگا حتیٰ سَمِعَ مُسْلِمُ بْنُ عَوْنِجَةَ الْأَسَدِي قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ
 أَبِي طَالِبٍ فَسَقَطَ مُسْلِمُ بْنُ عَوْنِجَةَ وَيَهُرَّمُ تَأْنِيكَ جَنَابِ مُسْلِمِ بْنِ عَوْنِجَةَ
 اسدی رحمہ اللہ زخموں سے چور ہو کر گر پڑے محمد ابن ابی طالب مؤرخ کہتے ہیں کہ
 جب مسلم ابن عوسجہ گھوڑے پر سے گرے اور ابھی کس قدر دم واپس لگا باقی تھا
 فَسَبَّحَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَمَعَهُ حَبِيبُ بْنُ مُظَاهِرٍ جَنَابِ امام حسین
 علیہ السلام اونکے پاس پیادہ تشریف لیگے اور ہمراہ اوس جناب کے حبیب ابن مظاہر بھی
 تھے فَقَالَ لَهُ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَرَّحَكَ اللَّهُ يَا مُسْلِمُ فَيَنْهَمُ مَنْ

فَقَسِي كُفْرًا وَبَيْنَهُمْ مَكْرُومٌ كَالْبَيْتِ الْمَقْدُوسِ وَمَا كَانَ لِقَوْمِ الْفَاسِقِينَ
 امام حسین علیہ السلام سے فرمایا رحمت خدا کی ہو تم پر سیدہ مسلمہؓ کو نبیال کرد کسی نے
 تو اپنا وعدہ پورا کیا جیسے تم اور کوئی اسی اپنا وعدہ پورا کر سکتا کا منتظر ہے
 جیسے ہم مگر کوئی اپنے وقت محبین کو بدل کر آگے سے پہلے نہیں کر سکتا اَشْمُ
 دَنَاوَتُ الْحَبِيبِ مَثَرَةُ مُطَاهِرٍ فَقَالَ يَعْنِي أَنَّهُ مَسْرُوكٌ يَا مُسْلِمَةُ
 اَشْمُ بِالْحَبِيبَةِ پھر حبیب ابن مظاہر قریبہ مسلم ابن عوسجہ رحمہ اللہ کے جا کر
 کہنے لگے کہ تمہارا زخمی ہو کر گر پڑا اور جان بلب ہونا مجھ پر سخت ناگوار ہے
 اے مسلم بشارت ہو تم کو بشارت کی فَتَالَ قَوْلًا ضَعِيفًا بَشَرًا لَكَ اللَّهُ
 بخیر مسلم ابن عوسجہ رحمہ اللہ بات نہیں کی جاتی تھی مگر بہت ضعیف آواز
 سے آہستہ آہستہ کہنے لگے کہ تم کو یہی خدا کی بشارت دے فَقَالَ
 كَمَا أَعْلَمَ رَأَيْتَنِي فِي الْأَشْيَاءِ كَمَا بَشَّرْتُ أَنْ تُؤْتِيَ عِيَالِي بِكُلِّ مَا أَهْمَكَ
 حبیب ابن مظاہر کہنے لگے کہ تم نے اس بات کا یقین ہوتا کہ میں نے بھی اب
 تمہارے پیچھے رہنا ہے کوئی تمہارے ساتھ چاہتا ہوں تو میں بخوشی تم سے
 درخواست کرتا کہ تم سے وصیت کر لو اس چیز کی جو تم کو اشد ضروری ہو
 ہو یا جس کا کرنا تم کو نہایت اہم ہے ہُوَ قَالَ يَا مُسْلِمَةُ اَوْحِي لَكَ بِهَذَا
 وَأَشَارَ إِلَى الْخَمْسِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا تُرِمْسِلِمُ ابْنِ عَوْسَجَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ کہنے لگے
 کہ اب اس وقت تو کسی چیز کی وصیت کرنی اس سے زیادہ تر مطلوب نہیں ہو
 اب تو یہی وصیت ہے ہو کہ ان سے خیر وار رہنا اور حضرت امام حسین علیہ السلام
 کی طرف اشارہ کیا کہ انکو پین پین میں سوچنا ہوں فَقَالَ بَلْ دُونَكَ خَيْرٌ
 مِمَّا تَحْتَمِلُ انکے سامنے اترتے رہتے تھے وہاں رہنے کی کرنا کہ تم بھی مرجساؤ
 فَقَالَ حَبِيبٌ مَرَجَاؤُكُمْ عَيْنًا مَنَّا حَبِيبُ ابْنِ مَطَاهِرٍ کہنے لگے اے مسلم اس
 بات سے تم مطمئن رہو میں ایسی ہی وفاداری کروں گا جس میں خنکی چشم تم کو
 حاصل ہوگی اور تمہاری امید اتنی برائیگی کہ تم ہی مجھے خوش ہو جاؤ گے

[illegible]

الْقَبُولَ جَعَلَ اللَّهُ مِنَ الْمُصَلِّينَ اور ایک روایت میں یہ ہے کہ حضرت نے فرمایا
 اے ابو تمام اس وقت میں کہ داروگیر دشمنوں کی ایسی ہو رہی ہے اور تم نماز کو نہ ہوئے
 اور وقت افضلت کو یاد رکھا خدا تم کو نماز گزاروں میں محشور کر لیگا یہ ترجمہ تو اس صورت
 پر ہے کہ یہ فقرہ دعائیت ہو ورنہ ظاہری معنی تو یہی ہیں کہ اے ابو تمام خدا نے تم کو
 نماز گزاروں میں داخل کر دیا قَالَ أَبُو خَنِيفٍ فَلَمَّا فَرَغَ أَبُو تَمَامَةَ عَنْ الْإِسْنَانِ
 نَادَى الْحُسَيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ النَّسِيْتُ شَرَّ أَعْمَالِ الْإِسْنَانِ الْإِسْنَانُ
 تَقِفُ عَنَّا الْحَرْبَ حَتَّى نَصَلِّيَ وَنَعُودَ إِلَى الْحَرْبِ جَبَّ أَبُو تَمَامَةَ إِذَا نِ وَتَشْكِي جَلْمًا سَبِيحًا
 امام حسین علیہ السلام نے باز بلند عمر سعد کو پکارا کیونکہ اے عمر سعد اسلام کہ طریقہ یہاں
 بہلا رہیہ اتنی دیر لڑائی کو بند نہیں کرتا کہ ہم نماز پڑھیں پھر اگر لڑائی پر موجود ہوں
 فَإِذَا دُعِيَ بِنُ نَسِيْتُ لَعَنَهُ اللَّهُ يَا حُسَيْنُ صَلِّ فَإِنَّ صَلَاتَكَ لَا تُقْبَلُ
 حسین ابن غیر ملہوں نے پکار کر کہا کہ اے حسین نماز پڑھو مگر ہتھارہی نماز مقبول
 نہیں ہو فقال لَهُ حَبِيبُ بْنُ مُظَاهِرٍ وَيْلَكَ لَا تُقْبَلُ صَلَاةُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 وَتُقْبَلُ صَلَاتُكَ يَا بَنِي الْأَخْمَارَةِ حَبِيبُ بْنُ مُظَاهِرٍ نے کہا واسے ہو بھیر حضرت امام حسین
 علیہ السلام کی نماز تو مقبول نہو اور تیری نماز قبول ہوگی اسے پس رزن شراب خوار
 قَالَ فَخَضِبَ الْحُسَيْنُ بْنُ نَسِيرٍ مِنْ دُكْرِ أَقْنَعِ بْنِ الْعَسْكَرِيِّينَ وَبَرَزُوا أَنْشَا
 يَقُولُ رَاوِي كَتَا هُوَ حُسَيْنُ بْنُ نَسِيرٍ كَوْعَصَهُ أَكْبَا كِهْ اَوْسُكِي مَا كَا نَامُ اس خوارسی سوچ میں
 دونوں لشکروں کے لیا گیا پر سے باہر نکل آیا اور یہ رجز پڑھنے لگا سَهُ دُؤْلَكَ صَرْبُ الشَّيْطَانِ
 يَا حَبِيبُ + وَاقَاكَ كَيْتُ بَطْلٍ يَخِيبُ + نَكْلُ آؤْ تَلَوَارِ سَهْ لُطْنِ كَوَايِ حَبِيبُ ابْنِ مُظَاهِرِ
 تھسے لڑنے کو ایک شیر نر جو سال در نجیب ہی نکلا ہو سہی کَفْہْ مُهْمَدَا قَوْصِيْبُ + كَاثُ شَا
 مِنْ لَعْنَةِ حَبِيبُ + جِسْکَ ہاتھ میں وہ شمشیر بُرَانِ ہو جو ہندوستان کے لوہے سے بنائی
 گئی ہے چمک اوسکی مثل شیر و شیدہ کے سفیدی مار رہی ہے قَالَ ثُمَّ نَادَى يَا حَبِيبُ
 اُبْرُئِنَا إِلَى مَيْدَانِ الْحَرْبِ وَصَافِحَةِ الطَّعْنِ وَالضَّرْبِ رَاوِي كَتَا هُوَ حُسَيْنُ بْنُ نَسِيرٍ
 حسین ابن غیر ملہ نے پکار کر کہا کہ اے حَبِيبُ نکل آؤ میدانِ حرب میں اور نیزہ اور

تلوار کی زد کا مقابلہ کرو فلما سمع حبيب رحمة الله كلامه وكان واقفا ياداع الحسين عليه السلام سلم عليه وداعه وقال والله يا مولاي اني ارجو ان اقيم صلاتي في الجنة واقرأ أجدك وأباك منك السلام جب حبیب ابن مظاہر نے حصین ابن زہیر کے یہ آواز سنی وہ سامنے جناب امام حسین علیہ السلام کے کھڑے ہوئے تھے حضرت پر سلام عرض کیا اور رخصت ہو کر یہ کہہا کہ اے میرے آقا میں اس بات کا اسید وار ہوں کہ اب یہ نماز بہشت میں جا کر پوری پڑھوں گا اور آپ کے جہنما مدار اور پدر عالی مقدار سے آپ کا سلام ادا کروں گا ثم بکنا وهو يقول بعد اوسکے نکل آئے اور یہ رجز پڑھنے لگے انا حبيب و ابی مظاہر و فارس الهجاء و لیث قسوة من حبیب ہون اور مظاہر کا بیٹا ہون سوار میدان جنگ اور شیر ہون وہ شیر جو نرینہ ہوتا ہی اور دیتا نہیں بہتر تاہو و یمنی صا رحمہم مذکر و انتم ذو عد و اکتہ میرے راہنے ہاتھ میں شمشیر بران آباد ہے اور تم لوگ تو گنتی میں اور شمار میں بہت سے ہو و یمنی صا رحمہم مذکر و انتم ذو عد و اکتہ میرے راہنے ہاتھ میں شمشیر بران اصبرہ ایضا و فی کل الامور اقدارہ ہلوگ تم سے لڑائیوں میں زیادہ با مرد ہیں اور سب باتوں میں ہی ہم تم سے زیادہ توانائی اور قدرت رکھتے ہیں و الله علی محمد و آله و علیکم نارا لنجیم شعرة بہ خدا اپنی جنت نالی پر موجود ہو اور اپنی جہنم ظاہر کر رہا ہے اور دوسرے معنی اس مصرعہ کے یہ میں قسم بخدا ہم لوگ جنت اور دلیل کے ساتھ یہ دعویٰ کرتے ہیں اور غالب تم پر اسی دلیل کے سبب سے ہن تم لوگ جہنمی ہو آتش و دوزخ تم میں بھڑک رہی ہو قال ثم تمسک علی حصین لعنة الله و صابغة فی مجالہ راوکتا ہی یہ رجز پڑھ کر حبیب ابن مظاہر نے حصین ابن زہیر پر حملہ کیا اور اسکو میدان جنگ سے جنبش کرنے لگی اور ایسا تنگ پکڑا کہ ہل نہ سکا و صوبہ علی ثم راس و قطع خیشوم حصانہ اور ایک تلوار اس کے سر بخش پر ایسی ماری جو ناک کے کنارے تک اتر آئی و ارد ا لالی الامراض و هم ان یأخذوا سنا و رار کر اسکو زمین گرادیا اور یہ ارادہ کیا تھا کہ سر اس ناپاک کاتن سے جدا کر لیں فحمل أصحابہ علیہ و استفتدو و مینہ اس کے ہر مہیون نے حبیب ابن مظاہر پر حملہ کیا اور اسکی لاش کو ان کے ہاتھ میں چھوڑا لیکن

جلتے ہیں اس جواب سے ظاہر ہو گیا کہ سب اشتباہ نہ ہیں ان میں کا وہی تھا کہ خلوص نیت
 حبیب بن مظاہر میں انکو نظر بشریت کے شک ہوا تھا اُنھوں نے کہا کہ سب ظہور انکی ساری
 فِي وَجْهِهِ مَوَازِنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِقَتْلِ حَبِيبِ بْنِ عَظَا هِرَاقَا نَكَهَ كَانَ رَفِيقًا
 لَكُونِ بَدَلًا وَشَعُورُهُمْ مِثْلُ كَتَامُونِ كَرَامِ اُودَاسِي كَا چہرہ پر امام حسین علیہ السلام کے آجانا
 بعد قتل حبیب ابن مظاہر کے اور سبب یہ تھا کہ حبیب ابن مظاہر ترکین سے حضرت کے
 رفیق تھے اور ساتھ کیلے ہوئے تھے وَكَانَ يُحِبُّهُ الْحُسَيْنُ عَمَّ غَايَةَ الْحُبِّ وَقَدْ اُتِيَ مَضْرُوعًا
 بَيْنَ يَدَيْهِ وَجَنَابِ اِمَامِ حُسَيْنٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ اُنکو بہت دوست رکھتے تھے اور اب اس وقت اپنے
 سامنے انکو پاؤں رگڑتے ہوئے دیکھا تھا كَرَامًا قَالَ فِيهِ جَدُّكَ وَذَكَرَ اِلَّا لَطِيفَاتِ
 الَّتِي مَرَّرَ ذِكْرَهَا فِي الْحَدِيثِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اس وقت جناب امام حسین
 علیہ السلام کو وہ حدیث یاد آئی جو انکے بارہ میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 فرما گئے تھے اور وہ الطاف و کرم جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حبیب بن مظاہر سے کیا تھا
 وہ بھی آپ کو یاد آ گئے جبکہ ذکر رحم اوپر کے باب میں کرچکے ہیں اور اپنی ترکین کی کیفیت بھی
 یاد پڑی اسی سے آپ کے چہرہ پر اوداسی آگئی یہ بات اور کسی شہید کی شہادت میں نہ تھی
 هُمْ اَنَّ الْحَزْنَ وَالْحَسْرَةَ فِي مُصِيبَتِهِ وَمُصِيبَةٍ اَصْحَابِهِ اَيْضًا لَهُ اَجْرٌ وَتَوَاقُفٌ
 عِنْدَ اللَّهِ فَلَا يَكُونُ قَبِيحًا مَرَجُوحًا اُسکے علاوہ غمناک ہونا اور رنجیدہ خاطر ہونا اپنی
 مصیبت پر اور اپنے اصحاب کی مصیبت پر اسمیں ہی اجر و ثواب خدا کے نزدیک تھا اور اہم
 مسنون ہے کہ پھر کیونکر قبیح اور ناجائز ہو سکتا ہے اور سنت نبوی کی بجا آوری میں نام نہ زیادہ
 کسکو استحقاق ہے قَالَ بَعْضُ الرُّوَاةِ كَمَا نَقَلَهُ الْجَلِيسِيُّ رَحِمَهُ اَللَّهُ تَعَالَى قَتَلَ حَبِيبَ بْنَ
 مُظَاهِرٍ عَلَى مَا قِيلَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ بَدِيلُ بْنُ صَدْرٍ يَمُّ بَعْضِ رَاوِي كُتِبَ فِيهِ جَسْطُ
 بَخَارِ مِینِ نَقْلِ كِي سَیْءِ كَمَا قَالِ حَبِیبِ ابْنِ مَظَاهِرٍ لِكِ شَخْصٍ تَنَاجَسَ كَا نَامِ بِدِيلِ بْنِ صَدْرٍ
 وَاتَّخَذَ اَسَةً فَعَلَّقَهُ فِي عُنُقِ قَرِيبِهِ اُسَمِی مَرْدُودِی نے سر حبیب ابن مظاہر کا لیا تھا
 جسکو اپنے گلوں کی گروں میں لٹکایا تھا وَفِي مَرُوضَةِ الشَّهِدَاءِ وَآيُضًا فِي بَعْضِ
 الْمُتَابِلِ الْمَصْنُوعَةِ الْجَدِيدَةِ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ اَنَّ بَدِيلًا هَذَا عَلَّقَ رَأْسَ

حبیب بن مظاہر
 کا چہرہ
 امام حسین
 علیہ السلام
 کے برابر
 تھا

حبیب بن مظاہر
 کا چہرہ
 امام حسین
 علیہ السلام
 کے برابر
 تھا

حَبِيبٌ فِي عُنُقِ فَرَسِهِ رَوْضَةُ الشَّهَدَائِينَ هِيَ أَوْ زَيْدٌ بَعْضُ كُتُبِ مَقَاتِلِ جَوَابِ تَعْنِيفِ جَدِيدِ
 عَلَاءِ عِرَاقِ كِي هَمَّ كَمِ بُوخِ مِینِ اَوْنِینِ هِیَ یَرُودِ اِسْتِ دِکِیَ گِیَ کِ اِسی بَدِیْلِ نِ سَرِ حَبِیبِ
 اِبْنِ مَظَاهِرِ کَا اِیْزِ گَمُورِ سِ کِی گِرُونِ مِینِ لُکَا یَا وَا سَا اَدَا اَنْ یُهْدِیَ بِهٖ اِلٰی لَبْعُضِ اَحْبَابِہٖ
 فِی مَکَّةَ کُنَّا اَدَهَا اللّٰهُ شَرَفًا وَّرَ سَرِ لَیْکَرِ اَو سَکَا اِرَاوَهٗ ہُوَا کِہٖ بَطُورِ تَحَفُّہٗ کِہٖ مَکَرِ مَعْظَمِہٖ مِینِ اِجَاہِ
 اِسْپَہٗ بَعْضِ رُوسْتُوْنِ کِہٖ وَا سَ تَہٗ جُودِ شَمْنِ حَبِیبِ اِبْنِ مَظَاهِرِ تَحَا اَلْمَکَا وَا صَلَّی بَدِیْلِ اِلٰی
 اَلْکَعْبَةِ وَا تَعَقَّ اَنْہٗ کَانَ اِبْنُ حَبِیبِ رَحَّ وَهُوَ غُلَامٌ غَلِیْرٌ مُّرَاہِقٍ لَّمْ یَبْلُغْ اَلْحُلُمَ
 وَا قَعَا عَلٰی اَبَابِ اَلْکَعْبَةِ جَبَّ بِدِیْلِ کَعْبِہٖ مِینِ بُوخِ اَتْفَاقِ یَہٗ اَمْرِ ہُوَا کِہٖ حَبِیبِ اِبْنِ مَظَاهِرِ کِہٖ
 جَوَاهِیْ بَالِغِ نَمُوْنِ تَہٗ دُرُوْزِہٗ نَا نَہٗ کَسِہٖ پَرِ کَثَرِ ہُوْنِ تَہٗ وَکَانَ یُرْتَقِبُ قَدْ وَا مَ
 اَلْمَشَاکَہٗ مِّنَ اَلْعِرَاقِ فَنِیَسْئَلُ عَنْہُمْ خَبْرَ اَبِیْہٖ وَ مَا جَرٰی عَلَیْہِ فِی طَلَقِ کَرِ نِکَا
 وَہٗ صَا جِزِہٖ اَو سَکَا مَظَرِ تَا کِہٖ عِرَاقِ کَا قَا لَہٗ جَوَاہِ اَو سَ سِہٖ اِسْپَہٗ بَاتِ کِی خَبَرِ پُوخِجِہٖ اَو رِ
 جَوِ کِہٖ اَو نِہٖ مَعْرُکِہٖ مِینِ گِذَرَا ہُوَا اَو سَکُو دِرِ یَا فِت کِہٖ قُذْتُ وَ لَعَلَّ هَذَا الطِّفْلَ قَدْ اَتَتْ
 بِہٖ اُمُّہٗ حَوَاقِمَ اِبْنِ سَیَّادِہٖ اِلٰی اَلْکَعْبَةِ بَعْدَ مَا خَرَجَ حَبِیبُ رَحَّ لِنُصُوْرَةِ الْحُسَیْنِ
 عَلَیْہِ السَّلَامِ مِینِ کِتْمَا ہُوْنِ شَاہِدِ اِسْ لُزْکِیْ کُوَا نِکِیْ مَانِ کَعْبِہٖ مِینِ لَیْکَرِ ہَا گِ اَنِّیْ ہُوْنِ اِبْنِ زِیَادِہٖ
 نُوْتِ سَہٗ ہِمَا سَکَا کِہٖ حَبِیبِ اِبْنِ مَظَاهِرِ کُو فَرَسِہٖ بَغْرِضِ اَنْفَرِ اَمَامِ حُسَیْنِ عَلَیْہِ السَّلَامِ مَکَلِ اَنِّیْ تَہٗ
 اَو یَکُوْنُ یُجَوِّیْہٗ اِلٰی اَلْکَعْبَةِ سَبِیْ اَحْوَا اِسْ لُزْکِہٖ کِہٖ کَعْبِہٖ مِینِ اَنِّیْ کَا اَو رِ سَبِ
 خَا گِیْ ہُوَا بِاَلْجَمْلَةِ فَا تَسَارَ اِبْنُ الْحَبِیبِ اَنَّ الرَّاسَ مَعَلَّتْ فِی عُنُقِ الْفَرَسِ تَعَجَّبَ
 مِینِ هُوَا نِہٗ وَ ذُلَّہٗ وَ اَصْطَرَبَ قَلْبُہٗ خَلَا صِہٖ ہُوَا کِہٖ جَبَّ حَبِیبِ اِبْنِ مَظَاهِرِ کِہٖ سِہٖ
 مَسْرُکُو اِسْطَرِ جِہٖ دِکِہَا کِہٖ گَمُورِ سِ کِی گِرُونِ مِینِ لُکَا یَا ہُوَا ہُوَا اِسْ خَوَارِیْ اَو رِ ذَلَّتِ کِہٖ ہِمَا
 تَعِیْبِ ہُوَا اَو رِ خُونِ کَا جُوشِ دِلِ مِینِ پِیْدَا ہُوَا کِہٖ دِلِ اِسْکَا تَرِ پِ گِیَا قَدْ اِنِّیْ مِینِ بَدِیْلِ
 وَ سَا لَہٗ عَنِ الرَّاسِ وَ صَا حَبِیبِ وَ بَدِیْلِہٗ کَا اَو رِ ذَلَّتِ اَنَّهُ اِبْنُ حَبِیبِ اِبْنِ مَظَاهِرِ ہُوَا
 بَدِیْلِ کِہٖ قَرِیْبِ یَہٗ لُزْکَا گِیَا اَو رِ پُوخِجِہٗ لَکَا یَہٗ مَسْرُکُو ہُوَا اِسْ خَوَارِیْ اَو رِ ذَلَّتِ سِہٖ تَوَا لَیَا ہُوَا
 اَو رِ بَدِیْلِ کُو یَہٗ نَہِیْنِ مَعْلُومِ تَا کِہٖ یَہٗ لُزْکَا حَبِیبِ اِبْنِ مَظَاهِرِ رَحَّ کَا سِہٖ فَقَالَ کَا بَدِیْلِ هَذَا
 رَاسُ حَبِیبِ اِبْنِ مَظَاهِرِ صَا حَبِیبِ الْحُسَیْنِ عَمَّ وَ نَا صِہٖ قَدْ قَتَلْتُہٗ فِی الطَّلَقِ

وَأَجْتَزَزْتُ رَأْسَهُ بِدِيلٍ كُنْتُ لَكَ بِهِ سَرِيبُ ابْنِ مَظَاهِرِ رَحِمَهُ جَوْ صَحَابِي إِمَامٌ حَسِينٌ
 كَ تَحْتِ وَأَوَّلِي نَفْسَتِ كَرْنِي كُنْتُ تَحْتِ مِينَ نَ اَوَّلِي كَرَبَا مِينَ قَتْلِ كِيَا هُوَ اَوَّلِي سَرَاوَنُكَ اَجْدَا رَلِيَا
 وَجِئْتُ بِهِ اِلَى مَكَّةَ لَا هُدْيَ بِهِ اِلَى بَعْضِ اَصْدِقَائِي وَهُوَ مَبْغُضٌ لِّصَاحِبِ الرَّاسِ اَيْضًا
 اس سر کو مین پیمان لایا ہوں کہ اپنے بعض دوستوں کو بطور بدریہ کے دو نگاہہ بھی مثل
 میرے دشمن حبیب ابن مظاہر کا ہوا تو کما سَمِعَ ذَلِكَ ابْنُ حَبِيبٍ اجْتَمَعَ هُمْ اَلدُّنْيَا عَلَيْهِ
 وَوَصَبَ اِلَيْهِ فَرَقَهُمْ جَمْعًا وَصَرَبَهُ عَلَى رَأْسِهِ وَقَتْلَهُ جَب حَبِيبُ ابْنِ مَظَاهِرِ كَ بِيْئِ
 نے یہ حال سنا تمام دنیا کا رنج او سپر کچا ہو گیا اور ٹرپ کر اوسکی طرف گیا اور ایک تپہ اوٹھا کر
 اوسکے سر پر ایسا مارا کہ وہ ملعون واصل جہنم ہوا وَاَخَذَ رَأْسَ اَبِيْهِ فَقَبَضَهُ
 وَضَمَّهُ اِلَى صَدْرِهِ وَبَكَى بِرَأْسِهِ بِابِ كَ اَسْرِيْكَ اَوْ سَكُوْجَا اَوْرَسِيْنِيْ سَ لَكَ اَرَبِ اَخْتِيَارِ
 رونے لگے ثُمَّ دَفَنُوْهُ فِيْ مَوْضِعٍ مِنْ مَّكَّةَ يُقَالُ لَهُ مَعْلَى وَيُسَمَّى الْاَنَ ذَلِكِ
 الْمَوْضِعُ بِرَأْسِ الْحَبِيبِ رَحِمَهُ بَعْدَ اَرْسَالِ اَوْ سَكُوْجَا مَعْلَى اَوْ سَ مَقَامِ پَر وَفَن كِيَا جَسَا عَلِي
 نام تھا اور اب اس زمانہ میں اوسکا نام لوگ اس حبیب کہتے ہیں مُلْتُ وَامَّا جَسَدُ
 حَبِيبِ ابْنِ مَظَاهِرِ رَحِمَهُ فَمَنْ قُوْتُ فِيْ رَأْسِيْ سَيِّدِنَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 وَهَذَا كَ اَمْرٌ نَا اَنْ نَكْتَسِبَ الْاَجْرَ بِرَأْسِ رَأْسِ سَلَامِ اَللّٰهُ وَرَحْمَتُهُ وَرَحْمَتَاتُهُ
 عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ حَبِيبِ ابْنِ مَظَاهِرِ رَحِمَهُ اَللّٰهُ كَارِوَا قِ مِينَ رَوْضَةُ اِمَامِ حَسِينِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 کے مدفون ہو اوسی مقام پر جاکر حکم سے کہ زیارت حبیب ابن مظاہر رحمہ اللہ پڑھ کر
 ثواب حاصل کریں سلام خدا کا اور رحمت اوسکی اور خوشنودی خدا کی حبیب ابن
 مظاہر رحمہ سے ہوا وَمَا مَعَارَضَةُ تِلْكَ الرَّوَايَةِ بِرَوَايَةِ رَشِيْدِ الْبُخَارِيِّ فَتَدْنُمَا
 بِانْ بَدِيْلًا بَعْدَ اَحَدِ الْعِطِيَّةِ سَمَلْ اَنْ يُعْطِيَ لَهُ الرَّاسُ اَيْضًا فَاحْذَرُ شَمَّ
 صَادِرِ اِلَى مَكَّةَ مَخَالَفَتِ اس روایت کی روایت رشید حجب سری رحمہ اللہ سے
 یوں اوسکو دفع کرتے ہیں کہ ایسی بدیل نے سنو درہم انعام پانے کے بعد سر کو بھی مانگ لیا ہے
 اور ابن زیاد نے بنظر شقاوت سر کے ذلت بڑھانے کی نظر سے اسی کو دیا ہوا اور یہ مکہ معظمہ
 میں لایا ہوا یہ تاویل کچھ بعید نہیں ہے اب مخالفت دونوں روایتوں کی جاتی رہی الحمد للہ

باب پنجاہ ویکم فضائل جناب علی اکبرؑ اور بیان حسب و نسب اوس
جناب کا اور کیفیت رخصت ہونے کی بجز روض جہاد معرکہ
کربلا میں بروز عاشورا اور صبر کرنا امام حسین علیہ السلام کا انکے
فراق پر اور اہل بیت کو بیتابی اور رونے سے منع فرمانا

الْمَشْهُورُ مِنَ الْقَابِ عَلِيٍّ لَا كِبَرُ وَهُوَ لَا دَسْطُ مِنْ أَوْلَادِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
لیکن بابی الحسن مشہور لقب یا نام اوس جناب کا علی اکبرؑ اور وہ منجملے بیٹے تھے جناب
امام حسین علیہ السلام کی کنیت اونکی ابو الحسن تھی وَاُمُّهُ تَمِّمَةُ بِأُمِّ الْقَيْسِ بْنِ مَرْثَدَةَ
بَنِي سَفِيَّانٍ مَدْرُكْرَامِي اُونکی ام لیلیا تھیں میمونہ کی بیٹی وہ میمونہ جو
ابن سفيان کی بیٹی تھیں اس راہ سے آپؑ کے بہا سبجے تھے یعنی پہنچے زاہدین
کے بیٹے تھے وَعُمَرُ بْنُ ذَاكَ الْيَوْمِ عَلَى نَارِ وَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ثَمَالِيَّةُ
عَشْرِينَ وَهُوَ الْمَشْهُورُ مِنْ شَرِيفِ اَوْسِ جَنَابِ كَا بُرُزْ عَاشُورَا بُنَا بِرُورَا اِيت
محمد ابن ابی طالب کے اٹھارہ برس کا تھا اور یہی مشہور یہی ہے یعنی ام لیلیا کا مادر گرامی ہونا اور
اٹھارہ برس کا سن ہونا اور اسکو عشرت زریادہ ہر روزی نور العین سَمَّا هَا كَسْبِيَّةً اِنَّهٗ وَلَهَا نَهْ
لَا اَبُو اسحق نے کتاب نور العین میں اوس جناب کے مادر گرامی کا نام سہیرا نہ اور لہا نہ
کہا ہے شاید یہ نام اصلی ہو اور ام لیلیا کنیت ہو وَكَيْفَ مَا كَانَ قَامُ ثُمَّ كَيْسَتْ شَهْرًا ثَوْبًا
كَمَا عَلِمُوا لَيْسَتْ اُوْر كُوْنِي نَامِ اُپ کے مادر گرامی کا کیون نہو مگر شہر بانو آپکی مان نہتیں چنانچہ
اسی پر علمای نسب کا اتفاق ہو دَايَضًا تَفَقُّوا عَلٰی اَنَّهُ رَحِمَ كَانِ اَشْبَهَ النَّاسِ فُلُقًا وَخُلُقًا
وَمِنْ طَبَائِرِ سُؤْلِ اللّٰهِ مَلَى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم كَمَا يَرٰنِي دُعَاءُ الْحُسَيْنِ
عَلَيْهِ السَّلَامُ حِينَ اَبْرَزَ الْاِلٰهِيَّةَ لَكَ الْكُتُبُ اس پر بھی مورخین کا اتفاق ہے کہ
جناب علی اکبرؑ خلقت میں یا اخلاق میں اور گویائی میں نہایت مشابہ تھے جناب

جب وہ جناب منزل تعلیم پر دوپہر کے وقت پہنچے تو ضحہ سراسرہ فرمادے کہ اَسْتَيْقِظُ وَاسْتَزِجُّ مَرَجًا كَرَّآپ کو نیند آگئی جب بیدار ہوئے تو آپ نے اَنَا لِلّٰهِ وَاَنَا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ زبان پر جاری کیا فقال رَأَيْتُ هَاتِفًا يَقُولُ اَنْتُمْ مَكْمُورُونَ وَاَلَمْ نَايَسْتَعْجِلْ بِكُمْ اِلَى الْجَنَّةِ پھر آپ نے فرمایا کہ مجھے خواب میں ہاتف غیبی کی آواز آئی وہ کہتا ہو کہ ملک جلدی کر رہے ہو اور تمہاری موت جلدی کر رہی ہو کہ تم کو بہشت تک پہنچا دے فُلْتُ وَلَمَّا كَانَ لِاسْتِزْجَاعٍ يَتَعَا هَذَا بَعْدَ هَذِهِ الْمَوْتِ خُصُوصًا وَعُمُومًا بَعْدَ الْمُصِيبَةِ عَلَى مَا قَالَ عَزَّ وَجَلَّ وَاِذَا اَصَابَ بَنِيَّ مُصِيبَةٌ قَالُوا اَنَا لِلّٰهِ وَاَنَا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ میں کہتا ہوں چونکہ استرجاع کی نسبت دستور یہی ہو کہ بعد سننے خبر موت کے مستغیب ہوا ہو اور غمناک ہو کسی مصیبت کے بھی اسکا دستور ہو جیسا خداوند عالم نے قرآن میں فرمایا کہ جب مومنین کو مصیبت پہنچتی ہو وَاَنَا لِلّٰهِ زَبَانٍ پر جاری کرتے ہیں قَالَ ابُو مُخَنَفٍ قَا قَبِلَ اِلَيْهِ عَلِيٌّ رَابِتُهُ وَقَالَ يَا اَبَتِ لِمَا اسْتَزْجَعْتَ لَا اَرَاكَ اللهُ شَوْءٌ ابُو مُخَنَفٍ کہتے ہیں جناب علی اکبر خدمت میں اپنے والد ماجد کے حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ اے پدر بزرگوار آپ نے اس وقت یہ کلمہ اَنَا لِلّٰهِ کا زبان پر کیوں جاری فرمایا خدا آپ کو کوئی روز بد نہ دکھائے فَتَالَ يَا وَلَدِي خَفَقْتُ خَفَقَةً فَرَأَيْتُ فَارِسًا عَلَى فَرَسٍ وَهُوَ يَقُولُ الْقَوْمُ يَسِيرُونَ وَاَلَمْ نَايَسِيزُ بِهِمْ حَضَرَ سَنَ فَرَمَا اے میرے فرزند ابھی میری آنکھ ذرا سی لگ گئی تھی میں نے خواب میں دیکھا ایک گھوڑے کے سوار کو وہ کہتا ہے کہ یہ لوگ رواروی کر رہے ہیں اور انکی موتیں انکو کینچے ہوئے لیے جاتی ہیں وَقَدْ نَصَّ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِمَوْتِ نَفْسِهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ وَقَدْ فَهِمَ عَلِيٌّ رَابِتُهُ اَنَّهُ سَيَقَعُ لَهَا حَالَةٌ عَمَّا قَرِيبٍ اور چونکہ صاف صاف کہنا جناب امام حسین علیہ السلام نے کہ اب آپ کے اور آپ کے ہمراہیوں کی موت ہوگی اور جناب علی اکبر علیہ السلام نے سمجھا کہ بہت جلد یہ موت واقع ہونے والی ہے حَيْثُ اَنْتَ شَبَّهَ الْاَمْرَ الْاَنِي مَنَزَلَةُ الْوَارِثِ فَاَسْتَزْجَعُ اِطْلَعُ کہ جناب امام حسین نے امر آئندہ کو مشابہ امر گذشتہ کے فرما کر

اَنَا لِدَرْبَانِ بِرْ جَارِی کیا یعنی اسکے واقع ہونے میں کچھ شک نہیں ہو فلانِ اَعْقَبَ
 عَلٰی بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَیْهِ السَّلَامُ بِقَوْلِهِ يَا أَبَتِ أَفَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ اِسْمَا سَطْلے بعد اسکے
 کہ جناب علی اکبر نے پہلے تو یہ کہا کہ خدا آپ کو روزِ بد نہ دکلائے اور ساتھ ہی اور اسکے
 یہ بھی پوچھا کہ اے پدرِ بزرگوار کیا ہم لوگ حق پر نہیں ہیں وَالْمُرَادُ بِهٖ اَنَّ الْمَوْتَ
 الَّذِي يَسْبِقُ بِنَاقَتِهِمْ عَلَى الْحَقِّ اَمْ لَا اور مراد جناب علی اکبر کی یہ جو کہ جو موت ہم لوگوں کو
 شش کر رہی زدِ وہ حق پر ہوگی یا ہوگی وَتَسَبَّبَ ذَلِكَ السُّوَالِ اَنَّهُ لَمْ يَسْأَلْ
 ذَلِكَ لِاِحْمِيَانِ قَلْبِهٖ اور سبب اس سوال کر نیکایہ ہے کہ اپنے اطمینانِ قلب کے
 واسطے آپ نے نہیں پوچھا تا فائزہ کَانَ عَلَيْنَا عَارِفًا عَلَى الْيَقِينِ مِنْ شَهَادَتِهِ
 وَمَرَاتِبِهٖ اِذْ هُوَ مِنْ اَخَصِّ اَهْلِ بَيْتِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ کہ جناب علی اکبر
 جانتے ہو جتھے تھے اور اپنی شہادت پر با یقین تھے اور اپنے مراتب کو خوب معلوم
 کر چکے تھے اسلئے کہ وہ خاص اہل بیت میں جناب امام حسین علیہ السلام کے تھے بَلْ غَرَضُهُ
 اِسْتِمَاعُ غَيْرِهِ مِنْ اَصْحَابِ الدِّينِ لَمْ يَقُوْرُوْا وَابْعَثْ اِلَى تِلْكَ الدَّرَجَةِ
 مِنَ الْيَقِيْنِ بَلْ غَرَضٌ وَكَلِيْ يَهْتَمُّ کہ اور اصحاب جو ابھی اس درجہ یقین کو نہیں پہنچے
 ہیں اور نکاسنا منظور تھا اس جواب کا جو حضرت امام حسین علیہ السلام فرمائیں گے
 كَمَا اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ غَرَضٌ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِهِ اَسْمَا سَطْلے آبرائی گیتی
 مَحْيِ الْمَوْتِ قَالَ اَوْ لَمْ تُوْذِ مِنْ قَالِ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنُّ قَلْبِيْ جِسْ طَسَّجْ
 حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی بھی غرض اپنے اطمینانِ قلب کی نہ تھی جب خدا سے عرض
 کی تھی خداوند! مجھے دکلا دے تو کس طرح مردوں کو زندہ کرتا ہو خدا نے فرمایا کہ کیا تجھ کو
 اے ابراہیم ہماری قدرت پر یقین نہیں ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کی
 کہ ضرور مجھ کو یقین ہے مگر میں چاہتا ہوں کہ میرے قلب کو اطمینان بھی ہو جائے
 اِذْ كَانَ صَرَحَ الْمُفْسِّرُوْنَ بَلْ قَدْ نَقَصَ بَعْضُهُمْ عَلَى اَنَّ الْمُرَادَ بِهٖ لِيَطْمَئِنُّ
 قَلْبُهُمْ كَقِيْنِيْ فُلُوْبِ الْحَضَائِرِ كَمَا فِي الدَّرَجَةِ الْمَشْهُورَةِ لِلشَّيْخِ طَباطِبِ اسلئے کہ مفسرین
 اہل اسلام نے تصریح کی ہے بلکہ بعض نے صاف صاف لکھ دیا ہے کہ مراد حضرت ابراہیم کی

چند

فناں علی

کہ جناب امام حسین علیہ السلام نے لشکر ابن زیاد پر اور خصوصاً عمر سعد پر بددعا فرمائی وہی
بددعا اور کسی وقت نہیں آپ نے فرمائی تھی اَلثَّلَاثُ تِلَاوَةٌ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
قَوْلُهُ تَعَالَى اِنَّ اللَّهَ اصْطَفٰ اٰدَمَ الْاٰیۃِ یُسِرُّ تِلَاوَتِ کرنا حضرت امام حسین علیہ السلام کا
اس آیه قرآنی کو اِنَّ اللَّهَ اصْطَفٰ جسکی تفسیر اور غرض تلاوت ہم آئندہ بیان کرینگے
الرَّابِعُ اَدْخَالَ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِسَانَهُ فِي فَمِ اَبِيهِ بَعْدَ
وَجُوعِهِ عَنِ الْحَرْبِ مَرَّةً اُولٰٓئِكَ يَفْعَلُ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ذٰلِكَ بِتَحَدٍ
غَیْرِہِ جو تھے داخل کرنا علی اکبر کا اپنی زبان کو منہ میں جناب امام حسین علیہ السلام کے
بعد واپس آنے میں انکو بھی دینا جناب امام حسین علیہ السلام کا جسکو جناب علی اکبرؑ نے
اپنے منہ میں رکھا اَلثَّلَاثُ مَرَّةً مَرَّةً مَرَّةً مَرَّةً مَرَّةً مَرَّةً مَرَّةً مَرَّةً مَرَّةً مَرَّةً
عَنِ الْحَمِيَّةِ وَكَمْ تَخْرُجُ بَعْدَ قَتْلِ اَحَدٍ مِنَ الشَّهِدَاءِ چھٹے نکل آنا خیمہ سے
جناب زینب علیہ السلام کا بعد انکے شہادت کی حال انکو کسی شہید کے شہادت کے بعد
اس بیٹابی سے وہ جناب حسینؑ تکلیف و تَلْبِیْنِ کُلِّ وَاحِدٍ مِنَ الْخَصَالِ الْمَسْرُورِ
الْمَسْكُومَةِ بِمَا لَهَا وَمَا عَلَيْهَا عَلٰی مَا اَلْهَمَّكَ اللَّهُ تَعَالٰی بِاَوْضَحِّ الْبَسِيَانِ
اب چاہیے کہ ہم ہر ایک فضیلت کو تفصیل بیان کریں اور جو فوائد انکے ہیں اوںکو بھی
لکھیں اور جو شبہات اوپر وارد ہوتے ہیں اوںکو بھی دفع کریں جسطر چرخہ خدا نے ہمپر
الهام کیا ہوں لِيَرْفَعَهُ الشُّكُوكَ وَتَوَالِ لَا وَهَامٌ وَيَفْتَرِقُ بِالنُّورِ مِنَ الظُّلَامِ
تاکہ شکوک اور شبہات دور ہو جائیں اور نور خدا اظلمت سے جمالت یا عساد
کے جدا ہو جائے وَتَبَيَّنَ مِنْهُ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ هٰذَا
كَانَ اَدْبَحَ ثَوَابًا وَارْفَعَ مَنَزَلًا وَكَرَّمَ اَمْرًا عِنْدَ اللَّهِ سُبْحَانَكَ
اور بیان کر دینگے ہم کہ جناب علی اکبر کو بہت بڑا ثواب ملا اور اون کی منزلت
اور شان خدا کے نزدیک بہت زیادہ ہو تا کوْنُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

امیر المسلمین وان نقله بعض النافذین لکنی املی ہذا الغایۃ لکن اعذر
 علی ما اخذ بہ لیکن جناب علی اکبر کا سالار لشکر امام حسین علیہ السلام ہونا اگرچہ بعض
 لوگوں نے اسکو ذکر کیا ہو مگر مجھے اسوقت تک اس روایت کی اصل نہیں ملی ہے
 ولست اُنکرہ ایتنا اور میں اس روایت کا انکار بھی نہیں کرتا کہنے ان یکنون
 لذلک اکثر فی الکتاب الّتی کم یتستریح قراۃہا شاید کہ اس مضمون کا وجود ان
 کتابوں میں ہو جنکا دیکنا اسوقت تک مجھے نصیب نہیں ہوا ولیس فی ذلک
 بعد بل لا نسب عندی اَنَّهُ کان خریّا بذلک اور کچھ بعد بھی نہیں ہو لکہ مناسب
 میرے نزدیک یہی ہے کہ جناب علی اکبر ہی لائق اس لشکر کی سالاری کے تھے دگوینہ
 اَشَبَّ النَّاسِ خَلْقًا وَمَنْطِقًا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَكَوْنِ
 هَذَا الْجِهَادِ كَانَتْ جِهَادُ بَيْنَنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اسیلے کہ جناب علی اکبر
 خلقت اور گویائی میں بہت مشابہ تھے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 سے اور یہ جہاد جو کہ ملا میں ہوا گویا جہاد محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تھا فالانساب
 اَن یَّکُونَ لَا مِیزَ عَلَی الْجَہَادِ بِنَ هُوَ الَّذِی یُکُونُ اَشَبَّ خَلْقًا بَالِیغًا لِّیَوْمِ لِسِیْمِ
 الْمُنَادَاۃِ پس مناسب یہی تھا کہ اس جہاد میں افسر مجاہدین پر وہی شخص ہو جو مشکل
 نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تھا تاکہ مشابہت پوری ہو باسے ولا یمنع من ذلک
 حکایت سنیہ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالٰی اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللَّهِ اَتْقٰکُمْ اور سالار لشکر
 ہونے کو جناب علی اکبر کے اوکی کم سنی منع نہیں کر سکتی ہو خدائی قرآن پاک میں فرمایا ہے
 کہ بزرگ اور باوقار زیادہ تم میں سے خدا کے نزدیک ہی شخص ہے جو سب سے زیادہ شفی
 و پرہیزگار ہو وَقَدْ نَزَلَتْ فِی عَلِیٍّ لَمَّا سَارَ مَوَدَّۃً بِصَغْرِ سِنِّہٖ کَمَا هُوَ مَعْلُومٌ
 یہ آیت جناب امیر علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی ہے چونکہ اور لوگ آپ کے
 کم سن ہونے سے ایک گونہ آپ کی فضیلت میں شک کرتے تھے دیکھو
 کتب تفسیر اور احادیث فریقین کو اور بیعت شجرہ کی باتوں کو یاد کرو اور
 اگر یہ کتاب عام مسلمانوں کے واسطے نہ لکھی جاتی تو اور بھی کچھ بیان کرتا

اب پنجاہ و دو م روانگی جناب علی اکبر واسطے جہاد کے اور امان زید کو قبول مخبرنا
 ورجناب مام حسین کی بیکراری دل کی کیفیت اور بدعا کرنا پیروان زید کو

الْ فِي مُخْتَصِرٍ لَا نَسَابَ عَلَى مَا أَفْلَحَ الْأَسْنَادُ فِي الْمَجَالِسِ الْمُنَجَّجَةِ إِنَّ أَهْلَ الشَّامِ
 نَعَطُوهُ أَمَا مَا مِنْ الْقَتْلِ مُخْتَصِرٍ لَا نَسَابَ مِثْلَ مَا هُوَ جَسُورٌ أَوْ شَادَ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا
 جُنَابِ مِيرِنَ صَاحِبِ قَبْلِهِ مَرْحُومٍ فِي مَجَالِسِ مُنَجَّجَةٍ مِثْلَ مَا هُوَ جَسُورٌ أَوْ شَادَ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا
 وَاسطے امان قتل سے لائے تھے لَآتَهُ كَانَ ابْنُ بِنْتِ الْبُنْتِ لَا بِي سُفْيَانِ فَسَلَّمَ
 يَقْبَلُهُ اسلیم کہ وہ جناب ابوسفیان کے نواسے کے بیٹے تھے یعنی زید کی حقیقی پہو بھی زاد
 بہن کے بیٹے تھے پس بہانجے ہوئے اس قرابت کے وجہ سے آپکا پاس و لحاظ کر کے
 امان انکو دیتے تھے آپ نے اس تنگ کو گوارا نہیں کیا وَقَالَ وَجَاهَةٌ جَسَدِي
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَعْظَمُ مِنْ وَجَاهَةِ إِبْنِ مَرْوَانَ
 اور فرمایا کہ آبرو اور عزت میرے نانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بہت بڑی ہے
 و بہت آل مروان سے جب تم نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
 و بہت کو نہ مانا تو مجھے اس قرابت کا کیا لحاظ ہو سکتا ہو قُلْتُ هَذَا الْكَأَوْنِ لِعَبَّاسٍ
 ابْنِ عَلِيٍّ وَاحْوَيْتُ مِنَ الشَّعْرِ كَمَا ذَكَرْتُ فِي بَابٍ مِثْلَ مَا هُوَ جَسُورٌ أَوْ شَادَ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا
 ہو جس طرح جناب عباس اور اون کے بہائیوں کو شمر ملعون اپنی قرابت کی وجہ
 سے امان دیتا تھا اور اونوں نے ہی منظور نہیں فرمایا چنانچہ ہم نے اسکو جناب
 عباس رحمہ کے حالات میں لکھا ہو فَا مَّا كَيْفِيَّةُ بَرُوزِهِ بِالْجَمَادِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ
 فَقَدْ اخْتَلَفَ الرُّوَاةُ فِيهِ جُنَابِ عَلِيِّ الْأَكْبَرِ سَيِّدِ الْجَنَّةِ مِنْ تَشْرِيفِ لِي جَانَا بَرُوزِ عَاشُورَاءَ
 اس میں راویوں نے اختلاف کیا ہو وَقَدْ رَوَى أَبُو الْفَرَجِ فِي الْمَقَاتِلِ عَنِ الْبَاقِرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 أَنَّ أَوَّلَ قِتْلٍ مِنْ وَلَدِ أَبِي طَالِبٍ مَعَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلِيُّ ابْنُهُ كَمَا فِي الْإِخْبَارِ
 ابو الفرج نے مقاتل میں جناب مام محمد باقر علیہ السلام سے یہ روایت کی ہو کہ سب سے پہلے
 اولاد جناب ابی طالب میں جو شہید ہوئے ہیں جناب علی اکبر رحمہ تھے بجا میں اسکو نقل کیا ہو

فصل النساب

فصل النساب
 ورجناب مام حسین کی بیکراری دل کی کیفیت اور بدعا کرنا پیروان زید کو

فصل النساب
 ورجناب مام حسین کی بیکراری دل کی کیفیت اور بدعا کرنا پیروان زید کو

وَ يُؤَيِّدُ هَٰذَا مَا فِي رِيسَايَاتِ الْحَضُوتِ بِهٖ وَمَا رَوَاهُ الْمُقَيَّدُ رَحِمَهُ
 اور اسی بات کی تائید کرتی ہو وہ زیارت جو خاص جناب علی اکبر کے ائمہ علیہم السلام سے
 منقول ہو اور جناب شیخ مفید نے بھی آپ کی شہادت کا مقدم واقع ہونا نقل کیا ہے
 وَ فِي بَعْضِ الرِّوَايَاتِ عَنْ حَمِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ أَنَّ أَحْمَدَ بْنَ الْحُسَيْنِ أَتَاهُ زُرَّادٌ وَ كَانَ
 صَارَ يَخْطُ الْأَرْضَ بِقَامَرَتِهِ وَ يَتَكَلَّمُ فِي رُءُوسِ الْجِبَالِ وَ يَتَكَلَّمُ فِي رُءُوسِ الْجِبَالِ
 یہ منقول ہو کہ جب احمد ابن حسن واسطی جہاد کے نکلے اور کیفیت اونکی یہ تھی کہ غبار
 اوٹھا تھا زمین سے جب اونہوں نے اپنا گھوڑا دوڑایا تھا یا لشکر نفا کو گرد برد کر دیا تھا
 اور بہت جلد گھوڑا دوڑاتے تھے وَ يَجُولُ يَمِينًا مِّنَ الْعَطَشِ وَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 يَنْتَظِرُهُ وَ يَتَكَلَّمُ فِي رُءُوسِ الْجِبَالِ وَ يَتَكَلَّمُ فِي رُءُوسِ الْجِبَالِ
 بیانی میں چلے جاتے تھے اور جناب امام حسین علیہ السلام اپنے بیٹے کو دیکھ دیکھ کر رو رہے تھے
 فَسَمِعَ الْبُكَاءَ مِنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ أَبِيهِ فَخَرَجَ يُعَذِّرُنِي أَذْيَالَهُ
 فَأَمَّا مَا بَالِكَ بَيْتِي جَنَابِ عَلِيِّ اکبر اپنے پدر بزرگوار کے رونے کی آواز سن کر
 کہتا تھا کہ اے علی اکبر! میں نے تجھے دیکھا اور تجھ کو دیکھا اور تجھ کو دیکھا اور تجھ کو دیکھا
 کہتے تھے اور سنہتمی تھے اور کہتے جاتے تھے کہ اے میرے صاحب رو شا کہ پدر بزرگوار
 کیا حال آ پکا ہو چھا اس قدر آپ روتے ہیں فَقَالَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَمَّا
 فَقَدْ بَلَغَ مِنْ عَذَابِكَ مِنْ أَتَى حَضْرَتِ إِمَامِ حُسَيْنٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمْ يَزَلْ يَكُونُ
 پہچان دہانی کو دشمنوں کے حربوں سے نہیں بچاتے ہو دیکھو کہ اونکو دشمنوں نے گمیر
 لیا ہو فَقَالَ يَا أَبَتَا أَلَا لَعَطَشٌ أَهْلَكَ كُنِّي وَالْجُوعُ أَهْلَكَ كُنِّي عَلِي اکبر نے جواب دیا
 کیونکہ بچاؤن میں لے پدر بزرگوار پیاس نے مجھکو ہلاک کر رکھا ہو اور بہوک نے اس قدر
 کمزور کر دیا ہو کہ طاقت جسمانی بالکل زائل ہو گئی فَقَالَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 يَا وَلَدِي مَا بَيْنَكَ وَ بَيْنَ الْمُجْتَنَابِ الْأَخْرُوجِ مِنْ وَجْهِكَ وَ يَدُكَ هَبْ عَنْكَ مَا تَجِدُ
 جناب امام حسین علیہ السلام نے فرمایا کہ لے فرزند اب تکو بہشت کے پہونچے میں اتنی
 دیر ہو کہ ایدہر روح تمہارے جسم سے نکلی اور بہشت میں داخل ہوئی اور یہ ایذا بہوک

اور پیاس کی سب جاتی رہی اُحْبْتُ اَنْ اَكُوْنَ قَتِيْلًا بَيْنَ يَدَيْكَ كَمَا تَكُوْنُ عَلٰی اَسْبَرِ
 یہ بات پسند ہو کہ میں تمہارے سامنے شہید ہو جاؤں فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 لَا وَاللّٰهِ يَا اَبْتَا اَنَا اُحْبْتُ اَنْ تَرَانِيْ قَتِيْلًا جَنَابَ عَلِيٍّ اَكْبَرُ جَنَابَ هُوَ كُنْے اور كُنْے گئے
 کہ نہیں مجھے آپ کے شہادت کب و کیسی جائیگی قسم جو خدا کی امر پر بزرگوار میں یہی چاہتا
 ہوں کہ آپ مجھ کو شہید ہوتے ہوئے دیکھیں فَذَلَّ اِلٰی الْحَرْبِ فَقَالَ مَعَ اَبْنِ عَمِّهِ
 اَحْمَدُ یہ کہہ کر جناب علی اکبر میدان حرب کو روانہ ہوئے اور اپنے چچا زاد بہائی احمد بن
 الحسن کے ہمراہ کفار سے لڑنے گئے فَقَتَلَ اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ مُنْقِذُ بْنُ الشَّعْثَانِ
 الْعَبْدِيُّ بِسَبْطَةِ اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ كُوْمُنَقِذُ بْنُ نَعْمَانَ عَبْدِي فِيْ لَيْكٍ تِيْرَ سَے شہید کیا
 وَلَمْ يَزِدْنِيْ فِیْ تِلْكَ الرَّوَاۃِ مَا صَارَ اِلَيْهِ مَا لُ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 اس روایت میں پہر آگے راوی نے یہ نہ بیان کیا کہ انجام کار جناب علی اکبر کا کیا ہوا
 وَالشَّهْرُ مَرَّ بَيْنَ الرَّوَاۃِ اَنَّهُ بَدَّ اِلٰی الْجِهَادِ بَعْدَ اَخِيْهِ مِنْ حَقِّهِ الْقَاسِمِ
 اور مشہور یہ روایت ہو کہ جناب علی اکبر بعد اپنے چچا زاد بہائی حضرت قاسم کے میدان
 جنگ میں شہید لائے تھے وَلَمَّا اَسْرَا اَدْبَرَ اَرْقَمُوْنِيْ فِيْ بَعْضِ الْكُنُبِ اَنَّهُ قَدْ
 عَلَتْ اَصْوَاتُ النِّسَاءِ بِالْبُكَاءِ وَالنَّحْيِ اور جب علی اکبر نے قصد روانگی جہاد کا فرمایا
 بعض کتابوں میں یہ روایت کی ہو کہ خیمہ حرم محترم سے آواز رونے محذرات کی بلند ہوئی
 اور شور برپا ہوا وَالْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَتَمَتَّتُ وَيَقُوْلُ اِنَّ اَبْنِيْ هَذَا قَدْ اَشْتَقَ
 اِلٰی لِقَاءِ اَبِيْهِ وَلِقَاءِ اَبَائِهِ فَلَا تُنْعَوُوْهُ مِنَ الْبَرَاءَةِ جناب امام حسین علیہ السلام
 محذرات کو رونے سے منع کرتے تھے اور کہتے تھے کہ اب میرے فرزند علی اکبر کو اشتیاق
 طاقات پروردگار پیدا ہوا ہو اور اپنے ابا سے ظاہرین سے ملنے کا شوق انکو زیادہ ہے
 اب انکو جانے دو مت روکو وَقَدْ كَانَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَلْبِسُهُ السَّرِيْعَ
 وَالْمَعْرُوفَ وَغَيْرَ هَآءِ مِنْ لَوَاۡتِ الْحَرْبِ وَمَعَ ذَلِكَ حَزِيْنٌ كَثِيْبٌ اور خود جناب
 امام حسین علیہ السلام اپنے ہاتھ سے علی اکبر کو ذرہ اور خود پہنا رہے تھے اور سلاح جنگ
 سج رہے تھے مگر دل آپ کا بیقرار رہتا اور شکستگی چہرہ سے ظاہر ہوتی تھی وَفِي الْكُتُوْبِ

أَنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ خَرَجَ وَكَانَ مِنْ أَصْبَحِ النَّاسِ وَجْهًا وَأَحْسَنِهِمْ
 خُلُقًا وَأَرْوَفَ مِنْ رِوَايَتِ كِي هِيَ كَهْ جَنَابِ عَلِي الْكَرِيمِ سَهْ سَهْ نَهْ نَهْ نَهْ نَهْ نَهْ نَهْ
 تَهْ
 فَادْنِ لَهُ ثُمَّ نَظَرَ إِلَيْهِ نَظْرَةً أَشْبَهَتْ مِثْلَهُ ثُمَّ أَرْحَى عَيْنَيْهِ وَبَكَى أَهَارًا
 حَرْبِ بَنِي وَالدَّ بَزْرُكَوَارِ سَهْ طَلَبِ كِي حَضْرَتِ نَهْ نَهْ نَهْ نَهْ نَهْ نَهْ نَهْ نَهْ نَهْ نَهْ نَهْ نَهْ
 بَارَهُ جَلَرِ كِي طَرَفِ دِيكَمَا بَعْدَ اوسَكِي اَسْكَمِيْنِ اِبْنِي شِيْخِي كَرِيْمِ اَوْرِ ضَبْطِ نَهْ اَبْ رَوْنَهْ لَهْ
 وَقَالَ ابْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَظَرَ اِلَى وَجْهِهِ وَاسْتَبَلَّ عَيْنَيْهِ
 اَوْرِ مَلَا اَبُو اَسْحَى كَهْ هِيْنِ كَهْ جَنَابِ اِمَامِ حُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَهْ رَخَصَتْ كَهْ وَقْتُ عَلِي الْكَرِيمِ
 كَهْ مَقْدَحِ كِي طَرَفِ دِيكَمَا اَوْرِ اَسْوَأِ اَبْ كَهْ جَارِي هُوْنَهْ رَوْنَهْ لَهْ فَانْ كَانْ يَبْكِي فَكَلِمَتِي
 هَذَا اَلْبَكَاءُ لَفَقْدِ اِبْنِي عَبْدِ جِي اَكْرُ رَوْنَا جَنَابِ اِمَامِ حُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَا صَحِيْحِ هُوْ قُوْهْ
 رَوْنَا مِيْرَهْ نَزْدِيْكَ اِسْ رَاهْ سَهْ نَهْ اَكْرُ جَنَابِ عَلِي الْكَرِيمِ كِي شَهَادَتِ پَرِ اَبْ رَوْنَهْ تَهْ
 وَرَاثَتَا يَكُوْنُ لَانَ الدُّنْيَا قَدْ تَخَلَّوْا عَنْ رِيَا سَهْ شَبِيْهْ جَدِيْهْ وَثَقُلَ الدِّرْكَةُ فَيَهْ
 بَلَكِيْهْ رَوْنَا اَسْوَا سَهْ تَهْ اَكْرُ شَهَادَتِ كَهْ بَعْدِ دُنْيَا زِيَارَتِ مَهْشَلِ نَبِيْ سَهْ خَالِي هُوْتِي تَهْ
 اَوْرِ بَرَكَتِ دُنْيَا سَهْ كَهْ هُوْتِي جَاتِي تَهْ يَدُلْ عَلٰى ذٰلِكَ سَارَا وَاهْ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ
 وَابْنُ شَهْرَ اَشُوْبِ رِي الْمُنَاقِبِ اَنَّهُ لَمَّا تَقَدَّمَ عَلٰى بَنِي الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 وَامَّهُ لِيَكْلِمَهُ بَنَتْ اَبِيْ مَرْثَةَ بَيْنَ مَسْعُوْدِ الثَّقَفِيِّ جَسْطَحِ پَرِ دِلَالَتِ كَرْتِي هُو اِسِيْ بَاتِ پَرِ
 وَهْ رَوَايَتِ جَسْكَوْمَحِ اِبْنِ اَبِي طَالِبِ نَهْ اَوْرِ اِبْنِ شَهْرَ اَشُوْبِ مِنْ مُنَاقِبِ بِيْنِ ذَكَرِ كِيَا هِيْ كَهْ
 جَسُوْقَتِ جَنَابِ عَلِي الْكَرِيمِ رَوَانَهْ مِيْدَانِ هُوْنَهْ اَوْرِ اَبْنِ اَوْكَلِ لَيْلَا بِيْطِيْ اَبِيْ مَرْثَةَ مَسْعُوْدِ الثَّقَفِيِّ
 كَا تَهْمَا رَهْ اَحْسَنِيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَبَّابَتُهُ تَحْوَا السَّمَاءَ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَشْهَدْنِيْ عَلٰى
 هُوْلَا اَلْقَوْمِ فَقَدْ بَرَزَ عَلَامُ اَشْبَهَةِ النَّاسِ خُلُقًا وَمَنْطِقًا بِرَ سُوْلِكَ جَنَابِ
 اِمَامِ حُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَهْ اِبْنِيْ اَنْكَشَتْ شَهَادَتِ آسْمَانِ كِي طَرَفِ اِهْ ثَمَا كَرِيْهْ دَعَا فَرَا نِيْ هَذَا
 تَوَكُّوْا رَهْ نَهْ اَبْنِ طَالِمُونِ بِرَ اَسُوْقَتِ اِيْسا اِيْكَ لُطْكَ اَلشَّيْءِ لُطْنَهْ هَاتَا هِيْ جَوْنَهْ اِيْطِ
 مَشَابَهْ تَهْ اَسُوْرَتِ بِيْنِ اَوْرِ گُوَا يَلِيْ مِيْنِ تِيْرَهْ سَهْ نَبِيْ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اَلَمْ وَطَمَ سَهْ وَكُنَّا اَكَا اِيْ

نقابہ شریف

اِلَى نَبِيِّكَ نَظَرًا اِلَى وَجْهِهِ هَلُوکِ جِسْمُوتِ مُشْتَقِ تیرے نبیؐ کی زیارت کے ہوتے تھے
 اسی فرزند کے منہ کو دیکھ لیتے تھے اَللّٰهُمَّ اَمْنَعْنَهُمْ بَرَکَاتِ الْاَرْضِ مِنْ وَفَرٍ قُهُمْ
 تَقَرُّیْفًا وَاجْعَلْهُمْ طَرِیْقًا قَدْ دَاخِلًا وَنَدَا بَرَکَاتِ زَمِیْنِ کی ان لوگوں سے اڑھالی
 اور انکی جماعت کو پریشان کر دے اور انکو متفرق اور جدا جدا کر دی وَا لَا تَحْضُرْ اُولَکَ
 مِنْهُمْ اَبَدًا اور کبھی ان میں سے کسی کو والی ملک اور حکمران ہونے دے فَاتَّجَّهُمْ
 دَعْوًا لِّلنَّصْرِ وَنَاثَمٌ غَدًا عَلَیْکُمْ اِنَّمَا تَلُوْنَنَا سَلِیْمٌ کہ انہیں بد عہدوں نے ہلکو
 بلایا تھا کہ ہماری نصرت کریگے اب آج ہم چڑھائی کر کے آئے ہیں اور ہم سے لڑتے ہیں
 ثُمَّ صَاحَ عَلَیْکَ السَّلَامُ بِعَمْرِ بْنِ سَعْدٍ مَا لَکَ قَطَعَ اللّٰهُ سُرْحَمَکَ وَکَا بَا سَرَکَ اللّٰهُ
 لَکَ فِیْ اَمْرِکَ بَعْدَ اَوْسَکَ بَا وَاز بَلَدَ اَبِیْ نَعْمَ اَعْمَرَ سَعْدٍ کو اور کہا کیا تجھکو ہو گیا ہے
 خدا تیرے عزیزوں سے تیری قرابت کو قطع کرے اور جس بات کی تو آرزو میں ہو او میں
 خدا برکت دے وَسَلَّطَ اللّٰهُ عَلَیْکَ مِنْ یَدِ بَحَّکَ بَعْدَ حِجْرِ فِرَاشِکَ کَمَا قَطَعْتَ
 مِنْ حِجْرِیْ وَکَمْ تَحْفَظُ قَرَابَتِیْ مِنْ سَمُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِہٖ وَسَلَّمُ تجھ پر خدا
 مسلط کرے اوں شخص کو جو تجھکو تیرے بستر خواب پر فرج کرے بعد میرے شہید ہو جانے کے
 جس طرح تو نے میرا قطع رحم کیا ہو اور میرے قرابت جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 سے تو نے ہلادی ہو قُلْتُ وَقَدْ وَقَعَ کَمَا دَعَاہُ فَقَدْ ذَبَحْہُ وَلَکَ اَلَا کَبُرُ
 فِیْ فِرَاشِہٖ کَمَا ذَکَرْتُہُ فِیْ بَابِہٖ مِیْنِ کِتَابِہٖ وَہی جو حضرت نے دعا فرمائی تھی
 کہ عمر سعد ملعون کے بڑے بیٹے نے اوکو فرش خواب پر فرج کیا چنانچہ اسکو کتب اہل سنت
 عمر سعد کے حالات میں مینے لکھا ہو وَلَکِنْ هٰذَا اللّٰہُ عَاوَدَ بِالْفَاظِہِ یَدُلُّ عَلٰی اِفْرَاطِ الظُّلْمِ
 مگر یہ دعا اور اسکے الفاظ جگر خراش دلالت کرتے ہیں کہ اسوقت بڑا صدمہ جانکاہ
 جناب امام حسین علیہ السلام کو تھا وَلَکِیْنِ فِیْ ذٰلِکَ حَظٌّ مِنْ شَانِہٖ وَکَا نَقِیْصَہٗ
 فِیْ مُصَابَرَتِہٖ اور کسی طرح اس دعا کرنے میں خلافت شان حضرت کے نہیں ہو
 اور نہ کسی طرح کا نقصان آپ کے صبر میں اس سے لازم آتا ہو فَقَدْ اٰذَنَ اللّٰهُ تَعَالٰی
 بِالظُّلْمِ فَقَالَ عَزَّ مِنْ قَاثِلٍ لَا یُحِبُّ اللّٰهُ الْیَمْرَ بِالسُّوْعِ مِنَ الْقَوْلِ لَا مِنْ ظُلْمِ

ذکر اسوقت دوسبب سے مناسب معلوم ہوتا ہے پہلے تو یہی ہے کہ وہ جناب ہی رویا کرتے
 تھے چنانچہ تفسیر کے دیکھنے والے کو بخوبی معلوم ہوگا ثانی وہو لاکسب بسا دعا
 علیہ السلام علی القوم کما قال اللہ تعالیٰ حکایۃ عن نبینا علیہ السلام
 اور دوسری وجہ حضرت کے ذکر کرنے کی یہ ہو کہ جو آپ نے بددعا امت پر اسوقت
 کی اوسکو مناسبت ہو اوس بددعا سے جو حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی امت پر
 کی تھی جس طرح کہ خداوند عالم قرآن میں حکایت فرماتا ہے قَالَ رَبِّ اَنْتُمْ عَصَوْتُنِي
 وَاتَّبَعُوا مَن لَّمْ يَزِدْهُمْ مَّالًا وَوَلَدًا لَا خَاسَرًا وَفَاكْرًا وَمَكْرًا اَعْبَارًا
 حضرت نوح علیہ السلام نے بارگاہ الہی میں عرض کی خداوند ان لوگوں نے میرے
 حکم کی نافرمانی کی اور پیروی کی اوس شخص کی کہ جسکا مال وراوسکا بیٹا
 سوا سے زیان کاری کے اور اوسکو کچھ نہیں دیتا ہو اور کچھ نہیں بڑھاتا ہو اور مکر
 کیا ان لوگوں نے ایسا کہ بہت بڑا مکر ہے وَلِهٰذَا اَکَانَ قَضِیَّةُ عُسْرَ بْنِ سَعْدٍ
 فِيْ مَالِهِ وَوَلَدِهِ وَقَضِیَّةُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْا عُسْرَ بْنَ سَعْدٍ یَّهِیْ حَالُ هَؤُلَاءِ اَنْ
 سعد کا اوسکے مال اور اولاد میں کہ سوا سے نقصان اور زیان کاری کے کچھ نصیب نہوا
 اور جو لوگ کہ پیروی عمر سعد کی کر کے حضرت سے لڑے تھے اونپر یہ آیہ کیسی
 صادق آئی کہ وہ پیرو ایسے بدکار کے تھے جسکے مال اور اولاد نے سوا سے نقصان کے
 اور کچھ عمر سعد کو نتیجہ ندیا وَلِهٰذَا مِّنْ کَوَامِلِ الْحُسَيْنِ عَلَیْهِ السَّلَامُ فِيْ اَهْلَادِهِ
 بِمَا یُکُوْنُ اور یہ بات منجملہ کلمات امام حسین علیہ السلام کی ہو کہ آپ نے آئندہ بات کی خبر دی
 اور پوری پوری واقع ہوئی وَلٰکِنْ فَرَّقَ بَيْنَ عَائِشَةَ عَلَیْہِ السَّلَامُ عَلٰی اُمِّتِہِ
 وَبَيْنَ عَائِشَةَ الْحُسَيْنِ عَلَیْہِ السَّلَامُ لیکن بہت بڑا فرق ہو بددعا میں حضرت نوح
 کے جو انہی امت پر آپ نے کی تھی اور بددعا میں حضرت امام حسین علیہ السلام کے
 فَإِنَّ نَبِیَّنَا نُوْحًا عَلَیْہِ السَّلَامُ دَعَا عَلٰی کُلِّ لَأُمَّةٍ فَقَالَ رَبِّ لَا تُدْرِكْ عَلٰی لَدُوْصِ
 مِنَ الْكَافِرِیْنَ دَعَا رَاسِلِیْہِ کہ حضرت نوح علیہ السلام نے تمامی امت پر بددعا کی تھی اور
 کہا تھا کہ ہروردگار اسطرح زمین پر کوئی چلنے والا باقی نہ رہ جائے وَأَمَّا الْحُسَيْنُ عَلَیْہِ السَّلَامُ

فَقَدْ دَنَا عَلَى مَنْ بَايَعَهُ يَزِيدٌ مِنْ أُمَّةٍ حِدٍ ۝ خَاصَّةً أَوْ تَابِعَهُ فِي ذَلِكَ
 مگر جناب امام حسین علیہ السلام نے فقط اونہیں لوگوں پر بددعا کی جو امت میں آپ کے نانا کی
 تھی اور یزید کے پیرو ہوئے تھے یا وہ کفار جنہوں نے اس لڑائی میں متابعت یزید کی کی تھی
 جَوَانِ كَانَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَدْعُو عَلَيْهِمْ كَذَلِكَ لَمْ يَبْقَ عَلَى وَجْهِهِ لَأَمْرٍ مِنْ أَحَدٍ
 مِنَ النَّاسِ پس اگر جناب امام حسین علیہ السلام ہی اویسی طرح سے بددعا کرتے جس طرح حضرت نوح نے
 کی تھی کوئی شخص زمین پر زندہ باقی نہ رہتا اور ثبوت اسکا یہی ہو کہ جبکی نسبت آپ نے بددعا کی
 وہ سب ہلاک ہوئے اَمَّا ذِكْرُ آلِ اِبْرَاهِيمَ فَالْمَنَّا سَبْعَةً بَيْنَ الذِّمَمَيْنِ ظَاهِرًا ۝ لیکن
 ذکر کرنا آلِ ابراہیم کا پس مناسبت درمیان دونوں فریج اللہ کے ظاہر ہے وَاَمَّا ذِكْرُ
 آلِ عِمْرَانَ فَيَسَّرَ وَجُوهَ لَيْكِنَ وَكَرَّرْنَا آلَ عِمْرَانَ كَمَا اَوْسَكِي كُنَى وَجَمِينَ بَيْنَ مَنَسَا آتٍ
 عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ اَيْضًا يَعْدُ فِي آلِ عِمْرَانَ اِنْ اِنْجَلَّ يَهِي اِيك وَجِبْهُ كَمَا حَضَرَتْ عِيسَى
 عَلَيْهِ السَّلَامُ هِيَ آلَ عِمْرَانَ مِنْ دَاخِلِ بَيْنِ فَكَلَّمَا اَنَّ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي سَرْعِ اِيْمَانٍ
 اَنَّهُمْ قَتَلُوهُ وَصَلَبُوهُ وَذَكَرَ ذَلِكَ سُبْحَانَهُ تَعَالَى فَقَالَ وَكَافَتَلُوهُ وَكَافَصَلَبُوهُ
 بَلْ رَفَعَهُ اللهُ اِلَيْهِ پس جس طرح عیسیٰ کی نسبت یہودیوں نے کہا کہ اوہوں نے جناب
 عیسیٰ کو قتل کیا اور سولی دی اور حرمست حضرت کی نسل کی اور خدا تعالیٰ نے اس گمان فاسد
 کو ہویوں کے رو کر کے فرمایا نہ عیسیٰ کو ہویوں نے قتل کیا نہ سولی دی بلکہ خدا نے اُن کو اپنی بارگاہ
 عزت اور جلالت کی طرف اوٹھا لیا اور نہ آسمان پر ہوئے کَذَلِكَ الْحُسَيْنُ ۝ يَزِيدٌ بِذَلِكَ
 اَنْتُمْ وَاَنْ تَقْتُلُوْنِي وَاَوْحَا دِي تَرْيَدُونَ بِذَلِكَ هَتَكَ خَرِيْمَهُ رَسُوْلُ اللهِ ۝ اسی طرح حضرت
 امام حسین کی مراد اس وقت یہ ہو کہ تلوک اگرچہ اس وقت مجھ کو اور میری اولاد کو قتل کرتے ہو اور تم کہ حرمست
 رسول اللہ کا تمہارا ارادہ ہو لیکن اللہ تعالیٰ اہل کبیرت سے المناصب العظمیٰ والذرات العالیٰ
 والحيوة لا بد یلکہ مگر خدا ہم اہل بیت کو اجر میں ان مصائب بڑے بڑے مرتبے اور درجات عالیہ اور
 حیات جاودانی عطا کرتا رہے و یَجْعَلُ فِي دُرِّيَّتِي مَنْ هُوَ حَيٌّ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهُوَ
 الْمَهْدِيُّ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ يُصَلِّيْ خَلْفَهُ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ اور ہماری اولاد میں سے شخص کہ
 خدا پیدا کرے جو قیامت تک زندہ رہے یعنی حضرت مہدی علیہ السلام جس کے پیچھے حضرت عیسیٰ زین العابدین

باب پنجاہ وسوم جناب علی اکبر کا رجز پڑھنا اور زخمی ہو کر اپنے
مجرع صورت جناب امام حسین علیہ السلام کو دکھلانی اور پانی
طلب کرنا اور بیان فواید داخل کرنی زبان کو منہ میں اپنی باپ کے

ثُمَّ هَمَلَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى الْقَوْمِ وَهُوَ يَقُولُ ۝ اَنَا عَلِيُّ بْنُ
الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ۝ نَحْنُ وَبَيْتُ اللَّهِ اَوَّلُ بِالنَّبِيِّ ۝ بعد رخصت ہونے کے جناب
علی اکبر نے لشکر کفار پر حملہ کیا اور یہ اشعار رجز میں پڑھنے لگے میں علی بیٹا حسین ابن
علی کا ہوں جہلوگ برت کعبہ نہایت قریب رشتہ دار ہیں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
۝ تَا لَلَّهِ لَا يَحْكُمُ فِينَا بِنِجْمٍ الدُّعَى ۝ اَطْعَمَكُمْ بِالرُّحْمِ حَتَّى يَنْثَنِي ۝ قسم بخدا ہم اہل بیت
پر ولد الزنا حاکم نہیں ہو سکتا ایسا نیزہ مارو نگا نکلو جو چپک سے دوہرا ہو جاتا ہو
صَبْرُكُمْ بِالسَّيْفِ اَحْيَىٰ عَنْ اَبِي ۝ صَحْرَبُ عَلَا ۝ ہاں شہمی علوی ۝ تلوار سے
لڑو نگا تم سے اپنے والد بزرگوار کے حمایت کی نظر سے اور وہ پورا وار تلوار کا کرونگا جو لڑو
شہمی اور علوی کا وار مشہور ہو جس وار کو کوئی روک نہیں سکتا فَنَكَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى
فَتَحَمَّ النَّاسُ مِنْ كَثْرَةِ مَنِّهِ قَتَلَ مِنْهُمْ رَجُلًا ۝ پھر رجز پڑھ کر آپ نے لڑنا شروع کیا اور اتنے
دھیون کو قتل کیا کہ ان کشتوں کو دیکھ کر لشکریان یزید چلا اوٹھے دھڑ دھڑا کر قتل
علی عطشہ ۝ وَاَقَامَ عَشِيرَتُ بْنُ رَجُلًا ۝ ایک روایت میں تو یہ ہے کہ اس پہلے جملہ میں باوجودیکہ
بیاس سے وہ جناب جان بلب تھے ایک سو بیس آدمیوں کو قتل کیا وَقَالَ ابُو اَسْحَقَ
خُصَمَاءُ فَاَرَسَ مَلَا ابُو اَسْحَقَ نَوْرَ الْعَيْنِ مِثْنِ لَكْتِ مِثْنِ کہ پانسو سواروں کو قتل کیا
اَنُو حَتَفَ يَحْدُ هُمْ وَاَقَامَ وَثَمَا زَيْنِ اور ابو مشنف کہتے ہیں کہ ایک سو اسی آدمی کو
اس حملہ میں قتل کیا فَفَعَلَ ذَلِكَ مِثْرًا اور اسی طرح کئی حملہ آپ نے کیے اور ہر ایک
حملہ میں اسی قدر آدمیوں کو قتل کیا وَاَهْلُ الْكُوْفَةِ يَتَقَوْنَ قَتْلَهُ رَاوِی کہتا ہے کہ
کونیاں بیچیا جناب علی اکبر کے مقتول ہو جانے کو سجاتے تھے قُلْتُ وَلَيْسَ هَذَا لَكُمُورِ

شَيْدِهَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَلْ لَكُونُوا ابْنُ الْأَخْتِ لِزَيْدٍ
 مِثْلُ كِتَابِ هَوْنٍ كَمَا يَزِيدُ أَشْتِ جَنَابِ عَلِيِّ الْكَبَرِ كِي اِبْلِ كَوْفَرِ اسْ رَاهِ سَ نَهْنِ كَرْتِ تَحْ
 كَرِ آفِ مَهْشَكَلِ جَنَابِ رَسَالَتِ مَابِ صَلِّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَسْتَحْ اور اوسى خاندان مین
 یہ داخل تھے بلکہ اسکی وجہ یہ تھی کہ یزید کے پہنچنا وہ بن کے آپ بیٹھے تھے کُنْ مَرْجَبَہ
 اِلَى اَبِيہِ عَلِیِّ حَامِرٍ وَآوَاهُ اَکْثَرُ الدَّوَاہِ حَتَّى قَالَ اَبُو اسْمٰعِیْلُ سَمِعْتُ اَبَا سَمْرَةَ یَقُولُ اَنَّ عَادَ اِلَى
 اَبِیہِ کُنْیَ حَمَلِہِ کَرِ کَرِ جَنَابِ عَلِیِّ الْکَبَرِ اِسْنِہِ وَالِدِ بَزْرِ گَوَارِ کِی خَدِستِ مِیْنِ وَاِسْرَ اُسْ لَے چنانچہ اکثر
 راویوں نے اسکو لکھا ہے یہاں تک کہ ملا ابواسحق نور العین مین لکھتے ہیں کہ بہر اس
 حملہ کرنے کے بعد جناب علی اکبر اپنے باپ کی خدمت مین وَاِسْرَ اُسْ لَے وَقَدْ کُنْ اَمْرٌ عَکْبَارُہِ
 مِنْ الْعَطَشِ کِیْفِیَّتِ یہ تھی کہ بہ سبب شدتِ پیاس کے دونوں آنکھیں اوس جناب کی
 اندر گھس گئی تھیں وَقَالَ یَا اَبَتِی قَدْ قَتَلْتَنِی الْعَطَشُ اور کہنے لگے کہ اے پدر بزرگوار یہاں
 مجکو ہلاک کر رہی ہو وَاِشْرَادَ فِی الْبَحَارِ وَثَقُلُ الْحَدِیْدِ اَجْهَدَ فِی اور بحار مین اتنی عبارت
 اور زیادہ کی ہو کہ لوہے کی ذرہ وغیرہ کے بوجہ نے اور زیادہ مجکو پریشان کر دیا ہو مِیْنِ
 دھوپ کی تمازت سے چونکہ گرم ہو گیا ہو اوسکی گرمی سے پیاس کی اور بھی شدت
 ہوئی ہو اور ایسا معلوم ہوتا ہو کہ چونکہ ذرہ اور خود وغیرہ خود حضرت امام حسین
 علیہ السلام نے پہنایا تھا آپ کے ادب سے اوسکو جناب علی اکبر اوتار نہیں سکتے تھے
 لَمَّا اِجَازَتْ طَلَبِ کَرْتِ مِیْنِ کہ اگر آپ حکم دیں تو مین اسے اوتار ڈالوں
 فَهَلْ اِلَى شَرِّ بَہِ قَاعٍ مِنْ سَبِیْلِ اَلْقَوٰی بِہَا عَلٰی اَلْعَدَاۃِ تَوْرَ اَسَا پانی
 کسی طرح سے بلجاتا کہ اوسکو پیکرِ مہمین طاقت دشمنوں سے لڑنے کی آجاتے
 قُلْتُ قَدْ یَظُنُّ بَعْضُ مَنْ لَا مَعْرِفَۃَ لَہٗ اَنَّ مَرْحُوْعَہٗ عَنِ الْحَرْبِ لَا یَسْلِقُ
 بِشَانِہِ وَاَلَمَّا ہِیْ کَمْرٌ کَبْہِی اوس شخص کو جسے معرفت اور علم نہیں ہو ایسا گمان
 فاسد ہوتا ہو کہ لڑائی سے پلٹ آنا لائق انکی شان کے نہیں تھا اور یہ معاذ اللہ وہی
 فعل ہو جسکو گریز کہتے ہیں مِیْنِ جہاد سے جان چھانی وَاِیْضًا قَاوَاتِ سَوَالِہِ وَطَلَبِہِ
 الْمَکَامِ عَنْ اَبِیہِ لَا یَتَّبِعِی لَہٗ وَہُوَ یَعْلَمُ مِنْ فَقْدِ الْمَسَاءِ مَدَّ ثَلَاثَ اَیَّامٍ

جناب علی اکبر کی خدمت میں
 ایک شخص نے عرض کیا کہ
 میں نے سنا ہے کہ آپ نے
 فرمایا ہے کہ میں نے
 فرمایا ہے کہ میں نے

اور یہ ہی ایسے ہی نادان کہہ بیٹھتے ہیں کہ پانی طلب کرنا انکو اپنے باپ سے کیونکر مناسب
 رہتا حالانکہ جانتے تھے تین روز سے پانی بند ہے وَهَذَا مِنْ التَّوَهُّمَاتِ الْفَاسِدَةِ
 وَالظُّلْمِ الْكَاذِبَةِ اور یہ دونوں باتیں گمان فاسد اور غلط خیالات میں داخل
 ہیں فَإِنَّ الشُّجُوعَ عَنِ الْحَرْبِ إِنَّمَا يَكُونُ فِرَارًا إِذَا كَانَ لِلْفِرَارِ وَالْكَرَّةِ قُوَّةٌ
 فَجَالُ اسلیمہ کہ معرکہ جنگ سے ہلٹ آنا فرار و سوقت کہلاتا ہے جو جب بہا گئے کی کسی
 طرف راہ بھی ہو و مَن كَانَ مُحْصُوًّا مِنَ الْجَوَائِبِ كُلِّهَا كَيْفَ يَكْرَهُ إِلَى
 آئِنِ يَفِرُّ شَجُوخُ كُلِّ طَرَفٍ سے گھر ہوا ہو کیونکر لڑائی سے منہ موڑ سکتا ہو اور کہ ہر
 بہاگ کر جاسکتا ہو أَمَّا التَّوَقُّفُ عَنِ الْحَرْبِ وَالظُّرْبِ سَاعَةً فَلَيْسَ مِمَّا
 يُؤْمِنُ فِي تَجَلُّدَةٍ لَيْكِنَ دَمَ لَيْنٍ اور تھوڑی دیر لڑائی سے ٹر جانا یہ بات کچھ
 دلیری میں کمی نہیں کرتی ہے اور نہ شجاعت میں اس سے فرق آتا ہو وَلَا سَيِّمًا
 لِمَنْ كَانَ جَانِعًا عَطَشًا ثَلَاثًا أَيَّامٍ خُصُوصًا اَوْسَ بَہا و رکاوٹ لینا جو
 تین دن سے ہو کہا پیا سا ہو وَاَيْضًا لَا يَجْعَدُ أَنْ يَكُونَ نَجِيَّةً إِلَى آبِيهِ عَنْ إِشَارَةِ
 صَدْرَتِ إِلَيْهِ حِينَ الْبَرَاءَةِ عَنِ الْمُحْسِنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اور یہ بھی کچھ بعید نہیں ہے
 کہ آناعلیٰ اکبر کا خدمت میں اپنے باپ کے اسوجہ سے ہو کہ بروقت روانگی جہاد کے
 خود حضرت امام حسین علیہ السلام نے اون سے کہہ دیا ہو کہ تم ایک مرتبہ اور آجانا
 فَإِنَّ مِنْ أَعْظَمِ الْمَصَائِبِ عَنِ يَرَى الْمَرْءُ ابْنَهُ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ وَقَدْ أَصَابَتْهُ
 جَرَاحَاتٌ وَغَارَتْ عَيْنَاهُ فِي أُمِّ مَرْسِہ اسلیمہ کہ بہت بڑی مصیبت یہ ہے اور
 سخت امتحان کی بات ہے کہ جناب امام حسین علیہ السلام اپنے ایسے بیٹے کو جسکے دیکھنے
 سے گویا زیارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہوتی تھی اس حالت میں دیکھیں
 کہ تمام بدن اونکا زخموں سے چور ہو رہا ہے اور دونوں آنکھیں گہرے گویا سر میں
 چلی آئی ہیں وَيَصْدُرُ وَلَا يَلْدُ هَبْ حِلْمَةُ الشَّيْطَانِ اس حالت سے اپنے
 پارہ جگر کو دیکھیں اور صبر کریں اور تحمل و ن کا بجا سے خود باقی رہے وَهَذَا أَمَّا
 نَقُولُهُ لِلْمَكْرِبِ الْمُعَانِدِ یہ دو جواب تو اوسکی سمجھانے کے واسطے ہیں ویسے ہیں

جو بچا ہٹ کر تا ہوا اور دشمنوں کی ہمت ہو و آقا مائنا سب فی ذلک ان نقول
 لا خوار فی المؤمنین فہو آیتہ لا یبعد ان یكون فی قلب علی بن الحسین
 علیہ السلام ہمتہ ان یعتنقہ ابوہ ثانیاً و یقبل جہتہ و دستان المہم
 و لکذا ذکر نے کے واسطے یہ بواب مناسب ہو کہ لپٹ آنا جناب علی اکبر کا کیا عجب ہے
 اس غرض سے ہو کہ اونکے دل میں اس بات کی آرزو تھی کہ ایک مرتبہ اور میرے
 باپ مجھے لپٹ جائیں اور پیشانی پر بوسہ دین اسی حسرت اور اشتیاق میں آئے تھے
 اذ کان علی بن الحسین علیہ السلام یحییٰ اباہ جاشد یداً و ملوا خوالیوم
 روذا علیہ اس لیے کہ جناب علی اکبر کو اپنے والد بزرگوار سے بہت زیادہ محبت تھی
 اور یہ آخری دن تھا کہ وہ اپنے باپ سے رخصت ہوتے تھے او یوم ید ان یارت یہ
 الحسین علیہ السلام من المؤمنات ما یبقی اثرہ الی یوم الحشر کما یاتی
 ہیات یا غرض جناب علی اکبر علیہ السلام کی یہ تھی کہ اون کے ساتھ جناب امام حسین
 علیہ السلام ایسی محبت ظاہر کریں جسکا اثر قیامت تک باقی رہے چنانچہ اوسکا بیان
 آتا ہوا آیتہ امر اذ ان ینظر الی صبر ابیہ علی فراقہ یا یہ غرض جناب علی اکبر
 کی تھی کہ زخمون سے چور ہو کر آئین اور دیکھیں اور اونکے والد بزرگوار کیسا پور صبر
 کرتے ہیں اون کے فراق پر و آیتہ کیف یقتل و یحسب عند اللہ اور یہ بھی
 دیکھیں کہ ایسے وقت نازک میں کہ بشر کا کلیچہ منہ کو آ جاتا ہو کس استقلال سے جناب
 امام حسین علیہ السلام خدا کی طرف رجوع فرماتے ہیں اور اپنے اجر کی افزونی طلب
 کرتے ہیں و آقا الجواب عن سؤالہ الماع و اظہار عطشہ فکان علی بن
 الحسین علیہ السلام مشتاقاً الی ما یحبہ ابوہ رہا اسکا جواب کہ اوسوقت پانی
 علی اکبر نے گہراں طلب کیا اور اپنی پیاس کیون ظاہر کی پس یہ بات ہو کہ جناب علی اکبر
 مشتاق تھے کہ اسکا جواب والد بزرگوار کیا دیتے ہیں و یظہر من علو شأنہ
 و یفعل بہ ما لم یفعل باحد من اقربائہ لکونہ شیعہا بسؤال اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اسکے مشتاق تھے کہ انکے شان کی عظمت حضرت

جناب علی اکبر
 علیہ السلام کی
 محبت کا بیان
 ہے

امام حسین علیہ السلام ظاہر کردین اور اس طرح سے اسے پیش آئین اور وہ بات کریں
 جو کسی بزرگوار پر آپ کے ساتھ نہیں کی ہو بسبب اسلحہ وہ جناب شبیہ جناب
 رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تھی گستاخی فی البیاض انّ الحسین
 علیہ السلام یکنی رَقَالَ فِی جَوَابِہِ یَا بُنِیَّ یَعْرِ عَلِیُّ عَلِیِّ بْنِ ابْنِ طَالِبٍ
 وَ عَلِیُّ ابْنِ تَدْعُوهُمْ فَلَا یُجِیْبُوکَ وَ کَسْتَعِیْثُ بِهِمْ فَلَا یُعِیْثُوکَ چنانچہ سجاد
 مین روایت کی ہو کہ جناب امام حسین علیہ السلام نے پانی طلب کرنے کی جواب مین
 علی اکبر سے یہ فرمایا اے فرزند میرے بہت ناگوار ہے جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 اور علی ابن ابی طالب کو اور مجھ کو کہ تم مجھ سے اور اون بزرگواروں سے پانی طلب کرتے ہو
 یا اون کو پکارتے ہو اور ہم لوگ تمہاری حاجت براری نہیں کرتے ہیں اور تم فریاد کرتے ہو
 اور ہم فریاد رسی نہیں کر سکتے اور تو کچھ اس وقت نہیں ہو سکتا ہو مگر یا بُنِیَّ ہا ت
 لِسَانُکَ فَاحْذَرْ لِسَانُہِ فَصَلَّہُ اے فرزند اپنی زبان تم میرے محرمین داخل کرو
 بس جناب امام حسین علیہ السلام نے ہمشکل نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان اپنے
 منہ مین لی اور اوسکو چومنے لگے وَ فِی بَعْضِ الرِّوَاایَاتِ اَنَّهُ لَمَّا اَدْخَلَ لِسَانُہُ
 فِی فَمِہِ اَبِیہِ اَخْرَجَ عَاجِلًا وَ صَرَخَ بِالْجَعَاءِ فَاعْلَا یَا اَبْتَ اِنَّ لِسَانُکَ وَ فَکَکَ
 لَا یَبْسُ حَقَّ لِسَانِیْ اور بعض روایتوں مین یہ وارد ہو کہ جبوقت جناب علی اکبر نے
 زبان اپنی حضرت کے منہ مین داخل کی فوراً انکا لکڑجھ مار کر رونے لگے اور کہتے تھے
 کہ امی پر بزرگوار آپ کی زبان اور منہ کی خشکی تو میری زبان کی خشکی سے بھی زیادہ ہے
 وَ اِیْضًا فِی سُّوَالِ الْمَاءِ وَ اَظْہَارِ الْعَطَشِ مِنَ الْفَوَائِدِ مَا لَا اُحْصِیْہَا اِیْضًا پانی
 مانگنے مین اور پیاس کے ظاہر کرنے مین بہت سے فائدے تھے جنکا شمار مجھے نہیں
 ہو سکتا ہو وَلَنْدَ کَرْمِہَا ثَلَاثًا جَابِیہِ کہ تین فائدے اور بھی ہم ذکر کریں اَلَا مَوَلِیَّ
 اَنْ عَطَشَہُ وَاِنْ کَانَ مَعْلُوْمًا مُّیَقِّنًا عِنْدَ الْحَسَنِ عَلَیْہِ السَّلَامُ لَکِنَّہُ
 لَمْ یَرِی الْعَطَشَ الَّذِیْ قَدْ اَسْتَدَّ بَعْدَ الْقِتَالِ وَالْبِرَازِ پھلا امر یہ ہو کہ پیاس
 علی اکبر علیہ السلام کی اگرچہ معلوم اور متیقن تھے لیکن جناب امام حسین علیہ السلام نے

وہ پیاس لگی نہیں دیکھی تھی جو پور لڑائی کے بڑھ جاتی ہو، فلکسارا کہ وصبر علیک
تضاغت آخرہ، جب اس پیاس میں ہی اپنے فرزند کو دیکھا اور سب کیا اجرا و ثواب
حضرت کا وہ چند ہو گیا، بالثابت آتہ اس اذ ان یشہد علی صدیقہ فی ذلک
الغطرش ابنا و انا قد یوم یلاق سربہ و سوا فایده یہ ہے کہ جناب علی اکبر کا ارادہ
ہوا کہ اپنے اوس پیاس پر سب کرے، میں اپنے والد بزرگوار اور امام کو گواہ قرار دین
یہ روز ملاقات پر و روگہ و ایشا یشہد انہ علی ان اباء قد کان تحموسا
سمعتو عامن الماء حتی اذہ ان یقین من ان یسقی ابنہ شربہ من الماء
و کوکان قد جاهد فی الماء حق جہاد اور یہی نہ کو گواہ دین اس بات پر کہ اوکے
باپ اس قدر مجبور تھے اور پانی اور پیرا مطرب سے بند کیا گیا تھا اور ان سے نہو سکا کہ تھوڑا سا
پانی اپنے فرزند کو پلائے اگرچہ اوس صاحبہ اوس نے راد خدا میں پورا جہاد کیا تھا
و الثالثہ ان السکون جلة التي قد جاء بها جہاد ان علیہ السلام مع
القواک الاخر من الجنة اور تیسرا فائدہ یہ ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام
ہمراہ اور یہو با کے ہمت کے لاشے وقت کہ قبت اثبات و تہایق کباب اشین
من افعاب الکساء اور وہ پہلے ان میں سے غائب ہو گئے تھے دو بزرگواروں کی
رحلت کے وقت و نیاس و یقیت التفاحہ الی یوم عاشوراء لا یخصاصہا بالحقین
علیہ السلام اور یہ سب باقی رہ گیا تار و زعا شوا انکما سلیہ کہ اوکو خصوصیت حضرت
امام حسین علیہ السلام سے تھی و کان میں خواصہا ان شہم کما یحتمل یسکن العطش
اور اسکی غامیت یہ تھی کہ اسکے سو گئے سے پیاس کی شدت میں کمی ہو جاتی تھی
و کان علی بن الحسین علیہ السلام غایا فاجالہا اور جناب علی اکبر کو اس سبب کی
کیفیت معلوم تھی فلعلہ اس اذ ان یعطی تا ابوہ یشہد انہ کان کھیب العطش
عقہ شاید علی اکبر علیہ السلام کو یہ خیال ہوا کہ شہد والد بزرگوار اور اس سبب کو دین و سکو
سو گھوں تاکہ بڑک پیاس کی نہ ہائے اور کم ہو جائے یا لکنہا لکنا کانت صر
خصا لکنہا لکنا کانت صر علیہ السلام انکم یظہرنا لیکن چونکہ وہ سبب خاص جناب

امام حسین علیہ السلام سے تھا انکو نہیں دیا بے لگاتار خائستہ لیمعتہما وقال خست
یا بُنَّیَّ فی قَوْلِكَ وَابْتَدِئْتَ بِالْحِجَابِ لَمْ يَنْبَغِ لَكَ أَنْ تُبَدِّلَ لِي لَوِ اسْتَحْبَبْتُ لَكَ مَا جِئْتَ بِهِ
وَمِنْ أَمْرِ كَمَا كَرِهَ اسْتَحْبَبْتُ لَكَ مَا جِئْتَ بِهِ وَابْتَدِئْتَ بِالْحِجَابِ لَمْ يَنْبَغِ لَكَ أَنْ تُبَدِّلَ لِي لَوِ اسْتَحْبَبْتُ لَكَ مَا جِئْتَ بِهِ
الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا بُنَّیَّ هَاتِ لِسَانَكَ فِي فَمِي فَكُلْهُ حَتَّى وَجُوهٌ لَا يَفْرَمَانَا
امام حسین علیہ السلام کا کہ اسے فرزند کو اپنے منہ میں رکھ لے اور جو کوروانہ ہو وہاں آگیا قَوْلُ
میرے نزدیک چند اسباب ہیں آمَّا الْوَلَا فَإِنَّ الْحُسَيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَرَادَ
أَنْ يُظْهِرَ عَلَى إِمْنِهِ أَنْ تَحْتَكَ فِي سَرَّيْنِ الشَّبَابِ وَبَعْدَ الْجَوْشَنِ وَالْحُجُوبِ
وَأَنْ تَكُنْ أَمْرًا سَدِيدًا بِمَا سَبَبَ بِهِ نَهَاكَ جَنَابُ امَامِ حُسَيْنٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَوْنُ مَسْئُورٍ تَسَا
علی اکبر علیہ السلام پر یہ بات ثابت کرنی کہ اگر یہ تمہاری پیاس سے زیادہ ہو اسلئے کہ
سن تمہارا نوجوانی کا ہو اور زخمی ہو چکے ہو اور اسیان بھی نہ کر آئے ہو لَکِنَّ
الْعَطَشَ الَّذِي اِمْتَحَنَ اللَّهُ بِهِ الْحُسَيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ هُوَ اعْظَمُ وَ
أَشَدُّ مِنْ عَطَشِهِ بَلْ مِنْ عَطَشِ الْخَلَائِقِ كُلِّهِمْ لَكِنْ جَسَدِ بَاسِ
آج خدائے میرا امتحان کیا ہے باوجودیکہ میں پیر کا ہوں اور ابھی ہسم زخمی بھی
نہیں ہوئے ہیں وہ پیاس تمہاری پیاس سے بہت زیادہ ہو بلکہ تمہاری
خلائق کی پیاس سے زیادہ ہو وقتِ ثَبَتِ ذَلِكَ بِإِذْ خَالِ اللِّسَانِ
فِي قَوْلِهِ اور اسکا ثبوت اسی وقت ہو گیا جب صاحبِ جزا سے اپنے
زبان حضرت کے منہ میں داخل کی اور چلا کر روئے اور کہنے لگے کہ آپ کے زبان
میری زبان سے زیادہ خشک ہو وَالثَّانِي أَنَّهُ لَمَّا كَانَ أَشْبَهَ خُلُقًا
بِرَسُولِ اللَّهِ وَكَانَ مَسْئُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَمُصُّ لِسَانَهُ
الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَمَا يَمُصُّ الرَّجُلُ لِسَانَهُ أَوْ رُؤُوسَهُ سَبَبَ بِهِ يَهْ كَمَا
چونکہ جناب علی اکبر علیہ السلام ہم صورت جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے تھے اور جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امام حسین علیہ السلام کی
زبان کو اس طرح چوستے تھے جیسے آدمی شکر کو چوستا ہو وَكَانَ قَدْ أَفْضَحَ

الْحُسَيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ذَلِكَ فِي قَلْبِهِ وَلَا يَزِيدُ خُفَّتِ الشَّيْخُ جَنَابِ الْإِمَامِ الْحُسَيْنِ
 عَلَيْهِ السَّلَامُ كَيْدِ مِثْلِ اس بات کی آرزو بری ہوئی تھی کہ شبہ یہ نہ ہو کہ اس بات
 آپ کی زبان کو چوسین مگر شریعت ظاہری اسکی ابا زت نہیں دیتی تھی کہ ان کتاب
 الْقِيمِ إِذَا خَرَجَ مِنْ مَوْضِعِهِ يَحْرُمُ عَلَى الْإِنْسَانِ بَسْطُهَا وَذَلِكَ لِأَنَّهَا
 عَمَامٌ وَهِيَ جَبُوتٌ مِنْهُ تَحْكُمُ بِهَا بِأَمْرِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَهِيَ كَقَوْلِهِمْ
 وَفِي ذَلِكَ الْيَوْمِ وَذَلِكَ الْوَقْتُ لِسَانُكَ فَإِنَّهُ جَبُوتٌ لِسَانُكَ
 حَتَّى تَرَوْحِي أَنَّ لِسَانَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ كَالْإِصْبَعِ الْخَضِرِ بَابِ
 اور اسوقت خاص میں چونکہ دونوں بزرگواروں کے منہ شک ہو گئے تھے یہاں تک
 کہ روایت میں وارد ہو کہ زبان امام حسین علیہ السلام کی ایسی تھی جیسے جلا ہوا چمڑا
 ہوتا ہو قسا کان فَاثْعَابُ الشَّيْخِ عَنْ ذَلِكَ الْفَضْلِ ابِ وَهْ مَا مِنْ شَيْءٍ بَاتِي زَبَانِهَا
 جسکی جیت سے ایک آدمی دوسرے کی زبان اپنے منہ میں لے سکے وَقَدْ دَخَلَتْ تَذَكُّرُ
 لِمَا كَانَ كَيْفَ جَدِّ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِهِ ابِ اس قسم کا پیار اور ایسی
 محبت کی بات حضرت نے علی اکبر سے اسی نطرت کی آئین یا آوری تھی اور اس پیار اور
 محبت کے جو نام امام حسین علیہ السلام کے آپ سے ساتھ کیا کرتے تھے وَفِي ذَلِكَ
 إِظْهَارٌ لِلْحُبِّ كَمَا لَا يَخْفَى وَلِذَا لِحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى مَا لَا يَمِيزُهُ لَهَا
 اور اس بات میں محبت کا اظہار اس قدر ہو کہ پوشیدہ نہیں ہو اور لذت جناب امام حسین
 علیہ السلام کو بھی اس قدر حاصل ہوئی ہوگی جسکی کو یہ نہایت نہیں ہو فَاثْعَابُ الشَّيْخِ عَنْ ذَلِكَ الْفَضْلِ ابِ
 الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ الشَّيْخُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَاحِبُهَا
 فَعَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِالْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اس لیے کہ علی اکبر علیہ السلام
 زبان داخل کرنا نہ میں جناب امام حسین علیہ السلام کے باین نظر کہ علی اکبر علیہ السلام
 ہر شکل جناب رسالت اب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے نہایت مشابہ ہوا فعل جناب رسالت اب
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو حضرت امام حسین علیہ السلام سے کرتے تھے وَلِذَا لَكَ فَسَالِ
 الْحُسَيْنِ بِمَا بَيَّنَّ هَاتِي لِسَانُكَ فِي قَمِيٍّ وَتَمَّ يَقُولُ حَدِّ لِسَانِي فِي قَمِيٍّ اِسْمِ وَاسْطِ

کَفَّالًا ظَاهِرًا

قَالَ الرَّبُّ لِسَائِلِكِ عَنِّي فَرَحَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَعْدَ إِذْ خَالَ لِسَائِلِهِ فِي مَسْئَلَةِ
أَبْنِهِ وَأَعْلَنَ أَنَّ سَائِلَ لِسَائِلِكَ لَا يُسَوِّدُ لِسَائِلِي تِلْكَ لِي كِتَابِي كَرَامَتِي عَلَى أَكْبَرِ بَنِي
زَبَانٍ مُنْذَرٌ مِنْهُ وَأَمَّا الدِّينُ فَكَوَارِثُكَ نَحَالُ كَرُوْنِي لَكَ وَأُرْكِيكَ شَيْءٌ كَرَامَتِي بِهَرِيزِ الْوَدَادِ
أَبِی كِي زَبَانِ مِیْرِی زَبَانِ سَے زِیَادَہ فَشَكُّ ہُو كُنْی سَے قَدْ فَعَلَ الْحُسَيْنُ عَلَیْهِ السَّلَامُ
إِلَيْكَ خَاتَمَهُ وَقَالَ حَذِّ هَذَا الْخَاتَمُ وَأَمْسِكْهُ فِي فَهْكَ وَأَدِمْهُ إِلَى يَمِينِ سَائِلِ
عَدُوِّكَ حَسْبُكَ أَمَامِ حُسَيْنٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَے اِیْنِ اَنگوئی دیکر اور سَے کُتُوبِ سَائِلِ اَنگوئی
لِکِرِ اِیْنِ سَائِلِ مِیْنِ رُكُو اور مِلْکِ جَا کر اِیْنِ سَائِلِ سَے لُزُو قَائِلِ اَنْ اَنْجُوَانِ لَکِ اَنْجُوَانِ
حَتَّى اسْتَقْبَلَكَ بِكَاسِهِ الْوَدَّ فِي مَسْرُوبَةٍ لَا تَقْلَمُ اَبَحَثَ هَا اِلَا اَنْجُوَانِ مِیْنِ اِیْنِ
ہُو كَر شَامِ ہونے سَے پَہلے تہارے نانا تھو اِیْنِ جَامِ لَبِیْر سے وہ دِی اِنِی پِلَا اِنِی گے
كِر اُو كے بوعِیْنِی كے پَرِیْتِ كِہی پِلَا سَے سَوَّ كے اَنْ رِیَاوِیْقَہ اَبْنِ اِسْحَاقِ اَنْشَاءُ دَسَائِلِ
يَا بَنِي قَاتِلِ مَا اسْتَمِعْتَ اَنْتَ اَبِي الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَابْنِ دَسَائِلِ
بِكَاسِهِ الْوَدَّ اَوْ رِیَاوِیْقَہ كِي رِیَاوِیْقَہ مِیْنِ جَنَابِ اَمَامِ حُسَيْنٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَے فرمایا
سَے فرزندِ جہاد كِر دِیْتِ جلد تم ملاقات كِیَا جَاتے ہُو اِیْنِ نانا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سَے وہ اِیْنِ پورے جَامِ سَے تھو سِیرِ اَبِ كِر گئے اَوْ قَالَ الشَّيْخُ اَبِي يَاسِيٍّ قَاتِلِ اَبِي سَلَامَةَ
اور سید ابن طاووس علیہ الرحمۃ سَے اَوْفِیْنِ مِیْنِ یہ لکھا ہُو كَر حَسْرَتِ سَے فرمایا اسے میرے فرزند
مِیْطُو سِی دِیْر اور لُزُو قَرِیْبِ ہُو كَر تھو تہارے نانا سِیرِ اَبِ كِر مِیْنِ قَا حَذِّ عَلِيٍّ بِنِ الْحُسَيْنِ
عَلَيْهِ السَّلَامُ الْخَاتَمُ فِي قَوْمِهِ وَرَجَعْنَا إِلَى مَسْئَلَةِ تَرْبِ الْوَدَّ وَقَالَ اَعْظَمُ اَلْقَتَالِ
جَنَابِ عَلِيٍّ اَكْبَرِ سَے اَنگوئی اِیْنِ مُنْذَرِ مِیْنِ لِکِرِ مِیْدَانِ بَنَانِہ کا ارادہ كِیَا اور پُو تھکر پھر

ملعون سے ایک میر حضرت کو مارا اوسى کے بعد آپ بان بلب ہو کر گریز سے بعین المظاہر
 و ابن کما رحم فقہاً بن ابن نصر بن عبد الحی فقال علی انا ثم التراب لان تری
 هذا الغلام وهو ای کل بالناس ما فعله لا شکک آباء جناب شیخ مفید و ابن
 یہ فرمایا کہ ابن مرہ عبدہی قریب جا کتا ہوا اوس راو کے بدست جناب علی اکبر
 آتے جاتے تھے اور کہنے لگا کہ اگرچہ تمام سب کے گناہ میرے سر پر رہیں گے اگر ایک مرتبہ
 یہ لڑکا میرے پاس سے ہو کر گذرے اور اسے کچھ شے دیں کہ تار یا بس طرح یہ کر چکا میں
 ضرور اسکے ماتم میں اسکے باپ کو تہاؤں کا یعنی لکڑی قتل کروں گا فخر فیض علی الناس
 کما شد علیہ فی الا قول بناب علی اکبر اوسى طرح ایستہ ہوئے ملکہ کہتے ہوئے اوسى
 ملعون کے قریب ہو کر گذرے تب اسے پہلے بیہوش کر کے ملکہ کر رہے تھے فاعلموا انہ منقذ
 لعنة الله لیسہم قصرة اسی در میان میں منتقد ملعون سے حضرت علی اکبر کو تیرا
 کہ آپ گریز سے فی سراوایہ متحقق عن صاحب الامر علیہ السلام فخر بناب
 علی صفری کراسیہ ضربة صر عنہ اور ایک روایت میں جو سنہ ۴۰۰ قمریہ بناب
 صاحب الامر علیہ السلام سے منقول ہوئی ہوتی ہوتی واروہ وکراوس ملعون نے سر پر آپ کے
 ایسی ضرب لگائی جس سے آپ زمین پر گریز سے و فی العوالم و ضربتہ الناس یا سنیانہم
 ثم اعتنق فرسہ فاحتمل الفرس الى عسکر الاعداء فقطعوه بسیوفهم
 اور عوالم میں یہ روایت کی ہو کہ بہت سے آدمیوں نے ملکہ تلواروں سے آپ کو زخمی کیا
 پیرا سوقت گویا کی گردن میں و دونوں ہاتھ ڈال کر پٹ گئے اس پر عقاب حضرت کو
 لشکر اعدا کی طرف لے ہاگا اور سوقت اوں لوگوں نے تلواروں سے حضرت کا بدن کڑکڑا کر
 کر دیا و اما ما استمرک بین الناس لہ طعن علی بن الحسین علیہ السلام سنان
 ابن انس قال کتب علی وجہہ لاد من سائر ائمتہ منہ اثر فی الکتاب الحاضر و
 عندی اور یہ جو مشہور ہو کہ سنان ابن انس نے ایک نیزہ حضرت کو مارا کہ آپ زمین پر
 گر پڑے اور سکا نشان اب تک مجھے کسی کتاب میں نہیں ملا جس قدر کتابیں اس وقت مجھے ہم
 پہنچیں ہیں قال ابو اسحق نخعی من ظہر جوادہ الی الا و من ثم استوی جالساً

ملا ابو اسحق کہتے ہیں کہ گھوڑے کی پشت سے آپ جہاں ہو کر زمین پر گر پڑے بعد ازاں سیدھے ہو کر سچے
یَقُولُ يَا أَبَتِ هَذَا أَخِي ابْنِي وَهَذَا ابْنِي وَهَذَا ابْنِي فَأَجْلَسَهُمْ سَوَاءً ثُمَّ لَبَسَ بِرَبِّهِمْ رُكْبَةً وَكُنْ
میرے نام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں وہ یہ تشریف لائے ہیں کہ میں نے اپنے صاحبزادوں کو
راوی جناب فاطمہ زہراؓ کے ساتھ دیکھا تھا کہ وہ اپنے صاحبزادوں کو اپنے پاس لے کر بیٹھ کر اپنے
اتنی لفظ اور زیادہ کی ہو کہ یہ نانی انہی پر کبریٰ تشریف لائی ہیں اور وہ سب اپنے آپ سے کہتے ہیں کہ ہمارے
تشریف لائے وہم مُشْتَاتُونَ اِلَّا اَنْتَ حَقٌّ تَحِيَّتُكَ وَتَعْنِ قَتَالِ بْنِ عَلِيٍّ سَبَّ مَرْكَبِهِ سَبَّكَ مَشَاقِقَ بَيْنِ كَيْسِ
آجائے تاکہ ہمارے دونوں کی روائی سے کسی کو ہی جو بتا دے کہ ان کے پاس جو کچھ ہے وہ ان کے پاس ہے اَللّٰهُمَّ اَلْعَبْدُ الْمَرْعُومُ
الْتَرَا قَالَتْ سَأَفْعَلُ صَوْنَهُ يَا اَبَا هَذَا اَمْرٌ رَبِّ سَمِعْتُكَ اَللّٰهُمَّ اَلْعَبْدُ الْمَرْعُومُ اَللّٰهُمَّ اَلْعَبْدُ الْمَرْعُومُ
بکواسے لایا تھا کہ لا اَطْلَعُ اَبْعَثْ هَا اَبَا اور بھائی ہیں یہ روایت ہے کہ جب میں نے اس جناب کی قبر پر شک
ہوئی یعنی گلے میں جان اگر لگا کر کسی جاوڑا بند کچا کر کے لٹکے پھر ہر گوارہ دیکھیں پھر نانا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے حکم دیا پناہ جام پر آپ پادیا اور اٹھایا اور کہا کہ اب اس کے بعد مجھے حکم دیا کہ میں اسی روایت معلوم
ہو تاہم کہ اب کوثر شہداء کو بل کر قبل مرے کہ پلایا جاتا تھا تَوَكُّفٌ قَوْلُ الْعَجَلِ اَلْعَجَلِ اَنَ لَكَ سَائِلٌ كَوْنُكَ
حق تشریف لائے اُس وقت اور آپ کو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر یہاں سے کہ جلدی کیے جلدی کیے
آپ کے واسطے بھی جام پہنڑ موجود ہیں جو آپ سید موت پہنچ گئے اَللّٰهُمَّ اَلْعَبْدُ الْمَرْعُومُ اَللّٰهُمَّ اَلْعَبْدُ الْمَرْعُومُ
مَحْسِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا كَانَ قَدْ عَلِمَ رَوْنٌ كَرِهَ الْعَطَشَ عَلَیْهِ اَبْنَةُ فَلَمْ يَتَسَّهَ وَهُوَ يَوْمُ شَيْءٍ كَثُرَ
گھر نایا بیسے اسی مؤمنین سناتے ہیں کہ جناب علی اکبرؓ نے چونکہ اپنے گھر میں گئے

جو کرب و رانیا پیاس آپ کو سی رہا ہے میں اس کو سوئیں چھوٹے وہ

وَقَدْ هَانَ مِنْهُ اَنْ الْعَطَشَ الَّذِي مَاتَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ كَالْمَاءِ

پیس جناب امام حسین علیہ السلام کی بہت زیادہ تھی اور اسکی ایذا بھی بہت شدید تھی اَللّٰهُمَّ اَلْعَبْدُ الْمَرْعُومُ
شَبَقَ فَمَاتَ سِدْرُ ابْنِ عَلِيٍّ رَحِمَہُ کہتے ہیں کہ پھر جناب علی اکبرؓ نے ایک عوار اور کہنے والے کو پوچھا کہ تم نے اپنے
اور ابو مخنف رحمہ کہتے ہیں کہ اپنے والد بزرگوار کے پکارنے کے بعد اپنے وعدہ کو اوس صاحبزادہ نے پورا کیا قال فی الجہا
قصاصہ المحسنین علیہ السلام وَقَالَ قَتَلَ اللَّهُ قَوْمًا قَتَلُوا اَبِيَّ بَحْرَيْنِ رَوَاہُ کہ جناب امام حسینؓ نے
چلا کر کہا کہ خدا قتل کرے اور ظالموں کو جہنم پہنچائے فرزند کا قتل کیا کہ اپنے والد بزرگوار کے پکارنے کے بعد اپنے وعدہ کو اوس صاحبزادہ نے پورا کیا قال فی الجہا

اور انہیں کچھ خیمہ میں ان کو داخل کرو یا فسّلت عَنْهَا فَيَقِيلُ لِي هَذِهِ بَيْتُ امِيرِ الْمُؤْمِنِينَ
 میں نے لوگوں کو پوچھا کہ یہ کون معظّمہ تھیں مجھے کہا گیا کہ یہ دختر امیر المؤمنین ہیں ثُمَّ بَكَى الْحُسَيْنُ
 سرخستہ لنگارتھا ان کے خیمہ میں پہنچانے کے بعد حضرت امام حسینؑ کا دل بھرا آیا اور آپ بھی روئے گئے
 فَقَالَ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاٰی عِزُّوْنَ اور پھر آپ نے اَللّٰهُمَّ زَاہِرِ جَارِیْ کیا ثُمَّ اِنَّ الْحُسَيْنَ وَضَعَ
 وَلَدَهُ فِيْ جُجْرَةٍ وَقَالَ يَا وَلَدِیْ اَمَّا اَنْتَ فَقَدْ اَسْتَرَحْتَ مِنْ هَمِّ الدُّنْيَا وَنَعْمَ مَا جَعَلَ
 جناب امام حسینؑ نے سر اپنے فرزند کا اپنی گود میں لیا اور کہنے لگے کہ اے فرزند میرے تم کو اب دنیا کی سب
 و غم سے چھوٹ گئے اور آرام میں پہنچے دیکھی اَبُوکَ وَمَا اَسْرَعَ لِحُجُوْکَ بَکَ اور آپ تمہارا رنج
 اور غم سے کو باقی رہ گیا اور بہت جلد تمہارا باپ بھی تسّے ملا جا رہا ہو گئے هَذِهِ الْجَوَابُ لِمَا قَالَتْ
 عَمْرُو بْنُ الْحُسَيْنِ اَنْ سَبَّحْتُ يَوْمَئِذٍ يَقُوْلُ لَكَ الْعَجَلُ الْعَجَلُ میں کہتا ہوں کہ جناب امام حسینؑ کا
 گویا جواب اس بات کا جو حضرت علی اکبرؑ نے عرض کی تھی کہ آپ کو جد بزرگوار آپ کے جد بلا رہے ہیں
 وَقَالَ السَّيِّدُ سَمِعْتُهَا كَانَتْ مَرْتَبَةً وَلٰكِنْ اَبُوْیْ خُفَّتْ رَحْلُكُمْ لِيَسْتَهْمَا اِنَّا اَجَلَا لَالِهًا وَمَا
 لَا تَكُنَّ لَمْ يَصِلْ اِلَيْهَا الرَّوَاۃُ مَعَهُ لَمْ يَلَهُ

تھیں جناب باریہ

انہیں لیا بلکہ دختر امیرؑ میں سے فقط ہی یہ بات ابو مخنف نے یا اسوجہ سے کہ یہ کہنے سے شان جناب
 زینبؑ کی ان کو نام لینے سے منع ہوئی اور یا یہ وجہ ہو کہ حمید ابن مسلم نے خود کچھ نام کی نہیں کی اور
 یہی لفظ حمید ابن مسلم نے بھی فقہان سے روایت کیا پس جناب زینبؑ کے نقل آنے کی یہ دور دوری ہو گئی
 وَالثَّالِثُ مَا رَوٰی عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ اَسْمَعُهُ اِذَا اخْرَجَتْ مِنْ خِيَمَةِ الْحُسَيْنِ اِلَى اَنْ
 قَالَتْ اَلَا لِكُوْفِيْ مِنْ هَذِهِ اَتَعْرِفُهَا تَسْمَعُ رَوَاۃُ عَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ كِيْ يَرَوْنَهَا
 حسینؑ کی یا علی اکبرؑ کی کہ ناگاہ خیمہ سے جناب امام حسینؑ کے ایک معظّمہ نکل پڑیں اور
 روایت کے بھی ہیں جو حمید ابن مسلم کی روایت میں گذرے تا انیکہ یہی عبد اللہ کہتا ہو
 میں نے اس سے کہا یہ کون معظّمہ ہیں تو انکو پہچانتا ہے قَالَ نَعَمْ هَذِهِ زَيْنَبُ اُخْتُ
 الْحُسَيْنِ اِنَّ
 کہ ہاں مجھے معلوم ہے یہ زینبؑ خواہر امام حسینؑ ہیں اَقُوْلُ اَمَّا خُرُوْجُهَا تَرْتِیْبًا
 تِلْكَ الْحَالِ فَهُوَ مِنْ اَضْطَرِّ اَمْرِیْ لَا یُنَافِیْ بَیْنَهُمَا اَجَلٌ عِنْدَیْ كِتَابِیْنَ اِنْ اَلْتَمِیْزُ جَنَابِ زَيْنَبِ کَا